(جلد اوّل)
توضیح مسائل المومنین
بزبان
چہاردہ معصومینؑ
(تقریباً تین ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ)
(بمطابق ترتیب عناوین توضیح المسائل آیت اللہ سیستانی)
تالیف:
آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
قَالَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام
الرَّاوِيَةُ لِحَدِيثِنَا يَشُدُّ بِهِ
قُلُوبَ شِيعَتِنَا أَفْضَلُ
مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
ہماری حدیث بیان کرنے والا
اور اس سے ہمارے شیعوں کے
دلوں کو مضبوط کرنے والا ہزار
عبادت گزاروں سے افضل ہے
مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور
(پاکستان)
+92 (0) 301 7691868

نام کتاب : توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ
تالیف : آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
پروف ریڈنگ : عابس عباس خان (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
کمپوزنگ : محمد طارق اسماعیل
تزئین : عرفان اشرف (03214700355)
اشاعت : اگست 2023
ہدیہ :

ناشر: مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور۔ پاکستان
+92 (0) 301 7691868

www.shia.im
+92 (0) 301 7691868

تراب پبلیکیشنز دُکان نمبر 4 فسٹ فلور الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔
فون: 0323-8512972

القائم بکڈپو: دُکان نمبر 4 اندرون کربلا گامے شاہ لاہور۔
فون: 0336 4761012

مقدمہ مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المصطفیٰ و علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا والحسن والحسین واولادہٗ المعصومین حجج اللہ علیٰ خلقہٖ۔ اشہدان لاَ الٰہَ الاّ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہدان محمداً عبدہٗ و روسلہٗ واشہدانّ علیاً امیر المومنین ولی اللہ و اولادہٗ المعصومین حجج اللہ نعم الآئمۃ۔ اللّٰھم صَلّ علیٰ محمدٍ وآلِ محمد و عجل فرجھم۔

امّا بعد! السلام علیکم۔

خدائے غنی کی رحمت کا محتاج آصف علی رضا ابن غلام قاسم عرض کرتا ہے کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام تعریفات اس ذات کے لئے سزاوار ہیں جس کی کمال ذات کی کوئی حد معین نہیں، نہ اس کے لئے توصیفی الفاظ ہیں کہ جس سے اس کی مدحت کا حق ادا ہو سکے، نہ اس کی ابتدأ کے لئے کوئی وقت ہے جسے شمار میں لایا جاسکے اور نہ ہی اس کی کوئی مدت ہے جو کہیں پر ختم ہوجائے۔ نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پاسکتی ہیں اور نہ عقل وفہم کی گہرائیاں اس کی تہہ تک پہنچ سکتی ہیں۔ کس قدر اعلیٰ وارفع ہے اس کی ذات کہ جس کی مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمدؑ ہیں جن کو اس نے براہِ راست خلق کیا اور اپنا نور قرار دیا۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جن کو اس نے اپنے امر کا حاکم (اولی الامر) بنایا پس یہ جو بھی کرتے ہیں اس کے امر سے کرتے ہیں۔ انہی ہستیوں کو اس نے اپنا کلمہ، اپنا ہاتھ، اپنا چہرہ، اپنی زبان، اپنے کان، اپنے باب قرار دیا اور باقی خلائق کو ان کا محتاج قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا ذکر اس کا ذکر ہے اور ان کی بیعت اس کی بیعت ہوتی ہے، ان کی طرف جانا اس کی طرف جانا ہے اور ان کو چھوڑ دینا اس کو چھوڑ دینا ہے۔ پس اللہ نے انہیں بالواسطہ مخلوق کے لئے وسیلہ قرار دیا ہے اور ہم انہی کے وسیلے سے اللہ کو پہچان سکے ہیں اور یہ وہ ہستیاں ہیں کہ جن کو مخلوق میں سے کسی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ تمام انسانی صفات سے اشرف وافضل اور اعظم واکمل صفت علم ہے کیونکہ یہ علم ہی ہے جو جہالت ونادانیوں کی تاریکیوں میں رہبری ورہنمائی کرتا ہے اور ضلالت وگمراہی کی تہوں سے بندہ کو آزاد کراتا ہے۔ یہ علم ہی ہے کہ جس کے طلبگار کے پاؤں کے نیچے ملائکہ ابرار کے مقدس پر بچھائے جاتے ہیں اور جس کے لئے پرندے ہواؤں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں استغفار کرتی ہیں۔ پھر یہ حقیقت بھی لاریب ہے کہ عندالتحقیق تمام علوم وفنون سے اشرف واوثق اور اعلیٰ وبالا حدیث کا علم ہے بلکہ ایک دقیق نگاہ رکھنے والا اہل علم ومحقق اکثر بلکہ تمام علوم کا اسی علم سے استفادہ کرسکتا ہے لہٰذا یہ علم اس قابل ہے کہ عمر عزیز ونفیس اس کی تحصیل وتکمیل میں صرف کی جائے۔ بھلا یہ علم کیونکر ایسا نہ ہو جبکہ یہ ان ہستیوں سے ماخوذ ہے جو وجوب اطاعت واتباع کے ساتھ مخصوص ہیں جو بالنص والا جماع علم کے تمام انواع واقسام کے جامع اور ان پر حاوی ہیں جو ہر قسم کی خطا وخطل سے معصوم ومحفوظ اور ہر قسم کے خلل وزلل سے منزہ ومبرہ ہیں۔ مبارکبادی کے لائق ہے وہ شخص جو اپنے قیمتی اوقات اور اپنے ایام وساعات اس علم کی تحصیل وتکمیل میں صرف کرتا ہے اور اس کی خاطر بیداری کی تکلیفیں اُٹھاتا ہے اور اپنا آرام دہ بستر لپیٹ کے رکھ دیتا ہے اور اپنی سعی وکوشش کا مُنہ اس کی طرف موڑ دیتا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اس سے منہ موڑ لیتا ہے، اپنے تمام مطالب ومقاصد میں اسی علم حدیث کو اپنا عماد بناتا ہے اور اس پر کلی اعتماد کرتا ہے اور اسی کی طلب وتحقیق اور تلاش وجستجو میں اپنی تمام عمر عزیز صرف کردیتا ہے پس وہ اپنے دل و

دماغ کو اس علم کے عجیب وغریب باغات کی سیر وتفریح کراتا ہے اور اس کے حوضوں کے خوشگوار اور شیریں پانی سے اپنی علمی پیاس بجھاتا ہے اور اپنے دین وایمان کے سلسلہ میں مضبوط ترین اسباب سے تمسک کرتا ہے اور معصومینؑ کے اقوال کو مضبوطی سے پکڑ کر ہر قسم کی خطاو لغزش اور ہر قسم کے شک وشبہ سے اپنے تئیں محفوظ کرتا ہے۔

اور ہاں! یہ علم ہی ہے کہ جس کے حامل کی عبادت دیگر عبادت گزاروں کی عبادت سے اور جس کے قلم کی سیاہی شہدا کے خون سے بروزِ محشر افضل وبرتر ہوگی۔ پھر یہ حقیقت بھی لاریب ہے کہ علم کی ملکیت کا دعویٰ عوام الناس میں سے کوئی نہیں کرسکتا، چاہے ظاہراً لوگ اسے بہت بڑا عالم ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں، اور چاہے اس کے پاس بڑے بڑے سکول و مدارس کی کئی عدد ڈگریاں واسناد ہوں کیونکہ یہ بات عام مشاہدے سے ثابت ہے کہ بہت سے ڈگریوں کے حامل اور ایک عرصہ اسکولوں اور مدرسوں میں پڑھنے والے علم سے محروم ہیں جبکہ بہت سے ایسے لوگ جن کے پاس کوئی ڈگری نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کسی سکول اور مدرسے سے پڑھے ہوتے ہیں وہ علم کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کا مالک اختیارِ کُل رکھتا ہے کہ جسے چاہے عطا کرے اور جسے چاہے محروم رکھے، لہٰذا اگر کوئی شخص کچھ عرصہ کسی سکول یا مدرسے میں پڑھ کر کچھ ڈگریاں حاصل کر چکا ہے اور اس زعم میں ہے کہ بس وہ ''عالم'' ہے تو اسے حقیقت کی دُنیا میں واپس آنا چاہیے اور لوگوں کے سامنے ڈگریوں کا عالم مشہور ہونے کے بجائے علم کے مالک سے علم کی بھیک مانگنی چاہیے تاکہ تکبر کے راستے کو چھوڑ کر عاجزی کے راستے پر گامزن ہو سکے اور بے شک اللہ متکبرین کو پسند نہیں کرتا ہے۔

میں اکثر اوقات اپنی فکر ونظر اور اپنے قلم سے مطالبہ کرتا ہوں اور اپنے اشہبِ عزم وہمت کو مہمیز کرتا ہوں کہ جب بھی کچھ لکھا جائے صرف معصومینؑ کے اقوال کی تشہیر میں لکھا جائے تاکہ ہر اس چیز میں جس میں کسی قسم کی غلطی اور لغزش کا خوف وخطر ہے اس میں صاحبان عصمت وطہارت کی طرف رجوع کئے جانے کے مواقع فراہم ہوسکیں اور تمام مطالب مہمہ میں انہی کے کلام حق ترجمان پر عمل کیا جاسکے۔ محض اس نیک مقصد کے تحت میں نے اس کتاب ''توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' کو لکھنے کا بیڑا اٹھایا اور میں نے اسے لکھنے میں اپنی مکمل قوت صرف کی ہے اور عمداً کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے لیکن میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ وقت کرے گا۔ پُراُمید ہوں کہ ذواتِ مقدسہ میری اس محنت وکاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشیں گی اور میری نجات کا وسیلہ قرار دیں گی۔

کتاب لکھنے کا سبب:

واضح ہونا چاہیے کہ قبل ازیں اس موضوع پر میری کتاب ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' بہت معروف ہے اور اکثر مومنین کے گھروں میں موجود ہے لیکن اس کتاب پر بعض مخصوص حضرات نے کچھ اعتراض وارد کیے ہیں اور اس سلسلے میں تنقید کی ہے حالانکہ یہ بلاوجہ ہے مگر پھر بھی میں نے ان کی طرف توجہ دی اور یہ فیصلہ کیا کہ میں ان اعتراضات کو مولا کریم کی مدد سے جلدی رفع کردوں گا چنانچہ یہ کتاب اسی مقصد کے لئے آپ کے ہاتھوں میں آچکی ہے۔

''احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' پر اعتراضات

جن اعتراضات کی طرف میں نے توجہ دی وہ درج ذیل ہیں:

(1) احکام دین میں احادیث مکمل نہیں درج کی گئی ہیں۔
(2) عربی متن شامل نہیں کیا گیا
(3) ضعیف احادیث درج کی گئی ہیں
(4) احادیث میں کتر و بیونت کی گئی ہے
(5) اس میں رطب و یابس جمع کر دیا گیا ہے

اعتراضات کا جواب

جاننا چاہیے کہ یہ اعتراضات محض مخالفت یا تنگ دلی کے سبب اٹھائے گئے ہیں ورنہ حقیقت میں ان کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ میں نے ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ '' کو عوام الناس کے لئے لکھا تھا بالخصوص اس طبقہ کے لئے جو زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہے۔ اس لئے اس کا اسلوب انتہائی سادہ رکھا گیا اور وقت نے ثابت کیا کہ اس کتاب نے اس طبقہ میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور جو صرف سنی سنائی پر عمل پیرا تھے وہ کلام معصوم علیہ السلام سے متمسک ہو گئے ہیں۔ میں نے اُس کتاب میں احادیث مکمل اس لئے درج نہیں کی تھیں کہ سادہ لوح لوگ نہ زیادہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں اس لئے میں نے احادیث میں سے صرف وہ جملے نقل کئے جو کوئی حکم رکھتے تھے اور باقی راوی کا معصوم علیہ السلام سے مکالمہ ترک کر دیا اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ کتاب بہت زیادہ طویل نہیں ہوئی۔ عربی متن شامل نہ کرنے کی وجہ بھی وہی ہے کہ جو طبقہ زیر نظر تھا اسے اردو سمجھانا مشکل ہوتا ہے تو عربی سے انہیں کیا مطلب؟ ضعیف احادیث کے درج کرنے پر اعتراض بھی بے معنی ہے کیونکہ میں نے تمام احادیث (سوائے چند کے) کتب اربعہ سے نقل کیں جن پر عمل کرنے پر اجماع ہے اور ان کے مؤلفین سمیت متقدمین ان کے ''صحیح'' ہونے کا حکم لگاتے ہیں اور اس نظریئے کے قائل متاخرین میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل کے لئے ''کتاب الوافی مترجم'' جلد اول میں درج میرے مقدمات کی طرف رجوع کیا جائے۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ ہمارے پاس احادیث کا کثیر ذخیرہ موجود ہے لہٰذا ایسا عموماً ہے کہ اگر کوئی حدیث ''الکافی'' میں ضعیف السند ہے تو وہ کسی دوسری کتاب میں ''صحیح السند'' بھی موجود ہوتی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ ''احکام دین'' میں درج حدیث ضعیف السند ہو مگر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ حدیث کسی بھی کتاب میں ''صحیح السند'' موجود نہ ہو یا کم از کم اس کا متن کہیں نہ کہیں ''صحیح السند'' حدیث میں موجود ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے یہ اعتراض رفع کر دیا ہے اور اس کتاب (جو آپ کے زیر مطالعہ ہے) میں تمام احادیث ''صحیح یا از قسم صحیح'' درج کی ہیں۔

''احکام دین'' میں درج احادیث میں کتر و بیونت کا اعتراض بھی بے سبب ہے اور اس کی وجہ وہی ہے جو قبل ازیں ذکر کر آیا ہوں کہ میں نے احادیث میں سے صرف ''حکم'' کو نقل کیا اور مکالمہ چھوڑ دیا تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو اور طوالت نہ ہو۔ رہا یہ اعتراض کہ ''احکام دین'' میں رطب و یابس جمع ہے تو یہ بات کم علمی، تنگ دلی یا مطالعہ کی کمی کی وجہ سے ہے یا ممکن ہے حسد کی وجہ سے ہو ورنہ ہر منقول حدیث کے بعد میں نے ایک سے زیادہ کتب کے حوالہ جات درج کیے اور وہ کتب ہماری ''کتب اربعہ'' سمیت مشہور و معروف کتب ہیں جن پر شیعہ حضرات کئی صدیوں سے عمل پیرا ہیں۔ مزید یہ کہ کتاب کے آخر میں ان کتب کی مکمل فہرست درج کی گئی جن

میں سے میں نے کچھ نقل کیا تھا تا کہ محقق حضرات آسانی سے تحقیق کر سکیں۔ رہی بات اس عمل کی جو آپ کو پسند نہیں یا آپ کی سمجھ میں نہیں آیا یا آپ نے اس کے خلاف سُن یا پڑھ رکھا ہے یا آپ کی تحقیق میں درست نہیں ہے تو آپ کا اعتراض اصل مصادر اور ان کے لکھاریوں پر ہونا چاہیے منقول کتاب یا ناقل پر نہیں۔ ہاں ناقل پر اعتراض تب ہو سکے گا جب وہ نقل میں کوتاہی کرے گا مگر الحمدللہ میں نے نقل کرنے میں عمداً کوئی کوتاہی نہیں کی اور اب تک کوئی ایسی نشاندہی بھی سامنے نہیں آئی ہے سوائے ایک یا دو غلطیوں کے جو یقیناً سہواً رہ گئی ہیں اور ان کو بھی اب تیسرے ایڈیشن میں درست کر دیا جائے گا ان شاءاللہ۔

لہٰذا کتاب ھذا میں ان سارے اعتراضات کو رفع کر دیا گیا ہے چنانچہ:

﴿۱﴾ اس کتاب میں احادیث کو مکمل درج کیا گیا ہے بالکل اسی اسلوب کے تحت جیسے محدثین حدیث نقل کرتے ہیں۔

﴿۲﴾ اس میں مکمل عربی متن شامل کیا گیا ہے اور اعراب کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

﴿۳﴾ اس کتاب میں ضعیف احادیث درج نہیں کی گئی ہیں بلکہ سب احادیث ''صحیح یا از قسم صحیح'' نقل کی گئی ہیں اور اگر کوئی حدیث اس قسم میں سے نہیں ہے تو اسکی توثیق متن کے ذریعے یا اس پر عمل کے ذریعے درج کی گئی ہے۔

﴿۴﴾ احادیث کو مکمل و کامل نقل کیا گیا ہے اور کتر و بیونت کے الزام کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی ہے۔

﴿۵﴾ اس کتاب میں وہی ''رطب و یابس'' نقل کیا گیا ہے جس پر عمل ہے یا جو صحیح ہے یا جو مشہور ہے یا جس کے مطابق فتویٰ ہے چاہے کسی کو پسند ہو یا نہ ہو۔

کتاب ہذا کی چند منفرد خصوصیات:

اس کتاب کی چند منفرد خصوصیات درج ذیل ہیں:

﴿۱﴾ یہ کتاب اگرچہ علمائے کرام کے معیار پر لکھی گئی ہے لیکن یہ عوام الناس کے لئے بھی برابر مفید ہے بلکہ ہر طبقہ کی ضرورت ہے۔

﴿۲﴾ یہ کتاب فقہ کے حوالے سے تمام مسائل کا احاطہ کرتی ہے جن کی عموماً ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

﴿۳﴾ اس کتاب میں وہ تمام مسائل بلکہ اس سے زیادہ موجود ہیں جو کسی توضیح المسائل میں موجود ہوتے ہیں۔

﴿۴﴾ اس کتاب کے عناوین کی ترتیب آغا سیستانی کی توضیح المسائل کے مطابق رکھی گئی ہے۔

﴿۵﴾ احادیث کا عربی متن مع اعراب شامل کیا گیا ہے۔

﴿۶﴾ ہر حدیث کے بعد اس کی تخریج درج کی گئی ہے۔

﴿۷﴾ ہر حدیث کے بعد اس کی اسناد کی تحقیق درج کی گئی ہے اور وہ تحقیق جن علماً سے نقل کی گئی ہے ان کی کتب کے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

﴿۸﴾ احادیث کے اُردو ترجمہ میں صرف آخری راوی کا نام درج کیا گیا ہے تا کہ پڑھنے میں آسانی ہو اور طوالت سے بھی بچا جا سکے مگر محققین حضرات کے لئے عربی متن میں تمام راویوں کے نام موجود ہیں۔

﴿۹﴾ اسلوب انتہائی سادہ اور قابل فہم ہے جسے عام شخص بھی سمجھ سکتا ہے۔

﴿۱۰﴾ کتب حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کی استدلالی کتب سے بھی بہت سارا استفادہ اس میں شامل کیا گیا ہے۔

چند ضروری گزارشات:

قارئین کی خدمت میں چند گزارشات پیش کی جا رہی ہیں تا کہ کتاب کو پڑھنے، سمجھنے اور تحقیق کا طریقہ کار جاننے میں آسانی رہے۔

﴿۱﴾ میں نے اکثر احادیث کو محمدون ثلاثہ اولیٰ سے روایت کیا ہے سوائے چند دیگر حضرات کے کہ جن کا ذکر اپنے مقامات پر یا آخر میں فہرست مصادر و مراجع میں درج ہے۔

﴿۲﴾ میں جس سے حدیث روایت کرتا ہوں اس کا نام عربی متن میں پہلے راوی کے طور پر درج کرتا ہوں اور اسی سند کی تحقیق بھی شامل کرتا ہوں اور یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دیگر کتب میں وہ حدیث کسی دوسری سند سے موجود ہو۔ مثلاً ایک ایسی حدیث جو چاروں کتابوں میں چار مختلف اسناد سے نقل ہے تو میں ان میں سے اس سند کو ترجیح دے کر درج کرتا ہوں جس کے راوی مضبوط ہیں یا مثلاً اگر حدیث الکافی میں ''بسند حسن'' موجود ہے جبکہ تہذیب الاحکام میں ''بسند صحیح'' موجود ہے تو میں ''محمد بن الحسن'' سے روایت کرتا ہوں اور اسی سند کی تحقیق درج کرتا ہوں اور ''الکافی'' کی سند پر تحقیق درج نہیں کرتا لیکن اگر درج کرتا ہوں تو وضاحت کر دیتا ہوں۔

﴿۳﴾ حدیث کو روایت کرتے وقت میں محمدون ثلاثہ میں سے جس سے روایت کرتا ہوں عربی متن اسی کی کتاب سے نقل کرتا ہوں لہٰذا ممکن ہے کہ کسی دوسری کتاب میں بعض الفاظ کا فرق پایا جاتا ہو تو وہ اس کتاب کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی میں نے اس فرق کی نشاندہی کی ہے بلکہ مفہوم ایک ہونے پر تخریج درج کر دی ہے۔

﴿۴﴾ اسناد کی تحقیق کے لئے میں نے فقہ کی استدلالی کتب میں سے مشہور و معروف کتب کو شامل کیا ہے جن کی تعداد کم و بیش ایک ہزار کو پہنچ جاتی ہے اور ان سب کے نام و تفصیل کتاب کے آخر میں فہرست میں درج کی ہے البتہ واضح ہونا چاہیے کہ وقت کی قلت کے سبب شاید بعض کتب کے نام درج کرنے سے چھوٹ گئے ہیں لہٰذا اس پر معذرت خواہ ہوں۔ قارئین کتاب پڑھتے ہوئے ان کو معلوم کر سکیں گے۔

﴿۵﴾ تحقیق میں کتب کا حوالہ دیتے ہوئے میں نے کتب کے نام مختصر ذکر کیے ہیں تا کہ طوالت سے بچا جا سکے اور میں نے

ان کے مکمل نام معہ اسم مصنف آخر پر فہرست میں درج کیے ہیں لہٰذا اگر کوئی تفصیل دیکھنا چاہے تو فہرست آخر کی طرف رجوع کرے۔

﴿۶﴾ بعض جگہ ایسا معاملہ بھی پیش آتا ہے کہ ایک ہی سند میں اختلاف ہوتا ہے مثلاً بعض اسے ''صحیح''، بعض دیگر اسے ''حسن'' اور دوسرے اسے ''موثق'' کہتے ہیں تو ایسی صورت میں تحقیق کے حوالہ جات میں اول وہ کتب ذکر کرتا ہوں جن میں اسے ''صحیح'' کہا گیا ہے پھر وہ ذکر کرتا ہوں جن میں اسے ''حسن'' کہا گیا ہے اور پھر ان کا ذکر کرتا ہوں جن میں اسے ''موثق'' کہا گیا ہے اور یہی طریقہ معتبر اور قوی وغیرہ تک چلا جاتا ہے۔

﴿۷﴾ بعض جگہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ علماؑ حدیث کو ''صحیح یا ازقسم صحیح'' کہتے ہیں مگر علامہ مجلسی اسے ''ضعیف یا ازقسم ضعیف'' کہتے ہیں تو میں دیگر علماؑ کی تحقیق کو شامل کرتا ہوں اور ''قول مؤلف'' کے تحت علامہ مجلسی کی تحقیق کو بھی شامل کرتا ہوں تاکہ محققین حضرات وساوس کا شکار نہ ہو جائیں۔

﴿۸﴾ بعض مقامات پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں جو حدیث روایت کرتا ہوں تو اس کے متعارض حدیث بھی موجود ہوتی ہے لہٰذا میں اس مقام پر اپنی استطاعت کے مطابق مناسب تاویل وتشریح کرتا ہوں اور اگر کسی کو میری تاویل وتشریح غلط لگے تو وہ میری تصحیح کرسکتا ہے یا اسے نظر انداز کرسکتا ہے اور خود جو مناسب سمجھے عمل کرے۔

﴿۹﴾ میں نے احادیث کو مسلسل نمبر لگا کر درج کیا ہے جن کی تعداد **2980** ہے تاکہ حدیث کو تلاش کرنے میں مشکل نہ ہو لیکن میں نے کئی احادیث مختلف مقامات پر تشریح کے لئے ''قول مؤلف'' کے تحت درج کی ہیں جو مذکورہ نمبروں کے علاوہ ہیں لہٰذا احادیث کی کل تعداد کم وبیش تین ہزار کو پہنچ جاتی ہے۔

اظہار تشکر

معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے جب اس کتاب کو لکھنے کا ارادہ کیا تو اس کا ذکر اپنے بہت ہی محترم دوست سید علی نقی عابدی (آسٹریلیا) سے کیا تو انہوں نے اس کی مکمل تائید کے ساتھ ساتھ اپنی تمام توانائیاں صرف کرنے کا اعادہ بھی کرلیا پھر ہم نے اس کا تذکرہ اپنے محترم دوست کاظم رضا (حال مقیم آسٹریلیا) سے کیا تو انہوں نے بھی وہی اعادہ کیا اور پھر یہ تذکرہ ہمارے دوست تہور علی (آسٹریلیا) سے ہوا تو انہوں نے بھی وہی اعادہ کیا اور جب ہم سب نے اس کا تذکرہ محترم سید زہیر حسین نقوی (آسٹریلیا) سے کیا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور انہوں نے بھی وہی اعادہ کیا چنانچہ اس طرح میری ہمت چار گنا بڑھ گئی اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب انتہائی قلیل عرصہ میں تکمیل کو پہنچ گئی نیز محترم قمر بنی ہاشم مرزا اور محترم منہاج علی یونیا بھی قابل ذکر ہیں اور اس کتاب کی اشاعت میں حصہ دار ہیں اس کی اشاعت کے اخراجات بھی مذکورہ تمام حضرات نے برداشت کئے ہیں، میں ان کا مشکور ہوں اور ان سب کے لیے بالخصوص سید علی نقی عابدی اور محترم کاظم رضا کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔مزید دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کے مرحومین کو اس کتاب کے اجروثواب میں شامل فرمائے۔قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین بالخصوص میرے والد مرحوم کے کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمادیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔آمین۔

آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

8 مارچ 2023ء بروز بدھ بمطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

وقت 2:30 بجے سہ پہر بمقام لاہور۔

انتساب

جب میں یہ مقدمہ وانتساب لکھ رہا ہوں تو یہ ۱۵ شعبان کا دن ہے جو کہ تقدیس وتبریک کے حوالے سے بے مثل و بے نظیر ہے کیونکہ آج کے دن امام زمان علیہ السلام تشریف لائے ہیں لہٰذا میں اس کتاب کو اس مقدس ہستی کے نام سے منسوب کرتا ہوں کہ جس کے صدقے کائنات کا نظام چلتا ہے،

— جس کے صدقے رزق ملتا ہے،
— جس کے صدقے چاند کی روشنی ہے،
— جس کے صدقے بادل برستا ہے،
— جس کے صدقے زمین قائم ہے،
— جس کے صدقے آسمان باقی ہے،
— جس کے صدقے ہوائیں چلتی ہیں،
— جس کے صدقے پانی بہتا ہے،
— جس کے صدقے حیات باقی ہے،
— جس کے صدقے کائنات باقی ہے،
— جس کے صدقے اسلام باقی ہے،
— جس کے صدقے نظام باقی ہے،
— جس کے صدقے قیام باقی ہے!

اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے، آمین!

از قلم:
آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

احکام تقلید

{1} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ دَعَوْهُمْ مَا أَجَابُوهُمْ وَ لَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَ حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلاَلاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اُنہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے احباروں (علماؤں) اور رہبانوں کو اپنا رب بنالیا ہے(توبہ:۳۱)'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! ان (نصاریٰ) لوگوں کو انہوں نے (یعنی علماء اور رہبانوں نے) اپنے نفسوں کی طرف نہیں دی تھی اور اگر وہ ان کو اپنے نفسوں کی عبادت کی دعوت دیتے تو وہ ہرگز قبول نہ کرتے لیکن انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال اور ان پر حرام کو حلال قرار دیا (جس میں انہوں نے ان کی پیروی کی تو اس طرح انہوں نے ان کی لاشعوری طور پر عبادت کی۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [۲] یا پھر حسن ہے [۳] یا پھر موثق ہے [۴]

{2} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ شَاعِراً يَتَّبِعُهُ أَحَدٌ إِنَّمَا هُمْ قَوْمٌ تَفَقَّهُوا لِغَيْرِ الدِّينِ فَضَلُّوا وَ أَضَلُّوا.

❁ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے قول: ''شعرا کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (الشعرا:۲۲۴)'' کے بارے میں فرمایا: کیا تم نے کسی شاعر کو دیکھا ہے جس کی کوئی پیروی کرتا ہو؟ (بلکہ) وہ (شعرا) فقط ایک گروہ کے لوگ ہیں جو غیر دین کے لئے فقیہ بنتے ہیں پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ [۵]

---

[۱] الکافی:۱/۵۳ح او۲/۹۸ ۳ح ۷؛ المحاسن:۱/۸۳ ۳ح ۸۴۸؛ تفسیر العیاشی:۲/۸۹۲ ۴؛ وسائل الشیعہ :۲۷/۱۲۴ح ۳۳۳۸۲؛ بحارالانوار:۲/۹۸ح ۵۰؛ تفسیر کنزالدقائق:۵ /۴۴۱؛ تفسیر البرہان:۲ /۷۶۸؛ تفسیر الصافی:۲ /۳۳۶؛ تفسیر نورالثقلین:۲ /۲۰۹؛ الفصول المہمہ :۱ /۵۲۴؛ الوافی:۲ /۲۳۹؛ الوافی:۱/۲۳۹ و۴/۱۹۸۵؛ سفینۃ البحار:۷/۳۴۶؛ قاموس نہج البلاغہ شرقی:۴/۹۲؛ تفسیر اثنی عشری:۵/۶۶؛

[۲] الکشکول:۱/۶۷

[۳] مراۃ العقول:۱۴۸۱/۱۱و۱۷۸/۱۱

[۴] الاصول الاصیلۃ فیض کاشانی:۱۴۵

[۵] معانی الاخبار:۳۸۵ح ۱۹؛ تفسیر البرہان:۴/۱۹۴؛ تفسیر نورالثقلین:۴/۷۰؛ بحارالانوار:۲/۱۰۸؛ تفسیر کنزالدقائق:۹/۵۲۱؛ نوادرالاخبار:۱/۳۱؛ تفسیر الصافی:۴/۵۵؛ الفصول المہمہ :۱/۶۰۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]۔ نیز شیخ آصف نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [2]۔

{3} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ جَمِيعاً عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لاَ أَكَادُ أَصِلُ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ عَنْ كُلِّ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِ دِينِي أَ فَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثِقَةٌ آخُذُ عَنْهُ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِ دِينِي فَقَالَ نَعَمْ.

۞ عبدالعزیز بن مہندی اور حسن بن علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم ہر وقت آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر براہ راست آپؑ سے دینی معلومات حاصل نہیں کر سکتے ہیں تو کیا یونس بن عبدالرحمن ثقہ ہیں اور ہم ان سے دینی معلومات حاصل کر سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{4} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دَيْنٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَ إِلَى الْقُضَاةِ أَ يَحِلُّ ذَلِكَ قَالَ مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاغُوتِ وَ مَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً وَ إِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَ قَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ قَالَ يَنْظُرَانِ إِلَى مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَ نَظَرَ فِي حَلاَلِنَا وَ حَرَامِنَا وَ عَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَماً فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ عَلَيْنَا رَدَّ وَ الرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ.

۞ عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس میں قرض

---

[1] البحوث الہامۃ: ۶/۲۷۸

[2] معجم الاحادیث المعتبر ۃ: ۱/۶۲

[3] اختیار معرفۃ الرجال: ۳۵۴۳ح ۵۹۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۱۴۷ح ۳۳۴۴۸؛ بحار الانوار: ۲/۲۵۱؛ الفصول المہمہ: ۱/۵۹۰؛ تہذیب الاصول خمینی: ۳/۱۸۳

[4] معجم رجال الحدیث: ۱۲/۲۱۷؛ المباحث الاصولیہ: ۸/۳۶۷؛ حدود الشریعہ محسنی: ۲/۶۱۴؛ مفتاح الاصول: ۳/۲۶۴؛ دروس فی علم الاصول فقیہ: ۵/۴۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاجتہاد والتقلید): ۵۵؛ بیان الفقہ (الاجتہاد والتقلید): ۳/۸۵ و ۱/۲۴۱؛ سند العروۃ (الاجتہاد والتقلید): ۱/۱۱۲

یا میراث کے بارے میں جھگڑا کرنے والے تھے اور وہ اپنا فیصلہ سلطان اور قاضی کی طرف لے گئے تھے تو کیا یہ جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا جو بھی ان (سلطان اور قاضی) کے پاس حق یا باطل فیصلے کے لئے گیا تو درحقیقت وہ طاغوت کے پاس گیا اور جو کچھ بھی ان کے حکم کے مطابق حاصل کرے گا وہ حرام ہے اگرچہ جس چیز کو لے رہا ہے وہ اس کا ثابت شدہ حق ہے کیونکہ اس نے طاغوت کے فیصلے کے مطابق لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس سے انکار کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وہ لوگ اپنے فیصلوں کے لئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں طاغوت کا انکار کرنے کا حکم دیا گیا تھا (النسا:٦٠)''

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے عرض کیا: پھر انہیں کیا کرنا چاہئے؟

آپ نے فرمایا: انہیں چاہئے کہ تم میں سے اس شخص کو دیکھیں جو ہماری حدیثیں روایت کرتا ہے (یعنی بیان کرتا ہے) اور ہمارے حلال اور ہمارے حرام میں نظر رکھتا ہے اور ہمارے احکام جانتا ہے پس اس کے فیصلے پر راضی ہو جائیں کیونکہ میں نے اسے تم لوگوں پر حاکم قرار دیا ہے اور جب وہ ہمارے حکم سے فیصلہ کرے اور اسے اس سے قبول نہ کیا جائے تو یہ اللہ کے حکم کی توہین ہوگی اور ہماری تردید ہوگی اور ہمیں رد کرنے والا (اصل میں) اللہ کو رد کرنے والا ہے اور وہ اللہ کے ساتھ شرک کی حد پر ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق[2] اور مقبول ہے[3] یا پھر صحیح ہے[4]۔

{5} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ حَمْدَوَيْهِ وَ إِبْرَاهِيمُ اِبْنَا نُصَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ اَلنَّحْوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) : قَالَ لِي : بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقْعُدُ فِي اَلْجَامِعِ فَتُفْتِي اَلنَّاسَ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ، إِنِّي أَقْعُدُ فِي اَلْمَسْجِدِ فَيَجِيءُ اَلرَّجُلُ يَسْأَلُنِي عَنِ اَلشَّيْءِ فَإِذَا عَرَفْتُهُ بِالْخِلاَفِ لَكُمْ أَخْبَرْتُهُ بِمَا يَفْعَلُونَ، وَ يَجِيءُ اَلرَّجُلُ أَعْرِفُهُ بِحُبِّكُمْ أَوْ مَوَدَّتِكُمْ فَأُخْبِرُهُ بِمَا جَاءَ عَنْكُمْ وَ يَجِيءُ اَلرَّجُلُ لاَ أَعْرِفُهُ وَ لاَ أَدْرِي مَنْ هُوَ فَأَقُولُ جَاءَ عَنْ فُلاَنٍ كَذَا وَ جَاءَ عَنْ فُلاَنٍ كَذَا فَأُدْخِلُ قَوْلَكُمْ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ، قَالَ. فَقَالَ لِي: اِصْنَعْ كَذَا فَإِنِّي كَذَا أَصْنَعُ.

---

[1] الکافی:١/٦٧ح١٠و٧/٤١٢ح٥؛تہذیب الاحکام:٦/٢١٨ح٥١٤و٣٠١ح٨٤٥؛من لایحضرہ الفقیہ:٣/٨ح٣٢٣٣؛الوافی:١/٢٨٥و٩٠٢/١٦؛ وسائل الشیعہ:١/٣٤ح٥١ و ٢٧/١٣٦ح٣٣٤١٦؛مستدرک الوسائل:١٧/٣١١ح٢١٤٣٩؛ الاحتجاج:٣٥٥؛ عوالی اللئالی:٤/١٣٣ح٢٣١؛ بحارالانوار٢/٢٢٠و١٠١/٢٦١؛تفسیر کنزالدقائق:٣/٤٥٣؛عوالم العلوم:٢٠/٦٠٣؛الفصول المہمہ١/٥٣٨؛تفسیر البرہان:٢/٣٠٣؛تفسیر الصافی:١/٢٦٦

[2] مراۃ العقول:١/٢٢٦و٢٤'/٢٧٥؛ملاذ الاخیار:١٠/٢١٣

[3] براھین الحج: ٣/٢٢٠؛ مہذب الاحکام:٢٧/١٥؛الولایۃ الالٰہیۃ عراقی:٣٧؛ مباحث الاصول:١٧؛ فقہ الصادقؑ:٢٥/٢٥؛ دروس فی اصول الفقہ فضلی:٢/٥٧٣؛الوسیط فی قواعد:١٥١؛ جامع المدارک:٦/٥؛المختارات فی الاصول:٢/١٩٤؛موسوعہ احکام الاطفال:٢/٢٨٩؛غیبۃ الامام المہدیؑ:٢٦٩؛مسائل من الاجتہاد و التقلید:١٠٠؛الصوم فی الشریعہ:٢/٨٣؛دروس فی علم الاصول صدر:٢/٣٨٣؛الوسائل الاحمدیہ:٣/٢٣٠؛اولیاء عقد النکاح:٢٧؛دروس فی مسائل علم الاصول:٥/١٣٨

[4] دروس اصول مظاھری:٧/١١٢؛ماوراء الفقہ:٩/٤٧؛ارشاد العقول:٤/٥٢١

❁ معاذ بن مسلم نحوی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم جامع (مسجد) میں بیٹھ کر لوگوں کو فتوے دیتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی اور میرا ارادہ تھا کہ میں جانے سے پہلے آپؑ سے یہ پوچھ لوں کہ میں مسجد میں بیٹھتا ہوں اور میرے پاس وہ شخص آ کر کچھ پوچھتا ہے جسے میں جان لیتا ہوں کہ وہ آپؑ کے خلاف ہے تو اُسے وہ بتاتا ہوں جو وہ لوگ کرتے ہیں اور ایک دوسرا شخص آتا ہے جسے میں جان لیتا ہوں کہ وہ آپؑ سے محبت ومودت کرتا تو اسے وہ بتاتا ہوں جو آپؑ (آل محمدؑ) کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک تیسرا شخص آتا ہے جس کے بارے میں مجھے پتا نہیں چلتا اور میں نہیں جان پاتا کہ وہ کون ہے اور اس سے کہتا ہوں کہ اس کے بارے میں فلاں فلاں کی طرف سے ایسے ایسے (بیان ہوا) ہے اور فلاں فلاں کی طرف سے ایسے ایسے ہے اور ان کے درمیان آپؑ حضراتؑ کا قول بھی شامل کر دیتا ہوں (تو کیا یہ صحیح ہے)؟ آپؑ نے فرمایا: اسی طرح کیا کرو کیونکہ میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے [3]۔

{6} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاذٍ اَلْهَرَّاءِ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُسَمِّيهِ اَلنَّحْوِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي أَجْلِسُ فِي اَلْمَسْجِدِ فَيَأْتِينِي اَلرَّجُلُ فَإِذَا عَرَفْتُ أَنَّهُ يُخَالِفُكُمْ أَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ غَيْرِكُمْ وَ إِذَا كَانَ مِمَّنْ لاَ أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِكُمْ وَ قَوْلِ غَيْرِكُمْ فَيَخْتَارُ لِنَفْسِهِ وَ إِذَا كَانَ مِمَّنْ يَقُولُ بِقَوْلِكُمْ أَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِكُمْ فَقَالَ رَحِمَكَ اَللَّهُ هَكَذَا فَاصْنَعْ.

❁ معاذ الھرا سے روایت ہے اور اسے امام جعفر صادقؑ نحوی پکارتے ہیں، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں مسجد میں بیٹھتا ہوں پس (مسئلہ پوچھنے کے لئے) ایک شخص آتا ہے پس جب میں اسے پہچان لیتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کا مخالف ہے تو اسے آپ لوگوں کے غیر کے قول کی خبر دے دیتا ہے اور جب ایسا شخص آتا ہے جسے میں نہیں جانتا (کہ وہ آپ لوگوں کا مخالف ہے یا محب) تو اسے آپ لوگوں کا قول اور آپ لوگوں کے غیر کا قول (دونوں) بتا دیتا ہوں پس وہ اپنی مرضی سے (جو چاہے گا) اختیار کرے گا اور جب ایسا شخص ہو جو آپ لوگوں کے قول کا قائل ہو تو اسے آپ لوگوں کے قول کی خبر دے دیتا ہوں (تو کیا میں صحیح کرتا ہوں)؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے ایسا ہی کیا کرو۔ [4]

---

[1] اختیار معرفۃ الرجال: ۲۲۶ ح ۴۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۴۸ ح ۳۳۴۴۱و۱۶/۲۳۳ ح ۲۱۴۴۴؛ بحار الانوار: ۲/۱۲۲؛ رجال حلی: ۱۷۱؛ رجال ابن داؤد: ۳۴۷

[2] عمدۃ الاصول: ۵/۲۵۸و۳۰۸

[3] معدن الفوائد: ۱۶۶

[4] تہذیب الاحکام: ۶/۲۲۵ ح ۵۳۹؛ الوافی: ۱/۱۸۸؛ علل الشرائع: ۲/۵۳۱ باب ۳۱۵ ح ۲؛ بحار الانوار: ۲/۲۴۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{7} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نُلْقِيَ إِلَيْكُمُ اَلْأُصُولَ وَعَلَيْكُمْ أَنْ تُفَرِّعُوا.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم تمہارے سامنے اصول پیش کریں اور تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم شاخیں نکالو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3]

{8} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اِحْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهَا.

امام جعفر صادق نے فرمایا: اپنی کتابوں کی حفاظت کرو کیونکہ تم عنقریب انہی کی محتاج ہوگے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[5] یا پھر موثق ہے[6] یا پھر صحیح ہے[7]

{9} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ أَفْتَى اَلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلاَ هُدىً مِنَ اَللَّهِ لَعَنَتْهُ مَلاَئِكَةُ اَلرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ اَلْعَذَابِ وَلَحِقَهُ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِفُتْيَاهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ کی طرف سے علم اور ہدایت کے بغیر لوگوں کو فتویٰ دے تو اس پر رحمت کے فرشتے اور

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۸/۱۰؛ بہجۃ الآمال فی شرح زبدۃ المقال: ۳۲/۷؛ عوائد الایام: ۴۶۴/۱؛ شرح تجرید الاصول: ۹۹/۳

[2] السرائر ابن ادریس حلی: ۵۷۵/۳؛ وسائل الشیعہ: ۶۱/۲۷ ح ۳۳۲۰۱؛ عوالی اللئالی: ۶۳/۴؛ الفصول المہمہ: ۵۵۳/۱؛ بحار الانوار: ۲۴۵/۲ و ۹۱/۱۰۵

[3] بدایع البحوث فی علم الاصول سیفی: ۶۸/۲؛ الشہاب ال اقب کاشانی: ۳۲ و ۸۲؛ حقائق الاصول نجف آبادی: ۴۶۰؛ القوانین الحکمہ فی الصول میرزای قمی: ۵۰۸/۴؛ عیون الحقائق الناطرۃ العصفور: ۲۵/۱؛ الذخر الفاخر دامغانی: ۲۲۱

[4] الکافی: ۵۲/۱ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۸۱/۲۷ ح ۳۳۲۶۲ و ۲۳ ح ۳۳۸۴۵؛ الوافی: ۲۳۵/۱؛ بحار الانوار: ۱۵۲/۲؛ منیۃ المرید: ۳۴۰؛ الایقاظ من الھجۃ: ۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۷۷/۸

[5] مراۃ العقول: ۱۸۵/۱

[6] الاصول الصیۃ: ۵۲

[7] المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۲۳۰/۱

عذاب کے فرشتے دونوں کی لعنت ہے اوراس شخص کا وبال بھی اسی پر ہوگا جو اس کے فتوی پر عمل کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{10} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ تَرِدُ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ لاَ سُنَّةٍ فَنَنْظُرُ فِيهَا فَقَالَ لاَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُؤْجَرْ وَ إِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم پر بعض ایسی چیزیں (یعنی مسائل) پیش آتی ہیں جن کے بارے ہمیں کتاب اللہ اور سنت سے کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے پس ہم اس میں غور وفکر کر لیتے ہیں (یعنی کوشش کر کے مسئلہ اخذ کر لیتے ہیں تو کیا صحیح ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں کیونکہ اس طرح اگر تم (حق تک) پہنچ بھی گئے تب بھی تمہیں کوئی اجر نہیں دیا جائے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو تم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]۔

قول مؤلف:

المحاسن کی ایک حدیث میں بس اتنا سا فرق ہے کہ روای نے یوں عرض کیا کہ بعض چیزیں ہمیں پیش آتی جو ہمیں قرآن وسنت میں نہیں ملتی ہیں تو ہم اس میں اپنی رائے سے بیان کر دیتے ہیں۔

---

[1] الکافی:۷/۲۴ح۳ و۷/۴۰۹ح۲؛تہذیب الاحکام:۶/۲۲۳ح۵۳۱؛المحاسن:۱/۲۰۸؛وسائل الشیعہ:۲۷/۲۰ح۳۳۱۰۰و۲۲ح۳۳۱۳۸؛الفصول المہمہ:۲/۴۹۷؛بحارالانوار:۲/۱۱۸؛الوافی ۱/۱۹۰؛ھدایۃ الامر:۱/۵۱۷؛کنز الفوائد:۲/۱۰۹؛اعلام الدین:۸۳

[2] مراۃ العقول: ۱/۱۳۷ و ۲/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۲۴؛ عمدۃ الاصول: ۷/۵۷۷؛ الرسائل الاربع: ۱/۱۲۱؛ علوم القرآن: ۱/۱۳۷؛ منتھی المطلب: ۱۵/۲۵۰؛منھاج الاصول:۱/۳۲۴؛التنقیح فی شرح العروۃ:۱/۳۲۷؛المناھل:۶۹۷؛مہذب الاحکام:۱۸/۲۷؛حدود الشریعہ:۱/۳۳۷؛ارشاد الطالب:۲/۲۲؛مباحث حقوقی:۴۱۷؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۰؛تحریر الوسیلہ:۲/۴۳۳؛سند العروہ (الاجتہاد والتقلید):۲/۳۸۷؛لوامع الانوار العرشیہ:۲/۴۷۷؛النور الساطع:۲/۱۹۴؛رسالہ القلم طلاب البحرین:۲۴/۱۸۰؛القضاء والشھادۃ:۲۷؛تحریر الاحکام:۱/۱۵۸؛ریاض المسائل:۱۵/۱۰؛الاصول الاصیلہ:۱۱۳؛الانوار اللوامع:۱۴/۱۵؛ارشاد الطالب:۱/۲۳۶؛کشف اللثام:۱۰/۱۸؛البحوث الہامہ:۱/۱۸۶؛تفصیل الشریعہ:۲۴/۱۵؛سند العروۃ (الاجتہاد والتقلید):۲/۳۴۰

[3] الکافی:۱/۵۶ح۱۱؛المحاسن:۱/۲۱۳و۲۱۲؛وسائل الشیعہ:۲۷/۴۰ح۳۳۱۵۶ و۵۱ح؛اثبات الھداہ:۱/۷۹؛الفصول المہمہ:۱/۱۲۷و۵۳۴؛بحارالانوار ۲/۳۰۶؛ھدایۃ الابرار:۱/۱۴۴؛الوافی:۱/۵۶

[4] مجمع الرسائل:۱/۳؛الوافیہ فی اصول الفقہ:۳۰۷؛بدایع البحوث:۸/۲۰؛معجم رجال الحدیث:۱/۱۹؛مفتاح الاحکام:۸۸؛موسوعہ الامام الخوئی:۴۹/۳؛مناھج الاحکام:۲۶۰؛مقیاس الراویۃ:۱۷۴

[5] مراۃ العقول:۱/۱۹۵

{11} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَلسِّنْدِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ تَفَقَّهْنَا فِي اَلدِّينِ وَ رُوِّينَا وَ رُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا رَجُلٌ قَدِ اُبْتُلِيَ بِشَيْءٍ صَغِيرٍ اَلَّذِي مَا عِنْدَنَا فِيهِ بِعَيْنِهِ شَيْءٌ وَ عِنْدَنَا مَا هُوَ يُشْبِهُهُ مِثْلَهُ أَ فَنُفْتِيهِ بِمَا يُشْبِهُهُ قَالَ لاَ وَ مَا لَكُمْ وَ اَلْقِيَاسَ فِي ذَلِكَ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ بِالْقِيَاسِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَتَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِمَا اِسْتَغْنَوْا بِهِ فِي عَهْدِهِ وَ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ ضَاعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ لاَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ.

❁ محمد بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم دین میں سے فقیہ بنے اور راوی (حدیث) بھی ہیں لیکن بعض اوقات ایک شخص جو چھوٹی سی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے وہ ہم پر کوئی چیز وارد کرتا ہے (یعنی مسئلہ پوچھتا ہے) جس کے عین مطابق ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی ہے البتہ ہمارے پاس اس سے ملتی جلتی اس کے مثل موجود ہوتی ہے تو کیا ہم اس مشابہ چیز کے مطابق فتویٰ دے سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اور تمہیں کیا ہو گیا ہے اور اس میں قیاس ہلاکت ہے جو ہلاک ہوا قیاس سے ہوا۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ سب آ گیا تھا جو لوگوں کے لئے کافی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب آ گیا تھا جو ان کے زمانہ میں لوگوں کو کافی ہوا اور جو ان کے بعد سے قیامت کے دن تک کافی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس میں سے کچھ ضائع بھی ہوا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں (بلکہ) وہ اس کے اہل کے پاس موجود ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔اسے محمد بن حسن صفار نے اس سند سے روایت کیا ہے: حدثنا السندی بن محمد [2] عن صفوان بن یحییٰ [3] عن محمد بن حکیم [4] عن ابی الحسن علیہ السلام۔اور اسی مضمون کی ایک حدیث الکافی میں ہے [5] جو موثق ہے [6]

{12} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اِحْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ

---

[1] بصائر الدرجات: ۳۰۲؛ بحار الانوار: ۲/۳۰۵؛ الاختصاص: ۲۶۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۲۵۸ ح ۲۱۲۸۱

[2] السندی بن محمد یعنی ابان بن محمد البجلی البزار امام ہادیؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں اور ان کی کتب بھی ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳)

[3] صفوان بن یحییٰ ابو محمد البجلی بیاع السابری امام کاظمؑ، امام رضاؑ اور امام جوادؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ثقہ عین ہیں ان سے ۱۱۸۱ روایات نقل ہیں (دیکھئے: ایضاً ۲۸۷)

[4] محمد بن حکیم الخثعمی امام صادقؑ اور امام کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ممدوح ہیں ان کی کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً ۵۲۱)

[5] الکافی: ۱/۵۷ ح ۱۳؛ الوافی: ۱/۲۵۲ ح ۱۹۱

[6] مراۃ العقول: ۱/۱۹۶؛ تفسیر مبسوط: ۱/۳۰۰؛ شرح تجرید الاصول: ۴/۱۷۷؛ خزائن الاحکام: ۲/۱۷۶؛ مطارح الانظار: ۳/۳۶۹

إِلَيْهَا.

۞ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ اپنی کتابوں کی حفاظت کرو کیونکہ عنقریب تم انہی کے محتاج ہو گے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا موثق کالصحیح [3] یا موثق ہے [4]

{13} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالُوا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِحُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ فِي شَيْءٍ سَأَلَهُ إِنَّمَا يَهْلِكُ النَّاسُ لِأَنَّهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ.

۞ زرارہ، محمد بن مسلم اور برید العجلی سب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حمران بن اعین سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے پر فرمایا کہ لوگ اس لئے ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سوال نہیں کرتے ہیں۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{14} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلَيْنِ أَصَابَا صَيْداً وَ هُمَا مُحْرِمَانِ الْجَزَاءُ بَيْنَهُمَا أَوْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جَزَاءٌ قَالَ لاَ بَلْ عَلَيْهِمَا أَنْ يَجْزِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الصَّيْدَ قُلْتُ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا سَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَدْرِ مَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هَذَا فَلَمْ تَدْرُوا فَعَلَيْكُمْ بِالاِحْتِيَاطِ حَتَّى تَسْأَلُوا عَنْهُ فَتَعْلَمُوا. وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ: مِثْلَهُ

---

[1] الکافی :۱ /۵۲ح ۱۰؛ الوافی (مترجم از مؤلف):۱ /۳۳۳ح ۱۶۹؛ منیۃ المرید: ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ : ۲۷ /۸۱ح ۳۳۲۶۲؛ بحارالانوار: ۲ /۱۵۲؛ هدایۃ الامہ: ۱/ ۲۹ و ۸/ ۳۷۷؛ مکاتیب الآئمہؑ: ۴/ ۱۲

[2] المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۱/ ۲۳۰

[3] مراۃ العقول: ۱/ ۱۸۰

[4] الاصول الاصیلہ: ۷۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۳/ ۲۸۱؛ فقہ الثقلین: ۱/ ۱۰

[5] الکافی: ۱/ ۴۰ح ۲؛ الوافی: ۱/ ۱۸۰؛ بحارالانوار: ۱/ ۱۹۸؛ منیۃ المرید: ۱۷۵

[6] مراۃ العقول: ۱/ ۱۳۰؛ مصابیح الانوار: ۱/ ۳۰۷؛ انوار الہدایہ: ۲/ ۲۰۴؛ فوائد الاصول: ۴/ ۳۰۵؛ النور الساطع: ۱/ ۱۷؛ تہذیب الاصول: ۳/ ۷۲؛ اوثق الوسائل: ۳۹۹؛ دروس فی الرسائل بامیانی: ۴/ ۱۲۰؛ اصول الفقہ المقارن: ۲۹۵؛ وسیلۃ الوسائل: ۲۶۱؛ عمدۃ الاصول: ۲/ ۴۴۸؛ موسوعۃ البرغانی: ۴/ ۱۰۰؛ مشرعۃ بحارالانوار: ۱/ ۴۵؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۲/ ۲۰۰

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا جنہوں نے احرام کی حالت میں شکار کیا تھا تو کیا دونوں پر ایک کفارہ واجب ہوگا یا ہر دو پر الگ الگ ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہر دو پر الگ الگ دینا ہوگا۔

میں نے عرض کیا: ہمارے بعض اصحاب نے مجھ سے اس بارے سوال کیا تھا مگر میرے پاس اس کا جواب نہیں تھا جو اس پر دیتا۔

پس امامؑ نے فرمایا: پس جب ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو تم پر احتیاط لازم ہے حتیٰ کہ تم اس بارے سوال کرو اور تم جان لو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{15} عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ جَعْفَر عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا يَقُولُونَ نَسْمَعُ ٱلْأَمْرَ يُحْكَى عَنْكَ وَ عَنْ آبَائِكَ، فَنَقِيسُ عَلَيْهِ وَ نَعْمَلُ بِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ ٱللَّهِ لاَ وَ ٱللَّهِ مَا هَذَا مِنْ دِينِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ، هَؤُلاَءِ قَوْمٌ لاَ حَاجَةَ بِهِمْ إِلَيْنَا قَدْ خَرَجُوا مِنْ طَاعَتِنَا وَ صَارُوا فِي مَوْضِعِنَا فَأَيْنَ ٱلتَّقْلِيدُ ٱلَّذِي كَانُوا يُقَلِّدُونَ جَعْفَراً وَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ، قَالَ جَعْفَرٌ لاَ تَحْمِلُوا عَلَى ٱلْقِيَاسِ فَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يَعْدِلُهُ ٱلْقِيَاسُ إِلاَّ وَ ٱلْقِيَاسُ يَكْسِرُهُ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ ہم آپؑ سے یا آپؑ کے آبائے طاہرینؑ سے کسی امر کا (روایت شدہ) حکم سنتے ہیں پس (دوسرے معاملات کا) اس پر قیاس کرتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! نہیں بخدا یہ امام جعفر صادقؑ کے دین سے نہیں ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو ہماری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری اطاعت سے خارج ہیں اور ہماری جگہ خود بیٹھ گئے ہیں اب ان کی وہ تقلید کہاں گئی ہے جو تقلید یہ لوگ امام جعفر صادقؑ اور امام محمد باقر علیہ السلام کی کیا کرتے تھے (چنانچہ) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو قیاس پر محمول نہ کرو پس کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جسے قیاس سے سیدھا کیا جاتا ہے مگر یہ کہ اسے دوسرا قیاس توڑ دیتا ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۱۹۳/۴/ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶۶/۵ ۴ح۱۶۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۶ ۴ح۲۰۱۷ و۲/۱۵۴ح۶۴ ۴ ۳۳؛ الوافی: ۱۳/۵ ۳ ۷؛ بحارالانوار: ۲۵۹/۲؛ نوادرالاخیار: ۶۳

[2] مراۃ العقول: ۱۷/۸۳ ۳؛ عمدۃ الاصول: ۵/۵۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۱۲؛ التہذیب فی مناسک: ۲/۲۳۳؛ دروس فی مسائل: ۵/۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۱۲۶، المحکم فی اصول الفقہ: ۴/۷۵؛ البدرالنجفیہ: ۱/۹۲؛ مہذب الاحکام: ۱۳/ ۲۵۲؛ بحوث فی علم الاصول: ۵/ ۱۰۱؛ دروالفوائد: ۲/ ۹۴؛ منتھی الدرایۃ: ۵/ ۳۳۱؛ نہایۃ الاصول: ۲/۵۷۵؛ انوارالاصول: ۳/۵۶؛ وسیلۃ الوصول: ۱/ ۶۰۴؛ منہاج الاصول: ۲/۵۲؛ المحاضرات داماد: ۲/۲۵۱؛ رسائل فی الاصول والفقہ: ۱۵۷؛ عمدۃ الاصول: ۵/۵۶۵؛ خلاصۃ عمدۃ الاصول: ۲/۲۱۰؛ مجمع الافکار: ۳/ ۳۲۴؛ کتاب الحج شاھرودی: ۵/۱۱۴؛ الفوائدالمدنیۃ: ۳۳۵

[3] ملاذ الاخیار: ۸/۵۲۶

[4] قرب الاسناد: ۳۵۷ح۱۲۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۵۸ح۳۳۱۹۱؛ بحارالانوار: ۲/۲۹۹؛ مسندالامام الرضاؑ: ۱/۳۴ ۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[۱]۔

﴿احکام طہارت﴾

مطلق اور مضاف پانی:

قول مؤلف

پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔ مضاف وہ پانی ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے۔ مثلاً تربوز کا پانی (ناریل کا پانی) گلاب کا عرق (وغیرہ)۔ اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلاً گدلا پانی جو اس حد تک مٹیالا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جا سکے۔ ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے آب مطلق کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) کُر پانی (۲) قلیل پانی (۳) جاری پانی (۴) بارش کا پانی (۵) کنویں کا پانی۔

کُر پانی:

{16} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكُرِّ مِنَ الْمَاءِ كَمْ يَكُونُ قَدْرُهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ ثَلَاثَةَ أَشْبَارٍ وَ نِصْفٍ [نِصْفاً] فِي مِثْلِهِ ثَلَاثَةِ أَشْبَارٍ وَ نِصْفٍ فِي عُمْقِهِ فِي الْأَرْضِ فَذَلِكَ الْكُرُّ مِنَ الْمَاءِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کُر پانی کی کس مقدار کو کہا جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ساڑھے تین بالشت ضرب ساڑھے تین بالشت۔ یہ ہے کُر کی مقدار۔[۲]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[۳] یا پھر موثق ہے۔[۴] اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔[۵]

---

[۱] مقیاس الروایۃ:۶۷۱؛ بدایع البحوث:۱/۲۰۲و۸/۲۱؛ مدارک العروۃ:۱/۳۷

[۲] الکافی:۳/۳۳ح۵؛ الاستبصار:۱/۱۰ح۱۴؛ وسائل الشیعہ:۱/۱۶۶ح۴۱۳؛ عوالی اللئالی:۳/۱۰؛ الوافی:۶/۳۶؛ تہذیب الاحکام:۱/۴۲ح۱۱۶؛ من لایحضرہ الفقیہ:۱/۴۳ح۲؛ مستدرک الوسائل:۱/۹۹ح۳۴۴؛ بحارالانوار:۱۸/۸۰

[۳] دروس تمہیدیہ:۱/۷۲؛ شرح العروۃ:۱/۷۵۲؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۱/۷۳۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۳۱۰؛ حکم القضاء فی مدارک:۶۲

[۴] مراۃ العقول:۱۳/۱۲؛ تنقیح مبانی العروہ:۱/۷۳۲؛ فقہ الصادقؑ:۱/۱۰۱؛ مصباح المنہاج:۱/۳۱۰؛ تبصرۃ الفقہا۱/۱۴۷؛ ملاذ الاخیار:۱/۱۸۳؛ مستمسک العروۃ الوثقیٰ:۱/۱۵۲؛ مقابس الانوار:۶۷؛ مستند الشیعہ:۱/۶۱؛ غنائم الایام:۱/۵۱۳؛ فقہ الصادقؑ۱/۱۰۱؛ اصول الفوائد:۲/۳۳۰؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۶۰

[۵] توضیح المسائل آقا خمینی:۶ فتوی ۱۶؛ توضیح المسائل آقا بشیر:۵۴ فتوی ۱۷

{17} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْكُرُّ مِنَ الْمَاءِ أَلْفٌ وَ مِائَتَا رِطْلٍ.

۞ ابن ابی عمیر اپنے بعض اصحاب سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: پانی کا وہ کُر ہے جسے کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی وہ بارہ سو (۱۲۰۰) رطل (عراقی) ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ ابن ابی عمیر کی مراسیل کو مسانید شمار کیا جاتا ہے۔[2]

{18} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: جب پانی بمقدار کُر ہو تو اُسے کوئی شے نجس نہیں کرتی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]۔

{19} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَاءِ الَّذِي تَبُولُ فِيهِ الدَّوَابُّ وَ تَلَغُ فِيهِ الْكِلاَبُ وَ يَغْتَسِلُ فِيهِ الْجُنُبُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کھڑے ہوئے پانی (اور پانی کے اس چھپڑ) کے متعلق سوال کیا گیا جس میں حیوانات پیشاب کرتے ہیں، اس سے کتے پانی پیتے ہیں اور جب آدمی غسل کرتے ہیں (کہ وہ نجس ہے یا پاک)؟

---

[1] الکافی: ۳/۳ ح ۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱ ح ۱۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۰ ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۶۷ ح ۴۱۶؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۷۷؛ منتقد المنافع: ۱/۲۴۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۱۰۵؛ ریاض المسائل: ۱/۵؛ مصابیح الاحکام: ۱/۴۶۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰ ح ۱۰۹؛ الکافی: ۳/۲ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۹ ح ۳۹۶؛ الوافی: ۲/۳۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۱۷۱؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۳؛ الحدائق الناضرة: ۱/۲۰۹؛ ذخیرة المعاد: ۱/۱۱۷ کتاب الطہارة انصاری: ۱/۱۸۰؛ مجمع الفائدة: ۱/۲۵۲؛ ینابیع الاحکام: ۱/۲۲۸؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارة): ۱/۲۸۸؛ معتمم الشیعہ: ۲/۱۳۹؛ فرائد الاصول: ۴/۵۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۲۶؛ دراسات فقہیہ: ۴۲؛ العمل الابقی: ۱/۸۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲

آپؑ نے فرمایا: جب پانی بمقدار کُر ہو تو اُسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قلیل پانی:

{20} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْجَرَّةِ تَسَعُ مِائَةَ رِطْلٍ يَقَعُ فِيهَا أُوقِيَّةٌ مِنْ دَمٍ أَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَوَضَّأُ قَالَ لَا.

✪ سعید اعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا: ایک گھڑے میں نوسو (۹۰۰) رطل (یعنی کُر سے کم) پانی ہے جس میں تھوڑا سا خون پڑ گیا تو کیا میں اس سے پی سکتا ہوں اور وضو کرسکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{21} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ وَالْحَمَامَةِ وَأَشْبَاهِهِمَا تَطَأُ الْعَذِرَةَ ثُمَّ تَدْخُلُ فِي الْمَاءِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ لِلصَّلَاةِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ كَثِيراً قَدْرَ كُرٍّ مِنْ مَاءٍ

✪ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: اگر کوئی مرغی یا کبوتر یا ان جیسا پرندہ پاخانہ کو روند کر پھر پانی

---

[1] الکافی: ۳/۲ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹ح ۱۰۷ و ۲۲۶ح ۲۵۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۹ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۶ح ۱ و ۲۰ح ۴۸؛ بحارالانوار: ۷۷/۲۱ الوافی: ۶/۳۲؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۱۲؛ مستدرک الوسائل: ۱/۱۹۸ح ۳۴۰

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۸؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۷۱؛ مشارق الشموس: ۳/۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۸۸؛ منتقد المنافع: ۱/۱۸۲؛ الدرالباھر فی مقتنیات الجواھر: ۱/۵۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۴۳۴؛ جواھرالکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/۹۶؛ موسوعۃ العلامۃ البلاغی: ۷/۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/۱۳۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۲۹۶؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۴۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۹۱؛ رسائل الشیخ بہاؤالدین: ۳۸۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۳۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۳۹؛ المعالم الماثورۃ: ۱/۱۰۵؛ صراط الیقین: ۲/۹؛ العمل الابقی: ۱/۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۲۳؛ ریاض المسائل: ۱/۲۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۲۵؛ اصول الفقہ حلی: ۴/۴۲۵؛ کتاب الطہارۃ: مصطفیٰ خمینی: ۲/۹۷؛ مہذب الاحکام: ۱/۱۶۹؛ ینابیع الاحکام: ۱/۱۰۴؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۴۱۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۳۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ) ۱/۲۸۸؛ کشف اللثام: ۱/۲۵۶۔ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۳۱؛ مصابیح الاحکام: ۱/۱۴۳

[3] الاستبصار: ۱/۲۳ح ۵۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۸ح ۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۶۹ح ۴۲۱

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۵؛ جواھرالکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/۱۰۰؛ جواھرالکلام: ۱/۱۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۶۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/۱۸۱؛ الاقوال المختارۃ: ۴۸۲؛ فقہ الشیعہ: (کتاب الطہارۃ): ۳/۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/۷۹؛ مصابیح الاحکام: ۱/۱۸۲؛ بقیۃ الہداۃ: ۱/۱۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۶۹؛ میراث حوزہ اصفہان: ۹/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۱۱۲

میں چلا جائے تو کیا اس پانی سے نماز کے لئے وضو کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ پانی کُر جتنا کثیر ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{22} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا أَتَيْتَ مَاءً وَ فِيهِ قِلَّةٌ فَانْضِحْ عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ يَسَارِكَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ تَوَضَّأْ.

۞ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: جب ایسے پانی کے پاس جاؤ جو بالکل تھوڑا (یا یہ کہ اس میں کوئی کثافت ہو) تو دائیں، بائیں، اور سامنے کی طرف چھڑک دو (یعنی صاف کرلو) اور پھر اس سے وضو کرلو۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{23} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُيَسِّرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَنْتَهِي إِلَى الْمَاءِ الْقَلِيلِ فِي الطَّرِيقِ وَ يُرِيدُ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ وَ لَيْسَ مَعَهُ إِنَاءٌ يَغْرِفُ بِهِ وَ يَدَاهُ قَذِرَتَانِ قَالَ يَضَعُ يَدَهُ وَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ هَذَا مِمَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: مٰا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ.

۞ محمد بن میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک جنب آدمی (سفر کرتے ہوئے) راستہ میں ایک ایسی جگہ پہنچتا ہے جہاں قلیل پانی موجود ہے اب اس کے پاس کوئی ایسا برتن بھی نہیں ہے جس سے پانی لے اور اس کے ہاتھ بھی گندے ہیں تو وہ کیسے غسل کرے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۹۴ح ۴۵؛ الاستبصار: ۱/۲۱ح ۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۵ح ۳۸۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۵؛ الوافی: ۶/۶۳؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۴

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۷؛ کتاب الطہارہ الخمینی: ۳/۱۶۶؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/۶۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۶؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۳/۱۴۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۴۳؛ تفصیل الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ: ۱/۷؛ جواہر الکلام: ۱/۹۸؛ کشف اللثام: ۱/۲۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۵۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۲۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۶۶؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/۵۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۶۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۳۰؛ ریاض المسائل: ۱/۲۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۷؛ ینابیع الاحکام: ۱/۱۳۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۱۵۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۱۸۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۶۷؛ کتاب الطہارۃ مصطفیٰ خمینی: ۱/۲۰۵؛ المعالم الزلفیٰ: ۱۵۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۸۶

[3] الکافی: ۳/۳ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۸ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۱۸ح ۵۵۵؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۴۰؛ الوافی: ۶/۷۷

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۹؛ منتہی المطلب: ۱/۱۳۷؛ مصابیح الانوار: ۱/۶۵۸

آپؑ نے فرمایا: پہلے اس (پانی) پر ہاتھ رکھے۔ پھر وضو کرے اور بعدازاں غسل کرے۔ اسی (سہولت) کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''دین میں تم پر کسی قسم کی سختی نہیں کی۔ (الحج:۷۸)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3]

{24} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلنُّعْمَانِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: كُلَّمَا غَلَبَ اَلْمَاءُ عَلَى رِيحِ اَلْجِيفَةِ فَتَوَضَّأْ مِنَ اَلْمَاءِ وَ اِشْرَبْ فَإِذَا تَغَيَّرَ اَلْمَاءُ وَ تَغَيَّرَ اَلطَّعْمُ فَلاَ تَوَضَّأْ مِنْهُ وَ لاَ تَشْرَبْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تک پانی مردار کی بدبو پر غالب رہے تب تک اس سے وضو بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہو پس جب پانی اور اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے تب نہ اس سے وضو کرو اور نہ اس سے پیو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] الکافی:۳/۴۴ح۲؛تہذیب الاحکام:۱/۱۴۹؛الاستبصار:۱/۱۲۸ح۴۶؛وسائل الشیعہ:۱/۱۵۲ح۳۷۹؛الوافی:۶/۲۱؛

[2] مہذب الاحکام:۱/۲۴۹؛موسوعہ الامام الخوئی:۲/۲۹۶؛موسوعہ البرغانی:۲/۱۶۸؛تنقیح مبانی العروۃ (طہارۃ)۱/۴۵۹؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۳۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۵۱؛دروس فقہ مظاہری:۶۲؛التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۳۵۵؛کنزالفوائد:۱/۳۲؛مستمسک العروۃ:۱/۲۲۲؛سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۸۵؛فقہ الصادقؑ:۱/۲۳۶؛تفصیل الشریعہ:۲/۲۷۸؛تبصرۃ الفقہاء:۱/۳۲۴؛مصباح الفقیہ:۱/۳۴۵؛فقہ الصادقؑ:۱/۱۳۱؛مختلف الشیعہ:۱/۲۳۴؛کتاب الطہارۃ طاھری:۱۸۴؛مصباح الہدیٰ:۱/۲۰۱؛کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۴۹

[3] ملاذ الاخیار:۱/۵۳۶؛مراۃ العقول:۱۳/۱۹؛جواھر الکلام:۱/۱۱۹؛مدارک الاحکام:۱/۳۱؛مصباح الہدیٰ:۱/۶۶؛الرسائل التسع:۲۱۸؛سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۱۴۴؛عوائد الایام:۱۷۶؛الحبل المتین:۱/۱۶۳؛مفتاح البصیرۃ:۱/۱۹۱؛موسوعہ العلامہ البلاغی:۷/۱۳؛ریاض المسائل:۱/۲۵؛وسیلۃ الوسائل:۲۳۰؛ الحدائق الناضرۃ:۱/۱۸۸؛کتاب الطہارۃ انصاری:۱/۱۰۹؛مشارق الشموس:۲/۳۷۲؛مصباح الفقیہ:۱/۷۳؛ینابیع الاحکام:۱/۲۳۴؛مصابیح الاحکام:۱/۲۱۱؛ منتھی المطلب:۲/۲۰۰؛بغیۃ الہداۃ:۱/۱۰۵؛الاقوال المختارۃ:۲۱۳؛آیات الاحکام:۵/۲۸۲؛الاحکام:۴/۳۳۵؛القواعد الفقہیہ:۵/۱۴۵؛الی شیر علی مدارک:۱/ ۶۸؛جامع المدارک:۱/۷

[4] تہذیب الاحکام:۱/۲۱۶ح۸؛الاستبصار:۱/۱۲ح۹۱؛وسائل الشیعہ:۱/۱۳۷ح۳۳۶؛الکافی:۳/۴ح۳؛الوافی:۶/۲۰

[5] ملاذ الاخیار:۲/۲۱۸؛الاقوال المختارہ:۱/۱۰۷؛مدارک الاحکام:۱/۳۱،تفصیل الشریعہ:۴/۴۰۸ و۲/۵۱؛کتاب الطہارہ الخمینی:۳/۴۳؛الاستقصا الاعتبار: ۱/۷۴؛مفتاح البصیرہ:۱/۷۹؛شرح نجاۃ العباد:۱/۳۱؛فقہ الشیعہ:(کتاب الطہارۃ):۲/۱۷۲؛کتاب الطہارۃ اراکی:۱/۲۷؛موسوعہ احکام الاطفال:۴/۸۰؛ معتصم الشیعہ:۲/۱۲۶؛مستند الشیعہ:۱/۱۱؛شرح الحلقۃ الثالثۃ:۵/۴۲۱؛المحجۃ البیضاء:۱/۲۰۵۔شرح طہارۃ القواعد:۲/۱۳۲؛تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۶۳؛بحوث فی شرح العروۃ:۱/۵۰؛مختلف الشیعہ:۱/۲۴۵؛فقہ الشیعہ (الطہارۃ):۱/۹۵؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۱۶؛مدارک الاحکام:۱/۴۴؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۴۸؛مقابس الانوار:۴۶؛موسوعہ الامام الخوئی:۲/۱۵۶؛تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۱/۲۴۴؛حکم القضاً فی مدارک:۴۳؛شرح حلقات الاصول: ۱۹/۲۱۴؛مدارک الاحکام:۱/۲۸؛کشف اللثام:۱/۲۵۷؛ینابیع الاحکام:۱/۳۲۷؛التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۵۴۵؛کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱۷؛شرح العروۃ شیرازی:۵۷؛جواھر الکلام:۱/۱۰۴؛بدایع البحوث:۴/۳۰۴؛مشارق الشموس:۳/۵۸۱؛العمل الابقیٰ:۱/۳۷

قول مؤلف:

یہ حدیث قلیل اور کثیر ہر قسم کے پانی کو شامل ہے جیسا کہ متن سے ظاہر ہے۔(واللہ اعلم)

{25} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَصَابَتِ الرَّجُلَ جَنَابَةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَلاَ بَأْسَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَ يَدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَنِيِّ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب انسان مجنب ہو اور اپنے ہاتھ کو (پانی والے) برتن میں ڈالے تو اگر اس کے ہاتھ پر کوئی منی (یعنی نجاست) نہیں لگی ہوئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{26} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ غَدِيرٍ أَتَوْهُ وَ فِيهِ جِيفَةٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَاهِراً وَ لاَ يُوجَدُ فِيهِ الرِّيحُ فَتَوَضَّأْ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں بیٹھا تھا کہ کچھ آدمی چھپڑ (ایسا گڑھا جس میں پانی جمع ہو) پر گئے جس میں مردار پڑا تھا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی غالب ہو اور اس میں بدبو (وغیرہ) نہ ہو تو پھر اس سے وضو (اور غسل) کر سکتے ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۷۳ح۸ ۳؛الاستبصار:۱/۲۰ح۷ ۴و۱/۵۰ح۴ ۱۴؛الوافی:۶/۶۷؛وسائل الشیعہ :۱/۱۵۳ح ۸۳ ۳و۲۹ ۴ح ۱۱۲۳؛

[2] ملاذ الاخیار:۱/۱۶۳؛ کشف الاسرار جزائری:۲/۵۲ ۳؛مصباح الفقیہ :۱/۷۵؛ مصابیح الضلام:۵/۲۲۹؛مستند الشیعہ :۱/۳۸؛تفصیل الشریعہ:۵/۱۸۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۴۰ ۴؛ شرح طہارۃ القواعد:۱۲۸؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۷۴؛ مفتاح البصیرۃ:۶۸/۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۱۷۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۱/۱۱۰؛مقابس الانوار:۱۷؛صراط الیقین:۱/۷۴؛الحدائق الناضرۃ:۱/۲۸۳؛موسوعہ البرغانی:۲/۲۱۰؛ ینابیع الاحکام:۱/۱۰۷؛ جواھر الکلام:۱/۱۰۰؛بحوث فی القواعد:۱/۳۱۵؛فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۸۹/۲؛مصابیح الاحکام:۱/۴۶۵

[3] الکافی: ۳/۴ح۴؛من لایحضرہ الفقیہ :۱/۱۶ح ۲۲؛ الوافی:۶/۲۱؛ وسائل الشیعہ :۱/۱۴۱ح ۲ ۴ ۳؛ بحار الانوار:۷۷/۲۱؛ مستدرک الوسائل:۱/۱۸۸ ح ۸ ۰ ۳؛عائم الاسلام:۱/۱۱۱

[4] مراۃ العقول:۱۳/۲۰؛جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید:۱/۱۰۴؛جواھر الکلام:۱/۱۱۸؛تنقیح مبانی العروہ:۱/۲۶۲؛مصباح المنھاج:۱/۹۰؛التنقیح فی شرح العروہ:۲/۷۶؛ مشارق الشموس:۳/۲۴؛موسوعہ الامام الخوئی:۲/۵۷؛الاقوال المختارۃ:۲۱۵؛ ریاض المسائل:۲/۶۹؛ ینابیع الاحکام:۱/۶۶؛ سند العروہ (الطہارۃ):۱/۹۱؛مفتاح البصیرۃ:۱/۱۸۷؛ میراث حوزہ اصفہان؛۹/۱۸۶؛تبصرۃ الفقہاء:۱/۱۲۹؛ مصابیح الاحکام:۱/۲۰۹؛شرح طہارۃ القواعد:۲ ۱۳؛مستند الشیعہ :۱/۱۱؛مہذب الاحکام: ۱/۱۷۳؛التعلیقہ الاسند لالیہ:۱/۲۸۳؛فقہ الشیعہ : (کتاب الطہارۃ):۱/۱۳۹؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۴۹؛ مقابس الانوار:۴۶؛ ینابیع الاحکام:۱/۲۱۰؛ جواہر الکلام:۱/۱۰۴؛الاقوال المختارۃ:۱۰۷

جاری پانی:

{27} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ أَطَهُورٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا دریا (سمندر) کا پانی پاک اور پاک کنندہ ہے؟

آپ نے فرمایا! ہاں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{28} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْمَيْتَةِ فِي الْمَاءِ قَالَ يَتَوَضَّأُ مِنَ النَّاحِيَةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا الْمَيْتَةُ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص ایسے پانی سے گزرتا ہے جس میں کوئی مردار پڑا ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی کی اس طرف سے وضو کرلو جس طرف مردار نہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

یہ حکم عام ہے جو جاری پانی کو بھی شامل ہے اور کھڑے ہوئے پانی کو بھی جبکہ وہ پانی بمقدار کُر ہو (واللہ اعلم)

{29} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي مَاءِ الْحَمَّامِ قَالَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ الْجَارِي.

❁ داؤد بن سرحان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ علیہ السلام حمام کے پانی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

---

[1] الکافی: ۳/۱ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۶/۱ ح ۵ / ۶۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۲/۱ ح ۳۳۲؛ الوافی: ۱۶/۶

[2] مراۃ العقول: ۶/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۲۱۶/۲؛ مشارق الشموس: ۴/۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۴۲/۱؛ العمل الابقی: ۵۷/۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴۰۸/۱ ح ۱۲۸۵؛ الاستبصار: ۲۱/۱ ح ۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۴/۱ ح ۳۵۶؛ الوافی: ۲۸/۶؛ بحوث فی شرح العروہ: ۲۷۵/۱؛ تفصیل الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ: ۷۸/۲؛ مستند الشیعہ: ۲۰/۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۷۰/۳؛ مشارق الشموس: ۶۲/۳؛ جواھر الکلام: ۱۱۹/۱؛ مصباح المنھاج: ۱۲۸/۱؛ ینابیع الاحکام: ۲۱۰/۱؛ مصابیح الاحکام: ۲۲۷/۳؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۱۸۰/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۸۷/۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بمنزلہ آب جاری کے ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{30} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْحَمَّامُ يَغْتَسِلُ فِيهِ الْجُنُبُ وَ غَيْرُهُ أَغْتَسِلُ مِنْ مَائِهِ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ الْجُنُبُ وَ لَقَدِ اغْتَسَلْتُ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ فَغَسَلْتُ رِجْلَيَّ وَ مَا غَسَلْتُهُمَا إِلاَّ مِمَّا لَزِقَ بِهِمَا مِنَ التُّرَابِ۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا میں اس حمام کے پانی سے جس میں جنب (یا عیسائی، یہودی) وغیرہ سب غسل کرتے ہیں، غسل کرسکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر چہ اس میں جنب آدمی غسل کرے تو بھی اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور میں نے خود ایسے پانی سے غسل کیا ہے اور پھر آ کر پاؤں دھوئے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ان میں مٹی لگ گئی تھی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۸ ح ۱۱۷۰؛ بحارالانوار: ۷۳/۷۹؛ مکارم الاخلاق: ۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۸ ح ۳۶۷؛ الوافی: ۶/۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۹۸/۳؛ منتقد المنافع: ۱/۱۸۷؛ مدارک العروہ: ۲/۱۵؛ مشارق الشموس: ۳/۱۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۳؛ الدر الباھر: ۱/۵۶؛ جواھر الکلام: ۱/۹۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۱۲۱؛ مقابس الانوار: ۷۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۹۴؛ ینابیع الاحکام: ۱/۴۲۸؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۹۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۴/۵۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۰؛ فقہ الشیعہ: (کتاب الطہارۃ): ۱/۸۶؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۹۰؛ الاقوال: المختارۃ: ۱۶۴؛ غنائم الایام: ۱/۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۱۳۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۵۴؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۲/۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۶۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/۴۴۰؛ مصابیح الاحکام: ۱/۱۶۹؛ بدایع البجوث: ۹/۶۰؛ بغیۃ الہداۃ: ۱/۱۴۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳۵۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۷۹؛ الدر الباھر: ۵۶؛ مفتاح البصرۃ: ۴/۹۲؛ کتاب الطہارۃ (طاھری): ۷۸؛ موسوعہ الشہید: ۱۰/۵۵؛ فقہ الخلاف: ۴/۱۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۱۸۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۹۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۲؛ العمل الابقیٰ: ۱/۱۳۴؛ شرح العروۃ: ۱/۲۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۸۰؛ المعالم الزلفی: ۱۴۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۸ ح ۱۱۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۱۱ ح ۵۴۱ و ۱/۱۴۸ ح ۳۶۸؛ مکارم الاخلاق: ۵۴؛ الوافی: ۶/۵۲

[4] ملاذ الاخیار: ۹۹/۳؛ منتقد المنافع: ۱/۱۸۷؛ مدارک العروۃ الوثقیٰ: ۲/۱۲۷؛ مشارق الشموس: ۳/۱۲۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ ۲/۲۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۴؛ التنقیح فی شرح العروہ: ۲/۳۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۷۳؛ کشف اللثام: ۱/۳۰۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۳۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۰۶؛ دلیل العروۃ: ۱/۵۳۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۵۰۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۲۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۴۸؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۲۰۳؛ المعالم الزلفی: ۲۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۱۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۶۳؛ المناظر الناضرۃ: ۴۰۴؛ صراط الیقین: ۲/۵۵؛ ریاض المسائل: ۱/۷۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۹۰؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۴۸؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۶۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ) ۱/۲۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۴۱؛ العمل الابقیٰ: ۱/۱۷۷؛ کتاب الطہارۃ (انصاری): ۱/۳۵۸؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۱۴۴؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۰۰؛ جامع المدارک: ۱/۲۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۳۵۶؛ مصابیح الاحکام: ۱/۴۳۱؛ وسائل العباد: ۱/۵۸؛ معالم الدین: ۱/۳۳۴

{31} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَبُولَ ٱلرَّجُلُ فِي ٱلْمَاءِ ٱلْجَارِي وَ كُرِهَ أَنْ يَبُولَ فِي ٱلْمَاءِ ٱلرَّاكِدِ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص جاری پانی میں پیشاب کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی پانی نجس نہیں ہوتا) ہاں البتہ کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

دیگر احادیث میں جاری پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے۔[3] لہٰذا اسے مطلق جائز یا حرام نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کو کراہت پر محمول کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

{32} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلَ عَنْ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ: عَنِ ٱلرَّجُلِ يَمُرُّ فِي مَاءِ ٱلْمَطَرِ وَ قَدْ صُبَّ فِيهِ خَمْرٌ فَأَصَابَ ثَوْبَهُ هَلْ يُصَلِّي فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ لاَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ وَ لاَ رِجْلَهُ وَ يُصَلِّي فِيهِ وَ لاَ بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی برستی ہوئی بارش میں جا رہا ہے کہ بارش کے پانی میں شراب ڈال دی جاتی ہے اور پھر وہ شراب زدہ پانی اس کے کپڑے کو لگ جاتا ہے تو کیا دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑا اور پاؤں دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۳۴ح۱۲۱؛الاستبصار:۱/۱۳ح۲۳؛وسائل الشیعہ :۱/۱۴۳ح۳۵۲؛الوافی:۶/۱۱۳؛تہذیب الاحکام:۱/۳۱ح۸۱

[2] ملاذ الاخیار:۱/ ۱۹۳؛منتقد المنافع:۱/۶۶۱؛ مدارک العروہ:۱/۱۰۴؛مصباح المنہاج:۲/۱۴۵؛التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/ ۶۴؛العمل الابقی: ۲/ ۳۸؛ مصابیح الاحکام:۱/۳۰۷؛مستند الشیعہ :۱/۳۹۸؛الموسوعہ الفقہیہ :۸/ ۲۵۳؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۲۲۸؛مہذب الاحکام:۲/۲۲۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۱۴؛میراث حوزہ اصفہان:۵/۱۰؛الحدائق :الناضرۃ:۲/۸۴؛ریاض المسائل:۱/۱۱۰؛کشف اللثام:۱/۲۳۰؛مدارک الاحکام:۱/۳۲؛مدارک العروۃ: ۲/۲۸؛مستمسک العروۃ:۲/۲۴۵؛مصباح الفقیہ :۲/ ۱۱۳؛موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۱؛تبصرۃ الفقہاء:۱/۳۴۴؛تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ) ۴/۱۴۲؛ التعلیقات علی شرح:۲/۴؛صراط الیقین:۲/۱۶۳

[3] وسائل الشیعہ :۱/۳۴۱باب ۲۴

[4] تہذیب الاحکام:۱/۱۸ح۱۳۲۱؛من لایحضرہ الفقیہ :۱/۸ح۷؛وسائل الشیعہ :۱/۱۴۵ح۳۵۹؛مسائل علی بن جعفرؑ:۲۰۲ح۴۳۳؛الوافی:۶/۶۷

[5] ملاذ الاخیار:۳/۵۹۱؛جواہر الکلام:۶/۳۱۶؛تبصرۃ الفقہا۱/۱۱۴؛جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۳/۵۰۱؛مشارق الشموس:۴/۱۹۰؛فقہ الصادقؑ:۱/۳۲

بارش کا پانی:

{33} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيِّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْبَيْتِ يُبَالُ عَلَى ظَهْرِهِ وَ يُغْتَسَلُ فِيهِ مِنَ اَلْجَنَابَةِ ثُمَّ يُصِيبُهُ اَلْمَاءُ أَ يُؤْخَذُ مِنْ مَائِهِ فَيُتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ فَقَالَ إِذَا جَرَى فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے اس گھر کے بارے پوچھا جس کی چھت پر پیشاب کیا جاتا ہے اور غسل جنابت کیا جاتا ہے اور اس پر بارش ہوگئی تو کیا بارش کے اس پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بارش کا پانی جاری ہوجائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{34} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلسَّطْحِ يُبَالُ عَلَيْهِ فَتُصِيبُهُ اَلسَّمَاءُ فَيَكِفُ فَيُصِيبُ اَلثَّوْبَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ مَا أَصَابَهُ مِنَ اَلْمَاءِ أَكْثَرُ مِنْهُ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مکان کی اس چھت کے بارے میں سوال کیا جس پر پیشاب کیا جاتا ہے (اور) اس پر بارش برستی ہے جس کی وجہ سے وہاں کچھ پانی جمع ہوجاتا ہے پھر وہ کپڑے کو لگ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ پانی پیشاب سے زیادہ ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۴۱ح ۱۲۹۷؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۸ح ۱۳۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۵ح ۳۵۹؛ الوافی: ۶/۷۴؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۴ح ۴۳۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۵۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۷۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۲۱۵؛ جواھرالکلام: ۶/۳۱۶؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۶۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۲۵۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۲۳۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۳۳۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۲۶۷؛ الدرالباھر: ۴۹۸؛ جامع المدارک: ۱/۶؛ مقابس الانوار: ۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۱؛ منتھی المطلب: ۱/۲۹؛ کشف الثام: ۱/۲۵۸؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۶۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۵۶؛ شرح نجاۃ العباد: ۶۳؛ روض الجنان: ۱۳۸؛ مشارق الشموس: ۳/۱۴۲؛ مصابیح الاخام: ۱/۳۴۸؛ مجمع الفائدہ: ۱/۲۵۶؛ صراط الیقین: ۱/۶۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/۲۲۵؛ الاقوال المختارۃ: ۳۳۷؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۱۲۹؛ العمل الابقیٰ: ۱/۱۲۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۱۳۷؛ مصابیح الظلام: ۵/۳۱۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۴/۵۷؛ فقہ الخلاف: ۳/۱۶۸؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۶؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/۱۷۶؛ سندالعروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۰؛ مدارک العرہ: ۲/۶؛ معالم الدین: ۱/۳۱۲؛ الرسال الاحمدیہ: ۱/۱۲۹؛ ریاض المسائل: ۱/۲۰

[3] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۷ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۴ح ۳۵۸؛ الوافی: ۶/۷۴؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{35} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي مِيزَابَيْنِ سَالاَ أَحَدُهُمَا بَوْلٌ وَ الْآخَرُ مَاءُ الْمَطَرِ فَاخْتَلَطَا فَأَصَابَ ثَوْبَ رَجُلٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان دو پرنالوں کے بارے میں فرمایا کہ جن میں سے ایک سے پیشاب آرہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق: حدیث صحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے۔ [4]

{36} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلَ عَنِ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ هَلْ يُجْزِيهِ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ أَنْ يَقُومَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يُغْسَلَ رَأْسُهُ وَ جَسَدُهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى مَاءٍ سِوَى ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا غَسَلَهُ اغْتِسَالَهُ بِالْمَاءِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ ایک شخص حالت جنابت میں ہے تو وہ بارش میں کھڑا ہو جائے اور اپنا سر دھوئے اور پورا جسم دھوئے حالانکہ وہ دوسرے پانی سے بھی غسل کرسکتا ہے تو کیا وہ غسل جنابت سے مستغنی ہو جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے (اس نیت سے) غسل کیا ہے اور سارا جسم دھویا ہے تو پھر وہ مستغنی ہے۔ [5]

---

[1] الحاشیہ علی الفقیہ:۱/۴۷؛ لوامع صاحبقرانی:۱/۲۱۳؛ روضۃ المتقین:۱/۴۶؛ الحدائق الناضرۃ:۱/۲۱۵؛ مدارک العروۃ:۲/۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۱/۸۸؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۱۲۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۴/۳۴۵؛ بغیۃ الہدٰۃ:۱/۱۳۷؛ جواہر الکلام:۳/۵۰۱؛ شرح نجاۃ العباد:۶۴؛ مصباح الہدٰۃ:۱/۱۲۷؛ میراث حوزہ اصفہان:۴/۵۷؛ موسوعہ الامام الخوئی:۲/۲۱۷؛ الاقوال المختارۃ:۳۴۸؛ تفصیل الشریعہ:۲/۲۴۴؛ دراسات فقہیہ:۴۲؛ مہذب الاحکام:۱/۲۰۱؛ الرسائل الاحمدیہ:۱/۱۹۸؛ العمل الابقی:۱/۱۲۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۵/۳۲؛ کتاب الطہارۃ مصطفیٰ خمینی:۱/۳۸۴؛ مدارک الاحکام:۲/۳۵۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۲۳۵؛ ینابیع الاحکام:۱/۴۹۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱/۴۱۸؛ فقہ الصادقؑ:۱/۱۷؛ المعالم الماثورۃ:۱/۱۷۳؛ لوامع الاحکام:۱۸۲؛ شرح طہارۃ القواعد:۳۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۱/۲۴۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۵۹؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۰؛ مستمسک العروۃ:۱/۱۷۵

[2] الکافی:۳/۱۲ح۱؛ وسائل الشیعہ:۱/۱۴۵ح۳۶۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۴۱۱ح۱۲۹۸؛ الوافی:۶/۴۸؛ منتقد المنافع:۱/۲۰۳

[3] تفصیل الشریعہ:۲/۲۴۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۲۵۷؛ ینابیع الاحکام:۱/۵۰۱؛ مستند الشریعہ:۱/۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۹/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۱۳۳؛ شرح نجاۃ العباد:۶۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۴/۳۳۳؛ بحوث فی شرح العروۃ:۲/۶؛ روض الجنان:۱/۱۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۱/۳۸۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۲۳۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۱/۲۱۰؛ منتہی المطلب:۱/۲۹؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۵۶؛ الاقوال المختارۃ:۳۴۱؛ الرسائل الاحمدیہ:۱/۱۹۶؛ مستقصی مدارک:۲۵؛ مہذب الاحکام:۱/۲۰۳؛ العمل الابقیٰ:۱/۱۲۷؛ مصباح الفقیہ:۸/۳۳۹

[4] کشف اللثام:۱/۲۵۸؛ معتصم الشیعہ:۲/۱۳۰؛ مصابیح الاحکام:۱/۳۴۸؛ میراث حوزہ اصفہان:۳/۲۰۸؛ ریاض المسائل:۱/۲۰؛ جواہر الکلام:۳/۵۰۵؛ مراۃ العقول:۱۳/۴۳؛ ملاذ الاخیار:۳/۱۷۹

[5] تہذیب الاحکام:۱/۱۴۹ح۴۲۴؛ من لایحضرہ الفقیہ:۱/۲۰ح۲۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۳۴۷ح۳۵۴؛ وسائل الشیعہ:۲/۲۳۱ح۲۰۲۲؛ قرب الاسناد:۱۸۲؛ بحار الانوار:۱۰/۲۸۲؛ الاستبصار:۱/۱۲۵؛ الوافی:۶/۵۲۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[1]

کنویں کا پانی:

{37} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَاءُ الْبِئْرِ وَاسِعٌ لاَ يُفْسِدُهُ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَتَغَيَّرَ بِهِ.

✿ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: کنویں کا پانی وسیع ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرسکتی مگر یہ کہ اس کی وجہ سے اس میں کوئی تغیر پیدا ہوجائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{38} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ يُغْسَلُ الثَّوْبُ وَ لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ مِمَّا وَقَعَ فِي الْبِئْرِ إِلاَّ أَنْ يُنْتِنَ فَإِنْ أَنْتَنَ غُسِلَ الثَّوْبُ وَأَعَادَ الصَّلاَةَ وَنُزِحَتِ الْبِئْرُ.

✿ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کنویں میں کسی چیز کے پڑ جانے کی وجہ سے کپڑے کو نہیں دھویا جائے گا اور نہ ہی نماز دوبارہ پڑھی جائے گی جب تک کہ وہ بدبودار نہ ہوجائے اور اگر کنویں

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/ ۵۳۴؛ جواھر الکلام: ۳/ ۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۱۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۳۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۷؛ العمل الابقیٰ: ۲/ ۳۴۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۵۴۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۱۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۷۶؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۱؛ فقہ الصادق ؑ: ۲/ ۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۳۷

[2] الکافی: ۳/ ۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۹ ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۰ ح ۴۲۲؛ الوافی: ۶/ ۳۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۱؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳ ح ۸۶؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۳۰

[3] مراۃ العقول: ۱۳/ ۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۷۰؛ الاقوال المختارہ: ۱/ ۱۲۴؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرہ: ۶/ ۲۳۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۳۱؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۱؛ بحوث فی شرح العروہ: ۱/ ۲۵۸؛ مفتاح البصیرہ: ۱/ ۸۰؛ مدارک العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۱۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۸۲؛ مشارق الشموس: ۳/ ۱۷۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/ ۶۴؛ مصطلحات الفقہ: ۴۹۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۰؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۱۴۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۶۱۵؛ العمل الابقیٰ: ۱/ ۸۰؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۴۰۰؛ المعالم الماثواۃ: ۱/ ۲۰۹؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۹۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۲؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۴۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۱۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۵۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۴۲؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۵۲؛ مصطلحات الفقہ: ۴۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۵۲؛ المحصول فی علم الاصول: ۲/ ۵۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/ ۳۶۶؛ کشف اللثام: ۱/ ۳۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۱۹۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۷۹؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۲۱؛ المناظر الناضرۃ: ۱۱۲؛ الدرر الباھر: ۹۶؛ دراسات فقہیہ: ۲۷؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/ ۱۱۵؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۷؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/ ۶۶؛ کتاب المضاربہ اسماعیل پور: ۱۷۸

کا پانی بدبودار ہو جائے تو کپڑے کو بھی پاک کیا جائے گا، نماز بھی دوبارہ پڑھی جائے گی اور کنویں کا پانی بھی نکالا جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{39} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلصَّلْتِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي ٱلْبِئْرِ فَيَتَوَضَّأُ ٱلرَّجُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّي وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ أَيُعِيدُ ٱلصَّلاَةَ وَيَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَ لاَ يُعِيدُ ٱلصَّلاَةَ وَلاَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: چوہا کنویں میں گر گیا اور آدمی نے اس پانی سے وضو بھی کر لیا اور نماز بھی پڑھ لی جبکہ اسے پہلے یہ معلوم نہیں تھا تو کیا وہ دوبارہ نماز پڑھے اور اپنے کپڑوں کو دھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ وہ نماز دوبارہ پڑھے گا اور نہ کپڑوں کو دھوئے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{40} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ ٱلْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي ٱلْبِئْرِ لاَ يُعْلَمُ بِهَا إِلاَّ بَعْدَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهَا أَيُعَادُ ٱلْوُضُوءُ فَقَالَ لاَ.

❁ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ چوہا پانی میں گر گیا اور اس سے وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا تو کیا دوبارہ نماز پڑھی جائے گی یا دوبارہ وضو کیا جائے گا؟

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۳۲ح۶۷۰؛الاستبصار:۱/۳۰ح۸۰؛وسائل الشیعہ:۱/۱۷۳ح۴۳۱؛الوافی:۶/۴۱؛الفصول المہمہ:۲/۹

[2] ملاذ الاخیار:۲/۱۷۲؛مشارق الشموس:۳/۱۷۰؛غنایم الایام فی مسائل الحلال والحرام:۱/۵۷۳؛تبصرۃ الفقہاء:۱/۱۹۳؛مصابیح الظلام:۵/۳۴۳؛المعالم الزلفیٰ:۱۹۰؛مقابس الانوار:۴۶؛ریاض المسائل:۱/۳۱؛شرح طہارۃ القواعد:۱۷۹؛فقہ الصادقؑ:۱/۷۹؛المناظر الناضرۃ:۲۳۷؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۶؛مستند الشیعہ:۱/۶۹؛انوار لفقاھۃ:۱/۵۳؛تنقیح مبانی العروۃ(الطہارۃ):۱/۴۱۲؛کتاب الطہارۃ انصاری:۱/۲۰۲

[3] تہذیب الاحکام:۱/۲۳۳ح۶۷۱؛الاستبصار:۱/۳۱ح۸۰؛وسائل الشیعہ:۱/۱۷۳ح۴۳۰؛الوافی:۶/۴۱

[4] ملاذ الاخیار:۲/۲۷۴؛دلیل العروۃ الوثقیٰ:۱/۱۳۸؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۱۲۶؛منتھی المطلب:۱/۶۰؛رسائل الشھید الثانی:۱/۷۹؛مصباح المنھاج:۱/۱۸۵؛فقہ الصادقؑ:۱/۱۵۱؛کتاب الطھارہ تراث الانصاری:۱/۲۰۲؛فقہ الشیعہ(کتاب الطھارۃ):۲/۲۱؛مصباح الفقھیۃ:۱/۱۶۰؛انوار الفقاھۃ:۱/۵۳؛مصابیح الظلام:۵/۳۰۵؛الحدائق الناضرۃ:۱/۳۵۵؛معتصم الشیعہ:۲/۱۳۱؛کتاب الطھارۃ گلپائیگانی:۲۹؛موسوعہ البرغانی:۲/۱۷۴؛موسوعہ الفاضل:۱/۳۱۱؛التوضیح النافع:۸؛جواہر الکلام:۱/۱۹۷؛تبصرۃ الفقہاء:۱/۱۹۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{41} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَ أَبِي يُوسُفَ يَعْقُوبَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا وَقَعَ فِي ٱلْبِئْرِ ٱلطَّيْرُ وَ ٱلدَّجَاجَةُ وَ ٱلْفَأْرَةُ فَانْزَحْ مِنْهَا سَبْعَ دِلاَءٍ قُلْنَا فَمَا تَقُولُ فِي صَلاَتِنَا وَ وُضُوئِنَا وَ مَا أَصَابَ ثِيَابَنَا فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنویں میں پرندہ، مرغی اور چوہا گر جائے تو اس کے لئے سات ڈول نکالو۔

ہم نے پوچھا: آپ علیہ السلام ہمارے وضو، نماز اور کپڑوں پر لگے پانی کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [4] یا پھر صحیح ہے [5]

{42} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ٱبْنِ مُسْكَانَ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَقَطَ فِي ٱلْبِئْرِ شَيْءٌ صَغِيرٌ فَمَاتَ فِيهَا فَانْزَحْ مِنْهَا دِلاَءً وَ إِنْ وَقَعَ فِيهَا جُنُبٌ فَانْزَحْ مِنْهَا سَبْعَ دِلاَءٍ فَإِنْ مَاتَ فِيهَا بَعِيرٌ أَوْ صُبَّ فِيهَا خَمْرٌ فَلْيُنْزَحْ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنویں میں کوئی چھوٹا جانور مرجائے تو اس سے کچھ (سات) ڈول نکالو اور اگر اس میں جنب والا آدمی گر جائے تو اس سے سات ڈول نکالو اور اگر اس میں اونٹ مرجائے یا اس میں شراب انڈیلی جائے تو پورا پانی نکالا جائے۔ [6]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۳۳ ح ۶۷۲؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱ ح ۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۳ ح ۴۳۲؛ الوافی: ۶/ ۴۱؛ منتقد المنافع: ۱/ ۲۸۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۷۵؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۶۰؛ جواھر الکلام: ۱/ ۱۹۷؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۱۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۸؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/ ۱۱۳؛ شرح قواعد الطہارۃ: ۱۴۴؛ انوار الفقاھۃ: ۱/ ۵۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایئگانی: ۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۳۳ ح ۶۷۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱ ح ۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۳ ح ۴۳۳؛ الوافی: ۶/ ۴۲

[4] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۷۶؛ جواھر الکلام: ۱/ ۱۹۸؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۱۶۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۶۰؛ مصباح الھدیٰ: ۱/ ۱۵۰؛ شرح نجاۃ العباد: ۱/ ۵۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۲۰۴؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۶۹

[5] تبصرۃ الفقہاٗ: ۱/ ۱۹۴؛ صراط الیقین: ۱/ ۱۴۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۶۸۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۴۴

[6] الکافی: ۳/ ۶ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۴۰ ح ۶۹۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴ ح ۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۸۰ ح ۴۴۹؛ الوافی: ۶/ ۸۵

[7] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۱۵۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۶۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۸۱؛ منتھی المطلب: ۱/ ۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۴۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۸؛ کشف اللثام: ۱/ ۳۴۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۸۹؛ جواھر الکلام: ۱/ ۲۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۱۹۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۶۹۳؛ غنائم الایام: ۱/ ۵۶۹

{43} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلْبِئْرِ يَبُولُ فِيهَا اَلصَّبِيُّ أَوْ يُصَبُّ فِيهَا بَوْلٌ أَوْ خَمْرٌ فَقَالَ يُنْزَحُ اَلْمَاءُ كُلُّهُ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کنویں میں بچہ پیشاب کرجاتا ہے یا اس میں پیشاب یا شراب گرایا جاتا ہے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پورا پانی نکالا جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{44} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلْفَأْرَةِ وَ اَلسِّنَّوْرِ وَ اَلدَّجَاجَةِ وَ اَلطَّيْرِ وَ اَلْكَلْبِ قَالَ فَإِذَا لَمْ يَتَفَسَّخْ أَوْ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُ اَلْمَاءِ فَيَكْفِيكَ خَمْسُ دِلاَءٍ وَإِنْ تَغَيَّرَ اَلْمَاءُ فَخُذْ مِنْهُ حَتَّى يَذْهَبَ اَلرِّيحُ

۞ ابواسامہ زید شحام سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے چوہا، بلی، مرغی، کتا اور پرندہ (کنویں میں گرنے) کے بارے میں فرمایا: اگر وہ پھولا نہیں ہے یا پانی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوا تو پانچ ڈول نکالنا کافی ہے اور اگر تبدیل ہو چکا ہے تو اتنا پانی نکالو کہ بدبو ختم ہوجائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{45} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۴۱ح۶۹۶؛الاستبصار:۱/۳۵ح۹۴؛وسائل الشیعہ :۱/۱۸۲ح۴۵۶ و۱/۱۷۹ح۴۷۴؛بحارالانوار:۷/۳۰؛عوالی اللئالی:۳/۱۸؛ الوافی:۶/۹۱

[2] ملاذ الاخیار:۲/۲۹۸؛مدارک الاحکام:۱/۸۲؛جواہرالکلام:۱/۱۷۷؛کتاب الطہارۃ انصاری:۱/۲۱۱؛ینابیع الاحکام:۱/۶۷۴؛التعلیقہ علی ریاض المسائل: ۱۴۱؛معتصم الشیعہ :۲/۱۴۷؛فقہ الصادقؑ :۱/۱۵۵؛کشف اللثام:۱/۳۱۸؛مختلف الشیعہ :۱/۱۹۶؛تبصرۃ الفقہاء:۱/۲۲۴؛الحاشیہ علی الروضۃ البہیہ :۸۶؛موسوعہ البرغانی:۲/۱۷۸

[3] تہذیب الاحکام:۱/۲۳۷ح۶۷۴؛الاستبصار:۱/۳۷ح۱۰۲؛وسائل الشیعہ :۱/۱۸۴ح۴۶۳؛الکافی:۳/۵ح۳؛الوافی:۶/۸۴؛عوالی اللئالی:۳/۱۷

[4] ملاذ الاخیار:۲/۲۸۶؛ جواہرالکلام:۱/۶۲۹؛ مدارک الاحکام:۱/۸۱؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۶؛مختلف الشیعہ :۱/۱۹۴؛ مصباح الفقیہ :۱/۲۰۱؛ سندالعروہ (الطہارۃ):۱/۲۳۵؛ ینابیع الاحکام:۱/۶۹۲؛ معتصم الشیعہ :۲/۱۴۹؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۸۶؛ شرح طہارۃ القواعد:۱۷۹؛ کشف اللثام:۱/۳۳۷؛ الدررالباہر:۹۲؛جامع المدارک:۱/۱۷؛کتاب الطہارۃ انصری:۱/۲۶۰؛فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۲/۳۶۹؛صراط الیقین:۱/۱۳۸؛مقابس الانوار:۴۷؛ مصابیح الظلام:۵/۳۴۲؛لوامع الاحکام:۵۱؛رسائل الشہید:۲۱؛رسائل شہید ثانی:۱/۱۰۸

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ اَلْكَلْبُ فِي اَلْبِئْرِ نُزِحَتْ وَ قَالَ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذَا وَقَعَ فِيهَا ثُمَّ أُخْرِجَ مِنْهَا حَيّاً نُزِحَ مِنْهَا سَبْعُ دِلاَءٍ.

۞ ابومریم سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ (میرے والد) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کتا کنویں میں مرجائے تو پانی نکالا جائے اور امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کتا کنویں میں گرجائے اور پھر زندہ نکل آئے تو صرف سات ڈول نکالے جائیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{46} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْخَطَّابِ وَ اَلْحَسَنِ بْنِ مُوسَى اَلْخَشَّابِ جَمِيعاً عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ اَلْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْفَأْرَةِ وَ اَلْعَقْرَبِ وَ أَشْبَاهِ ذَلِكَ يَقَعُ فِي اَلْمَاءِ فَيَخْرُجُ حَيّاً هَلْ يُشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ اَلْمَاءِ وَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ يُسْكَبُ مِنْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ قَلِيلُهُ وَ كَثِيرُهُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ وَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ غَيْرَ اَلْوَزَغِ فَإِنَّهُ لاَ يُنْتَفَعُ بِمَا يَقَعُ فِيهِ.

۞ ہارون بن حمزہ غنوی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: اگر کنویں میں چوہا، بچھو اور اس جیسی چیزیں گرجائیں اور پھر زندہ نکل آئیں تو کیا اس کا پانی پیا جاسکتا ہے اور وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین مرتبہ پانی بہادیا جائے گا اور اس لحاظ سے قلیل پانی اور کثیر پانی ایک ہی طرح کے ہیں پھر اس پانی سے پیا بھی جاسکتا ہے اور وضو بھی کیا جاسکتا ہے لیکن چھپکلی کے لئے نہیں کیونکہ چھپکلی جس میں گرجائے اس سے کسی صورت استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{47} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ بِئْرِ مَاءٍ وَقَعَ فِيهَا زِنْبِيلٌ مِنْ عَذِرَةٍ يَابِسَةٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۴ح ۱۰؍۳۱۳ و ۱/۲۳۷ح ۶۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۸۲ح ۴۵۷؛ الاستبصار: ۱/۳۸ح ۱۰۳؛ الوافی: ۶/۸۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۲۸۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۱۴۵؛ مدارک الاحکام: ۱/۹۱؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۱/۲۱۷؛ جواہر الکلام: ۱/۲۵۴؛ معالم الدین: ۱/۲۲۷؛ صراط الیقین: ۱/۱۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۳۸ح ۶۹۰؛ الاستبصار: ۱/۲۴ح ۵۹؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۴۰ح ۶۱۸؛ منتقد المنافع: ۱/۳۵۵

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۹۰؛ کتاب الطہارہ الخمینی: ۳/۸۰

أَوْ رَطْبَةٍ أَوْ زِنْبِيلٌ مِنْ سِرْقِينٍ أَ يَصْلُحُ الْوُضُوءُ مِنْهَا فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: کنویں میں خشک یا تر پاخانہ کا ٹوکرا یا گوبر کا ٹوکرا اگر گیا تو کیا اس پانی سے وضو کرنا مناسب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{48} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ شَاةً فَاضْطَرَبَتْ فَوَقَعَتْ فِي بِئْرِ مَاءٍ وَ أَوْدَاجُهَا تَشْخُبُ دَماً هَلْ يَتَوَضَّأُ مِنْ ذَلِكَ الْبِئْرِ قَالَ يَنْزَحُ مَا بَيْنَ الثَّلاَثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دَلْواً ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَ لاَ بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ دَجَاجَةً أَوْ حَمَامَةً فَوَقَعَتْ فِي بِئْرٍ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهَا قَالَ يَنْزَحُ مِنْهَا دِلاَءً يَسِيرَةً ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَسْتَقِي مِنْ بِئْرٍ فَرَعَفَ فِيهَا هَلْ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا قَالَ تُنْزَحُ مِنْهَا دِلاَءٌ يَسِيرَةٌ.

۞ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: ایک آدمی نے بکری ذبح کی تو وہ تڑپتی ہوئی کنویں میں گر گئی جبکہ اس کی رگوں میں سے خون نکل رہا تھا تو کیا اس کنویں کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے تیس سے چالیس ڈول کے درمیان پانی نکالا جائے اور پھر وضو کیا جا سکتا ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے کہا: میں نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے مرغی یا کبوتر ذبح کیا اور وہ کنویں میں گر گیا تو کیا وہ پانی وضو کے قابل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کنویں میں سے پانی کے کچھ ڈول نکالے جائیں پھر اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

راوی نے کہا: میں نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے کنویں سے پانی پیا اور اس دوران کنویں میں اس کی نکسیر پھوٹی تو کیا پھر بھی وضو کر سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: اس سے کچھ ڈول نکال لئے جائیں۔ [3]

---

[1] الاستبصار: ۱۲۴/ ح ۱۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۴۶ ح ۷۰۹ و ۱/ ۴۱۶ ح ۱۳۱۲؛ بحارالانوار: ۷/ ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۲ ح ۴۲۹؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۲۰۱ ح ۳۵۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۵؛ قرب الاسناد: ۱/ ۱۸۰؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۳۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۵۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۱۲۸ کتاب الطہارہ گلپایگانی: ۱/ ۳۰؛ مشارق الشموس: ۳/ ۱۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۱۵۱؛ العمل الابقی فی شرح العروہ: ۱/ ۱۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۷؛ کشف الاسرار فی شرح الاستبصار: ۲/ ۲۹۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۱۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱/ ۱۸۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۴۲؛ سند العروہ (الطہارۃ): ۱/ ۲۲۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۲۰۲؛ المعالم الزلفیٰ: ۱۹۰؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۱۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱/ ۱۴۱؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۶۶؛ الدر الباہر: ۸۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۱۹۴؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۶۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۴۳؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۳۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۹ ح ۱۲۸۸؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴ ح ۱۲۳؛ الکافی: ۳/ ۶ ح ۸؛ الوافی: ۶/ ۸۳؛ بحارالانوار: ۷۷/ ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۹۳ ح ۴۹۷؛ قرب الاسناد: ۸۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۵ ح ۲۹؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{49} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالُوا: قُلْنَا لَهُ بِئْرٌ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا يَجْرِي الْبَوْلُ قَرِيباً مِنْهَا أَ يُنَجِّسُهَا قَالُوا فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الْبِئْرُ فِي أَعْلَى الْوَادِي وَ الْوَادِي يَجْرِي فِيهِ الْبَوْلُ مِنْ تَحْتِهَا وَ كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ لَمْ يُنَجِّسْ ذَلِكَ الْبِئْرَ شَيْءٌ وَ إِنْ كَانَتِ الْبِئْرُ فِي أَسْفَلِ الْوَادِي وَ يَمُرُّ الْمَاءُ عَلَيْهَا وَ كَانَ بَيْنَ الْبِئْرِ وَ بَيْنَهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ لَمْ يُنَجِّسْهَا وَ مَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُتَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَ يَجْرِي بِلِزْقِهَا وَ كَانَ لَا يَلْبَثُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرَارٌ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مِنْهُ قَلِيلٌ فَإِنَّهُ لَا يَثْقُبُ الْأَرْضَ وَ لَا يَغُولُهُ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَيْهِ وَ لَيْسَ عَلَى الْبِئْرِ مِنْهُ بَأْسٌ فَتَوَضَّأْ مِنْهُ إِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا اسْتَنْقَعَ الْمَاءُ كُلُّهُ.

✪ زرارہ، محمد بن مسلم اور ابوبصیر سے روایت ہے کہ ہم نے امام علیہ السلام سے پوچھا: ایک کنویں سے وضو کیا جاتا ہے مگر اس کے قریب سے پیشاب بھی بہتا رہتا ہے تو کیا وہ پیشاب کنویں کو نجس کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنواں وادی کی اونچائی پر ہے اور وادی کی جس جگہ پر پیشاب بہتا ہے وہ اس کے نیچے ہے اور ان کے درمیان تین یا چار ہاتھ کا فاصلہ ہے تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی اور اگر کنواں وادی کے نچلے حصے میں ہے اور پانی (یعنی پیشاب والا پانی) اس پر سے گزر کیا جا سکتا ہے مگر اس کے اور کنویں کے درمیان سات (یا نو) ہاتھ کا فاصلہ ہے تو بھی اسے نجس نہیں کرے گا لیکن اگر درمیانی فاصلہ اس سے کم ہو تو اس سے وضو نہ کیا جائے۔

زرارہ کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا: اگر پیشاب خود بہہ جاتا ہو وہاں نہ رکتا ہو لیکن اس کی تری برقرار رہتی ہو تو پھر (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: جو چیز نہیں ٹھہرتی تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس کا تھوڑا سا حصہ ٹھہر بھی جائے تب بھی کیونکہ وہ زمین میں گھس کر جذب نہیں ہوتا کہ کنویں تک پہنچ سکے اور اس سے کنویں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا پس اس سے وضو کر سکتے ہیں۔ یہ بیان کردہ فاصلہ تو اس صورت میں ہے کہ جب پانی پورا رک کر جذب ہو جائے۔ [2]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۱۷۱؛ مراۃ العقول: ۱۳:۲۸؛ منتھی المطلب: ۱/۷۹؛ غنائم الایام: ۱/۸۸۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۳۴؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۱/۱۷۹؛ جواھر الکلام: ۱/۲۰۴؛ منتقد المنافع: ۱/۳۱۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۸۶؛ النجعہ: ۱/۴۳؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۱/۴۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۲۹۳؛ سند العروۃ (الطھارۃ): ۱/۲۳۱؛ شرح طھارۃ القواعد: ۲۰۰؛ کشف اللثام: ۱/۳۳۶؛ صراط الیقین: ۱/۱۲۴؛ ینابیع الاحکام: ۱/۶۸۱؛ مشارق الشموس: ۳/۲۳۵؛ الدرر الباھر: ۸۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطھارۃ): ۲/۲۷؛ معالم الدین: ۱/۲۱۹؛ مدارک الاحکام: ۱/۸۳؛

[2] الاستبصار: ۱/۱۲۴ح ۱۲۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۰ح ۱۲۹۳؛ الکافی: ۳/۷ح ۲؛ الوافی: ۶/۹۷؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۹۷ح ۵۱۰؛

تحقیق:

حدیث حسن ہے [1] یا پھر صحیح ہے [2]

{50} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الْبِئْرِ يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكَنِيفِ خَمْسَةُ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلُّ أَوْ أَكْثَرُ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا قَالَ لَيْسَ يُكْرَهُ مِنْ قُرْبٍ وَلاَ بُعْدٍ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا وَيُغْتَسَلُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَاءُ.

✪ محمد بن قاسم نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ اگر کنویں اور پاخانہ میں صرف پانچ ہاتھ یا اس سے کم وبیش فاصلہ ہوتو کیا اس کنویں کے پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: کنویں کا پانی (پائخانہ سے) نزدیک یا دور ہونے سے مکروہ نہیں ہوتا لہٰذا اس سے وضو یا غسل کیا جاسکتا ہے جب تک پانی میں کوئی تغیر واقع نہ ہوجائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر حسن ہے۔ [5]

{51} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنِ الصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ بِئْرٍ يَقَعُ فِيهَا كَلْبٌ أَوْ فَأْرَةٌ أَوْ خِنْزِيرٌ قَالَ تُنْزَفُ كُلُّهَا قَالَ الشَّيْخُ يَعْنِي إِذَا تَغَيَّرَ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَإِنْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَلْيُنْزَفْ يَوْماً إِلَى اللَّيْلِ يُقَامُ عَلَيْهَا قَوْمٌ يَتَرَاوَحُونَ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فَيَنْزِفُونَ يَوْماً إِلَى اللَّيْلِ وَقَدْ طَهُرَتْ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے ایک طویل حدیث میں فرمایا جبکہ آپ علیہ السلام سے یہ پوچھا گیا کہ اگر کنویں میں کتا یا چوہا یا خنزیر گر جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمام پانی کھینچا جائے۔

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۴/۱۷؛ کتاب الطہارہ اراکی: ۱/۱۷۱؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۰۵؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۶۰؛ المعالم الزلفیٰ: ۱۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۱۵۳؛ جواہر الکلام: ۱/۱۶۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۲۰۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۱۶۸؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/۱۷۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۰؛ منتھی المطلب: ۱/۱۱۱؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۷؛ شرح مازندرانی: ۱/۱۷۰؛ کشف الاسرار: ۲/۳۱۷

[2] دروس فقہ مظاھری: ۹۵؛ مصباح المنہاج: ۹۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۱۹۲؛ جواہر الکلام: ۱/۲۴۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۳۰؛ الاقوال المختارۃ: ۴۱۶؛ جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/۲۴۲

[3] الکافی: ۳/۸ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/۴۶ ح ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۰ ح ۵۱۶؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۳۷؛ الوافی: ۶/۹۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۸ ح ۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۴ ح ۱۲۹۴

[4] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۱۸۶؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱/۱۴۷؛ دروس فقہ مظاھری: ۱/۹۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۳۰۱

[5] مراۃ العقول: ۱۳/۳۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۲۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۲۷۲

پھر فرمایا: اگر پانی ان پر غالب آئے (یعنی کثیر ہو اور کھینچنا ممکن نہ ہو) تو پھر صبح سے شام تک آدمیوں کا ایک گروہ اس طرح پانی کھینچے گا کہ یکے بعد دیگرے دو دو آدمی پانی کھینچیں گے (اور اس طرح ایک دوسرے کو راحت پہنچائیں گے) اس کے بعد پانی پاک ہو جائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ احادیث میں کنویں سے مختلف چیزوں کے لئے مختلف مقدار نکالنے کا جو اختلاف ہے یہ معاوضہ نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ کم مقدار کافی ہوگی جبکہ زیادہ مقدار فضیلت اور احتیاط پر ہوگی نیز یہ کہ کنویں کے پانی میں تغیر کے بغیر بھی جو ڈول نکالنے کا حکم ہے تو اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں کیونکہ یہ پانی نجس نہیں ہوتا ہے لہٰذا ممکن ہے کہ ایسا کرنا طبعی نفرت دور کرنے کے لئے ہو یا یہ کہ استحباب پر محمول ہو یا یہ کہ حکم تو واجب ہو لیکن ڈول نکالے بغیر اس پانی سے وضو اور نماز درست ہو۔ (واللہ اعلم)

مصاف پانی:

{52} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ بَعْضِ اَلصَّادِقِينَ قَالَ: إِذَا كَانَ اَلرَّجُلُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى اَلْمَاءِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى اَللَّبَنِ فَلاَ يَتَوَضَّأْ بِاللَّبَنِ إِنَّمَا هُوَ اَلْمَاءُ أَوِ اَلتَّيَمُّمُ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَلْمَاءِ وَ كَانَ نَبِيذاً فَإِنِّي سَمِعْتُ حَرِيزاً يَذْكُرُ فِي حَدِيثٍ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ تَوَضَّأَ بِنَبِيذٍ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَلْمَاءِ.

❁ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ بعض صادقین علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی کے پاس پانی نہ ہو مگر دودھ موجود ہو تو وہ اس سے وضو نہ کرے کیونکہ وضو صرف پانی اور (تیمم صرف) مٹی سے کیا جاتا ہے اور اگر پانی نہ ہو مگر نبیذ موجود ہو تو میں نے حریز سے سنا ہے کہ وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیذ سے وضو کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی نہیں تھا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۴۲ح ۸۳۲؛ وسائل الشیعہ :۱/۱۹۶ح ۵۰۹؛ الوافی:۶/۹۳

[2] ملاذ الاخیار:۲/۳۰۳؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۱۵۳؛ مصابیح الظلام:۵/۳۴۸؛ الورود الجعفریہ:۱۹؛ التعلیقات علی شرح:۱۷؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۸/۳۰۳؛ لوامع الاحکام:۳۸

[3] تہذیب الاحکام:۱/۲۱۹ح ۶۲۸؛ وسائل الشیعہ :۱/۲۰۲ح ۵۲۰؛ الاستبصار:۱/۱۵ح ۲۸؛ الوافی:۶/۳۲۶؛ عوالی اللئالی:۴/۵۱

[4] ملاذ الاخیار:۲/۲۷۲؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱/۱۹۴؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۱۲؛ وسائل العباد:۱/۲۱؛ شرح نجاۃ العباد:۱/۱۴۱؛ مختلف الشیعہ :۱/۲۲۸؛ مقابس الانوار: ۲۸۰/۱۱؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۴۵؛ مناھج الاخیار:۱/۳۰؛ کشف الاسرار:۲/۱۶۲

قول مؤلف:

نبیذ سے مراد وہ پانی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کو بنانے کی اجازت دی تھی کہ انہوں نے پانی کی بدذائقگی کی شکایت کی تھی اور وہ اپنے پانی برتن میں کچھ کھجوریں ڈال لیتے تھے۔[1] اس سے مراد عرف عام میں نبیذ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ نجس ثابت ہے۔

﴿پانی کے احکام﴾

{53} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْخَطَّابِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ اَلْمُنْشِدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمَاءُ كُلُّهُ طَاهِرٌ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّهُ قَذِرٌ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تک نجاست کا علم (ویقین) نہ ہو جائے تب تک ہر قسم کا پانی پاک متصور ہوتا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{54} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصِيبُ اَلْمَاءَ فِي سَاقِيَةٍ أَوْ مُسْتَنْقَعٍ أَ يَغْتَسِلُ فِيهِ لِلْجَنَابَةِ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ لِلصَّلاَةِ إِذَا كَانَ لاَ يَجِدُ غَيْرَهُ وَ اَلْمَاءُ لاَ يَبْلُغُ صَاعاً لِلْجَنَابَةِ وَ لاَ مُدّاً لِلْوُضُوءِ وَ هُوَ مُتَفَرِّقٌ فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ وَ هُوَ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَكُونَ اَلسِّبَاعُ قَدْ شَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ يَدُهُ نَظِيفَةً فَلْيَأْخُذْ كَفّاً مِنَ اَلْمَاءِ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَلْيَنْضَحْهُ خَلْفَهُ وَ كَفّاً عَنْ أَمَامِهِ وَ كَفّاً عَنْ يَمِينِهِ وَ كَفّاً عَنْ شِمَالِهِ فَإِنْ خَشِيَ أَنْ لاَ يَكْفِيَهُ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ جِلْدَهُ بِيَدِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ وَ إِنْ كَانَ اَلْوُضُوءُ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى ذِرَاعَيْهِ وَ رَأْسِهِ وَ رِجْلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ اَلْمَاءُ مُتَفَرِّقاً فَقَدَرَ أَنْ يَجْمَعَهُ وَ إِلاَّ اِغْتَسَلَ مِنْ هَذَا وَ هَذَا فَإِنْ كَانَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَ هُوَ قَلِيلٌ لاَ يَكْفِيهِ لِغُسْلِهِ فَلاَ عَلَيْهِ أَنْ يَغْتَسِلَ وَ يُرْجِعَ اَلْمَاءَ فِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا: ایک آدمی کو صرف کسی چھوٹی سی نہر یا کسی چھپڑی میں پانی دستیاب ہوتا ہے اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی پانی نہیں ہے جبکہ وہ اس قدر تھوڑا ہے کہ غسل کے لئے ایک صاع (تین

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۲۰ ح ۶۲۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۹ ح ۲۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶ ح ۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۰۳ ح ۵۲۱؛ الکافی: ۶/ ۴۱۶؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۲۲۸

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۱۵ ح ۶۱۹؛ الکافی: ۳/ ۱ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۳۴ ح ۳۲۹؛ فقہ القرآن: ۱/ ۶۱؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۹؛ الوافی: ۶/ ۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۱۹۰

[3] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۱۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۳۱۸؛ عمدۃ الاصول: ۷/ ۶۲

سیر) سے بھی کم ہے اور وضو کے لئے ایک مد (قریباً گیارہ چھٹاک اور ساڑھے تین تولہ) سے بھی کم ہے اور ہے بھی متفرق اور ادھر اُدھر بکھرا ہوا تو کیا وہ اس پانی سے نماز پڑھنے کے لئے غسل یا وضو کرسکتا ہے جبکہ یہ اندیشہ بھی ہے کہ شاید اس پانی سے درندوں نے بھی پیا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا! آگر اس کا ہاتھ صاف ہے تو اس سے ایک چلو بھر لے جسے اپنے پیچھے چھینکے پھر ایک چلو اپنے آگے، ایک چلو اپنی دائیں طرف اور ایک چلو اپنی بائیں طرف چھڑکے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ پانی پورے غسل کے لئے کافی نہیں ہوگا تو پھر سر کو تو تین بار دھوئے، پھر پانی سے ہاتھ تر کر کے اس طرح جسم پر ملے جس طرح مسح کیا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ایسا کرنا کافی ہے اور اگر وجو کرنا تو پھر منہ کو تو پانی سے دھوئے مگر اپنی کلائیوں پر اور سر اور پاؤں پر صرف مسح کرے اور اگر پانی متفرق ہے تو اگر سب کو اکٹھا کرسکے تو ضرور کرے ورنہ کچھ غسل اس سے اور کچھ اُس سے کرے اور اگر وہ پانی اکٹھا تو ہو مگر غسل کے لئے کافی نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اس پانی سے اس طرح غسل کرے کہ وہی (غسل والا) پانی پھر اسی جگہ لوٹ آئے (وہ اسے دوبارہ استعمال کرے) کیونکہ ایسا کرنا اس کے لئے کافی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{55} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ يَغْتَسِلُ فَيَنْتَضِحُ مِنَ الْأَرْضِ فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ هَذَا مِمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ.

۞ فضیل سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جب آدمی غسل کرتا ہے اور اس پانی کے کچھ چھینٹے زمین سے اُڑ کر پانی والے برتن میں پڑ جاتے ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ انہی چیزوں میں سے ہے جن کے بارے خدا فرماتا ہے: ''دین میں تم پر کسی قسم کی سختی نہیں کی (الحج:۷۸)''[3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۱۶ح۱۳۱۵؛ وسائل الشیعہ:۱/۲۱۶ح۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۲۰۷؛ بحارالانوار:۴۱/۷۸؛ الاستبصار:۱/۲۸ح۷۲؛ قرب الاسناد:۱۸۰؛السرائر:۴۸۵

[2] ملاذ الاخیار:۳۹۱/۳؛شرح العروۃ:۲۹۸/۲؛فقہ الصادقؑ:۱/۲۳؛ مصباح الہدیٰ:۱/۲۰۴؛ کشف اللثام:۲۹۵/۱؛مستند الشیعہ:۱۰۱/۱؛الحدائق الناضرۃ:۲۲۵/۲؛المناظر الناضرۃ:۴۱/۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۲۱۲/۳؛التنقیح فی شرح العروۃ:۲۳۰/۳؛ لوامع الاحکام:۹۴؛تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۳۹۷/۵؛ میراث حوزہ اصفہان:۵۰۹/۵؛ شرح طہارۃ القواعد:۱۵۹؛ جواھر الکلام:۱۱۰/۱؛ مہذب الاحکام:۲۴/۱؛تبصرۃ الفقہاء:۳۲۴/۱؛ مصابیح الاحکام:۴۶۴/۱؛ مقابس الانوار:۷؛ موسوعہ البرغانی:۲۰۷/۲؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الجعالہ):۱۳۳/۱؛ سند العرۃ (الطہارۃ):۲۸۶/۱ مصباح الفقیہ:۳۴۹/۱؛ ینابیع الاحکام:۳۸۷/۱؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۲۳۶/۲؛مستمسک العروۃ:۲۲۳/۱؛معتصم الشیعہ:۴۲۲/۱

[3] تہذیب الاحکام:۸۶/۱ح۲۲۸؛وسائل الشیعہ:۲۱۱/۱ح۵۳۹؛بحارالانوار:۲۷۴/۲؛الفصول المہمہ:۶۲۵/۱؛الکافی:۱۳/۳ح۷؛الوافی:۶۷/۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{56} مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَخْرُجُ مِنَ الْخَلاَءِ فَأَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ فَيَقَعُ ثَوْبِي فِي ذَلِكَ الْمَاءِ الَّذِي اسْتَنْجَيْتُ بِهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ محمد بن نعمان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب میں بیت الخلا سے نکلتا ہوں تو پانی سے استنجا کرتا ہوں اور اس پانی میں میرا کپڑا گر جاتا ہے جس سے میں نے استنجا کیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4]

﴾بیت الخلاء کے احکام﴿

{57} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ(ع) قَالَ: لَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی شرم گاہ کو مت دیکھے [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۵۴۴۳؛ منتقد المنافع: ۱/۴۰۰؛ منتھی المطلب: ۱/۱۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۹۷؛ العمل الابقی: ۱/۱۷۳؛ مبانی الفقہ: ۴/۱۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۷۶؛ فرائد الاصول: ۸/۴؛ ریاض المسائل: ۱/۶۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۱۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۵۱؛ صراط الیقین: ۲/۱۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۲۷؛ الاحکام: ۴/۳۳۵؛ حاشیہ فرائد الاصول: ۱/۵۴۵ عائد الایام: ۵/۱۷۵؛ شرح العروۃ: ۱/۳۴۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۰۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۳۸۰؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۹۷؛ العرشۃ الکاملۃ: ۴۰؛ التوضیح النافع: ۱۱؛ مشارق الشموس: ۳/۳۴۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۱۶۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۳۶۱؛ اوثق الوسائل: ۳۴۳؛ ھدایۃ المسترشدین: ۲/۴۷۲

[2] الکافی: ۳/۱۳ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۷۰ح۱۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۱ح۴۲۸۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۸۵ح۲۲۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۱

[3] مصباح الہدیٰ: ۱/۲۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۶۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۱۲؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۳۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۳۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۳۲۶؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۲۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۱۵۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۸۹؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرۃ: ۳/۱۲۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۹/۲۲۴؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۴۴

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۲۴۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۱۴۳؛ مشارق الشموس: ۳/۳۷۳؛ معالم الدین: ۱/۳۲۷؛ الدر الباھر: ۱۱۰؛ التنقیح فی شرح: ۲/۳۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۳؛ منتھی المطلب: ۱/۱۴۳؛ کشف اللثام: ۱/۳۰۱؛ العمل الابقی: ۱/۱۸۲؛ مصابیح الاحکام: ۱/۲۴۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۴۳۶؛ موسوعہ الفاضل: ۱/۳۲۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۶۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۲۴

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۴ح۱۱۴۹؛ الوافی: ۶/۵۹۵ح۵۰۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۹۹ح۷۸۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{58} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي اَلشَّيْخُ أَيَّدَهُ اَللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى اَلْعَطَّارِ وَ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ بْنِ أَبِي اَلْعَلاَءِ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ: سُئِلَ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا حَدُّ اَلْغَائِطِ قَالَ لاَ تَسْتَقْبِلِ اَلْقِبْلَةَ وَ لاَ تَسْتَدْبِرْهَا وَ لاَ تَسْتَقْبِلِ اَلرِّيحَ وَ لاَ تَسْتَدْبِرْهَا.

✪ عبدالحمید بن ابی العلاءؑ وغیرہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ پاخانہ پھرنے کی شرعی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ قبلہ کی طرف منہ کر اور نہ پشت اور نہ ہوا کی طرف منہ کر اور نہ پشت۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{59} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَنْجِ مِنَ اَلْخَلاَءِ قَالَ يَنْصَرِفُ وَ يَسْتَنْجِي مِنَ اَلْخَلاَءِ وَ يُعِيدُ اَلصَّلاَةَ وَ إِنْ ذَكَرَ وَ قَدْ فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَ لاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کو نماز پڑھتے وقت یہ بات یاد آئی کہ اس نے استنجاء نہیں کیا تھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: وہ نماز توڑ دے اور جا کر استنجاء کرے (کیونکہ یہ واجب ہے) پھر نماز کا اعادہ کرے اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۴۱۸؛ دروس تمہیدیہ: ۲/۳۰۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۴۱؛ صراط الیقین: ۲/۱۰۲؛ شرح نجاۃ العباد: ۱۵۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایئگانی: ۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۲/۴۵؛ معالم الدین: ۲/۸۲۱؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۶۹؛ تبصرۃ الفقہاءؒ: ۱/۳۸۴؛ لوامع الاحکام: ۲۲۱؛ مصابیح الظلام: ۳/۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۹۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۲۵؛ مجمع الفائدہ: ۲/۱۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۸۷

[2] الکافی: ۳/۱۵ ح ۳؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۱/۲۶ ح ۴۷ (عن حسن بن علیؑ)؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳ ح ۸۸؛ الاستبصار: ۱/۴۷ ح ۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۰۱ ح ۷۹۱؛ الوافی: ۶/۱۰۷

[3] ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۲۶؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۰۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۵۰ ح ۱۴۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۴۳؛ قرب الاسناد: ۱۹۶؛ السرائر: ۳/۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۸ ح ۸۳۸؛ الاستبصار: ۱/۵۵ ح ۱۶۱؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۹۳؛ الوافی: ۶/۱۵۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{60} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَيِّمَا يَبْدَأُ بِالْمَقْعَدَةِ أَوْ بِالْإِحْلِيلِ فَقَالَ بِالْمَقْعَدَةِ ثُمَّ بِالْإِحْلِيلِ.

✿ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب کوئی شخص استنجاء کرنا چاہے تو آیا مقعد سے ابتداء کرے یا ذکر سے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مقعد سے ابتداء کرے بعد ازاں ذکر کا استنجاء کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{61} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ لِبَعْضِ نِسَائِهِ مُرِي نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَسْتَنْجِينَ بِالْمَاءِ وَ يُبَالِغْنَ فَإِنَّهُ مَطْهَرَةٌ لِلْحَوَاشِي وَ مَذْهَبَةٌ لِلْبَوَاسِيرِ .

✿ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کو حکم دیا کہ تمام مومنین کی عورتوں سے کہو کہ وہ استنجاء کیا کریں اور وہ بھی مبالغہ کے ساتھ کیونکہ ایسا کرنے سے ایک تو مقعد کے کنارے خوب صاف ہوتے ہیں اور دوسرے اس سے بواسیر کی بیماری دور ہوتی ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار:۱/۲۱۸؛ منتھی المطلب:۱/۲۶۷؛ جواہر الکلام:۲/۶۶ ۳؛ مصباح الفقیہ :۳/۲۰۱؛ لوامع الاحکام:۱۵۸؛ مصابیح الظلام:۶/۱۸۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۹۶ ۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۱۱۹؛ مستند الشیعہ :۲/۴۱ ۲؛ شرح طہارۃ القواعد:۲۳۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۹/۹۰؛ التنقیح فی شرح:۳/۷۷ ۳؛ ریاض المسائل:۲/۱۲۷؛ الحاشیہ علی مدارک:۲/۷ ۲۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۴/۲۰۰؛ انوار الفقاھۃ:۱/۴۲۵؛ الدرر الباھر:۴۸۰؛ موسوعہ البرغانی:۲/۲۹۹؛ کشف الاسرار:۲/۴۷ ۳

[2] الکافی:۳/۱۷ح ۴؛ تہذیب الاحکام:۱/۲۹ح ۷۶؛ وسائل الشیعہ :۱/۲۲۳ ح۸۵۱؛ الوافی:۶/۱۲۳

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۵۴؛ ملاذ الاخیار:۱/۱۳۷؛ مستمسک العروۃ:۲/۲۴۰؛ مصباح الہدیٰ:۳/۶۲؛ مہذب الاحکام:۱/۲۵۴؛ التنقیح فی شرح:۴/۴۵۵؛ شرح العروہ شیرازی:۱۲۰؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ):۱/۴۶۲؛ مدارک العروۃ:۲/۴۲۶؛ الموسوعہ الفقہیہ :۳/۱۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی:۴/۴۱۴؛ مستند الشیعہ : ۱/۳۸۵؛ معتصم الشیعہ :۱/۲۸۰

[4] تہذیب الاحکام:۱/۴۴ح ۱۲۵؛ الکافی:۳/۱۸ح ۱۲؛ علل الشرائع:۲۸۴؛ الاستبصار:۱/۵۱ح ۱۴۷؛ وسائل الشیعہ :۱/۳۱۶ح ۸۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۱/۲۵۸ح ۸۳۲؛ من لایحضرہ الفقیہ :۱/۳۲ح ۶۲؛ عوالی اللئالی:۴/۴۵؛ الاربعون حدیثاً شہید اول:۲۱؛ الفصول المہمہ :۳/۱۵۸؛ الوافی: ۶/۱۲۸؛ بحار الانوار:۷/۱۹۹؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{62} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنِ ٱلْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ٱلنَّهْدِيِّ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ نَشِيطِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ كَمْ يُجْزِي مِنَ ٱلْمَاءِ فِي ٱلاِسْتِنْجَاءِ مِنَ ٱلْبَوْلِ فَقَالَ مِثْلاَ مَا عَلَى ٱلْحَشَفَةِ مِنَ ٱلْبَلَلِ.

۞ نشیط بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ پیشاب کے استنجاء میں کم از کم کس قدر پانی لازم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پیشاب کے بعد) سرحشفہ پر جس قدر تری باقی رہ جائے اس کے دو برابر (یعنی دو قطرے) [2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے [3] یا پھر صحیح ہے [4] نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [5]

{63} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِذَا بَالَ ٱلرَّجُلُ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ غَيْرُهُ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ إِحْلِيلَهُ وَحْدَهُ وَلاَ يَغْسِلَ مَقْعَدَتَهُ وَإِنْ خَرَجَ مِنْ مَقْعَدَتِهِ شَيْءٌ وَلَمْ يَبُلْ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ ٱلْمَقْعَدَةَ وَحْدَهَا وَلاَ يَغْسِلَ ٱلْإِحْلِيلَ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے (ایک حدیث کے ضمن میں) فرمایا: جب کوئی آدمی صرف پیشاب کرے اور اس کے سوا اس سے اور کوئی چیز (براز وغیرہ) خارج ہو تو پھر اس پر صرف مقعد کا دھونا لازم ہوگا عضو خاص کو نہیں دھوئے گا۔ [6]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [7]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۱۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۵۸؛ منتقد المنافع: ۱/۶۴۳؛ مصباح المنھاج: ۲/۴۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۵۴: شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۲۲۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۱؛ کشف الاسرار: ۲/۳۵۵؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۲۰

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵ ح ۹۳؛ الاستبصار: ۱/۴۹ ح ۱۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۴ ح ۹۱۱؛ الوافی: ۶/۱۲۷

[3] ملاذ الاخیار: ۱/۱۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۱۸۷

[4] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۴

[5] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/۱۶۸

[6] تہذیب الاحکام: ۱/۴۵ ح ۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۶ ح ۹۱۸؛ الاستبصار: ۱/۵۲ ح ۱۴۹؛ الوافی: ۶/۱۳۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۹۵؛ المعتبر: ۱/۱۷۴

[7] ملاذ الاخیار: ۱/۱۹۸؛ ریاض المسائل: ۱/۱۸۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۸۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۶۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۷۷؛ شرح طہارۃ القواعد: ۶۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۴۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۲۰۳؛ التنقیح فی شرح: ۴/۵۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۱؛ مقابس الانوار: ۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۴۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۵۴۱

{64} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِي الاِسْتِنْجَاءِ يُغْسَلُ مَا ظَهَرَ عَلَى الشَّرْجِ وَ لاَ يُدْخَلُ فِيهِ الْأَنْمُلَةُ.

۞ ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کو استنجاء کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ مقعد کے صرف ظاہری حصہ کو دھویا جائے اور اس کے اندر انگلی داخل کر کے باطنی حصہ کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{65} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ طَهُورِ الْمَرْأَةِ فِي النِّفَاسِ إِذَا طَهُرَتْ وَ كَانَتْ لاَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَسْتَنْجِيَ بِالْمَاءِ أَنَّهَا إِنِ اسْتَنْجَتِ اعْتَقَرَتْ هَلْ لَهَا رُخْصَةٌ أَنْ تَتَوَضَّأَ مِنْ خَارِجٍ وَ تُنَشِّفَهُ بِقُطْنٍ أَوْ بِخِرْقَةٍ قَالَ نَعَمْ لِتُنَقِّي مِنْ دَاخِلٍ بِقُطْنٍ أَوْ بِخِرْقَةٍ.

۞ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نفساء (جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو) کی طہارت کے متعلق سوال کیا کہ جب وہ پاک ہوجائے مگر پانی سے استنجاء نہ کرسکتی ہو کیونکہ اسے استنجاء میں پانی استعمال کرنے میں بانجھ ہوجانے کا اندیشہ ہے تو کیا اس کے لئے یہ گنجائش ہے کہ (اندام نہانی کے) ظاہری حصہ (یعنی کناروں) کو تو پانی سے دھوئے اور خود اسے کپاس وغیرہ سے صاف کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس کے داخلی حصہ کو کپاس وغیرہ سے صاف کرسکتی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[4]

{66} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّمَسُّحِ بِالْأَحْجَارِ فَقَالَ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَمْسَحُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۵۴ح ۱۲۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۱ح ۶۰؛ الاستبصار: ۱/ ۵۱ح ۱۴۶؛ عوالی اللئالی: ۴/ ۴۵؛ الوافی: ۶/ ۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۴۷ح ۹۱۹؛ الکافی: ۳/ ۱۷ح ۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۲۰۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۵۴؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۱۱۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۳۳۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۵۳؛ لوامع الاحکام: ۲۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۰۷؛ معالم الدین: ۲/ ۸۵۶؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۶۷؛ کشف اللاسرار: ۲/ ۳۵۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۵۵ح ۱۰۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۴۷ح ۹۲۱؛ الوافی: ۶/ ۱۳۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۳

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پتھروں، ڈھیلوں سے طہارت کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین بن علی علیہ السلام تین عدد پتھر یا ڈھیلے استعمال کرتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

{67} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّةُ الْبَوْلِ فَصُبَّ الْمَاءَ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پیشاب کی دھار ختم ہوجائے تو اس پر پانی ڈالو[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{68} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَالَ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ فِيهِ مَاءٌ فَمَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَجَرٍ وَ قَدْ عَرِقَ ذَكَرُهُ وَ فَخِذَاهُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَ فَخِذَيْهِ وَ سَأَلْتُهُ عَمَّنْ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ عَرِقَتْ يَدُهُ فَأَصَابَ ثَوْبَهُ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ قَالَ لاَ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی جگہ پیشاب کیا جہاں پانی موجود نہ تھا اور اس نے (مجبوری میں) پتھر (یا ڈھیلے وغیرہ) سے مقام بول کو خشک کیا بعد ازاں اسے اس مقام پر اور رانوں پر پسینہ آیا (اور ادھر کی تری ادھر لگ گئی) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پانی ملنے پر) اپنے عضو خاص اور رانوں کو دھوئے پھر میں نے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۹ ح ۶۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۸ ح ۹۲۲؛ الوافی: ۶/۱۳۰

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۱۹۰؛ تنقیح مبانی العروہ: ۴/۹۳؛ تنقیح فی شرح العروہ: ۴/۴۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۳۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۰۳؛ شرح العروۃ: ۴/۳۸۷؛ مشارق الشموس: ۱/۳۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۹۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۷۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۳۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۵۵؛ دلیل العروۃ: ۲/۵۸۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۴۵۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۱۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۵۴؛ شرح العروۃ: ۲/۵۲۹؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۳۲۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۶۵

[3] الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۰۷؛ مصابیح الظلام: ۳/۱۷۵؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۳۷؛ العمل الابقیٰ: ۱/۵۸۲

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۶ ح ۱۰۶۵؛ الکافی: ۳/۱۷ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۹ ح ۹۲۶؛ الوافی: ۲/۱۲۶

[5] منتقد المنافع: ۱/۲۶۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۶۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۳۹۱؛ منتھی المطلب: ۱/۲۵۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۳۵۰؛ شرح العروۃ: ۴/۳۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۴/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۸؛ تنقیح مبانی العروہ: ۴/۱۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۱؛ شرح العباد: ۲۲۰ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۴۱۹؛ مصابیح الظلام: ۳/۱۶۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۷۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۶۶؛ غنائم الایام: ۱/۱۱۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۰۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۵۰؛ العمل الابقیٰ: ۲/۲۹؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۱۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۳۳۵؛ شرح العروۃ: ۱۲۰؛ صراط الیقین: ۲/۱۳۳

(جس سے اس کے ہاتھ کو پیشاب لگ جاتا ہے) پھر اس کے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور اس سے اس کا کپڑا الگ جاتا ہے تو کیا کپڑے کو دھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{69} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كَانَ يَسْتَنْجِي مِنَ الْبَوْلِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَمِنَ الْغَائِطِ بِالْمَدَرِ وَالْخِرَقِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام) بول کے استنجاء میں تین بار پانی ڈالتے تھے اور براز میں ڈھیلوں اور کپڑوں پر بھی اکتفاء کر لیتے تھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{70} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيْنَ يَتَوَضَّأُ الْغُرَبَاءُ فَقَالَ يَتَّقِي شُطُوطَ الْأَنْهَارِ وَالطُّرُقَ النَّافِذَةَ وَتَحْتَ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَمَوَاضِعَ اللَّعْنِ قِيلَ لَهُ وَأَيْنَ مَوَاضِعُ اللَّعْنِ قَالَ أَبْوَابُ الدُّورِ

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا کہ مسافر لوگ کہاں پیشاب کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہروں کے کناروں، شارع عام، پھلدار درختوں کے نیچے اور تمام ایسے مقامات جہاں پیشاب کرنے پر لعنت کی جاتی ہے اس سے اجتناب کریں۔

عرض کیا گیا: وہ لعنت والے مقامات کون سے ہیں؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۱ ح ۱۳۳۳؛ الوافی: ۶/۱۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۴۱ ح ۴۱۰۷ (مختصراً)

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۱؛ معالم الدین: ۲/۸۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۵۵؛ لوامع الاحکام: ۲۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۵۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۲۱؛ دلیل العروۃ: ۲/۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۹۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۹۳۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۸؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۷/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۸۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۶۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۳۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۴ ح ۱۰۵۴؛ الوافی: ۶/۱۳۱ ح ۳۹۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۴ ح ۹۱۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۳۲؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۹۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷؛ معالم الدین: ۲/۷۴۷؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۷۷؛ منتھی المطلب: ۱/۲۷۵؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۳۷؛ الدلائل فی شرح: ۱/۲۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۶۱؛ شرح العروۃ: ۲/۵۲۴؛ مدارک العروۃ: ۱/۱۶۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۳۵۶؛ صراط الیقین: ۲/۲۵۷؛ المناظر الناضرۃ: ۳۵۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۹۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھروں کے دروازے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{71} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَخَلَّى عَلَى قَبْرٍ أَوْ بَالَ قَائِماً أَوْ بَالَ فِي مَاءٍ قَائِمٍ أَوْ مَشَى فِي حِذَاءٍ وَاحِدٍ أَوْ شَرِبَ قَائِماً أَوْ خَلاَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ وَبَاتَ عَلَى غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَدَعْهُ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَ أَسْرَعُ مَا يَكُونُ الشَّيْطَانُ إِلَى الْإِنْسَانِ وَ هُوَ عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الْحَالاَتِ الْحَدِيثَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قبر پر پاخانہ کرے یا کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرے اور پھر ان حالات میں اسے شیطان کی طرف سے کوئی ایسی تکلیف جنون وغیرہ لاحق ہوجائے جو بغیر مشیت ایزدی دور نہ ہو (تو سوائے اپنے اور کسی کی ملامت نہ کرے) اور شیطان سب سے زیادہ انسان کے قریب اسی وقت ہوتا ہے جب وہ مذکورہ بالا حالات میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{72} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا دَخَلْتَ الْغَائِطَ فَقَضَيْتَ الْحَاجَةَ فَلَمْ تُهْرِقِ الْمَاءَ ثُمَّ تَوَضَّأْتَ وَ نَسِيتَ أَنْ تَسْتَنْجِيَ فَذَكَرْتَ بَعْدَ مَا صَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ الْإِعَادَةُ وَ إِنْ كُنْتَ أَهْرَقْتَ الْمَاءَ فَنَسِيتَ أَنْ تَغْسِلَ ذَكَرَكَ حَتَّى صَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِعَادَةُ الْوُضُوءِ وَ الصَّلاَةِ وَ غَسْلُ ذَكَرِكَ لِأَنَّ الْبَوْلَ مِثْلُ الْبِرَازِ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پاخانہ کرنے جاؤ اور فارغ ہونے کے بعد پانی نہ بہاؤ پھر وضو کر لو جبکہ استنجاء کرنا بھول جاؤ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰ ح ۷۸؛ الکافی: ۳/ ۱۵ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵ ح ۴۴؛ الوافی: ۶/ ۱۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۲۴ ح ۸۵۲؛ بحارالانوار: ۷۷/ ۱۷۱؛ معانی الاخیار: ۳۶۸؛

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۱۴۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۱۷۲؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۳۹۱؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۳۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۴۰۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۴۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۳۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۰۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۶۹؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۱۰۶؛ شرح مازندرانی: ۱/ ۲۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۵۰

[3] الکافی: ۶/ ۵۳۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۲۹ ح ۸۶۴؛ مشکاۃ الانوار: ۳۱۸؛ بحارالانوار: ۷۳/ ۱۷۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۳۶۷ ح ۱۲۱۹۳؛ الوافی: ۲۰/ ۸۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۲۲۷

[4] مراۃ العقول: ۲۲/ ۴۴۸؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۲۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۹۴؛ صراط الیقین: ۲/ ۱۶۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۴۳۷؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۲۸؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۳۹۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/ ۴۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۴۲؛ معالم الدین: ۲/ ۸۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳/ ۹۹؛ العمل الابقی: ۲/ ۳۶؛ النجعہ: ۱/ ۱۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۸۳؛ مراۃ الکمال: ۳/ ۲۱۹؛ مطلع انوار: ۷/ ۴۴۶؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۲۲۳

اور نماز کے بعد یاد آئے (کہ استنجاء نہیں کیا تھا) تو تم پر نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر تم نے پانی تو بہایا تھا لیکن اپنے ذکر کو دھونا بھول گئے یہاں تک کہ نماز پڑھ لی تو تم پر وضو اور نماز (دونوں) کا اعادہ اور اپنے ذکر کو دھونا لازم ہے کیونکہ بول بھی براز کے مثل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

﴿استبراء﴾

{73} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ بَالَ وَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ فَقَالَ يَعْصِرُ أَصْلَ ذَكَرِهِ إِلَى طَرَفِهِ ثَلاَثَ عَصَرَاتٍ وَ يَنْتُرُ طَرَفَهُ فَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ فَلَيْسَ مِنَ اَلْبَوْلِ وَلَكِنَّهُ مِنَ اَلْحَبَائِلِ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک آدمی پیشاب کرتا ہے مگر اس کے پاس (استنجاء کے لئے) پانی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عضو خاص کو اس کی اصل سے لے کر سر حشفہ تک تین بار دبائے پھر سر حشفہ کو جھٹک دے پس اس کے بعد اس سے اگر کوئی رطوبت خارج ہو تو وہ پیشاب نہیں ہے بلکہ پشت کی رگوں میں سے ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[4] یا پھر صحیح ہے[5]

---

[1] الکافی: ۱۷/۳/۱۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۰ ح ۱۴۶؛ الاستبصار: ۱/۵۵ ح ۱۶۲؛ علل الشرائع: ۲/۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۹ ح ۸۳۹ الوافی: ۶/۱۵۷؛ بحارالانوار: ۷۷/۲۰۷ و ۸۰/۲۲۵؛

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۱/۲۱۹؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۱۶۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۷۹؛ ریاض المسائل: ۱/۱۸۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۰۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۸۸؛ العمل الابقی: ۲/۸۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۵۰۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۴۰؛ جواہر الکلام: ۲/۳۶۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۰؛ کشف الاسرار: ۲/۳۷۵

[3] الکافی: ۳/۱۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۶ ح ۱۰۶۳؛ الاستبصار: ۱/۴۹ ح ۱۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۰ ح ۸۴۱؛ الوافی: ۶/۱۴۷؛ السرائر: ۳/۵۸۷؛

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/۴۰۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۳۵۲؛ شرح العروۃ: ۴/۳۹۱؛ التنقیح فی شرح: ۴/۴۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۰۱؛ کشف الاسرار: ۴/۳۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۲۳؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۸۵؛ جواھر الکلام: ۲/۵۸ (حسن کالصحیح)؛ غنائم الایام: ۱/۲۸۹؛ ریاض المسائل: ۱/۱۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۳۸۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۷/۳۳؛ لوامع الاحکام: ۲۳۳؛ صراط الیقین: ۲/۱۳۲؛ مشارق الشموس: ۲/۴۷۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۰۱ (حسن کالصحیح)؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۳۵۲؛ التعلیقہ علی شرح: ۱/۴۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۶۸؛ المحجۃ البیضا: ۱/۲۹۵

[5] مدارک العروۃ: ۲/۴۱۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۱۷۳؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۰۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۳؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۹۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۸۹؛ شرح العروۃ: ۲/۵۴۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۴۷۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۴؛ مستمسک العروہ: ۲/۲۲۶؛ تفصیل الشریعہ (الطہارۃ): ۱/۴۶۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۶۰؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۴۲۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۳۴؛ منتھی المطلب: ۱/۲۵۵

{74} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يَبُولُ ثُمَّ يَسْتَنْجِي ثُمَّ يَجِدُ بَعْدَ ذَلِكَ بَلَلاً قَالَ إِذَا بَالَ فَخَرَطَ مَا بَيْنَ الْمَقْعَدَةِ وَ الْأُنْثَيَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ غَمَزَ مَا بَيْنَهُمَا ثُمَّ اسْتَنْجَى فَإِنْ سَالَ حَتَّى يَبْلُغَ السُّوقَ فَلاَ يُبَالِي.

۞ امام صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق جس نے پیشاب کیا پھر استنجاء کیا اوراس کے بعد کچھ رطوبت محسوس کی، فرمایا: اگر اس نے پیشاب کر کے مقعد اور خصیتین کی درمیانی نالی کو تین بار دبا کر کھینچا ہے اور نچوڑا ہے تو اس کے بعد جتنی بھی تری بہہ نکلے چاہے پنڈلی تک پہنچ جائے تو اس کی پرواہ نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے۔[3]

﴿رفع حاجت کے مستحبات ومکروہات﴾

{75} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ إِذَا سَافَرْتَ مَعَ قَوْمٍ فَأَكْثِرِ اسْتِشَارَتَهُمْ إِلَى أَنْ قَالَ وَإِذَا أَرَدْتَ قَضَاءَ حَاجَتِكَ فَأَبْعِدِ الْمَذْهَبَ فِي الْأَرْضِ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹا! جب کسی گروہ کے ساتھ سفر کرو تو ان سے بہت زیادہ مشورہ کرو اور جب رفع حاجت کرنا چاہو تو بہت دور جا کر کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[5]

قول مؤلف:

بہت دور جانے سے مراد نظروں سے اوجھل ہونا بھی ہے چاہے وہ حقیقتاً بہت دور نہ ہو (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۰ح۵۰؛الاستبصار:۱/۹۴ح۳۰۳؛من لایحضرہٗ الفقیہ :۱/۶۵ح۱۴۸؛وسائل الشیعہ :۱/۲۸۲ح۷۴۵؛الوافی:۶/۱۴۷

[2] منتقد المنافع:۱/۶۳۵؛تنقیح مبانی العروہ:۲/۶۸؛مستمسک العروۃ:۲/۲۲۶؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۸۵؛مصباح الہدیٰ:۱/۲۱۷؛کشف الاسرار:۳/۱۰۰

[3] ملاذ الاخیار:۱/۱۰۷؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۳۶۴؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۲/۱۷۳؛لوامع الاحکام:۲۳۳؛مصباح الہدیٰ:۳/۶۵؛وسائل العباد:۱/۸۲؛صراط الیقین:۲/۱۳۱؛ ریاض المسائل:۱/۳۱؛ جامع المدارک:۱/۳۳؛ مہذب الاحکام:۲/۲۰۹؛مستند الشیعہ :۱/۳۸۶؛تبصرۃ الفقہاٗ:۱/۴۲۳؛انوارالفقاھۃ:۱/۱۱۳؛میراث حوزہ اصفہان:۱۰/۳۳۴

[4] من لایحضرہٗ الفقیہ :۲/۲۹۶ح۸۸۴؛ وسائل الشیعہ :۱/۳۰۵ح۸۰۰و۱۰/۴۴ح۱۵۲۰۸؛الکافی:۸/۳۴۸ح۵۴۷؛تفسیر البرہان:۴/۳۶۷؛تفسیر کنزالدقائق:۱۰/۲۴۲؛مکارم الاخلاق:۲۵۲؛بحارالانوار:۷۷/۱۸۶؛الوافی:۱۲/۳۸۹؛المحاسن:۲/۳۷۵؛الامان من اخطار:۹۹

[5] روضۃ المتقین:۴/۲۶۹

{76} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يُجِيبَ الرَّجُلُ أَحَداً وَ هُوَ عَلَى الْغَائِطِ وَ يُكَلِّمَهُ حَتَّى يَفْرُغَ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو اور کوئی شخص اس کو آواز دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب دینے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جب تک وہ اس سے فارغ نہ ہو بات نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3] نیز یہ کہ اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے[4]

{77} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَ أَنْتَ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ فَلاَ تَسْأَمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر چہ تم پیشاب کر رہے ہو تب بھی اللہ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ خدا کا ذکر کرنا ہر حال میں اچھا ہے لہٰذا خدا کے ذکر سے دل گرفتہ نہ ہوا کرو۔[5]

تحقیق:

حدیث معتبر ہے۔[6] اور دوسری صحیح احادیث بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر حال میں خدا کا ذکر کرنا اچھا ہے۔[7] نیز اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے فرماتے ہیں: ''رفع حاجت کے وقت ذکر خدا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے''۔[8]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے[9]

---

[1] علل الشرائع: ۲۸۳ ح ۲؛ عیون الاخبار الرضاؑ: ۱/۲۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۷ ح ۶۹؛ الوافی: ۶/۱۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۰۹ ح ۸۱۵؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۷۵

[2] منتقد المنافع فی شرح المختصر النافع: ۱/۶۸۲

[3] فقہ الصادقؑ: ۱/۱۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۴۸؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۹۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۶۴

[4] توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ: ۷۶

[5] الکافی: ۲/۴۹۷ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۰ ح ۸۱۸؛ الوافی: ۹/۱۴۴۲؛ عدۃ الداعی: ۲۵۴؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۹۰

[6] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۱۴۷

[7] الکافی: ۲/۴۹۷ ح ۸؛ مراۃ العقول: ۱۲/۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۰ ح ۸۱۷

[8] توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ ۷۶؛

[9] مراۃ العقول: ۱۲/۱۲۳

{78} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْ يَسْتَنْجِيَ اَلرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی آدمی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث مرسل ہے[2] لیکن اس کے مطابق فتوی موجود ہے۔[3]

{79} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اَلْمُثَنَّى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَدْخُلُ اَلْخَلاَءَ وَفِي يَدِي خَاتَمٌ فِيهِ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اَللَّهِ تَعَالَى قَالَ لاَ وَلاَ تُجَامِعْ فِيهِ.

❁ ابوایوب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں جبکہ میرے ہاتھ میں کوئی ایسی انگوٹھی ہوتی ہے جس پر خدا کے ناموں میں سے کوئی نام کندہ ہوتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس حال میں داخل نہ ہو اور نہ ہی اس حالت میں مجامعت کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے[5]

{80} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ طُولُ اَلْجُلُوسِ عَلَى اَلْخَلاَءِ يُورِثُ اَلْبَاسُورَ قَالَ فَكَتَبَ هَذَا عَلَى بَابِ اَلْحُشِّ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیت الخلاء میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے پس بیٹے نے اس جملہ کو بیت الخلاء کے دروازے پر لکھ دیا۔[6]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[7] نیز یہ کہ اس کے مطابق فتوی موجود ہے۔ فرماتے ہیں: ''رفع حاجت کے وقت زیادہ وقت لگانا مکروہ ہے۔''[8]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸ ح ۷۳؛ الوافی: ۶/۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۱ ح ۸۴۲

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۳۵؛ شرح مازندرانی: ۱/۲۱۷

[3] فرماتے ہیں: ''دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا مکروہ ہے۔'' (دیکھئے: توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ ۷۶

[4] الکافی: ۳/۶۵ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۳۰ ح ۸۶۷؛ الوافی: ۶/۱۱۴

[5] مراۃ العقول: ۱۳/۱۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۲

[6] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۲ ح ۱۰۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۳۶ ح ۸۸۳؛ الوافی: ۶/۱۲۱

[7] مصباح المنہاج: ۲/۱۵۶

[8] توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ ۷۶

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے [1]

{81} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ تَوَقِّياً عَنِ ٱلْبَوْلِ كَانَ إِذَا أَرَادَ ٱلْبَوْلَ يَعْمِدُ إِلَى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَوْ إِلَى مَكَانٍ مِنَ ٱلْأَمْكِنَةِ يَكُونُ فِيهِ ٱلتُّرَابُ ٱلْكَثِيرُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَنْضِحَ عَلَيْهِ ٱلْبَوْلُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب (اور اس کے چھینٹوں) سے بچنے کے سلسلہ میں سب لوگوں سے زیادہ سخت تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تو کسی بلند جگہ یا زیادہ خاک والی (نرم) جگہ تلاش کرتے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیشاب کے چھینٹے نہ پڑ جائیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4]

{82} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ ٱلْبَرْقِيِّ عَنِ ٱلنَّوْفَلِيِّ عَنِ ٱلسَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ ٱلرَّجُلُ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ بِفَرْجِهِ وَهُوَ يَبُولُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی کہ کوئی شخص پیشاب کرتے وقت سورج یا چاند کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ ننگی ہو۔ [5]

تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے [6] لیکن اس کے مطابق فتوی موجود ہے فرماتے ہیں: ''رفع حاجت کے وقت سورج اور چاند کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ ہے۔'' [7]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۵/۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۳۳ح ۸۷؛ علل الشرائع: ۲۷۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۲ح ۳۶؛ بحار الانوار: ۱۶۸/۷۷؛ الوافی: ۱۰۵/۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۳۸ح ۸۹۰؛ حلیۃ الابرار: ۲۴۹/۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱/۱۵۲؛ منتھی المطلب: ۱/۲۴۳

[4] مدارک الاحکام: ۱/۱۷۹؛ لوامع الاحکام: ۲۳۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۶

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۴ح ۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۲ح ۹۰۲؛ الوافی: ۱۱۱/۶؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۸۹

[6] ملاذ الاخیار: ۱/۱۵۶

[7] توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتوی ۷۶

قول مؤلف:

ویسے نوفلی اور سکونی کی روایت کو موثق قرار دیا گیا ہے جس کا تذکرہ عنقریب آئے گا ان شاءاللہ۔

{83} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مِنْهُ الرِّيحُ أَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَنْجِيَ قَالَ لاَ.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر آدمی کی ریح خارج ہو جائے تو کیا اس پر استنجاء کرنا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{84} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي الْفَصِّ يُتَّخَذُ مِنْ حِجَارَةِ زُمُرُّدٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ إِذَا أَرَادَ الاِسْتِنْجَاءَ نَزَعَهُ.

❁ علی بن حسین بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ میں نے ان سے (یعنی امام علی نقی علیہ السلام سے) عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس نگینہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو پتھر زمرد [3] سے حاصل کیا جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ جب استنجاء کرنا چاہو تو اسے اتار دو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] اور شیخ طوسی کی سند سے حسن کالصحیح ہے [6]

﴿نجاسات﴾

پیشاب اور پاخانہ:

{85} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ قَالَ:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴ ح ۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۴۶ ح ۹۱۷؛ الوافی: ۶/ ۱۳۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۱۹۴

[3] کچھ نسخوں اور کچھ کتب میں زمرد کی جگہ زمزم وارد ہوا ہے لیکن ارجح قول زمرد ہی ہے کیونکہ زمزم کون سا پتھر ہے معلوم ہی نہیں ہوسکا ہے (واللہ اعلم)

[4] الکافی: ۳/۱۷ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۵۵ ح ۱۰۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۵۹ ح ۹۵۳؛ الوافی: ۶/ ۱۲۵؛ مکارم الاخلاق: ۸۷

[5] مراۃ العقول: ۱۳/ ۵۵

[6] ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۵

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْبَوْلِ يُصِيبُ الْجَسَدَ قَالَ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ مَاءٌ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْبَوْلُ قَالَ اِغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّبِيِّ يَبُولُ عَلَى الثَّوْبِ قَالَ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَلِيلاً ثُمَّ يَعْصِرُهُ.

۞ حسن بن ابوالعلاء سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: اگر بدن کو پیشاب لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر دو بار پانی ڈالو کیونکہ وہ پانی ہی تو ہے (اس لئے ملنے رگڑنے کی ضرورت نہیں ہے)۔

اور میں نے پوچھا کہ اگر کپڑے پر پیشاب لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دو بار دھوؤ

اور میں نے پھر پوچھا کہ اگر بچہ کپڑے پر پیشاب کرے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر تھوڑا سا پانی ڈال کر اسے نچوڑ دو۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

{86} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِغْسِلْ ثَوْبَكَ مِنْ أَبْوَالِ مَا لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر اس حیوان کے پیشاب لگنے سے کپڑے کو دھوؤ جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح[5] یا پھر حسن ہے۔[6]

---

[1] الکافی: ۳/۵۵ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۴۹ح۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۵ح۳۹۶۲؛ الوافی: ۶/۱۳۷؛ المعتبر: ۱/۴۳۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۶؛ جواہر الکلام: ۶/۱۳۹؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۱/۱۱۷؛ دلیل العروۃ: ۲/۳۴۲؛ جواہر الکلام: ۶/۱۸۶؛ تنقیح مبانی العروہ: ۳/۱۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۴۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۳۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۱۳؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۸۴؛ لوامع الاحکام: ۱۶۵؛ منتھی المطلب: ۳/۱۶۳؛ صراط الیقین: ۱/۲۸۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۹۴؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۱۸۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۷۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۷۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۲۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۶۷؛ التنقیح فی شرح: ۴/۳۲

[3] کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۷۹؛ جواھر الکلام: ۶/۱۸۶؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۶۹؛ مفتاح الکرامہ: ۱/۱۷۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۷۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۸۷؛ المعالم الماثورۃ: ۳/۱۹۵؛ لوامع الاحکام: ۶/۱۷۱

[4] الکافی: ۳/۵۷ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۷ح۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۵ح۳۹۸۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۱؛ الوافی: ۶/۱۹۳

[5] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۵۰؛ شرح حلقات: ۲۰/۳۵۷؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۸۴؛ القواعد الاصولیہ: ۳/۳۳۱؛ اصول الفقہ: ۱۲/۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۹۲

[6] التحفۃ السنیہ: ۳۳۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۳۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۲۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۱۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۳۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۷/۴۱؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۷۸

{87} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ زُرَارَةُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي اَلثَّعَالِبِ وَ اَلْفَنَكِ وَ اَلسِّنْجَابِ وَ غَيْرِهِ مِنَ اَلْوَبَرِ فَأَخْرَجَ كِتَاباً زَعَمَ أَنَّهُ إِمْلاَءُ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ اَلصَّلاَةَ فِي وَبَرِ كُلِّ شَيْءٍ حَرَامٍ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ شَعْرِهِ وَ جِلْدِهِ وَ بَوْلِهِ وَ رَوْثِهِ وَ أَلْبَانِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدَةٌ لاَ تُقْبَلُ تِلْكَ اَلصَّلاَةُ حَتَّى تُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ مِمَّا أَحَلَّ اَللَّهُ أَكْلَهُ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاحْفَظْ ذَلِكَ يَا زُرَارَةُ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ بَوْلِهِ وَ شَعْرِهِ وَ رَوْثِهِ وَ أَلْبَانِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ جَائِزَةٌ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّهُ ذَكِيٌّ قَدْ ذَكَّاهُ اَلذَّبْحُ فَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا قَدْ نُهِيتَ عَنْ أَكْلِهِ وَ حَرُمَ عَلَيْكَ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدَةٌ ذَكَّاهُ اَلذَّبْحُ أَوْ لَمْ يُذَكِّهِ.

❁ ابن بکیر سے روایت ہے کہ زرارہ نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا خنک (لومڑی جنس سے ایک جانور ہے) اور سنجاب (چوہے سے بڑا ایک جانور ہے) کی اون میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے ایک کتاب نکالی جس کے بارے میں آپ علیہ السلام سمجھتے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی املاء کردہ ہے جس میں درج تھا کہ ہر وہ حیوان جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس کے بال، اون، چمڑے، بول، گوبر وغیرہ ہر چیز میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ وہ نماز قبول نہیں ہوتی جب اسے حلال گوشت جانور کی ان چیزوں میں نہ پڑھا جائے۔

پھر فرمایا: اے زرارہ! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اسے یاد کرلو۔ پس جس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی اون، بال، بول، گوبر، دودھ اور اس کی ہر چیز میں نماز جائز ہے (یعنی یہ چیزیں پاک ہیں) بشرطیکہ یہ علم ہو کہ اس کا تزکیہ کیا گیا ہے (یعنی ذبح نے اسے پاک کردیا ہے) اور اگر یہ چیزیں اس حیوان کی ہیں جس کا گوشت کھانا ممنوع اور حرام ہے تو پھر ان چیزوں میں نماز پڑھنا حرام ہے اور باطل بھی ہے خواہ اس کا تزکیہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح یا حسن موثق ہے۔ [2]

{88} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَلْبَانِ اَلْإِبِلِ وَ اَلْغَنَمِ وَ اَلْبَقَرِ وَ أَبْوَالِهَا وَ لُحُومِهَا فَقَالَ لاَ تَوَضَّأْ مِنْهُ إِنْ أَصَابَكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ ثَوْباً لَكَ فَلاَ تَغْسِلْهُ إِلاَّ أَنْ تَتَنَظَّفَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَبْوَالِ اَلدَّوَابِّ وَ اَلْبِغَالِ وَ اَلْحَمِيرِ فَقَالَ اِغْسِلْهُ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمْ مَكَانَهُ فَاغْسِلِ

---

[1] الکافی: ۳/۴۹۷ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۹ح۸۱۸؛ الاستبصار: ۱/۳۸۳ح۶۸۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۵؛ الوافی: ۷/۴۰۱؛ العتبر: ۲/۷۹

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۶۷؛ جواہر الکلام: ۸/۶۵ و ۳/۱۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۰۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۹۲؛ منتھی المطلب: ۴/۲۰۸؛ دلیل العروہ: ۱/۳۰۲؛ مجمع الرسائل: ۱/۲۰؛ مناھج الاخبار: ۱/۵۳۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۳۶؛ بتیان الصلاۃ: ۴/۹۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۷۵؛ رسالہ القلم طلاب: ۲۳/۱۹۷؛ مجمع الرسائل: ۵/۳۷۵؛ شرح رسائل: ۸/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۷۷؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/۱۶۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۱۹؛ کنز الفوائد: ۱/۹۶؛ موسوعہ الاحکام الاطفال: ۴/۴۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۷۵؛ ھدی الطالب: ۴/۴۰۵؛ ذخیرۃ العقبیٰ: ۲/۷۹؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴/۱۱۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۱۱؛ مبانی منہاج الصالحین: ۳/۴۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۲۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۰۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۹

اَلثَّوْبَ كُلَّهُ وَإِنْ شَكَكْتَ فَانْضِحْهُ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کے دودھ اور گوشت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان سے وضو نہ کرو (کیونکہ یہ پاک ہیں) اور ان میں سے کوئی چیز تمہارے کپڑوں کو لگ جائے تو اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے مگر یہ کہ صفائی ستھرائی کے لئے دھونا چاہو تو دھولو۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے گھوڑے، گدھے اور خچر کے پیشاب کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھوڈالو اور اگر جگہ کا پتہ نہ ہو تو پھر تمام کپڑا دھوڈالو اور اگر شک ہو تو پھر اس پر صرف پانی چھڑک دو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا پھر حسن ہے۔ [3]

{89} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلَّالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا تَقُولُ فِي دَمِ الْبَرَاغِيثِ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ إِنَّهُ يَكْثُرُ وَيَتَفَاحَشُ قَالَ وَإِنْ كَثُرَ الْحَدِيثَ.

✿ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: آپ علیہ السلام پسوؤں کے خون کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر چہ زیادہ اور پھیلا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر چہ زیادہ بھی ہو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۴ ح ۷۷۱؛ الاستبصار: ۱/۱۷۸ ح ۶۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۷ ح ۳۹۹۸؛ الوافی: ۶/۱۹۳

[2] المناظر الناضرۃ: ۹/۶۴ ۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۰ ۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۳۰؛ فقہ الخلاف: ۳/۱۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۸۳؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۵۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۸۹؛ مناھج الاخیار: ۱/۲۱۷

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۱۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۷۹؛ کشف الاسرار: ۳/۴۵۵؛ مشارق الشموس: ۴/۳۱؛ معالم الدین: ۲/۴۵۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۵۵؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۶۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۳۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۴۳؛ دلیل العروۃ: ۱/۲۹۳؛ لوامع الاحکام: ۱۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۶؛ منتھی المطلب: ۳/۱۷۱؛ مصباح الھدیٰ: ۲/۴۱۳؛ موسوعہ الفاضل: ۱/۳۳۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۹۳؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۵۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۴۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۶۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۵ ح ۷۴۰؛ الوافی: ۶/۱۸۶؛ الاستبصار: ۱/۱۷۶ ح ۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۵ ح ۴۰۸۹

[5] ملاذ الاخیار: ۲/۳۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۸/۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۱۲؛ جامع المدارک: ۱/۲۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۷۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۵۵؛ العمل الابقیٰ: ۱/۲۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۸۰؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۴۴۷؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۸۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۲۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۱۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۶۹؛ جواھر الکلام: ۶/۱۲۶؛ العمل الابقیٰ: ۱/۴۶۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۴۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۱۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۲۸؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۳۶۷؛ معالم الدین: ۲/۴۷۴

قول مؤلف:

یعنی جو خون جہندہ نہیں رکھتے (ان کا خون اچھل کر نہیں نکلتا) ان کا خون پاک ہے جیسے مچھر اور مچھلی اور اس طرح کی بعض حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض بعد میں آئیں گی۔ ان شاءاللہ۔

{90} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَطِيرُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ وَ خُرْئِهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر اُڑنے والی چیز کے پیشاب اور بیٹھ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (یعنی یہ پاک ہے)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3] یا پھر موثق ہے [4]

{91} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا اللُّحُومَ الْجَلَّالَةَ وَإِنْ أَصَابَكَ مِنْ عَرَقِهَا فَاغْسِلْهُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: فضلہ خور حیوانوں کا گوشت نہ کھاؤ اور اگر ان کا پسینہ لگ جائے تو اسے دھوڑالو۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6]

منی:

{92} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ

---

[1] الکافی: ۵۸/۳ ح ۹؛ الفصول المہمہ: ۵۲/۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۲/۳ ح ۴۰۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲۶۶/۱ ح ۷۷۹؛ الوافی: ۵۸/۳

[2] التنقیح فی شرح: ۴۴۸/۲؛ مستمسک العروۃ: ۲۷۵/۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱۱۴/۱؛ اصول الفقہ: ۸۳/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴۹/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵۲۲/۱؛ المعالم الزلفی: ۲۵۰؛ بدایع البحوث: ۲۶۵/۶؛ جامع المدارک: ۱۹۶/۱؛ مہذب الاحکام: ۲۸۹/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۷۸/۱؛ دلیل العروۃ: ۲۷۳/۱؛ شرح حلقات الاصول: ۳۵۷/۲۰

[3] النجعہ: ۸۷/۱؛ مراۃ العقول: ۱۶۲/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۸۳/۲

[4] بحوث فی شرح: ۱۶/۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۸۰/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱۱/۲

[5] تہذیب الاحکام: ۲۶۳/۱ ح ۷۶۸ و ۴۵/۹ ح ۱۸۸؛ الاستبصار: ۷۶/۴ ح ۲۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۳/۳ ح ۴۰۵۲؛ الکافی: ۲۵۰/۶ ح ۱؛ الوافی: ۱۹۹/۶

[6] مصباح الفقیہ: ۳۱۴/۷؛ جواہر الکلام: ۲۷۲/۶۳؛ مستمسک العروہ: ۴۳۸/۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۳۳۲/۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۴۹۸/۱؛ شرح العروہ: ۲۲۸/۴؛ سند العروۃ: ۲۵۶/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳۸/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۷۶/۲؛ مراۃ العقول: ۱۵۲/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۸۷/۲؛ مختلف الشیعہ: ۴۶۲/۱؛ کتاب الطہارۃ انصاریؒ: ۲۰۲/۵؛ کشف اللثام: ۴۱۵/۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۷۶/۳۵؛ منتھی المطلب: ۲۳۴/۳؛ مفتاح الکرامہ: ۳۴۱/۱؛ المباحث الفقہیہ: ۱۱۶/۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷۰۳/۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۵۰۹/۳؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲۰۸/۲؛ دلیل العروۃ: ۵۲۶/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷۵/۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والباحۃ): ۲۳۷؛ مستند الشیعہ: ۲۲۵/۱؛ حدود الشریعہ: ۷۷/۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۱۹۰/۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۴۰۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۷۱/۱؛ وسائل العباد: ۱۱۲/۱

سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْمَذْيِ يُصِيبُ ٱلثَّوْبَ فَقَالَ يَنْضَحُهُ بِٱلْمَاءِ إِنْ شَاءَ وَ قَالَ فِي ٱلْمَنِيِّ ٱلَّذِي يُصِيبُ ٱلثَّوْبَ فَإِنْ عَرَفْتَ مَكَانَهُ فَاغْسِلْهُ وَ إِنْ خَفِيَ عَلَيْكَ فَاغْسِلْهُ كُلَّهُ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سوال کیا کہ اگر مذی (وہ رطوبت جو منی سے پہلے نکلتی ہے) کپڑے کو لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو اس پر کچھ پانی چھڑک دے (ورنہ پاک ہے)

اور میں نے پوچھا کہ اگر منی کپڑے پر لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس مقام کا علم ہو جہاں لگی ہے تو اس مقام کو دھوڈالو اور اگر وہ مقام معلوم نہ ہو تو پھر تمام کپڑا دھوڈالو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

مردار:

{93} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنِ ٱلصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ ٱلْخُنْفَسَاءِ وَ ٱلذُّبَابِ وَ ٱلْجَرَادِ وَ ٱلنَّمْلَةِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ يَمُوتُ فِي ٱلْبِئْرِ وَ ٱلزَّيْتِ وَ ٱلسَّمْنِ وَ شِبْهِهِ قَالَ كُلُّ مَا لَيْسَ لَهُ دَمٌ فَلاَ بَأْسَ.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر خنفساء نامی مکوڑا، مکھی، مکڑی اور چیونٹی وغیرہ (جو خون جہندہ نہیں رکھتے) میں سے کوئی چیز کنویں، تیل اور گھر وغیرہ میں مرجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز جو خون جہندہ نہیں رکھتی اس (کے مردہ) میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ پاک ہے)[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۷ ح ۸۴۳ و ۲/۲۲۳ ح ۸۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۳۴ ح ۴۰۵۴؛ الوافی: ۶/۱۷۸

[2] ملاذ الاخیار: ۸۳/۲۷۲؛ مشارق الشموس: ۴۰۷؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۹۵؛ مدارک العروہ بار جمندی: ۲/۸۴؛ شرح العروۃ: ۲/۴۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۵ الدرر النجفیہ: ۲/۱۳۴؛ العمل الابقیٰ: ۱/۲۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۳۰ ح ۶۶۵؛ الاستبصار: ۱/۲۶ ح ۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۳۴ ح ۴۱۸۳؛ الوافی: ۶/۸۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۶۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۷۴؛ مدارک العروہ: ۳/۳۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۱۴؛ مصابیح الاحکام: ۳/۲۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۹۳؛ لوامع الاحکام: ۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۲۰؛ المعالم الماثورۃ: ۲/۱۱۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۰۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۳۴؛ مصباح الفقیہ: ۷/۴۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۷۴؛ بحوث فی شرح: ۳/۱۵۹؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۱۳

{94} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْيَاتِ الضَّأْنِ تُقْطَعُ وَهِيَ أَحْيَاءٌ إِنَّهَا مَيْتَةٌ.

امام صادق علیہ السلام نے دنبوں کی ان لاٹوں کے بارے میں فرمایا جو زندہ دنبوں سے کاٹی جائیں کہ وہ مردار ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے[2] لیکن اس کے مطابق فتویٰ موجود ہے: فرماتے ہیں ’’جب کسی انسان یا جہندہ خون والے حیوان کے بدن سے اس کی زندگی کے دوران میں گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصہ جس میں جان ہو جدا کر لیا جائے تو وہ نجس ہے‘‘۔[3]

قول مؤلف:

اسی موضوع کی ایک حدیث نمبر 2717 پر دیکھئے جو کہ صحیح ہے (واللہ اعلم)

{95} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبُهُ جَسَدَ الْمَيِّتِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَ الثَّوْبَ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کا کپڑا میت کے جسم سے لگ گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنا کپڑا میت سے لگا اسے دھو ڈالو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح[5] یا پھر حسن ہے۔[6]

{96} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ فَإِنْ كَانَ جَامِداً فَأَلْقِهَا وَ مَا يَلِيهَا وَ كُلْ مَا بَقِيَ

---

[1] الکافی: ۲۵۵/۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۴/۳ ح ۴۲۹۸ و ۲/۲۴ ح ۳۰۰۲۶؛ الوافی: ۱۰۷/۱۹؛ مسند ابی بصیر: ۵۹/۲

[2] مراۃ العقول: ۴۹/۲۲

[3] توضیح المسائل سیستانی: ۷۲ فتویٰ ۸۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲۷۶/۱ ح ۸۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۲/۳ ح ۴۱۷۹؛ الاستبصار: ۱۹۲/۱ ح ۶۷۱؛ الکافی: ۱۶۱/۳ ح ۴؛ الوافی: ۲۰۸/۶

[5] التنقیح فی شرح: ۵۴۷/۲؛ دلیل العروۃ: ۳۲۷/۱؛ العمل الابقی: ۲۹۱/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۹۴/۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲۲۴/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴۷/۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴۴۱/۱؛ تفصیل الشریعہ: ۴۱۳/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶۳۴/۱؛ دراسات فقہیہ: ۶۳؛ شرح العروۃ: ۴۳۰/۱؛ مصباح الفقیہ: ۵۴/۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۳۸/۱؛ مستمسک العروۃ: ۳۰۴/۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳۷۵/۲؛ دروس تمہیدیہ: ۸۵/۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۸۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴۱/۵؛ مہذب الاحکام: ۳۰۷/۱؛ فقہ الخلاف: ۲۱۰/۶؛ مناھج الاخبار: ۲۳۷/۱

[6] وسائل العباد: ۹۴/۱؛ کشف اللثام: ۴۴۵/۱؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۸۶۸/۲؛ غنائم الایام: ۳۹۵/۱؛ مستند الشیعہ: ۱۶۱/۱؛ المناظر الناضرۃ: ۱۳۱/۹؛ مصابیح الظلام: ۴۳۵/۴؛ مدارک الاحکام: ۲۷۰/۲؛ مفاتیح الشرائع: ۶۶/۱؛ رسائل الشہید الثانی: ۶۴۵/۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۱۸؛ مصباح الہدٰۃ: ۳۴۸/۱؛ ریاض المسائل: ۷۱/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷۹/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۴۷/۱

وَإِنْ كَانَ ذَائِباً فَلاَ تَأْكُلْهُ وَاسْتَصْبِحْ بِهِ وَالزَّيْتُ مِثْلُ ذَلِكَ..

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) تو اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کو نکالنے کے بعد وہ جگہ اور اس کے اردگرد سے کچھ جگہ پھینک دو اور باقی کھا لو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو پھر مت کھاؤ اور اس سے چراغ جلاؤ اور یہی حکم تیل کا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{97} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجِلْدِ الْمَيِّتِ أَيُلْبَسُ فِي الصَّلاَةِ إِذَا دُبِغَ فَقَالَ لاَ وَلَوْ دُبِغَ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ مردار کا چمڑا اگر رنگا جائے تو کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہرگز نہیں اگرا سے ستر بار ہی کیوں نہ رنگا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{98} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخِفَافِ الَّتِي تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَقَالَ اشْتَرِ وَصَلِّ فِيهَا حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ مَيِّتٌ بِعَيْنِهِ.

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۸۵ح ۳۶۰؛الکافی:۶/۲۶۱ح ۱؛وسائل الشیعہ :۱/۲۰۵ح ۵۲۷و۱۷/۹۷ح ۲۲۰۷۵؛الوافی:۱۱۸/۱۱۹؛عوالی اللئالی:۳۲۹/۲

[2] ملاذ الاخیار:۲۹۹/۱۴؛منتقد المنافع:۱/۳۹۱؛ مفتاح البصیرۃ:۱/۵۳؛ دلیل العروۃ:۲/۶۰؛ سندالعروۃ:۱/۴۸؛تنقیح مبانی العروہ:۲/۳۱۱؛ مدارک العروۃ: ۱/۴۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۳۸۱؛ مصباح الفقیہ :۱/۲۸۳؛ مشارق الشموس:۴/۹۱؛مسالک الافہام:۱۲/۸۱؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۰۵؛ ریاض المسائل: ۲۹۵/۲؛مستمسک العروۃ:۱/۴۶۸؛المناھل:۲۸۵؛دروس تمہیدیہ:۱/۱۳۲؛مصابیح الاحکام:۳/۲۲۳؛مستند الشیعہ : ۲/۱۴۷

[3] تہذیب الاحکام:۲/۲۰۳ح ۷۹۴؛من لایحضرہٗ الفقیہ :۱/۲۴۷ح ۷۵۰؛ مستدرک الوسائل:۲/۵۹۲ح ۲۸۲۰؛ وسائل الشیعہ :۳/۵۰۱ح ۴۲۹۰ الوافی:۷/۴۱۵؛الفصول المہمہ :۲/۵۷؛بحارالانوار:۲۲۲/۸۰

[4] ملاذالاخیار:۴/۱۷۷؛ مدارک الاحکام:۳/۱۵۷؛ مصباح الفقیہ :۱۰/۱۹۶؛العمل الابقی:۱/۲۵۸؛ کتاب الصلاۃ داماد:۱/۴۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۴۵/۷۳۰؛ینابیع الاحکام:۳/۴۴۵؛منتھی المطلب:۳/۳۵۵؛فقہ الصادقؑ :۶/۲۴؛موسوعہ البرغانی:۵/۱۳۱؛تفصیل الشریعہ:۷/۱۴۵؛بحوث فی القواعد: ۱/۴۰؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۴۵؛ ریاض المسائل:۲/۲۹۵؛ المعلقات علی العروۃ:۲/۶۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۶/۱۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱/۲۷؛ مجمع الفائدہ:۲/۹۳؛ مہذب الاحکام:۱/۳۳۰؛ محاضرات فی اصول الفقہ :۴/۱۴۳؛ القواعد الفقہیہ :۱/۲۱۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۴۴؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۲/۹۷؛المناظر الناضرۃ:۳/۲۱۸؛مفاتیح الشرائع:۱/۴۰۶؛فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۲/۲۷۳؛مدارک الاحکام:۳/۱۵۷ معالم الدین:۲/۹۲۷

⭘ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان موزوں کے متعلق پوچھا جو بازار میں بیچے جاتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں خریدو اور ان میں اس وقت تک برابر نماز پڑھو جب تک یہ علم نہ ہوجائے کہ وہ مردار کے چمڑے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{99} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَأْتِي ٱلسُّوقَ فَيَشْتَرِي جُبَّةَ فِرَاءٍ لاَ يَدْرِي أَ ذَكِيَّةٌ هِيَ أَمْ غَيْرُ ذَكِيَّةٍ أَ يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ لَيْسَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَسْأَلَةُ إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ ٱلْخَوَارِجَ ضَيَّقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِجَهَالَتِهِمْ إِنَّ ٱلدِّينَ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ.

⭘ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص بازار میں جاتا ہے اور پوستین خریدتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ آیا وہ تزکیہ شدہ سے تیار کیا گیا ہے یا غیر تزکیہ شدہ سے اور کیا وہ اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں تم پر پوچھنا لازم نہیں ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خوارج نے اپنی جہالت سے اپنے اوپر قافیہ تنگ کیا ورنہ دین اس سے بہت وسیع و عریض ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

خون:

{100} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۴ ح ۹۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۲۷ ح ۵۶۱۲؛ الوافی: ۷/۴۱۸

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۴؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۶۰ و ۴/۱۳۹؛ التنقیح فی شرح: ۲/۵۳۸؛ القواعد الفقھیہ لنکرانی: ۴۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۵۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴۹/۳۵؛ منتھی المطلب: ۴/۲۵۳؛ الموسوعہ الفقھیہ: ۹/۴۹۴؛ القواعد الفقھیہ سبزواری: ۵/۳۹۲؛ ریاض المسائل: ۲/۱۵۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۷۲؛ جامع المدارک: ۱/۲۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۴۳۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۲۴۰؛ رسائل فی الاصول: ۴۳۸؛ بحوث فی القواعد: ۱/۲۵؛ مبانی الفقہ: ۱/۱۸۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۷۲؛ جواھر الکلام: ۶/۳۴۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۸ ح ۱۰۲۹؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۲۵۷ ح ۷۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۹۱ ح ۴۲۶۲ و ۴/۴۵۵ ح ۵۷۰۶؛ قرب الاسناد: ۳۸۵؛ بحار الانوار: ۲/۲۸۱؛ الوافی: ۷/۴۱۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۶۲؛ جواھر الکلام: ۸/۵۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۳۲؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۱۱۸؛ منتھی الدرایۃ: ۵/۴۶۲؛ التعلیقات علی شرح: ۱۹۲؛ ثلاج دراسات: ۱۰؛ بدایع البحوث: ۴/۴۸۵؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۵۷؛ ماوراۂ الفقہ: ۳/۵۸؛ المناظر الناضرۃ: ۱۳/۲۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ ھدایۃ المسترشدین: ۲/۴۳۷؛ الدرر النجفیہ: ۱/۱۴۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۷۳؛ بحر الفوائد: ۲/۶۱؛ ذخیرہ الصالحین: ۷/۲۶۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۳؛ القواعد الفقھیہ لنکرانی: ۴۸۸؛ کتاب الصلاۃ اماد: ۱/۴۸۲؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۸/۳۴۷؛ مبانی الفقہ: ۴/۱۲۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۲۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۲۶۲؛ مجمع الافکار: ۴/۲۳۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴/۱۳۰؛ مبانی احکام فی اصول: ۲/۳۷۸

اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ رَعَفَ فَامْتَخَطَ فَصَارَ بَعْضُ ذٰلِكَ اَلدَّمِ قِطَعاً صِغَاراً فَأَصَابَ إِنَاءَهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَلْوُضُوءُ مِنْهُ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ يَسْتَبِينُ فِي اَلْمَاءِ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ شَيْئاً بَيِّناً فَلاَ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ رَعَفَ وَ هُوَ يَتَوَضَّأُ فَيَقْطُرُ قَطْرَةٌ فِي إِنَائِهِ هَلْ يَصْلُحُ اَلْوُضُوءُ مِنْهُ قَالَ لاَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی کی نکسیر پھوٹی اور اس کے ساتھ ناک کا مواد بھی شامل ہو گیا جس کی وجہ سے خون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بن گئے اور ان ہی ٹکڑوں سے کوئی ٹکڑا اس کے وضو والے برتن تک پہنچ گیا تو کیا اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی میں اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر اس کا اثر بالکل واضح ہو تو پھر اس سے وضو نہ کرو۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا کہ وہ وضو کر رہا تھا کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی اور خون کا ایک قطرہ برتن میں پڑ گیا تو کیا اس پانی سے وضو جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{101} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ اَلطَّيْرِ يُتَوَضَّأُ مِمَّا يَشْرَبُ مِنْهُ إِلاَّ أَنْ تَرَى فِي مِنْقَارِهِ دَماً فَإِنْ رَأَيْتَ فِي مِنْقَارِهِ دَماً فَلاَ تَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَ لاَ تَشْرَبْ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر پرندہ کے جوٹھے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے مگر یہ کہ تم اس کی چونچ میں خون نہ دیکھو پس اگر اس کی چونچ میں خون دیکھو تو پھر نہ اس پانی سے وضو کرو اور نہ ہی اسے پیو۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۷۴ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۰ ح ۳۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۲ ح ۱۲۹۹؛ الاستبصار: ۱/۲۳ ح ۵۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ ۱۱۹ ح ۶۴

[2] مراۃ العقول: ۱۳۰/۲۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۴۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۱۴۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۱۴۱؛ مصباح المنھاج: ۱/۶۰؛ شرح العروۃ: ۳/۶؛ سند العروۃ ۲/۱۴؛ مشارق الشموس: ۳/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۶۷؛ جواھر الکلام: ۱/۱۱۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۳۰؛ لتنقیح طباطبائی: ۳/۲۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۱/۸۲؛ الوسائل الی الرسائل: ۸/۳۲۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۵۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۱۸۲؛ المہذب البارع: ۱/۱۲۵؛ العمل الابقیٰ: ۲/۱۸۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۱۸؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۲۶؛ معالم الدین: ۱/۱۲۷؛ عمدۃ الاصول: ۶/۱۲۴؛ کشف اللثام: ۱/۲۷۳؛ منہاج الاصول: ۲/۱۲۶؛ المحاضرات داماد: ۲/۳۰۴؛ قوامع الفضول: ۴۵۰؛ بحر الفوائد: ۲/۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۲۸ ح ۶۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۷ ح ۴۳۶۸ و ۱/۲۳۰ ح ۵۹۰؛ عوالی اللئالی: ۴/۵۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲؛ الاستبصار: ۱/۲۵ ح ۶۴؛ الکافی: ۳/۹ ح ۵؛ الوافی: ۶/۱۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{102} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلدَّمُ يَكُونُ فِي اَلثَّوْبِ عَلَيَّ وَ أَنَا فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ إِنْ رَأَيْتَهُ وَ عَلَيْكَ ثَوْبٌ غَيْرُهُ فَاطْرَحْهُ وَ صَلِّ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ ثَوْبٌ غَيْرُهُ فَامْضِ فِي صَلاَتِكَ وَ لاَ إِعَادَةَ عَلَيْكَ وَ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى مِقْدَارِ اَلدِّرْهَمِ مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ رَأَيْتَهُ أَوْ لَمْ تَرَهُ فَإِذَا كُنْتَ قَدْ رَأَيْتَهُ وَ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ اَلدِّرْهَمِ فَضَيَّعْتَ غَسْلَهُ وَ صَلَّيْتَ فِيهِ صَلاَةً كَثِيرَةً فَأَعِدْ مَا صَلَّيْتَ فِيهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کے خدمت میں عرض کیا کہ میں نماز کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ میرے کپڑوں پر خون لگا ہوا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارے پاس دوسرا کپڑا ہے تو اسے اتار پھینک اور دوسرے میں نماز مکمل کر اور اگر اس کے سوا دوسرا کپڑا نہیں ہے تو پھر کوئی حرج نہیں اسی کپڑے میں نماز پڑھ لو بشرطیکہ درہم کی مقدر سے زائد نہ ہو لہٰذا اگر اس سے کم ہے تو کچھ بھی نہیں ہے خواہ پہلے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اور اگر اسے پہلے دیکھا ہو اور ہو بھی درہم کی مقدار سے زائد اور اس کے دھونے میں سہل انگیزی کی ہو اور اس میں بہت سی نمازیں پڑھ لی ہوں تو ان نمازوں کا اعادہ کرو۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[3] یا پھر صحیح ہے[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۲۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۹؛ مدارک العروۃ: ۱/۱۳۵؛ مشارق الشموس: ۳/۳۶۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۱۰۰؛ جواہر الکلام: ۱/۱۱۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۸۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۰۴؛ ریاض المسائل: ۱/۸۱؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۴۸؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/۸۵۸؛ وسائل العباد: ۱/۱۰۱؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۶۴؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۳۹؛ جامع المدارک: ۱/۲۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۶۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۱۴۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۱۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۷۰؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۴/۵۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۴ح۷۳۶؛ الکافی: ۳/۵۹ح۳؛ الاستبصار: ۱۷۵ح۶۰۹؛ من لایحضرہُ الفقیہ: ۱/۲۴۹ح۷۵۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۱ح۴۰۷۶؛ الوافی: ۶/۱۸۱

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۳۴۸؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۷۸؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۲۰؛ منتهی المطلب: ۳/۲۵۲؛ الحبل المتین: ۲/۱۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۱۶؛ المہذب البارع: ۱/۲۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۸؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۶۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۴۱۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۵۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۷۳؛ التنقیح فی شرح: ۳/۳۶۹؛ ریاض المسائل: ۲/۱۲۳؛ خزائن الاحکام: ۱/۱۱۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۱۷۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۴۹؛

[4] الحدائق الناضرۃ: ۵/۴۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۹۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۳۰۷؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۶۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۳۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۷۰؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۰۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۷؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۵/۱۸۶؛ مصباح الاصول: ۱/۳۷۶؛ مفتاح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۷؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۵/۱۸۶؛ مصباح الاصول: ۱/۳۷۶؛ مفتاح الاصول: ۲/۲۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۷۵؛ الرسائل الفشارکیہ: ۳۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۱/۵۶۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۵۳؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۴۱۵

{103} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي اَلْحَلاَّلِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ نُقَطُ اَلدَّمِ لاَ يَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ يَعْلَمُ فَيَنْسَى أَنْ يَغْسِلَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَذْكُرُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَ يُعِيدُ صَلاَتَهُ قَالَ يَغْسِلُهُ وَ لاَ يُعِيدُ صَلاَتَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارَ اَلدِّرْهَمِ مُجْتَمِعاً فَيَغْسِلُهُ وَ يُعِيدُ اَلصَّلاَةَ.

۞ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: آدمی اپنے لباس میں خون کے دھبے دیکھتا ہے جن سے وہ پہلے لاعلم تھا مگر بعد میں اسے پتہ چلا لیکن وہ انہیں دھونا بھول گیا پھر اس میں نماز پڑھتا ہے اور نماز پڑھ لینے کے بعد اسے یاد آتا ہے تو کیا وہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں دھوئے مگر نماز کا اعادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ سب اکٹھے ایک درہم کے پھیلاؤ کے برابر ہوں تو انہیں وہ دھوئے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{104} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَخْرُجُ بِهِ اَلْقُرُوحُ لاَ تَزَالُ تَدْمَى كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ يُصَلِّي وَ إِنْ كَانَتِ اَلدِّمَاءُ تَسِيلُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام و امام صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے پوچھا: ایک آدمی کو پھوڑا نکلا ہوا ہے اور اس سے مسلسل خون بہتا رہتا ہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز پڑھے چاہے خون بہتا رہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] حدیث 89 کی طرف رجوع کیجئے کیونکہ یہ حدیث اسی کا دوسرا حصہ ہے

[2] ایضاً

[3] تہذیب الاحکام:۱/۸۴۴۳ح۱۰۲۵؛ الاستبصار:۱/۱۷۷ح۶۱۵؛ وسائل الشیعہ:۱/۲۶۵ح۶۸۹ و۳/۴۳۴ح۴۰۸۴؛ الوافی:۶/۱۸۹

[4] ملاذ الاخیار:۳/۱۵؛ معتصم الشیعہ:۲/۲۹۱؛ مصباح الفقیہ:۸/۶۳؛ مدارک العروۃ:۲/۲۵۰؛ تفصیل الشریعہ:۵/۲۲۲؛ منتھی المطلب:۳/۱۹۳؛ مصباح الھدیٰ:۲/۱۰۷؛ دلیل العروۃ:۲/۲۵۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۴۵۴؛ شرح العروہ:۳/۳۹۲؛ غنائم الایام:۲/۲۷۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۳/۳۳۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۴/۲۶۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۹/۱۶۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۴۴؛ المناظر الناضرۃ:۹/۴۰۲؛ ریاض المسائل:۱/۸۹؛ فقہ الصادقؑ:۵/۸۱؛ مصابیح الظلام:۶/۱۹۵؛ جواھر الکلام:۶/۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۳/۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ:۱/۸۹؛ الدر الباھر:۴۵۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۵/۲۳۲؛ انوار الفقاھۃ:۱/۴۱۰؛ مستند الشیعہ:۴/۲۸۷؛ دلیل العروۃ:۲/۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۵۷؛ معالم الدین:۲/۵۸۸؛ مستمسک العروۃ:۱/۵۵۶؛ بغیۃ الھدٰۃ:۲/۹۴۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۲/۳۷۸

قول مؤلف:

یعنی پھوڑے اور پھنسیوں والا خون مضر نہیں ہے (واللہ اعلم)

کتا اور سور:

{105} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ اَلْفَضْلِ أَبِي اَلْعَبَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ فَضْلِ اَلْهِرَّةِ وَ اَلشَّاةِ وَ اَلْبَقَرَةِ وَ اَلْإِبِلِ وَ اَلْحِمَارِ وَ اَلْخَيْلِ وَ اَلْبِغَالِ وَ اَلْوَحْشِ وَ اَلسِّبَاعِ فَلَمْ أَتْرُكْ شَيْئاً إِلاَّ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ حَتَّى اِنْتَهَيْتُ إِلَى اَلْكَلْبِ فَقَالَ رِجْسٌ نِجْسٌ لاَ تَتَوَضَّأْ بِفَضْلِهِ وَ اُصْبُبْ ذَلِكَ اَلْمَاءَ وَ اِغْسِلْهُ بِالتُّرَابِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ بِالْمَاءِ.

❂ فضل ابوالعباس سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے بلی، بکری، گائے، اونٹ، گدھے، گھوڑے، خچر، وحشی جانور اور درندوں الغرض میں نے اس قسم کا کوئی جانور نہ چھوڑا کہ جس کے جوٹھے کے متعلق سوال نہ کیا ہو؟

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان چیزوں کے جوٹھے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

حتیٰ کہ میں پوچھتے پوچھتے کتے تک پہنچ گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بالکل نجس ہے، اس کے جوٹھے پانی سے وضو نہ کرو بلکہ اسے انڈیل دو پھر اس برتن کو پہلے مٹی سے اور پھر پانی سے دھوؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{106} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ اَلْفَضْلِ أَبِي اَلْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنْ أَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ اَلْكَلْبِ رُطُوبَةٌ فَاغْسِلْهُ وَ إِنْ مَسَّهُ جَافّاً فَاصْبُبْ عَلَيْهِ اَلْمَاءَ قُلْتُ لِمَ صَارَ بِهَذِهِ اَلْمَنْزِلَةِ قَالَ لِأَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَرَ بِقَتْلِهَا .

❂ فضل ابوالعباس سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کپڑے کو کتے کی کوئی رطوبت لگ جائے تو اسے دھوڑالو (یعنی پاک کرو) اور اگر خشک حالت میں اسے لگ جائے تو اس پر پانی ڈال دو۔

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ اس قدر (پست) مقام تک کیوں پہنچا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۲۵ ح ۶۴۶؛ الاستبصار: ۱/۱۹ ح ۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۲۶ ح ۵۷۴؛ الفصو المہمہ: ۲/۱۲؛ الوافی: ۶/۷۳؛

[2] سند العروۃ: ۳/۱۴۶۳؛ جواہر الکلام: ۱/۱۰۹؛ منتھی المطلب: ۱/۴۸؛ مشارق السموس: ۳/۱۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۱۵۲؛ مصباح المنھاج: ۱/۴۸۷؛ مستمسک العروہ: ۱/۴۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۲۴۷؛ کشف الاسرار: ۲/۱۸۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۱۰۸؛ المعالم الزلفی: ۳۲۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۰۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۵۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۳۱؛ شرح العروۃ: ۱/۲۸۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۲۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۳۱؛ دلیل العروۃ: ۲/۹۶؛ روض الجنان: ۲/۱۷؛ وسائل العباد: ۱/۱۴۵؛ الدر الباھر: ۵۰۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۱۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۳۱۵؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۴؛ العمل الابقی: ۱/۳۸۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{107} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبَهُ خِنْزِيرٌ فَلَمْ يَغْسِلْهُ فَذَكَرَ وَهُوَ فِي صَلاَتِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَمْضِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَنْضِحْ مَا أَصَابَ مِنْ ثَوْبِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِيهِ أَثَرٌ فَيَغْسِلَهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ خِنْزِيرٍ شَرِبَ مِنْ إِنَاءٍ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو سور چھو گیا (جبکہ وہ خشک تھا) اور اس نے اسے دھویا نہیں حتیٰ کہ جب نماز شروع کر چکا تو اسے یاد آیا پس اب وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو نماز میں داخل ہو گیا اور پھر جاری رکھے اور اگر ہنوز نماز میں داخل نہیں ہوا تو پھر جس کو اس نے چھوا تھا اس پر پانی چھڑک دے مگر یہ کہ کپڑے پر کچھ اثر ظاہر ہو تو پھر دھو کر اسے پاک کرے۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے (یہ بھی) سوال کیا کہ اگر سور کسی برتن میں منہ ڈال کر پانی پئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس برتن کو سات بار دھوئے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۱ ح ۷۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۱۴ ح ۴۰۲۵؛ الوافی: ۶/۲۰۲

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۳۲۹؛ مشارق الشموس: ۴/۱۵۲؛ شرح فروع الکافی: ۱/۴۶۶؛ جواھرالکلام: ۶/۲۰۳؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۵؛ کشف اللثام: ۱/۴۴۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۴۱۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۹۲۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۸۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۴۷؛ الدرالباھر: ۴۷۷؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۱۶۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۰۷؛ ریاض المسائل: ۱/۹۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۳۲۵؛ المعالم الزلفیٰ: ۳۲۹؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۶۶؛ لوامع الاحکام: ۱۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۶۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۹۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۶۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۱ ح ۷۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۱۷ ح ۴۰۳۶؛ الکافی: ۳/۶۱ ح ۶؛ الوافی: ۶/۲۰۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۴۸

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۳۰۷؛ دلیل العروۃ: ۱/۴۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۵۳۰؛ مصباح الفقیہ: ۷/۱۵۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۶۷؛ شرح العروۃ: ۳/۲۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۴۲۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۴۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۲۰؛ لوامع الاحکام: ۱۹۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/۱۳۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۱۵؛ دلیل العروۃ: ۲/۳۶۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۹۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۶۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۸؛ جواھر الکلام: ۶/۲۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۴۱۴؛ کشف اللثام: ۱/۳۶۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۹۶؛ المعالم الزلفیٰ: ۴۳۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۳۰؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/۱۳۹؛ وسائل العباد: ۱/۱۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۸۷

کافر:

{108} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْمَجُوسِيِّ فِي قَصْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَرْقُدَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشٍ وَاحِدٍ وَأُصَافِحَهُ قَالَ لاَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا مجوسی کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا جا سکتا ہے اور کیا میں اس کے ہمراہ ایک ہی بستر پر سو سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{109} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّ وَ النَّصْرَانِيَّ قَالَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ فَإِنْ صَافَحَكَ بِيَدِهِ فَاغْسِلْ يَدَكَ.

۞ ابوبصیر امامین (امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے یہودی و نصرانی سے مصافحہ کرنے کے بارے میں فرمایا کہ کپڑے کے اوپر سے کرو اور اگر (ننگے) ہاتھ سے کرو تو پھر اپنے ہاتھ کو دھولو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{110} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ آنِيَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ الْمَجُوسِ فَقَالَ لاَ تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ وَ لاَ مِنْ

---

[1] الکافی: ۶۲/۶۴۲ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/۸۷ ح ۳۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۰ ح ۸۴۰۴ و ۲۴/۲۰۶ ح ۵۴۰۳۳۰؛ بحار الانوار: ۷۷/۴۸؛ المحاسن: ۲/۴۵۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۷۴؛ الوافی: ۶/۲۱۱ و ۱۹/۱۲۷

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۶۱؛ سند العروۃ: ۲/۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۰؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۲۶۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۴۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۸۲؛ موسوعہ الشہید: ۱۱/۳۳۹؛ صراط الیقین: ۱/۲۴۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۰۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۶۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۷۰؛ معالم الدین: ۲/۵۲۹؛ بحوث فی القواعد: ۱/۳۶۰

[3] الکافی: ۲/۶۵۰ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۲ ح ۷۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۰ ح ۴۰۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۹/۶۳ ح ۱۰۲۱۲؛ مشکاۃ الانوار: ۱/۲۰۱؛ الوافی: ۶/۲۱۲

[4] مراۃ العقول: ۱۲/۵۴۸؛ فقہ الشیعہ (الطہارۃ): ۵/۸۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۲۹؛ فقہ الخلاف: ۴/۱۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۱۷۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۲۵؛ صراط الیقین: ۱/۲۴۹

طَعَامِهِمُ ٱلَّذِي يَطْبُخُونَ وَلاَ فِي آنِيَتِهِمُ ٱلَّتِي يَشْرَبُونَ فِيهَا ٱلْخَمْرَ .

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اہل ذمہ (کافر ذمی) اور مجوسیوں کے برتنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور نہ ان کا وہ کھانا کھاؤ جو وہ پکاتے ہیں اور نہ ہی ان کے ان برتنوں میں پانی پیو جن میں وہ شراب پیتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{111} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ شَكَّ فِي ٱللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَهُوَ كَافِرٌ .

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اللہ میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شک کیا تو وہ کافر ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{112} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ ٱلْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ ٱللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ ٱلسَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْبَرْقِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ ٱلْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ شَبَّهَ ٱللَّهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَمَنْ وَصَفَهُ بِٱلْمَكَانِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَى عَنْهُ فَهُوَ كَاذِبٌ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ ٱلْآيَةَ - إِنَّمَا يَفْتَرِي ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ ٱللهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ ٱلْكَاذِبُونَ .

داؤد بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جس نے اللہ کو اس کی مخلوق سے مشابہ قرار دیا تو وہ مشرک ہے اور جس نے مکان سے موصوف کیا تو وہ کافر ہے اور جس چیز سے نہی کی ہے اس کی طرف نسبت دی تو وہ کاذب ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''سوائے اس کے نہیں کہ جھوٹ کا بہتان وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیات پر

---

[1] الکافی: ۶/۲۶۴ ح ۵؛ المحاسن: ۲/۵۸۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۸۸ ح ۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۱۷ ح ۴۳۳۷؛ الوافی: ۱۹/۱۲۶؛ بحار الانوار: ۶۹/۷۷

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۶۱؛ سند العروۃ: ۲/۶۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۹۰؛ فقہ الصادق ؑ: ۳/۲۸۸؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۱/۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۷۹؛ مشارق الشموس: ۴/۱۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۴۰۳؛ العمل الابقی: ۱/۵۴۳؛ لب اللباب: ۵۵؛ المعالم الماثورۃ: ۴/۱۱؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۶۱؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/۱۲۱؛ حاشیہ علی درر الفوائد: ۵۵۰؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۶۴۳؛ بحوث فی القواعد: ۱/۳۶۱؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۲۶۶؛ موسوعہ الشہید الصدر: ۱۱/۳۳۸؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۲۴۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۷۵؛ غنائم الایام: ۱/۴۱۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۹۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۳۰۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۴؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۴۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۹/۱۱۶

[3] الکافی: ۲/۳۸۶ ح ۱۰؛ المحاسن: ۱/۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۳۴۸ ح ۳۴۹۲۵؛ بحار الانوار: ۶۹/۱۲۷؛ الوافی: ۶/۲۳۴

[4] مراۃ العقول: ۱/۱۱۸؛ فقہ الحدود: ۴/۵۰؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۲۳۹؛ جامع المدارک: ۷/۱۱۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۹۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/۴۰۰؛ جواہر الکلام: ۴۱/۴۴۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۳۲۳؛ تکملۃ شوارق اللہام: ۱۸۸

ایمان نہیں لاتے ہیں اور یہ سب جھوٹے ہیں۔(النحل:۱۰۵)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔شیخ صدوق نے اسے دوطرق سے روایت کیا ہے جس میں سے ایک صحیح ہے اور وہ یہ ہے:

حدثنا محمد بن موسیٰ بن المتوکل [2] قال حدثنا علی بن الحسین السعد آبادی [3] قال حدثنا احمد بن ابی عبداللہ البرقی [4] عن داوَد بن القاسم [5] قال سمعت علی بن موسیٰ الرضا

{113} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: مَنْ وَصَفَ اللَّهَ بِوَجْهٍ كَالْوُجُوهِ فَقَدْ كَفَرَ وَ لَكِنْ وَجْهُ اللَّهِ أَنْبِيَاؤُهُ وَ رُسُلُهُ وَ حُجَجُهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ هُمُ الَّذِينَ بِهِمْ يُتَوَجَّهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى دِينِهِ وَ مَعْرِفَتِهِ.

✪ عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اللہ کا چہروں کی طرح کسی چہرہ سے وصف بیان کیا تو اس نے کفر کیا۔لیکن اللہ کا چہرہ تو اس کے انبیاء، رسل اور حجتیں (علیہم السلام) ہیں۔وہی ہیں جن کے ذریعے اللہ، اس کے دین اور اس کی معرفت کی طرف متوجہ ہوا جاتا ہے۔[6]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔شیخ صدوق نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے:

حدثنا احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی [7] قال حدثنا علی بن ابراہیم [8] عن ابیہ ابراھیم بن ھاشم [9] عن عبدالسلام بن صالح الہروی

---

[1] التوحید:۶۸ باب ۲ ح ۲۵؛ عیون اخبار الرضاؑ:۱/۱۱۴؛ الاحتجاج:۲/۴۱۰؛ وسائل الشیعہ:۲۸/۳۴۴ ح ۳۴۹۱۹؛ روضۃ الواعظین:۱/۳۶؛ مشکاۃ الانوار:۹؛ الفصول المہمہ:۱/۲۴۸؛ تفسیر کنز الدقائق:۷/۲۷۶؛ بحار الانوار:۳/۲۹۹؛ تفسیر نور الثقلین:۳/۸۷؛ جامع الاخبار:۶؛ مسند الامام الرضاؑ:۱/۲۳

[2] شیخ صدوق ان سے اکثر روایات کرتے ہیں ان کا ذکر انہوں نے مشائخہ ۴۸ میں بھی کیا ہے ان کی وثاقت پر توقف جائز نہیں ہے (دیکھئے المفید من معجم رجال الحدیث:۵۸۲)

[3] یہ ابن قولویہ کے بزرگ اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً:۳۹۳)

[4] یہ احمد بن محمد بن خالد البرقی ہیں یہ ثقہ ہیں۔شیخ طوسی اور شیخ صدوق کے ان کی طرف طریق صحیح ہیں (دیکھیے: ایضاً) ۴۲

[5] یہ آئمہ کے نزدیک جلیل القدر شخص ہیں۔صدوق کا ان کی طرف طریق صحیح ہے۔یہ امام رضاؑ، امام جوادؑ، امام ہادیؑ، امام عسکریؑ، امام زمانہؑ اور ان کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں (دیکھئے: ایضاً:۲۱۶)

[6] التوحید:۱۱۷ باب ۸ ح ۲۱؛ امالی صدوق:۴۶۰ مجلس ۷۰؛ عیون اخبار الرضاؑ:۱/۱۱۵؛ الاحتجاج:۲/۴۰۸؛ الفصول المہمہ:۱/۲۴۶؛ بحار الانوار:۴/۳ و ۲۴/۲۰۱؛ کلیات حدیث قدسی:۶۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق:۱۲/۵۷۲؛ تفسیر البرہان:۵/۵۳۸؛ تفسیر نور الثقلین:۵/۱۹۲؛ وسائل الشیعہ:۲۸/۳۴۰ ح ۳۴۹۰۴ (مختصراً)

[7] یہ صدوق کے مشائخ میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث ۲۹)

[8] علی بن ابراہیم بن ہاشم ابوالحسن القمی ثقہ معتمد ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً ۳۸۵)

[9] ابراہیم بن ہاشم ابواسحاق القمی کی وثاقت میں شک جائز نہیں ہے۔شیخین کا ان کی طرف طرق صحیح ہے (دیکھئے: ایضاً ۱۶)

[1] قال قلت لعلی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [2] اور علامہ مجلسی نے بھی معتبر کہا ہے [3] (واللہ اعلم)

{114} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ مَعَنَا ابْنِي يَا سَدِيرُ اُذْكُرْ لَنَا أَمْرَكَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِ إِغْرَاقٌ كَفَفْنَاكَ عَنْهُ وَ إِنْ كَانَ مُقَصِّراً أَرْشَدْنَاكَ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمْسِكْ حَتَّى أَكْفِيَكَ أَنَّ الْعِلْمَ الَّذِي وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ جَحَدَهُ كَانَ كَافِراً ثُمَّ كَانَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْتُ كَيْفَ يَكُونُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلَةِ وَ قَدْ كَانَ مِنْهُ مَا كَانَ دَفَعَهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اُسْكُتْ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِمَا صَنَعَ لَوْ لاَ مَا صَنَعَ لَكَانَ أَمْرٌ عَظِيمٌ.

✪ سدیر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے فرزند کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ السلام نے مجھ سے خطاب کر کے فرمایا: اے سدیر! تم اپنے اس عقیدے کو بیان کرو جس پر تم قائم ہو۔ اگر وہ حد سے بڑھا تو میں تمہیں روک دوں گا اور اگر حد سے گھٹا ہوا ہو گا تو میں تمہاری ہدایت کروں گا۔

چنانچہ جب میں بیان کرنے چلا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھہرو۔ میں خود بتاتا ہوں۔ وہ علم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے پاس رکھ گئے ہیں جس نے اسے پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اس سے انکار کیا وہ کافر ہے۔ پھر ان کے بعد امام حسن علیہ السلام ہوئے۔

میں نے عرض کیا: ان کے لئے یہ مرتبہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے جو ان کا عہد تھا وہ معاویہ کے حوالے کر دیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خاموش! وہ خوب جانتے تھے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو یہ بہت بڑا امر (یعنی تباہی) ہوتی۔ [4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ شیخ صدوق نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے:

ابی [5] قال حدثنا سعد بن عبداللہ عن احمد بن ابی عبداللہ [6] عن ابن فضا [7] عن ثعلبہ [8]

---

[1] عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ شیخ کا ان کو عامی کہنا ان کے علم کی غلطی ہے (دیکھئے: ایضاً ۳۱۶)

[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۱/۲۲۳ و ۳۳۸

[3] عین الحیاۃ: ۲/۴۱

[4] علل الشرائع: ۱/۲۱۰ باب ۱۵۹ ح ۱؛ بحار الانوار: ۴۴/۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۳۴۵ ح ۳۴۹۲۲ (مختصراً)

[5] یعنی علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ ثقہ ہیں ان کی کتاب بھی ہے (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹۲)

[6] احمد بن ابی عبداللہ البرقی ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۱)

[7] یعنی الحسن بن علی بن فضال کوفی فطحی المذہب تھے پھر اس سے موت کے وقت رجوع کر لیا: یہ امام علی رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب بھی ہے۔ ان کی طرف شیخین کے طرق صحیح ہیں (دیکھئے: ایضاً ۱۴۸)

[8] ثعلبہ بن میمون ابواسحاق النحوی امام صادقؑ اور امام کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان سے امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے ۱۲۷ روایات مروی ہیں۔ ان کی طرف شیخ صدوق کا فرق صحیح ہے (دیکھئے: ایضاً ۹۸)

عن عمر بن ابی نصر [۱] عن سدیر [۲] قال: قال ابوجعفر علیہ السلام نیز آیۃ اللہ العظمیٰ الطباطبائی الحکیم نے اسے موثق قرار دیا ہے [۳] (واللہ اعلم)

{115} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ عَنِ ٱلْحَارِثِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ مَاتَ لاَ يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً قَالَ نَعَمْ قُلْتُ جَاهِلِيَّةً جَهْلاَءَ أَوْ جَاهِلِيَّةً لاَ يَعْرِفُ إِمَامَهُ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ ضَلاَلٍ.

حارث بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مرجائے اور اپنے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے تو اس جاہلیت کی موت سے کون سی موت مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جاہلیت سے کفر، نفاق اور گمراہی (والی موت) مراد ہے۔ [۴]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۵]

{116} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: وَ ٱللَّهِ إِنَّ ٱلْكُفْرَ لَأَقْدَمُ مِنَ ٱلشِّرْكِ وَ أَخْبَثُ وَ أَعْظَمُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ ٱللَّهُ لَهُ اُسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ فَالْكُفْرُ أَعْظَمُ مِنَ ٱلشِّرْكِ فَمَنِ اخْتَارَ عَلَى ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَبَى ٱلطَّاعَةَ وَ أَقَامَ عَلَى ٱلْكَبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَ مَنْ نَصَبَ دِيناً غَيْرَ دِينِ ٱلْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے خبیث اور بڑا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے کفر ابلیس کا ذکر کیا کہ جب اللہ نے اسے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

پس کفر شرک سے بڑا ہے پس جس نے اللہ پر جرأت کی، اطاعت سے انکار کیا اور کبائر (گناہان کبیرہ) پر قائم ہوا تو وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی (دوسرا) دین نکال کھڑا کیا تو وہ مشرک ہے۔ [۶]

---

[۱] عمر بن ابی نصر السکونی امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۴۲۳)

[۲] سدیر بن حکیم بن صہیب الصیرفی امام سجادؑ اور امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۴۳)

[۳] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴۵۳/۸

[۴] الکافی: ۱/۷۷ ۳ح ۳؛ بحارالانوار: ۳۶۲/۸؛ وسائل الشیعہ: ۵۳/۲۸ ۳ح ۳۴۹۸۰؛ اثبات الہداۃ: ۱۱۴/۱؛ الفصول المہمہ: ۳۸۱/۱؛ الامامۃ والتبصرۃ: ۸۲؛ المحاسن: ۱۵۴/۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۴۹۶/۳؛

[۵] مراۃ العقول: ۲۲۰/۴؛ مفاتیح الاصول: ۳۶۴؛ البحوث الرجالیہ غرباوی: ۳۷۲؛ موسوعہ الامامۃ فی الفکر: ۲۷۶/۲؛ الفوائد البہیہ: ۴۶/۲؛ مکیال المکارم: ۵۷/۱

[۶] الکافی: ۲۳۸۳/ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۰ ۳ح ۴۲؛ الوافی: ۱۹۷/۴؛ الشافی فی العقائد: ۴۶۷/۱

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[1]

شراب

{117} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ عَلِيُّ بْنُ بِإِسنادِهِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ أَبِي أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلَّذِي يُعِيرُ ثَوْبَهُ لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَأْكُلُ اَلْجِرِّيَّ وَ يَشْرَبُ اَلْخَمْرَ فَيَرُدُّهُ أَ يُصَلِّي فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ قَالَ لاَ يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس آدمی کو عاریتاً کپڑا دیتا ہے جس کے متعلق اسے معلوم ہے کہ وہ بغیر چھلکے کی مچھلی کھاتا اور شراب پیتا ہے پس وہ کپڑا واپس کرے تو اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے (یا نہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اسے دھو نہ لے اس میں نماز نہ پڑھے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{118} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُصَلِّ فِي بَيْتٍ فِيهِ خَمْرٌ وَ لاَ مُسْكِرٌ لِأَنَّ اَلْمَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُهُ وَ لاَ تُصَلِّ فِي ثَوْبٍ قَدْ أَصَابَهُ خَمْرٌ أَوْ مُسْكِرٌ حَتَّى تَغْسِلَ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس گھر میں نماز نہ پڑھو جس میں شراب یا اور کوئی نشہ آور چیز ہو کیونکہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور نہ ہی ایسے کپڑوں میں نماز پڑھو جسے شراب یا کوئی اور نشہ آور چیز لگی ہو جب تک اسے دھو نہ لو۔[4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۱/۱۱۰

[2] تہذیب الاحکام:۲/۳۶۱ح۱۴۹۴؛الاستبصار:۱/۳۹۳ح۱۴۹۸؛وسائل الشیعہ:۳/۵۲۱ح۴۳۴۹؛الکافی:۳/۴۰۵ح۵؛الوافی:۶/۲۱۸

[3] ملاذ الاخیار:۴/۳۸۵؛منتھی المطلب:۴/۲۵۲؛جواہر الکلام:۶/۱۶۹؛الحدائق الناضرۃ:۵/۲۵۸؛بحوث فی شرح العروۃ:۳/۴۲۵؛فقہ الخلاف:۳/۱۶۱؛ موسوعہ البرغانی:۲/۲۴۸؛ جواھر الکلام:۸/۲۶۷؛ مہذب الاحکام:۵/۳۵۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۲/۵۹؛ مدارک الاحکام:۳/۲۱۱؛ المباحث الاصولیہ:۱۲/۲۴۹؛التعلیقات علی شرح العروۃ:۲۰۴؛ ریاض المسائل:۲/۳۶۴؛دلیل العروۃ:۱/۵۳۱؛الانوار الحیر یہ:۲۹؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۳۱؛غنائم الایام: ۲/۳۴۵؛ ینابیع الاحکام:۳/۶۱۲؛ موسوعہ الصدر:۱۱/۴۲۵؛ مصباح الفقیہ:۱۰/۴۸۸؛ الدر الباھر:۶۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۸/۳۹۱؛ القواعد الفقہیہ:۵/۳۱۶؛مستمسک العروۃ:۱/۴۰۰

[4] تہذیب الاحکام:۱/۲۷۸ح۸۱۷؛الاستبصار:۱/۱۸۹ح۶۵۶؛وسائل الشیعہ:۳/۴۷۰ح۴۲۰۳؛الوافی:۶/۲۱۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{119} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَوَى زُرَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي الْخَمْرِ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ أَنَّهُمَا قَالاَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ إِنَّمَا حُرِّمَ شُرْبُهَا وَ رَوَى غَيْرُ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ خَمْرٌ أَوْ نَبِيذٌ يَعْنِي الْمُسْكِرَ فَاغْسِلْهُ إِنْ عَرَفْتَ مَوْضِعَهُ وَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْ مَوْضِعَهُ فَاغْسِلْهُ كُلَّهُ وَ إِنْ صَلَّيْتَ فِيهِ فَأَعِدْ صَلاَتَكَ فَأَعْلِمْنِي مَا آخُذُ بِهِ فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خُذْ بِقَوْلِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

✿ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن محمد کا وہ خط خود پڑھا ہے جو انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو لکھا تھا جس میں مذکور تھا: ''میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اگر کپڑے کو شراب لگ جائے تو اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ خدا نے صرف اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اور زرارہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اگر تمہارے کپڑے کو شراب یا نبید یعنی مسکر (نشہ آور چیز) لگ جائے تو اگر اس جگہ کا علم ہو تو وہ دھوؤ ورنہ تمام کپڑا دھوڈالو اور اگر اس شراب آلود کپڑے میں نماز پڑھی ہے تو اس کا اعادہ کرو۔ پس آپ علیہ السلام مجھے بتائیں کہ ان میں سے کون سی روایت درست ہے تا کہ میں اس پر عمل کروں؟''

امام علیہ السلام نے جو کچھ اس میں اپنے دستخطوں سے لکھا اور میں نے خود پڑھا وہ یہ تھا کہ: تم امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کو (جسے زرارہ کے علاوہ دوسرے رایوں نے نقل کیا ہے) پکڑ لو (اسی پر عمل کرو) [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۴۲۴/؛ مفتاح البصیرة: ۲۵۶/۲؛ جامع المدارک: ۲۹۶/۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۴۱/۱۱؛ لوامع الاحکام: ۱۲۶؛ العروة الوثقیٰ: ۴۳۵/۶؛ مشارق الشموس: ۲۲۶/۴؛ تنقیح مبانی العروة (الطہارة): ۲۱۶/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۵۵۴/۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارة): ۱۷۷/۳؛ کتاب الطہارة خمینی: ۱۹۲/۳؛ بغیة الہدٰة: ۸۸۴/۲؛ معتصم الشیعہ: ۸۳/۲؛ التنقیح فی شرح العروة: ۹۶/۳؛ کتاب الطہارة صدر: ۲۴۳؛ فقہ الخلاف: ۱۶۲/۳؛ مناھج الاخبار: ۲۳۵/۱؛ کشف الاسرار: ۴۹۶/۳

[2] الکافی: ۴۰۷/۳ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۲۸۱/۱ ح ۸۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۸/۳ ح ۴۱۹۸؛ الاستبصار: ۱۹۰/۱ ح ۶۶۴؛ الوافی: ۲۱۶/۶

[3] مراة العقول: ۳۲۸/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۴۳۱/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۱/۳؛ معتصم الشیعہ: ۸۲/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۵۵۰؛ شرح العروہ: ۸۶/۳؛ جواہر الکلام: ۸/۶؛ المسائل المستحد ثہ: ۲۶۷/۱؛ مستمسک العروة: ۴۰۳/۱؛ مقالات کنگرہ: ۲۵۴/۱؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۲۹۳/۶؛ بحوث فی شرح العروة: ۳۶۴/۳؛ فقہ المسائل المستحد ثہ: ۲۶۷؛ فقہ الخلاف: ۱۶۱/۳؛ ریاض المسائل: ۸۴/۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارة): ۸۷/۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱۲۳/۱؛ مستند الشیعہ: ۱۹۲/۱؛ مفتاح البصیرة: ۲۶۰/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲۴۸/۲؛ بحوث فی القواعد: ۱۷۳/۱؛ کتاب الطہارة خمینی: ۲۶۹/۳؛ موسوعہ الشہید صدر: ۴۳۷/۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷۵۴/۱؛ دروس اصول مظاہری: ۸۶۲/۳؛ ذخیرة المعاد: ۱۵۳/۱

نجاست کھانے والے حیوان کا پسینہ:

{120} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلُوا اَللُّحُومَ اَلْجَلاَّلَةَ وَإِنْ أَصَابَكَ مِنْ عَرَقِهَا فَاغْسِلْهُ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: فضلہ خور حیوانوں کا گوشت نہ کھاؤ اور ان کا پسینہ لگ جائے تو اسے دھوڈالو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

مجنب اور حائضہ کا پسینہ:

{121} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ أَوْ يَغْتَسِلُ فَيُعَانِقُ اِمْرَأَتَهُ وَيُضَاجِعُهَا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ جُنُبٌ فَيُصِيبُ جَسَدَهُ مِنْ عَرَقِهَا قَالَ هَذَا كُلُّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

۞ ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے جنب کے متعلق سوال کیا جسے اپنے کپڑے میں پسینہ آجائے یا غسل کرنے کے بعد اپنی زوجہ سے معانقہ کرے یا اس کے پہلو میں سوئے جبکہ وہ حالت حیض یا جنابت میں ہو اور اس کے جسم کو اس کا پسینہ لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کچھ کوئی شئے نہیں ہے (یعنی کوئی حرج نہیں ہے)[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

{122} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سَوْرَةَ

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۶۳ح۶۸۷و۹/۵ح۱۸۸؛ الکافی:۶/۲۵۰ح۱؛ الاستبصار:۴/۷۷ح۲۸۱؛ وسائل الشیعہ:۳/۴۲۳ح۴۰۵۲؛ الوافی:۶/۱۹۹

[2] ملاذ الاخیار:۳/۲۶۷و۱۴/۷؛۲۰۷؛ مصباح الفقیہ:۷/۱۴۳؛ الجبل المتین:۱/۸۴۴؛ جواہر الکلام:۶/۲۷۲؛ شرح العروۃ:۴/۲۲۸؛ سند العروۃ:۲/۷۴۴؛ مستمسک العروۃ:۱/۸۳۴؛ مختلف الشیعہ:۱/۶۲۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۵/۲۰۲؛ کشف اللثام:۱/۴۱۵؛ شرح طہارۃ القواعد:۳۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۵/۳۶۷۱؛ معتصم الشیعہ:۲/۸۷؛ منتہی المطلب:۳/۲۳۴؛ مفتاح الکرامہ:۱/۳۴۱؛ المباحث الفقہیہ:۱/۱۱۶؛ تفصیل الشریعہ:۴/۷۰۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۵۰۹؛ دیل العروۃ:۱/۵۲۶؛ الزبدۃ الفقہیہ:۱/۷۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزباحۃ):۲۳۷؛ مستند الشیعہ:۱/۲۲۵؛ حدود الشریعہ:۱/۷۷؛ العلقات علی العروۃ:۱/۱۹۰؛ موسوعہ البرغانی:۲/۲۶۳؛ وسائل العباد:۱/۱۱۲

[3] الکافی: ۳/۵۲ح۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۲۶۸ح۷۸۶؛ الاستبصار:۱/۱۸۴ح۶۴۴؛ وسائل الشیعہ:۳/۴۴۴ح۴۱۲۳؛ الوافی:۶/۱۶۹؛ عوالی اللئالی:۳/۵۲

[4] مراۃ العقول:۱۳/۱۵۲؛ ملاذ الاخیار:۲/۳۷۶؛ منتہی المطلب:۳/۲۳۲؛ مصابیح الظلام:۵/۳۷؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۲۱۵؛ مختلف الشیعہ:۱/۴۶۲؛ معالم الدین:۲/۵۵۸؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۵۵؛ مدارک الاحکام:۲/۲۹۹؛ المہذب البارع:۱/۲۲۶؛ شرح طہارۃ القواعد:۳۰۸؛ کشف الاسرار:۳/۴۸۲؛ مناھج الاخبار:۱/۲۲۹ (حسن بلکہ صحیح)

بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ اَلْحَائِضِ أَ تَغْسِلُ ثِيَابَهَا اَلَّتِي لَبِسَتْهَا فِي طَمْثِهَا قَالَ تَغْسِلُ مَا أَصَابَ ثِيَابَهَا مِنَ اَلدَّمِ وَ تَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ قُلْتُ لَهُ وَ قَدْ عَرِقَتْ فِيهَا قَالَ إِنَّ اَلْعَرَقَ لَيْسَ مِنَ اَلْحَيْضِ.

❂ سورہ بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض اپنے ان کپڑوں کو دھوئے جو اس نے حیض کی حالت میں پہنے ہوئے تھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں صرف ان کپڑوں کو دھوئے گی جن کو خون لگا ہو اور دوسروں کو رہنے دے۔

میں نے آپ علیہ السلام سے پھر پوچھا: اسے ان (کپڑوں) میں پسینہ بھی آیا ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پسینہ حیض تو نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

نجاست ثابت ہونے کے طریقے:

{123} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ أَصَابَ ثَوْبِي دَمُ رُعَافٍ أَوْ غَيْرُهُ أَوْ شَيْءٌ مِنْ مَنِيٍّ فَعَلَّمْتُ أَثَرَهُ إِلَى أَنْ أُصِيبَ لَهُ مِنَ اَلْمَاءِ فَأَصَبْتُ وَ حَضَرَتِ اَلصَّلاَةُ وَ نَسِيتُ أَنَّ بِثَوْبِي شَيْئاً وَ صَلَّيْتُ ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ تُعِيدُ اَلصَّلاَةَ وَ تَغْسِلُهُ قُلْتُ فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُ مَوْضِعَهُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ فَطَلَبْتُهُ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَدْتُهُ قَالَ تَغْسِلُهُ وَ تُعِيدُ قُلْتُ فَإِنْ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَتَيَقَّنْ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً ثُمَّ صَلَّيْتُ فَرَأَيْتُ فِيهِ قَالَ تَغْسِلُهُ وَ لاَ تُعِيدُ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ لِمَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّكَ كُنْتَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ طَهَارَتِكَ ثُمَّ شَكَكْتَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْقُضَ اَلْيَقِينَ بِالشَّكِّ أَبَداً قُلْتُ فَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَدْرِ أَيْنَ هُوَ فَأَغْسِلَهُ قَالَ تَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِكَ اَلنَّاحِيَةَ اَلَّتِي تَرَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهَا حَتَّى تَكُونَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ طَهَارَتِكَ قُلْتُ فَهَلْ عَلَيَّ إِنْ شَكَكْتُ فِي أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ أَنْ أَنْظُرَ فِيهِ قَالَ لاَ وَ لَكِنَّكَ إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تُذْهِبَ اَلشَّكَّ اَلَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِكَ قُلْتُ إِنْ رَأَيْتُهُ فِي ثَوْبِي وَ أَنَا فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ تَنْقُضُ اَلصَّلاَةَ وَ تُعِيدُ إِذَا شَكَكْتَ فِي مَوْضِعٍ مِنْهُ ثُمَّ رَأَيْتَهُ وَ إِنْ لَمْ تَشُكَّ ثُمَّ رَأَيْتَهُ رَطْباً قَطَعْتَ اَلصَّلاَةَ وَ غَسَلْتَهُ ثُمَّ بَنَيْتَ عَلَى اَلصَّلاَةِ لِأَنَّكَ لاَ تَدْرِي لَعَلَّهُ شَيْءٌ أُوقِعَ عَلَيْكَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ تَنْقُضَ اَلْيَقِينَ بِالشَّكِّ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میرے کپڑوں پر نکسیر وغیرہ کا خون لگ گیا یا کوئی

---

[1] الکافی: ۱۰۹/۳ ح ۱؛ الاستبصار: ۱۸۶/۱ ح ۶۵۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۷۰/۱ ح ۷۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۹/۳ ح ۴۱۳۸؛ الوافی: ۱۷۳/۶

[2] مراۃ العقول: ۲۵۲/۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۲۸/۱

[3] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱۰۱/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۹۳/۲

اور (نجس) شیئ جیسے منی وغیرہ لگ گئی اور میں نے اس کے دھبے دیکھے تو مجھے پانی کی تلاش ہوئی پس مجھے پانی مل گیا لیکن نماز کا وقت آ گیا تو میں نے نماز پڑھ لی اور یہ بھول گیا کہ میرے کپڑے میں کچھ لگا ہوا ہے اور نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے دھولو اور پھر سے نماز پڑھو

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا کہ اگر میں اس متاثرہ جگہ کو نہ دیکھ سکا مگر مجھے علم ہے کہ اس میں کہیں نہ کہیں کچھ لگا ہوا ہے لیکن میں نے وہ جگہ بہت تلاش کی جو مجھے نہ مل سکی۔ اب جب میں نے اس کپڑے میں نماز پڑھ لی تو وہ جگہ مل گئی تو (اب کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھولو اور پھر سے نماز پڑھو۔

میں نے عرض کیا: اگر مجھے شبہ ہو کہ اس میں کچھ لگ گیا ہے اور اس کا یقین نہ ہو۔ میں نے بہت تلاش کیا اور وہ جگہ نہیں ملی اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لی اور نماز کے بعد تلاش کیا تو وہ جگہ مل گئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑا دھولو اور نماز کا اعادہ نہ کرو۔

میں نے عرض کیا: یہ کیوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ تمہیں کپڑے کی طہارت کا یقین تھا اور نماز کے بعد شک ہوا پس تمہیں نہیں چاہیے کہ کسی وقت بھی اپنے یقین کو شک سے توڑو۔

میں نے عرض کیا: مجھے اس کا علم ہے کہ اس کپڑے میں نجاست لگی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں لگی ہے تا کہ اس کو دھولوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کے اس حصے کو دھولو جس حصے کے متعلق تمہارا خیال ہے کہ وہاں نجاست لگی ہے تا کہ تمہیں کپڑے کی طہارت کا یقین ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: اگر مجھے شک ہے کہ اس کپڑے میں کوئی نجاست لگ گئی ہو گی تو کیا میں اسے الٹ پلٹ کر دیکھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس لئے کہ تمہارا اس سے مقصد صرف یہ ہے کہ تم اس شک کو دور کرو جو تمہارے دل میں واقع ہوا ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر یہ صورت ہو کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور میری نگاہ اس نجاست پر پڑ گئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں کسی حصے پر شک تھا پھر تم نے اسے دیکھ بھی لیا تو نماز توڑ دو اور (دھوکر) دوبارہ پڑھو اور اگر شک نہیں تھا لیکن اتفاق سے کوئی رطوبت دیکھ اور نماز قطع کر کے اسے دھولیا پھر نماز پڑھنے لگے جبکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تمہارے اوپر کوئی شے لگی ہوئی ہے تو تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ اپنے یقین کو شک سے توڑو۔ [1]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۱ ح ۱۳۳۵؛ علل الشرائع: ۲/۳۶۱ باب ۸۰ ح ۱؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۲۴ و ۸۰/۲۶۷؛ الوافی: ۶/۱۶۵؛ الاستبصار: ۱/۱۸۳ ح ۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۶ ح ۴۱۹۲ و ۳/۴۷۷ ح ۴۲۲۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{124} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ نَظِيفٌ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ قَذِرٌ فَإِذَا عَلِمْتَ فَقَدْ قَذِرَ وَمَا لَمْ تَعْلَمْ فَلَيْسَ عَلَيْكَ.

✿ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر شے پاک ہے جب تک اس کی نجاست کا علم و یقین نہ ہو۔ پس جب نجاست کا علم ہو جائے تب نجس ہے اور جب تک علم نہیں ہے تو تم پر کچھ بھی نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{125} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا أُبَالِي أَبَوْلٌ أَصَابَنِي أَوْ مَاءٌ إِذَا لَمْ أَعْلَمْ.

✿ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب تک مجھے علم و یقین نہ ہو جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ مجھے پیشاب لگا ہے یا پانی۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۳؛ نھایۃ المامول: ۲/۵۸؛ درر الفوائد: ۲/۵۲۲؛ مصباح الاصول: ۲/۵۸؛ اصول الاستنباط: ۱/۲۷۵؛ البدایۃ فی توضیح الکفایۃ: ۴/۲۰۴؛ بدایۃ الوصول فی شرح کفایۃ الاصول: ۸/۱؛ کشف الاسرار: ۳/۶۷۴؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۹۰؛ الاصول نجم آبادی: ۳/۱۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۱۸؛ ریاض المسائل: ۲/۱۱۵؛ منتھی الدرایۃ: ۷/۱۵۳؛ الرسائل الاصولیہ: ۲۴۴؛ الھدایہ فی الاصول: ۴/۵۴؛ شرح فارسی کفایۃ الاصول: ۵/۲۹۴؛ المسالک الجامعیہ: ۴۲۴؛ اوثق الوسائل: ۵۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/۵۳۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱۷؛ کتاب المضاربہ اسماعیلپور: ۱۰۸؛ جواھر الکلام: ۶/۱۸۲؛ مناط الاحکام: ۲۳۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۶۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۹۴؛ اصول الفقہ حلی: ۹/۵۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۶۸

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۳ ح ۷۳۵؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۲ ح ۱۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۷ ح ۴۱۹۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۷؛ الاستبصار: ۱/۱۸۰ ح ۶۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۵؛ الوافی: ۶/۱۵۳

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۳۴۶؛ روضۃ المتقین: ۱/۳۸۸؛ تنقیح مبانی العروہ: ۱/۴۱۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۱۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۶۹؛ المحجۃ البیضاء: ۳/۲۲۳؛ الاصول الاصیلہ: ۹۴؛ ہدایۃ الوصول: ۸/۵۵؛ القواعد الاصولیہ: ۳/۳۰۶؛ شرح فارسی کفایۃ الاصول: ۵/۳۱۱؛ ھدایۃ العقول: ۶/۶۹؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۹۷؛ القواعد الفقہیہ: ۱۵۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۴۰۷؛ الاحکام: ۶/۴۳۳؛ معجم الاحادیث المعتبرہ: ۴/۱۵۳؛ کفایۃ الاصول: ۴/۴۶۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۱۰؛ الدرر النجفیہ: ۲/۳۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۳ ح ۷۳۵؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۲ ح ۱۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۷ ح ۴۱۹۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۷؛ الاستبصار: ۱/۱۸۰ ح ۲۶۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۵؛ الوافی: ۶/۱۵۳

[5] ملاذ الاخیار: ۲/۳۴۶؛ روضۃ المتقین: ۱/۳۸۸؛ تنقیح مبانی العروہ: ۱/۴۱۸؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (القضا): ۳۷۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۵۳۷

پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

{126} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَالَ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ فِيهِ مَاءٌ فَمَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَجَرٍ وَ قَدْ عَرِقَ ذَكَرُهُ وَ فَخِذَاهُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَ فَخِذَيْهِ وَ سَأَلْتُهُ عَمَّنْ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ عَرِقَتْ يَدُهُ فَأَصَابَ ثَوْبَهُ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ قَالَ لاَ.

❁ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی جگہ پیشاب کیا جہاں پانی موجود نہ تھا اور اس نے (مجبوری میں) پتھر (یا ڈھیلے وغیرہ) سے مقام بول کو خشک کیا بعدازاں اسے اس مقام پر اور رانوں پر پسینہ آیا (اور ادھر کی تری ادھر لگ گئی) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پانی ملنے پر) اپنے عضو خاص اور رانوں کو دھوئے پھر میں نے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے (جس سے اس کے ہاتھ کو پیشاب لگ جاتا ہے) پھر اس کے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور اس سے اس کا کپڑا الگ جاتا ہے تو کیا کپڑے کو دھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{127} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَكَمِ بْنِ حُكَيْمٍ اِبْنِ أَخِي خَلاَّدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَبُولُ فَلاَ أُصِيبُ اَلْمَاءَ وَ قَدْ أَصَابَ يَدِي شَيْءٌ مِنَ اَلْبَوْلِ فَأَمْسَحُهُ بِالْحَائِطِ وَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ تَعْرَقُ يَدِي فَأَمْسَحُ وَجْهِي أَوْ بَعْضَ جَسَدِي أَوْ يُصِيبُ ثَوْبِي فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ حکم بن حکیم صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں پیشاب کرتا ہوں مگر مجھ (استنجاء کے لئے) پانی دستیاب نہیں ہوتا اور میرے ہاتھ کو کچھ پیشاب لگ جاتا ہے اور میں اسے دیوار پر یا خاک میں ملتا ہوں پھر میرے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور میں وہ ہاتھ منہ پر یا جسم کے کسی حصہ پر یا کپڑے کو لگاتا ہوں تو (کیا وہ نجس ہوں گے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۱ح ۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۱ح ۳۹۷۶ و ۴۰۱۷ح ۴؛ الوافی: ۶/۱۲۶

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۴۱۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۴۲؛ معالم الدین: ۲/۸۶۱؛ فقہ الصادق ؑ: ۳/۳۵۵؛ لوامع الاحکام: ۲۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۵۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۹۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۴۹۳؛ موسوعہ العلامہ البلاغی: ۷/۱۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۹۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۲۲۴؛ دلیل العروۃ: ۲/۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۴۳۸؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۸۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۶۷؛ مہذب الاحکام: ۱/۴۵۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۶۹ح ۱۵۸؛ الکافی: ۳/۵۵ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۰ح ۷۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۱ح ۳۹۷۵؛ الوافی: ۶/۱۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{128} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقَعُ ثَوْبُهُ عَلَى حِمَارٍ مَيِّتٍ هَلْ تَصْلُحُ لَهُ ٱلصَّلاَةُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يُغْسَلَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غَسْلُهُ وَ لْيُصَلِّ فِيهِ وَ لاَ بَأْسَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کا کپڑا مردہ گدھے پر پڑ جائے تو کیا اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{129} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي ٱلْإِنَاءِ وَ هِيَ قَذِرَةٌ قَالَ يُكْفِي ٱلْإِنَاءَ.

❂ ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی برتن میں ہاتھ ڈالتا ہے جبکہ اس کا ہاتھ نجس ہوتا ہے تو (کیا پانی نجس ہوجائے گا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (ہاں) برتن کو انڈیل دے۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین:۱/۳۴۷و۲/۱۳۸؛شرح العروۃ:۲/۳۲؛مدارک العروۃ:۳/۳۷۷؛مستند العروۃ:۲/۲۹۹؛دلیل العروۃ:۲/۸۸؛تفصیل الشریعہ:۴/۱۹۲؛فقہ الصادقؑ:۳/۳۵۷؛کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱/۳۱۸؛تنقیح مبانی العروۃ:۱/۲۰۳؛مستمسک العروۃ:۱/۴۸۲؛الموسوعہ الفقہیہ:۱۰/۳۵۷؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۴۶۸؛کتاب الطہارۃ خمینی:۴/۱۶؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۸۰؛بحوث العروۃ (الطہارۃ):۱/۲۰۳؛مفتاح البصیرۃ:۲/۴۱۴؛بغیۃ الہدٰۃ:۲/۵۹۳؛صراط الیقین:۲/۲۰۳؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۲/۳۱۳؛ینابیع الاحکام:۱/۷۸۲؛دروس تمہیدیہ:۱/۱۳۳؛موسوعہ الامام الخوئی:۳/۲۲۲؛موسوعہ البرغانی:۲/۱۴۷

[2] تہذیب الاحکام:۱/۲۷۶ح۸۱۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۱۱۶؛ الاستبصار:۱/۱۹۲ح۶۷۲؛ بحارالانوار:۷۷/۷۷؛ وسائل الشیعہ:۳/۴۴۲ح۴۱۱۱؛ الوافی:۶/۲۰۸

[3] ملاذ الاخیار:۲/۴۱۶؛معتصم الشیعہ:۲/۳۷۱؛التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۵۴۸؛شرح العروۃ:۶/۲۵۴؛بدایع البحوث:۴/۳۰۷؛موسوعہ البرغانی:۲/۲۳۱؛الدر الباہر:۴۲۸؛شرح طہارۃ القواعد:۳۸۶؛مفتاح الکرامہ:۲/۱۷۹؛بحوث فی شرح العروۃ:۳/۱۵۴؛کشف اللثام:۱/۴۴۶؛المناظر الناضرۃ (الطہارۃ):۹/۳۴۳؛مجمع الفائدہ:۱/۳۷۳؛شرح حلقات الاصول:۱۹/۴۲۴؛دلیل العروۃ:۲/۴۶؛مہذب الاحکام:۱/۳۳۲؛مصابیح الظلام:۴/۴۴۷؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۶۶؛مستمسک العروۃ:۱/۳۳۵؛کتاب الطہارۃ طاہری:۲۸۴؛الحدائق الناضرۃ:۵/۶۷؛غنائم الایام:۱/۳۹۸؛مصباح الہدیٰ:۱/۳۴۸

[4] تہذیب الاحکام:۱/۳۹ح۱۰۵؛وسائل الشیعہ:۱/۱۵۳ح۳۸۱؛الوافی:۶/۶۵؛مسند الامام الرضاؑ:۲/۱۴۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{130} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَعَهُ إِنَاءَانِ فِيهِمَا مَاءٌ فَوَقَعَ فِي أَحَدِهِمَا قَذَرٌ وَ لاَ يَدْرِي أَيُّهُمَا هُوَ وَلَيْسَ يَقْدِرُ عَلَى مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ يُهَرِيقُهُمَا جَمِيعاً وَيَتَيَمَّمُ .

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس پانی کے دو برتن ہیں جن میں سے ایک میں کوئی نجاست گر جاتی ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سا برتن ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ پانی تک دسترس ہے تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں برتنوں کا پانی انڈیل دے اور تیمم کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{131} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ٱلنَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْفَأْرَةِ ٱلرَّطْبَةِ قَدْ وَقَعَتْ فِي ٱلْمَاءِ تَمْشِي عَلَى ٱلثِّيَابِ أَيُصَلَّى فِيهَا قَالَ اِغْسِلْ مَا رَأَيْتَ مِنْ أَثَرِهَا وَ مَا لَمْ تَرَهُ فَانْضِحْهُ بِٱلْمَاءِ .

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ چوہا پانی میں گرا اور پھر باہر نکلا تو وہ اس تر حالت میں کپڑوں پر چلتا پھرتا رہا تو کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں جہاں اس کے چلنے کے نشانات ہیں ان کو دھوڈالو اور جہاں جہاں نشان نظر نہ آئے وہاں پانی چھڑک

---

[1] ملاذ الاخیار:۱/۱۶۸؛ مفتاح البصیرة:۱/۴۰۹؛ الاقوال المختارة فی احکام الطہارة:۱/۲۱۱؛ التنقیح فی شرح:۲/۱۷۳؛ جواہر الکلام:۱/۱۱۰؛ ذخیرة المعاد:۱/۱۲۴؛ کتاب الطہارة خمینی:۳/۳۸۰؛ کتاب الطہارة انصاری:۱/۱۰۹؛ المعالم الزلفیٰ:۱۵۶؛ مہذب الاحکام:۱/۱۷۰؛ موسوعہ الامام الخوئی:۳/۲۱۲؛ دروس تمہیدیہ:۱/۱۳۵؛ شرح العروة:۱/۲۴۲؛ مصابیح الاحکام:۱/۱۶۸؛ القواعد الاصولیہ:۱/۳۲۰؛ بدایع البحوث:۴/۳۰۵؛ کتاب الطہارة طاہری:۴۴۰؛ تنقیح مبانی العروة (الطہارة):۱/۵۲۱؛ رح طہارة القواعد:۱۲۸؛ صراط الیقین:۱/۷۵؛ فقہ الشیعہ (الطہارة):۲/۸۹؛ مدارک العروة:۱/۲۲۲؛ مصابیح الاحکام:۱/۳۲۸؛ تفصیل الشریعہ:۵/۱۸۷

[2] تہذیب الاحکام:۱/۴۰۷ح۱۲۸۱؛ الکافی:۳/۱۰ح۶؛ الاستبصار:۱/۲۱ح۴۸؛ وسائل الشیعہ:۱/۱۵۱ح۳۷۶؛ الوافی:۶/۶۰؛

[3] ملاذ الاخیار:۳/۱۶۶؛ مراة العقول:۱۳/۷؛ مستمسک العروة:۱/۱۴۲؛ مصباح الہدیٰ:۱/۲۴۷؛ مہذب الاحکام:۱/۲۷۴؛ فقہ الصادقؑ:۱/۲۰۷؛ بغیة الہدٰة:۱/۱۶۱؛ کتاب الطہارة انصاری:۱/۲۷۸؛ تبصرة الفقہاءؒ:۱/۳۴۰؛ شرح طہارة القواعد:۲۴۳؛ اوثق الوسائل:۳۲۰؛ زبدة الاصول:۳/۱۳۲؛ مدارک العروة:۲/۶۱؛ الدرر النجفیہ:۲/۱۳۲؛ فرائد الاصول:۳/۳۵۱؛ تفصیل الشریعہ:۱۷/۶۵؛ شرح حلاقات الاصول:۱۹/۴۲۲؛ بحر الفوائد:۵/۱۶۳؛ التنقیح فی شرح:۲/۴۲۵؛ مصباح الفقیہ:۱/۷۶

دو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{132} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ٱلْكَلْبِ وَٱلْفَأْرَةِ أَكَلاَ مِنَ ٱلْخُبْزِ وَشِبْهِهِ قَالَ يُطْرَحُ مِنْهُ وَيُؤْكَلُ ٱلْبَاقِي.

۞ عمار ساباطی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے کتے اور چوہے کے متعلق پوچھا گیا کہ جب وہ روٹی اور اس جیسی کسی چیز کو کھالیں تو (کیا وہ ساری نجس ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں سے منہ لگائیں اس کو الگ کر کے پھینک لو اور باقی کو کھالو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{133} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ ٱلْفَأْرَةُ فِي ٱلسَّمْنِ فَمَاتَتْ فَإِنْ كَانَ جَامِداً فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا وَكُلْ مَا بَقِيَ وَإِنْ كَانَ ذَائِباً فَلاَ تَأْكُلْهُ وَٱسْتَصْبِحْ بِهِ وَٱلزَّيْتُ مِثْلُ ذَلِكَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب چوہا گھی میں گرجائے (اور مرجائے) تو اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کو نکالنے کے بعد وہ جگہ اور اس کے اردگرد سے کچھ جگہ پھینک دو اور باقی کھالو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو پھر مت کھاؤ اور اس سے چراغ جلاؤ اور یہی حکم تیل کا ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۶۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۶ ح ۱۵۲۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۴۸؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۲۲؛ قرب الاسناد: ۱۹۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۵۷۷ ح ۲۷۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۰ ح ۴۱۷۶؛ الوافی: ۶/۲۰۶

[2] مراۃ العقول: ۳/۱۶۹؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳؛ مصابیح الفقیہ: ۷/۱۶۹؛ جواہر الکلام: ۵/۳۰۷؛ منتھی المطلب: ۳/۲۳۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۴۲۱؛ سند العروۃ: ۲/۲۵۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۵۳؛ مشارق الشموس: ۳/۵۰۰؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/۴۶۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/۱۴۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۴۰۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۹۷؛ ایضاح الفوائد: ۱/۲۷؛ دلیل العروۃ: ۱/۵۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۹؛ کنز الفوائد: ۱/۴۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۴۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳؛ مجموع الرسائل: ۳۶۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۵۱۵؛ التنقیح فی شرح: ۳/۱۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۹۴؛ معالم الدین: ۲/۱۷؛ رسالہ القلم طلاب البحرین: ۲۳/۱۸۸؛ صراط الیقین: ۱/۲۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۴ ح ۸۳۲؛ قرب الاسناد: ۲۷۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۵ ح ۴۱۹۰؛ بحارالانوار: ۷۷/۵۶؛ الوافی: ۱۹/۱۲۱

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۹۴؛ مقامع الفضل: ۲/۶۶؛ مشارق الشموس: ۴/۱۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۹۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۴؛ التحفۃ السنیہ: ۲۴۰؛ لوامع الاحکام: ۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۹۴

[5] تہذیب الاحکام: ۹/۸۵ ح ۳۶۰؛ الکافی: ۶/۲۶۱ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۵ ح ۵۲۷ و ۱۷/۹۷ ح ۲۲۰۷۵؛ الوافی: ۱۹/۱۱۸؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

﴿احکام نجاسات﴾

{134} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِلاِسْتِنْجَاءِ حَدٌّ قَالَ لاَ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ وَيَبْقَى الرِّيحُ قَالَ الرِّيحُ لاَ يُنْظَرُ إِلَيْهَا.

❂ ابن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا استنجاء کی کوئی حد مقرر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بس صرف اس جگہ کو صاف کرنا ہے

میں نے عرض کیا: وہ جگہ تو صاف ہو جاتی ہے مگر بدبو باقی رہ جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدبو کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4]

قول مؤلف:

یعنی عین نجاست کا ازالہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

{135} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يَسِيلُ مِنْ أَنْفِهِ الدَّمُ هَلْ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ بَاطِنَهُ يَعْنِي جَوْفَ الْأَنْفِ فَقَالَ إِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ناک سے خون بہہ نکلے تو کیا ناک کے اندرونی حصہ کا دھونا لازم ہے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۹۹/۱۴؛ منتقد المنافع: ۳۹۱/۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۵۳/۱؛ دلیل العروۃ: ۶۰/۲؛ سند العروۃ: ۴۸/۱؛ تنقیح مبانی العروہ: ۳۱۱/۲؛ مدارک العروۃ: ۴۶/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳۸۱/۳؛ مصباح الفقیہ: ۲۸۳/۱؛ مشارق الشموس: ۹۱/۴؛ مسالک الافہام: ۸۱/۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۱۵/۱؛ مستمسک العروۃ: ۴۶۸/۱؛ المناھل: ۲۸۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱۳۲/۱؛ مصابیح الاحکام: ۲۲۳/۳؛ المکاسب المحرمہ: ۱۲۹/۱؛ مستند الشیعہ: ۲۷/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۵۴/۳۶؛ کشف اللثام: ۲۹۸/۹

[2] الکافی: ۱۷/۳ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۸/۱ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۲/۱ ح ۸۵۹؛ الوافی: ۱۲۴/۶

[3] تنقیح مبانی العروۃ: ۳۷/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴۲۸/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱۵۴/۱؛ الدر الباھر: ۱۳۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱۷۵/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷۸/۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲۸۵/۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲۲۲/۳

[4] شرح مازندرانی: ۲۱۹/۱؛ مراۃ العقول: ۵۷/۱۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۹۱/۱؛ جواھر الکلام: ۴۰۸/۳؛ لوامع الاحکام: ۲۲۵؛ الدر الباھر: ۴۷۷؛ شرح العروۃ: ۱۱۶؛ ریاض المسائل: ۹۷/۱؛ کشف اللثام: ۲۰۵/۱؛ مستند الشیعہ: ۳۰۸/۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴۴۹/۱؛ ینابیع الاحکام: ۳۸۶/۲؛ ایضاح الفرائد: ۶۶۸/۲؛ مصباح الفقیہ: ۷۴/۲؛ مستمسک العروۃ: ۲۰۸/۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: صرف ظاہری حصہ کا دھونا لازم ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{136} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْجُرْحِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ صَاحِبُهُ قَالَ يَغْسِلُ مَا حَوْلَهُ.

❁ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ زخم کو کس طرح دھویا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اردگرد والی جگہ کو دھولو [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{137} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلسِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلاَءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلثَّوْبِ يُصِيبُهُ اَلْبَوْلُ قَالَ اِغْسِلْهُ فِي اَلْمِرْكَنِ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ غَسَلْتَهُ فِي مَاءٍ جَارٍ فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کپڑے کو پیشاب لگ جائے تو (کیسے پاک کیا جائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی لگن (برتن) میں دھوئے تو دو بار اور اگر آب جاری میں دھوئے تو ایک بار کافی ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵۹/۳ ح ۵؛ بحارالانوار: ۱۳۱/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۸/۳ ح ۴۰۹۸؛ تہذیب الاحکام: ۴۲۰/۱ ح ۱۳۳۰؛ الوافی: ۱۸۸/۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶۵/۱۳؛ منتھی المطلب: ۱۸۹/۳ و ۲۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۲۰۱/۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۳/۷/۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: شرح العروہ حائری: ۳۹۵/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳۸۰/۲؛ المعلقات علی العروۃ: ۱۸۸/۱؛ التنقیح فی شرح: ۲۵۱/۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱۶۵/۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲۸/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۳۳۱/۲؛ انوار الفقاھۃ: ۳۸۳/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۱۳/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۴۶/۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳۰۵/۲؛ مشارق الشموس: ۵۷/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴۹۶/۵؛ غنائم الایام: ۴۳۷/۱؛ دراسات فقہیہ: ۷۷؛ العمل الابقیٰ: ۵۷۶/۱؛ مستند الشیعہ: ۳۴۴/۱

[3] الکافی: ۳۲/۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳۶۲/۱ ح ۱۰۹۵؛ الاستبصار: ۷۷/۱ ح ۲۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۷/۳ ح ۴۰۹۶؛ عوالی اللئالی: ۱۹۹/۲

[4] مراۃ العقول: ۱۰۸/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵۵/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳۰۲/۳؛ مصابیح الظلام: ۴۳۲/۳؛ شرح العروۃ: ۱۹۴/۶؛ مصابیح المنہاج: ۴۲۱/۲؛ ینابیع الاحکام: ۶۷۱/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵۹۳/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹۴/۶؛ المناظر الناضرۃ: ۳۶۱/۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۵۵/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۳/۴؛ مستمسک العروۃ: ۵۳۲/۲؛ مستند الشیعہ: ۲۰۲/۲

[5] تہذیب الاحکام: ۲۵۰/۱ ح ۷۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۷/۳ ح ۳۹۶۶؛ بحارالانوار: ۱۰۳/۷۷؛ الوافی: ۱۳۹/۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{138} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ تَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَ إِنْ كَانَ قَدْ أَكَلَ فَاغْسِلْهُ غَسْلاً وَ الْغُلاَمُ وَ الْجَارِيَةُ فِي ذَلِكَ شَرَعٌ سَوَاءٌ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے بچہ کے پیشاب کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر پانی ڈال دو اور اگر وہ روٹی کھاتا ہے تو پھر اسے باقاعدہ دھولو اور اس سلسلے میں بچہ اور بچی کا حکم ایک ہی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح [3] یا پھر حسن ہے۔ [4]

{139} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْبَوْلُ فَيَنْفُذُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ وَ عَنِ الْفَرْوِ وَ مَا فِيهِ مِنَ الْحَشْوِ قَالَ اغْسِلْ مَا أَصَابَ مِنْهُ وَ مَسَّ الْجَانِبَ الْآخَرَ فَإِنْ أَصَبْتَ مَسَّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاغْسِلْهُ وَ إِلاَّ فَانْضِحْهُ بِالْمَاءِ.

❁ ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس کپڑے کے متعلق سوال کیا جسے ایک طرف سے پیشاب لگے اور دوسری طرف سے پار ہو جائے یا پوستین اور وہ کپڑا جس میں روئی وغیرہ بھری ہوئی ہو اور اسے پیشاب لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۳۶؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۷۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۱۳۴؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۱۷؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۲۶۰؛ مدارک العروہ: ۲/۲۷۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۴۳۴؛ شرح العروۃ: ۴/۵۶؛ غنایم الایام: ۱/۴۳۷؛ منتھی المطلب: ۱/۱۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۱؛ سندالعروۃ: ۱/۱۲۶؛ التنقیح فی شرح: ۲/۴۴۸؛ العمل الابقیٰ: ۱/۵۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۳۷؛ کتاب الطہارۃ مصطفیٰ خمینی: ۱/۱۹۳؛ معالم الدین: ۲/۶۴۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۷۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۵۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۲۹۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۵۵؛ الحبل المتین: ۱/۴۱۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۱۷؛ دراسات فقہیہ: ۷۳؛ المسالک الجامعیہ: ۲۶۰؛ صراط الیقین: ۲/۲۱۵؛ جواہر الکلام: ۱/۳۵۳ و ۶/۱۸۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۷۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۱؛ لوامع الاحکام: ۱۷۵

[2] الکافی: ۳/۵۶ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۴۹ ح ۷۱۵؛ الاستبصار: ۱/۱۷۳ ح ۶۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۷ ح ۳۹۶۸؛ الوافی: ۶/۱۴۱

[3] دلیل العروۃ: ۲/۳۸۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۲۲؛ کتاب الطہارہ خمینی: ۳/۴۵۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۲۱؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۴۴۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۷۵؛ شرح العروۃ حائری: ۲/۲۵۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۸۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۴۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۲؛ وسائل العباد: ۱/۸۸؛ جامع المدارک: ۱/۲۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۳۲۳

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۵۲؛ کشف اللثام: ۱/۴۴۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۲؛ لوامع الاحکام: ۱۰۰؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۵۹؛ غنائم الایام: ۱/۴۴۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۴۳۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۳۷؛ معالم الدین: ۲/۷۰۵؛ جواہر الکلام: ۵/۲۷۴؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۳۹؛ ریاض المسایل: ۲/۱۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۵۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنی مقدار اور جس جانب پیشاب لگا ہوا ہے اسے دھوڈالو اور دوسری جانب سے ہاتھ لگالو اور اگر اس میں سے کسی شے کو مَس کرنا چاہتے ہو تو اسے دھولو ورنہ صرف اس پر پانی چھڑک دو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{140} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلطِّنْفِسَةُ وَ اَلْفِرَاشُ يُصِيبُهُمَا اَلْبَوْلُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِمَا وَ هُوَ ثَخِينٌ كَثِيرُ اَلْحَشْوِ قَالَ يُغْسَلُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ فِي وَجْهِهِ

❁ ابراہیم بن ابومحمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ تکیہ اور بچھونا کو اگر پیشاب لگ جائے تو ان کا کیا کیا جائے جبکہ وہ موٹے ہوں اور ان میں بہت سی روئی وغیرہ بھری ہوئی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے منہ کی جانب سے ظاہری حصہ کو دھولیا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{141} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ آمُرُ اَلْجَارِيَةَ فَتَغْسِلُ ثَوْبِي مِنَ اَلْمَنِيِّ فَلاَ تُبَالِغُ غَسْلَهُ فَأُصَلِّي فِيهِ فَإِذَا هُوَ يَابِسٌ قَالَ أَعِدْ صَلاَتَكَ أَمَّا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ غَسَلْتَ أَنْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

❁ میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ میرا وہ کپڑا دھوئے جسے منی لگی ہوئی تھی تو اس نے اسے اچھی طرح نہیں دھویا اور میں نے اس میں نماز پڑھ لی مگر بعد از اں پتہ چلا کہ اس میں خشک منی موجود ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نماز کا اعادہ کرو البتہ اگر تم نے خود وہ کپڑا دھویا ہوتا تو پھر تم پر کچھ نہیں تھا۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۵ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۰ ح ۳۹۷۳؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۳۱؛ الوافی: ۶/۱۴۰

[2] مصابیح الظلام: ۵/۷۸؛ مصباح المنہاج: ۱/۳۹۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳/۳۶۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۸۶؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۹۶؛ جواھر الکلام: ۳/۳۶۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۳۰

[3] الکافی: ۳/۵۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۱ ح ۷۲۴؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۶۹ ح ۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۰ ح ۳۹۷۲؛ الوافی: ۶/۱۴۰؛ بحارالانوار: ۷/۱۳۱

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۳۱؛ جواہر الکلام: ۶/۱۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۸؛ شرح مازندرانی: ۱/۴۴۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۶۱؛ لوامع الاحکام: ۱۶۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۷۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/۳۹؛ معالم الدین: ۲/۶۵۶؛ غنائم الایام: ۱/۴۶۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۸۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۲۹؛ مفتاح البسیرۃ: ۱/۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳۰۷؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۲؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۳۱

[5] الکافی: ۳/۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۲ ح ۷۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۸ ح ۴۰۶۷؛ الوافی: ۶/۱۶۱

تحقیق:

حدیث حسن ہے [1] یا پھر صحیح ہے [2]

{142} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَ هُوَ بِالْفَلاَةِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يَطْرَحُ ثَوْبَهُ وَ يَجْلِسُ مُجْتَمِعاً فَيُصَلِّي فَيُومِئُ إِيمَاءً.

محمد بن علی حلبی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو کسی جنگل میں تھا اور جنب ہو گیا اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا تھا جسے منی لگ گئی، فرمایا: وہ تیمم کرے اور (نجس) کپڑا دور پھینک دے اور سکڑ کر بیٹھ جائے اور اشارہ سے نماز پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{143} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي فَلاَةٍ مِنَ اَلْأَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَجْنَبَ فِيهِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يُصَلِّي عُرْيَاناً قَاعِداً يُومِئُ إِيمَاءً.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی جنگل میں ہے اور اس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا تھا جس میں جو جنب ہو گیا اور اسے پانی بھی دستیاب نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیمم کر کے کھڑے ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے [5]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۵۵؛ تفصیل الشریع: ۴/ ۹۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/ ۱۹۷؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۲۴۱؛ غنایم الایام: ۱/ ۴۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۴۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۳۴۱؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۱۵۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۲۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۲۴۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۵۴۱؛ لوامع الاحکام: ۱۷۶؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/ ۳۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/ ۳۵۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۷۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/ ۲۰۵

[2] منیۃ الراغب: ۸۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۳۶؛ رسائل فی الاصول والفقہ حائری: ۵۰۸؛ سند العرۃ (الطہارۃ): ۲/ ۳۴۹؛ الرسائل الفشارکیہ: ۳۶۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصاۃ): ۱/ ۱۶۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۶ ح ۱۲۷۸؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۸ ح ۵۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۸۶ ح ۴۲۵۱؛ الوافی: ۷/ ۴۴۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۶۵ و ۴/ ۲۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۱۷۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۹۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۹۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۱۴؛ المناظر الناضرۃ: ۴/ ۱۷۹

[5] الکافی: ۳/ ۳۹۶ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۳ ح ۸۸۱؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۸ ح ۵۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۸۶ ح ۴۲۴۸؛ الوافی: ۷/ ۴۴۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

قول مؤلف:

بیٹھ کر نماز پڑھے یا کھڑے ہو کر ہر دو صورت جائز ہوگا یا یہ کہ اس کی کوئی صورت بدل جائے نیز یہ کہ ایک تیسری صورت بھی ہے کہ ننگے نماز نہ پڑھے بلکہ اسی لباس میں پڑھے۔اس کا ذکر حدیث 652 کے ضمن میں موجود ہے (واللہ اعلم)

{144} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِ أَخِيهِ دَماً وَ هُوَ يُصَلِّي قَالَ لاَ يُؤْذِنُهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے (دینی) بھائی کے کپڑے میں کچھ خون دیکھتا ہے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے خبر نہ دو یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{145} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلدَّنِّ يَكُونُ فِيهِ اَلْخَمْرُ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ خَلٌّ أَوْ مَاءٌ أَوْ كَامَخٌ أَوْ زَيْتُونٌ قَالَ إِذَا غُسِلَ فَلاَ بَأْسَ وَ عَنِ اَلْإِبْرِيقِ وَ غَيْرِهِ يَكُونُ فِيهِ اَلْخَمْرُ أَ يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ مَاءٌ قَالَ إِذَا غُسِلَ فَلاَ بَأْسَ وَ قَالَ فِي قَدَحٍ أَوْ إِنَاءٍ يُشْرَبُ فِيهِ اَلْخَمْرُ قَالَ تَغْسِلُهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ سُئِلَ أَ يُجْزِيهِ أَنْ يُصَبَّ اَلْمَاءُ فِيهِ قَالَ لاَ يُجْزِيهِ حَتَّى يَدْلُكَهُ بِيَدِهِ وَ يَغْسِلَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

۞ عمار بن موسی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ مٹکہ جس میں پہلے شراب تھی کیا اس میں سرکہ یا

---

[1] مراۃ العقول:۱۳/۳۰۶؛ ملاذ الاخیار:۴/۲۲۶؛ فقہ الصادقؑ:۵/۱۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ:۳/۴۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۱/۱۶۶؛ موسوعہ البرغانی:۲/۳۰۰؛ بیان الفقہ:۷/۲۲؛ تفصیل الشریعہ:۴/۳۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۱/۵۱۳؛ المسالک الجامعیہ:۴۵۲؛ مصباح الفقیہ:۱۰/۴۱۳؛ ریاض المسائل:۲/۱۳۰؛ مدارک العروۃ:۱۳/۳۰۱؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۲/۳۹۶؛ لزبدۃ الفقہیہ:۲/۴۷؛ وسائل العباد:۱/۱۲۲؛ المناظر الناضرۃ:۴/۱۷۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۴/۳۲۳؛ مستمسک العروۃ:۵/۳۹۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۱۳۳؛ غنائم الایام:۲/۲۹۴؛ مہذب الاحکام:۵/۳۳۷؛ جواھر الکلام:۸/۱۹۹؛ مصابیح الظلام:۶/۲۵۹؛ مستند الشیعہ:۳/۴۷۵

[2] الکافی:۳/۴۰۶ح۸؛ تہذیب الاحکام:۲/۳۶۱ح۱۴۹۳؛ وسائل الشیعہ:۳/۴۸۷ح۴۲۵۲؛ الوافی:۶/۱۹۱؛ بحار الانوار:۸۰/۳۶۷

[3] مراۃ العقول:۱۵/۳۲۶؛ حدود الشریعہ:۱/۳۳۳؛ مجمع الفوائد:۱/۹۰؛ تذکرۃ الفقہا:۲/۵۰۹؛ مصباح الفقیہ:۸/۲۰۶؛ تفصیل الشریعہ:۵/۱۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ:۲/۲۷۹؛ مصباح الہدیٰ:۲/۶۷؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۴۱۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۴/۱۵۶؛ مصباح لمنہاج (الطہارۃ):۹/۴۷؛ مہذب الاحکام:۱۰۷؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۳/۳۵۶؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۳۴۳؛ محاضرات فی الفقہ:۱/۱۱۳؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۲/۱۶؛ مستند الشیعہ:۱/۲۵۴؛ مصابیح الظلام:۴/۴۴۱؛ بیان الفقہ:۷/۲۲؛ فقہ الصادقؑ:۵/۱۳۰؛ شرح العروۃ حائری:۲/۸۰

کافح نامی ایک قسم کا سالن یا زیتون کا تیل رکھا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے دھو (کر پاک کر) لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے پوچھا کہ جس آفتابہ میں پہلے شراب تھی کیا اس میں پانی رکھا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب اسے دھولیا جائے۔

میں نے پھر پوچھا کہ جس قدح یا برتن میں شراب پی جائے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے تین بار دھولو

آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا صرف اس میں پانی ڈالنا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ اسے ہاتھ سے ملے اور تین بار دھوئے [1]

تحقیق: حدیث موثق ہے۔ [2]

{146} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمِدَادِ يُصِيبُ اَلثَّوْبَ فَلاَ يُغْسَلُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کے کپڑے کو سیاہی لگ جاتی ہے اور وہ اسے نہیں دھوتا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{147} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ اَلْبُوفَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَصُبَّ اَلْمَاءَ مِنْ فِيهِ يَغْسِلُ بِهِ اَلشَّيْءَ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

---

[1] الکافی: ۶/۷۲۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۳ح ۸۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۹۴ح ۴۲۷۲ و ۲۵/۳۶۸ح ۳۲۱۴۲؛ الوافی: ۶/۲۱۸ و ۲/۶۸۳

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۲۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۳۸؛ مصباح الفقیہ: ۷/۱۷۸؛ فقہ الشعیہ (کتاب الطہارۃ): ۶/۲۱۵؛ مقابس الانوار: ۱۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۲۵۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۰۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/۴۸۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۱۵۶؛ فقہ الصادق ؑ: ۳/۵۰۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/۲۳۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۹۷؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۴۷؛ ریاض المسائل: ۲/۱۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۳؛ لوامع الاحکام: ۷/۱۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۳ح ۱۳۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۹۹ح ۴۲۸۳؛ الوافی: ۶/۲۳۶

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۷؛ منتہی المطلب: ۳/۲۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/۳۱۹؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۳۶۲

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص منہ میں پانی لے کر نجس کپڑے پر ڈالے اوراسے دھوئے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{148} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَعَهُ ثَوْبَانِ فَأَصَابَ أَحَدَهُمَا بَوْلٌ وَلَمْ يَدْرِ أَيُّهُمَا هُوَ وَحَضَرَتِ اَلصَّلاَةُ وَخَافَ فَوْتَهَا وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُصَلِّي فِيهِمَا جَمِيعاً .

❁ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ سوال کیا تھا کہ ایک شخص کے پاس دو کپڑے تھے اور ایک کو پیشاب لگ گیا مگر اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ (نجس) کون سا ہے اور نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور اس کے فوت ہونے کا خطرہ ہے اور اس کے پاس پانی بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں میں ایک ساتھ نماز پڑھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے[4]

{149} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِيمَا كَانَ مِنْ صُوفِ اَلْمَيْتَةِ إِنَّ اَلصُّوفَ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مردار کی اون (سے تیار شدہ کپڑے) میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اون میں روح نہیں ہوتی۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۳ ح ۴۴۳ ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۰ ح ۴۲۸۶؛ الوافی: ۶/ ۲۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۸۷ ۳ و ۴/ ۱۹۰

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۰۷؛ لوامع الاحکام: ۱/ ۱۸۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۸۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۴۴۶؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۱۹۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۵ ح ۸۸۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۴۹ ح ۷۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۵ ح ۴۲۹۸؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۵؛ الوافی: ۷/ ۴۴۲

[4] عمدۃ الاصول: ۳/ ۳۶۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۸۸؛ جواہر الکلام: ۶/ ۲۴۱؛ شرح الحلقۃ الثالثۃ: ۳/ ۱۶۴؛ منتھی المطلب: ۴/ ۲۶۶؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۱۳۳؛ نہایۃ التقریر: ۱/ ۴۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۴۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۲۹؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۱۲۸؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۲۴۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۲۰۲؛ الوصائل الی الرسائل: ۱۰/ ۱۸۸؛ تعلیقہ شریعہ علی فرائد الاصول: ۱/ ۳۰۵؛ العمل الابقیٰ: ۱/ ۴۷۵؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۳۸۵؛ المہذب البارع: ۱/ ۲۴۳؛ فقہ الاجتہاد و التقلید: ۳۶۱؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۶۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۰۰؛ وسیلۃ الوسائل: ۲۶۰؛ الدر الباھر: ۴۸۵؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۳۳؛ ایضاح الفرائد: ۲/ ۲۳۰؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۵۴۷

[5] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۸ ح ۱۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۱۳ ح ۴۳۲۵ و ۴/ ۴۵۷ ح ۵۷۱۰؛ الوافی: ۷/ ۴۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{150} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اَلْبِلاَدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلثِّيَابِ اَلسَّابِرِيَّةِ يَعْمَلُهَا اَلْمَجُوسُ وَ هُمْ أَخْبَاثٌ وَ هُمْ يَشْرَبُونَ اَلْخَمْرَ وَ نِسَاؤُهُمْ عَلَى تِلْكَ اَلْحَالِ أَلْبَسُهَا وَ لاَ أَغْسِلُهَا وَ أُصَلِّي فِيهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ مُعَاوِيَةُ فَقَطَعْتُ لَهُ قَمِيصاً وَ خِطْتُهُ وَ فَتَلْتُ لَهُ أَزْرَاراً وَ رِدَاءً مِنَ اَلسَّابِرِيِّ ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْهِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ حِينَ اِرْتَفَعَ اَلنَّهَارُ فَكَأَنَّهُ عَرَفَ مَا أُرِيدُ فَخَرَجَ فِيهَا إِلَى اَلْجُمُعَةِ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان سابری (باریک اور عمدہ) کپڑوں کے متعلق سوال کیا جو مجوسی تیار کرتے ہیں جبکہ وہ خبیث اور نجس (یا جنب) ہوتے ہیں علاوہ ازیں وہ شراب بھی پیتے ہیں اور ان کی عورتیں بھی اسی طرح ہیں تو کیا میں دھوئے بغیر یہ کپڑے پہن سکتا ہوں اور ان میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

معاویہ کہتا ہے کہ میں نے اسی کپڑے کی ایک قمیض سی کر امام علیہ السلام کے لئے تیار کی، اس کے بٹن تیار کئے اور اسی کپڑے کی تہمند تیار کی اور جمعہ کے دن جبکہ کچھ دن بلند ہو چکا تھا آپ علیہ السلام کی خدمت میں بھجوائے اور آپ علیہ السلام میرا مقصد جان گئے اس لئے وہی کپڑے زیب تن کر کے جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{151} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ أَبِي أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا حَاضِرٌ أَنِّي أُعِيرُ اَلذِّمِّيَّ ثَوْبِي وَ أَنَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يَشْرَبُ اَلْخَمْرَ وَ يَأْكُلُ لَحْمَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۹۹/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵۰/۲؛ سند العروۃ: ۴۴۵/۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۵۰۳/۲؛ دلیل العروۃ: ۳۳۵/۱؛ ینابیع الاحکام: ۴۶۰/۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۹۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۰۷/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵۷۶/۱؛ مدارک العروۃ: ۳۸۲/۲؛ ریاض المسائل: ۳۰۶/۲؛ مہذب الاحکام: ۲۷۹/۵؛ مصابیح الظلام: ۴۴۴/۴؛ التعلیقات علی شرح: ۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۵۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱۲۹/۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱۵۴/۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۶۰/۵؛ غنائم الایام: ۳۹۶/۱؛ التحفۃ السنیہ: ۲۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۴۷/۱؛ مصباح الفقیہ: ۶۸/۷؛ دروس تمہیدیہ: ۲۰۵/۱

[2] تہذیب الاحکام: ۳۶۲/۲ ح ۱۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۵۱۸/۳ ح ۴۳۳۹؛ الوافی: ۲۱۹/۶؛ بحار الانوار: ۹۸/۷؛ ذکری الشیعہ: ۶۲/۳

[3] ملاذ الاخیار: ۵۸۴/۴؛ دلیل العروۃ: ۴۳۸/۱؛ مدارک الاحکام: ۳۸۵/۲؛ سند العروۃ: ۴۱/۲؛ لب اللباب: ۸۸/۱؛ مستمسک العروۃ: ۳۷۰/۱؛ معتصم الشیعہ: ۹۷/۲؛ الانوار الحیریہ: ۲۹؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۰۴؛ مختلف الشیعہ: ۹۲/۲؛ معالم الدین: ۵۷۸/۲؛ جامع الاصول: ۲۰۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱۱۷/۵؛ فقہ الخلاف: ۱۴۰/۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۳۰/۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵۵/۵؛ تفصیل الشریعہ (الطہارۃ): ۵۴۳/۳؛ شرح تجرید الاصول: ۱۰۷/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۱/۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۵۵/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۱/۲؛ غنائم الایام: ۳۴۶/۲؛ القواعد الفقہیہ: ۳۴۷/۵؛ ینابیع الاحکام: ۴۶۶/۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱۰۵/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵۰/۳

اَلْخِنْزِيرِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَأَغْسِلُهُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَلِّ فِيهِ وَلاَ تَغْسِلْهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ أَعَرْتَهُ إِيَّاهُ وَهُوَ طَاهِرٌ وَلَمْ تَسْتَيْقِنْ أَنَّهُ نَجَّسَهُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ حَتَّى تَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ نَجَّسَهُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میرے والد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں حاضر تھا کہ میں اپنا کپڑا عاریتاً ایک کافر ذمی کو دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ شراب پیتا ہے اور سور کا گوشت کھاتا ہے اب جب وہ کپڑا واپس لوٹائے تو کیا اس میں نماز پڑھنے سے پہلے اسے دھولوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں نماز پڑھو اور اس وجہ سے اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم نے جب یہ کپڑا دیا تھا تو وہ پاک تھا اور اب تمہیں اس بات کا یقین تو نہیں ہے کہ اس نے اسے نجس کیا ہے لہٰذا جب تک یہ یقین نہ ہو کہ اس نے نجس کیا ہے اس وقت تک اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{مطہرات}

① **پانی:**

{152} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَجَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ التُّرَابَ طَهُوراً كَمَا جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوراً.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے مٹی کو اسی طرح پاک کنندہ بنایا ہے جس طرح پانی کو بنایا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۶۱ ح ۱۴۹۸؛ الاستبصار: ۱/۳۹۲ ح ۱۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۱ ح ۴۳۴۸؛ الوافی: ۶/۲۱۹؛ بحار الانوار: ۲/۲۸۷؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۵۸۴؛ لب اللباب: ۱/۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۶۴؛ سند العروہ: ۲/۸۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۳۰۵؛ الوسیط: ۲/۱۵۷؛ مشارق الشموس: ۴/۱۸۳؛ منہاج الاصول: ۲/۲۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۱؛ مصباح الفقیہ: ۷/۲۵۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۸۴؛ مناھج الاخبار: ۱/۵۴۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۵۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۶۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۳۸۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۹۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۴۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۴۴۹؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۹۵؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲/۲۰۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۴ ح ۱۲۶۴؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۱۰۹ ح ۲۲۳ و ۱/۳۸۲ ح ۱۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۳۳ ح ۳۲۲ و ۳/۳۸۵ ح ۳۹۳۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۰؛ منتہی المطلب: ۳/۱۲؛ مصباح المنہاج: ۱/۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۹۱۱؛ مستمسک العروہ: ۴/۳۶۷؛ فقہ الصادقؑ ۴/۱۴۶؛ الحبل المتین: ۱/۱۵۳؛ فقہ الاجتہاد والتقلید: ۳۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۸۳؛ جواھر الکلام: ۷/۲۹۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۶۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۰۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۸۶؛ المعالم المأثورۃ: ۶/۴۲۶

پانی پاک ہے اور پاک کنندہ بھی ہے جب تک خود نجس نہ ہوجائے اور پانی کی مختلف اقسام اوران کے استعمال کے متعلق ہم نے کچھ احادیث پہلے بیان کردی ہیں اور کچھ آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

﴿۲﴾ **زمین:**

{153} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ اَلْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي اَلرَّجُلِ يَطَأُ عَلَى اَلْمَوْضِعِ اَلَّذِي لَيْسَ بِنَظِيفٍ ثُمَّ يَطَأُ بَعْدَهُ مَكَاناً نَظِيفاً قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا كَانَ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعاً أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

✪ احول سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق جو ایسی جگہ پر پاؤں رکھتا ہے جو پاک نہیں ہے اوراس کے بعد (دھوئے بغیر) پاک جگہ پر چلتا ہے، کے بارے میں فرمایا: جب پندرہ ہاتھ یا اس کے برابر چلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے (یعنی پاؤں پاک ہوجائے گا)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{154} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذْ مَرَّ عَلَى عَذِرَةٍ يَابِسَةٍ فَوَطِئَ عَلَيْهَا فَأَصَابَتْ ثَوْبَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَطِئْتَ عَلَى عَذِرَةٍ فَأَصَابَتْ ثَوْبَكَ فَقَالَ أَلَيْسَ هِيَ يَابِسَةً فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِنَّ اَلْأَرْضَ تُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضاً.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ تھا کہ آپ علیہ السلام خشک فضلہ کو روندتے ہوئے گزر گئے میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام فضلہ کے اوپر سے گزرے اور وہ کچھ آپ علیہ السلام کے کپڑوں کو بھی لگا (تو کیا نجس نہیں ہوئے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ خشک نہیں تھا؟

میں نے عرض کیا: جی خشک تو تھا

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ زمین کا بعض حصہ دوسرے بعض کو پاک کردیتا ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۸ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۵۷ ح ۴۱۶۵؛ الوافی: ۶/ ۲۲۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۲۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۶۳۹؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۲۱۱؛ مدارک العرہ بیار جمندی: ۲/ ۳۱۱؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۳۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۴۶۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۴۰۹؛ شرح العروۃ ۴/ ۱۰۰؛ التنقیح فی شرح: ۴/ ۱۱۴؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱/ ۳۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۵۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/ ۱۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۱۷؛ المسالک الجامعیہ: ۲۳۰؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۴۰۸؛ شرح رسالہ الصلاتیہ: ۴۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۱۱۹؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۲۷۲؛ مہذب الاحکم: ۲/ ۵۸؛ الحاشیہ علی اروضۃ: ۱۴۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۵۳

[3] الکافی: ۳/ ۳۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۵۷ ح ۴۱۶۶؛ الوافی: ۶/ ۲۲۵

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{155} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ وَطِئَ عَلَى عَذِرَةٍ فَسَاخَتْ رِجْلُهُ فِيهَا أَ يَنْقُضُ ذَلِكَ وُضُوءَهُ وَ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُهَا فَقَالَ لاَ يَغْسِلُهَا إِلاَّ أَنْ يَقْذَرَهَا وَ لَكِنَّهُ يَمْسَحُهَا حَتَّى يَذْهَبَ أَثَرُهَا وَ يُصَلِّي.

❁ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص پاخانہ کے اوپر سے گزر رہا تھا کہ اس کا پاؤں اس میں دھنس گیا تو کیا اس سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور کیا اس پر پاؤں کا دھونا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی سے دھونا واجب نہیں ہے (نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے) بلکہ زمین پر اس قدر رگڑنے سے بھی پاک ہوسکتا ہے کہ نجاست کا نام و نشان ختم ہوجائے تو نماز پڑھ سکتا ہے؟ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

③ سورج:

{156} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبَوْلِ يَكُونُ عَلَى السَّطْحِ أَوْ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ فَقَالَ إِذَا جَفَّفَتْهُ الشَّمْسُ فَصَلِّ عَلَيْهِ فَهُوَ طَاهِرٌ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مکان کی چھت یا جس جگہ نماز پڑھی جاتی ہے وہاں پیشاب لگ جائے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب جگہ کو سورج خشک کردے تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو وہ جگہ پاک ہے۔ [4]

---

[1] کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۱ و ۶۳۶؛ مدارک العروۃ: ۵/۲۰۵؛ سند العروۃ: ۳/۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۶؛ مشارق الشموس: ۴/۵؛ منتھی المطلب: ۳/۲۸۴؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۱۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۳۶۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۲۲؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱۱۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۴۵۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۶۰؛ استخراج المرام: ۳/۳۶۳؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۲/۹۸۸

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۵ ح ۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۷۳ ح ۷۱۸ و ۳/۴۵۸ ح ۴۱۷۱؛ الوافی: ۶/۲۲۶

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۴۱۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۷۳؛ شرح العروۃ: ۴/۹۹؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۳۶۰؛ مہذب الاحکام: ۲/۵۸؛ الدلائل فی شرح منتخب المسائل: ۱/۱۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۵۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۱۸۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۲؛ منتھی المطلب: ۳/۲۸۳؛ کشف اللثام: ۱/۴۶۴؛ ریاض المسائل: ۱/۹۶؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۲/۹۸۷؛ الدر الباھر: ۴۹۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۵۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۲۲۱؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۱۱؛ مشارق الشموس: ۴/۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۰۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۱۱۷

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۴ ح ۷۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۱ ح ۴۱۴۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۹؛ الوافی: ۶/۲۳۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{157} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ حَدِيدٍ قَالاَ: قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلسَّطْحُ يُصِيبُهُ اَلْبَوْلُ أَوْ يُبَالُ عَلَيْهِ أَ يُصَلَّى فِي ذَلِكَ اَلْمَكَانِ فَقَالَ إِنْ كَانَ تُصِيبُهُ اَلشَّمْسُ وَ اَلرِّيحُ وَ كَانَ جَافّاً فَلاَ بَأْسَ بِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ يُتَّخَذُ مَبَالاً.

✪ زرارہ اور حدید سے روایت ہے کہ ہم نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مکان کی چھت کو پیشاب لگ جاتا ہے یا وہاں پیشاب کیا جاتا ہے تو کیا اس جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس جگہ پر سورج کی کرنیں پڑتی ہوں اور ہوا لگتی ہو اور وہ جگہ (اس سے) خشک ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ اسے مستقل طور پر پیشاب گاہ بنا دیا جائے (تو پھر جائز نہیں ہے)۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{158} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْبَوَارِيِّ يُصِيبُهَا اَلْبَوْلُ هَلْ تَصْلُحُ اَلصَّلاَةُ عَلَيْهَا إِذَا جَفَّتْ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُغْسَلَ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر چٹائیوں کو پیشاب لگ جائے اور وہ دھوئے بغیر خشک ہو جائیں تو کیا ان میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

---

[1] لوامع صاحبقرانی: ۲۹۹/۳؛ جواہر الکلام: ۲۵۳/۶؛ مصباح الفقیہ: ۲۶۶/۸؛ التنقیح فی شرح: ۱۴۰/۴؛ مدارک العروۃ: ۲۴۴/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۴۲۳/۵؛ منھاج البصیرۃ: ۱۱۳۶/۴؛ منتھی المطلب: ۳۰۴/۴؛ جامع المدارک: ۲۲۴/۱؛ ریاض المسائل: ۱۳۲/۲؛ کشف اللثام: ۴۵۸/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲۹۲/۲؛ المعالم الماثورۃ: ۸/۳؛ مہذب الاحکام: ۷۰/۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۴۵/۳؛ تحریر الاحکام: ۱۶۲/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۱۰/۲؛ مصابیح الظلام: ۲۱۲/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۸۰/۴؛ الدر الباہر: ۴۸۸؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۷۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۶/۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۶۱۰/۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۶۷/۱؛ مستند الشیعہ: ۳۱۲/۱؛ لوامع الاحکام: ۱۹۹

[2] الکافی: ۹۲/۳ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۱/۳ ح ۴۱۴۷؛ تہذیب الاحکام: ۳۷۶/۲ ح ۱۵۲۷؛ الوافی: ۲۳۱/۶

[3] مراۃ العقول: ۲۹۸/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۶۱۹/۴؛ جواہر الکلام: ۲۵۴/۶؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲۶۵/۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۴۴۵/۵؛ دلیل العروۃ: ۴۲۴/۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۴۵/۵؛ مجمع الفائدۃ: ۳۵۱/۱؛ مستمسک العروۃ: ۷۷/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴۶۰/۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۴۲/۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳۶۱/۴؛ مستند الشیعہ: ۳۱۵/۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳۲۱/۹؛ مہذب الاحکام: ۷۲/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۰۸/۱؛ غنائم الایام: ۴۸۸/۱؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲۷۳/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲۹۵/۲؛ معالم الدین: ۷۶۵/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۱/۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{159} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْمَوْضِعِ الْقَذِرِ يَكُونُ فِي الْبَيْتِ أَوْ غَيْرِهِ فَلاَ تُصِيبُهُ الشَّمْسُ وَ لَكِنَّهُ قَدْ يَبِسَ الْمَوْضِعُ الْقَذِرُ قَالَ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَ أَعْلِمْ مَوْضِعَهُ حَتَّى تَغْسِلَهُ وَ عَنِ الشَّمْسِ هَلْ تُطَهِّرُ الْأَرْضَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ قَذِراً مِنَ الْبَوْلِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَأَصَابَتْهُ الشَّمْسُ ثُمَّ يَبِسَ الْمَوْضِعُ فَالصَّلاَةُ عَلَى الْمَوْضِعِ جَائِزَةٌ وَ إِنْ أَصَابَتْهُ الشَّمْسُ وَ لَمْ يَيْبَسِ الْمَوْضِعُ الْقَذِرُ وَ كَانَ رَطْباً فَلاَ تَجُوزُ الصَّلاَةُ عَلَيْهِ حَتَّى يَيْبَسَ وَ إِنْ كَانَتْ رِجْلُكَ رَطْبَةً أَوْ جَبْهَتُكَ رَطْبَةً أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ مِنْكَ مَا يُصِيبُ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ الْقَذِرَ فَلاَ تُصَلِّ عَلَى ذَلِكَ الْمَوْضِعِ حَتَّى يَيْبَسَ، وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ الشَّمْسِ أَصَابَهُ حَتَّى يَبِسَ فَإِنَّهُ لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ.

✿ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: گھر وغیرہ میں ایک جگہ نجس ہوتی ہے جس پر سورج نہیں پڑتا مگر وہ ویسے وہ جگہ خشک ہوجاتی ہے تو (کیا وہ پاک ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور اس جگہ کا علم رکھو حتیٰ کہ اسے دھوڈالو

اور آپ علیہ السلام سے سورج کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ زمین کو پاک کردیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی جگہ پیشاب وغیرہ سے نجس ہو اور اس پر سورج پڑنے سے وہ خشک ہوجائے تو اس جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر جگہ خشک نہ ہو اور وہاں تری ہو تو جب تک جگہ خشک نہ ہو اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر تمہارا پاؤں تر ہو یا پیشانی تر ہو یا کوئی دوسرا اعضو تر ہو جو اس جگہ پر لگتا ہو تو جب تک وہ جگہ خشک نہ ہوجائے اس وقت تک وہاں نماز نہ پڑھو اور اگر سورج کے علاوہ وہ جگہ خشک ہوجائے تو پھر ایسا کرنا (اس پر نماز پڑھنا) جائز نہیں ہے۔ [۳]

---

[۱] تہذیب الاحکام:۱/۳۷۲ح ۸۰۳و۲/۳۷۳ح ۱۵۵۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ :۲۲۷؛الاستبصار:۱/۱۹۳ح ۶۷۶؛وسائل الشیعہ :۳/۴۵۱ح ۴۱۴۸؛ الوافی:۶/۲۳۳

[۲] ملاذ الاخیار :۲/۴۰۴و۴۹/۶۱۰؛ مصباح البصیرۃ:۴/۱۵۰؛ مدارک العروۃ:۴/۲۸۰؛ مدارک الاحکام:۲/۳۶۴؛ التنقیح فی شرح:۴/۱۵۲؛ تنقیح مبانی العروۃ:۳/۲۹۸؛ مصابیح الظلام:۵/۲۱۲؛الحدائق الناضرۃ:۷/۱۹۵؛ العمل الابقی:۱/۵۴۴؛ مصباح الہدیٰ:۲/۲۹۱؛ المعالم الزلفیٰ:۶۴۴؛ جواھر الکلام: ۴/۵۶۵؛مصباح الفقیہ:۱۱/۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۰۷؛ معتصم الشیعہ :۲/۲۳۸؛ لوامع الاحکام:۱۹۹؛ منتھی المطلب:۳/۲۷۵؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۶/۳۱؛وسائل العباد:۱/۱۴۹؛مستمسک العروۃ:۲/۸۱؛بغیۃ الہدیٰ:۲/۹۰۰؛موسوعہ البرغانی:۲/۳۰۳؛جامع المدارک:۱/۲۲۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۵۵؛فقہ الصادقؑ :۳/۵۸۴؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۷۰؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۹/۳۲۶؛تفصیل الشریعہ:۵/۲۴؛شرح طہارۃ القواعد:۴۰۰

[۳] تہذیب الاحکام:۲/۳۷۲ح ۱۵۴۸؛وسائل الشیعہ :۳/۴۵۲ح ۴۱۴۹؛الوافی:۶/۲۳۲

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

﴿۴﴾ استحالہ:

قول مؤلف:

استحالہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نجس چیز کی جنس یوں بدل جائے کہ ایک پاک چیز کی شکل اختیار کرے تو وہ پاک ہو جاتی ہے مثال کے طور پر نجس لکڑی جل کر راکھ بن جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔[2]

(160) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجِصِّ يُوقَدُ عَلَيْهِ بِالْعَذِرَةِ وَ عِظَامِ الْمَوْتَى وَ يُجَصَّصُ بِهِ الْمَسْجِدُ يُسْجَدُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِخَطِّهِ إِنَّ الْمَاءَ وَ النَّارَ قَدْ طَهَّرَاهُ.

❂ حسن بن محبوب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ جص (گچ) جسے تیار کرتے وقت پاخانہ اور مردوں کی ہڈیاں جلائی جاتی ہیں پھر اسی سے مسجد کو چونا گچ کیا جاتا ہے کو کیا اس پر سجدہ کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے مجھے یہ جواب بھیجا کہ پانی اور آگ نے اسے پاک کر دیا ہے[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

﴿۵﴾ انقلاب:

{161} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۰۸/۴؛ مصباح الفقیہ: ۸۷/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۶۱۳/۳؛ مصباح الہدی: ۱۰/۲؛ سند العروہ: ۳۱۰/۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۳۶/۴؛ مصابیح الظلام: ۲۱۲/۵؛ ریاض المسائل: ۱۳۲/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲۸۶/۲؛ دلیل العروۃ: ۴۲۵/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴۵۵/۳؛ العمل الابقی: ۴۲۷/۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۹۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳۱۸/۹؛ مہذب الاحکام: ۷۰/۲؛ بغیۃ الہدیٰ: ۹۰۱/۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۴۱۴/۱؛ مستند الشیعہ: ۲۵۹/۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳۵۰/۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳۸/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۷۴/۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۳۲۷/۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۴۴۵/۵؛ انوار الفقاھۃ: ۳۷/۱؛ جواھر الکلام: ۳۳۳/۸؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۷۲/۵؛ جامع المدارک: ۲۹۲/۱

[2] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۴ فتویٰ ۱۸۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳۰۶/۲ ح ۹۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۵۲۷/۳ ح ۴۳۶۶؛ الکافی: ۳۳۰/۳ ح ۳؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۲۷۰/۱ ح ۸۳۳؛ بحار الانوار: ۱۵۲/۷۷؛ الوافی: ۴۲۳/۶ و ۳۷۸/۸؛ ذکری الشیعہ: ۱۴۷/۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴۴۶/۴؛ مراۃ العقول: ۱۴۴/۱۵؛ مدارک العروۃ: ۲۹۹/۵؛ مصباح الفقیہ: ۲۷۷/۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۴۴/۳؛ جواہر الکلام: ۲۶۷/۶؛ شرح العروۃ: ۲۰۴/۱۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۵۷/۴؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۳۵۰؛ کشف اللثام: ۴۷۰/۱؛ مدارک الاحکام: ۳۶۸/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۷۳/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۸۷/۳؛ النجعہ: ۱۳۶/۲؛ نہایۃ التقریر: ۴۶۶/۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطلارۃ): ۷۵/۳؛ فقہ الصادقؑ ۱۹۶/۵؛ موسوعہ البرغانی: ۳۲۷/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۴۵۵/۵؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۲۳/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۷۱/۵؛ مہذب الاحکام: ۴۳۸/۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰۳

زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَمْرِ الْعَتِيقَةِ تُجْعَلُ خَلاًّ قَالَ لاَ بَأْسَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس کہنہ شراب کے متعلق سوال کیا جسے سرکہ بنا دیا جائے (کہ کیا وہ پاک ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا پھر حسن ہے[3]

{162} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَمْرِ تُجْعَلُ خَلاًّ قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا لَمْ يُجْعَلْ فِيهَا مَا يَغْلِبُهَا.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر شراب کا سرکہ بنا دیا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ جو اس (شراب) میں ڈالا جائے وہ اس پر غالب نہ ہو۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[5]

{163} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَمْرِ يُصْنَعُ فِيهَا الشَّيْءُ حَتَّى تَحَمَّضَ قَالَ إِذَا كَانَ الَّذِي صُنِعَ فِيهَا هُوَ الْغَالِبُ عَلَى مَا صُنِعَ فِيهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر شراب میں کوئی ایسی چیز ڈالی جائے جس سے وہ کھٹا ہوجائے (یعنی سرکہ بن جائے) تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۶ /۴۲۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹ /۱۱۷ح ۵۰۴؛ الاستبصار: ۴ /۹۳ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳ /۵۲۴ح ۴۳۵۹ و ۲۵ /۳۷۲ ح ۳۱۹۰۴؛ الوافی: ۲۰/۶۷۵؛ بحارالانوار: ۶۳/۵۲۵

[2] تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۲۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۹۱؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۴۵۲؛ المنہج الفقہی: ۱۶۱؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۴۳۳۴؛ رسائل فقہیہ حیدری: ۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۴۸؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۱۰۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۱۰؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۶۳؛ مبانی الفقہ ۵/۱۴۳؛ الآراالفقہیہ: ۱/۱۰۶؛ مصباح الظلام: ۵/۲۵۳؛ البحوث الہامہ: ۱/۱۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۱۷

[3] مراۃ العقول: ۲۲/۲۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۵؛ مسالک الافہام: ۱۴/۱۷۹؛ کشف اللثام: ۹/۲۹۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۲؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۹/۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۴۶۳

[4] الکافی: ۶ /۴۲۸ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۵ح ۴۳۶۱ و ۲۵ /۳۷۱ح ۳۲۱۵۱؛ الوافی: ۲۰ /۶۷۷؛ تہذیب الاحکام: ۹ /۱۱۷ح ۵۰۶؛ الاستبصار: ۴/۹۴ح ۳۶۱؛ مسند ابی بصیر: ۲/۶۰

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۲۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۶؛ الآراالفقہیہ: ۱/۱۰۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۶۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۳۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۰۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۱۷۴؛ مبانی الفقہ الفعال: ۵/۱۴۴؛ شرح العروۃ: ۲/۳۴۵؛ البحوث الہامہ: ۱/۱۵۰؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۴۵۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب شراب اس ڈالی جانے والی چیز پر غالب ہوتو پھر کوئی حرج نہیں ہے [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

(٦) انتقال:

قول مؤلف:

انتقال سے مراد یہ کہ اگر انسان یا اچھلنے والا خون رکھنے والے حیوان کا خون کوئی ایسا حیوان چوس لے جس میں عرفاً خون نہیں ہوتا (اور) وہ خون اس حیوان کے بدن کا جز بن جانے کے قابل ہو مثلاً مچھر، انسان یا حیوان کے بدن سے خون چوسے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔

{164} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي اَلْحَلاَّلِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي دَمِ اَلْبَرَاغِيثِ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ إِنَّهُ يَكْثُرُ وَ يَتَفَاحَشُ قَالَ وَ إِنْ كَثُرَ اَلْحَدِيثَ.

۞ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام پسوؤں کے خون کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر بہت زیادہ ہو اور پھیلا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر چہ بہت زیادہ بھی ہو (تب بھی حرج نہیں ہے) [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ٦/ ٢٨ ٤ح ٣؛ تہذیب الاحکام: ٩/ ١١٩ح ٥١١؛ الاستبصار: ٤/ ٩٤ح ١٨؛ وسائل الشیعہ: ٣/ ٥٢٥ح ٦٢ ٤٣ و ٢٥/ ٠ ٧ ٣ح ٩ ٢١٤ ٣؛ الوافی: ٦/ ٤٢٨؛ بحارالانوار: ٦٣/ ٥٢٥

[2] مراۃ العقول: ٢٢/ ٢٩٥؛ ملاذ الاخیار: ١٤/ ٣٦٨؛ التنقیح فی شرح: ٤/ ١٨٣؛ مدارک العروۃ: ٥/ ٣١٦؛ تنقیح مبانی العروہ: ٣/ ٣٣١؛ موسوعہ الامام الخوئی: ٤/ ١٦١؛ مبانی الفقہ: ٥/ ١٤٥؛ دراسات فی المکاسب: ١/ ٤٥٣؛ مفتاح البصیرۃ: ٤/ ١٧٣؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ٩/ ١٤٩؛ تفصیل الشریعہ: ٥/ ٤٦٥؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ٤/ ٣٨٨؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ١٤/ ١٤١؛ مستند الشیعہ: ١٤/ ٢٢٤؛ غنائم الایام: ١/ ٤٩٥؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ٩/ ٣٤٩؛ کفایۃ الفقہ: ٢/ ٦٢٢

[3] تہذیب الاحکام: ١/ ٢٥٥ح ٤٠ ٧؛ الاستبصار: ١/ ١٧٦ح ٦١١؛ وسائل الشیعہ: ٣/ ٤٣٥ح ٤٠٨٩؛ الوافی: ٦/ ١٨٦

[4] ملاذ الاخیار: ٢/ ٣٥٠؛ ذخیرۃ العاد: ١/ ١٤٩؛ مصباح الفقیہ: ٨/ ٩٧؛ کشف الاسرار: ٣/ ٤٦ ٤؛ جامع المدارک: ١/ ٢٠٨؛ الحدائق الناضرۃ: ٥/ ٣٠٦؛ غنائم الایام: ٢/ ٢٧٨؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطأ: ٢٣؛ العمل الابقیٰ: ١/ ٢٩٩؛ مختلف الشیعہ: ١/ ٢٤٦؛ موسوعہ الامام الخوئی: ٦/ ٣٣٨؛ مصباح الاصول: ١/ ٣٧٦؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ٥٧؛ الدرالباھر: ٤٦٠؛ المناظر الناضرۃ: ٩/ ٤٤٧؛ شرح طہارۃ القواعد: ٤ ٢٣؛ جواھر الکلام: ٦/ ١٢٦؛ بغیۃ الہدٰۃ: ٢/ ٩١٣؛ مدارک الاحکام: ٢/ ٣١٨؛ کشف اللثام: ١/ ٤٣٥؛ منتھی المطلب: ٣/ ١٩١؛ التنقیح فی شرح: ٣/ ٤٥٨؛ تفصیل الشریعہ: ٥/ ٢٦٦؛ مفتاح البصیرۃ: ٢/ ١٨١؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ٤/ ٢٩٧؛ کتاب الطہارۃ گلپایئگانی: ٣٢٨؛ دلیل العروۃ: ٢/ ٢٨٥؛ فقہ الصادقؑ: ٣/ ٤١٨

۞ اسلام:

{165} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَخْبِرْنِي عَنِ ٱلْإِسْلاَمِ وَ ٱلْإِيمَانِ أَهُمَا مُخْتَلِفَانِ فَقَالَ إِنَّ ٱلْإِيمَانَ يُشَارِكُ ٱلْإِسْلاَمَ وَ ٱلْإِسْلاَمَ لاَ يُشَارِكُ ٱلْإِيمَانَ فَقُلْتُ فَصِفْهُمَا لِي فَقَالَ ٱلْإِسْلاَمُ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ وَ ٱلتَّصْدِيقُ بِرَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِهِ حُقِنَتِ ٱلدِّمَاءُ وَ عَلَيْهِ جَرَتِ ٱلْمَنَاكِحُ وَ ٱلْمَوَارِيثُ وَ عَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ ٱلنَّاسِ وَ ٱلْإِيمَانُ ٱلْهُدَى وَ مَا يَثْبُتُ فِي ٱلْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ ٱلْإِسْلاَمِ وَ مَا ظَهَرَ مِنَ ٱلْعَمَلِ بِهِ وَ ٱلْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ ٱلْإِسْلاَمِ بِدَرَجَةٍ إِنَّ ٱلْإِيمَانَ يُشَارِكُ ٱلْإِسْلاَمَ فِي ٱلظَّاهِرِ وَ ٱلْإِسْلاَمَ لاَ يُشَارِكُ ٱلْإِيمَانَ فِي ٱلْبَاطِنِ وَ إِنِ اجْتَمَعَا فِي ٱلْقَوْلِ وَ ٱلصِّفَةِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے اسلام اور ایمان کے بارے میں خبر دیجئے کہ کیا یہ دونوں دو مختلف چیزیں ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ایمان اسلام کو شریک کرتا ہے اور اسلام ایمان کو شریک نہیں کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: ذرا مجھے تفصیل بیان کیجئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسلام گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا ہے۔ پس اس سے خون معاف ہوجاتا ہے اور مناکحت (یعنی نکاح) جاری ہوجاتی ہے، میراث مل جاتی ہے اور ظاہری طور پر (مسلمان) لوگوں کی جماعت بن جاتا ہے جبکہ ایمان ہدایت ہے اور یہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کی صفت سے ثابت ہوتا ہے اور اس پر ظاہری عمل کرنے سے (ظاہر ہوتا ہے) اور ایمان ایک درجہ اسلام سے بلند ہے۔ ظاہری طور پر ایمان (اپنے اندر) اسلام کو شریک کرتا ہے اور اسلام باطن میں ایمان کو شریک نہیں کرتا ہے چاہے قول وصفت میں دونوں جمع ہوجائیں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2]

{166} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ٱلْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنِ ٱلْقَاسِمِ ٱلصَّيْرَفِيِّ شَرِيكِ ٱلْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: ٱلْإِسْلاَمُ يُحْقَنُ بِهِ ٱلدَّمُ وَ تُؤَدَّى بِهِ ٱلْأَمَانَةُ وَ تُسْتَحَلُّ بِهِ ٱلْفُرُوجُ وَ ٱلثَّوَابُ عَلَى ٱلْإِيمَانِ.

---

[1] الکافی:۲/۲۵ ح۱؛تفسیر نور الثقلین:۵/۱۰۲؛تفسیر البرہان:۵/۱۱۸؛تفسیر کنز الدقائق:۱۲/۳۵۹؛بحار الانوار:۶۵/۲۴۸؛الوافی:۴/۷۷

[2] مراۃ العقول:۷/۱۵۲؛کتاب الحج قمی:۱/۳۱؛مفتاح البصیرۃ:۲/۲۳۲؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۴/۱۶۹؛کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱/۳۱۵؛سند العروۃ (النکاح) ۲/۳۲۰؛کتاب الطہارۃ خمینی:۴/۳۹۳؛فقہ الحدود والتعزیرات:۴/۳۷؛صراط الحق فی المعارف:۴/۱۱۸؛الضرورات الدینیہ:۶۴؛الموسوعہ القضائیہ سند:۱۹۶؛فقہ الصادقؑ:۴/۲۶۳؛اسس الحدود:۴۳۸؛سند العروۃ (الطہارۃ):۲/۱۱۹؛الانوار الحیریہ:۱۶۶؛الرسائل الفقہیہ:۲/۹۶؛الآرأ الفقہیہ:۷/۴۲۸؛التکفیر من منظار علمأ الاسلام:۲۴۰؛مستمسک العروۃ:۱/۳۹۴؛تفصیل الشریعہ:۴/۶۷۲؛ارتداد فی الشریعۃ الاسلامیہ:۵۱

✿ قاسم الصیر فی شریک مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ اسلام لانے سے خون محفوظ ہوجاتا ہے، امانت ادا کی جاتی ہے اور فروج حلال ہوجاتی ہیں لیکن ثواب ایمان لانے پر ملتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[2]

قول مؤلف:

یعنی جب کوئی شخص توحید ورسالت کی گواہی دے دے تو اس پر اسلام کے احکامات لاگو ہوجاتے ہیں اور اس کی روحانی نجاست ختم ہوجاتی ہے اور اس کے ساتھ کھانا، پینا اور مصافحہ کرنا سب جائز ہوجاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(۸) تبعیت:

{167} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَمْرِ الْعَتِيقَةِ تُجْعَلُ خَلاًّ قَالَ لاَ بَأْسَ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس کہنہ شراب کے متعلق پوچھا کہ جسے سرکہ بنادیا جائے تو (کیا وہ پاک ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]

قول مؤلف:

تبعیت کا مطلب ہے کہ کوئی نجس چیز کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہوجائے یعنی جیسے شراب سرکہ بننے کے بعد

---

[1] الکافی: ۲/۲۴ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۵۶ ح ۲۶۳۳۷؛ تفسیر البرہان: ۵/۱۱۸؛ الوافی: ۴/۸۴؛ بحار الانوار: ۶۵/۲۴۳؛ المحاسن: ۱/۲۸۵ ح ۴۲۳

[2] مراۃ العقول: ۷/۱۲۶

[3] الکافی: ۶/۴۲۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۷ ح ۵۰۴؛ الاستبصار: ۴/۹۳ ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۴ ح ۴۳۵۹ و ۲۵/۳۷۲ ح ۳۱۹۰۴؛ الوافی: ۲۰/۶۷۵؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۲۵

[4] الموسوعہ الفقہیۃ: ۵/۴۰۱؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۲۹؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۲۲۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۶۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۲۹؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۴۵۲؛ المنہج الفقہی: ۱۶۱؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۳۳۴؛ رسائل الفقہیہ: ۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۴۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۰۰۴؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۶۳؛ مبانی الفقہ: ۵/۱۴۳؛ الآراءُ الفقہیہ: ۱/۱۰۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۲۵۳؛ البحوث الہامہ: ۱/۱۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۷۱

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۲۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۵؛ مسالک الافہام: ۱۴/۱۷۹؛ کشف اللثام: ۹/۲۹۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱۴۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۴۶۳؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴/۱۴۱

پاک ہوگی تو اس کا برتن بھی ساتھ ہی پاک ہو جائے گا[۱] اور یہی اصول باقی اس کے مثل چیزوں پر جاری ہو جائے گا (واللہ اعلم)

۹ **عین نجاست کا دور ہونا:**

{168} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِلِاسْتِنْجَاءِ حَدٌّ قَالَ لاَ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ وَيَبْقَى الرِّيحُ قَالَ الرِّيحُ لاَ يُنْظَرُ إِلَيْهَا.

ابن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا استنجاء کی کوئی حد مقرر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بس صرف اس جگہ کو صاف کرنا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ جگہ تو صاف ہو جاتی ہے مگر بدبو باقی رہ جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدبو کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا۔[۲]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے[۳]

۱۰ **نجاست خور حیوان کا استبراء:**

{169} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: الدَّجَاجَةُ الْجَلاَّلَةُ لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهَا حَتَّى تُقَيَّدَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَالْبَطَّةُ الْجَلاَّلَةُ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَالشَّاةُ الْجَلاَّلَةُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ وَالْبَقَرَةُ الْجَلاَّلَةُ عِشْرِينَ يَوْماً وَالنَّاقَةُ أَرْبَعِينَ يَوْماً.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جلال مرغی کا گوشت اس وقت تک نہیں کھایا جائے گا جب تک اسے تین دن باندھ کر (اسے حلال غذا نہ کھلائی جائے) اور جلال بطخ کو پانچ دنوں تک (باندھا جائے گا) اور جلال بکری کو دس دنوں تک اور جلال گائے کو بیس دنوں تک اور جلال اونٹنی کو چالیس دنوں تک (باندھ کر حلال چارہ ڈالا جائے گا)۔[۴]

---

[۱] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۴۳ ف ۲۰۸

[۲] الکافی: ۳/۱۷ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۲ ح ۸۴۹؛

[۳] تفصیل الشریعہ: ۲/۴۲۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۳۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۹۱؛ جواہر الکلام: ۲/۶۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۶۶؛ شرح العروۃ: ۴/۳۶۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۳۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۵۴؛ الدرالباھر: ۱۳۸؛ شرح نجاۃ العباد: ۱۷۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۷۵؛ لوامع الاحکام: ۲۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۳۷؛ ریاض المسائل: ۱/۹۷؛ کشف اللثام: ۱/۲۰۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۴۴۹؛ سندالعروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۲۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۸۶؛ ایضاح الفرائد: ۲/۶۶۸

[۴] الکافی: ۶/۲۵۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۶ ح ۱۹۲؛ الاستبصار: ۴/۷۷ ح ۲۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۶ ح ۳۰۲۵۲؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۷؛ الوافی: ۱۹/۱۷۹

تحقیق:

حدیث قوی ہے [1] یا پھر معتبر ہے [2] نیز یہ کہ جانوروں کے استبراء سے متعلق مختلف احادیث پر عمل کیا گیا ہے بلکہ اس استبراء کو لازمی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اس فتوے میں درج ہے۔ فرماتے ہیں: ''جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑ گئی ہو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اگر اسے پاک کرنا مقصود ہو تو اس کا استبراء کرنا ضروری ہے یعنی ایک عرصے تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور پاک غذا دیں حتیٰ کہ اتنی مدت گزر جائے کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کہا جا سکے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نجاست کھانے والے اونٹ کو چالیس دن تک، گائے کو بیس دن تک، بھیڑ کو دس دن تک، مرغابی کو سات یا پانچ دن تک اور پالتو مرغی کو تین دن تک نجاست کھانے سے باز رکھا جائے اگرچہ مقررہ مدت گزرنے سے پہلے بھی انہیں نجاست کھانے والے حیوان نہ کہا جا رہا ہو۔'' [3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے [4] نیز واضح ہونا چاہیے کہ جلال جانور یا پرندے کو باندھ کر رکھنے والے دنوں کی تعداد میں کچھ احادیث میں اختلاف ہے جن کو ہم نے نقل نہیں کیا ہے تو ہم ان کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ یہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ پر محمول ہیں یا یہ کہ جس کے مطابق چاہے عمل کرے گنہگار نہیں ہوگا (انشاءاللہ) اور جب ایسا کرے گا تو اس جانور یا پرندے کا گوشت، پسینہ وغیرہ پاک سمجھا جائے گا جو استبراء سے پہلے نجس تھا جیسا کہ حدیث نمبر 120 میں بیان ہوا ہے نیز جاننا چاہیے کہ اس حدیث کی سند مشہور موثق ہے جس پر ہم نے کئی بار گفتگو کی ہے تفصیل کے لئے حدیث 2755 کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

﴿۱۱﴾ مسلمان کا غائب ہو جانا:

قول مؤلف:

اس بارے احکامات وہی ہیں جو احکامات نجاسات کے تحت اور کچھ دیگر احادیث میں گزر چکے ہیں کہ جب کسی بھی چیز کے بارے میں یہ علم و یقین ہو جائے کہ وہ نجس ہے تب وہ نجس مانی جائے گی نہ کہ محض شک کی بناء پر اور اسی طرح اگر یقین ہو جائے کہ نجس چیز کو پاک کر دیا گیا ہے تو وہ پاک مانی جائے گا اور یہی اصول مختلف حالات و واقعات پر جاری رہتا ہے جیسا کہ اس عنوان میں یہ یقین ہو جانا ہے کہ غائب مسلمان نے اپنے استعمال میں رکھی چیزیں دھولی ہیں تو وہ پاک مانی جائیں گی (واللہ اعلم)

﴿۱۲﴾ ذبیح کے بدن سے خون کا نکل جانا:

قول مؤلف:

اس کے متعلق مسائل بھی پہلے ذکر ہو چکے ہیں اور کچھ ذبح وغیرہ کے احکام میں ذکر ہوں گے ان شاءاللہ۔

---

[1] وسائل العباد: ۲/۵۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۲۵۷

[2] التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۴۱۵ و ۵/۵۹۱؛

[3] توضیح المسائل سیستانی: ۴۴ فتویٰ ۲۱۹

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۴۲

﴿برتنوں کے احکام﴾

{170} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ نَبِيذٍ قَدْ سَكَنَ غَلَيَانُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْمُزَفَّتِ وَ زِدْتُمْ أَنْتُمُ الْحَنْتَمَ يَعْنِي الْغَضَارَ وَ الْمُزَفَّتُ يَعْنِي الزِّفْتَ الَّذِي يَكُونُ فِي الزِّقِّ وَ يُصَبُّ فِي الْخَوَابِي لِيَكُونَ أَجْوَدَ لِلْخَمْرِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْجِرَارِ الْخُضْرِ وَ الرَّصَاصِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهَا .

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دو اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے اس نبید کے بارے میں پوچھا جس کا جوش ختم ہوجائے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مسکر (نشہ آور) چیز سے منع فرمایا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے امام علیہ السلام سے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُبا یعنی کدو کے برتن اور مزفت یعنی لاکھی برتن کہ جن میں شراب جلد تیز ہوتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے، سے منع فرمایا ہے تا کہ شراب نوشی کا خیال بھی پیدا نہ ہو۔

اور میں نے امام علیہ السلام سے سبز رنگ کی ٹھلیوں اور قلعی کے برتن کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{171} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ فَكَرِهَهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ كَانَ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِرْآةٌ مُلَبَّسَةٌ فِضَّةً فَقَالَ لاَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّمَا كَانَتْ لَهَا حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ هِيَ عِنْدِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ حِينَ عُذِرَ عُمِلَ لَهُ قَضِيبٌ مُلَبَّسٌ مِنْ فِضَّةٍ مِنْ نَحْوِ مَا يُعْمَلُ لِلصِّبْيَانِ تَكُونُ فِضَّتُهُ نَحْواً مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَكُسِرَ .

۞ اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے متعلق سوال کیا تو

---

[1] الکافی:۶/۸ ۴۱ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۹/۱۱۵ح ۵۰۰؛ وسائل الشیعہ:۳/۹۵ ۴ح ۲۵/۵۷ ۲۳ ۴ ۲۷ ۴ ۲ح ۲۱۱۶ ۳؛ الوافی:۲۰/۶۷۹

[2] مراۃ العقول:۲۲/۲۸۰؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۶۱ ۳؛ مصباح الفقیہ:۸/۹۴ ۳؛ التنقیح فی شرح:۴/۳۰۸؛ تنقیح مبانی العروہ:۳/۴۵۶؛ منتھی المطلب:۳/۳۵۰؛ شرح العروۃ:۴/۲۷۶؛ جواھر الکلام:۶/۳۵۴؛ مسالک الافہام:۱۲/۱۰۵؛ مصباح الہدیٰ:۲/۴۴۲؛ الدر الباھر:۵۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱/۴۸۱؛ مستند الشیعہ:۱/۲۹۰؛ مستمسک العروۃ:۲/۱۶۳؛ العمل الابقیٰ:۱/۶۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۸/۴۱۶

امام علیہ السلام نے ان کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ میں نے عرض کیا: بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک ایسا آئینہ تھا جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ الحمداللہ! اس کی صرف زنجیر چاندی کی تھی اور وہ آئینہ میرے پاس ہے۔

پھر فرمایا: جب عباس (امام علی رضا علیہ السلام کے بھائی) کا ختنہ کیا گیا تو ان کے لئے ایک ایسی چھری بنائی گئی جس پر قریباً دس درہم وزن کے برابر چاندی چڑھی ہوئی تھی جس طرح بچوں کے لئے بنائی جاتی ہیں تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حکم سے اسے توڑ دیا گیا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{172} أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے سونے اور چاندی کے برتنوں (میں کھانے پینے) سے منع فرمایا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{173} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلْ فِي آنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ لاَ فِي آنِيَةٍ مُفَضَّضَةٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاندی کے برتن میں نہ کھاؤ اور نہ اس برتن میں جسے چاندی لگی ہوئی ہو۔[5]

---

[1] الکافی: ۶/۲۶۷ح ۲؛ المحاسن: ۲/۵۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۱ح ۳۹۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۸؛ الوافی: ۲۰/۶۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۵ح ۴۳۰۰؛ بحار الانوار: ۷۳/۱۱۴

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۱۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۵۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۳۶۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۲۲۷؛ الآراء الفقہیہ: ۱/۲۷۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/۳۸۸؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۵۷؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۸۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۴۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۷۹؛ جواہر الکلام: ۶/۳۲۹؛ منتہی المطلب: ۳/۳۲۳؛ شرح العروۃ: ۲/۴۵۸؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۴۱۹؛ الدر المنشور: ۲/۸۶۸؛ وسائل الشعاد: ۱/۱۶۱؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۸۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۵۴

[3] الکافی: ۶/۲۶۷ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۰ح ۳۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۶ح ۴۳۰۶ و ۲۴/۲۳۱ح ۳۰۴۱۳؛ الوافی: ۲۰/۴۹۳ح ۱۹۸۶۳؛ المحاسن: ۲/۵۸۱؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۲۹

[4] فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۲۴۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۹۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۶۵؛ شرح العروۃ: ۲/۴۶۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۱۶؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۱۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/۳۱۶؛ محاضرات فی اصول الفقہیہ: ۳/۱۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۸۳

[5] الکافی: ۶/۲۶۷ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۰ح ۳۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۹ح ۴۳۱۱ و ۲۴/۲۳۱ح ۳۰۴۱۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۳۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۱؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۳۸؛ الوافی: ۲۰/۴۹۳

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{174} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَرِهَ اَلشُّرْبَ فِي اَلْفِضَّةِ وَ فِي اَلْقَدَحِ اَلْمُفَضَّضِ وَ كَذَلِكَ أَنْ يُدَّهَنَ فِي مُدْهُنٍ مُفَضَّضٍ وَ اَلْمُشْطُ كَذَلِكَ .

❁ بریدسے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام چاندی کے برتن اور اس قدح میں جسے چاندی لگی ہوئی ہو پانی پینے کو ناپسندیدہ جانتے تھے اور اسی طرح اس تیل کی شیشی سے تیل لگانا بھی مکروہ جانتے تھے جسے چاندی لگی ہو اور اسی طرح کنگھی کو بھی (مکروہ جانتے تھے)۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے[3] یا پھر موثق ہے[4]

{175} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلشُّرْبِ فِي اَلْقَدَحِ فِيهِ ضَبَّةُ فِضَّةٍ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِلاَّ أَنْ يَكْرَهَ اَلْفِضَّةَ فَيَنْزِعَهَا .

❁ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس قدح (پیالہ) میں پانی پینے کے متعلق سوال کیا گیا جس میں چاندی کی پتری لگی ہوئی ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ چاندی کو ناپسند کرے اس کو کھینچ لے۔[5]

---

[1] جواہرالکلام:۶/۳۲۸؛ جامع المدارک:۱/۲۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۶/۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۳۶۵؛ شرح العروۃ:۲/۴۶۱؛ فقہ الصادقؑ :۵/۲۵۳؛ وسائل العباد:۱/۱۶۰؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۵۰۵؛ مستمسک العروۃ:۲/۱۶۵؛ مصباح الفقہ :۸/۳۵۱؛ حدودالشریعہ:۱/۴۷؛ موسوعہ البرغانی:۲/۳۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۱۶؛ الدررالباھر:۵۰۰؛ مصباح الہدیٰ:۲/۴۵۴؛ مراۃ العقول:۲۲/۱۷

[2] الکافی:۶/۲۶۷ح۵؛ من لایحضرۂ الفقیہ :۳/۳۵۲ح۴۲۶۱؛ تہذیب الاحکام:۹/۹۰ح۳۸۷؛ المحاسن:۲/۵۸۲؛ مکارم الاخلاق:۱۵۰؛ بحارالانوار: ۶۳/۵۳۱؛ الوافی:۲۰/۵۷۶؛ وسائل الشیعہ :۳/۵۰۹ح۴۳۱۲

[3] مراۃ العقول:۲۲/۶۷؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۳۱۰

[4] مستمسک العروۃ:۲/۱۶۵؛ حدودالشریعہ:۱/۳۸۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری:۲۰۸؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۵۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۹/۴۳۱؛ موسوعہ البرغانی:۲/۳۱۶؛ ریاض المسائل:۲/۱۴۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۹/۴۳۱؛ موسوعہ البرغانی:۲/۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۲/۱۴۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۶/۲۲۱؛ سندالعروۃ (الصلاۃ):۴۷۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۵۰۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۴/۳۱۱؛ تفصیل الشریعہ:۵/۵۱۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۷۹؛ المعالم الماثورۃ:۴/۲۵

[5] تہذیب الاحکام:۹/۹۱ح۳۹۱؛ المحاسن:۲/۵۸۲؛ وسائل الشیعہ ؛۳/۵۰۹ح۴۳۱۵؛ بحارالانوار:۶۳/۵۳۰؛ الوافی:۲۰/۵۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{176} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَشْرَبَ ٱلرَّجُلُ فِي ٱلْقَدَحِ ٱلْمُفَضَّضِ وَ ٱعْزِلْ فَمَكَ عَنْ مَوْضِعِ ٱلْفِضَّةِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قدح میں پانی وغیرہ پیئے جسے چاندی لگی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ چاندی والی جگہ کو منہ نہ لگائے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

لیکن علما نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام قرار دیا ہے اور کچھ احادیث میں وارد کراہت کو بھی حرمت پر محمول کیا ہے یا تقیہ پر محمول کیا ہے کیونکہ عامہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

{177} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْوَلِيدِ رِضْوَانُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ ٱلصَّلْتِ ٱلْقُمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ لَهُ (ٱلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) دِرْعٌ تُسَمَّى ذَاتَ ٱلْفُضُولِ لَهَا ثَلاَثُ حَلَقَاتٍ فِضَّةٍ حَلْقَةٌ بَيْنَ يَدَيْهَا وَ حَلْقَتَانِ خَلْفَهَا ٱلْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زرہ تھی جس کا نام ذات الفصول تھا جس کے تین حلقے چاندی کے تھے ایک اگلی جانب اور دو پچھلی جانب تھے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۳/۳۱۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۹۱/۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۶۹/۱؛ منتھی المطلب: ۳۲۹/۳؛ مصباح الفقیہ: ۳۶۷/۸؛ مدارک الاحکام: ۳۸۳/۲؛ مدارک العروۃ: ۲۴۰/۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۸۸/۴؛ شرح العروۃ حائری: ۴۶۳/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۸۲/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲۱۳/۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵۰۹/۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱۰۲۶/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴۶۶/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۷۴/۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳۶۴/۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۵۰۶/۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۴۰/۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳۱۶/۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۶۹/۲؛ الرسائل التسع: ۱۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵۳۰/۵؛ مہذب الاحکام: ۱۵۲/۲

[2] تہذیب الاحکام: ۹۱/۹ح ۳۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۵۱۰/۳ح ۴۳۱۵؛ بحار الانوار: ۵۳۱/۶۳ و ۱۱۴/۷۳؛ الوافی: ۵۷۷/۲۰

[3] ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۳/۳۱۳؛ منتھی المطلب: ۳۲۷/۳؛ مدارک العروۃ: ۲۴۰/۶؛ العمل الابقیٰ: ۶۱۰/۱؛ مدارک الحکام: ۳۸۳/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۷۴/۱؛ تنقیح مبانی العروہ: ۴۶۶/۳؛ مستمسک العروۃ: ۱۶۹/۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۵۰۵/۳

[4] امالی صدوق: ۷۱ مجلس ۱۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۷۷/۴ح ۵۴۰۳؛ بحار الانوار: ۹۸/۱۶ و ۵۳۶/۶۳؛ الوافی: ۵۷۷/۳؛ وسائل الشیعہ: ۵۱۲/۳ح

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [2]

قول مؤلف:

میں نے یہ مکمل حدیث اپنی کتاب "سیرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان چہاردہ معصومین" علیہم السلام میں درج کردی ہے رجوع کرلیا جائے۔
اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چیزوں کے بارے اوران کے ناموں کے بارے تفصیل بتائی گئی ہے نیز اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کافی فضائل بھی ذکر ہوئے ہیں۔

{178} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ أَيْنَ هُوَ قَالَ هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنَ السَّمَاءِ وَ كَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَ هُوَ عِنْدِي.

⚙ احمد بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذوالفقار کہاں سے آئی تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اوراس کا قبضہ چاندی کا تھا اوروہ (ذوالفقار) میرے پاس ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث (ظاہراً) صحیح ہے [4] نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرۃ میں شمار کیا ہے [5]

﴿وضو﴾

{179} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو دَاوُدَ جَمِيعاً عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ: إِنَّ لِلْوُضُوءِ حَدّاً مَنْ تَعَدَّاهُ لَمْ يُؤْجَرْ وَ كَانَ أَبِي يَقُولُ إِنَّمَا يَتَلَدَّدُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَ مَا حَدُّهُ قَالَ تَغْسِلُ وَجْهَكَ وَ يَدَيْكَ وَ تَمْسَحُ رَأْسَكَ وَ رِجْلَيْكَ.

⚙ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: میرے والد بزرگوا (امام محمد باقر علیہ السلام) فرمایا

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۵۵ ۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۹ ۶ ۴
[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۱/۶۵ ۳ و ۶ ۶ ۴ و ۷/۰۷
[3] الکافی: ۱/ ۴ ۳ ۲ ح ۵؛ امالی صدوق: ۲۸۹ مجلس ۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲ ح ۴ ۲ ۳ ۴؛ بحار الانوار: ۶۳/ ۷ ۵۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۵۰؛ الوافی: ۳/۲ ۷ ۵؛ بصائر الدرجات: ۱۸۰؛ مسند امام الرضاؑ: ۱/۹۵
[4] مراۃ العقول: ۳/۵ ۴
[5] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۲/۱۷ ح ۱۰۲۳

کرتے تھے کہ وضو کی ایک حد مقرر ہے جو اس حد سے تجاوز کرے گا اسے کوئی اجر وثواب نہیں دیا جائے گا۔ اور میرے والد بزرگوار علیہ السلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ شخص صرف پانی ادھر ادھر ڈالتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا: وضو کی وہ واجبی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: منہ اور ہاتھوں کا دھونا اور سر اور پاؤں کا مسح کرنا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{180} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَلاَ أَحْكِي لَكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقُلْنَا بَلَى فَدَعَا بِقَعْبٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ غَمَسَ فِيهِ كَفَّهُ الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا إِذَا كَانَتِ الْكَفُّ طَاهِرَةً ثُمَّ غَرَفَ فَمَلَأَهَا مَاءً فَوَضَعَهَا عَلَى جَبِينِهِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَ سَدَلَهُ عَلَى أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَمَرَّ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ ظَاهِرِ جَبِينِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ الْيُسْرَى فَغَرَفَ بِهَا مِلْأَهَا ثُمَّ وَضَعَهُ عَلَى مِرْفَقِهِ الْيُمْنَى وَ أَمَرَّ كَفَّهُ عَلَى سَاعِدِهِ حَتَّى جَرَى الْمَاءُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ غَرَفَ بِيَمِينِهِ مِلْأَهَا فَوَضَعَهُ عَلَى مِرْفَقِهِ الْيُسْرَى وَ أَمَرَّ كَفَّهُ عَلَى سَاعِدِهِ حَتَّى جَرَى الْمَاءُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ وَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ بِبِلَّةِ يَسَارِهِ وَ بَقِيَّةِ بِلَّةِ يُمْنَاهُ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ اللَّهَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ فَقَدْ يُجْزِئُكَ مِنَ الْوُضُوءِ ثَلاَثُ غُرَفَاتٍ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَ اثْنَتَانِ لِلذِّرَاعَيْنِ وَ تَمْسَحُ بِبِلَّةِ يُمْنَاكَ نَاصِيَتَكَ وَ مَا بَقِيَ مِنْ بِلَّةِ يَمِينِكَ ظَهْرَ قَدَمِكَ الْيُمْنَى وَ تَمْسَحُ بِبِلَّةِ يَسَارِكَ ظَهْرَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى قَالَ زُرَارَةُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سَأَلَ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَحَكَى لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ عملی طور پر بیان نہ کروں؟

ہم نے عرض کیا: جی ضرور کیجئے۔

پس آپ علیہ السلام نے ایک پیالہ طلب کیا جس میں کچھ پانی تھا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا۔ پھر اپنی کلائیوں سے کپڑا ہٹایا، پھر پیالہ میں دائیں ہتھیلی ڈالی۔

پھر اس (ہتھیلی) کو پانی سے لبریز کر کے پیشانی پر رکھ کر اور بسم اللہ پڑھ کر اسے اپنی ریش مبارک کے اطراف پر انڈیل دیا۔ پھر اپنی ظاہری پیشانی اور منہ اور اس کے دونوں طرف صرف ایک بار ہاتھ پھیرا۔ پھر بایاں ہاتھ پانی میں ڈبویا اور چلو بھر کر دائیں ہاتھ

---

[1] الکافی: ۲۱/۳ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۷/۱ ح ۱۰۲۰؛ الوافی: ۲۱/۳

[2] مراۃ العقول: ۶۷/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۱/۱؛ المعالم الماثورۃ: ۲۰۲/۴

کی کہنی پر ڈالا اور پھر دائیں کلائی پر اس طرح ہاتھ پھیرا کہ پانی انگلیوں کے سروں سے بہہ نکلا۔اس کے بعد دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا اور چلو بھر کر بائیں کہنی پر ڈالا اور پھر اس ہاتھ کی کلائی پر اس طرح ہاتھ پھیرا کہ پانی انگلیوں کے سروں سے بہہ نکلا۔ بعد ازاں باقی ماندہ تری سے سر کے اگلے حصے پر اور دونوں پاؤں کی پشت پر مسح کیا۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا ایک اور ایک کو پسند کرتا ہے لہٰذا وضو کے لئے تمہیں تین چلو کافی ہیں (جو) ایک منہ کے لئے اور دو چلو دونوں ہاتھوں کے لئے (ہیں) اور تم اپنے دائیں ہاتھ کی تری سے اپنے سر کا مسح کرو اور اسی دائیں ہاتھ کی باقی ماندہ تری سے دائیں پاؤں کی پشت کا مسح کرو اور اپنے بائیں ہاتھ کی تری سے اپنے بائیں پاؤں کی پشت پر مسح کرو۔ زرارہ کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی نے امیر المومنین علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کے طریقے کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے اسی طرح عملی طور پر اسے وضو کر کے دکھایا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن کالصحیح ہے[3] یا پھر حسن ہے[4]

{181} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَدِّ اَلْوَجْهِ اَلَّذِي يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُوَضَّأَ اَلَّذِي قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ اَلْوَجْهُ اَلَّذِي أَمَرَ اَللَّهُ تَعَالَى بِغَسْلِهِ اَلَّذِي لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ وَ لاَ يَنْقُصَ مِنْهُ إِنْ زَادَ عَلَيْهِ لَمْ يُؤْجَرْ وَ إِنْ نَقَصَ مِنْهُ أَثِمَ مَا دَارَتْ عَلَيْهِ اَلسَّبَّابَةُ وَ اَلْوُسْطَى وَ اَلْإِبْهَامُ مِنْ قُصَاصِ اَلرَّأْسِ إِلَى اَلذَّقَنِ وَ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ اَلْإِصْبَعَانِ مِنَ اَلْوَجْهِ مُسْتَدِيراً فَهُوَ مِنَ اَلْوَجْهِ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اَلْوَجْهِ قُلْتُ اَلصُّدْغُ لَيْسَ مِنَ اَلْوَجْهِ قَالَ لاَ.

۞ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے چہرہ کی وہ حد بتائیں جس کے دھونے کا حکم

---

[1] الکافی: ۲۵/۳ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۶/۱ ح ۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۷/۱ ح ۱۰۲۱؛ الوافی: ۲۵/۳

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۵۹/۵؛ مصابیح الظلام: ۲۵۶/۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۳۵/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۴/۱؛ مدارک الاحکام: ۲۱۱/۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۳۸۲؛ الفقہ المقارن: ۴۰؛ لوامع الاحکام: ۳۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۸۳/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۱۷/۲؛ المعالم الماثورۃ: ۲۷۳/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶۰/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴۷/۱؛ ینابیع الاحکام: ۵۷۶/۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۴۰/۵؛ الحبل المتین: ۱۰۸/۱؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۸۴؛ مہذب الاحکام: ۳۲۴/۲؛ حکم القضا صدر: ۳۴۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵۲۸/۵؛ مصباح الہدیٰ: ۲۵۴/۳؛ مشارق الشموس: ۱۳۴/۲؛ مدارک العروۃ: ۲۲۲/۴؛ التنقیح فی شرح: ۲۰۲/۵؛ مستمسک العروۃ: ۳۸۵/۲؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۲۳؛ غنائم الایام: ۱۲۳/۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۰۵/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۲۷/۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲۵۵/۳

[3] مراۃ العقول: ۷۵/۱۳

[4] جواھر الکلام: ۲۲۸/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲۷۳/۳؛ منتھی المطلب: ۱۱۸/۲؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۰۷؛ مشارق الشموس: ۱۱۲/۲؛ الدر الباھر: ۱۶۴؛ غنائم الایام: ۱۸۶/۱؛ ذکری الشیعہ: ۱۳۹/۲

خدا نے وضو میں دیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: چہرہ کی وہ حد جس کا اللہ نے دھونے کا حکم دیا ہے اور جس میں کسی کے لئے بھی کمی و بیشی جائز نہیں ہے کیونکہ اگر زیادہ کرے گا تو اجر نہیں ملے گا اور اگر کمی کرے گا تو گنہگار ہو گا وہ (یہ ہے کہ) طول میں (بال) اگنے کی جگہ سے لے کر تھوڑی کے نچلے سرے تک اور (عرض میں) جس مقدار کو ہاتھ کا انگوٹھا اور درمیانی انگلی گھیر لے اور جس مقدار کو دو انگلیاں گھیر لیں تو وہ چہرہ ہے اور جو اس کے علاوہ وہ چہرہ نہیں ہے۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: کیا کنپٹی چہرہ میں داخل نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{182} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ أُنَاساً يَقُولُونَ إِنَّ بَطْنَ اَلْأُذُنَيْنِ مِنَ اَلْوَجْهِ وَ ظَهْرَهُمَا مِنَ اَلرَّأْسِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمَا غَسْلٌ وَ لاَ مَسْحٌ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کانوں کا اندرونی حصہ چہرہ میں داخل ہے اور ان کا بیرونی حصہ سر میں داخل ہے (تو کیا یہ بات درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں کا نہ دھونا واجب ہے اور نہ مسح کرنا (واجب ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[4] یا پھر موثق ہے[5]

{183} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْأُذُنَانِ لَيْسَا مِنَ اَلْوَجْهِ وَ لاَ مِنَ اَلرَّأْسِ قَالَ وَ ذُكِرَ اَلْمَسْحُ فَقَالَ اِمْسَحْ عَلَى

---

[1] الکافی: ۳/۲۷ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴ح۸۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۴ح۱۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۰۳ح۱۰۴۸؛ مستدرک الوسائل: ۱/۳۱۰ح۶۹۵؛ بحارالانوار: ۷۷/۲۷۷؛ تفسیر البرہان: ۲/۲۵۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۹۸؛ الوافی: ۶/۲۷۷؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۹۹؛ تفسیر الصافی: ۲/۱۵

[2] فقہ الصادقؑ: ۱/۲۴۰؛ مسالک الافہام: ۱/۳۸؛ التنقیح فی شرح: ۵/۴۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۶۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۰۵؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۲۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۶؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۱۰؛ الحبل المتین: ۱/۶۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۲۰۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۹۷؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۵۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۲۱؛ الفقہ المقارن: ۲۴؛ مستند الشیعہ: ۲/۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۲/۲۸۸؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۳۷؛ لوامع الاحکام: ۳۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۶؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۹۲؛ رسالہ القلم: ۲۰/۱۳۲؛ دراسات فقہیہ: ۴۵؛ رسائل الشیخ بہاؑ الدین: ۱۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۸

[3] الکافی: ۳/۲۹ح۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۴ح۱۵۶؛ الاستبصار: ۱/۶۳ح۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۰۴ح۱۰۵۱؛ الوافی: ۶/۳۰۱

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۶۵

[5] لوامع الاحکام: ۳۱۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۱۳؛ مشارق الشموس: ۲/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۲۴۶؛ مناہج الاخبار: ۱/۸۸؛ کشف الاسرار: ۲/۴۳۶

مُقَدَّمِ رَأْسِكَ وَامْسَحْ عَلَى الْقَدَمَيْنِ وَابْدَأْ بِالشِّقِّ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کان نہ چہرہ میں داخل ہیں اور نہ ہی سر میں داخل ہیں۔

راوی کہتا ہے: پھر آپ علیہ السلام نے مسح کا ذکر کیا اور فرمایا: سر کے اگلے حصے پر مسح کرو اور پھر پاؤں پر مسح کرو اور ابتداء ہمیشہ دائیں پاؤں سے کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3]

{184} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَيْفَ هُوَ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْأَصَابِعِ فَمَسَحَهَا إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَى ظَاهِرِ الْقَدَمِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ بِإِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ هَكَذَا فَقَالَ لاَ إِلاَّ بِكَفِّهِ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پاؤں کا مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
پس آپ علیہ السلام نے اپنی ہتھیلی پاؤں کی انگلیوں پر رکھی اور پھر اس کو کعبین (بند پاء) تک کھینچ کر قدم کی پشت تک مسح کیا۔
میں عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اگر کوئی شخص صرف دو انگلیوں سے مسح کرے تو (کیا یہ درست ہے)؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ پوری ہتھیلی سے کرے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۲۹/۳ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۱۸ح ۱۰۸۸؛ الوافی: ۴/ ۲۸۱؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۲۵۷

[2] سند العروۃ: ۳/ ۳۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۴۰؛ آیات الاحکام: ۵۱۵؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۳۳۸؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۲۲۲؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲/ ۴۱۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۷؛ رسائل قرآنی: ۲/ ۲۱

[3] مراۃ العقول: ۱۳/ ۹۶؛ لوامع الاحکام: ۳۲۵؛ مشارق الشموس: ۲/ ۱۳۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۵۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۲۹؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۳۵۷؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۷ (حسن کالصحیح)؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۱۴۴

[4] الکافی: ۳/ ۳۰ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۹۱ح ۲۴۳؛ الاستبصار: ۱/ ۶۲ح ۱۸۴؛ قرب الاسناد: ۳۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۱۷ح ۱۸۵؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۵؛ الوافی: ۶/ ۲۸۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۵۹۸

[5] مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۳۵۸؛ سند العروۃ: ۳/ ۳۳۴؛ ذکری الشیعہ: ۲/ ۱۵۴؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۳۶۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/ ۱۷۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۳۶۴؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۴۲۷؛ العمل الابقی: ۲/ ۱۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۳/ ۲۸۸؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۰۷؛ لوامع الاحکام: ۳۲۶؛ منتھی المطلب: ۲/ ۷۰؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۱۲۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۱۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۸۲؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/ ۲۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۲/ ۴۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۳۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۲۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۳۱۵؛ الفوائد الملیہ: ۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۳۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۲۳؛ رسائل قرآنی: ۲/ ۲۰؛ آیات الاحکام: ۳/ ۳۷۳؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۳۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۲۲۲؛ منتقد المنافع: ۲/ ۲۹۶؛ المہذب البارع: ۱/ ۱۳۲

{185} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْمَرْأَةُ يُجْزِئُهَا مِنْ مَسْحِ اَلرَّأْسِ أَنْ تَمْسَحَ مُقَدَّمَهُ قَدْرَ ثَلاَثِ أَصَابِعَ وَلاَ تُلْقِيَ عَنْهَا خِمَارَهَا .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے کافی ہے کہ سر کے اگلے حصے پر بقدر تین انگشت مسح کرے اور بے شک اوڑھنی نہ اتارے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3]

{186} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :مَسْحُ اَلرَّأْسِ عَلَى مُقَدَّمِهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سر کا مسح اس کے اگلے حصے پر ہے[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{187} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ ذَكَرْتَ وَ أَنْتَ فِي صَلاَتِكَ أَنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ شَيْئاً مِنْ وُضُوئِكَ اَلْمَفْرُوضِ عَلَيْكَ فَانْصَرِفْ وَأَتِمَّ اَلَّذِي نَسِيتَهُ مِنْ وُضُوئِكَ وَأَعِدْ صَلاَتَكَ وَيَكْفِيكَ مِنْ مَسْحِ رَأْسِكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ لِحْيَتِكَ بَلَلَهَا إِذَا نَسِيتَ أَنْ تَمْسَحَ رَأْسَكَ فَتَمْسَحَ بِهِ مُقَدَّمَ رَأْسِكَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں نماز کی حالت میں یاد آئے کہ تم نے فرض وضو میں سے کچھ چھوڑ دیا ہے تو نماز چھوڑ دو اور جو چیز تمہارے وضو میں سے بھول گئی تھی اسے پورا کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور اگر تم سر کا مسح کرنا بھول گئے تھے تو پھر تمہارے

---

[1] الکافی: ۳/۳۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۷۷ ح ۱۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۱۶ ح ۱۰۸۴؛ بحارالانوار: ۷۷/۲۶۲؛ الوافی: ۶/۲۸۴

[2] معتصم الشیعہ: ۱/۳۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۲۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۴۸؛ جواھر الکلام: ۱/۵۱۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۱۲؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۱۴؛ لوامع الاحکام: ۳۲۶؛ التفسیر الموضوعی: ۲۵/۱۲۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۵۴۵؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۰؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۶۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۶۳؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۶۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۳۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۷۴؛ جامع المدارک: ۱/۴۳

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۱۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۸۹؛ شرح العروۃ: ۳/۱۸۹؛ منتھی المطلب: ۲/۴۳؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۴۶؛ الدر الباھر: ۱۶۳ (حسن کالصحیح)؛ مشارق الشموس: ۲/۱۴۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۶۲ ح ۱۷۱؛ الاستبصار: ۱/۶۰ ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۱۰ ح ۱۰۶۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۲؛ الوافی: ۶/۲۸۸

[5] ملاذ الاخیار: ۱/۳۵۸؛ منتھی المطلب: ۲/۴۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۲۹؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۵۵۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۰۵؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۳۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۵۱؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۷۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۱۵؛ لوامع الاحکام: ۳۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۶۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۱۶

لئے یہ کافی ہے کہ اپنی داڑھی سے تری لو اور اسی سے سر کے اگلے حصے کا مسح کر لو۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے [2] یا پھر صحیح ہے [3]

{188} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِمَسْحِ اَلْوُضُوءِ مُقْبِلاً وَ مُدْبِراً.

❂ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: الٹا (یعنی کعبین سے انگلیوں کی طرف) یا سیدھا (یعنی انگلیوں سے کعبین کی طرف) مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{189} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: تَابِعْ بَيْنَ اَلْوُضُوءِ كَمَا قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِبْدَأْ بِالْوَجْهِ ثُمَّ بِالْيَدَيْنِ ثُمَّ اِمْسَحْ بِالرَّأْسِ وَ اَلرِّجْلَيْنِ وَ لاَ تُقَدِّمَنَّ شَيْئاً بَيْنَ يَدَيْ شَيْءٍ تُخَالِفُ مَا أُمِرْتَ بِهِ فَإِنْ غَسَلْتَ اَلذِّرَاعَ قَبْلَ اَلْوَجْهِ فَابْدَأْ بِالْوَجْهِ وَ أَعِدْ عَلَى اَلذِّرَاعِ فَإِنْ مَسَحْتَ اَلرِّجْلَ قَبْلَ اَلرَّأْسِ فَامْسَحْ عَلَى اَلرَّأْسِ قَبْلَ اَلرِّجْلِ ثُمَّ أَعِدْ عَلَى اَلرِّجْلِ اِبْدَأْ بِمَا بَدَأَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وضو کے درمیان اسی طرح ترتیب کو قائم رکھو جس طرح خدا نے حکم دیا ہے پس ابتداء چہرہ سے کرو، پھر ہاتھوں کو دھوؤ، پھر سر کا مسح کرو اور پھر پاؤں کا مسح کرو اور کسی عضو کو دوسرے (عضو) پر ہرگز مقدم نہ کرو ورنہ حکم خدا کی خلاف ورزی ہو جائے گی اور اگر سر سے پہلے پاؤں کا مسح کر بیٹھو تو پہلے سر کا مسح کرو پھر پاؤں کے مسح کا اعادہ کرو اور تم ہمیشہ اس عضو

---

[1] الکافی: ۳/۴۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۹۱ ح ۲۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۷ ح ۹۷۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۱۱؛ مصباح المنہاج: ۲/۳۳۳؛ لوامع الاحکام: ۳۴۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۷۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۳

[3] التنقیح فی شرح: ۵/۲۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۴۰۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۶۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۳۸؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۹۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۳۳؛ شرح العروۃ: ۳/۲۴۵؛ التسامح فی ادلۃ السنن: ۲۹

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۵۸ ح ۱۶۱؛ الاستبصار: ۱/۵۷ ح ۱۶۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۰۶ ح ۱۰۵۴؛ الوافی: ۶/۲۸۵

[5] ملاذ الاخیار: ۱/۳۶۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۵؛ منتقد المنافع: ۲/۲۰۰؛ کشف الاسرار: ۲/۳۸۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۵؛ ریاض المسائل: ۱/۱۳۴؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۰۴؛ غنائم الایام: ۱/۱۳۴؛ کشف اللثام: ۱/۵۴۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۰۳؛ شرح العروۃ: ۳/۲۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۸۹؛ لوامع الاحکام: ۳۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۱۵؛ الدر الباہر: ۱۷۲؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۲۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۲۴۶؛ المہذب البارع: ۱/۱۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۹۹؛ جواہر الکلام: ۲/۱۹۷؛ العمل الابقی: ۲/۱۴۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۹۵

سے ابتداء کرو جس سے خدا نے ابتدا کی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{190} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبِي دَاوُدَ جَمِيعاً عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ بَعْضَ وُضُوئِكَ فَعَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ حَتَّى يَبِسَ وَضُوؤُكَ فَأَعِدْ وُضُوءَكَ فَإِنَّ اَلْوُضُوءَ لاَ يُبَعَّضُ.

❂ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کچھ وضو کر چکو اور پھر کوئی ضروری کام پڑ جائے جس کی وجہ سے سابقہ عضو خشک ہو جائے تو پھر وضو کا اعادہ کرو کیونکہ اس طرح وضو کے حصے بخرے نہیں کئے جا سکتے ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

یعنی وضو میں ترتیب کے ساتھ ساتھ موالات بھی واجب ہے (واللہ اعلم)

{191} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ اَلْمُرَادِيِّ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ عَبْدِ اَلْكَرِيمِ بْنِ عُتْبَةَ اَلْكُوفِيِّ اَلْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَبُولُ وَ لَمْ يَمَسَّ يَدَهُ اَلْيُمْنَى شَيْءٌ أَ يُدْخِلُهَا فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا قَالَ لاَ حَتَّى يَغْسِلَهَا

---

[1] الکافی: ۳/۳۴ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۷ح۲۵۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۵ح۸۹؛ الاستبصار: ۱/۷۳ح۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۴۸ح۱۱۸۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۷؛ فقہ القرآن: ۱/۲۸؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۴۳؛ الوافی: ۶/۳۴۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۹۹

[2] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۶۰؛ مصابیح الاحکام: ۲/۱۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۵۱۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۱۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۲۵؛ ریاض المسائل: ۱/۱۴۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۹؛ آیات الاحکام: ۵۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۴۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/۲۴۴؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۶۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۴۶۰؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۳۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۲۵؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۲۱؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۳۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۳۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/۴۵۱؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۹۸ح۲۵۵؛ علل الشرائع: ۱/۲۸۹؛ الاستبصار: ۱/۷۲ح۲۲۰؛ الکافی: ۳/۳۵ح۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۴۶ح۱۱۷۶؛ بحار الانوار: ۷/۲۲۵؛ الوافی: ۶/۳۴۷

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۲۷۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۶۲۰؛ کتاب الطہارۃ تراث الشیخ الانصار: ۲/۳۱۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۱۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۱۳۴؛ الحبل المتین: ۱/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۴۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۲۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۱۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۱۰؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/۲۴۹؛ مناھج الاخبار: ۱/۹۹؛ کشف الاسرار: ۲/۴۹۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۲/۴۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۰۶؛ لوامع الاحکام: ۷/۳۴؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۳۱۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۳۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۳۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۴۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۴۶

قُلْتُ فَإِنَّهُ اِسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَ لَمْ يَبُلْ أَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا قَالَ لاَ لِأَنَّهُ لاَ يَدْرِي حَيْثُ بَاتَتْ يَدُهُ فَلْيَغْسِلْهَا.

❁ عبدالکریم بن عتبہ کوفی ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی نے پیشاب کیا (اور استنجاء کیا) اور اس کے دائیں ہاتھ کو کسی چیز نے مس بھی نہیں کیا تو کیا وہ وضو کرنے کے لئے اسے دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ ڈال سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک دھو نہ لے نہیں ڈال سکتا

میں نے عرض کیا: وہ سو کر جاگا اور پیشاب بھی نہیں کیا تو وہ ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری (یعنی کس کس مقام کو مس کیا) بس اسے چاہیے کہ پہلے ہاتھ دھوئے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

{192} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْهُمَا فَقَالَ هُمَا مِنَ اَلْوُضُوءِ فَإِنْ نَسِيتَهُمَا فَلاَ تُعِدْ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان دونوں (یعنی کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ وضو میں سے ہیں لیکن اگر بھول جاؤ تو اعادہ نہ کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5] یا حسن ہے[6] یا موثق ہے[7]

{193} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَخْضِبُ رَأْسَهُ بِالْحِنَّاءِ ثُمَّ

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۳۹ح۱۰۶؛الاستبصار:۱/۵۱ح۱۴۵؛وسائل الشیعہ:۱/۴۲۸ح۱۱۱۹؛الوافی:۶/۶۶؛الکافی:۳/۱۱ح۲؛علل الشرائع:۲۸۲

[2] ملاذ الاخیار:۱/۱۶۹؛کشف الاسرار:۲/۳۵۲

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ):۳/۲۳۸

[4] تہذیب الاحکام:۱/۷۸ح۲۰۰؛الاستبصار:۱/۶۷ح۲۰۰؛وسائل الشیعہ:۱/۴۳۱ح۱۱۲۷؛الوافی:۶/۳۳۸

[5] ملاذ الاخیار:۱/۳۲۰؛شرح الفروع مازندرانی:۱/۲۵۲؛مشارق الشموس:۲/۲۵۳؛موسوعہ البرغانی:۱/۲۷۴

[6] منتھی المطلب:۱/۳۰۲؛مختلف الشیعہ:۱/۲۷۹

[7] مستمسک العروۃ:۲/۳۱۴؛تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۴/۲۷۸؛مستند الشیعہ:۲/۱۶۸؛مشارق الشموس:۲/۲۵۳؛مصباح الفقیہ:۳/۱۳۹؛لوامع الاحکام:۳۵۸؛جامع المدارک:۱/۵۳؛مدارک العروۃ:۳/۴۰؛الحدائق الناضرۃ:۲/۱۵۶؛کشف الاسرار:۲/۴۵۱

يَبْدُو لَهُ فِي الْوُضُوءِ قَالَ يَمْسَحُ فَوْقَ الْحِنَّاءِ.

۞ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنے سر پر مہندی کا خضاب کرتا ہے پھر وضو کی ابتداء کرتا ہے تو؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مہندی کے نیچے مسح کرلے (یعنی تری پہنچادے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مولف:

اور صحیح الوشاء میں ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ جب کسی شخص کے ہاتھ پر دواء (کالیپ) لگا ہوتو کیا اس کے لیے کافی ہوگا کہ وہ طلاء دوا کے اوپر مسح کرلے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس کے لیے کافی ہوگا کہ وہ اس کے اوپر مسح کرلے۔[3]

اور صحیح ابن مسلم میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق جو اپنا سر منڈواتا ہے پھر اس پر مہندی لگاتا ہے اور (پھر) نماز کے لیے وضو کرتا ہے، فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے سر کا مسح کرے جبکہ اس پر مہندی لگی ہو۔[4]

اور مرفوع محمد بن یحیی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو سر پر مہندی لگاتا ہے اور وہ اسی کے ساتھ وضو کرتا ہے، فرمایا: جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ پانی کی تری اس کے سر تک پہنچ جائے۔[5]

جاننا چاہیے کہ بعض علماء نے یہ حکم لگایا ہے کہ مہندی لگی ہوتو مسح نہیں کیا جاسکتا مگر بعض نے حدیث کی کمزور سند کی بنا پر اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ مہندی کے باوجود مسح درست ہے بشرطیکہ تری نیچے چلی جائے اور بعض نے مطلق اجازت دی ہے بہرحال میں سمجھتا

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۵۹ ح۱۰۷۹؛الاستبصار:۱/۷۵ ح۲۳۲؛وسائل الشیعہ:۱/۴۵۵ ح۱۲۰۴؛الوافی:۶/۳۰۷؛

[2] ملاذ الاخیار:۳/۳۵۴؛ مناھج الاخبار:۱/۱۰۳؛ کشف الاسرار:۲/۵۰۶؛ جواھر الکلام:۲/۲۴۵؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۳۹۳؛ المناظر الناضرۃ:۳/۲۳۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۷/۳۶۷؛ کشف اللثام:۱/۵۴۳؛ مصباح الہدیٰ:۳/۲۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۵/۱۳۲؛ الحدائق الناضرۃ:۲/۳۱۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۳/۳۶۰؛ فقہ الصادقؑ:۱/۴۶۴؛ التنقیح فی شرح:۵/۱۵۳؛ مصباح الفقیہ:۲/۳۹۷؛ المعالم الماثورۃ:۴/۲۴۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۴/۳۲۷؛ مفتاح البصیرۃ:۵/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۳۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۸۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۲/۳۴۲؛ ینابیع الاحکام:۲/۵۵۹

[3] تہذیب الاحکام:۱/۳۶۴ ح۱۱۰۵؛الاستبصار:۱/۷۶ ح۲۳۵؛ الوافی:۶/۳۶۱ ح۴۶۷۴؛ وسائل الشیعہ:۱/۴۵۵ ح۱۲۰۳ و۱/۴۶۵ ح۱۲۳۵؛ عیون اخبار الرضاؑ:۲/۲۲ ح۴۸؛ ملاذ الاخیار:۳/۵۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۲/۴۴۸؛ منتھی المطلب:۲/۱۲۹؛ مشارق الشموس:۲/۳۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۴/۳۴۴

[4] تہذیب الاحکام:۱/۳۵۹ ح۱۰۸۱؛الاستبصار:۱/۷۵ ح۲۳۳؛الوافی:۶/۳۰۸ ح۱۳۵۱؛وسائل الشیعہ:۱/۴۵۶ ح۱۲۰۵؛ملاذ الاخیار:۳/۴۷؛ کشف الاسرار:۲/۵۰۶؛ذخیرۃ المعاد:۱/۳۰؛موسوعہ الامام الخوئی:۵/۱۳۲؛شرح العروہ:۴/۱۰؛جواھر الکلام:۱/۶۲۶؛التنقیح فی شرح:۵/۱۵۳

[5] الکافی:۳/۳۱ ح۱۲؛تہذیب الاحکام:۱/۳۵۹ ح۱۰۸۰؛الاستبصار:۱/۷۵؛وسائل الشیعہ:۱/۴۵۵ ح۱۲۰۲؛الوافی:۶/۳۰۷ ح۴۳۴۹؛معراۃ العقول:۱۳/۱۰۵؛ملاذ الاخیار:۳/۴۶؛کشف الاسرار:۲/۵۰۸

ہوں کہ من باب تسلیم جس بھی حدیث پر چاہے عمل کر لے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)۔

{194} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي مَسْحِ الْخُفَّيْنِ تَقِيَّةٌ فَقَالَ ثَلاَثَةٌ لاَ أَتَّقِي فِيهِنَّ أَحَداً شُرْبُ الْمُسْكِرِ وَ مَسْحُ الْخُفَّيْنِ وَ مُتْعَةُ الْحَجِّ قَالَ زُرَارَةُ وَ لَمْ يَقُلِ الْوَاجِبُ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تَتَّقُوا فِيهِنَّ أَحَداً.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے پوچھا کہ کیا تقیۃً موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں ہرگز تقیہ نہیں ہے: (۱) مکر (نشہ آور چیز) کا پینا، (۲) موزوں پر مسح کرنا، (۳) متعۃ الحج۔

زرارہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ تم پر واجب ہے کہ تم میں سے کوئی تقیہ نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{195} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ أَبَا ظَبْيَانَ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَذَبَ أَبُو ظَبْيَانَ أَ مَا بَلَغَكُمْ قَوْلُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِيكُمْ سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ هَلْ فِيهَا رُخْصَةٌ فَقَالَ لاَ إِلاَّ مِنْ عَدُوٍّ تَتَّقِيهِ أَوْ ثَلْجٍ تَخَافُ عَلَى رِجْلَيْكَ.

❂ ابوالورد سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوظبیان نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک بار امیر المومنین علیہ السلام نے موزوں پر مسح کیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابوظبیان نے جھوٹ بولا ہے۔ کیا تمہیں حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول نہیں پہنچا جس میں انہوں نے فرمایا: ''موزوں پر مسح کرنے سے پہلے قرآن نازل ہو چکا تھا (جس نے پاؤں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے)''

میں نے عرض کیا: کیا اس میں کچھ گنجائش ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۲ ۳ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۶۲ح ۱۰۹۳؛ الاستبصار: ۱/ ۷۶ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۵۷ح ۱۲۰۷؛ الوافی: ۶/ ۳۰۷

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۹: ۱۳۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/ ۳۲۲ ۳؛ الرسائل خمینی: ۲/ ۱۷۸؛ رسالہ القلم: ۶/ ۱۹۵/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/ ۲۱۵؛ ذکری الشیعہ: ۲/ ۱۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۳۹۹؛ القواعد الفقھیہ: ۱/ ۴۷۴؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ): ۴/ ۴۴۴؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۳۳۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۷۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۳۱۰؛ مستند العروۃ: ۱/ ۲۶۳؛ سند العروۃ (الحج): ۴/ ۸۶؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۹۵؛ جواھر الکلام: ۲/ ۲۳۶

[3] مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۰۶؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۹۵؛ مصباح المنہاج: ۲/ ۳۸۳؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/ ۲۲۶؛ اختیار معرفۃ الرجال: ۲/ ۴۶۵؛ السرائل خمینی: ۲/ ۱۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۲

آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ دشمن سے تقیہ کرو یا برف کی وجہ سے پاؤں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے [3]

{196} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرِيضِ هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ فِي الْمَسْحِ قَالَ لاَ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مریض کے لئے گنجائش ہے کہ وہ موزوں پر مسح کرے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا موثق ہے [6]

{197} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَاتَمِ إِذَا اغْتَسَلْتُ قَالَ حَوِّلْهُ مِنْ مَكَانِهِ وَ قَالَ فِي الْوُضُوءِ تُدِيرُهُ وَ إِنْ نَسِيتَ حَتَّى تَقُومَ فِي الصَّلاَةِ فَلاَ آمُرُكَ أَنْ تُعِيدَ الصَّلاَةَ.

❁ حسین بن ابی علاء سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص کی انگوٹھی ہو تو غسل کرتے وقت کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے اپنے مقام سے گھماؤ (یعنی حرکت دو) اور وضو کے متعلق فرمایا کہ اسے پھیرو اور اگر ایسا کرنا بھول جاؤ یہاں تک کہ نماز شروع کر دو تو پھر میں تمہیں اس نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیتا۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۲ ح ۱۰۹۲؛ الاستبصار: ۱/۷۶ ح ۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۸ ح ۱۲۱۱؛ الوافی: ۶/۳۰۵؛ بحار الانوار: ۲/۲۷۷

[2] منتقد المنافع: ۲/۳۰۵؛ مدارک العروۃ: ۳/۹۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۲۶۶؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۳۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۲۸؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۰۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۹۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۵۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۷۷؛ القواعد الفقہیہ: ۵/۵۶

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۵۲؛ کشف الاسرار: ۳/۵۱۳

[4] الکافی: ۳/ ۳۲ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۷ ح ۱۲۰۸؛ الوافی: ۶/۳۰۷

[5] مصباح المنہاج: ۲/۳۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۵؛ جواہر الکلام: ۳۹/۲۲۰؛ جامع المدارک: ۵/۴۵۵

[6] مراۃ العقول: ۱۳/۱۰۶؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۳۳۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۶۰

[7] الکافی: ۳/۴۵ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۸ ح ۱۲۴۱؛ الوافی: ۶/۵۰۶

تحقیق:

حدیث حسن ہے [1] یا صحیح ہے [2]

ارتماسی وضو:

{198} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ عَلَى وُضُوءٍ فَيُصِيبُهُ الْمَطَرُ حَتَّى يَبْتَلَّ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ وَجَسَدُهُ وَيَدَاهُ وَرِجْلَاهُ هَلْ يُجْزِيهِ ذَلِكَ مِنَ الْوُضُوءِ قَالَ إِنْ غَسَلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص باوضو نہ ہو اور اس کے اعضاء پر بارش برسے جس سے اس کا سر، داڑھی، جسم، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں تر ہو جائیں تو کیا اس کے وضو کے لئے کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ان کو (بہ نیت وضو) دھو لے تو پھر کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

وضو کی مستحب دعائیں:

{199} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النِّجْسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِذَا خَرَجْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ وَأَمَاطَ عَنِّي الْأَذَى وَإِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگو تو یہ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۷ /۱۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۰ ۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵ ۵۲۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۶ ۱۰۶؛ ریاض المسائل: ۱/۷ ۱۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۰ ۹۰؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۷ ۵۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶ ۵۲۶؛ التنقیح طباطبائی: ۶/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۹۹ ۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸ ۱۳؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۱ ۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۹ ۵۲؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۰ ۱۳

[2] خلل الصلاۃ واحکامہ حائری: ۱۱ ۳؛ دروس فی مسائل تبریزی: ۴/۳ ۰۳؛ بیان الفقہ: ۴/۱۱۶؛ بیان الاصول: ۳/۹ ۴؛ مجموعہ المقالات: ۵ ۴ ۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۱۶۱؛ قواعد الفقیہ: ۲۸۱؛ مشارق الشموس: ۲/۳ ۶۳ ۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۷ ۳۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۲ ۴۵؛ دراسات فی الفقہ الاسلامی: ۳/۱۹۹؛ البدایہ والکفایہ: ۱۷۷؛ الکافی فی اصوال الفقہ: ۲/۸ ۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۹ ۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۹ ۵ ۳ ح ۱۰۸۲؛ الاستبصار: ۱/۵۷ ح ۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴ ۵ ۴ ح ۱۲۰۱؛ مسائل علی بن جعفر: ۱۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۷ ۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۹ ۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۶۱۲؛ منتقد المنافع: ۲/۹ ۴ ۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۰ ۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۹ ۳۴؛ جواہر الکلام: ۲/۴ ۲۸؛ مناہج الاخبار: ۱/۲ ۱۰؛ کشف الاسرار: ۲/۴ ۵۰؛ مہذب الاحکام: ۲/۷ ۳۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۷ ۱۹؛ لوامع الاحکام: ۲/۲ ۳۳

کہو:

بِسْمِ اَللَّهِ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ اَلْخَبِيثِ اَلْمُخْبِثِ اَلرِّجْسِ اَلنِّجْسِ اَلشَّيْطَانِ اَلرَّجِيمِ ۔

اور جب (بیت الخلا سے) نکلنے لگو تو یہ کہو:

بِسْمِ اَللَّهِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي عَافَانِي مِنَ اَلْخَبِيثِ اَلْمُخْبِثِ وَ أَمَاطَ عَنِّي اَلْأَذَى ۔

اور جب وضو کرنے لگو تو یوں کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ اَللَّهُمَّ اِجْعَلْنِي مِنَ اَلتَّوَّابِينَ وَ اِجْعَلْنِي مِنَ اَلْمُتَطَهِّرِينَ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{200} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اِسْمَ اَللَّهِ تَعَالَى عَلَى وُضُوئِهِ فَكَأَنَّمَا اِغْتَسَلَ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص وضو کرتے وقت خدا کا نام لے لے تو گویا اس نے غسل کر لیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا موثق کالصحیح ہے [5] یا موثق ہے [6]

قول مؤلف:

وضو میں دیگر دعائیں بھی مذکور ہیں لہٰذا جسے چاہیں پڑھیں جیسا کہ آقا سیستانی نے امیر المومنین علیہ السلام سے مروی دعائیں (جو ایک ہی حدیث میں مذکور ہیں) پڑھنا مستحب قرار دیا ہے لیکن ہم نے سند ضعیف ہونے کی بنا پر اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

وضو صحیح ہونے کی شرائط:

{201} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ بَعْضِ

---

[1] الکافی: ۳/۱۶ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵ح۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۳۴ح۱۱۰۴؛ الوافی: ۶/۳۲۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۵۳؛ منتھی المطلب: ۱/۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۷۴؛ کشف اللثام: ۱/۲۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴/۵۵۸؛ شرح طہارۃ القواعد: ۸۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۴۱۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۸ح۱۰۷۳؛ الاستبصار: ۱/۶۷ح۲۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۲۳ح۱۱۰۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۹ح۱۰۱؛ الوافی: ۶/۳۲۷؛ بحارالانوار: ۷/۳۱۵؛ ثواب الاعمال: ۴۶

[4] مصابیح الظلام: ۳/۴۵۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۶۷؛ العمل الابقی: ۲/۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۷۵۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۱۳۰؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۰۱؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۶۳

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۴۳

[6] کشف الاسرار: ۲/۴۵۸؛ شرح مازندرانی: ۱/۲۷۳؛ منتھی المطلب: ۱/۲۹۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۰

اَلصَّادِقِينَ قَالَ: إِذَا كَانَ اَلرَّجُلُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى اَلْمَاءِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى اَللَّبَنِ فَلاَ يَتَوَضَّأْ بِاللَّبَنِ إِنَّمَا هُوَ اَلْمَاءُ أَوِ اَلتَّيَمُّمُ.

۞ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ بعض صادقین علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی کے پاس پانی نہ ہو مگر دودھ موجود ہو تو وہ اس سے وضو نہ کرے کیونکہ وضو صرف پانی اور (تیمم) مٹی سے کیا جاتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{202} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اَلْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ اَلْقَمَّاطِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: فِي اَلْمَاءِ يَمُرُّ بِهِ اَلرَّجُلُ وَ هُوَ نَقِيعٌ فِيهِ اَلْمَيْتَةُ اَلْجِيفَةُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنْ كَانَ اَلْمَاءُ قَدْ تَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ فَلاَ تَشْرَبْ وَ لاَ تَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَ إِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيحُهُ وَ طَعْمُهُ فَاشْرَبْ وَ تَوَضَّأْ.

۞ ابو خالد قماط سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان سے پوچھا گیا تھا کہ اگر آدمی کسی ایسے پانی کے پاس سے گزرے جس میں کوئی بدبودار مردار موجود ہو (تو کیا اس سے وضو جائز ہے)؟

فرمایا: اگر اس سے پانی کی بو یا اس کا ذائقہ بدل جائے تو پھر نہ اسے پی سکتے ہو اور نہ ہی اس سے وضو کر سکتے ہو اور اگر اس میں اس قسم کا کوئی تغیر واقع نہ ہوا ہو تو پھر اسے پی بھی سکتے ہو اور اس سے وضو بھی کر سکتے ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{203} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلدَّجَاجَةِ وَ اَلْحَمَامَةِ وَ أَشْبَاهِهِمَا تَطَأُ اَلْعَذِرَةَ ثُمَّ تَدْخُلُ فِي اَلْمَاءِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ لِلصَّلاَةِ قَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اَلْمَاءُ كَثِيراً قَدْرَ كُرٍّ مِنْ مَاءٍ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی مرغی یا کبوتر یا ان جیسا کوئی پرندہ پاخانہ کو روند کر پھر پانی میں چلا جائے تو کیا اس پانی سے نماز کے لئے وضو کیا جا سکتا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۹ ح ۶۲۸؛ الاستبصار: ۱/۱۵ ح ۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۲ ح ۵۲۰؛ الوافی: ۲/۲۶ ۳؛ عوالی اللئالی: ۴/۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۲۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۹۴؛ مصباح المنہاج: ۱/۸۷ ۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۲؛ مناھج الاخبار: ۱/۳۰؛ کشف الاسرار: ۲/۱۶۲؛ وسائل العباد: ۱/۲۱؛ شرح نجاۃ العباد: ۱/۱۴؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۲۸؛ مقابس الانوار: ۴۰؛ صراط الیقین: ۱/۲۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۴۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰ ح ۱۱۲؛ الاستبصار: ۱/۹ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۳۸ ح ۳۳۹؛ الوافی: ۶/۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۱۷۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۳۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۷۷؛ کشف الاسرار: ۲/۱۲۸؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۶۹؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۱۲۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲/۱۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۵۰؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۴؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۳۹۲؛ الاقوال المختارۃ: ۱۲۶

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ پانی گرچہ کثیر ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یعنی وضو کے لئے پانی کا مطلق اور پاک ہونا شرط ہے اور پانی کے پاک ہونے کے متعلق احادیث پہلے ذکر ہو چکی ہیں ہم مکرر نقل نہیں کر رہے ہیں۔

وضو کے احکام:

{204} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ إِنْ وَجَدْتَ مَاءً وَإِلاَّ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ الْيَسِيرُ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی عام مل جائے تو کامل وضو کرو ورنہ تھوڑا سا پانی بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{205} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ كَلُّوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوءُ يُجْزِي مِنْهُ مَا أَجْزَأَ مِنَ الدُّهْنِ الَّذِي يَبُلُّ الْجَسَدَ.

❁ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ غسل جنابت اور وضو کے لئے اس قدر پانی کافی ہے جس قدر مالش کے لئے تیل کافی ہوتا ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۹۴ ح ۵۴؛ الاستبصار: ۱/۲۱ ح ۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۵ ح ۳۸۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۵؛ الوافی: ۶/۶۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۴

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۷؛ مشارق الشموس: ۳/۱۲؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۱۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۶۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۵۲؛ جواہر الکلام: ۱/۱۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۹۵؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۹۵؛ ریاض المسائل: ۱/۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۵۱۶؛ کشف اللثام: ۱/۴۱۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۳۳۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۰۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/۴۴۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۴۵؛ معالم الدین: ۲/۵۵۱؛ مجمع الفائدہ: ۱/۲۹۶؛ مہذب الاحکام: ۱/۴۲۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۸ ح ۳۸۸؛ الاستبصار: ۱/۱۲۳ ح ۴۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۸۵ ح ۱۲۸۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۸۹؛ الوافی: ۶/۳۱۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۱۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۲۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۲۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۵۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۰۸؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۶۹؛ مصابیح الاحکام: ۳/۱۷۸؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/۲۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۳۷۹؛ لوامع الاحکام: ۳۱۸

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۸ ح ۳۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۸۵ ح ۱۲۸۶؛ الوافی: ۶/۳۱۲؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۴۲؛ المعتبر: ۱/۱۸۲

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{206} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَ يَجُزُّ شَارِبَهُ وَ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ لِحْيَتِهِ وَ رَأْسِهِ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وُضُوءَهُ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ كُلُّ هَذَا سُنَّةٌ وَ اَلْوُضُوءُ فَرِيضَةٌ وَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ اَلسُّنَّةِ يَنْقُضُ اَلْفَرِيضَةَ وَ إِنَّ ذَلِكَ لَيَزِيدُهُ تَطْهِيراً .

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ناخن اتارتا ہے، مونچھیں کاٹتا ہے اور داڑھی اور سر کے بال ترشواتا ہے تو کیا ایسا کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ! یہ سب کام سنت ہیں جبکہ وضو فریضہ ہے اور کوئی سنتی کام فریضہ کو نہیں توڑتا بلکہ یہ کام تو اس کی طہارت اور پاکیزگی میں اضافہ کرتے ہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{207} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنُ صَدَقَةَ: أَنَّ قَائِلاً قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَمُرُّ بِقَوْمٍ نَاصِبِيَّةٍ وَ قَدْ أُقِيمَتْ لَهُمُ اَلصَّلاَةُ وَ أَنَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَإِنْ لَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي اَلصَّلاَةِ قَالُوا مَا شَاءُوا أَنْ يَقُولُوا أَ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ ثُمَّ أَتَوَضَّأُ إِذَا اِنْصَرَفْتُ وَ أُصَلِّي قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سُبْحَانَ اَللَّهِ أَ فَمَا يَخَافُ مَنْ يُصَلِّي عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَنْ تَأْخُذَهُ اَلْأَرْضُ خَسْفاً .

✪ سعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ کسی شخص امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں ایک ناصبی (دشمن اہلبیت علیہ السلام) گروہ کے پاس سے گزرتا ہوں جن کی نماز قائم ہو چکی ہوتی ہے مگر میں باوضو نہیں ہوتا ہوں پس اگر ان کے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہوتا تو وہ بھانت بھانت کی باتیں کریں گے تو کیا ان کے ساتھ (بغیر وضو) نماز پڑھ لوں اور پھر واپس لوٹ کے وضو کر کے نماز پڑھ لوں؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! جو شخص وضو کے بغیر نماز پڑھتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اسے زمین نگل جائے؟[4]

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۲/۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۰

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۶ ح ۱۰۱۳؛ الاستبصار: ۱/۹۵ ح ۳۰۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۶۳ ح ۱۴۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۸۷ ح ۷۵۵ و ۲/۱۰۵ ح ۱۶۲۳؛ الوافی: ۶/۲۵۲

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۸؛ منتقد المنافع: ۱/۵۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۹؛ لوامع صاحبقرانی ۱/۵۰۸؛ کشف الاسرار: ۳/۱۰۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۰۸؛ معالم الدین: ۲/۲۵۷؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۱۹۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۵۲؛ مشارق الشموس: ۱/۳۰۰؛ منتھی المطلب: ۱/۲۳۱

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۳ ح ۱۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۶۷ ح ۹۶۹؛ الوافی: ۷/۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۹۹

تحقیق:

حدیث صحیح یا قوی کالصحیح یا موثق ہے۔[1]

{208} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ نَسِيَ مَسْحَ رَأْسِهِ أَوْ قَدَمَيْهِ أَوْ شَيْئاً مِنَ اَلْوُضُوءِ اَلَّذِي ذَكَرَهُ اَللَّهُ تَعَالَى فِي اَلْقُرْآنِ كَانَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ اَلْوُضُوءِ وَ اَلصَّلاَةِ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص سر یا پاؤں کا مسح کرنا یا وضو کے ان افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے تو اس پر وضو اور نماز کا اعادہ لازم ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{209} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ اَلْوَقْتُ وَجَبَ اَلطَّهُورُ وَ اَلصَّلاَةُ وَ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِطَهُورٍ

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب (نماز کا) وقت داخل ہوجائے تو وضو اور نماز دونوں واجب ہوجاتے ہیں اور نماز طہارت کے بغیر نہیں ہوتی۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{210} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُصَلِّي اَلرَّجُلُ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ صَلاَةَ اَللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ كُلَّهَا قَالَ نَعَمْ مَا لَمْ يُحْدِثْ قُلْتُ فَيُصَلِّي بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ صَلاَةَ اَللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ قَالَ نَعَمْ كُلَّهَا مَا

---

[1] روضۃ المتقین: ۲۰/۲۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۱۲؛ سند العروۃ: ۴/۳۵۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۰۶؛ مصباح المنہاج: ۵/۱۱؛ شرح العروۃ: ۷/۳۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۴۰؛ آیات الاحکام: ۴۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۲۸

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۰ ح ۲۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۱ ح ۱۱۹۰؛ الوافی: ۶/۳۵۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱/۴۰۷؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۱۷؛ مصباح المنہاج: ۳/۱۸؛ لوامع الاحکام: ۸۷۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۳۲؛

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۰ ح ۵۴۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳ ح ۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۷۲ ح ۹۸۱ و ۲/۲۰۳ ح ۱۹۲۹؛ الوافی: ۷/۴۳

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۵۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۱۳۵؛ المحصول فی علم الاصول: ۱/۵۳۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۴۰۹؛ ذکری الشیعہ: ۱/۱۹۴؛ مصباح المنہاج: ۳/۱۵۰؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۱؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۲۲۶؛ لوامع الاحکام: ۲۵۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۳۸؛ مشرق الشمسین: ۲۱۲؛ شرح العروۃ: ۵/۳۷۷؛ مفتاح الکرامہ: ۱/۳۳؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۳۱۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۶۱؛ مباحث الاصول: ۱/۲۰۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۸۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۵۵؛ مدارک العروۃ: ۵/۱۷؛ کشف اللثام: ۲/۲۲؛ التسامع فی ادلۃ السنن: ۳۲

لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يُصِبْ مَاءً اَلْحَدِيثَ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا کوئی شخص ایک ہی وضو سے رات دن کی تمام نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب تک کوئی حدث سرزد نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: اسی طرح تیمم سے بھی رات دن کی سب نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب تک کوئی حدث صادر نہ ہو یا پانی دستیاب نہ ہو جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{211} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ أَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ يُكْرَهُ ذَلِكَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

✿ عبید اللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا جنب آدمی کو سونا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک وضو نہ کرے تب تک اس کے لئے سونا مکروہ ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{212} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ

---

[1] الکافی: ۳/۶۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۰ ح ۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۵۷۳ ح ۹۸۹ و ۳/۷۷۳ ح ۳۹۱۰؛ الاستبصار: ۱/۱۶۴ ح ۵۷۰؛ الوافی: ۶/۵۶۰؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۳۵۷

[2] رسالہ فی الطہارۃ وفی حکم الجنب: ۱/۳۴؛ رسالہ القلم: ۲۰/۱۴۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۲۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۲۱؛ التیمّم قدیری: ۱۹۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۶۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۷۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۱۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۷۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۳۲۲؛ التعلیقات علی شرح: ۷/۱۵۷؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۸۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۰۶؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۳۹۸؛ مقابس الانوار: ۱۰۷؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۴۰۱؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۴۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۳۱؛ منتہی المطلب: ۳/۱۴۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۸۶؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۹۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۲۴؛ غنائم الایام: ۱/۳۷۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۸۳ ح ۱۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۷ ح ۲۰۰۷ و ۱/۳۸۲ ح ۱۰۰۹؛ الوافی: ۶/۴۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۰۳

[4] روضۃ المتقین: ۱/۲۳۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۵۸۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲؛ مصباح المنہاج: ۳/۴۸۳؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۶؛ منتہی المطلب: ۲/۲۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۴۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۹۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۶۸؛ مصباح البصیرۃ: ۵/۱۰۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ منتقد المنافع: ۱/۵۳۰؛ کشف اللثام: ۱/۱۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۱۹

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ اَلْوُضُوءِ وَ قَدْ دَخَلْتَ فِي غَيْرِهِ فَلَيْسَ شَكُّكَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا اَلشَّكُّ إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ لَمْ تَجُزْهُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں وضو کے بارے میں شک پڑ جائے جبکہ تم کسی دوسرے کام میں لگ چکو (یعنی وضو سے فارغ ہو چکو) تو تمہارا یہ شک کوئی شئے نہیں ہے۔ یقیناً شک وہی قابل اعتبار ہوتا ہے جب تک تم اس سے تجاوز نہ کر چکے ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

{213} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ شَكَّ فِي اَلْوُضُوءِ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنَ اَلصَّلاَةِ قَالَ يَمْضِي عَلَى صَلاَتِهِ وَ لاَ يُعِيدُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جب نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا ہے تو اسے وضو میں شک پڑ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز (اور وضو) ٹھیک ہے اور اس پر اعادہ نہیں ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{214} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا اِسْتَيْقَنْتَ أَنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَتَوَضَّأْ وَ إِيَّاكَ أَنْ تُحْدِثَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۱ ح ۲۶۲؛ السرائر: ۳/۵۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۶۹ ح ۱۲۴۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۳۶۲؛ الوافی: ۶/۳۵۴؛ العتبر: ۱/۱۷۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۲؛ ارشاد العقول: ۴/۴۴۹؛ منتھی المطلب: ۲/۱۴۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۶۰؛ مصباح الفقیہ: ۳/۱۷۷؛ مشارق الشموس: ۲/۲۹۵؛ شرح العروۃ: ۶/۱۱۲؛ نتائج الافکار: ۶/۳۴۸؛ قاعدہ الفراغ شاہرودی: ۱۰۷؛ منتھی الوصول: ۵/۲۳؛ فرائد الاصول: ۳/۳۲۶؛ اصول الامامیہ: ۸۶؛ شرح فی الاصول و الفقہ: ۳۲۹؛ حاشیہ علی درر الفوائد: ۳۹۱؛ القواعد الفقھیہ: ۱۰/۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۴؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۹۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۳۴۲؛ مجمع الافکار: ۴/۲۸۲؛ مصباح الاصول: ۳/۲۸۵؛ بیان الاصول: ۸/۱۶۶؛ البدایہ والکفایہ: ۱۹۶؛ قواعد الفقیہ: ۲۹۷؛ زبدۃ الاصول: ۶/۱۱۸

[3] تہذیب الاصول: ۲/۲۹۶؛ دروس اصول مظاھری: ۲۴۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۱ ح ۲۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۰ ح ۱۲۴۷؛ الوافی: ۶/۳۵۳

[5] ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۳؛ منتھی المطلب: ۲/۱۴۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۳۲۱؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۴۵۷؛ قواعد الفقیہ: ۲۷۸؛ التنقیح طباطبائی: ۶/۱۰۱؛ ماوراء الفقہ: ۱/۱۳۹؛ کفایۃ الاصول: ۵/۶۵؛ ایضاح الفرائد: ۲/۸۳۶؛ الوصائل الی الرسائل: ۱۳/۳۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۴۴۰؛ الدر الباھر: ۱۸۸؛ اوثق الوسائل: ۵۴۶؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۲۸؛ وسیلہ الوسائل: ۳۵۳؛ لوامع الاحکام: ۳۲۷؛ مشارق الشموس: ۱/۴۴؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۱۱؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۳۲۷؛ جواھر الکلام: ۲/۳۴۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۳۱

وُضُوءاً أَبَداً حَتَّى تَسْتَيْقِنَ أَنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ.

✿ عبداللہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جب تمہیں حدث کے سرزد ہونے کا یقین ہو تو وضو کرو اور خبردار! جب تک (وضو کے بعد) حدث کے صادر ہونے کا یقین نہ ہو تب تک ہرگز وضو نہ کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

{215} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِمَسْحِ اَلرَّجُلِ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ إِذَا تَوَضَّأَ إِذَا كَانَ اَلثَّوْبُ نَظِيفاً.

✿ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کپڑے سے اسے خشک کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ کپڑا پاک صاف ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن موثق ہے۔ [4]

{216} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ مَا كَانَ تَحْتَ اَلشَّعْرِ قَالَ كُلُّ مَا أَحَاطَ بِهِ اَلشَّعْرُ فَلَيْسَ لِلْعِبَادِ أَنْ يَغْسِلُوهُ وَلاَ يَبْحَثُوا عَنْهُ وَلَكِنْ يُجْرَى عَلَيْهِ اَلْمَاءُ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ جو چمڑا (داڑھی کے) بالوں کے نیچے ہے اس کے دھونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ بالوں کے نیچے ہے اس کو دھونے کی بندوں کو ضرورت نہیں ہے لہٰذا اسے نہ چھیڑیں۔ بس اس کے اوپر پانی ڈال دینا کافی ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۲ح۲۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۴۷ح۱۲۵۲؛ الوافی: ۶/۳۵۵؛ بحارالانوار: ۲/۲۸۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۴؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۰۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۷؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۴؛ ریاض المسائل: ۱/۱۸۰؛ غنائم الایام: ۱/۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۴۸؛ لوامع الاحکام: ۲۶۳؛ تحریر الاصول: ۶۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۳۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۳۳۸؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۴۹۰؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۶۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۴ح۱۱۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۴ح۱۲۵۵؛ الوافی: ۶/۳۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۶

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۴ح۱۱۰۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۶ح۱۲۶۴؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۱؛ الوافی: ۶/۲۷۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{217} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَا عَلِيُّ ثَلاَثٌ دَرَجَاتٌ إِلَى أَنْ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَ انْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ وَ الْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ يَا عَلِيُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ وَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهُ مَنْ أَسْبَغَ وُضُوءَهُ وَ أَحْسَنَ صَلاَتَهُ وَ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ وَ كَفَّ غَضَبَهُ وَ سَجَنَ لِسَانَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لِذَنْبِهِ وَ أَدَّى النَّصِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! درجے تین ہیں: (۱) سردیوں کے باوجود کامل وضو کرنا؛ (۲) ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا؛ (۳) رات دن نماز باجماعت کی طرف چل کر جانا

یا علی علیہ السلام! سات صفات ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اس نے گویا حقیقت ایمان کو مکمل کر لیا اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھل گیا: (۱) جس نے کامل وضو کیا؛ (۲) اچھی طرح نماز ادا کی؛ (۳) اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی، (۴) غصہ کو ضبط کیا، (۵) اپنی زبان کو قید میں رکھا؛ (۶) اپنے گناہوں کے لئے طلب مغفرت کرتا رہا (۷) اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت علیہ السلام کے لئے خیر خواہی کا حق ادا کرتا رہا۔ [2]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [3]

{218} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : عَنِ الطَّشْتِ يَكُونُ فِيهِ التَّمَاثِيلُ أَوِ الْكُوزِ أَوِ التَّوْرِ يَكُونُ فِيهِ التَّمَاثِيلُ أَوْ فِضَّةٌ لاَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ وَ لاَ فِيهِ الْحَدِيثَ.

❂ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس طشت یا لوٹے وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا جس میں

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۸/۳ ؛ سند العروۃ: ۱۶۳/۴ ؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۴۴/۵ ؛ جواہر الکلام: ۱۵۵/۲ ؛ مصابیح الظلام: ۴۶۸/۳ ؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳۶۰/۵ ؛ مصباح المنہاج: ۲۷۷/۲ ؛ التنقیح فی شرح: ۹۹/۵ ؛ مختلف الشیعہ: ۲۸۱/۱ ؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۵۸/۲۵ ؛ معتصم الشیعہ: ۳۰۹/۱ ؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۱۲/۷/۸ ؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۴۹/۲ ؛ تبصرۃ الفقہاء: ۴۸۲/۱ ؛ فقہ الصادقؑ: ۴۱۸/۱ ؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۱۴ ؛ مدارک العروۃ: ۴۴۴/۱۰ ؛ لوامع الاحکام: ۳۱۶ ؛ مصباح الفقیہ: ۳۴۵/۳ ؛ مصباح الہدیٰ: ۱۹۴/۴ ؛ ینابیع الاحکام: ۵۰۹/۲

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۵۲/۴ ح ۵۷۶۵ ؛ وسائل الشیعہ: ۴۸۷/۱ ح ۱۲۸۸ ؛ الوافی: ۱۶۸/۲۶ ؛ بحار الانوار: ۴۶/۷۴ ؛ مکارم الاخلاق: ۴۳۳ ؛ الآداب الدینیہ: ۱۴۵

[3] روضۃ المتقین: ۲۷۹/۱۸ و ۴۲/۲۰ ۷

تصویریں بنی ہوئی ہوں یا جس میں چاندی لگی ہوئی ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ اس لوٹے سے وضو کیا جائے گا اور نہ ہی اس (طشت) میں وضو کیا جائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{219} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ يَعْنِي الصَّفَّارَ : أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَجُوزُ أَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ وَ مَاؤُهُ الَّذِي يُصَبُّ عَلَيْهِ يَدْخُلُ إِلَى بِئْرِ كَنِيفٍ أَوِ الرَّجُلُ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَ الصَّلاَةِ يَنْصَبُّ مَاءُ وُضُوئِهِ فِي كَنِيفٍ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَلاَلِيعَ .

۞ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ محمد بن الحسن (الصفاء) نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا (اور پوچھا) کہ کیا یہ جائز ہے کہ میت کو غسل دیا جائے اور غسل کا پانی پاخانہ کے کنویں میں ڈال دیا جائے یا آدمی نماز کے لئے وضو کرے اور وضو کا پانی اس کنویں میں ڈال دے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس قسم کا پانی گھر کے اس سوراخ میں ڈال دیا جائے جس میں ہر قسم کا پانی بہا دیا جاتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{220} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْوُضُوءِ فِي الْمَسْجِدِ فَكَرِهَهُ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ.

۞ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے مسجد کے اندر وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے اسے مکروہ قرار دیا جو بول و براز کی وجہ سے کیا جائے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۲۵ ح ۱۳۵۳؛ وسائل الشیعہ :۱/۴۹۱ ح ۱۲۹۶؛ الوافی:۶/۳۳۹

[2] ملاذ الاخیار:۳/۲۱۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱/۳۹۱؛ مصباح الفقیہ :۷/۳۱۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۳۰۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۳/۲۹۵؛ مستندالشیعہ : ۲/۱۸۰؛ مصباح الہدیٰ:۳/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری:۶/۳۳۶؛ معتصم الشیعہ :۲/۱۸۰؛ مصباح الہدیٰ:۳/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری:۶/۳۳۳؛ معتصم الشیعہ :۲/۹۳؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۲۳۴؛ مہذب الاحکام:۲/۳۱۶؛ المناظر الناضرۃ:۹/۳۵۷؛ مصابیح الظلام:۵/۵۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۵/۲۱۳؛ شرح العروۃ:۳/۱۰۸

[3] الکافی: ۳/۱۵۰ ح ۳؛ وسائل الشیعہ :۱/۴۹۱ ح ۱۲۹۷ و ۲/۵۳۸ ح ۲۸۴۷؛ الوافی:۹/۴۳۳۹؛ من لایحضرہٗ الفقیہ :۱/۱۴۱ ح ۳۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۱ ح ۱۳۷۷؛ الاستبصار:۱/۱۹۵ ح ۶۸۶

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۳۲۳؛ مدارک الاحکام:۲/۸۷؛ مصباح المنہاج:۶/۳۹۱؛ کشف اللثام:۲/۲۵۵؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۸۴؛ ریاض المسائل:۱/۳۷۸؛ جواہر الکلام:۲/۴۴۶؛ الدر الباہر:۳۰۱؛ مصباح الفقیہ :۵/۲۰۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۶۴؛ مصباح الہدیٰ:۶/۱۱۲؛ جامع المدارک:۱/۱۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی:۹/۲۴؛ مستندالشیعہ :۳/۱۶۲

[5] الکافی:۳/۳۶۹ ح ۹؛ تہذیب الاحکام:۱/۳۵۶ ح ۱۰۶۷؛ وسائل الشیعہ :۱/۴۹۲ ح ۱۲۹۸؛ بحارالانوار:۸۰/۳۵۰؛ الوافی:۶/۳۴۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{221} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْبَرْقِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ ٱلْحَدَثُ فِي ٱلْمَسْجِدِ فَلاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ فِي ٱلْمَسْجِدِ.

بکیر بن ایمین دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب حدث مسجد میں صادر ہو تو اس کی وجہ سے مسجد کے اندر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4] یا موثق ہے [5]

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا ضروری ہے:

{222} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِطَهُورٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز نہیں ہوتی مگر طہارت کے ساتھ۔ [6]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [7]

{223} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُقْضَى ٱلْمَنَاسِكُ كُلُّهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ إِلاَّ ٱلطَّوَافَ فَإِنَّ فِيهِ صَلاَةً وَٱلْوُضُوءُ أَفْضَلُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص (واجبی) طواف کے سوا دوسرے اعمال حج وضو کے بغیر بجالائے تو اس میں کوئی حرج

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۴۷؛ سند العروۃ: ۲/ ۳۱۷؛ منتھی المطلب: ۶/ ۳۲۴؛ غنایم الایام: ۲/ ۲۴۳؛ مصباح المنھاج: ۳/ ۳۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۱۰۸/۶؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۹۴؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۹۳؛ شرح العروۃ: ۳/ ۱۱۲؛ جواھر الکلام: ۷/ ۳۶۳؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۱۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۴۱۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱۰۶/۶؛ مصابیح الظلام: ۱۲۱/۶

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۵۶ ح ۱۰۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۹۲ ح ۱۲۹۹؛ الوافی: ۶/ ۳۴۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۶/ ۱۰۷؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۱۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۱۹۰/۲

[3] سند العروۃ: ۲/ ۳۱۷؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۱۴۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۲۹۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳۸/۳

[5] غنائم الایام: ۲/ ۲۴۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الطہارۃ): ۱۰۸

[6] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۴۰ ح ۵۴۵؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۲۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۶۵ ح ۹۶۰؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۲۸۷ ح ۲۶۴؛ المحاسن: ۱/ ۷۸؛ دعائم الاسلام: ۱/ ۱۰۰؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۲۰۹؛ الوافی: ۷/ ۴۳؛ الاستبصار: ۱/ ۵۵ ح ۱۶۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۸ ح ۱۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲۰/۲

[7] حدیث نمبر 209 کی طرف رجوع کیجئے۔

نہیں ہے سوائے طواف (واجبی) کے کیونکہ اس میں نماز ہے اور (باقی اعمال میں بھی) وضو افضل ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{224} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ اَلرَّجُلِ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَكْتُبَ اَلْقُرْآنَ فِي اَلْأَلْوَاحِ وَ اَلصَّحِيفَةِ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ لاَ .

❁ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا کسی آدمی کے لئے بغیر وضو کے قرآن کی تختیوں یا کاغذوں پر لکھنا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{225} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَمَّنْ قَرَأَ فِي اَلْمُصْحَفِ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ لاَ يَمَسَّ اَلْكِتَابَ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کے مصحف میں قرآن کی تلاوت کرے تو (کیا حکم ہے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ کتاب (کے حروف) کو مس نہ کرے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۱۵۴ح ۵۰۹؛الاستبصار:۲/۲۴۱ح ۸۳۹؛وسائل الشیعہ :۱/۳۷۴ح ۹۸۶؛الوافی: ۱۳/۸۸۰

[2] ملاذ الاخیار:۷/۵۷۴؛مدارک الاحکام:۸/۱۰؛منتہی المطلب:۱۰/۳۹۸؛فقہ الصادقؑ:۱۱/۲۲۴؛التنقیح فی شرح:۵/۵۷؛تنقیح مبانی العروۃ:۴/۱۹۳؛معتصم الشیعہ :۲۶۰؛ مفتاح البصیرۃ:۶/۱۵۷؛ذخیرۃ المعاد:۲/۶۴۵؛ کشف اللثام:۶/۹؛ مہذب الاحکام:۱۴/۲۲۵؛ النجعہ :۵/۳۸۱؛ مستند الشیعہ :۱۲/۲۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۳۱۴؛ جامع المدارک:۲/۴۸۸؛ کتاب الحج داماد:۴/۱۴؛ لوامع الاحکام:۲۵۹؛ تنقیح مبانی الحج:۳/۳۸۹؛ سند العروۃ (الحج): ۳/۳۸۷؛التہذیب فی مناسک:۳/۸؛مستمسک العروۃ:۲/۲۹۰؛جواھر الکلام:۱۰/۳۰۰؛بیان تحریر الوسیلہ:۴۳۷

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۲۷ح ۳۴۵؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۱۶۸؛ وسائل الشیعہ :۱/۳۸۴ح ۱۰۱۵؛ بحار الانوار:۷۷/۳۰۹؛ عوالی اللئالی:۲/۱۶۷؛ الوافی:۹/۱۷۳۷

[4] ملاذ الاخیار:۱/۴۶۴؛ الفوائد الرجالیہ:۱/۲۲۰؛ مدارک الاحکام:۱/۲۴۱؛ مصباح المنہاج:۳/۱۸۸؛ منتہی المطلب:۲/۱۵۱؛ معتصم الشیعہ :۱/۲۶۱؛ شرح فروع مازندرانی:۱/۴۲۵؛ ریاض المسائل:۱/۲۸؛مستند الشیعہ :۲/۳۳؛عوالی اللئالی:۲/۱۶۷

[5] الکافی:۳/۵۰ح ۵؛تہذیب الاحکام:۱/۱۲۷ح ۳۴۳؛الاستبصار:۱/۱۱۳ح ۳۷۷؛عوالی اللئالی:۳/۲۷۲؛وسائل الشیعہ :۱/۳۸۳ح ۱۰۱۲؛الوافی:۹/۱۷۳۲

[6] کتاب الطہارۃ اراکی:۲/۲۳۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۲/۴۰۸؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۵/۳۰۹؛ تفصیل الشریعہ:۳/۴۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۱۴۰؛دروس تمہیدیہ:۱/۶۰؛ المرشد الوجیز:۱۶؛ مفتاح البصیرۃ:۵/۶۷؛ رسالہ القلم:۱/۱۶۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۴/۱۳۵؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۱۶۱؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۳؛شرح نجاۃ العباد:۴۹۸؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۳/۱۶۳؛ مجموع الرسائل:۲۷۴؛مراۃ العقول:۱۳/۱۴۹؛ملاذ الاخیار:۱/۴۶۳

مبطلاتِ وضو:

{226} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ جَمِيعاً عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُوجِبُ ٱلْوُضُوءَ إِلاَّ مِنَ ٱلْغَائِطِ أَوْ بَوْلٍ أَوْ ضَرْطَةٍ أَوْ فَسْوَةٍ تَجِدُ رِيحَهَا.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: وضو (از سرنو) واجب نہیں ہوتا سوائے پیشاب سے، پاخانہ سے، گوز کی آواز سننے سے یا پھکی کی بدبو محسوس کرنے کے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{227} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ مَا يَنْقُضُ ٱلْوُضُوءَ فَقَالاَ مَا يَخْرُجُ مِنْ طَرَفَيْكَ ٱلْأَسْفَلَيْنِ مِنَ ٱلذَّكَرِ وَ ٱلدُّبُرِ مِنَ ٱلْغَائِطِ وَ ٱلْبَوْلِ أَوْ مَنِيٍّ أَوْ رِيحٍ وَ ٱلنَّوْمُ حَتَّى يُذْهِبَ ٱلْعَقْلَ وَ كُلُّ ٱلنَّوْمِ يُكْرَهُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تَسْمَعُ ٱلصَّوْتَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) کی خدمت میں عرض کیا کہ وضو کو کون سے چیز توڑ دیتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے دونوں نچلے مقامات سے پیچھے اور آگے سے بول، براز، منی یا ریح کا نکلنا اور ایسی نیند کا آنا جو عقل کو لے جائے اور ہر (طرح کی) نیند وضو توڑ دیتی ہے سوائے اس کے جس میں آواز سنائی دیتی رہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۴۵ ح ۶۳۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵؛ الوافی: ۶/۲۵۹؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۷۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۲۸؛ کشف اللثام: ۱/۱۹۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۶۴؛ شرح العروۃ: ۳/۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۳۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۵۵؛ مشارق الشموس: ۱/۲۵۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۴۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۸۰؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۱۸۸ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۶؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۱۱۴؛ التنقیح فی شرح؛ ۴/۷۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۴۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۵۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۳۰۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۶۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۹ ح ۱۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۶۱ ح ۱۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۴۹ ح ۶۴۲؛ الوافی: ۶/۲۵۰؛ الکافی: ۳/۳۶ ح ۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۷؛ کتاب الطہارۃ تراث الانصاری: ۱/۳۹۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۴۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۱۰۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۱۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۵۳؛ مدارک العروہ بیارجمندی: ۳/۷؛ الحبل المتین: ۱/۱۲؛ مسند الشیعہ: ۲/۷؛ التنقیح فی شرح ۴/۲۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۵۵؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۴۲۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۲۷؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۱۱؛ شرح العروۃ: ۳/۷؛ رسائل الشیخ بہاءالدین: ۲۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۴۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۴۳۱

جبیرہ وضو کے احکام:

{228} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَثَرْتُ فَانْقَطَعَ ظُفُرِي فَجَعَلْتُ عَلَى إِصْبَعِي مَرَارَةً فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِالْوُضُوءِ قَالَ يُعْرَفُ هَذَا وَ أَشْبَاهُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: مٰا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ امْسَحْ عَلَيْهِ.

✪ عبدالاعلیٰ مولیٰ آل سام سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں پھسل کر گر پڑا جس سے میرا ناخن ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے میں نے انگلی پر پٹی باندھ دی تو اب وضو کیسے کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اور اس جیسے احکام اللہ کی کتاب سے معلوم ہو سکتے ہیں (خدا فرماتا ہے) کہ "اس نے دین میں تمہارے لئے کوئی تنگی نہیں بنائی (حج ۷۸)" بس تم اس (پٹی) پر مسح کر دو (تر ہاتھ پھیر دو)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{229} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْكَسِيرِ تَكُونُ عَلَيْهِ الْجَبَائِرُ أَوْ تَكُونُ بِهِ الْجِرَاحَةُ كَيْفَ يَصْنَعُ بِالْوُضُوءِ وَ عِنْدَ غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَ غُسْلِ الْجُمُعَةِ قَالَ يَغْسِلُ مَا وَصَلَ إِلَيْهِ الْغُسْلُ مِمَّا ظَهَرَ مِمَّا لَيْسَ عَلَيْهِ الْجَبَائِرُ وَ يَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا لاَ يَسْتَطِيعُ غَسْلَهُ وَ لاَ يَنْزِعُ الْجَبَائِرَ وَ لاَ يَعْبَثُ بِجِرَاحَتِهِ.

✪ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ شخص جس کا (وضو والا کوئی) عضو ٹوٹا ہوا ہو اور اس پر پٹیاں بندھی ہوئی ہوں یا اس پر کوئی زخم ہو تو وہ وضو کیسے کرے اور غسل جنابت اور غسل جمعہ کے وقت کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے جو ظاہر ہے جس پر کوئی پٹی نہیں ہے اسے دھوئے اور باقی جسے نہیں دھو سکتا ہے اسے چھوڑ دے۔ نہ تو پٹی اتارے اور نہ اپنے زخم سے کھیلے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۳ ح ۱۰۹۷؛ الاستبصار: ۱/۷۷ ح ۲۴۰؛ بحارالانوار: ۲/۲۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۴ ح ۱۲۳۱؛ الوافی: ۶/۳۶۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۲۴

[2] منتقد المنافع: ۲/۲۴۶ و ۳۰۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵؛ اصول الفقہ المقارن: ۴۵۷؛ شرح کفایۃ الاصول: ۵/۱۸۷؛ مبانی الفقہ الافعال: ۲/۲۳۸؛ الاصول الاصیلہ: ۹۷؛ معجم المصطلحات: ۱۶۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۶۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۹۸؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۲۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۶؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۲۸؛ بیان تحریر الوسیلہ: ۱۱۰

[3] الکافی: ۳/۳۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۲ ح ۱۰۹۸؛ الاستبصار: ۱/۷۷ ح ۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۳ ح ۱۲۲۷؛ الوافی: ۶/۳۵۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{230} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الْقَرْحَةُ فِي ذِرَاعِهِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ فِي مَوْضِعِ الْوُضُوءِ فَيُعَصِّبُهَا بِالْخِرْقَةِ وَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَيْهَا إِذَا تَوَضَّأَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يُؤْذِيهِ الْمَاءُ فَلْيَمْسَحْ عَلَى الْخِرْقَةِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْذِيهِ الْمَاءُ فَلْيَنْزِعِ الْخِرْقَةَ ثُمَّ لْيَغْسِلْهَا قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجُرْحِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِ فِي غَسْلِهِ قَالَ اغْسِلْ مَا حَوْلَهُ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے بازو یا اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر زخم ہو اور اس کے اوپر پٹی بندھی ہوئی ہو تو وہ وضو کیسے کرے کیا وہ وضو کے وقت اس پر مسح کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اسے پانی نقصان دیتا ہے تب تو پٹی کے اوپر مسح کرے اور اگر پانی نقصان نہ دیتا ہو تو پھر پٹی اتار کر اسے دھولے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر زخم کے بارے میں پوچھا کہ اسے دھوتے وقت کیا کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اردگرد والے مقام کو دھولو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا حسن ہے[4]

{231} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْأَقْطَعِ قَالَ يَغْسِلُ مَا قُطِعَ مِنْهُ.

✪ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: جس شخص کا ہاتھ کٹا ہوا ہو وہ کیا کرے؟

---

[1] شرح فروع مازندرانی:۱/۳۲۰؛ مراۃ العقول:۱۳/۱۰۷؛ منہاج البصیرۃ:۶/۱۶؛ معتصم الشیعہ:۱/۷۳۳؛ جواہر الکلام:۲/۲۹۵؛ مصابیح الظلام:۳/۴۲۴؛ منتھی المطلب:۲/۱۲۸؛ مستمسک العروۃ:۲/۵۲۹؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۷۳؛ مشارق الشموس:۲/۸۴۳؛ مصابیح الظلام:۳/۴۲۴؛ مقالات کنگرۃ:۱/۲۱۴؛ المناظر الناضرۃ:۳/۳۶۱؛ مدارک العروۃ:۳/۱۸۴؛ مصباح الفقیہ:۳/۶۷؛ مصباح الہدیٰ:۴/۸؛ شرح العروۃ:۴/۷؛ مہذب الاحکام:۲/۵۰۴؛ الحدائق الناضرۃ:۲/۳۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۲/۴۲۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی:۱/۱۱۴؛ العمل الابقیٰ:۲/۲۵۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۴/۲۹۰؛ مفتاح البصیرۃ:۶/۳۵؛ مستمسک العروۃ:۲/۵۵۶

[2] الکافی:۳/۳۳ح۳؛ تہذیب الاحکام:۱/۳۶۲ح۱۰۹۵؛ وسائل الشیعہ:۱/۴۶۳ح۱۲۲۸؛ الاستبصار:۱/۷۷ح۲۳؛ عوالی اللئالی:۲/۱۹۹

[3] مفتاح البصیرۃ:۶/۱۶؛ مستمسک العروۃ:۲/۵۲۹؛ تفصیل الشریعہ:۳/۲۸۶؛ سند العروۃ:۴/۶۲؛ مدارک العروۃ:۳/۱۸۵؛ مصباح المنہاج:۲/۴۱۶؛ فقہ الصادقؑ:۱/۳۵۰؛ المناظر الناضرۃ:۳/۳۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ:۵/۱۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۴/۳۲۲؛ مہذب الاحکام:۲/۴۸۴؛ جواہر الکلام:۲/۲۹۴؛ موسوعہ البرغانی:۱/۲۴۹؛ مصباح الہدیٰ:۴/۶؛ دراسات فقہیہ:۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی:۶/۱۶۳؛ تبصرۃ الفقہاء:۲/۵۵؛ الفرقان فی تفسیر صادقی:۸/۲۰۳

[4] مراۃ العقول:۱۳/۱۰۸؛ ملاذ الاخیار:۳/۵۴؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۷۳؛ ینابیع الاحکام:۲/۶۵۹؛ معتصم الشیعہ:۱/۳۳۶؛ جامع المدارک:۱/۴۹؛ مصابیح الظلام:۳/۴۲۳؛ الحدائق الناضرۃ:۲/۳۱۲؛ مدارک الاحکام:۱/۲۳۷؛ بغیۃ الہدٰۃ:۱/۳۲۰؛ ریاض المسائل:۱/۱۵۸؛ شرح العروۃ:۴/۸۰؛ مصباح الہدیٰ:۴/۸؛ مستند الشیعہ:۴/۲۰۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جگہ کو دھوئے جہاں سے کٹا ہوا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{232} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ مِنَ الْمِرْفَقِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ قَالَ يَغْسِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عَضُدِهِ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کا ہاتھ کہنی سے کٹا ہوا ہے کہ وہ کیسے وضو کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کاندھے میں سے جو حصہ باقی ہے اسے دھوئے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

﴿واجب غسل﴾

{233} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ وَاجِبٌ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ إِلاَّ أَنَّهُ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ فِي السَّفَرِ لِقِلَّةِ الْمَاءِ وَ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الاِسْتِحَاضَةِ وَاجِبٌ إِذَا احْتَشَتْ بِالْكُرْسُفِ فَجَازَ الدَّمُ الْكُرْسُفَ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلاَتَيْنِ وَ لِلْفَجْرِ غُسْلٌ فَإِنْ لَمْ يَجُزِ الدَّمُ الْكُرْسُفَ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَ الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَ غُسْلُ النُّفَسَاءِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْمَوْلُودِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْمَيِّتِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْمُحْرِمِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الزِّيَارَةِ وَاجِبٌ إِلاَّ مِنْ

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۲ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۹ ح ۱۲۷۱؛ الوافی: ۶/۳۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۹ ح ۱۰۷۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۴۵؛ شرح العروۃ: ۵/۱۷۲؛ مصباح المنہاج: ۲/۲۶۰؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۸۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۲۴۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/۶۴؛ العمل الابقی: ۲/۱۷۴

[3] الکافی: ۳/۲۹ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۰ ح ۱۰۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۹ ح ۱۲۷۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۸ ح ۹۹؛ الوافی: ۶/۳۶۳

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۹؛ غنائم الایام: ۱/۱۲۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۱۸۰؛ مصباح المنہاج: ۲/۲۶۰؛ منتھی المطلب: ۲/۳۷؛ شرح العروۃ: ۵/۸۷؛ سند العروۃ: ۳/۳۰۹؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۶۱؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۹؛ لوامع الاحکام: ۳۲۲؛ العمل الابقی: ۲/۱۲۴؛ کشف اللثام: ۱/۵۳۵؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۳۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۵۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۰۲؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۳۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۰۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۵۶

عِلَّةٍ وَ غُسْلُ دُخُولِ اَلْبَيْتِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ دُخُولِ اَلْحَرَمِ يُسْتَحَبُّ أَنْ لاَ يَدْخُلَهُ إِلاَّ بِغُسْلٍ وَ غُسْلُ اَلْمُبَاهَلَةِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ اَلاِسْتِسْقَاءِ وَاجِبٌ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسلِ جمعہ کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سفر وحضر دونوں میں واجب ہے البتہ عورتوں کے لئے سفر میں پانی کی قلت کے سبب رخصت ہے۔

پھر فرمایا: غسل جنابت واجب ہے اور حائض جب پاک ہوتو اس پر غسل واجب ہے اور غسل مستحاضہ واجب ہے کہ جب خون (کپاس) گدی کو پر کر کے باہر بہہ نکلے تو اس پر ہر دو نمازوں کے لئے ایک اور نماز فجر کے لئے ایک غسل واجب ہے اور اگر خون گدی کو پر کر کے باہر نہ نکلے تو اس پر دن میں ایک غسل واجب ہے (لیکن ہر نماز کا وضو کرنا پڑے گا) اور غسل نفساء (بچہ پیدا ہونے پر) واجب ہے اور غسل مولود واجب ہے اور غسل میت واجب ہے اور میت کو غسل دینے والے پر غسل (مس میت) واجب ہے اور غسل محرم واجب ہے اور غسل یوم عرفہ واجب ہے اور غسل زیارت واجب مگر یہ کہ کوئی علت ہو اور غسل دخول البیت (اللہ کے گھر میں داخل ہونے کا غسل) واجب ہے اور غسل دخول حرم مستحب ہے مگر یہ کہ غسل کے بغیر داخل نہ ہو اور غسل مباہلہ واجب ہے اور غسل استسقاء واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا صحیح ہے[3]

قول مؤلف:

کافی اور الاستبصار میں حدیث کے الفاظ کم نقل ہوئے ہیں۔ ہم نے اسے تہذیب الاحکام سے نقل کیا ہے۔

{234} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ وَ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْغُسْلِ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ فَقَالَ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَ أُنْثَى مِنْ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ.

✪ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے غسل جمعہ کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر واجب ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۰۴ح ۲۷۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۷۸ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ:۳/۳۰۳ح ۳۷۱۰؛ الوافی:۶/۳۷۷؛ الکافی:۳/۴۰ح۲؛ الاستبصار:۱/۹۷ح ۳۱۳

[2] ملاذ الاخیار:۳۹۴؛ مراۃ العقول:۱۳/۱۲۷؛ رسائل فقہیہ:۳۱۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۵/۲۰۹؛ مصابیح الاحکام:۲/۳۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال:۴/۱۹۴؛ ینابیع الاحکام:۲/۲۲۹؛ مصابیح الظلام:۴/۸۷؛ فقہ الخلاف:۶/۳۶۳؛ فقہ الصادقؑ:۳/۴۲؛ الرسائل الفشارکیہ:۳۴۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱۷۳؛ مصباح الہدیٰ:۱۲/۶۰۸؛ مستند الشیعہ:۳/۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۴۴۵؛ ملاحظات الفرید:۲۵۰

[3] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۴۵۹

[4] تہذیب الاحکام:۳/۹ح ۲۷؛ الکافی:۳/۴۱ح۱؛ الاستبصار:۱/۱۰۳ح ۳۳۶؛ وسائل الشیعہ:۳/۳۱۲ح ۳۷۳۰؛ الوافی:۶/۳۸۹؛ الفصول المہمہ:۲/۴۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{235} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ صَارَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِباً فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَتَمَّ صَلاَةَ الْفَرِيضَةِ بِصَلاَةِ النَّافِلَةِ وَ أَتَمَّ صِيَامَ الْفَرِيضَةِ بِصِيَامِ النَّافِلَةِ وَ أَتَمَّ وُضُوءَ الْفَرِيضَةِ بِغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ مِنْ سَهْوٍ أَوْ تَقْصِيرٍ أَوْ نِسْيَانٍ أَوْ نُقْصَانٍ.

۞ حسین بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ غسل جمعہ کس طرح واجب قرار دیا گیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز فریضہ کو نماز نافلہ کے ساتھ، فرض روزوں کو نافلہ روزوں کے ساتھ اور فرض وضو کو غسل جمعہ کے ساتھ کامل کیا ہے تا کہ کچھ بھول چوک اور کمی بیشی ہو جائے تو اس کی تلافی ہو جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا حسن ہے[4]

{236} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ تَدَعِ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ سُنَّةٌ وَ شَمَّ الطِّيبَ وَ الْبَسْ صَالِحَ ثِيَابِكَ وَ لْيَكُنْ فَرَاغُكَ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِذَا زَالَتْ فَقُمْ وَ عَلَيْكَ السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل ترک نہ کرو کیونکہ یہ سنت (طریقہ) ہے اور ستھرا لباس پہنو اور قبل از زوال غسل سے فراغت پا لو پس جب فارغ ہو جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو اور تم پر سکینہ و وقار ہو اور جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[6] یا حسن ہے[7]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۶۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۰/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۲۳؛ منتھی المطلب: ۲/۶۳ ۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۹۴؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۲۸؛ کشف الاسرار: ۳/۵ ۱۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۱۶۸

[2] الکافی: ۳/۲ ۴ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۱ح ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳ ۳ح ۴ ۳ ۴ ۳؛ علل الشرائع: ۱/۲۸۵؛ المحاسن: ۲/۱۳ ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۱۲ح ۲۳۱؛ الوافی: ۶/۳۹۰

[3] مصابیح الاحکام: ۲/۱۳ ۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۶ ۴

[5] الکافی: ۷/۴۱ ۳ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۹۶ح ۹۶۷۸؛ الوافی: ۸/۱۰۹۵؛ تفسیر البیان: ۵/۴۷۰

[6] جواہر الکلام: ۵/۲۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۲/۴۴ ۶؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۳ ۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۲ ۷؛ شرح العروۃ: ۱۰/۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۲۲؛ ریاض المسائل: ۱/۸۵ ۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۱۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۸۰ ۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۰ ۴؛ جامع المدارک: ۱/۱۷۰؛ رسالہ القلم: ۲۰/۱۴۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۱۰؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۶۸ ۳؛ مصابیح الاحکام: ۲/۱۹ ۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱۶

[7] مراۃ العقول: ۱۵/۶ ۴ ۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۶۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۷

{237} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْغُسْلِ فِي ٱلْجُمُعَةِ وَ ٱلْأَضْحَى وَ ٱلْفِطْرِ قَالَ سُنَّةٌ وَ لَيْسَ بِفَرِيضَةٍ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے غسل جمعہ وعیدن کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سنت ہے اور فریضہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

غسل جمعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ہے۔ شیخ کلینی اور صدوق وجوب کے قائل ہیں جبکہ متاخرین کی اکثریت اسے مستحب یا سنت مؤکدہ سمجھتی ہے بہرحال ترک نہ کرنا ہی احوط ہے (واللہ اعلم)

{238} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْغُسْلُ فِي سَبْعَةَ عَشَرَ مَوْطِناً لَيْلَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ هِيَ لَيْلَةُ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ وَ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ فِيهَا يُكْتَبُ ٱلْوَفْدُ وَفْدُ ٱلسَّنَةِ وَ لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ هِيَ ٱللَّيْلَةُ ٱلَّتِي أُصِيبَ فِيهَا أَوْصِيَاءُ ٱلْأَنْبِيَاءِ وَ فِيهَا رُفِعَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ قُبِضَ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ لَيْلَةِ ثَلاَثٍ وَ عِشْرِينَ يُرْجَى فِيهَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ وَ يَوْمَيِ ٱلْعِيدَيْنِ وَ إِذَا دَخَلْتَ ٱلْحَرَمَيْنِ وَ يَوْمِ تُحْرِمُ وَ يَوْمِ ٱلزِّيَارَةِ وَ يَوْمِ تَدْخُلُ ٱلْبَيْتَ وَ يَوْمِ ٱلتَّرْوِيَةِ وَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ إِذَا غَسَّلْتَ مَيِّتاً أَوْ كَفَّنْتَهُ أَوْ مَسِسْتَهُ بَعْدَ مَا يَبْرُدُ وَ يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ وَ غُسْلُ ٱلْجَنَابَةِ فَرِيضَةٌ وَ غُسْلُ ٱلْكُسُوفِ إِذَا ٱحْتَرَقَ ٱلْقُرْصُ كُلُّهُ فَٱغْتَسِلْ.

۞ محمد بن مسلم دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: غسل سترہ مقامات پر ہے؛ ماہ رمضان المبارک کی سترہویں رات اور یہ دوجمعوں کے اکٹھا ہونے کی رات ہے اور انیسویں رات کہ اس رات میں سال بھر کے خدا کے مہمان لکھے جاتے ہیں، اکیسویں رات کہ اس رات میں انبیاء کے اوصیاء کی

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۱۲ح ۲۹۵؛الاستبصار:۱/۱۰۲ح ۳۳۳؛عوالی اللئالی:۲/۱۷او۳/۴۰؛وسائل الشیعہ :۳/۱۴ح ۳۶۳۷؛الوافی:۶/۳۷۹

[2] ملاذ الاخیار:۱/۴۱۷؛ شرح فروع مازندرانی:۱/۳۶۹؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۶؛ شرح العروۃ:۱۰/۳؛ معتصم الشیعہ :۱/۱۲۴؛ مدارک الاحکام:۲/۱۶۶؛ مصابیح الظلام:۲ /۹۵؛ تبصرۃ الفقہا:۲ /۱۶۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۳ /۱۲؛ینابیع الاحکام:۲ /۲۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷ /۴۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/۳۳۷؛ جواھر الکلام:۵ /۴؛ مصابیح الاحکام:۲/۳۸۷؛ وسائل العباد:۱/۱۳۳؛ مصباح الفقیہ :۶/۹؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۰/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ : ۵/۳۳۲؛ جواھر الکلام:۲/۸ ۶۳؛ مشارق الشموس:۱/۱۹۱؛ مہذب الاحکام :۴/۲۸۸؛ الحدائق الناضرۃ:۴/۲۱۸؛ المناظر الناضرۃ:۷/۳۰۷؛ جامع المدارک: ۱/۱۶۹؛ معجم المصطلحات:۱۵۶؛ بغیۃ الہدٰۃ:۲/۸۰۷؛ ریاض المسائل:۱/۴۸۸؛ شرح طہارۃ القواعد:۲۸؛ مستند الشیعہ :۳/۳۲۵

وفات ہوئی اور اسی میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اٹھایا گیا اور موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوا، تیئسویں رات کہ اس میں لیلۃ القدر کی امید کی جاتی ہے، عیدین کے دن، حرمین میں داخل ہوتے وقت، احرام باندھنے کے دن، زیارت کے دن، بیت اللہ میں داخل ہونے کے دن، ترویہ کے دن، عرفہ کے دن، میت کو غسل وکفن دیتے وقت یا اسے ٹھنڈا ہونے کے بعد مس کرنے پر، جمعہ کے دن اور غسل جنابت فریضہ ہے اور غسل کسوف کہ جب پورا گولہ چھپ جائے تو (نماز پڑھو اور اگر نہیں پڑھی تو) غسل کرو (اور قضاء نماز پڑھو)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

﴿جنابت کے احکام﴾

{239} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْأَةَ قَرِيباً مِنَ الْفَرْجِ فَلاَ يُنْزِلاَنِ مَتَى يَجِبُ الْغُسْلُ فَقَالَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقُلْتُ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ هُوَ غَيْبُوبَةُ الْحَشَفَةِ قَالَ نَعَمْ.

۞ محمد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص عورت کی فرج کے قریب مباشرت کرتا ہے مگر دونوں کو انزال نہیں ہوتا ہے تو کب غسل واجب ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب دونوں ختنے باہم مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا ختنے ملنے سے مراد حشفہ کا (اندام نہانی میں) غائب ہونا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۱۴ ح ۳۰۲؛ الخصال: ۲/ ۵۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۰۷ ح ۳۸۱۷؛ الوافی: ۶/ ۳۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۲۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/ ۳۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۷؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۷۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۷۲؛ شرح العروۃ: ۶/ ۲۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۱۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۶۳؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۳۴۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۷۸۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۳۸؛ کشف اللثام: ۱/ ۱۳۹؛ مدارک العروۃ: ۷/ ۲۰۸؛ جواھر الکلام: ۲/ ۴۸۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/ ۳۳۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۰۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۱۶۹؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۳۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۸۴؛ معجم المصطلات: ۷/ ۱۵۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۲۱۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۱۱۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۲۱۳

[3] الکافی: ۳/ ۴۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۱۸ ح ۳۱۱؛ الاستبصار: ۱/ ۱۰۸ ح ۳۵۹؛ الوافی: ۶/ ۳۹۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۵۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۱۸۳ ح ۱۸۷۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۵۴

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۴۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۲۷۱؛ احبل المتین: ۱/ ۱۶۷؛ منتہی المطلب: ۲/ ۱۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۳۵۱؛ مصباح المنہاج: ۳/ ۳۴۷؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۳۹؛ کشف الاسرار: ۳/ ۱۵۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۳۰۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/ ۱۱۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۱۷۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/ ۲۵۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/ ۲۹۹؛ ایضاح الفوائد: ۱/ ۴۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۳؛ مشارق الشموس: ۲/ ۴۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۲۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۶۷

{240} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْجَارِيَةَ الْبِكْرَ لاَ يُفْضِي إِلَيْهَا وَ لاَ يُنْزِلُ عَلَيْهَا أَ عَلَيْهَا غُسْلٌ وَ إِنْ كَانَتْ لَيْسَ بِبِكْرٍ ثُمَّ أَصَابَهَا وَ لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا أَ عَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ إِذَا وَقَعَ الْخِتَانُ عَلَى الْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ الْبِكْرُ وَ غَيْرُ الْبِكْرِ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص باکرہ لڑکی سے ہمبستری کرتا ہے مگر اس کا پردہ بکارت زائل نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا انزال ہوتا ہے تو کیا اس لڑکی پر غسل واجب ہے اور اگر باکرہ نہ ہو اور مرد اس سے مقاربت کرے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت باکرہ ہو یا غیر باکرہ جب عورت کا ختنہ مرد کے ختنہ سے مل جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{241} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُفَخِّذِ عَلَيْهِ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا أَنْزَلَ.

۞ عبیداللہ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص عورت کی دونوں رانوں میں مقاربت کرے تو کیا اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں اگر انزال ہو جائے (تو غسل واجب ہوگا)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن ہے[5]

{242} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ

---

[1] الکافی: ۳/۴۶ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۳ ح ۱۸۷۷؛ الوافی: ۶/۳۹۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۸ ح ۳۱۲؛ الاستبصار: ۱/۱۰۹ ح ۳۶۰

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۱؛ مصباح المنہاج: ۳/۷۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۳۹؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۶۸؛ مشارق الشموس: ۲/۴۱۰؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۳/۲۴۹؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۷؛ منتہی المطلب: ۲/۱۸۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۲۹۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۶۵

[3] الکافی: ۳/۴۶ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۹ ح ۳۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۰۴ ح ۳۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۶ ح ۱۸۸۴؛ الوافی: ۶/۳۹۹

[4] مستمسک العروہ: ۳/۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۵۱؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۶؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۵؛ رسائل آل طوق: ۳/۵۱۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۷۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۰؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۲۹

[5] مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۳۹؛ کشف الاسرار: ۳/۱۴۰؛ رسال آل طوق: ۳/۵۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۲۱؛ مشارق الشموس: ۲/۳۹۲؛ منتہی المطلب: ۲/۱۶۸؛ العمل الابقی: ۲/۲۸۵؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۷۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۴؛ الحبل المتقین: ۱/۱۷۰؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۳۸

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَرَى فِي اَلْمَنَامِ مَا يَرَى اَلرَّجُلُ قَالَ إِذَا أَنْزَلَتْ فَعَلَيْهَا اَلْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ تُنْزِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَلْغُسْلُ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت نیند کی حالت میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اسے احتلام ہوجائے) تو (کیا اس پر غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے انزال ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے اور اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{243} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ يَرَى فِي اَلْمَنَامِ وَ يَجِدُ اَلشَّهْوَةَ فَيَسْتَيْقِظُ فَيَنْظُرُ فَلاَ يَجِدُ شَيْئاً ثُمَّ يَمْكُثُ اَلْهُوَيْنَ بَعْدُ فَيَخْرُجُ قَالَ إِنْ كَانَ مَرِيضاً فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَرِيضاً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَا اَلْفَرْقُ بَيْنَهُمَا قَالَ لِأَنَّ اَلرَّجُلَ إِذَا كَانَ صَحِيحاً جَاءَ اَلْمَاءُ بِدَفْعَةٍ قَوِيَّةٍ وَ إِنْ كَانَ مَرِيضاً لَمْ يَجِئْ إِلاَّ بَعْدُ.

✪ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص خواب دیکھتا ہے (یعنی اسے احتلام ہوتا ہے) اور لذت بھی محسوس کرتا ہے مگر جب بیدار ہوتا ہے تو جستجو کے باوجود اسے کوئی چیز (منی وغیرہ) نظر نہیں آتی البتہ کچھ دیر بعد کچھ مادہ خارج ہوتا ہے تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو وہ شخص بیمار ہے تو پھر غسل کرے گا اور اگر بیمار نہیں ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی تندرست وتوانا ہوتا ہے تو منی قوت کے ساتھ ٹپک کر نکلتی ہے اور جب بیمار ہوتا ہے تو پھر کچھ دیر کے بعد اور وہ بھی کمزوری کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۴۸ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۳ح۳۳۱؛ الاستبصار: ۱/۱۰۷ح۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۷ح۱۸۸۸؛ الوافی: ۶/۴۰۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۸۶ح۱۹۰

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۴؛ منتھی المطلب: ۲/۱۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۵۳؛ شرح مازندرانی: ۱/۴۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۲۷۷/۳۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۵۵؛ معجم المصطلحات: ۱۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۲؛ فقہ الخلف: ۴/۱۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۲؛ البلوغ سبحانی: ۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۵۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱/۲۹۶؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۲۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۷۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۶۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۶/۱۴۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۸۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۹ح۱۱۲۴؛ علل الشرائع: ۱/۲۸۸؛ الوافی: ۶/۴۰۰؛ المعتبر: ۱/۱۷۸؛ ۱/۳۶۹ح۱۱۲۴؛ الاستبصار: ۱/۱۱۰ح۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۹۵ح۱۹۱۰؛ الکافی: ۳/۴۸ح۴؛ بحار الانوار: ۷۸/۴۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{244} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي الْمَنَامِ حَتَّى يَجِدَ الشَّهْوَةَ فَهُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ لَمْ يَرَ فِي ثَوْبِهِ الْمَاءَ وَلاَ فِي جَسَدِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ إِنَّمَا الْغُسْلُ مِنَ الْمَاءِ الْأَكْبَرِ فَإِذَا رَأَى فِي مَنَامِهِ وَلَمْ يَرَ الْمَاءَ الْأَكْبَرَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ.

❁ حسین بن ابوالعلاء سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اور وہ شہوت ولذت بھی محسوس کرتا ہے مگر جب بیدار ہوتا ہے تو اپنے کپڑے یا جسم پر منی نہیں دیکھتا تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

پھر فرمایا: حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ غسل صرف بڑے پانی (یعنی منی) کی وجہ سے واجب ہوتا ہے پس جب بیدار ہو اور بڑا پانی نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح [3] یا حسن ہے۔ [4]

{245} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الْمَنِيَّ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ وَلَمْ يَكُنْ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ قَالَ فَلْيَغْتَسِلْ وَلْيَغْسِلْ ثَوْبَهُ وَيُعِيدُ صَلاَتَهُ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صبح بیدار ہونے (اور نماز ادا کر چکنے) کے بعد اپنے کپڑے پر منی دیکھتا ہے جبکہ اسے خواب میں (بظاہر) کوئی احتلام نہیں ہوا تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کرے، کپڑے دھوئے اور نماز کا اعادہ کرے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۱؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۴؛ مصباح المنہاج: ۳/۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۶۹؛ جواہر الکلام: ۳/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۸۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۳۴۳؛ وسائل العباد: ۱/۲۳۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۵۲۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۵۳؛ ریاض المسائل: ۱/۲۹؛ استقصاء الاعتبار: ۲/۱۸۳؛ کشف الاسرار: ۳/۱۶۶

[2] الکافی: ۳/۴۸ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۰ح۳۱۶؛ الاستبصار: ۱/۱۰۹ح۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۹۶ح۱۹۱۳؛ الوافی: ۶/۳۹۹

[3] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۴۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۵۱؛ کشف الاسرار: ۳/۱۶۴؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۲۵۴؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۵۳؛ ریاض المسائل: ۱/۱۹۶؛ مشارق الشموس: ۲/۴۰۰

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۴۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱۰/۳۲۸؛ منتھی المطلب: ۲/۱۷۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۶۷؛ مشارق الشموس: ۲/۴۱۱؛ شرح العروۃ: ۴/۱۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۷ح۱۱۱۸؛ الاستبصار: ۱/۱۱۱ح۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۸ح۲۱۰۱؛ عوالی اللئالی: ۴/۴۲؛ الوافی: ۶/۴۰۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{246} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصِيبُ اَلْمَرْأَةَ فِيمَا دُونَ اَلْفَرْجِ أَ عَلَيْهَا غُسْلٌ إِنْ هُوَ أَنْزَلَ وَلَمْ تُنْزِلْ هِيَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ هُوَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ فرج کے علاوہ مباشرت کرے اور اسے انزال بھی ہو جائے مگر عورت کو انزال نہ ہو تو کیا عورت پر غسل واجب ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور مرد کو بھی انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوگا۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{247} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَتَى اَلرَّجُلُ اَلْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا فَلَمْ يُنْزِلْ فَلاَ غُسْلَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَنْزَلَ فَعَلَيْهِ اَلْغُسْلُ وَلاَ غُسْلَ عَلَيْهَا.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص عورت سے اس کی دبر میں مقاربت کرے اور دونوں کو انزال نہ ہو تو دونوں پر غسل واجب نہیں ہے اور اگر صرف مرد کو انزال ہو تو اس پر غسل واجب ہے اور عورت پر غسل واجب نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۰۷؛ جواہر الکلام: ۳/۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۰۷ ۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۷ ۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۹؛ العمل الابقیٰ: ۲/۲۸۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۷ ۸ ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۲ ۳؛ جامع المدارک: ۱/۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۲؛ المعالم الماثورۃ: ۵/۹۲؛ شرح العروۃ: ۴/۲۰۲

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۴ ح ۵ ۳۳؛ الاستبصار: ۱/۱۱۱ ح ۰۷ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۹۹ ح ۱۹۲۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۸۴ ح ۱۸۵؛ الوافی: ۶/۴۰۸

[3] ملاذ الاخیار: ۱/۴۵۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۶۳؛ منتہی المطلب: ۲/۱۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۷۳؛ سند العروۃ: ۴/۱۱۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۴۷؛ جواہر الکلام: ۳/۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۸۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۳۰؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۹۷؛ شرح العروۃ: ۶/۲۶۱؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۳۸؛ کشف الاسرار: ۳/۱۷۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۵۹۲؛ ریاض المسائل: ۱/۲۰۰؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۱۹۲؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/۴۵۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۶۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۷۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/۳۸؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۳۱۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۳۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۱/۲۰۳؛ کتاب نکاح شبیری: ۴/۱۲۸۳

[4] الکافی: ۳/۴۷ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۵ ح ۳۳۶؛ الاستبصار: ۱/۱۱۲ ح ۳۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۰۰ ح ۱۹۲۲؛ نزھۃ الناظر: ۱/۱۳؛ عوالی اللئالی: ۴/۴۰؛ الوافی: ۶/۴۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۷۴

تحقیق:

حدیث مرفوع ہے۔ [1]

قول مؤلف:

اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ جب مرد عورت کی دبر میں وطی کرے اور انزال نہ ہو تو کیا غسل واجب ہوگا یا نہیں اور اسی طرح مرد کا مرد سے وطی کے معاملہ میں اختلاف ہے۔ ایک طبقے کا خیال ہے کہ غسل واجب ہوجاتا ہے جبکہ دوسرے طبقے کا خیال ہے کہ غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو اور اس حدیث کا حکم پچھلی حدیث کے حکم سے مطابقت رکھتا ہے نیز واضح ہو کہ ان احادیث اور وضاحت کا تعلق عمل سے نہیں ہے بلکہ انجام پر پیدا ہونے والے مسئلے سے ہے۔ (واللہ اعلم)

{248} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَجْنَبَ فَاغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ يُعِيدُ اَلْغُسْلَ قُلْتُ فَالْمَرْأَةُ يَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ اَلْغُسْلِ قَالَ لاَ تُعِيدُ اَلْغُسْلَ قُلْتُ فَمَا اَلْفَرْقُ بَيْنَهُمَا قَالَ لِأَنَّ مَا يَخْرُجُ مِنَ اَلْمَرْأَةِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَاءِ اَلرَّجُلِ.

✪ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جنب ہوگیا مگر پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرلیا اور پھر اس سے کچھ (منی) خارج ہوگئی تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کا اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: عورت غسل کرتی ہے اور پھر اس (کی فرج) سے کچھ (منی) خارج ہوتی ہے تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کا اعادہ نہیں کرے گی۔

میں نے عرض کیا: یہ فرق کیوں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ عورت کی فرج سے جو منی نکلی ہے وہ مرد کی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح [3] یا موثق ہے [4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۳/۱۴۲؛ جواہر الکلام:۳/۳۴؛ فقہ الصادقؑ:۲/۲۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱۰۶؛ مستند الشیعہ:۲/۲۷۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۳/۵۶؛ المہذب البارع:۱/۱۳۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۴/۱۱۴؛ ذخیرۃ العقبیٰ:۷/۳۸؛ منتہی المطلب:۲/۱۸۴؛ بغیۃ الہدٰۃ:۱/۳۳۸؛ موسوعہ الفاضل القطیفی:۱/۱۳۷؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۹؛ مختلف الشیعہ:۱/۳۲۶؛ مشارق الشموس:۲/۴۱۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۲/۵۵۸؛ کشف اللثام:۲/۸؛ الزبدۃ الفقہیہ:۱/۱۷۱؛ معتصم الشیعہ:۱/۳۷۴؛ موسوعہ البرغانی:۱/۳۰۵؛ مستمسک العروۃ:۳/۱۸

[2] تہذیب الاحکام:۱/۱۴۴ح۴۰۴؛ الکافی:۳/۴۹ح۱؛ الاستبصار:۱/۱۱۸ح۳۹۹؛ وسائل الشیعہ:۲/۲۰۱ح۱۹۲۴؛ الوافی:۶/۴۱۳

[3] العمل الابقیٰ:۱/۳۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۰/۴۴۵؛ مصباح الہدٰۃ:۴/۳۰۱؛ مدارک العروۃ:۳/۳۰۵؛ مستمسک العروۃ:۳/۱۲۲؛ مصابیح الظلام:۴/۱۵۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۳/۵۹۵؛ فقہ الصادقؑ:۱/۴۱۷؛ تبصرۃ الفقہاء:۲/۸۷؛ مہذب الاحکام:۳/۹۹؛ مستند الشیعہ:۲/۲۶۰؛ کشف الاسرار:۳/۲۰۸

[4] ملاذ الاخیار:۱/۵۳۰؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۴۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۳/۳۳۱

وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں:

{249} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ٱلْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَمَسُّ ٱلْجُنُبُ دِرْهَماً وَ لاَ دِينَاراً عَلَيْهِ اِسْمُ ٱللَّهِ تَعَالَى .

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنب آدمی ایسے کسی درہم و دینار کو مس نہ کرے جس پر خدا کا نام کنندہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا حسن ہے [3]

{250} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارُ عَنْ أَبُو طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ ٱلْمَدِينَةِ نُرِيدُ مَنْزِلَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَلَحِقَنَا أَبُو بَصِيرٍ خَارِجاً مِنْ زُقَاقٍ وَ هُوَ جُنُبٌ وَ نَحْنُ لاَ نَعْلَمُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى أَبِي بَصِيرٍ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لِجُنُبٍ أَنْ يَدْخُلَ بُيُوتَ ٱلْأَنْبِيَاءِ وَ ٱلْأَوْصِيَاءِ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو بَصِيرٍ وَ دَخَلْنَا .

❁ بکر بن محمد سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دولت خانہ پر حاضر ہونے کے لئے مدینہ سے نکلے تو راستہ میں ابوبصیر بھی ایک بازار سے نکل کر ہمارے ہمراہ ہو گئے جبکہ وہ جنب تھے لیکن ہمیں اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ہم امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے سر بلند کر کے ابوبصیر کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابومحمد! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جنب کے لئے انبیاء علیہم السلام کے گھروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے؟

راوی کہتا ہے کہ ابوبصیر واپس لوٹ گئے اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۲۶ح ۳۴۰؛الاستبصار:۱/۱۱۳ح ۳۷۴؛بحارالانوار:۶۴/۷۸؛الوافی:۶/۱۲۵؛وسائل الشیعہ:۲/۲۱۴ح ۱۹۶۰

[2] ملاذالاخیار:۱/ ۴۵۹؛ مصباح المنہاج:۳/ ۱۸۳؛ جواہر الکلام:۳/ ۴۶؛ مصابیح الظلام:۳/ ۲۴۴؛ شرح العروۃ:۶/ ۳۰۷؛ تبصرۃ الفقہا:۲/ ۱۱۳؛ معتصم الشیعہ:۱/ ۲۸۹؛ فقہ الصادقؑ:۱/ ۲۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/ ۱۴۵؛ مدارک العروۃ:۳/ ۲۴۸؛ مشارق الشموس:۲/ ۴۳۳؛ مصباح الفقیہ:۳/ ۲۸۸؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۳۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۳/ ۱۹۵؛ العمل الابقیٰ:۲/ ۳۰۸؛ مہذب الاحکام:۳/ ۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۳/ ۲۱۷؛ القواعد الاصولیہ:۱/ ۳۲۰؛ حدود الشریعہ:۱/ ۲۴۹

[3] حدود الشریعہ:۱/ ۲۴۹

[4] بصائر الدرجات:۱۱۴۲/؛ قرب الاسناد:۴۳؛ وسائل الشیعہ:۲/ ۲۱۱ح ۱۹۵۲؛ بحارالانوار:۷۸/ ۶۲۔ مستدرک الوسائل:۱/ ۴۶۳ح ۱۱۶۷؛ دلائل الامامۃ (مترجم):۲۸۲ح ۲۳۵ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور)؛ مدینۃ المعاجز:۵/ ۳۴۸؛ اثبات الھداۃ:۴/ ۱۶۱؛ عوالم العلوم:۲۰/ ۱۰۶۶

[5] موسوعہ البرغانی:۱/ ۳۱۹؛ دروس تمہیدیہ:۱/ ۶۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۴/ ۱۴۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۵/ ۳۳۲۳؛ مصابیح الاحکام:۲/ ۲۶۵؛ الحدائق الناضرۃ:۳/ ۵۳؛ شرح العروۃ:۶/ ۳۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ:۵/ ۳۱۵

{251} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: أَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ أَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَكَ وَ أَخْرِجْ مِنَ الْمَسْجِدِ مَنْ يَرْقُدُ فِيهِ بِاللَّيْلِ وَ مُرْ بِسَدِّ أَبْوَابِ مَنْ كَانَ لَهُ فِي مَسْجِدِكَ بَابٌ إِلاَّ بَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ مَسْكَنَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ لاَ يَمُرَّنَّ فِيهِ جُنُبٌ.

۞ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ اپنی مسجد کو پاک کریں اور اس شخص کو مسجد سے نکال دیں جو رات کو اس میں سوتا ہے اور سوائے علی علیہ السلام و بتول علیہا السلام کے باقی ان سب لوگوں کو جن کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے ہیں، حکم دیں کہ وہ اپنے دروازے ادھر سے بند کردیں اور مسجد سے کوئی جنب آدمی گزرنے نہ پائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{252} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ يَجْلِسُ فِي الْمَسَاجِدِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يَمُرُّ فِيهَا كُلِّهَا إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا جنب آدمی مسجدوں میں بیٹھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں البتہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی تمام مسجدوں سے اس حالت میں گزر سکتا ہے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{253} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو دَاوُدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ وَ الْحَائِضِ يَتَنَاوَلاَنِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْمَتَاعَ يَكُونُ فِيهِ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لاَ يَضَعَانِ فِي الْمَسْجِدِ شَيْئاً.

---

[1] الکافی: ۳۳۹/۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۵/۲ ح ۱۹۳۱؛ کلیات حدیث قدسی: ۴۲۵؛ بحار الانوار: ۱۱۷/۲۲؛ الوافی: ۸۵/۲۱

[2] مراۃ العقول: ۳۳/۲۰؛ مصباح المنھاج: ۴۱۳/۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴۴۳/۳؛ آیات الاحکام: ۵۹۴؛ المعالم الزلفیٰ: ۴۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶۵/۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۹۰۳/۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲۲۱/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳۰۷/۵

[3] الکافی: ۳۰۵/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱۲۵/۱ ح ۳۳۸؛ عوالی اللئالی: ۲۸/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۵/۲ ح ۱۹۳۲؛ الوافی: ۴۱۸/۶؛ تفسیر البرہان: ۸۲/۲؛ الفصول المہمہ: ۲۶/۲

[4] شرح العروۃ: ۳۱۶/۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳۰۶/۵؛ حدود الشریعہ: ۱۸۲/۱؛ مصباح الفقیہ: ۳۰۰/۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۸۵/۶؛ مراۃ العقول: ۱۴۹/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۴۵۸/۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۴۹/۳؛ دروس تمہیدیہ: ۸۷/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۷۳/۱؛ العمل الابقیٰ: ۳۱۱/۲؛ وسائل العباد: ۲۴۲/۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۹۶/۱؛ مختلف الشیعہ: ۳۳۲/۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴۰۲/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۱۱/۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۳۴۷/۱؛ مہذب الاحکام: ۳۴/۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱۶/۳۵؛ منتہی المطلب: ۲۲۴/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۳۸/۴

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے جنب اور حائض کے بارے میں سوال کیا کہ وہ مسجد سے کچھ سامان اٹھا سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ مسجد میں کچھ رکھ نہیں سکتے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{254} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ٱلْحَائِضُ وَ ٱلْجُنُبُ هَلْ يَقْرَءَانِ مِنَ ٱلْقُرْآنِ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ مَا شَاءَا إِلاَّ ٱلسَّجْدَةَ وَ يَذْكُرَانِ ٱللَّهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۞ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ پڑھ سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جو چاہے (پڑھیں) سوائے سجدہ کے (یعنی جن آیات میں سجدہ ہے) اور اللہ کا ذکر ہر حال میں کیا جا سکتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

حدیث میں مذکور سجدہ سے کچھ نے چار سجدے والی سورتیں مراد لی ہیں اور کچھ نے سجدے والی آیات مراد لی ہیں (واللہ اعلم)۔

وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں:

{255} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ

---

[1] الکافی: ۳/۱۵ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۵ح۳۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۳ح۱۹۵۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۸؛ الوافی: ۶/۴۱۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۸۳

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۵۹؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۰۲؛ منتہی المطلب: ۲/۳۵۳؛ مصباح المنہاج: ۳/۴۰۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۹۶؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۳۲۴؛ جواہر الکلام: ۳/۵۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۳۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۴۱؛ شرح العروۃ: ۴/۲۴۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۲۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/۴۷؛ مہذب الاحکام: ۳/۳۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۳۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۹۵

[3] علل الشرائع: ۱/۲۸۸باب۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۲ح۸۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶ح۶۷؛ بحار الانوار: ۷۸/۴۴؛ الوافی: ۴۴۲۲؛ الاستبصار: ۱/۱۱۵ح

[4] ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۰۲؛ شرح العروۃ: ۶/۳۱۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۴۷۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۶۱؛ کشف اللثام: ۲/۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۱۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۴۷۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۱۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۱۲۵؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۶۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۸؛ مشارق الشموس: ۲/۴۳۵؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۷۲؛ العمل الابقیٰ: ۲/۳۲۰؛ دراسات فقہیہ: ۵۳

حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَ يَشْرَبَ غَسَلَ يَدَهُ وَ تَمَضْمَضَ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ أَكَلَ وَ شَرِبَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی کچھ کھانا پینا چاہے تو ہاتھ منہ دھو کر اور کلی کر کے کھا پی سکتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا یا حسن (کالصحیح) ہے [3] یا حسن ہے [4]

{256} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُوَاقِعُ أَهْلَهُ أَ يَنَامُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ إِنَّ اَللَّهَ تَعَالَى يَتَوَفَّى اَلْأَنْفُسَ فِي مَنَامِهَا وَ لاَ يَدْرِي مَا يَطْرُقُهُ مِنَ اَلْبَلِيَّةِ إِذَا فَرَغَ فَلْيَغْتَسِلْ قُلْتُ أَ يَأْكُلُ اَلْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّا لَنَكْسَلُ وَ لَكِنْ لِيَغْسِلْ يَدَهُ وَ اَلْوُضُوءُ أَفْضَلُ.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے تو کیا وہ اس حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روحوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے لہٰذا اسے کیا معلوم کہ اسے (نیند میں) کیا مصیبت پیش آجائے لہٰذا فارغ ہوتے ہی غسل کرے۔

میں نے عرض کیا: جب آدمی وضو سے پہلے کھا پی سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم لوگ سہل انگیزی سے کام لیتے ہیں حالانکہ اسے ہاتھ دھونا چاہیے اور وضو کرنا افضل ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{257} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ

---

[1] الکافی: ۳/۵۰ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۹ح۳۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۹ح۱۹۷۵؛ الوافی: ۶/۴۱۷؛ المعتبر: ۱/۱۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۷۸

[2] مستمسک العروہ: ۳/۶۳؛ مصباح المنھاج: ۳/۴۶۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۶۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۲۱؛ شرح العروۃ: ۵/۱۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۵/۱۷؛ مصباح الھدیٰ: ۴/۱۶۵؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۸؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۷۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۹۸؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۴۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۴؛ جواھر الکلام: ۲/۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۲۰؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۳۱۹؛ المناظر المناضرۃ: ۴/۴۳۱؛ مصباح الفقھیہ (الطھارۃ): ۳/۴۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۲؛ نماذج الاصول: ۴/۶۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۳۱؛ ینابیع الاحکام: ۶/۸۴۶؛ منتھی المطلب: ۲/۲۳۳؛ تبصرۃ الفقہاٗ: ۲/۱۲۲

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۴۷۱؛ شرح العروۃ: ۳/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۴۵؛ کشف اللثام: ۲/۷۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۲ح۱۱۳۳؛ فقہ القرآن: ۲/۱۴۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۴۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/۳۰۸؛ الوافی: ۶/۴۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۸ح۲۰۱۰

[6] ملاذ الاخیار: ۳/۸۰؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۳۵؛ جواہر الکلام: ۳/۷۵؛ مشارق الشموس: ۲/۴۴۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۴۸۳؛ المناظر الناضرۃ: ۳۹؛ غنائم الایام: ۱/۲۵۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۴۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۵۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۷؛ مصابیح الاحکام: ۲/۲۹۲؛ تبصرۃ الفقہاٗ: ۲/۱۲۴؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۷۴؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۴۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۲۶

اَلرَّجُلِ أَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ وَ هُوَ جُنُبٌ فَقَالَ يُكْرَهُ ذَلِكَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

❁ عبید اللہ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا جب آدمی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کرنا مکروہ ہے جب تک (غسل یا) وضو نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{258} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي اَلْمِعْزَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ اَلْعَبْدَ اَلصَّالِحَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْجُنُبِ وَ اَلْحَائِضِ أَ يَخْتَضِبَانِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد صالح (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا جب آدمی اور حیض والی عورت خضاب کر سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{259} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْجُنُبِ هَلْ يَقْرَأُ اَلْقُرْآنَ قَالَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَبْعِ آيَاتٍ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا جب آدمی قرآن پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں سات آیات تک (پڑھ سکتا ہے)۔[5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۸۳ ح ۱۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۷ ح ۲۰۰۷؛ الوافی: ۶/۴۲۳

[2] روضۃ المتقین: ۱/۲۳۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲؛ مصباح المنہاج: ۳/۴۸۳؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۶؛ منتھی المطلب: ۲/۲۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۴۸، مستمسک العروۃ: ۲/۲۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۳۵؛ منتقد المنافع: ۱/۵۳۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۸؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۴۷؛ منتقد المنافع: ۱/۵۳۰؛ کشف اللثام: ۱/۱۲۲؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱۹/۳؛ ریاض المسائل: ۱/۲۲۹؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۳۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۴۰؛ شرح العروۃ: ۳/۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۳ ح ۵۲۵؛ الاستبصار: ۱/۱۱۴ ح ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۵۴ ح ۲۳۴۶؛ الوافی: ۶/۴۲۰

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۳۹ و ۴/۱۸۶؛ مصباح المنہاج: ۳/۴۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۵۰؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۴۴؛ کشف الاسرار: ۳/۱۹۹ ینابیع الاحکام: ۲/۸۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۴۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۳۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۴۸؛ العمل الابقی: ۲/۳۲۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۴۳۷؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۳۶۷؛ مشارق الشموس: ۲/۴۵۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۸ ح ۳۵۰؛ الاستبصار: ۱/۱۱۴ ح ۳۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۸ ح ۱۹۷۲؛ الوافی: ۶/۴۲۴؛ المعتبر: ۱/۱۹۰

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{260} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ أَتَقْرَأُ النُّفَسَاءُ وَ الْحَائِضُ وَ الْجُنُبُ وَ الرَّجُلُ يَتَغَوَّطُ الْقُرْآنَ فَقَالَ يَقْرَءُونَ مَا شَاءُوا.

❁ عبداللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض ونفاس والی عورت اور جنب اور پاخانہ کرنے والا آدمی قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس قدر چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

غسل جنابت:

{261} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا فَتَحِيضُ وَ هِيَ فِي الْمُغْتَسَلِ تَغْتَسِلُ أَوْ لاَ تَغْتَسِلُ قَالَ قَدْ جَاءَهَا مَا يُفْسِدُ الصَّلاَةَ فَلاَ تَغْتَسِلُ.

❁ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس سے اس کے شوہر نے جماع کیا اور وہ غسل خانہ میں غسل کر رہی تھی کہ اسے حیض آ گیا تو اب وہ غسل (جنابت) کرے یا نہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب تو اسے وہ (حیض) آ گیا جو نماز کو باطل کر دیتا ہے لہٰذا اب غسل (جنابت) نہ کرے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار:۱/۶۸۴؛ مصباح المنہاج:۳/۴۷۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۲/۶۴؛ کشف الاسرار:۳/۱۹۱؛ جامع المدارک:۱/۷۳؛ مشارق الشموس:۲/۳۴۴؛ ارشاد العقول:۲/۶۹۴؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۱۴۳؛ ینابیع الاحکام:۲/۸۳۶؛ بدایع البحوث:۵/۲۸۹؛ تفصیل الشریعہ:۳/۴۰۶؛ المناظر الناضرۃ:۴/۲۴۴؛ المبسوط فی اصول:۵/۳۰۵؛ فقہ الصادقؑ:۱/۴۴۴؛ مدارک العروۃ:۳/۲۶۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۵/۶۴۶۳؛ شرح العروۃ:۴/۶۷۲؛ تفسیر الصراط المستقیم:۲/۳۴۳؛ بغیۃ الہدٰۃ:۱/۵۸۳؛ تبصرۃ الفقہاءؒ:۲/۱۲۶؛ الدر الباہر:۲۱۰

[2] تہذیب الاحکام:۱/۱۲۸ ح ۳۴۸؛ الاستبصار:۱/۱۱۴ ح ۳۸۱؛ وسائل الشیعہ :۲/۲۱۷ ح ۱۹۶۹؛ الوافی:۶/۴۲۳

[3] ملاذ الاخیار: ۱/۴۶۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۴۱۷؛ معتصم الشیعہ :۱/۳۹۸؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۵۳؛ صراط الیقین:۲/۱۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۱۴۹؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۵۶؛ مصباح الہدیٰ:۵/۲۸۱؛ ینابیع الاحکام:۲/۲۳۴؛ تفسیر الصراط المستقیم:۲/۳۴۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۴۷؛ شرح نجاۃ العباد:۲۰۹؛ روض الجنان:۱/۱۴۸؛ مصابیح الظلام:۴/۲۱؛ مستند الشیعہ :۱/۴۰۳؛ مصباح الفقہیہ :۲/۱۲۳؛ شرح العروۃ:۶/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۱/۴۸۷

[4] الکافی:۳/۸۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۳۷۰ ح ۱۱۲۸؛ السرائر:۳/۶۱۰؛ وسائل الشیعہ :۲/۲۳ ح ۱۹۲۸؛ بحار الانوار:۸/۶۰؛ الوافی:۶/۵۳۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[1] یا حسن ہے[2]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ غسل جنابت ازخود واجب نہیں ہے کہ ہر حال ادا کیا جائے بلکہ یہ تب واجب ہوتا ہے جب کوئی ایسا کام کرنا جو جس میں طہارت واجب ہے جیسے نماز کے وقت کا داخل ہونا جیسا کہ ایک جماعت اسی کی قائل ہے (واللہ اعلم)

ترتیبی غسل:

{262} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ فَقَالَ تَبْدَأُ فَتَغْسِلُ كَفَّيْكَ ثُمَّ تُفْرِغُ بِيَمِينِكَ عَلَى شِمَالِكَ فَتَغْسِلُ فَرْجَكَ ثُمَّ تَمَضْمَضْ وَ اِسْتَنْشِقْ ثُمَّ تَغْسِلُ جَسَدَكَ مِنْ لَدُنْ قَرْنِكَ إِلَى قَدَمَيْكَ لَيْسَ قَبْلَهُ وَ لاَ بَعْدَهُ وُضُوءٌ وَ كُلُّ شَيْءٍ أَمْسَسْتَهُ اَلْمَاءَ فَقَدْ أَنْقَيْتَهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے ہاتھ دھونے سے ابتداء کرو، پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے شرمگاہ کو دھوو، پھر کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو پھر سر سے لے کر پاؤں تک سارا جسم دھوو اور اس غسل کے پہلے اور بعد وضو نہیں ہے اور جسم کے جس جس حصے پر پانی ڈالتے جاؤ گے وہ پاک وصاف ہوتا جائے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{263} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۸۲؛ منتھی المطلب: ۲/ ۴۰۵؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۲/ ۱۹۰؛ مصباح المنہاج: ۵/ ۱۲۴؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۴۳۹؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/ ۴۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۱/ ۱۹۴؛ موسوعہ شہید الاول: ۵/ ۱۴۴؛ روض الجنان: ۱/ ۱۵۰؛ شرح العروۃ: ۵/ ۴۰۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۲۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۳۵؛ جواہرالکلام: ۱/ ۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۳۷۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۲۶؛ مشرق الشمسین: ۲۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۱۸۴؛ الدر الباھر: ۴۴؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۱؛ الرسائل الفشارکیہ: ۳۲۱؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۳۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۴۲۴

[2] شرح مازندرانی: ۲/ ۳۹؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۴۱؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۶۱؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۱۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۳۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۷۰ح ۱۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۰ح ۲۰۱۷؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۵۳؛ الوافی: ۶/ ۵۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۱۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/ ۳۸۸؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۱۹۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۱۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۷۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۳۶۴ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۳۲۰؛ مشارق الشموس: ۲/ ۱۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۳۴۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۶۸؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۲۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۰۲؛ المناظر الناضرۃ: ۵/ ۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۸۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۶۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۵۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۷۹۱؛ الفقہ المقارن: ۷۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۱۳۷؛ جواہرالکلام: ۳/ ۱۰۱

كَيْفَ يَغْتَسِلُ اَلْجُنُبُ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَ كَفَّهُ شَيْءٌ غَمَسَهَا فِي اَلْمَاءِ ثُمَّ بَدَأَ بِفَرْجِهِ فَأَنْقَاهُ بِثَلاَثِ غُرَفٍ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ أَكُفٍّ ثُمَّ صَبَّ عَلَى مَنْكِبِهِ اَلْأَيْمَنِ مَرَّتَيْنِ وَ عَلَى مَنْكِبِهِ اَلْأَيْسَرِ مَرَّتَيْنِ فَمَا جَرَى عَلَيْهِ اَلْمَاءُ فَقَدْ أَجْزَأَهُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ (جنب آدمی) کس طرح غسل کرے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ پر کوئی نجاست نہ ہوتو اسے پانی میں ڈبوئے اور تین چلو پانی سے اپنی شرمگاہ کو صاف کرے پھر تین چلو سر پر ڈالے پھر اپنے دائیں کندھے پر دوبار پانی ڈالے پھر بائیں کندھے پر دوبار پانی ڈالے پس جس جس مقام پر پانی جاری ہوجائے گا کافی ہوگا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{264} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ فَقَالَ تَصُبُّ عَلَى يَدَيْكَ اَلْمَاءَ فَتَغْسِلُ كَفَّيْكَ ثُمَّ تُدْخِلُ يَدَكَ فَتَغْسِلُ فَرْجَكَ ثُمَّ تَمَضْمَضُ وَ تَسْتَنْشِقُ وَ تَصُبُّ اَلْمَاءَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ تَغْسِلُ وَجْهَكَ وَ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِكَ اَلْمَاءَ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسل جنابت کا طریقہ پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر ہتھیلیوں کو دھوؤ پھر پانی میں ہاتھ ڈالو اور اپنی شرمگاہ کو دھوؤ پھر کلی کرو اور ناک میں پانی چڑھاؤ اور پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈال کر اپنے چہرے کو بھی دھوؤ اور جسم پر بھی پانی بہاؤ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۴۳ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۳ح ۳۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۹ح ۲۰۱۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/۵۳؛ تفسیر الصافی: ۲/۱۹؛ الوافی: ۶/۵۰۳

[2] شرح العروۃ: ۶/۳۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۵۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۲۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۱۶؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۸۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۶۹؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۶۷؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۶۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۲۶۴؛ منتھی المطلب: ۲/۱۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۱۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۷۰؛ جواھر الکلام: ۱/۱۱۱؛ مھذب الاحکام: ۳/۶۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۷۸۷؛ شرح الرسالیہ الصلاتیہ: ۳۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۱۳۲؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۴۹۷؛ جامع المدارک: ۱/۶۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۶۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۱ح ۳۶۲؛ الاستبصار: ۱/۱۱۸ح ۳۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۱ح ۲۰۲۱؛ الوافی: ۶/۵۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۴۶۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۲۵۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۷۸؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۹۰؛ مصابیح الاحکام: ۱/۲۰۱؛ مشارق الشموس: ۲/۴۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۸۴؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۳۳۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۰۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۳۷۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۹۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۴۴؛ جامع المدارک: ۱/۷۰

{265} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ فَقَالَ تَبْدَأُ بِكَفَّيْكَ فَتَغْسِلُهُمَا ثُمَّ تَغْسِلُ فَرْجَكَ ثُمَّ تَصُبُّ اَلْمَاءَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلاَثاً ثُمَّ تَصُبُّ اَلْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ مَرَّتَيْنِ فَمَا جَرَى عَلَيْهِ اَلْمَاءُ فَقَدْ طَهُرَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے تو اپنے ہاتھ دھوؤ پھر اپنی شرمگاہ کو دھوؤ پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالو پھر دو دو بار (یعنی دائیں بائیں) تمام جسم پر پانی ڈالو پس جسم کے جس حصے پر پانی پہنچ جائے گا وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{266} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنِ اِغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَمْ يَغْسِلْ رَأْسَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَغْسِلَ رَأْسَهُ لَمْ يَجِدْ بُدّاً مِنْ إِعَادَةِ اَلْغُسْلِ.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو غسل جنابت کر رہا ہو اور اس نے اپنا سر نہ دھویا ہو پھر بعد میں اس کا سر دھونے کا ارادہ ہو (یعنی ترتیب قائم نہ رکھے) تو اس کے پاس غسل کا اعادہ کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۴۳ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۹ح۲۰۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۲۳ح۴۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۲ح۳۶۵؛ الوافی: ۶/۵۰۳

[2] ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۵۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۸۰؛ منتقد المنافع: ۱/۴۰۵؛ شرح مازندرانی: ۱/۳۹۷؛ کشف الاسرار: ۳/۲۳۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۷۷؛ الدر الباھر: ۲۱۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۳۰؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۳۷۴؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۰۱؛ منتھی المطلب: ۲/۲۰۷؛ التنقیح فی شرح: ۵/۹۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۶۶؛ شرح نجاۃ العاد: ۳۴۳؛ غنائم الایام: ۱/۲۸۴؛ جواھر الکلام: ۳/۸۶؛ الفرقان فی تفسیر صادقی: ۸/۱۶۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۲۸؛ شرح العروۃ: ۴/۳۰۷

[3] الکافی: ۳/۴۴ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۳ح۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۵ح۲۰۳۴؛ الاستبصار: ۱/۱۲۴ح۴۲۱؛ الوافی: ۶/۵۱۷؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۲۲؛ موسوعہ الشہید الاول: ۶/۱۳۷

[4] مصباح المنہاج: ۳/۵۰۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۲۶۲؛ شرح العروۃ: ۶/۳۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۵۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۱۶؛ منتھی المطلب: ۲/۱۹۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۸۴؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۳۰؛ کشف الاسرار: ۳/۲۳۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۱۹؛ کشف اللثام: ۲/۱۵؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۳/۸۰؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۴۹۶؛ ریاض المسائل: ۱/۲۰۶؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۰۱؛ مہذب الاحکام: ۳/۶۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۶۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۲۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۵۵؛ العمل الابقی: ۲/۳۳۱؛ مشارق الشموس: ۲/۴۵۶؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۵۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۳۰

{267} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ إِحْلِيلِهِ بَعْدَ مَا اغْتَسَلَ شَيْءٌ قَالَ يَغْتَسِلُ وَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَالَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ فَإِنَّهُ لاَ يُعِيدُ غُسْلَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَنِ اغْتَسَلَ وَ هُوَ جُنُبٌ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ ثُمَّ يَجِدُ بَلَلاً فَقَدِ انْتَقَضَ غُسْلُهُ وَ إِنْ كَانَ بَالَ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ وَجَدَ بَلَلاً فَلَيْسَ يَنْقُضُ غُسْلَهُ وَ لَكِنْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ لِأَنَّ الْبَوْلَ لَمْ يَدَعْ شَيْئاً.

محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی آدمی کے غسل کر لینے کے بعد پیشاب کی نالی سے کوئی چیز نکلے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (دوبارہ) غسل بھی کرے گا اور نماز بھی پڑھے گا مگر یہ کہ اس نے غسل کرنے سے پہلے پیشاب کر لیا ہو تو اسے دوبارہ غسل نہیں کرنا پڑے گا۔

محمد کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص پیشاب کرنے سے پہلے جنابت کا غسل کرے پھر اسے کوئی رطوبت نظر آئے تو اس کا غسل ٹوٹ گیا اور اگر پہلے پیشاب کر چکا تھا پھر غسل کیا اور پھر اسے کوئی تری نظر آئی تو اس کا غسل نہیں ٹوٹا لیکن اس پر وضو واجب ہوگا کیونکہ اس صورت میں پیشاب نے کچھ باقی نہیں چھوڑا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{268} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَنْسَى أَنْ يَبُولَ حَتَّى يَغْتَسِلَ ثُمَّ يَرَى بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئاً أَ يَغْتَسِلُ أَيْضاً قَالَ لاَ قَدْ تَعَصَّرَتْ وَ نَزَلَ مِنَ الْحَبَائِلِ.

جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی شخص جنب ہو جائے اور پیشاب کرنا بھول کر غسل کرنا شروع کر دے اور پھر غسل کرنے کے بعد کوئی تری دیکھے تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ وہ خود بخود نچڑ گیا ہے اور یہ تری تو پشت کی رگوں سے نکلی ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۴ ح ۴۰۷؛ الاستبصار: ۱/۱۱۹ ح ۴۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۸۳ ح ۸۴۷ و ۲/۲۵۱ ح ۲۰۸۱؛ الوافی: ۶/۴۱۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۵۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۴۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۰۷؛ کشف الاسرار: ۳/۲۱۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۳۲۹؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۰۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۵۴؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۴۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۲۵؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱/۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۴۴؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۱۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۰؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۱۲۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۴۳؛ منتھی المطلب: ۲/۲۵۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۰۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۵ ح ۴۰۹؛ الاستبصار: ۱/۱۲۰ ح ۴۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۲ ح ۲۰۸۵؛ الوافی: ۶/۴۱۵؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۳۱، موسوعہ شہید الاول: ۲/۱۴۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

غسل کرنے کے دروان حدث اصغر یا حدث اکبر صادر ہوجائے تو اس سلسلے میں بعض کے نزدیک غسل کا اعادہ نہیں کرنا پڑتا البتہ وضو کرنا ہوگا لیکن بعض کے نزدیک غسل کا اعادہ کرنا پڑتا ہے یعنی مثال کے طور پر اگر کسی نے سر وگردن کو دھولیا تھا اور باقی جسم دھونے سے پہلے ریح خارج ہوگئی تو وہ نئے سرے سے غسل کرے گا۔

اس موضوع پر دلالت کرنے والی احایث پہلے بھی گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ بھی گزریں گی لیکن ایک حدیث ہم یہاں نقل کررہے ہیں جو واضح ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ غسل کے اس طرح حصے بخیے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ، شرمگاہ اور سر کو (اگلے پہر) دھولے اور دوسرے جسم کے دھونے کو نماز (ظہرین) کے وقت تک موٴخر کرے (اور نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد دھوئے) ہاں البتہ اگر اسی اثنا میں یعنی سر دھونے کے بعد اور دوسرا جسم دھونے سے پہلے کوئی حدث سرزد ہوجائے جیسے بول و براز یا ریح یا منی خارج ہوجائے تو غسل کا از سر نو اعادہ کرنا پڑے گا۔[2]

صاحب المدارک نے اس حدیث کو شیخ صدوق کی کتاب ''عرض المجالس'' کے حوالے سے نقل کیا ہے اور شہیدان نے اسے اصحاب سے روایت کے ہے۔ نیز یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ ''فقہ الرضا علیہ السلام'' میں بھی موجود ہے[3]۔ اور شیخ صدوق نے الہدایہ میں یہی الفاظ درج کئے ہیں[4] نیز من لا یحضرہ الفقیہ میں کہا ہے کہ میرے والد نے میری طرف جو اپنا رسالہ لکھا ہے اس میں ہے اور پھر اآگے یہی الفاظ ذکر کئے[5] اور اسی طرح شیخ طوسی اور ایک پوری جماعت[6] نے اسی حدیث کے مطابق عمل کا حکم لگایا ہے۔ نیز حسن ابراہیم بن عمر الیمانی بھی اسی موضوع پر واضح ہے[7] (واللہ اعلم)

{269} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ ٱلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُجْنِبُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ فَيَجِدُ بَلَلاً بَعْدَ مَا يَغْتَسِلُ قَالَ يُعِيدُ ٱلْغُسْلَ فَإِنْ كَانَ بَالَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلاَ يُعِيدُ غُسْلَهُ وَلَكِنْ يَتَوَضَّأُ وَيَسْتَنْجِي.

ترجمہ: سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جنب ہو اور پیشاب کرنے سے

---

[1] ملاذ الاخیار:۱/۵۲۱؛الرسائل الفقھیہ خواجوئی:۱/۴۰۳؛تنقیح مبانی العروۃ:۵/۴۱۶؛الفوائد الرجالیہ:۲۵۸؛سند العروۃ (الطہارۃ):۴/۱۹۴؛ملاذ الاخیار:۱/۵۲۱

[2] المدارک الاحکام:۱/۳۰۸؛وسائل الشیعہ:۲/۲۳۸ح۲۰۳۹؛الذکریٰ:۱۰۶؛روض الجنان:۵۹

[3] فقہ الرضاؑ:۸۱؛مستدرک الوسائل:۱/۴۷۴ح۱۱۹۷؛بحار الانوار:۷۸/۵۰

[4] الھدایۃ:۶۹

[5] من لایحضرہ الفقیہ:۱/۱۸۸در آخر حدیث ۱۹۱

[6] المبسوط:۱/۲۹؛النہایۃ:۲۲،الجامع الشرائع:۴۰؛المختلف:۳۳؛اللمعہ:۲۰

[7] الکافی:۳/۴۴ح۸،الوافی:۶/۵۱۸ح۴۸۳۲؛وسائل الشیعہ:۲/۲۳۸ح۲۰۳۸؛مستند الشیعہ:۲/۳۳۸؛فقہ الصادقؑ:۲/۶۷

پہلے غسل کرے اور غسل کے بعد کوئی رطوبت دیکھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کا اعادہ کرے گا اور اگر غسل سے پہلے پیشاب کر لیا تھا تو پھر اس پر غسل کا اعادہ نہیں ہوگا بلکہ وہ وضو کرے گا اور استنجاء کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

ارتماسی غسل:

{270} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً جُنُباً اِرْتَمَسَ فِي اَلْمَاءِ اِرْتِمَاسَةً وَاحِدَةً أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَدْلُكْ جَسَدَهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی جنب آدمی (آب جاری یا آب کثیر میں) یکبارگی غسل ارتماسی کرنا چاہے تو یہ کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{271} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُجْنِبُ هَلْ يُجْزِيهِ مِنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ أَنْ يَقُومَ فِي اَلْمَطَرِ حَتَّى يَغْسِلَ رَأْسَهُ وَ جَسَدَهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى مَا سِوَى ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَ يَغْسِلُهُ اِغْتِسَالَهُ بِالْمَاءِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی جنب آدمی غسل جنابت کرنے کے سلسلے میں برستی ہوئی بارش میں کھڑا ہو جائے اور اس طرح اپنے سر اور بدن کو دھوڑالے تو اس طرح اس کا غسل ہو جائے گا جبکہ وہ اور پانی سے بھی غسل کر سکتا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اس طرح (ترتیب کے ساتھ) کرے جس طرح دوسرے پانی سے کرتا ہے تو کافی ہے [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۴۴ ح ۴۰۶؛ الکافی: ۳/ ۴۹ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/ ۱۱۹ ح ۴۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۵۱ ح ۲۰۸۲؛ الوافی: ۶/ ۴۱۳

[2] بحوث فی شرح العروۃ: ۴/ ۵۹؛ سند العرۃ: ۴/ ۱۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۵۰۳؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۱۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۵۱۸؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۴۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/ ۳۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۷۰ ح ۱۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۰ ح ۲۰۱۷؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۵۳؛ الوافی: ۶/ ۵۰۴؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۱۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/ ۳۸۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۱۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۷۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۴۳۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۱۷؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۱۹۵

[5] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۴۹/ ۴۲۴؛ الاستبصار: ۱/ ۱۲۵ ح ۴۲۵؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۰ ح ۲۷؛ قرب الاسناد: ۱/ ۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۱ ح ۲۰۲۲؛ الوافی: ۶/ ۵۲۲؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۴۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{272} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ ارْتِمَاسَةً وَاحِدَةً أَجْزَأَهُ ذَلِكَ مِنْ غُسْلِهِ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی جب آدمی یکبارگی (کثیر یا جاری) پانی میں غوطہ لگائے (اور باہر نکل آئے) تو اس طرح اس کا غسل جنابت ہو جائے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

غسل کے احکام:

{273} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فِي الْكَنِيفِ الَّذِي يُبَالُ فِيهِ وَ عَلَيَّ نَعْلٌ سِنْدِيَّةٌ فَأَغْتَسِلُ وَ عَلَيَّ النَّعْلُ كَمَا هِيَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الْمَاءُ الَّذِي يَسِيلُ مِنْ جَسَدِكَ يُصِيبُ أَسْفَلَ قَدَمَيْكَ فَلاَ تَغْسِلْ أَسْفَلَ قَدَمَيْكَ.

❁ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں غسل جنابت ایسی جگہ کھڑے ہو کر کرتا ہوں جہاں پیشاب کیا جاتا ہے اور میں نے سندھی جوتا پہنا ہوتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ پانی جو تمہارے جسم سے نیچے بہہ رہا تھا پاؤں کے تلوؤں تک پہنچ جائے تو پھر پاؤں کو نہ دھوؤ۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۴ ۵۳؛ روضۃ المتقین: ۲۰/۷ ۴۷؛ جواہر الکلام: ۳/ ۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۸ ۴؛ مصابیح الفقیہ: ۳/۸۴ ۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷ ۵؛ کشف الاسرار: ۳/۴ ۲۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۸۴ ۳؛ العمل الابقی: ۲/۵ ۴ ۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۲ ۵۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۶ ۷ ۱؛ کشف اللثام: ۲/۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۴ ۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۹۳ ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۷ ۳۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۴ ۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۷ ۴۱؛ وسائل العباد: ۱/۸ ۲۴؛ مصابیح الاحکام: ۳/۹۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۰۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۴ ۱۴

[2] الکافی: ۳/۳ ۴ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۶ ح ؛ تہذیب الاحکام: ۱/۸ ۱۴ ح ۴ ۲۳؛ الاستبصار: ۱/۵ ۱۲ ح ۴ ۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲ ۲۳ ح ۲۰۲۴؛ مستدرک الوسائل: ۱/۷ ۴ ح ۱۱۹۲؛ بحار الانوار: ۸/۷ ۲/۷؛ الوافی: ۶/۵۲۱

[3] معتصم الشیعہ: ۱/۱۸ ۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۱ ۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۵؛ غنائم الایام: ۱/۲۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳ ۷ ۳؛ جواہر الکلام: ۳/۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۶۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳ ۳ ۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۷ ۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵ ۳۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۵۵؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۰۳؛ الدلیل الفقہی: ۲۸۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۲ ۱۷؛ الدر المنثور: ۲/۸۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۶ ۷؛ ریاض المسائل: ۱/۲۲۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۸ ۷ ۳؛ وسائل العباد: ۱/۸ ۲۴؛ الدر الباہر: ۲۱۵؛ الفقہ المقارن: ۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/۶ ۳۳

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۷ ۲ ح ۵۳؛ الکافی: ۳/۴ ۴ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳ ۱۳ ح ۷ ۳۶؛ بحار الانوار: ۸/۷ ۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴ ۲۳ ح ۲۰۳۰؛ الوافی: ۶/۵۰۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{274} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُجْنِبُ فَيُصِيبُ جَسَدَهُ وَ رَأْسَهُ اَلْخَلُوقُ وَ اَلطِّيبُ وَ اَلشَّيْءُ اَللَّكِدُ مِثْلُ عِلْكِ اَلرُّومِ وَ اَلطَّرَارِ وَ مَا أَشْبَهَهُ فَيَغْتَسِلُ فَإِذَا فَرَغَ وَجَدَ شَيْئاً قَدْ بَقِيَ فِي جَسَدِهِ مِنْ أَثَرِ اَلْخَلُوقِ وَ اَلطِّيبِ وَ غَيْرِهِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

ابراہیم بن ابومحمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاعلیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جنب ہوتا ہے اور اس حالت میں اپنے جسم پر خلوق، خوشبو یا کوئی لیسدار چیز جیسے رومی گوند وغیرہ لگاتا ہے اور جب کر کے اس سے فارغ ہوتا ہے تو اپنے جسم پر ان چیزوں کو کچھ نشان دیکھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{275} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ فَقَالَ أَفِضْ عَلَى رَأْسِكَ ثَلاَثَ أَكُفٍّ وَ عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ يَسَارِكَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِثْلُ اَلدَّهْنِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سر پر تین چلو پانی ڈالو اور پھر جسم کے دائیں اور بائیں پانی ڈالو اور تیل کی طرح (قلیل) پانی (بھی) کافی ہے۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۱/۱۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۶ ۳۳؛ سند العروۃ: ۱/۷ ۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۱/۸۳ ۴

[2] الکافی: ۳/۵۱ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۰ ۱۳ ح ۵۶ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۹ ۲۳ ح ۰ ۴ ۰ ۲؛ الوافی: ۶/۵۱۰؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲ ۱۴؛ ذکری الشیعہ: ۲/۰ ۲۴

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۰ ۱۵؛ جواہر الکلام: ۳/۸۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳ ۷؛ شرح مازندرانی: ۱/۷ ۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۲ ۷ ۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۹۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۵ ۷ ۳؛ شرح العروۃ: ۴/۲۹۹؛ دراسات فی الفقہ: ۳/۲۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۸ ۲ ۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۸ ۳۱ مصباح الفقیہ: ۳/۶ ۴ ۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۷ ۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۹ ۴۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۵۶ ۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۷؛ منتھی المطلب: ۲/۵ ۲۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۰ ۷ ۳؛ مشرق الشمسین: ۲۲۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۵۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۷ ۵

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۷ ۱۳ ح ۸۴ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱ ۲۴ ح ۸ ۴ ۰ ۲؛ الوافی: ۶/۵۲۴

تحقیق:

حدیث موثق [1] یا پھر صحیح ہے [2]

قول مؤلف:

احادیث میں پانی کی مقدار کم وبیش بیان ہوئی ہے جو ممکن ہے احتیاط اور فضیلت پر محمول ہو اور حسب ضرورت پانی استعمال کیا جانا درست ہو (واللہ اعلم)

{276} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ كَمْ يُجْزِءُ مِنَ اَلْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ أَمْدَادٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبَتِهِ وَيَغْتَسِلاَنِ جَمِيعاً مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ غسل جنابت کے لئے کس قدر پانی کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ مد پانی کے ساتھ اپنی بیوی سمیت غسل کیا کرتے تھے اور دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{277} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ سَعْدٌ أَيْضاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ إِذَا اِغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَتِهِ أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمَ عِيدٍ هَلْ عَلَيْهِ اَلْوُضُوءُ قَبْلَ ذَلِكَ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ لاَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَبْلُ وَ لاَ بَعْدُ فَقَدْ أَجْزَأَهُ اَلْغُسْلُ وَ اَلْمَرْأَةُ مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا اِغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَلْوُضُوءُ لاَ قَبْلُ وَ لاَ بَعْدُ وَ قَدْ أَجْزَأَهَا اَلْغُسْلُ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جو شخص غسل جنابت یا غسل جمعہ یا غسل عید کرے تو

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/ ۵۰۰؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/ ۳۶۹؛ سند العروۃ: ۴/ ۱۷۰؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۴۸۳؛ المناظر الناضرۃ: ۴/ ۴۷۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۲۳۳ جامع المدارک: ۱/ ۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۲۵؛ العمل الابقیٰ: ۲/ ۳۲۷؛ مشارق الشموس: ۲/ ۴۹۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۱۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۵۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/ ۳۴۸؛ لوامع الاحکام: ۳۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۱۶

[2] مصابیح الظلام: ۴/ ۱۲۷؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۳۱؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/ ۳۳۱

[3] الکافی: ۳/ ۲۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۳۷ ح ۳۸۲؛ الاستبصار: ۱/ ۱۲۲ ح ۴۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۴۲ ح ۲۰۴۹؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۳۵۶؛ الوافی: ۶/ ۵۲۳؛ مسکن الفوائد: ۱۴۱

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶۰؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۰۹؛ جواھر الکلام: ۲/ ۱۰۹؛ معالم الدین: ۱/ ۳۷۴

کیا اسے غسل سے پہلے یا اس کے بعد (فرض) وضو کی ضرورت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں غسل کافی ہے۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد اسے وضو کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اسی کے مثل عورت کے لئے کہ جب وہ حیض وغیرہ کا غسل کر لے تو اس سے پہلے اور بعد وضو اس پر نہیں ہے اور اسے غسل کافی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{278} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْوُضُوءُ بَعْدَ اَلْغُسْلِ بِدْعَةٌ.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: غسل کے بعد وضو (فریضہ) کرنا بدعت ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح [4] یا موثق ہے [5]

{279} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ غُسْلٍ قَبْلَهُ وُضُوءٌ إِلاَّ غُسْلَ اَلْجَنَابَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر غسل سے پہلے وضو (کیا جا سکتا) ہے سوائے غسل جنابت کے۔ [6]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [7] کیونکہ ابن ابی عمیر کی مراسیل صحاح میں شامل ہوتی ہیں۔

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۴۱ح۳۹۸؛ الاستبصار:۱/۱۲۷ح۴۳۲؛ وسائل الشیعہ:۲/۲۴۴ح۲۰۵۷؛ الوافی:۵۲۸/۶

[2] ملاذ الاخیار:۱/۵۰۹؛ مصابیح الظلام:۳/۹۴؛ مفاتیح الشرائع:۱/۴۰؛ معتصم الشیعہ:۱/۲۵۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۱/۱۶۵؛ مدارک الاحکام:۱/۳۶۰؛ مستمسک العروۃ:۳/۳۴۴؛ کشف الاسرار:۳/۲۵۴؛ القواعد الکلیہ:۱/۲۰۸؛ ینابیع الاحکام:۲/۸۶۸؛ دروس تمہیدیہ:۱/۸۰؛ شرح طہارۃ القواعد:۴۷؛ موسوعہ البرغانی:۱/۳۹۸؛ فقہ الصادقؑ:۲/۲۰۷؛ جواھر الکلام:۲/۲۱۰؛ الرسائل الفقہیہ:۱۹۱؛ شرح العروۃ:۵/۳۹۸؛ مدارک العروۃ:۳/۴۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۶/۳۰۲؛ مقالات کنگرہ:۱/۲۳۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۲۷۷؛ مستند الشیعہ:۲/۳۶۰؛ العمل الابقی:۲/۴۶۲؛ مصباح الفقیہ:۴/۱۷۳؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۱۳۱

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۴۰ح۳۹۵؛ وسائل الشیعہ:۲/۲۴۵ح۲۰۶۰؛ الکافی:۳/۴۵ح۱۳؛ الوافی:۶/۵۲۸؛ ذکری الشیعہ:۲/۲۴۷

[4] مصابیح الظلام:۳/۱۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۶/۳۰۴

[5] ملاذ الاخیار:۱/۵۰۹

[6] الکافی:۳/۴۵ح۱۳؛ تہذیب الاحکام:۱/۱۳۹ح۳۹۱؛ الاستبصار:۱/۱۲۶ح۴۲۸؛ وسائل الشیعہ:۲/۲۴۸ح۲۰۷۲؛ عوالی اللئالی:۳/۲۹؛ الفصول المہمہ:۲/۲۸؛ الوافی:۶/۵۲۹

[7] مراۃ العقول:۱۳/۱۳۷؛ ملاذ الاخیار:۱/۵۰۵؛ سند العروۃ:۴/۳۸۶؛ مصابیح المنہاج:۵/۸۴؛ منتھی المطلب:۲/۲۵۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۲/۲۰۹؛ غنائم الایام:۱/۸۸؛ کشف الاسرار:۳/۲۴۸؛ ریاض المسائل:۱/۲۳۷؛ مصابیح الظلام:۳/۹۴؛ اثنی عشر رسالہ میر داماد:۸/۱۴۸؛ مختلف الشیعہ:۱/۳۴۰؛ مجمع الفائدۃ:۱/۱۲۶؛ العمل الابقی:۲/۴۶۰؛ ریاض المسائل:۱/۳۴؛ رسائل الشہید الثانی:۱/۱۴۰

{280} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي سَلْمَى خَادِمُ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَتْ كَانَ أَشْعَارُ نِسَاءِ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قُرُونُ رُءُوسِهِنَّ مُقَدَّمَ رُءُوسِهِنَّ فَكَانَ يَكْفِيهِنَّ مِنَ ٱلْمَاءِ شَيْءٌ قَلِيلٌ فَأَمَّا ٱلنِّسَاءُ ٱلْآنَ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُنَّ أَنْ يُبَالِغْنَ فِي ٱلْمَاءِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے سلمہ خادمۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اپنے بالوں کی چوٹیاں سروں کے اگلے حصے پر کیا کرتی تھیں اس لئے ان کو غسل کے لئے تھوڑا سا پانی کافی ہوتا تھا مگر آج کی عورتوں کو چاہیے کہ وہ پانی میں مبالغہ کریں (یعنی زیادہ پانی استعمال کریں تا کہ پانی جڑوں تک پہنچ جائے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{281} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ ٱلْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَسِيَ أَنْ يَغْتَسِلَ حَتَّى خَرَجَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ ٱلصَّلاَةَ وَ ٱلصِّيَامَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص رمضان المبارک میں جنب ہوا اور غسل کرنا بھول گیا حتیٰ کہ پورا ماہ گزر گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر واجب ہے کہ غسل کرے اور اس دوران پڑھی ہوئی تمام نمازوں اور رکھے ہوئے تمام روزوں کی قضا کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۴۷ح۴۱۹؛وسائل الشیعہ:۲/۲۵۵ح۲۰۹۲؛الوافی:۶/۵۰۹

[2] ملاذ الاخیار:۱/۵۲۹؛جواہر الکلام فی ثوبہ:۲/۶۷؛مفتاح البصیرۃ:۶/۲۴۷؛مصباح الفقیہ:۳/۳۴۴؛تفصیل الشریعہ:۳/۳۴۷؛العمل الابقیٰ:۲/۳۳۰؛الدر الباھر:۲۱۳؛مہذب الاحکام:۳/۹۵؛مصباح الہدیٰ:۴/۱۹۶؛موسوعہ البرغانی:۱/۳۴۷

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۵۰ح۴۲۸ و ۴/۳۱۱ح۹۳۸؛وسائل الشیعہ:۲/۲۵۷ح۲۰۹۹ و ۸/۲۳۸ح۱۳۳۱۳؛عوالی اللئالی:۳/۱۴۴؛مستدرک الوسائل:۶/۲۲۷ح۶۷۱۴۵؛الوافی:۱۱/۲۶۲

[4] ملاذ الاخیار:۱/۵۴۲؛منتھی المطلب:۲/۲۶۱؛غنائم الایام:۵/۴۶۵؛تفصیل الشریعہ:۳/۳۸۷؛تذکرۃ الفقہا:۶/۱۸۱؛مفتاح البصیرۃ:۶/۱۶۱؛شرح العروۃ:۲۱/۲۱۱؛جواہر الکلام:۱۷/۵۸؛مختلف الشیعہ:۳/۴۸۳؛مصباح الشریعہ:۷۷؛تکمیل مشارق الشموس:۳۸۹؛بغیۃ الہدٰۃ:۱/۳۴۴؛مستند الشیعہ:۱۰/۳۴۵؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۱۷؛المعلقات علی العروۃ:۳/۳۵۷؛موسوعہ الشہید الاول:۱/۲۲۵؛مہذب الاحکام:۳/۳۱؛الحدائق الناضرۃ:۱۳/۱۱۵؛غایۃ المراد:۱/۳۱۲؛مصباح الہدیٰ:۴/۳۴۱؛مصابیح الظلام:۴/۲۴؛مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم):۷۷؛مستند العرۃ:۱/۱۹۸؛الصوم فی الشریعہ:۱/۲۰۶؛مستمسک العروۃ:۸/۲۸۹؛المذب البارع:۲/۷۷؛موسوعہ الامام الخوئی:۲۱/۲۱۱

{282} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ تَرَكَ بَعْضَ ذِرَاعِهِ أَوْ بَعْضَ جَسَدِهِ مِنْ غُسْلِ ٱلْجَنَابَةِ فَقَالَ إِذَا شَكَّ وَ كَانَتْ بِهِ بِلَّةٌ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ مَسَحَ بِهَا عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ اِسْتَيْقَنَ رَجَعَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمَا مَا لَمْ يُصِبْ بِلَّةً فَإِنْ دَخَلَهُ ٱلشَّكُّ وَ قَدْ دَخَلَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ إِنِ اِسْتَيْقَنَ رَجَعَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ ٱلْمَاءَ وَ إِنْ رَآهُ وَ بِهِ بِلَّةٌ مَسَحَ عَلَيْهِ وَ أَعَادَ ٱلصَّلاَةَ بِاسْتِيقَانٍ وَإِنْ كَانَ شَاكّاً فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي شَكِّهِ شَيْءٌ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے غسل جنابت میں بازو یا جسم کا کوئی حصہ نہیں دھویا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے (کسی عضو کے دھونے میں) شک ہو اور اس کے جسم پر ہنوز تری موجود ہو اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس تری سے اس عضو کو تر کردے اور اگر یقین ہو (کہ نہیں دھویا) اور تری موجود نہ ہو تو پلٹ کر ان کو دھوئے اور اگر اس وقت شک پڑے جبکہ نماز پڑھ رہا ہو تو پھر اس شک کی کوئی پرواہ نہ کرے اور برابر نماز پڑھتا رہے اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اسی حالت میں عضو کے ترک کرنے کا یقین ہو جائے تو پھر لوٹ کر اس عضو پر پانی ڈالے اور اگر اس وقت اس جسم پر تری موجود ہو تو اس پر تر ہاتھ پھیر دے اور ترک کے یقین کی صورت میں پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرے اور اگر صرف شک ہو تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور وہ برابر اپنی نماز جاری رکھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{283} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْجُنُبِ بِهِ ٱلْجُرْحُ فَيَتَخَوَّفُ ٱلْمَاءَ إِنْ أَصَابَهُ قَالَ فَلاَ يَغْسِلُهُ إِنْ خَشِيَ عَلَى نَفْسِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک جنب کے جسم پر کوئی زخم ہو جس پر پانی لگنے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۰ ح ۲۶۱؛ الکافی: ۳/۳۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۶۰ ح ۲۱۰۴؛ الوافی: ۶/۴۴۳

[2] بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۳۰۹؛ دروس فی مسائل: ۶/۲۵؛ براھین الحج: ۴/۱۱۷؛ سند العروۃ: ۳/۴۶۳؛ الرسائل خمینی: ۱/۲۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۸۸؛ شرح العروۃ: ۴/۳۱۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۱۷۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۲۰؛ مہذب الاحکام: ۲/۴۷۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۱۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۴۰؛ قواعد الفقیہ: ۳۰۱؛ حاشیہ علی درر الفوائد: ۳۹۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۴۹۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۵۸؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۷؛ جواھر الکلام: ۲/۳۶۳؛ ایضاح الفرائد: ۲/۸۴۹؛ منتھی المطلب: ۲/۱۴۵؛ مصباح الاصول: ۳/۲۹۶؛ نتائج الافکار: ۶/۳۴۱؛ کفایۃ الاصول: ۵/۸۱؛ بیان الاصول: ۳/۶۴؛ مشارق الشموس: ۲/۲۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۹۱؛ قاعدۃ الفراغ شاھرودی: ۸۸؛ نہایۃ الافکار: ۴/۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۶۰؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۱۸۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۵۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۸۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۶۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/۲۰۰؛ زبدۃ الاصول: ۶/۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۱۶

سے اسے ضرر کا اندیشہ ہو تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو پھر اسے نہ دھوئے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{284} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلسِّنْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِغْتَسَلْتَ بَعْدَ طُلُوعِ ٱلْفَجْرِ أَجْزَأَكَ غُسْلُكَ ذَلِكَ لِلْجَنَابَةِ وَ ٱلْجُمُعَةِ وَ عَرَفَةَ وَ ٱلنَّحْرِ وَ ٱلذَّبْحِ وَ ٱلزِّيَارَةِ فَإِذَا اِجْتَمَعَتْ لِلَّهِ عَلَيْكَ حُقُوقٌ أَجْزَأَهَا عَنْكَ غُسْلٌ وَاحِدٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ كَذَلِكَ ٱلْمَرْأَةُ يُجْزِيهَا غُسْلٌ وَاحِدٌ لِجَنَابَتِهَا وَ إِحْرَامِهَا وَ جُمُعَتِهَا وَ غُسْلِهَا مِنْ حَيْضِهَا وَ عِيدِهَا.

✿ زرارہ دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام وامام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب طلوع فجر کے بعد غسل کرو تو یہ ایک غسل جنابت، جمعہ، عرفہ، نحر، ذبائح (یعنی عید قرباں) اور زیارت (سب) کے لئے کافی ہے پس جب تم پر اللہ کی طرف سے زیادہ حقوق (یعنی غسل) جمع ہو جائیں تو ان سب کے لئے صرف ایک غسل کافی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح عورت کے لئے اس کے جنابت، احرام، جمعہ، حیض اور عید کے تمام غسلوں کے لئے صرف ایک غسل کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{285} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَاسْأَلْ يَا شِهَابُ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْنَاكَ بِمَا جِئْتَ لَهُ قُلْتُ أَخْبِرْنِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ جِئْتَ لِتَسْأَلَنِي عَنِ ٱلْجُنُبِ يَغْرِفُ ٱلْمَاءَ مِنَ ٱلْحُبِّ بِٱلْكُوزِ فَيُصِيبُ يَدُهُ ٱلْمَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ وَ إِنْ شِئْتَ سَلْ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي قَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۶۳ ح ۱۰۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۶۱ ح ۲۱۰۶؛ الوافی: ۶/ ۵۱۱؛ الاستبصار: ۱/ ۷۲ ح ۲۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۱۸۹

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۳۱۶؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۱۵؛ التعلیقات علی شرح: ۸/ ۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۷ ح ۲۷۹؛ السرائر: ۳/ ۶۰۸؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۶۱ ح ۲۱۰۷؛ الکافی: ۳/ ۴۱ ح ۱؛ الوافی: ۶/ ۵۳۳

[4] دروس فی الکفایہ: ۳/ ۱۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۵۹/ ۴؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۹۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۵۵؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۵/ ۱۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۱۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۵۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۴۴۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۴۲؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/ ۴۰۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۱۲۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۱۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۵۸؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/ ۴۹۱؛ براھین الحج: ۲/ ۵۷؛ جواھر الکلام: ۲/ ۱۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۳۳۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۴۵۷؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۱۲۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/ ۲۷۵؛ مفتاح الاصول مازندرانی: ۲/ ۱۹۱؛ المباحث الاصولیہ: ۶/ ۲۰۹؛ المعالم الماثورۃ: ۵/ ۲۱۷؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/ ۱۴۱

اَلْجُنُبِ یَسْهُو وَ یَغْمُرُ یَدَهُ فِی اَلْمَاءِ قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَهَا قُلْتُ وَ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِذَا لَمْ یَكُنْ أَصَابَ یَدَهُ شَیْءٌ فَلاَ بَأْسَ بِذَاكَ سَلْ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ قُلْتُ أَخْبِرْنِی قَالَ جِئْتَ لِتَسْأَلَنِی عَنِ اَلْجُنُبِ یَغْتَسِلُ فَیَقْطُرُ اَلْمَاءُ مِنْ جِسْمِهِ فِی اَلْإِنَاءِ أَوْ یَنْضَحُ اَلْمَاءُ مِنَ اَلْأَرْضِ فَیَقَعُ فِی اَلْإِنَاءِ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ لَیْسَ بِهَذَا بَأْسٌ كُلِّهِ الحدیث۔

✪ شہاب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں چند مسائل پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپؑ نے (میرے پوچھے بغیر) ازخود ابتدا کی اور فرمایا: اے شہاب! اگر تم چاہو تو تم پوچھو اور اگر چاہو تو میں بتاوں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! آپؑ مجھے بتایئے کہ میں کیا پوچھنے آیا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ کیا ایک شخص حالت جنابت میں مٹکے کے اندر کوزہ ڈال کر پانی نکال سکتا ہے جبکہ اس کا ہاتھ بھی پانی سے مس ہو رہا ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یہی پوچھنے آیا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: اگر چاہو تو تم پوچھو اور اگر چاہو تو میں بتادوں (کہ تم مزید کیا پوچھنا چاہتے ہو)؟

میں نے عرض کیا: آپؑ ہی بتایئے۔

آپؑ نے فرمایا: تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ ایک شخص حالت جنابت میں ہے اور وہ غسل سے پہلے سہوا اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ پر کوئی چیز (یعنی نجاست وغیرہ) نہیں لگی ہوئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: پوچھو یا اگر چاہو تو میں تمہیں بتادوں (کہ مزید کیا پوچھنا چاہتے ہو)؟

میں نے عرض کیا: آپؑ ہی بتادیجیے۔

آپؑ نے فرمایا: تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ ایک شخص غسل جنابت کر رہا ہے اور اس کے جسم سے پانی کے قطرات ٹپک کر پانی کے برتن میں گر رہے ہیں یا زمیں پر گر کر پھر اڑ کر برتن میں پڑ رہے ہیں تو؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہی پوچھنا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اس سب میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

---

[1] بصائر الدرجات: ۲۳۸ جز ۵ باب ۱۰؛ بحار الانوار: ۶۹/۴۷ و ۱۶/۷۷؛ عوالم العلوم: ۲۳۳/۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۶/۲ ح ۲۱۱۹؛ مدینۃ المعاجز: ۳۳۷/۵؛ المناقب: ۲۱۹/۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

قول مؤلف:

مگر یہ کہ اگر ہاتھ پر عین نجاست لگی ہو تو اسے دھونا پڑے گا جیسا کہ پہلے احادیث میں گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

{286} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ أَوْ يَغْتَسِلُ فَيُعَانِقُ امْرَأَتَهُ وَيُضَاجِعُهَا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ جُنُبٌ فَيُصِيبُ جَسَدَهُ مِنْ عَرَقِهَا قَالَ هَذَا كُلُّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

۞ ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب آدمی کو اسی حالت میں اپنے کپڑے میں پسینہ آجائے یا غسل کرنے کے بعد اپنی زوجہ سے معانقہ کرے یا ہم خوابی کرے اور وہ جنب یا حائض ہو اور اس کا پسینہ اسے لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کچھ بھی نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [3]

{287} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ بِغَيْرِ إِزَارٍ حَيْثُ لاَ يَرَاهُ أَحَدٌ قَالَ لاَ بَأْسَ.

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۱۵۶؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۱۳؛ مصابیح الاحکام: ۱/۱۲۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۱۱۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۲۶۷؛ وسائل العباد: ۱/۲۷؛ الاقوال المختارۃ: ۱۰۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۳۸؛ ینابیع الاحکام: ۱/۲۱۰؛ مقابس الانوار: ۱۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۴۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۵؛ العمل الابقی: ۱/۱۴۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۹؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۳؛ التنقیح فی شرح: ۲/۱۹۵؛ المعالم الماثورۃ: ۱/۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۰۴؛ جامع المدارک: ۱/۲؛ جواھر الکلام: ۱/۱۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۹۳؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۳۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۱۰۷

[2] الکافی: ۳/۲۵ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۸ ح۷۸۶؛ الاستبصار: ۱/۱۸۴ ح۴۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۴۴ ح۴۱۲۳؛ عوالی اللئالی: ۱۳/۵۲؛ الوافی: ۶/۱۶۹

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۸۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۹۹؛ منتھی المطلب: ۳/۲۳۲؛ کشف الاسرار: ۳/۴۸۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۱۵؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۶۲؛ معالم الدین: ۲/۵۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۵؛ المہذب البارع: ۱/۲۲۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۰۸؛ مناھج الاخبار: ۱/۲۲۹ (حسن بلکہ صحیح)

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام (صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو وہاں تہمند کے بغیر (ننگا) نہانا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

{288} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ فَرْجَ زَوْجِهَا فَقَالَ وَلِمَ مِنْ سُقْمٍ قُلْتُ لاَ قَالَ مَا أُحِبُّ لِلْحُرَّةِ أَنْ تَفْعَلَ فَأَمَّا الْأَمَةُ فَلاَ يَضُرُّهُ قَالَ قُلْتُ: لَهُ أَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْ أَهْلِهِ فَقَالَ نَعَمْ مَا يُفْضِي بِهِ أَعْظَمُ.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا عورت اپنے شوہر کی شرمگاہ دھو سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں؟ کیا ایسا کسی بیماری کی وجہ سے ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں ایک آزاد عورت کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کرے البتہ کنیز کے لئے کوئی ضرر نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا شوہر اپنی بیوی کے روبرو غسل کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ وہ جو اس کے ساتھ (مقاربت) کرتا ہے وہ تو اس سے بھی بہت بڑا کام ہے۔ (۳)

تحقیق:

حدیث موثق ہے (۴) یا صحیح ہے (۵)

{289} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهُمَا فَقَالَ هُمَا مِنَ السُّنَّةِ فَإِنْ نَسِيتَهُمَا لَمْ تَكُنْ عَلَيْكَ إِعَادَةٌ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان دونوں (یعنی کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے) کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دونوں کام سنت ہیں اور اگر بھول جاؤ تو ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۶)

---

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۴ح ۱۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۶۸ح ۲۱۲۵؛ الوافی: ۶/۵۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۳۵

(۲) شرح العروۃ: ۲/۹۲؛ التنقیح فی شرح: ۲/۱۱۷؛ منتھی المطلب: ۲/۲۶۱؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۷/۲۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۸؛ معالم الدین: ۲/۸۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۳۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۴۰

(۳) تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۶ح ۱۰۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۶۰ح ۹۵۶؛ الوافی: ۶/۵۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۹۸

(۴) ملاذ الاخیار: ۳/۳۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۳۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۸۶

(۵) تبصرۃ الفقھاء: ۱/۴۴۲

(۶) تہذیب الاحکام: ۱/۷۸ح ۲۰۳؛ الاستبصار: ۱/۴۴ح ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۳۰ح ۱۱۲۵ و ۲/۲۲۵ح ۲۰۰۲؛ الوافی: ۶/۳۳۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

﴿استحاضہ﴾

{290} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَّا أَنْ أُدْخِلَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَاسْتَأْذَنْتُ لَهَا فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ إِلَى أَنْ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ مَا تَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فَتَجُوزُ أَيَّامُ حَيْضِهَا قَالَ إِنْ كَانَ أَيَّامُ حَيْضِهَا دُونَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ اسْتَظْهَرَتْ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَتْ فَإِنَّ الدَّمَ يَسْتَمِرُّ بِهَا الشَّهْرَ وَ الشَّهْرَيْنِ وَ الثَّلاَثَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ قَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَتَيْنِ قَالَتْ لَهُ إِنَّ أَيَّامَ حَيْضِهَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهَا وَ كَانَ يَتَقَدَّمُ الْحَيْضُ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلاَثَةَ وَ يَتَأَخَّرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا عِلْمُهَا بِهِ قَالَ دَمُ الْحَيْضِ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ هُوَ دَمٌ حَارٌّ تَجِدُ لَهُ حُرْقَةً وَ دَمُ الاِسْتِحَاضَةِ دَمٌ فَاسِدٌ بَارِدٌ قَالَ فَالْتَفَتَتْ إِلَى مَوْلاَتِهَا فَقَالَتْ أَ تَرَاهُ كَانَ امْرَأَةً مَرَّةً.

✪ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان کی ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ میں اسے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کروں۔ چنانچہ میں نے امام علیہ السلام سے اجازت چاہی اور آپ علیہ السلام نے اجازت دے دی تو وہ اپنی کنیز سمیت حاضر ہوئی اور پوچھا: آپ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے حیض آئے اور اس کے (مقررہ) دنوں سے آگے نکل جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے ایام حیض دس دن سے کم تھے (اور اب خون آگے نکل جائے) تو ایک دن مزید انتظار کرے (اور اگر پھر بھی خون نہ نکلے تو) پھر وہ مستحاضہ ہے۔

اس عورت نے کہا: اگر اس کا خون ایک، دو یا تین ماہ تک مسلسل جاری رہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حیض کے دنوں میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) بعدازاں (استحاضہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے) ہر دو نماز کے لئے ایک غسل کرے اور نماز پڑھے۔

عورت نے کہا: اگر اس کے ایام حیض میں گڑبڑ ہوجائے۔ کبھی (مقررہ عادت سے) ایک یا دو یا تین دن پہلے آجائے یا کبھی اس طرح موٴخر ہوجائے تو وہ کس طرح معلوم کرے کہ اس کا خون حیض کون سا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خون حیض کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے۔ یہ گرم ہوتا ہے جس سے عورت کو جلن محسوس ہوتی ہے اور استحاضہ کا خون فاسد خون ہے جو ٹھنڈا ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ وہ عورت اپنی کنیز کی طرف مڑی اور اسے کہا: تیرا کیا خیال ہے (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ یہ (امام علیہ السلام) بھی کبھی

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/ ۳۱۸؛ مناھج الاخیار: ۱/ ۹۱؛ کشف الاسرار: ۲/ ۴۴۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۱۵۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۵۷۸؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۱۶۸؛ لوامع الاحکام: ۳۵۸

عورت رہ چکے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

﴿استحاضہ کے احکام﴾

{291} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ٱلنُّفَسَاءُ مَتَى تُصَلِّي قَالَ تَقْعُدُ بِقَدْرِ حَيْضِهَا وَ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمَيْنِ فَإِنِ ٱنْقَطَعَ ٱلدَّمُ وَ إِلاَّ ٱغْتَسَلَتْ وَ ٱحْتَشَتْ وَ ٱسْتَثْفَرَتْ وَ صَلَّتْ وَ إِنْ جَازَ ٱلدَّمُ ٱلْكُرْسُفَ تَعَصَّبَتْ وَ ٱغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتِ ٱلْغَدَاةَ بِغُسْلٍ وَ ٱلظُّهْرَ وَ ٱلْعَصْرَ بِغُسْلٍ وَ ٱلْمَغْرِبَ وَ ٱلْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَ إِنْ لَمْ يَجُزِ ٱلدَّمُ ٱلْكُرْسُفَ صَلَّتْ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ قُلْتُ وَ ٱلْحَائِضُ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ سَوَاءً فَإِنِ ٱنْقَطَعَ عَنْهَا ٱلدَّمُ وَ إِلاَّ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَصْنَعُ مِثْلَ ٱلنُّفَسَاءِ سَوَاءً ثُمَّ تُصَلِّي وَ لاَ تَدَعُ ٱلصَّلاَةَ عَلَى حَالٍ فَإِنَّ ٱلنَّبِيَّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ ٱلصَّلاَةُ عِمَادُ دِينِكُمْ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ نفساء (جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو) کب نماز پڑھے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ایام حیض کے مطابق نماز ترک کرے گی (اور اگر خون نہ رکا تو) اور دو دن تک انتظار کرے گی پس اگر خون رک گیا تو ٹھیک ورنہ (خود کو مستحاضہ سمجھتے ہوئے) غسل (نفاس) کرے گی اور اندام نہانی میں کپاس (وغیرہ) رکھ کر اوپر لنگوٹ باندھے گی اور نماز پڑھے گی۔ پس اگر خون کپاس سے بہہ نکلے تو بطور پٹی کپڑا باندھ کر صبح کی نماز ایک غسل سے اور ظہرین (ظہر و عصر) کی نماز دوسرے غسل سے اور مغربین (مغرب وعشاء) کی نماز تیسرے غسل سے پڑھے گی اور اگر کپاس سے خون باہر نہ نکلے تو پھر ایک غسل سے (پنجگانہ) نماز پڑھے گی۔

میں نے عرض کیا: اور حائض (کا کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۹۱/۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۱/۱ ح ۱۳ ۴؛ السرائر: ۶۱۰/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵ ۷ ۲ ح ۴ ۱۳ ۲؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۸۷؛ الوافی: ۴۱/۶ ۴

[2] مصباح الفقیہ: ۴/۷؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۱۲۱/۳؛ تنقیح مبانی العروہ: ۶/۷؛ مراۃ العقول: ۲۳۰/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲۸۴/۴؛ جامع المدارک: ۸۷/۱؛ شرح العروۃ: ۵۵/۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷۱/۲؛ مدارک العروۃ: ۳۸۲/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۹/۷ ۲؛ المعالم الماثورۃ: ۲۰/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۱/۱؛ مستمسک العروۃ: ۱۵۲/۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۹۹/۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱۷/۱؛ العمل الابقیٰ: ۳۸۰/۲؛ مستند الشیعہ: ۳۸۱/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۵۱/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۰۱/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۳۰۷/۴؛ المناظر الناضرۃ: ۱۷۸/۵

[3] مصابیح الظلام: ۱۵۳/۱؛ روض الجنان: ۶۵؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۴۶۶/۱؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۲۷۷/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۶۹/۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے بھی اسی طرح ہے پس اگر (مقررہ ایام پر) خون بند ہو گیا تو ٹھیک ورنہ وہ مستحاضہ سمجھی جائے گی اور اسی طرح کرے گی جیسا نفساء (کے لئے بیان ہوا ہے) پھر نماز پڑھے گی اور نماز کو ہرگز ترک نہ کرے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{292} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ صَلاَةِ اَلظُّهْرِ وَ تُصَلِّي اَلظُّهْرَ وَ اَلْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ عِنْدَ اَلْمَغْرِبِ فَتُصَلِّي اَلْمَغْرِبَ وَ اَلْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ عِنْدَ اَلصُّبْحِ فَتُصَلِّي اَلْفَجْرَ وَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْلُهَا مَتَى شَاءَ إِلاَّ فِي أَيَّامِ حَيْضِهَا فَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَ قَالَ لَمْ تَفْعَلْهُ اِمْرَأَةٌ قَطُّ اِحْتِسَاباً إِلاَّ عُوفِيَتْ مِنْ ذَلِكَ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: استحاضہ (کثیرہ) والی عورت ظہر کے وقت غسل کرے گی جس سے وہ نماز ظہر وعصر ادا کرے گی پھر مغرب کے وقت غسل کرے گی جس سے مغرب وعشاء پڑھے گی پھر صبح کے وقت غسل کرے گی جس سے نماز فجر ادا کرے گی اور اس کا شوہر ایام حیض کی علاوہ جب چاہے اس سے مقاربت کر سکتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت خلوص نیت سے اس پر عمل کرے گی وہ اس (استحاضہ کی بیماری) سے نجات پا جائے گی۔[3]

تحقیق:

شیخ طوسی کی سند سے حدیث صحیح ہے[4]

---

[1] الکافی: ۹۹/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۳ ح ۴۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۷۳ ح ۲۹۴۳؛ الوافی: ۶/۷۴

[2] مراۃ العقول: ۳/۲۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۷؛ مصباح المنہاج: ۵/۱۷۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۴۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱۹/۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۸۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۲۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۹۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۵/۱۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۹؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۶۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۷۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۳؛ دراسات فقہیہ: ۵۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۵۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۳۴۴؛ ریاض المسائل: ۱/۵۰؛ وسائل العباد: ۱/۳۱۰؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۷۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۵۷؛ کشف اللثام: ۲/۱۸۱؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۳۷؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۳۴۰؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۸۲؛ المحاسن النفسانیہ: ۴۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۱ ح ۴۸۷؛ الکافی: ۳/۹۰ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۷۲ ح ۲۳۹۳؛ الفصول المہمہ: ۳/۲۴۶؛ الوافی: ۶/۱۷۴

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۰۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۷۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۱۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۴۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۲۵۰؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۴۴؛ المناظر الناضرۃ: ۶/۴۶۶؛ التعلیقہ علی ریاض: ۲۰۴؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۷۴؛ شرح العروۃ: ۶/۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۱۲۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۴۳۴؛ العمل الابقی: ۲/۷۴؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۷۴؛ شرح العروۃ: ۴/۳۴۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۲۷؛ جواہر الکلام: ۳/۳۱۷؛ الدرر الباہر: ۲۵۳

{293} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ: ٱلْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا ثَقَبَ ٱلدَّمُ ٱلْكُرْسُفَ إِغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلاَتَيْنِ وَلِلْفَجْرِ غُسْلاً وَإِنْ لَمْ يَجُزِ ٱلدَّمُ ٱلْكُرْسُفَ فَعَلَيْهَا ٱلْغُسْلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَٱلْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَإِنْ أَرَادَ زَوْجُهَا أَنْ يَأْتِيَهَا فَحِينَ تَغْتَسِلُ هَذَا إِنْ كَانَ دَمُهَا عَبِيطاً وَإِنْ كَانَتْ صُفْرَةً فَعَلَيْهَا ٱلْوُضُوءُ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر مستحاضہ کا خون کپاس سے باہر نکلے (یعنی مستحاضہ کثیرہ ہو) تو ہر دو نماز کے لئے ایک ایک غسل اور نماز صبح کے لئے علیحدہ غسل کرے گی اور اگر خون کپاس سے باہر نہ نکلے (یعنی مستحاضہ متوسطہ ہو) تو پھر دن میں صرف ایک غسل کرے گی اور دیگر ہر نماز کے لئے صرف وضو کرے گی اور اگر اس کا شوہر اس سے مقاربت کرنا چاہے تو غسل کے بعد کر سکتا ہے یہ اس وقت ہے کہ جب خون زیادہ ہو اور اگر وہ صرف زردی دیکھے (یعنی مستحاضہ قلیلہ ہو) تو اس پر ہر نماز کے لئے صرف وضو کرنا واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{294} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِٱللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْحَائِضِ كَمْ تَسْتَظْهِرُ فَقَالَ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ.

۞ ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: حائضہ عورت (حیض کے مقررہ دنوں کے بعد) کتنے دن احتیاط کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک، دو یا پھر تین دن احتیاط کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۸۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۰ ح ۴۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۷۴ ح ۲۳۹۵؛ الوافی: ۶/۴۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۱۲

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۶۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/۲۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۱۶۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/۱۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۸۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۴۳۱؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۱۰۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۴۲۲؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۲۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۵۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۷۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۱۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۲۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۹۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۱ ح ۴۸۹؛ الاستبصار: ۱/۱۴۹ ح ۵۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۰۲ ح ۲۱۹۵؛ الوافی: ۶/۴۳۹

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۶۷؛ منتہی المطلب: ۲/۳۱۷؛ شرح فروع الکافی زندرانی: ۲/۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۹؛ سند العروۃ: ۴/۳۲۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۳۳؛ مصباح المنہاج: ۴/۳۸۷؛ کشف الاسرار: ۳/۳۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۶۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۸۶؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۵۰۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۰۰؛ مقابس الانوار: ۱۰۳؛ العمل الابقیٰ: ۲/۴۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۴۱۵

قول مؤلف:

احتیاط کے دنوں کی مقدار میں اختلاف ہے ایک موثق حدیث میں دس دنوں کا ذکر ہے۔ان کی تاویل کئی طرح ممکن ہے اوراگر چاہےتو من باب التسلیم کسی ایک حدیث پرعمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

{295} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ فَقَالَ تَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلاَّ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَقْضِيهَا مِنْ بَعْدُ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے گی سوائے اپنے ایام حیض کے کہ ان کی بعد میں قضا کرے گی۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

﴿حیض﴾

{296} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اِقْتَضَّ اِمْرَأَتَهُ أَوْ أَمَتَهُ فَرَأَتْ دَماً كَثِيراً لاَ يَنْقَطِعُ عَنْهَا يَوْماً كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ قَالَ تُمْسِكُ الْكُرْسُفَ فَإِنْ خَرَجَتِ الْقُطْنَةُ مُطَوَّقَةً بِالدَّمِ فَإِنَّهُ مِنَ الْعُذْرَةِ تَغْتَسِلُ وَ تُمْسِكُ مَعَهَا قُطْنَةً وَ تُصَلِّي فَإِنْ خَرَجَ الْكُرْسُفُ مُنْغَمِساً بِالدَّمِ فَهُوَ مِنَ الطَّمْثِ تَقْعُدُ عَنِ الصَّلاَةِ أَيَّامَ الْحَيْضِ.

۞ زیادہ بن سوقہ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی باکرہ بیوی یا کنیز سے ہمبستری کی اور اسے خون چھوٹ گیا جو دن بھر بند نہیں ہوا تو وہ نماز کا کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کچھ کپاس لے کر اپنی اندام نہانی میں رکھے اور کچھ دیر کے بعد نکال کر دیکھے پس اگر اس پر طوق دار خون لگا ہوا ہے تو وہ خون بکارت ہے لہٰذا غسل (جنابت) کرے اور (اندر) کپاس رکھ کر نماز پڑھے اور اگر کپاس خون میں ڈوبی ہوئی ہو تو وہ خون حیض ہے لہٰذا ایام حیض میں نماز نہ پڑھے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۰۱ح ۱۲۵۵؛من لایحضرہٗ الفقیہ :۲/۱۴۵ح ۴۲۰؛ وسائل الشیعہ :۲/۳۷۸ح ۲۴۰۵؛ الکافی: ۴/۱۳۵ح ۵؛ الوافی:۱۱/۳۲۶؛ ھدایۃ الامہ:۴/۲۳۳

[2] ملاذ الاخیار:۳/۱۵۴؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۶۶؛ شرح العروۃ:۷/۲۵۱؛ روضۃ المتقین :۳/۴۰۶؛ لوامع صاحبقرانی:۶/۵۳۴؛موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۲۵۱؛ سندالعروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۳/۳۴۸؛انوارالفقاھۃ:۱/۲۳۶؛ دراسات فقہیہ:۵۵؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصوم):۲۶:۳؛ مصباح الہدیٰ:۴/۵۰۳؛ فقہ الصادقؑ :۲/۲۹۷؛ دروس تمہیدیہ:۱/۴۷؛الحدائق الناضرۃ:۳/۲۱۹؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۴۶۴؛ مصابیح الظلام:۱/۱۳۹؛ موسوعہ البرغانی:۱/۳۹۹؛المناظر الناضرۃ:۵/۴۶۵

[3] الکافی: ۳/۹۴ح ۲؛تہذیب الاحکام:۱/۱۵۲ح ۴۳۲؛وسائل الشیعہ :۲/۲۷۳ح ۲۱۳۰؛الوافی:۶/۴۴۹؛المحاسن ۲/۳۰۷؛بحارالانوار:۷۸/۱۰۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{297} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ امْرَأَةٌ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ فَلاَ تَدْرِي حَيْضٌ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ حَارٌّ عَبِيطٌ أَسْوَدُ لَهُ دَفْعٌ وَ حَرَارَةٌ وَ دَمَ الاِسْتِحَاضَةِ أَصْفَرُ بَارِدٌ فَإِذَا كَانَ لِلدَّمِ حَرَارَةٌ وَ دَفْعٌ وَ سَوَادٌ فَلْتَدَعِ الصَّلاَةَ قَالَ فَخَرَجَتْ وَ هِيَ تَقُولُ وَ اللَّهِ أَنْ لَوْ كَانَ امْرَأَةً مَا زَادَ عَلَى هَذَا.

۞ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ ایک بار ایک عورت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت کو خون آتا ہے اور لگا تار آتا رہتا ہے اور اسے پتہ نہیں چلتا کہ یہ خون حیض ہے یا کوئی اور خون ہے تو (وہ کیسے پہچان کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خون حیض (عموماً) گرم ہوتا ہے، گاڑھا ہوتا ہے اور سیاہی مائل ہوتا ہے اور پھر ٹپک کر اور سوزش کے ساتھ نکلتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون زردی مائل ہوتا ہے اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ وہ عورت یہ کہتی ہوئی باہر نکلی کی اگر وہ (امام علیہ السلام) عورت بھی ہوتے تو اس سے زیادہ واضح جواب نہ دیتے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4]

{298} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ فِي أَيَّامِهَا فَقَالَ لاَ تُصَلِّي حَتَّى تَنْقَضِيَ أَيَّامُهَا وَ إِنْ رَأَتِ الصُّفْرَةَ فِي غَيْرِ أَيَّامِهَا تَوَضَّأَتْ وَ صَلَّتْ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت اپنے ایام حیض میں خون کی

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۳۴؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۷۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۱۷۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۶۴؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۱۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۳۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/ ۲۳۴؛ شرح العروۃ: ۵/ ۶۰؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۳۸؛ مقالات کنگرہ: ۱/ ۲۲۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۹۷؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۱۴۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۵۴؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۱۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۱۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/ ۱۶؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۵/ ۱۹۳

[2] الکافی: ۳/ ۹۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۵۱ ح ۴۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۷۵ ح ۲۱۳۳؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۳۳؛ الوافی: ۶/ ۴۴۰

[3] کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/ ۴۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۱۶۹؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۷؛ مصباح المنہاج: ۴/ ۳۱۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۶۹؛ المناظر الناضرۃ: ۵/ ۱۷۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۷؛ الدر الباھر: ۲۲۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۱۲۰؛ جواھر الکلام: ۳/ ۱۳۷؛ المعالم الماثورۃ: ۵/ ۲۶۱؛ التعلیقہ علی ریاض: ۱۶۸؛ دراسات فقہیہ: ۵۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۵۴؛ شرح العروۃ: ۵/ ۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۲۳۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/ ۵۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۳۹؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۴۶۱

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۲۹؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۸؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۲۰۹؛ المہذب البارع: ۱/ ۱۶۲؛ منتھی المطلب: ۲/ ۲۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۶؛ المعالم الماثورۃ: ۶/ ۲۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۶۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/ ۴؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۴۷؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۸۳

رنگت میں پیلا پن دیکھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اس کے ایام ختم نہ ہو جائیں تب تک نماز نہ پڑھے اور جب اپنے مقررہ ایام کے علاوہ پیلا پن دیکھے تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{299} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلْمَرْأَةِ تَرَى اَلصُّفْرَةَ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَبْلَ اَلْحَيْضِ بِيَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ اَلْحَيْضِ وَ إِنْ كَانَ بَعْدَ اَلْحَيْضِ بِيَوْمَيْنِ فَلَيْسَ مِنَ اَلْحَيْضِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی عورت خون میں پیلا پن دیکھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: اگر (اپنے مقررہ) ایام حیض سے دو دن پہلے دیکھے تو اسے بھی حیض سمجھے (کیونکہ عادت ایک دو دن مقدم ہو سکتی ہے) اور اگر حیض کے دو دن بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن یا موثق ہے۔[4]

{300} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ اَلصَّحَّافِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ أُمَّ وَلَدِي تَرَى اَلدَّمَ وَ هِيَ حَامِلٌ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا رَأَتِ اَلْحَامِلُ اَلدَّمَ بَعْدَ مَا يَمْضِي عِشْرُونَ يَوْماً مِنَ اَلْوَقْتِ اَلَّذِي كَانَتْ تَرَى فِيهِ اَلدَّمَ مِنَ اَلشَّهْرِ اَلَّذِي كَانَتْ تَقْعُدُ فِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ مِنَ اَلرَّحِمِ وَ لاَ مِنَ اَلطَّمْثِ فَلْتَتَوَضَّأْ وَ تَحْتَشِي بِكُرْسُفٍ وَ تُصَلِّي وَ إِذَا رَأَتِ اَلْحَامِلُ اَلدَّمَ قَبْلَ اَلْوَقْتِ اَلَّذِي كَانَتْ تَرَى فِيهِ اَلدَّمَ بِقَلِيلٍ أَوْ فِي اَلْوَقْتِ مِنْ ذَلِكَ اَلشَّهْرِ فَإِنَّهُ مِنَ

---

[1] اکافی: ۳/۸۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۶ ح ۱۲۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۸ ح ۲۱۳۶؛ الوافی: ۶/۴۴۲

[2] کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۷۹؛ منتھی المطلب: ۲/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲۵؛ مصباح المنھاج: ۴/۱۵۸؛ سند العروۃ: ۴/۲۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۱۰۱؛ شرح العروۃ: ۷/ ۲۰۳؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۲۰۳؛ نہایۃ الاحکام: ۱/ ۱۴۵؛ العمل الابقیٰ: ۲/ ۳۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۲۵۶؛ جواھر الکلام: ۳/۱۷۸؛ دروس تمھیدیہ: ۱/۱۷؛ الدر الباھر: ۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۷/۱۴؛ الرسائل الفقھیہ: ۲۸۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۵۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۷۴؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۱۰۰؛ الحبل المتین: ۱/۲۱۴؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۴۸

[3] الکافی: ۳/۸۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۶ ح ۱۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۹ ح ۲۱۳۷؛ الوافی: ۲/۴۴۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱ ح ۱۹۶

[4] فقہ الصادقؑ: ۲/۲۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۵۷؛ العمل الابقیٰ: ۲/۴۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۴۳؛ منتھی المطلب: ۲/۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۱۱۳؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۴/۱۵۸؛ شرح العروۃ: ۵/۱۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۴۵۶؛ دروس تمھیدیہ: ۱/۱۷؛ جواھر الکلام: ۳/۱۷۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۱۷۹؛ مھذب الاحکام: ۳/۱۶۷؛ روضۃ المتقین: ۱/۲۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۶۲۸

اَلْحَيْضَةِ فَلْتُمْسِكْ عَنِ اَلصَّلاَةِ عَدَدَ أَيَّامِهَا اَلَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ فِي حَيْضِهَا فَإِنِ اِنْقَطَعَ عَنْهَا اَلدَّمُ قَبْلَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ اَلْحَدِيثَ.

✪ حسین بن نعیم الصحاف سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک ام ولد کنیز ہے جو حاملہ ہے اور خون دیکھتی ہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (حمل سے پہلے مہینہ کے) جن دنوں میں اسے حیض آیا کرتا تھا اگر اس تاریخ میں بیس دن بعد دیکھے تو یہ خون نہ رحم سے آتا ہے اور نہ ہی خون حیض ہوتا ہے بس اسے چاہیے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرے، اندام نہانی میں کپاس رکھے اور نماز پڑھے اور اگر اس تاریخ سے کچھ پہلے یا اس تاریخ میں خون دیکھے جس تاریخ میں (حمل سے) پہلے دیکھتی تھی تو وہ خون حیض سمجھا جائے گا لہٰذا وہ اپنی عادت کے ایام میں نماز نہ پڑھے اور اگر اس سے پہلے خون بند ہوجائے تو پھر غسل کر کے نماز پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{301} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَقَلُّ مَا يَكُونُ اَلْحَيْضُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ عَشَرَةُ أَيَّامٍ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حیض کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{302} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ اَلْقُرْءُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ أَقَلُّ مَا يَكُونُ عَشَرَةٌ مِنْ حِينِ تَطْهُرُ

---

[1] الکافی: ۳/۹۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۸ ح ۴۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۰ ح ۲۲۷۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۲؛ الاستبصار: ۱/۱۴۰ ح ۴۸۲؛ الوافی: ۲/۴۶۳

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۷؛ سند العروۃ: ۴/۲۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۹۲؛ ریاض المسائل: ۱/۲۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۲۱؛ المعالم الماثورۃ: ۵/۲۵۴؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۲۸۴؛ العمل الابقیٰ: ۲/۳۸۵؛ کنز الفوائد عربی: ۱/۶۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۸۷؛ مسباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۱۶۰؛ غنائم الایام: ۱/۲۴۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۹۵؛ المحاسن النفسانیہ: ۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۵۱۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۴۶

[3] الکافی: ۳/۷۵ ح ۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۱ ح ۱۲۶۴؛ فقہ الرضاؑ: ۱۹۱؛ بحار الانوار: ۷۸/۹۱؛ الوافی: ۶/۴۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۹۳ ح ۲۱۶۶؛ ہدایۃ الامہ: ۱/۱۹۴؛ المعتبر: ۱/۲۱۶

[4] شرح العروۃ: ۷/۱۱۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۴۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۱؛ مصباح المنہاج: ۴/۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۸ و ۱۸۷؛ الدلیل الفقہی: ۱۵۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۵۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۴۳۵؛ دراسات فقہیہ: ۵۵؛ العمل الابقیٰ: ۲/۳۹۲؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۵۱؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۲۳۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۳

إِلَى أَنْ تَرَى اَلدَّمَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: طہر (کا عرصہ) دس دن سے کم نہیں ہوسکتا البتہ زیادہ ہوسکتا ہے۔عورت کے (حیض سے) پاک ہونے سے دوبارہ خون دیکھنے کی کم ترین مدت دس دن ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{303} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا رَأَتِ اَلْمَرْأَةُ اَلدَّمَ قَبْلَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهُوَ مِنَ اَلْحَيْضَةِ اَلْأُولَى وَ إِنْ كَانَ بَعْدَ اَلْعَشَرَةِ فَهُوَ مِنَ اَلْحَيْضَةِ اَلْمُسْتَقْبَلَةِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی عورت (پہلے حیض کے بعد) دس دن کے اندر اندر خون دیکھے تو وہ پہلے حیض کا حصہ سمجھا جائے گا اور اگر دس دن کے بعد آئے تو وہ آنے والے (دوسرے) حیض کا حصہ سمجھا جائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{304} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ اَلْمَرْأَةُ خَمْسِينَ سَنَةً لَمْ تَرَ حُمْرَةً إِلاَّ أَنْ تَكُونَ اِمْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت پچاس سال کو پہنچ جائے تو پھر سرخی (خون حیض) نہیں دیکھتی مگر یہ کہ وہ قوم قریش سے تعلق رکھتی ہو۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۷۶ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۹۷ح ۲۱۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۷ح ۴۵۱؛ الاستبصار: ۱/۱۳۱ح ۴۵۲؛ الوافی: ۶/۴۳۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۴؛ مصباح الفقیہ: ۴/۵۰؛ منتھی المطلب: ۲/۲۹۰؛ مصباح المھاج: ۴/۱۲۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۴۷؛ سند العروۃ: ۴/۲۵۶ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۶۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۰۴؛ کشف اللثام: ۲/۱۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۹۰؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۴۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۶۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱۷۴؛ مدارک العروۃ: ۵/۵۱۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۲۷۹؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/۴۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۱۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۴؛ العمل الابقیٰ: ۲/۳۹۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۲۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۹ح ۴۵۴؛ الاستبصار: ۱/۱۳۰ح ۴۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۹۸ح ۲۱۸۲؛ الکافی: ۳/۷۷ح ۱؛ الوافی: ۶/۴۳۷

[4] تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۱۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۰۵؛ سند العروۃ: ۴/۲۶۹؛ ماورا الفقہ: ۱/۱۶۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲۰؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۷؛ العمل الابقیٰ: ۲/۴۱۲؛ جواھر الکلام: ۲/۱۶۶؛ وسائل العباد: ۱/۲۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۸۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۴۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۶۱؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۲۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۹۳؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۱/۱۰۱؛ ماوراْ الفقہ: ۱/۲۰۱؛ الدر الباھر: ۲۲۹

[5] الکافی: ۳/۱۰۷ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۷ح ۱۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۵ح ۲۲۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۱۴ح ۴۸۰۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۸۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1] کیونکہ ابن ابی عمیر کی مراسیل صحاح میں شامل ہے۔

{305} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ أَبِي اَلْخَطَّابِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ فِي حَدِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: ثَلاَثٌ يَتَزَوَّجْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَلَّتِي قَدْ يَئِسَتْ مِنَ اَلْمَحِيضِ وَ مِثْلُهَا لاَ تَحِيضُ قُلْتُ وَ مَتَى تَكُونُ كَذَلِكَ قَالَ إِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ يَئِسَتْ مِنَ اَلْمَحِيضِ وَ مِثْلُهَا لاَ تَحِيضُ.

❁ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین (مطلقہ) ایسی ہیں جو ہر حال میں (دوسرا) نکاح کرسکتی ہیں (یعنی بغیر عدت کے): وہ عورت جو حیض سے مایوس ہوچکی ہو اور اس جیسی کو حیض نہیں آتا۔

میں نے عرض کیا: ایسا کب (اور کس عمر میں) ہوتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ ساٹھ سال کی ہوجائے تو حیض سے مایوس ہوجاتی ہے اور اس جیسی کو حیض نہیں آتا ہے[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[3]

قول مؤلف:

یعنی پچاس سال عام عورت کے لئے اور ساٹھ سال قریشی عورت کے لئے ہوں گے جیسا کہ اکثریت نے اسی پر محمول کیا ہے لیکن قریشی عورت کی بجائے سیدزادی کا حکم لگایا ہے کہ سیدزادی ساٹھ سال میں یائسہ ہوتی ہے جبکہ دوسری عورتیں پچاس سال میں[4]۔ البتہ آقا یعسوب الدین رستگار نے سید قریشیہ کے لئے یہ حکم لگایا ہے۔[5] (واللہ اعلم)

{306} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعِيصِ بْنِ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۴۴؛ المقتصر فی شرح المختصر: ۱/۲۸۳؛ مسالک الافہام: ۹/۲۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/۵۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۱۸؛ منتھی المطلب: ۲/۲۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۶۲؛ روضۃ المتقین: ۱/۲۵۳؛ جامع المقاصد: ۱/۲۸۵؛ روض الجنان: ۱/۱۷۶؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۹۹؛ مسالک الافہام: ۱/۵۸

[2] تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۹ح ۱۸۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۳ح ۲۳۴۴؛ الوافی: ۲۳/۱۱۷۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۱۰؛ العمل الابقیٰ: ۲/۳۸۰؛ سند العروۃ: ۴/۲۲۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۱۶۲؛ مسالک الافہام: ۹/۲۳۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱۳۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۶۶؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۷۳؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۱/۱۹۱

[4] توضیح المسائل آقا لنکرانی: ۱۰۱ فتوی ۴۳۶؛ ایضاً آقا خمینی: ۶۰ فتویٰ ۴۳۴؛ ایضاً: آقا بشیر: ۱۲۰ف ۴۳۵؛ ایضاً: آقا محمد رضا گلپایگانی: ۶۱ف ۴۴۱؛ ایضاً: آقا صادق شیرازی: ۱۳۱ف ۴۸۴

[5] توضیح المسائل (فارسی): ۱/۱۳۲ف ۶۴۳

اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اِمْرَأَةٍ ذَهَبَ طَمْثُهَا سِنِينَ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ تَتْرُكُ اَلصَّلاَةَ حَتَّى تَطْهُرَ.

❁ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ہے جسے کئی سال تک حیض نہیں آتا اور پھر اچانک آجائے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پاک ہوجانے تک نماز ترک کردے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{307} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَشْتَرِي اَلْجَارِيَةَ فَرُبَّمَا اِحْتَبَسَ طَمْثُهَا مِنْ فَسَادِ دَمٍ أَوْ رِيحٍ فِي رَحِمٍ فَتُسْقَى دَوَاءً لِذَلِكَ فَتَطْمَثُ مِنْ يَوْمِهَا أَ فَيَجُوزُ لِي ذَلِكَ وَ أَنَا لاَ أَدْرِي مِنْ حَبَلٍ هُوَ أَوْ غَيْرِهِ فَقَالَ لِي لاَ تَفْعَلْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِنَّمَا اِرْتَفَعَ طَمْثُهَا مِنْهَا شَهْراً وَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ حَبَلٍ إِنَّمَا كَانَ نُطْفَةً كَنُطْفَةِ اَلرَّجُلِ اَلَّذِي يَعْزِلُ فَقَالَ لِي إِنَّ اَلنُّطْفَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي اَلرَّحِمِ تَصِيرُ إِلَى عَلَقَةٍ ثُمَّ إِلَى مُضْغَةٍ ثُمَّ إِلَى مَا شَاءَ اَللّٰهُ وَ إِنَّ اَلنُّطْفَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي غَيْرِ اَلرَّحِمِ لَمْ يُخْلَقْ مِنْهَا شَيْءٌ فَلاَ تَسْقِهَا دَوَاءً إِذَا اِرْتَفَعَ طَمْثُهَا شَهْراً وَ جَازَ وَقْتُهَا اَلَّذِي كَانَتْ تَطْمَثُ فِيهِ.

❁ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک کنیز خریدتا ہوں اور بعض اوقات خون کی خرابی یا رحم میں ہوا کے ٹھہر جانے کی وجہ سے اسے حیض نہیں آتا ہے تو اسے دوا پلائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے اسی دن خون آنا شروع ہوجاتا ہے تو کیا اسے اس قسم کی دوائی پلانا جائز ہے جبکہ یہ معلوم نہیں ہے کہ بندش حمل کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔

میں نے عرض کیا: اس کی بندش کو صرف ایک ماہ ہوا ہے اور اگر حمل ٹھہر بھی گیا تو وہ تو ہنوز نطفہ کی مانند ہے جس کا عزل جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب نطفہ رحم میں ٹھہر جائے تو اس سے علقہ (خون منجمد) بنتا ہے اور علقہ سے مضغہ (لوتھڑا) اور لوتھڑے سے وہ کچھ بنتا ہے جو خدا چاہتا ہے اور یہی نطفہ جب رحم نہ کرے تو اس سے کوئی جنس بھی پیدا نہیں ہوتی۔ پس جب عورت کا خون ایک ماہ تک بند ہوجائے اور وہ دن گزر جائیں جن میں اسے حیض آتا تھا تو اسے (خون آور) دوا نہ پلاؤ۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۷ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۷ح۱۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۷ح۲۳۰۳؛ الوافی: ۶/۴۴۳

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۸؛ سند العروۃ: ۴/۳۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۴۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۱۸۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۶۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۴؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ: ۱/۱۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۳۵۴

[3] الکافی: ۳/۱۰۸ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۸ح۲۳۰۵؛ الوافی: ۲۳/۱۲۷۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۹۹ح۱۹۹ (مع اختلاف)

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{308} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى اَلنَّخَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قُلْتُ أَشْتَرِي اَلْجَارِيَةَ فَتَمْكُثُ عِنْدِي اَلْأَشْهُرَ لاَ تَطْمَثُ وَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ وَ أُرِيهَا اَلنِّسَاءَ فَيَقُلْنَ لِي لَيْسَ بِهَا حَبَلٌ فَلِي أَنْ أَنْكِحَهَا فِي فَرْجِهَا فَقَالَ إِنَّ اَلطَّمْثَ قَدْ تَحْبِسُهُ اَلرِّيحُ مِنْ غَيْرِ حَبَلٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَمَسَّهَا فِي اَلْفَرْجِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ بِهَا حَبَلٌ فَمَا لِي مِنْهَا قَالَ إِنْ أَرَدْتَ فِيمَا دُونَ اَلْفَرْجِ.

۞ رفاعہ بن موسیٰ نحاس سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی ہے جو چند ماہ سے میرے پاس ہے مگر اسے حیض نہیں آتا اور یہ کبرسنی کی وجہ سے بھی نہیں۔ میں نے (ماہر) عورتوں سے اس کا معائنہ کرایا ہے وہ کہتی ہیں کہ اسے حمل بھی نہیں ہے تو کیا میں اس سے مقاربت کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کبھی حمل کے بغیر بھی (کثرت) ریاح کی وجہ سے حیض آنا بند ہو جاتا ہے لہٰذا اس سے مقاربت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر اسے حمل ہو تو پھر میرے لئے کیا روا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اندام نہانی میں مباشرت کے سوا باقی تمعتات روا ہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

حائض کے احکام:

{309} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ وَاقَعَ اِمْرَأَتَهُ وَ هِيَ طَامِثٌ قَالَ لاَ يَلْتَمِسُ فِعْلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَهَى اَللَّهُ أَنْ يَقْرَبَهَا قُلْتُ فَإِنْ فَعَلَ أَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ قَالَ لاَ أَعْلَمُ فِيهِ شَيْئاً يَسْتَغْفِرُ اَللَّهَ تَعَالَى

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص حیض کی حالت میں اپنی زوجہ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۵؛ منتھی المطلب: ۲/۴۰۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۹۵؛ کتاب نکاح شبیری: ۴/۱۳۶۰؛ مسائل طبیہ: ۱/۵۹؛ مقالات حسینی حائری: ۱۱۳؛ کلمات سدیدۃ: ۱۴۸؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۱۳۶؛ منہاج الصالحین فیاض: ۳/۴۳۹

[2] الکافی: ۳/۱۰۸ ح ۱ و ۵/۴۷۵ ح ۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۸ ح ۱۸۷۸ و ۸/۱۷۷ ح ۶۲۲؛ الاستبصار: ۳/۳۶۴ ح ۱۳۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۹ ح ۲۳۰۶ و ۲۱/۸۶ ح ۲۶۵۹۴؛ الوافی: ۲۳/۱۲۷۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۹۴ ح ۱۹۹

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۲۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۱۳؛ مصباح المنھاج (التجارۃ): ۴/۴۶۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۴۴۹؛ مفتاح الکرامہ: ۴/۳۶۲؛ جامع المدارک: ۳/۳۰۱؛ مقابس الانوار: ۲۰۹؛ مجمع الفائدۃ: ۸/۲۷۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴/۴۴۸

سے مباشرت کرے تو (کیا حکم ہے)؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خدا نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔
میں نے عرض کیا: اگر کوئی ایسا کرے تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس کے (وجوب) کے متعلق کچھ نہیں جانتا (یعنی واجب نہیں ہے) اسے صرف خدا سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{310} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَتَهُ وَ هِيَ طَامِثٌ قَالَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ عَلَيْهِ نِصْفُ دِينَارٍ أَوْ دِينَارٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ.

۞ عبدالملک بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز سے اس حالت میں مباشرت کرتا ہے جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے رب سے مغفرت طلب کرے۔
عبدالملک کہتا ہے کہ (میں نے عرض کیا) لوگ کہتے ہیں کہ اس پر دینار یا نصف دینار (کفارہ واجب) ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: دس مسکینوں پر صدقہ کر دے (یعنی ان کو کھانا وغیرہ کھلا دے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق یا حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۴ ح ۴۷۲؛ الاستبصار: ۱/۱۳۴ ح ۴۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۹ ح ۲۲۷۴؛ الوافی: ۲۲/۵۴۷

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۹۳؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/۳۸۸؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۰۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۳۳؛ العمل الابقیٰ: ۲/۴۴۶؛ شرح العروۃ: ۷/۳۱۷؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۵۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۰۷؛ جواہر الکلام: ۳/۲۳۱؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۶۶؛ کشف الاسرار: ۳/۲۸۶ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۶۶؛ روض الجنان: ۷۷؛ ایضاح الفوائد: ۱/۵۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۸۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۱۷؛ نہایۃ المرام: ۲/۱۹۵؛ کتاب النکاح شبیری: ۲/۲۶۰؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۲۵۱؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۲۴۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۵۲؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۳۰؛ منتھی المطلب: ۲/۳۸۶؛ التنقیح الرائی: ۱/۱۰۹؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۱/۴۹۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۴ ح ۴۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۷ ح ۲۲۶۸؛ الوافی: ۲۲/۵۴۷؛ الاستبصار: ۱/۱۳۳ ح ۴۵۸؛ بحار الانوار: ۸۷/۱۱۷

[4] مصابیح الظلام: ۱/۲۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۲؛ بحار الانوار: ۸۷/۱۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۲۷۸؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۵۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۷۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۱۸؛ شرح العروۃ: ۵/۳۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۶۶

قول مؤلف:

یعنی کفارہ واجب تو نہیں ہے لیکن اگر دے تو افضل ہے اور کفارے کی مقدار احادیث میں مختلف نقل ہوئی ہے جس پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہ ہوگا (واللہ اعلم)

{311} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا قَالَ تَتَّزِرُ بِإِزَارٍ إِلَى اَلرُّكْبَتَيْنِ وَ تُخْرِجُ سُرَّتَهَا ثُمَّ لَهُ مَا فَوْقَ اَلْإِزَارِ .

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائضہ عورت کے مرد کے لئے اپنی بیوی سے کون سے لذت اٹھانا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت گھٹنوں تک کپڑا باندھ لے گی اور اس کی ناف بھی ظاہر ہوگی پھر جو کپڑے کے اوپر ہے اس سے لذت اٹھا سکتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{312} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَأْتِي اَلْمَرْأَةَ فِيمَا دُونَ اَلْفَرْجِ وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا اِجْتَنَبَ ذَلِكَ اَلْمَوْضِعَ .

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ اندام نہانی کے علاوہ صحبت کی تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مذکورہ مقام (یعنی اندام نہانی) سے اجتناب کیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح، حسن یا موثق ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۹۹ح ۲۰۴؛الاستبصار:۱/۱۲۹ح ۴۴۲؛وسائل الشیعہ :۲/۳۲۳ح ۲۲۵۷؛تفسیر البرہان:۱/۴۶۲؛تہذیب الاحکام:۱/۱۵۴ح ۴۳۹

[2] مصباح الفقیہ :۴/۱۴۷؛مصباح المنہاج:۵/۲۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۱۳۱؛فقہ الصادقؑ :۲/۳۲۹؛مدارک الاحکام:۱/۳۵۲؛مشرق الشمسین :۱/۲۵۰؛ لوامع صاحبقرانی:۱/۶۶۳؛ کشف اللثام :۲/۱۱۴؛ مدارک العروۃ:۳/۴۰۲؛ مستمسک العروۃ:۳/۳۱۹؛مفاتیح الشرائع:۲/۱۶۱؛المحجۃ البیضاء:۳/۱۱۳؛ العمل الابقی:۲/۴۴۹؛ رسائل آل طوق:۳/۵۱۸؛ الرسائل الفقہیہ :۲/۱۴۲؛ الزبدۃ الفقہیہ :۱/۲۱۷؛ موسوعہ الامام الخوئی:۷/۳۶۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱۳/۴۰۹؛مصابیح الظلام:۱/۲۰۲؛مستند الشیعہ :۲/۴۸۴؛ریاض المسائل:۱/۳۰۶

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۵۴ح ۴۳۸؛الاستبصار:۱/۱۲۹ح ۴۳۹؛وسائل الشیعہ :۲/۳۲۲ح ۲۲۵۳؛الوافی:۲۲/۳۶۷

[4] مصباح المنہاج:۵/۲۲؛ملاذ الاخیار:۲/۱۸؛مدارک العروۃ:۳/۴۰۲؛ کتاب نکاح شبیری:۴۰/۱۲۳۰؛فقہ الصادقؑ :۲/۱۴۶؛کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۱۳۰؛ کشف الاسرار:۳/۲۶۲؛العمل الابقی:۲/۴۴۲؛مستمسک العروۃ:۳/۳۱۹؛ مہذب الاحکام:۳/۲۲۶؛بغیۃ الہدٰۃ:۱/۴۹۴؛ مصباح الفقیہ :۴/۱۴۶؛ شرح العروۃ:۵/۳۱۲؛المناظر الناضرۃ:۶/۱۱۴

{313} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا لِلرَّجُلِ مِنَ اَلْحَائِضِ قَالَ مَا بَيْنَ أَلْيَتَيْهَا وَ لاَ يُوقِبُ.

۞ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائضہ عورت کا مرد کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو کولہوں کے درمیان (سے لذت اٹھالے) مگر دخول نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{314} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا دَمُ اَلْحَيْضِ فِي آخِرِ أَيَّامِهَا قَالَ إِذَا أَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَأْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ فَرْجَهَا ثُمَّ يَمَسُّهَا إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جب کسی عورت کا خون حیض آنا بند ہوجائے تو کیا اس کا شوہر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب شوہر پر شہوت کا غلبہ ہو تو عورت کو حکم دے کہ وہ شرمگاہ کو دھولے تو غسل سے پہلے اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{315} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۵۵ح ۴۴۳؛الاستبصار:۱/۱۲۹ح ۴۴۰؛وسائل الشیعہ :۲/۳۲۲ح ۲۲۵۵؛تفسیر البرہان:۱/۴۶۲؛الوافی:۲۲/۷۳۷

[2] ملاذ الاخیار :۲/۲۰؛ مدارک الاحکام:۱/۳۵۲؛ مشرق الشمسین :۱/۲۴۹؛ مصباح المنہاج:۵/۲۱؛ مصباح الفقیہ :۴/۱۴۵؛ کشف الاسرار:۳/۲۶۳؛ مسالک الافہام:۱/۹۳؛ مفاتیح الشرائع:۲/۲۸۴؛ مستند الشیعہ :۲/۴۸۴؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۲۷؛ رسائل آل طوق:۳/۵۱۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۲۲۷؛ جامع المدارک:۱/۱۰۴؛ موسوعہ البرغانی:۱/۴۲۰؛ المناظر الناضرۃ:۶/۱۱۴؛ فقہ الصادقؑ :۲/۱۴۷؛ منتھی المطلب:۲/۳۶۳؛ رسائل الشیخ بہاؑ الدین:۳۱۸؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۲۶۳؛ انوار الفقاھۃ :۱/۲۵۰؛ مصابیح الظلام:۱/۲۰۱؛ ریاض المسائل:۱/۳۰۷

[3] الکافی :۵ /۵۳۹ح۱؛ تہذیب الاحکام:۷ /۴۸۶ح ۱۹۵۲؛ الاستبصار:۱ /۱۳۵ح ۴۶۴؛ تفسیر البرہان:۱ /۴۶۲؛ تہذیب الاحکام:۱ /۱۶۶ح ۴۷۵؛ الوافی:۲۲/۷۳۹؛ وسائل الشیعہ :۲/۳۲۴ح ۲۲۶۰

[4] مراۃ العقول:۲۰/۳۸۲؛ مدارک الاحکام:۱/۳۳۸؛ مستمسک العروۃ:۳/۳۵۱؛ ملاذ الاخیار:۱۲/۵۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۵/۲۷؛ مہذب الاحکام:۳/۲۵۰؛ کتاب نکاح شبیری:۴/۱۲۲۴؛ مستند الشیعہ :۲/۴۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۲۶۳؛ کشف اللثام:۲/۱۳۱؛ شرح العروۃ:۵/۳۶۸؛ بغیۃ الہدٰۃ:۱/۴۹۸؛ وسائل العباد:۱/۲۹۳؛ جامع المدارک:۱/۱۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۶/۳۱۰؛ آیات الاحکام:۶۷؛ ریاض المسائل:۱/۳۰۹؛ جواھر الکلام:۳/۲۰۶؛ الدر المنثور:۱/۲۵۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی:۲/۲۲۴؛ مشرق الشمسین :۲۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ :۱/۲۲۲؛ فقہ الصادقؑ :۲/۱۵۴؛ دروس تمہیدیہ:۱/۵۷؛ الدر الباھر:۲۳۲؛ مصباح الہدیٰ:۵/۱۰۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۴/۳۹۴؛ الرسائل الفشارکیہ:۲۹۱

جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ كَيْفَ صَارَتِ اَلْحَائِضُ تَأْخُذُ مَا فِي اَلْمَسْجِدِ وَ لاَ تَضَعُ فِيهِ فَقَالَ لِأَنَّ اَلْحَائِضَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَضَعَ مَا فِي يَدِهَا فِي غَيْرِهِ وَ لاَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَأْخُذَ مَا فِيهِ إِلاَّ مِنْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت مسجد سے کوئی چیز اٹھا توسکتی ہے مگر اس میں کچھ رکھ نہیں سکتی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ حائض کے ہاتھ میں ہے وہ اسے مسجد کے سوا کسی اور جگہ بھی تو رکھ سکتی ہے مگر جو کچھ مسجد میں رکھا ہے وہ اسے مسجد کے سوا کسی اور جگہ سے اٹھا تو نہیں سکتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{316} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلطَّامِثِ تَسْمَعُ اَلسَّجْدَةَ قَالَ إِنْ كَانَتْ مِنَ اَلْعَزَائِمِ فَلْتَسْجُدْ إِذَا سَمِعَتْهَا.

۞ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حائض کے متعلق سوال کیا کہ اگر وہ سجدہ کو سنے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ عزائم میں سے سنے تو سنتے ہی سجدہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{317} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْحَائِضِ هَلْ تَقْرَأُ اَلْقُرْآنَ وَ تَسْجُدُ سَجْدَةً إِذَا سَمِعَتِ اَلسَّجْدَةَ قَالَ تَقْرَأُ وَ لاَ تَسْجُدُ.

۞ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض قرآن پڑھ سکتی ہے اور اگر سجدہ کو سنے تو سجدہ کرسکتی ہے؟

---

[1] الکافی: ۱۰۶/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۹۷/۱ ح ۱۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۰۷ ح ۲/۴۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴۱۳/۳؛ الوافی: ۴۸۸/۶

[2] مراۃ العقول: ۲۵۲/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۴/۳؛ معتصم الشیعہ: ۳۹۶/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۷۰/۱؛ الحبل المتین: ۲۲۰/۱؛ رسائل الشیخ بہاً الدین: ۴۹؛ مدارک الاحکام: ۳۴۶/۱؛ منتھی المطلب: ۳۵۳/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۴۰۷/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۸۹/۱

[3] الکافی: ۱۰۶/۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱۲۹/۱ ح ۳۵۳؛ الاستبصار: ۱۱۵/۱ ح ۳۸۵؛ عوالی اللئالی: ۳۴/۳؛ الوافی: ۴۸۷/۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۰ ح ۲۳۰۸

[4] مراۃ العقول: ۲۵۱/۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۹۸/۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۱۴/۱؛ تحفۃ الابرار: ۲۸۴/۲؛ مدارک الاحکام: ۳۴۸/۱؛ منتھی المطلب: ۳۸۱/۲؛ شرح العروۃ: ۱۸۸/۱۵؛ جواہر الکلام: ۲۲۴/۳؛ عوالی اللئالی: ۳۴/۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرآن تو پڑھ سکتی ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یہ سجدہ کرنے کی ممانعت ترک کے جواز پر محمول ہوگی اور سجدہ کرنے کا حکم استحباب پر محمول ہوگا یا یہ بھی ممکن ہے کہ سجدہ کرنے کا حکم عزائم سے مخصوص ہو اور ممانعت دوسری سورتوں سے مختص ہو جن میں مستحبی سجدے ہیں (واللہ اعلم)

{318} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَقْرَأُ الْحَائِضُ الْقُرْآنَ وَ النُّفَسَاءُ وَ الْجُنُبُ أَيْضاً.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حائض، نفساء اور جنب قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{319} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّعْوِيذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ قَالَ تَقْرَؤُهُ وَ تَكْتُبُهُ وَ لاَ تُصِيبُهُ يَدُهَا وَ رُوِيَ أَنَّهَا لاَ تَكْتُبُ الْقُرْآنَ.

❂ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض پر تعویز لٹکانا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے پڑھ بھی سکتی ہے اور لکھ بھی سکتی ہے البتہ اسے ہاتھ نہیں لگا سکتی۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۲ ح ۱۱۷۲؛ الاستبصار: ۱/۳۲۰ ح ۱۱۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۱ ح ۲۳۱۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴

[2] شرح العروۃ: ۱۵/۲۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۲۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۵۰۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۳۱۷؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/۳۷۹؛ الرسائل الفشارکیہ: ۳۲۸؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۲۴؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۳۷۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۵۴؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۳۸

[3] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۵ ح ۱۹۶۴؛ الوافی: ۶/۴۸۶

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۲۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۴۱۷؛ شرح العروۃ: ۵/۳۹۹

[5] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۲ ح ۲۳۱۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۵۳؛ الوافی: ۶/۴۸۸

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{320} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ طَامِثاً فَلاَ تَحِلُّ لَهَا الصَّلاَةُ وَ عَلَيْهَا أَنْ تَتَوَضَّأَ وُضُوءَ الصَّلاَةِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلاَةٍ ثُمَّ تَقْعُدَ فِي مَوْضِعٍ طَاهِرٍ وَ تَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تُسَبِّحَهُ وَ تُحَمِّدَهُ وَ تُهَلِّلَهُ كَمِقْدَارِ صَلاَتِهَا ثُمَّ تَفْرُغُ لِحَاجَتِهَا.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت ایام حیض میں ہو تو اس کے لئے نماز پڑھنا حلال نہیں ہے البتہ اس پر یہ (حکم) ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر کسی پاک جگہ پر بیٹھ جائے اور اپنی نماز کی مقدار کے برابر اللہ کا ذکر، اس کی تسبیح، اس کی تحمید اور اس کی تحلیل کرے پھر اپنے کام کاج میں مشغول ہو جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{321} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّلاَةَ ثُمَّ تَقْضِي الصَّوْمَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تَقْضِيَ الصَّلاَةَ وَ عَلَيْهَا أَنْ تَقْضِيَ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ كَانَتْ تَأْمُرُ بِذَلِكَ الْمُؤْمِنَاتِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض والی عورت نماز کی قضا کر کے پھر روزہ کی بھی قضا کرے گی؟

---

[1] شرح العروۃ:۷/۳۳۹؛ مصباح المنہاج:۳/۱۸۸؛ معتصم الشیعہ:۱/۲۶۲؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۴۱۷؛ المرشد الوجیز:۱/۱۸۹ مراۃ العقول:۱۳/۲۵۱؛ العمل الابقی:۲/۳۰۸؛ مدارک العروۃ:۳/۲۴۸؛ شرح العروۃ:۳/۴۹؛ مستند الشیعہ:۲/۲۱۸؛ مصابیح الاحکام:۲/۲۶۰؛ ینابیع الاحکام:۲/۸۵

[2] الکافی:۳/۱۰۱ح۴؛ تہذیب الاحکام:۱/۱۵۹ح۴۵۶؛ وسائل الشیعہ:۱/۳۸۶ح۱۰۱۹و۲/۳۴۵ح۲۳۲۳؛ الوافی:۳/۱۰۱

[3] التنقیح فی شرح:۵/۱۶؛ غنائم الایام:۱/۱۰۰؛ مستمسک العروۃ:۲/۲۹۵؛ الدرر الباھر:۱/۲۴۱؛ ریاض المسائل:۱/۲۹۰؛ شرح طہارۃ القواعد:۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲؛ مصباح الہدیٰ:۳/۱۷۲؛ دروس تمہیدیہ:۱/۴۷؛ مختلف الشیعہ:۱/۳۵۲؛ ینابیع الاحکام:۲/۱۲۱؛ الزبدۃ الفقہیہ:۱/۲۲۰؛ مستند الشیعہ:۲/۴۶۷؛ المناظر الناضرہ:۶/۵۲؛ موسوعہ البرغانی:۱/۴۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری:۳۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی:۵/۱۱؛ سند العروہ (الطہارۃ):۴/۴۱۱؛ لوامع الاحکام: ۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ:۲/۲۱۲؛ مصباح المنہاج:۵/۱۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/۲۵۱؛ مفتاح البصیرۃ:۵/۱۰۲؛ شرح العروۃ:۵/۱۱؛ معتصم الشیعہ:۱/۱۷؛ منتہی المطلب:۲/۳۸۳؛ مصابیح الظلام:۳/۱۵۲؛ مدارک الاحکام:۱/۳۶۲؛ مراۃ العقول:۱۳/۲۴۴؛ ملاذ الاخیار:۲/۳۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر نماز کی قضا نہیں ہے البتہ وہ ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا کرے گی۔

پھر امام علیہ السلام نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب بتول سلام اللہ علیہا[1] کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ مومن عورتوں کو یہ حکم دیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{322} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ الْيَسَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَخْتَضِبُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ سہل بن یسع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عورت حالت حیض میں ہوتی ہے تو کیا خضاب لگا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[5]

قول مؤلف:

کچھ احادیث میں اس سے منع کیا گیا تو ممکن ہے یہ ممانعت کراہت پر محمول ہو یا اختیار پر (واللہ اعلم)

{323} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ

---

[1] ممکن ہے یہاں فاطمہ سے مراد فاطمہ دختر حبیش ہو کیونکہ اسے کثرت سے حیض آتا تھا اور وہ اکثر سوال پوچھتی رہتی تھی لیکن عربی نسخہ میں فاطمہ سلام اللہ علیہا درج ہے اس لیے ہم نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہی لکھا ہے اور یہ بات بھی مضر نہیں ہے کیونکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو بے شک ایسا حکم دیا گیا ہو مگر وہ خود بتول ہیں اور ان کے لئے حیض آنا شرعاً ممنوع ہے جیسا کہ شیخ صدوق نے اپنی اسناد کے ساتھ امیر المومنینؑ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ بتول کا کیا مطلب ہے تو آپؐ نے فرمایا: بتول وہ عورت ہوتی ہے جو کبھی سرخی نہیں دیکھتی یعنی وہ حیض سے پاک ہوتی ہے اس لئے کہ حیض دختران انبیاء علیہم السلام کے لئے ناپسندیدہ بات ہے (دیکھئے: علل الشرائع: ۱/۱۸۱ باب ۱۴۴؛ معانی الاخبار: ۱/۶۴؛ دلائل الامامۃ: ۱۴۹؛ بحارالانوار: ۴۳/۱۵؛ عوالم العلوم: ۱۱/۸۰؛ کشف الغمہ: ۱/۴۶۴؛ روضۃ الواعظین: ۱/۱۴۹؛ المناقب: ۳/۳۳۰)

[2] الکافی: ۳/۱۰۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۰ ح ۴۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۷ ح ۲۳۲۸؛ الوافی: ۷/۴۲۳؛ عوالم العلوم: ۱۱/۲۷۰

[3] مصباح الہدیٰ: ۵/۱۹۴؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۳۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۴۲؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۵۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۹۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۴۷؛ دراسات فقہیہ: ۵۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۳۲۵؛ شرح مازندرانی: ۲/۸۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۸؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۸۹؛ الحبل المتین: ۱/۲۱۵؛ رسائل الشیخ بہاۓ الدین: ۳۲۴؛ منتھی المطلب: ۲/۳۷۱؛ العمل الابقی: ۲/۴۶۵

[4] الکافی: ۳/۱۰۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۲ ح ۵۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۵۲ ح ۲۳۴۲؛ الوافی: ۶/۴۸۹

[5] مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۹۷

عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَتَظُنُّ أَنَّهَا قَدْ حَاضَتْ قَالَ تُدْخِلُ يَدَهَا فَتَمَسُّ الْمَوْضِعَ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئاً انْصَرَفَتْ وَإِنْ لَمْ تَرَ شَيْئاً أَتَمَّتْ صَلاَتَهَا .

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اس عورت کے متعلق جو نماز پڑھ رہی ہو اور اسے ظن پیدا ہو کہ اسے خون حیض آ گیا ہے فرمایا وہ اپنے مقام خاص پر ہاتھ لگا کر دیکھے پس اگر کچھ نظر آئے تو نماز قطع کر دے اور اگر کوئی شے نظر نہ آئے تو نماز پر قائم رہے [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{324} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ الرَّجُلَ الْمَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتُنَاوِلُهُ الْخُمْرَةَ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض والی عورت مرد کو پانی پکڑوا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازواج حیض کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانی ڈالا کرتی تھیں اور ان کو سجدہ گاہ بھی اٹھا کر دیتی تھیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{325} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْتُ الْمَرْأَةُ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ بَعْدَ مَا يَمْضِي مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ فَلاَ تُصَلِّي إِلاَّ الْعَصْرَ لِأَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الدَّمِ وَخَرَجَ عَنْهَا الْوَقْتُ وَهِيَ فِي الدَّمِ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا أَنْ تُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَمَا طَرَحَ اللَّهُ عَنْهَا مِنَ الصَّلاَةِ وَهِيَ فِي الدَّمِ أَكْثَرُ قَالَ وَإِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ بَعْدَ مَا يَمْضِي مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلاَةِ فَإِذَا طَهُرَتْ مِنَ الدَّمِ فَلْتَقْضِ صَلاَةَ الظُّهْرِ لِأَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ وَخَرَجَ عَنْهَا وَقْتُ الظُّهْرِ وَهِيَ طَاهِرٌ فَضَيَّعَتْ صَلاَةَ الظُّهْرِ فَوَجَبَ عَلَيْهَا قَضَاؤُهَا .

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۴ ح ۱۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۷ ح ۴۰۷ و ۲۸۳/۷ ح ۹۳۵۲؛ الوافی: ۶/۴۹۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۴۰؛ مصباح المنہاج: ۴/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۱۳۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۹۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۶۳؛ لوامع الاحکام: ۲۷۷

[3] الکافی: ۳/۱۱۰ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۶۳ ح ۲۳۵۳؛ الوافی: ۶/۴۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۷ ح ۱۲۳۸؛ ہدایۃ الامہ: ۱/۲۰۷

[4] مجمع الفائدۃ صانعی: ۱۴۸؛ مجمع الفائدہ اردبیلی: ۱/۱۲۰؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۷

❁ فضیل بن یونس سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ عورت اگر سورج ڈوبنے سے پہلے پاک ہوجائے تو نماز کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ سورج ڈھلنے کے بعد (سائے کے) چار قدم تک بڑھ جانے کے بعد پاک ہوئی ہے تو صرف نماز عصر ہی پڑھے کیونکہ جب ظہر کا وقت داخل ہوا تھا تو وہ خون کے ساتھ تھی اور ظہر کا (مخصوص) وقت چلا گیا تو تب بھی وہ خون کے ساتھ تھی تو اس پر نماز ظہر واجب نہیں ہوگی اور خون حیض کی حالت میں اللہ نے اس کو جتنی نمازیں چھوڑ دی ہیں اس ایک نماز سے کہیں زیادہ ہیں۔

پھر فرمایا: اور اگر عورت سورج ڈھلنے سے چار قدم کی مقدار گزر جانے کے بعد خون دیکھے تو نماز پڑھنے سے رک جائے پھر جب پاک ہوجائے تو پھر ظہر کی قضا بجالائے کیونکہ اس وقت نماز ظہر کا وقت داخل ہو چکا تھا جب وہ پاک تھی اور جب ظہر کا وقت نکل گیا تب بھی پاک تھی تو اس نے ظہر کی نماز ضائع کر دی جس کی وجہ سے اس پر ظہر کی قضا واجب ہوگئی [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{326} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ رَأَتِ اَلطُّهْرَ وَ هِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَقْتَ صَلاَةٍ فَفَرَّطَتْ فِيهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ صَلاَةٍ أُخْرَى كَانَ عَلَيْهَا قَضَاءُ تِلْكَ اَلصَّلاَةِ اَلَّتِي فَرَّطَتْ فِيهَا فَإِنْ رَأَتِ اَلطُّهْرَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ فَقَامَتْ فِي تَهْيِئَةِ ذَلِكَ فَجَازَ وَقْتُ اَلصَّلاَةِ وَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَقْتُ صَلاَةٍ أُخْرَى فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ وَ تُصَلِّي اَلصَّلاَةَ اَلَّتِي دَخَلَ وَقْتُهَا.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت (حیض سے) پاک ہوجائے اور اس قدر وقت باقی ہو کہ وہ غسل کر کے نماز ادا کر سکتی ہو مگر کوتاہی کرتے ہوئے ایسا نہ کرے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو اس پر اس (فوت شدہ) نماز کی قضا واجب ہوگی جس میں اس نے کوتاہی کی تھی اور اگر جب پاک ہو تو اس وقت نماز کا وقت اس قدر مختصر ہو کہ تہیہ (غسل وغیرہ) میں مشغول ہو کر وقت ختم ہوجائے اور دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو پھر اس پر اس (فوت شدہ نماز) کی قضا واجب نہ ہوگی بلکہ صرف وہ نماز پڑھے گی جس کا وقت داخل ہو گیا ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۲ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۹ح۱۱۹۹؛ الاستبصار: ۱/۱۴۲ح۴۸۵؛ قرب الاسناد: ۳۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۵۹ح۲۳۶۰ و ۳۶۱ح۲۳۶۷؛ الوافی: ۶/۴۹۸

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۳۸۱؛ مصباح المنھاج: ۵/۱۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۳؛ سند العروۃ: ۴/۴۰۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۳۰؛ منتھی المطلب: ۲/۱۱۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۷۵؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۶۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۵۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۳۱؛ شرح العروۃ: ۵/۳۷۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۱۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۲۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۲ح۱۲۰۶؛ الکافی: ۳/۱۰۳ح۴؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۱۰؛ المعتبر: ۱/۲۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۶۱ح۲۳۶۶؛ الوافی: ۳/۱۰۳؛ الفصول المھمہ: ۲/۳۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{327} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ ٱلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱمْرَأَةٍ تَطْمَثُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ ٱلشَّمْسُ قَالَ تُفْطِرُ حِينَ تَطْمَثُ.

❂ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی عورت کو ماہ رمضان المبارک میں غروب آفتاب سے پہلے حیض آجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جونہی حائضہ ہوا فطار کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{328} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلْمَرْأَةِ يَطْلُعُ ٱلْفَجْرُ وَ هِيَ حَائِضٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا أَصْبَحَتْ طَهُرَتْ وَ قَدْ أَكَلَتْ ثُمَّ صَلَّتِ ٱلظُّهْرَ وَ ٱلْعَصْرَ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ ٱلَّذِي طَهُرَتْ فِيهِ قَالَ تَصُومُ وَلاَ تَعْتَدُّ بِهِ.

❂ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت ماہ رمضان المبارک کے طلوع فجر کے وقت حائضہ تھی پھر جب صبح ہوئی تو وہ حیض سے پاک ہوگئی جبکہ وہ کھا پی بھی چکی تھی پھر اس نے ظہر وعصر بھی پڑھی تھی تو وہ جس دن پاک ہوئی اس کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: روزہ تو رکھے گی لیکن اسے شمار نہیں کرے گی۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴ ۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۳۶۱؛ منتهی المطلب: ۲/ ۵۷ ۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱/ ۶۴ ۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۵ ۴ ۴؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۲ ۷ ۴؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۱ ۴؛ الرسائل الفشارکیہ: ۹ ۰ ۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/ ۵۱۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۱ ۷ ۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۵ ۴ ۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۲ ۵ ۴؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/ ۱۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۲ ۳ ۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۵ ۷ ۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۷

[2] الکافی: ۴/ ۵ ۳۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹۳ ح ۱۲۱۵؛ الاستبصار: ۹۹/ ۵ ۱۴ ح ۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۶۶ ح ۲۳۸۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۵ ۱۴ ح ۱۹۹۴؛ الوافی: ۱۱/ ۳۲۲

[3] غنایم الایام: ۵/ ۲۴۱؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۴۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/ ۴۰۴؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ: ۱/ ۱۴۵؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۴۰۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۳۴۰؛ منتهی المطلب: ۹/ ۲۰۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۳۴؛ کتاب الصوم شبیری: ۳/ ۴۰۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/ ۱۶۸؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۸۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۳۱۳؛ رضاءات فی الفکر: ۵/ ۳۹۳

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹۴ ح ۱۲۱۲؛ الاستبصار: ۱/ ۱۴۵ ح ۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۶۶ ح ۲۳۸۱ و ۱/ ۲۳۱ ح ۱۳۲۹۲؛ الوافی: ۱۱/ ۳۲۴

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{329} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ ٱلْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: وَ أَيُّ ٱمْرَأَةٍ كَانَتْ مُعْتَكِفَةً ثُمَّ حَرُمَتْ عَلَيْهَا ٱلصَّلاَةُ فَخَرَجَتْ مِنَ ٱلْمَسْجِدِ فَطَهُرَتْ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِزَوْجِهَا أَنْ يُجَامِعَهَا حَتَّى تَعُودَ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ وَ تَقْضِيَ ٱعْتِكَافَهَا.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت اعتکاف میں بیٹھی ہو اور پھر اس پر نماز حرام ہو جائے (یعنی حائضہ ہو جائے) تو چونکہ اس کا اعتکاف ختم ہو جاتا ہے اس لئے وہ مسجد سے نکل آئے اور جب پاک ہو جائے تو اس کے شوہر کو اس وقت اس سے مقاربت نہیں کرنی چاہیے جب تک وہ دوبارہ مسجد میں جا کر اعتکاف کی قضا نہ کرے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

﴿حائض کی قسمیں﴾

وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت:

{330} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْجَارِيَةِ ٱلْبِكْرِ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ فَتَقْعُدُ فِي ٱلشَّهْرِ فِي يَوْمَيْنِ وَ فِي ٱلشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ يَخْتَلِفُ عَلَيْهَا لاَ يَكُونُ طَمْثُهَا فِي ٱلشَّهْرِ عِدَّةَ أَيَّامٍ سَوَاءً قَالَ فَلَهَا أَنْ تَجْلِسَ وَ تَدَعَ ٱلصَّلاَةَ مَا دَامَتْ تَرَى ٱلدَّمَ مَا لَمْ تَجُزِ ٱلْعَشَرَةَ فَإِذَا ٱتَّفَقَ ٱلشَّهْرَانِ عِدَّةَ أَيَّامٍ سَوَاءً فَتِلْكَ أَيَّامُهَا.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ اگر کسی عورت کو پہلی بار حیض آئے اور کسی ماہ دو دن آئے اور کسی ماہ تین دن اور کبھی برابر نہ آئے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے جائز ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز ترک کر دے بشرطیکہ خون دس دن سے تجاوز نہ کر جائے اور جب بھی دو مہینوں میں برابر خون دیکھے گی تو یہ دن اس کی عادت بن جائیں گے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۳۱/۳ و ۱۳۹؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۴۵۸/۲۱؛ مستند العروۃ: ۴۲۹/۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۳۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۵۸/۲۱؛ مناہج الاخیار: ۱۷۸/۱

[2] تہذیب الاحکام: ۳۹۸/۱ ح ۱۲۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۸/۲ ح ۲۳۸۸؛ الوافی: ۴۹۴/۱۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱۴۶/۳؛ شرح العروۃ: ۴۲۵/۲۲؛ مصباح المنہاج: ۵۲۲/۱ و ۲۴۷؛ کتاب الاعتکاف شبیری: ۴۲۱

[4] الکافی: ۷۹/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۸۰/۱ ح ۱۱۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۴/۲ ح ۲۲۰۲؛ الوافی: ۴۵۱/۶؛ المعتبر: ۲۱۱/۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

قول مؤلف:

یعنی اگر دو مہینے برابر خون آئے مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آئے تو یہ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت ہے پس اسی کے مطابق عمل کرے گی (واللہ اعلم)

{331} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ فِي أَيَّامِهَا فَقَالَ لاَ تُصَلِّي حَتَّى تَنْقَضِيَ أَيَّامُهَا وَ إِنْ رَأَتِ الصُّفْرَةَ فِي غَيْرِ أَيَّامِهَا تَوَضَّأَتْ وَ صَلَّتْ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت اپنے ایام حیض میں خون کی رنگت میں پیلا پن دیکھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اس کے ایام ختم نہ ہو جائیں تب تک نماز نہ پڑھے اور جب اپنے مقرر ایام کے علاوہ پیلا پن دیکھے تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[3]

{332} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَمْكُثَ أَيَّامَ حَيْضِهَا لاَ تُصَلِّ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَ تَسْتَدْخِلَ قُطْنَةً وَ تَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّيَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ الدَّمِيَّةُ بَيْنَ كُلِّ صَلاَتَيْنِ وَ الاِسْتِذْفَارُ أَنْ

---

[1] شرح العروۃ:۷/۱۱۳؛ جواہر الکلام:۳/۱۸۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۲/۱۶۲؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۶۵؛ مصباح الفقیہ:۴/۲۷؛ مصباح المنھاج:۴/۸۲؛ مراۃ العقول:۱۳/۲۱۰؛ ملاذ الاخیار:۳/۱۰۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۱۱۲؛ الدلیل الفقہی:۱۵۵؛ المناظر الناضرۃ:۵/۹۴۴؛ العمل الابقی:۲/۲۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۶/۷۴؛ فقہ الصادقؑ:۲/۲۰۴؛ دروس تمہیدیہ:۱/۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی:۷/۲۰۱؛ موسوعہ البرغانی:۱/۳۶۸؛ انوار الفقاھۃ:۱/۲۳۱؛ مصباح الہدیٰ:۴/۴۶۱؛ الرسائل الفقہیہ:۱۵۷؛ ریاض المسائل:۱/۲۸۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۱۵۰؛ مستمسک العروۃ:۳/۱۸۶؛ مستند الشیعہ:۲/۴۱۶؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۱۹۳

[2] الکافی:۳/۷۸ ح۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۳۹۶ ح۱۲۳۰؛ وسائل الشیعہ:۲/۲۷۸ ح۲۱۳۶؛ الوافی:۶/۴۴۲

[3] منتھی المطلب:۲/۲۹۳؛ مدارک الاحکام:۱/۳۲۵؛ مصباح المنھاج:۴/۱۵۸؛ سند العروۃ:۴/۲۸۷؛ شرح العروۃ:۷/۲۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ:۶/۱۰۱ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۱۷۹؛ مراۃ العقول:۱۳/۲۰۸؛ ملاذ الاخیار:۳/۱۴۳؛ مدارک العروۃ:۳/۳۳۷؛ جواھر الکلام:۲/۱۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۷/۲۰۳؛ نہایۃ الاحکام:۱/۱۴۵؛ العمل الابقی:۲/۳۹۷؛ مصباح الہدیٰ:۴/۴۵۱؛ دروس تمہیدیہ:۱/۱۷؛ الدر الباھر:۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۱۴۷؛ المعجم الشامل:۱/۲۶؛ الرسائل الفقہیہ:۲۸۱؛ ریاض المسائل:۱/۲۵۷؛ مستند الشیعہ:۲/۴۱۰؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۲۲۹

تَطَيَّبَ وَ تَسْتَجْمِرَ بِالدُّخْنَةِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ وَ اَلاِسْتِثْفَارُ أَنْ تَجْعَلَ مِثْلَ ثَفَرِ اَلدَّابَّةِ.

۞ محمد حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: امام ابوجعفر (محمد باقرؑ) نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کے ایام حیض میں رکے رہنے کا حکم دیا کہ اس میں نماز نہیں گی پھر غسل کرے گی اور مقام مخصوص میں کپاس داخل کرے گی اور اسے کپڑے سے کس کر باندھے گی پھر نماز پڑھے گی یہاں تک کہ خون کپڑے سے باہر نکل آئے (تو پھر رک جائے گی)۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت ہر دو نمازوں کے درمیان غسل کرے گی اور روئی اور کپڑا بدلے گی، خوشبو لگائے گی اور دھونی وغیرہ لے گی اور کپڑا اس طرح باندھے گی جیسے چوپایہ کا تنگ باندھا جاتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{333} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ قَالَ: اَلصُّفْرَةُ قَبْلَ اَلْحَيْضِ بِيَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ اَلْحَيْضِ وَ بَعْدَ أَيَّامِ اَلْحَيْضِ لَيْسَ مِنَ اَلْحَيْضِ وَ هِيَ فِي أَيَّامِ اَلْحَيْضِ حَيْضٌ.

۞ معاویہ بن حکیم سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: حیض سے دو دن پہلے تری (خون) دیکھنا تو وہ حیض ہے اور ایام حیض کے بعد خون دیکھنا حیض نہیں ہے بلکہ یہ صرف (مقررہ) ایام حیض میں ہی حیض ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا موثق ہے[5]

2. وقت کی عادت رکھنے والی عورت:

{334} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْجَارِيَةِ اَلْبِكْرِ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ فَتَقْعُدُ فِي اَلشَّهْرِ فِي يَوْمَيْنِ وَ فِي اَلشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ يَخْتَلِفُ عَلَيْهَا لاَ يَكُونُ طَمْثُهَا فِي اَلشَّهْرِ عِدَّةَ أَيَّامٍ سَوَاءً قَالَ فَلَهَا أَنْ تَجْلِسَ وَ تَدَعَ اَلصَّلاَةَ مَا دَامَتْ تَرَى اَلدَّمَ مَا لَمْ تَجُزِ اَلْعَشَرَةَ اَلْحَدِيثَ۔

۞ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک باکرہ پہلی بار خون دیکھتی ہے

[1] الکافی: ۱۰۱/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۹/۱ ح ۴۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۶/۱ ح ۱۰۱۹ و ۳۴۵/۲ ح ۲۳۲۳؛ الوافی: ۱۰۱/۳

[2] کتاب الطہارۃ خمینی: ۲۴۴/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۷۵/۱؛ مصباح المنہاج: ۱۵۷/۵؛ معتصم الشیعہ: ۶۸/۱؛ مراۃ العقول: ۲۲۶/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶۶/۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴۴۱/۴؛ انوار الفقاہۃ: ۲۳۵/۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۰۶/۳

[3] الکافی: ۷۸/۳ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۰/۲ ح ۲۱۴۱؛ الوافی: ۴۴۳/۶

[4] مراۃ العقول: ۲۰۹/۱۳؛ مستند الشیعہ: ۴۳۴/۲

[5] الحدائق الناضرۃ: ۲۱۴/۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱۵۸/۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳۵۱/۳

لیکن یہ خون اسے کسی ماہ دو دن آتا ہے اور کسی ماہ تین دن اور اس کی ہر ماہ دنوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیٹھی رہے اور نماز چھوڑ دے جب تک کہ خون دیکھتی رہے مگر یہ دس دن سے تجاوز نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یعنی یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں وقت معین پر حیض آئے لیکن اس کے حیض کے دنوں کی تعداد مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو مثلاً یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہو لیکن وہ پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن خون سے پاک ہو تو یہ وقت کی عادت رکھنے والی عورت ہے اور اس کے احکام وہی ہیں جو پہلے ذکر ہو چکے ہیں اور کچھ بعد میں ذکر ہوں گے (واللہ اعلم)

3. عدد کی عادت رکھنے والی عورت:

قول مؤلف:

یہ وہ عورت ہے جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک جیسی ہو لیکن ہر مہینے خون آنے کا وقت یکساں نہ ہو مثلاً پہلے مہینے اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں بارہویں سے سترہویں تارخ تک خون آئے تو یہ عدد کی عادت رکھنے والی عورت ہے اور یہ تمام احکام بھی پہلے ذکر ہو چکے ہیں ہم مکرر نقل نہیں کر رہے ہیں۔

4. مضطربہ:

{335} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَّا أَنْ أُدْخِلَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَاسْتَأْذَنْتُ لَهَا فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ وَ مَعَهَا مَوْلاَةٌ لَهَا فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ أَيَّامَ حَيْضِهَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهَا وَ كَانَ يَتَقَدَّمُ الْحَيْضُ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلاَثَةَ وَ يَتَأَخَّرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا عِلْمُهَا بِهِ قَالَ دَمُ الْحَيْضِ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ هُوَ دَمٌ حَارٌّ تَجِدُ لَهُ حُرْقَةً وَ دَمُ الاِسْتِحَاضَةِ دَمٌ فَاسِدٌ بَارِدٌ الْحَدِيثَ.

۞ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان کی ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ میں اسے امام جعفر صادق کی خدمت

---

[1] الکافی: ۹۷/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۸۰/۱ ح ۱۱۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۴/۲ ح ۲۲۰۲؛ الوافی: ۴۵۱/۶

[2] مراۃ العقول: ۲۰۸/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۳/۳؛ شرح العروۃ: ۱۱۳/۷؛ جواہر الکلام: ۱۸۳/۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۶۲/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۵/۱؛ مصباح الفقیہ: ۲/۴؛ تنقیح مبانی: ۴/۷/۶؛ کتاب الطہارۃ خمینیؒ: ۱۱۲/۱؛ الدلیل الفقہی: ۱۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۴۴۹/۵؛ العمل الابقی: ۴۲۱/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۷/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۴/۲؛ دروس تمہیدیہ: ۶۹/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰۱/۷؛ موسوعہ البرغانی: ۳۶۸/۱؛ انوار الفقاھۃ: ۲۳۱/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴۳۹/۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۵۷؛ ریاض المسائل: ۲۸۱/۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱۵۰

میں حاضر کروں۔ چنانچہ میں نے آپ علیہ السلام سے اجازت چاہی اور آپ علیہ السلام نے دے دی اور وہ عورت اپنی کنیز سمیت حاضر ہوئی اور کہا: اگر عورت کے ایام حیض میں گڑبڑ ہوجائے اور کبھی ایک دو یا تین دن پہلے آجائے یا کبھی اس طرح مؤخر ہوجائے تو وہ کس طرح معلوم کرے کہ اس کا خون حیض کون سا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (وہ علامات پر عمل کرے کیونکہ) خون حیض کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ یہ گرم ہوتا ہے اور عورت جلن محسوس کرتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون فاس خون ہے اور وہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

قول مؤلف:

یعنی وہ عورت جسے چند مہینے خون آیا ہو لیکن اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو یا اس کی سابقہ عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت نہ بنی ہو تو یہ مضطربہ عورت ہے اور اسے چاہیے کہ یہ علامات سے پہچانے اور پہچان کے بعد متعلقہ احکامات پر عمل کرے جو پہلے بھی ذکر کئے گئے ہیں (واللہ اعلم)

5. مبتدیہ:

{336} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ جَمِيعاً عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَنْظُرَ بَعْضَ نِسَائِهَا فَتَقْتَدِيَ بِأَقْرَائِهَا ثُمَّ تَسْتَظْهِرَ عَلَى ذَلِكَ بِيَوْمٍ.

✿ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حیض والی (مبتدیہ) عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی عادت کو دیکھے اور ان کے ایام کی پیروی کرے (پھر بھی اگر خون دس دن سے تجاوز کرجائے تو) پھر مزید ایک دن تک استظہار (احتیاط) کرے (پھر استحاضہ کے احکام پر عمل کرے)۔ [4]

---

[1] الکافی؛ ۳/۹۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۱ ح ۴۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۵ ح ۲۱۳۴؛ السرائر: ۳/۶۱۰؛ الوافی: ۶/۴۴۱؛ بحارالانوار: ۸۷/۱۰۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۸۴؛ جامع المدارک: ۱/۸۷؛ شرح العروۃ: ۵/۵۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۷۱؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۲۴۹؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۵۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۷؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۴۶؛ العمل الابقی: ۲/۳۸۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۵۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱۲۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۰۱

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۵۳

[3] بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۴۶۶؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۷۷؛ روض الجنان: ۱/۱۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۶۹؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۵۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۸۳

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۱ ح ۱۲۵۲؛ الاستبصار: ۱/۱۳۸ ح ۴۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۰۳ ح ۲۱۹۱؛ الوافی: ۶/۴۵۴

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{337} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ جَارِيَةٍ حَاضَتْ أَوَّلَ حَيْضِهَا فَدَامَ دَمُهَا ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ وَ هِيَ لاَ تَعْرِفُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا فَقَالَ أَقْرَاؤُهَا مِثْلُ أَقْرَاءِ نِسَائِهَا فَإِنْ كَانَتْ نِسَاؤُهَا مُخْتَلِفَاتٍ فَأَكْثَرُ جُلُوسِهَا عَشَرَةُ أَيَّامٍ وَ أَقَلُّهُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جسے پہلی بار خون حیض آیا اور پھر مسلسل تین ماہ تک جاری رہا اور اب اسے معلوم نہیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا حیض اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہے اور اگر ان کی عادت میں اختلاف ہو تو پھر وہ زیادہ سے زیادہ دس تک اور کم از کم تین دن تک بیٹھے گی (یعنی حائضہ سمجھے گی)۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{338} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمَرْأَةُ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فِي أَوَّلِ حَيْضِهَا فَاسْتَمَرَّ الدَّمُ تَرَكَتِ الصَّلاَةَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تُصَلِّي عِشْرِينَ يَوْماً فَإِنِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ تَرَكَتِ الصَّلاَةَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ صَلَّتْ سَبْعَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً قَالَ الْحَسَنُ وَ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَ هَذَا مِمَّا لاَ يَجِدُونَ مِنْهُ بُدّاً.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جسے پہلی بار خون حیض آیا اور پھر مسلسل تین ماہ تک جاری رہا اور اب اسے معلوم نہیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا حیض اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہے اور اگر ان کی عادت میں اختلاف ہو تو پھر وہ زیادہ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۵۲/۳؛ سند العروۃ: ۳۳۵/۴؛ مصباح المنہاج: ۳۵۳/۴؛ مصابیح الظلام: ۱۷۳/۱؛ کشف الاسرار: ۲۹۷/۳؛ العمل الابقیٰ: ۴۲۲/۲؛ مستند الشیعہ: ۴۲۴/۲؛ مہذب الاحکام: ۲۰۹/۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲۴۲/۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲۱۵/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۶۶/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۷۰/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳۲۱/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۳۸۴/۱؛ ریاض المسائل: ۲۶۵/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴۲/۵

[2] الکافی: ۷۹/۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳۸۰/۱ ح ۱۱۸۱؛ الاستبصار: ۱۳۸/۱ ح ۴۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۸/۲ ح ۲۱۵۸؛ الوافی: ۴۵۱/۶

[3] شرح العروۃ: ۲۶۷/۷؛ تنقیح مبانی: ۱۹۶/۶؛ مستمسک العروۃ: ۲۷۸/۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۷۳/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۹/۵؛ وسائل العباد: ۲۸۸/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۳۵/۴؛ مہذب الاحکام: ۲۰۱/۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۹۴/۳؛ العمل الابقیٰ: ۴۰۴/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۶۰/۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲۴۴/۳؛ مستند الشیعہ: ۴۱۸/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰۵/۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳۹۱/۱؛ المناظر الناضرۃ: ۲۸۳/۶؛ موسوعہ الامام الخوئیؒ: ۲۶۷/۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳۲۴/۴

سے زیادہ دس تک اور کم از کم تین دن تک بیٹھے گی (یعنی حائضہ سمجھے گی)۔ [۱]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۲]

6. ناسیہ

{339} مُحَمَّدُ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلْمَرْأَةُ تَرَى اَلدَّمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تَدَعُ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى اَلطُّهْرَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى اَلدَّمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تَدَعُ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى اَلطُّهْرَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى اَلدَّمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تَدَعُ اَلصَّلاَةَ تَصْنَعُ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ شَهْرٍ فَإِذَا اِنْقَطَعَ اَلدَّمُ عَنْهَا وَ إِلاَّ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ اَلْمُسْتَحَاضَةِ.

✪ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: عورت اگر تین یا چار دن خون دیکھے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز چھوڑ دے۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن پاک ہوتی ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھے

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن خون دیکھتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز چھوڑ دے۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن پاک رہتی ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھے

میں نے عرض کیا: پھر اگر وہ تین یا چار دن خون دیکھتی ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز چھوڑ دے اور وہ ایک ماہ تک ایسا کرتی رہے گی پھر اگر یہ سلسلہ رک گیا تو ٹھیک ورنہ وہ مستحاضہ کی

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۱ ح ۱۱۸۲؛ الاستبصار: ۱/۱۳۷ ح ۴۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۹۱ ح ۲۱۶۲؛ الوافی: ۶/۴۵۴

[۲] مصباح المنہاج: ۴/۳۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۰۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۲۴۵؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/۲۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۸؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۷۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۶۹؛ سند العروۃ: ۴/۲۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۵؛ منتھی المطلب: ۲/۳۰۳؛ مناھج الاخبار: ۱/۱۶۹؛ کشف الاسرار: ۳/۲۹۶؛ کفایۃ الفقہ: ۱/۲۴؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۰۲؛ وسائل العباد: ۱/۲۸۰؛ العمل الابقیٰ: ۲/۴۲۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۱۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۸۸؛ شرح العروۃ: ۵/۲۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۷۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۱/۲۸۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۸۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/۲۴۷

طرح ہوگی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا موثق ہے۔[3]

{340} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ اَلسِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْبَزَّازِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَرَى اَلدَّمَ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ اَلطُّهْرَ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ تَرَى اَلدَّمَ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَ اَلطُّهْرَ سِتَّةَ أَيَّامٍ فَقَالَ إِنْ رَأَتِ اَلدَّمَ لَمْ تُصَلِّ وَ إِنْ رَأَتِ اَلطُّهْرَ صَلَّتْ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ ثَلاَثِينَ يَوْماً فَإِذَا تَمَّتْ ثَلاَثُونَ يَوْماً فَرَأَتِ اَلدَّمَ دَماً صَبِيباً اِغْتَسَلَتْ وَ اِسْتَثْفَرَتْ وَ اِحْتَشَتْ بِالْكُرْسُفِ فِي وَقْتِ كُلِّ صَلاَةٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً تَوَضَّأَتْ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت پانچ دن خون دیکھے پھر پانچ دن پاک رہے پھر چار دن خون دیکھے اور چھ دن پاک رہے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیس دن تک اگر خون دیکھے تو نماز چھوڑ دے اور اگر خون سے پاک ہو تو نماز پڑھنا شروع کر دے پھر جب تیس دن گزر جائیں اور وہ سرخ رنگ کا خون دیکھے تو غسل کرے، لنگوٹ پہنے اور ہر نماز کے وقت اس میں روئی بھرے اور اگر اس میں کسی زردی کا مشاہدہ کرے تو وضو کرے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۹۷ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۰ح۱۱۷۹؛ الاستبصار: ۱/۱۳۱ح۴۵۲؛ بحارالانوار: ۸۷/۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۸۵ح۲۱۵۳؛ عوالی اللئالی: ۴/۴۳؛ الوافی: ۶/۴۵۱

[2] سندالعروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۵۶؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۳۵۰؛ جواھر الکلام: ۳/۱۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۸۰؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۴۶۴؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۳۳۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۷۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۵۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۶۱؛ شرح العروۃ: ۵/۱۰۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۸۱؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۶۷؛ منتہی المطلب: ۲/۳۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۲۲۷؛ بحوث فی القواعد: ۱/۱۱۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۶۲؛ الدرالباھر: ۲۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۳۰؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۳۰؛ کتاب الطہارۃ خینی: ۱/۶۲؛ الدرالباھر: ۲۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۳۰؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۳۰

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۲۱۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۲۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۵۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۳۰؛ ماوراُالفقہ: ۱/۱۶۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۱۰۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۱۹۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۰ح۱۱۸۰؛ الاستبصار: ۱/۱۳۲ح۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۸۶ح۲۱۵۴؛ الوافی: ۶/۴۵۳؛ عوالی اللئالی: ۴/۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۲/۹ (مختصراً)

[5] منتہی المطلب: ۲/۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۸۷و۲/۳۲۸و۶/۱۲۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۲۰۶؛ مصباح المنہاج: ۴/۱۸۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۶؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۸۳؛ ملاذالاخیار: ۳/۱۰۵؛ کشف الاسرار: ۳/۲۷۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۲۵۱؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/۲۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۹۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۹۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۶۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۸

قول مؤلف:

ناسیہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت کی مقدار، ایام یا دونوں کو بھول چکی ہو اور اس کے احکام مختلف احادیث میں ذکر کئے گئے ہیں لہٰذا چاہیے کہ حیض کے متعلق احادیث کو کامل پڑھا جائے تا کہ عمل میں آسانی رہے (واللہ اعلم)

﴿حیض کے متفرق مسائل﴾

{341} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَادَتِ اَلْحَائِضُ أَنْ تَغْتَسِلَ فَلْتَسْتَدْخِلْ قُطْنَةً فَإِنْ خَرَجَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ اَلدَّمِ فَلاَ تَغْتَسِلْ وَإِنْ لَمْ تَرَ شَيْئاً فَلْتَغْتَسِلْ وَإِنْ رَأَتْ بَعْدَ ذَلِكَ صُفْرَةً فَلْتَتَوَضَّأْ وَلْتُصَلِّ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب (بظاہر خون بند ہو اور) حائض کرنا چاہے تو پہلے کچھ کپاس اندام نہانی میں رکھے اور پھر (نکال کر) دیکھے (یعنی استبراء کرے) پس اگر کچھ خون لگا ہوا ہو تو پھر غسل نہ کرے اور اگر کچھ نہ لگا ہو تو پھر غسل کرے اور اگر بعد ازاں کچھ دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{342} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً كَانَتْ إِحْدَاهُنَّ تَدْعُو بِالْمِصْبَاحِ فِي جَوْفِ اَللَّيْلِ تَنْظُرُ إِلَى اَلطُّهْرِ فَكَانَ يَعِيبُ ذَلِكَ وَ يَقُولُ مَتَى كَانَتِ اَلنِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا.

❂ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ خبر ملی کہ ایک عورت رات کے وقت چراغ منگوا کر طہر کو دیکھتی ہے (کہ پاک ہوئی یا نہیں) تو آپ علیہ السلام نے اسے عیب کا باعث قرار دیا اور فرمایا: عورتیں ایسا کرنا کب ترک کریں گی؟ [3]

---

[1] الکافی: ۸۰/۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۶۱/۱ ح ۴۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۸/۲ ح ۲۲۱۲؛ الوافی: ۴۹۹/۶

[2] مراۃ العقول: ۲۱۲/۱۳؛ شرح العروۃ: ۱۲/۸؛ مستمسک العروہ: ۲۵۷/۳؛ مدارک العروۃ: ۲۷۳/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸۴/۲؛ مستند الشیعہ: ۴۶۰/۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۲۱۶/۲؛ الدر الباھر: ۲۳۰؛ مقابس الانوار: ۹۸؛ مدارک الاحکام: ۳۳۱/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴۹۳/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱۵۴/۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳۹۷/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴۹۳/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱۵۴/۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳۹۷/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۸۷/۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۹۶/۲؛ ریاض المسائل: ۴/۱۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۳۶/۷؛ بغیۃ الہدۃ: ۴۰۷/۱؛ مہذب الاحکام: ۱۸۰/۳؛ معتصم الشیعہ: ۳۷۵/۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۴۵؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۵۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۰۱/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۱۸/۴؛ العمل الابقیٰ: ۴۱۴/۲

[3] الکافی: ۸۰/۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۰/۲ ح ۲۲۱۷؛ الوافی: ۵۰۱/۶؛ ھدایۃ الامہ: ۲۰۰/۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{343} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ وَ هِيَ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهَا مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْفِيهَا لِغُسْلِهَا وَ قَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَالَ إِذَا كَانَ مَعَهَا بِقَدْرِ مَا تَغْسِلُ بِهِ فَرْجَهَا فَتَغْسِلُهُ ثُمَّ تَتَيَمَّمُ وَ تُصَلِّي قُلْتُ فَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي تِلْكَ الْحَالِ قَالَ نَعَمْ إِذَا غَسَلَتْ فَرْجَهَا وَ تَيَمَّمَتْ فَلاَ بَأْسَ.

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایک حائضہ عورت پاکی دیکھتی ہے جبکہ وہ سفر میں ہے جبکہ اسے پانی دستیاب نہیں ہے جو اس کے غسل کے لیے کافی ہو جبکہ نماز کا وقت آن پہنچا تو؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے پاس اس قدر پانی ہو کہ جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو دھو سکے تو اسے دھولے پھر تیمم کرے اور نماز پڑھے۔

میں نے عرض کیا: کیا اس حالت میں اس کا شوہر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، جب اس نے فرج کو دھولیا اور تیمم کر لیا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

قبل ازیں حدیث نمبر (314) پر صحیح ابن مسلم اسی موضوع کے متعلق گزر چکی ہے اور اسی طرح حسن یا موثق ابن یقطین میں ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ حائض پاکی دیکھتی ہے تو کیا غسل کرنے سے پہلے اس کا شوہر اس سے مقاربت کر سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے لیکن غسل کے بعد کرے تو مجھے زیادہ پسند ہے۔ [4]

اور موثق ابوبصیر میں ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائضہ عورت نے پاکی دیکھی تو کیا اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ وہ غسل کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ ایک عورت سفر کے دوران حائضہ ہوگئی پھر پاک ہوگئی لیکن ایک یا دو دن اسے پانی نہیں مل سکا تو کیا اس کے شوہر کے لیے حلال ہوگا کہ غسل سے

---

[1] مراۃ العقول: ۲۱۲/۱۳؛ مصباح المنہاج: ۲۵۱/۴؛ بیان الاصول: ۲۲۹/۱

[2] الکافی: ۸۲/۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴۰۵/۱ ح ۱۲۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۲/۲ ح ۲۲۲۲؛ الوافی: ۲۲/۲۲۷ ح ۲۲۰۶۷

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳۰/۵؛ مستند الشیعہ: ۳۶۳/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۵۵/۲؛ جامع المدارک: ۱۷۹/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۹۵/۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲۵۳/۱؛ آیات الاحکام فی التراث الامام الخمینی: ۵۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱۶۷/۱ ح ۴۸۱؛ مقابس الانوار: ۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱۴/۴؛ جواہر الکلام: ۲۰۶/۳؛ مدارک العروۃ: ۴۲۳/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۲۲/۱؛ انوار الفقاہۃ: ۲۴۹/۱؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۴۹۶/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۹۶/۱؛ مستمسک العروۃ: ۳۵۰/۳

پہلے اس سے مجامعت کرے؟ آپؑ نے فرمایا: درست نہیں ہوگا یہاں تک کہ غسل کرے۔ [1]

اور موثق ابن یسار میں بھی اسی طرح ہے جو آگے حدیث نمبر (356) کے تحت آرہی ہے۔

چنانچہ اکثریت نے جواز والی احادیث پر عمل کا حکم دیا ہے اور ممانعت والی احادیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے کیونکہ وہ اکثر عامہ کے نظریہ کے موافق ہیں اور بعض نے ممانعت کو کراہت پر اور اباحت کو جواز پر محمول کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سب احادیث حالات و واقعات کے مطابق اپنی اپنی جگہ درست ہوں یا ممکن ہے کہ اختیار پر محمول ہوں بہرحال امامؑ کا پسندیدہ عمل یہی ہے کہ غسل کے بعد مجامعت کرے مگر یہ کہ مضطر ہو جائے یا شہوت غالب ہو جائے۔ اور تیمم میں بھی صحیح الحذاء میں شرمگاہ دھونے کے بعد مباشرت کی اجازت ہے جبکہ موثق عمار میں ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حیض سے تیمم کرتی ہے تو کیا اس کا شوہر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ [2] اور موثق عبدالرحمٰن میں ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے پوچھا کہ ایک عورت حائض تھی اور سفر کی حالت میں پاک ہوئی اور دو یا تین دن تک اسے پانی نہ ملا تو کیا اس کا شوہر اس سے مقاربت کرسکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے کہ اس کا شوہر اس سے مقاربت کرے جب تک وہ غسل نہ کرے۔ [3] تو ان میں بھی موثق عبدالرحمٰن کو تقیہ پر محمول کیا گیا ہے کیونکہ اکثر عامہ کے مذہب کے موافق ہے اور بعض نے ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ حالات و واقعات کے مطابق ساری احادیث اپنی جگہ درست ہوں یا یہ بھی ممکن ہے یہ اختیار پر محمول کی جائیں تو درست ہو اور من باب تسلیم جس حدیث پر بھی عمل کیا جائے امید ہے گناہ سے محفوظ رہے (واللہ اعلم)

{344} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ ٱلتَّيَمُّمِ مِنَ ٱلْوُضُوءِ وَمِنَ ٱلْجَنَابَةِ وَمِنَ ٱلْحَيْضِ لِلنِّسَاءِ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورتوں کے لئے وضو، غسل، جنابت اور غسل حیض کے عوض تیمم کرنے کی کیفیت ایک جیسی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۶ ح ۴۷۸؛ کتاب نکاح شبیری: ۳۵۹/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰۲/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۷۲/۱؛ مدارک العروۃ: ۴۲۳/۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۳۵۰/۳؛؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۹۰؛ موسوعہ البرغانی: ۴۱۵/۱

[2] تہذیب الاحکام: ۴۰۵/۱ ح ۱۲۶۸؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۶۶؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰۴/۵؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴۰۵/۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳۹۹/۱ ح ۱۲۴۴؛؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۹/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۸۸/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۷۲/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲۵۴/۱؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲۲۵/۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴۰۵/۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۱۹/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۴۷/۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰۵/۵؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۹۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱۶۲/۱ ح ۴۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۲/۳ ح ۳۸۷۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۰۷/۱ ح ۲۱۵؛ الوافی: ۵۸۳/۶

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{345} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ وَ هِيَ جُنُبٌ هَلْ عَلَيْهَا غُسْلُ الْجَنَابَةِ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ وَ الْحَيْضِ وَاحِدٌ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حیض سے ہے اور جنب ہوجاتی ہے تو کیا اس پر غسل جنابت واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: غسل جنابت اور حیض ایک ہی ہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

﴿نفاس﴾

{346} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو دَاوُدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَيَّامَ حَيْضِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ وَ تَغْتَسِلُ وَ تُصَلِّي.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نفاس والی عورت (یعنی جس نے بچہ جنا ہو) اتنے دن بیٹھے گی (یعنی نماز نہیں پڑھے گی) جتنے دن اسے حیض آتا تھا پھر استظہار (انتظار واحتیاط) کرکے غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۸/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶۸۶/۱؛ شرح العروۃ: ۳۰۸/۱۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱۴۲/۲؛ معتصم الشیعہ: ۳۰/۲؛ مصابیح الظلام: ۳۳۳/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳۰۰/۴ح ۳۲۵؛ ریاض المسائل: ۳۸/۲؛ المناظر الناضرۃ: ۳۴۶/۸؛ مستمسک العروۃ: ۳۴۲/۴؛ مستند الشیعہ: ۴۳۱/۳؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱۳۹/۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷۸/۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۳۰/۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴۶/۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱۳۵/۲؛ تحقیق الاصول: ۱۷۷/۲؛ تبصرۃ الفقہا: ۳۵۸/۲؛ المسالک الجامعیہ: ۱۸۸؛ وسائل العباد: ۲۶۸/۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶۸۶/۱

[2] الکافی: ۳۳۸/۳ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳۹۵/۱ح ۱۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۵/۲ح ۲۱۱۵؛ الوافی: ۵۳۴/۶

[3] مراۃ العقول: ۲۱۶/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۰/۳؛ منتہی المطلب: ۴۰۵/۲؛ المسالک الجامعیہ: ۸۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷۷/۵؛ الرسائل الفشارکیہ: ۳۲۲؛ حقائق الاصول: ۱۰۰؛ الانظار التفسیریہ: ۲۹۹

[4] الکافی: ۹۹/۳ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱۷۵/۱ح ۵۰۰؛ الاستبصار: ۱۵۰/۱ح ۵۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۱/۲ح ۲۴۰۸؛ الوافی: ۴۷۷/۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [1]

{347} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ النُّفَسَاءُ مَتَى تُصَلِّي قَالَ تَقْعُدُ بِقَدْرِ حَيْضِهَا وَ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمَيْنِ فَإِنِ انْقَطَعَ الدَّمُ وَ إِلاَّ اغْتَسَلَتْ وَ احْتَشَتْ وَ اسْتَثْفَرَتْ وَ صَلَّتْ الْحَدِيثَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ نفساء (نفاس والی عورت) کب نماز پڑھے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اتنے دن بیٹھے گی جتنی اس کے ایام حیض کی مقدار ہے اور (پھر) دو دن استظہار کرے گی پس اگر خون رک گیا تو ٹھیک ورنہ غسل کرے گی، اندام نہانی میں کپاس رکھے گی، لنگوٹ باندھے گی اور نماز پڑھے گی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{348} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَمْ تَقْعُدُ النُّفَسَاءُ حَتَّى تُصَلِّيَ قَالَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَ تَحْتَشِي وَ تُصَلِّي.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ نفساء کتنے دنوں کے بعد نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سترہ اٹھارہ دن بیٹھے پھر غسل کرے اور (اگر خون جاری ہو تو) اندام نہانی میں روئی رکھ کر نماز پڑھے [4]

---

[1] منتھی المطلب:۲/۵ ۴۳۳؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۸۷؛ معتصم الشیعہ :۱/۲۷؛ مستمسک العروۃ:۳/۲۶۲؛ مراۃ العقول:۱۳/۲۴۲؛ ملاذ الاخیار:۲/۷۷؛ موسوعہ البرغانی:۱/۵۰ ۴؛ مصابیح الظلام:۱/۲۶۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۵/۷ ۳؛ کشف الاسرار:۳/۰ ۳۴

[2] الکافی:۳/۹۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام:۱/۱۷۳ ح ۴۹۶؛ وسائل الشیعہ :۲/۳۷ ۳ ح ۲۳۹۴؛ الوافی:۶/۶ ۷ ۴؛ عوالی اللئالی:۳/۵ ۳

[3] مراۃ العقول:۱۳/۱ ۲۴؛ ملاذ الاخیار:۲/۱۷؛ مصباح المنھاج:۵/۱۷۴؛ موسوعہ البرغانی:۱/۳۳ ۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۵/۱۹؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۲۸۰ موسوعہ الامام الخوئی:۸/۷ ۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱/۳۹ ۴؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۵/۱۷۵؛ فقہ الصادق ؑ:۲/۲۸۳؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۶۹؛ انوار الفقاھۃ:۱/۲۶۱؛ مدارک الاحکام:۲/۶ ۴؛ تعالیق مبسوطہ:۲/۹۷ ۳؛ دروس تمہیدیہ:۱/۸۳؛ دراسات فقہیہ:۵۸؛ مصباح الہدیٰ:۵/۲۵۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۳/۴۴ ۳؛ کشف اللثام:۲/۱۸۱؛ معتصم الشیعہ :۱/۲۵۴؛ المعالم الماثورۃ:۶/۰ ۴۴ ۳؛ مستمسک العروۃ:۴/۳۸۲؛ المحاسن النفسانیہ:۴۳؛ المناظر الناضرۃ:۶/۶۶ ۴؛ مہذب الاحکام:۳/۲۷۴

[4] تہذیب الاحکام:۱/۱۷۷ ح ۵۰۸؛ الاستبصار:۱/۱۵۲ ح ۵۲۸؛ وسائل الشیعہ :۲/۳۸۶ ح ۲۴۲۳؛ الوافی:۶/۴۸۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{349} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَقْعُدُ النُّفَسَاءُ إِذَا لَمْ يَنْقَطِعْ عَنْهَا الدَّمُ ثَلَاثِينَ أَرْبَعِينَ يَوْماً إِلَى الْخَمْسِينَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نفساء کا خون منقطع (بند) نہ ہو تو وہ تیس (یا) چالیس سے پچاس دن تک بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے)۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{350} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْمَاضِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النُّفَسَاءِ وَ كَمْ يَجِبُ عَلَيْهَا تَرْكُ الصَّلَاةِ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ مَا دَامَتْ تَرَى الدَّمَ الْعَبِيطَ إِلَى ثَلَاثِينَ يَوْماً فَإِذَا رَقَّ وَ كَانَتْ صُفْرَةً اغْتَسَلَتْ وَ صَلَّتْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ نفاس والی عورت پر کتنے دن نماز ترک کرنا واجب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک گاڑھا اور زیادہ خون دیکھتی رہے تیس دن تک پس جب خون رقیق (پتلا) اور زرد رنگ کا ہو جائے تب غسل کر کے نماز پڑھے ان شاءاللہ[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] ملاذ الاخیار:۲/ ۸۲؛ مصابیح الظلام:۱/ ۲۷۰؛ شرح العروة:۸/ ۱۶۵؛ مدارک الاحکام:۲/ ۴۷؛ سند العروة:۵/ ۲۱؛ شرح فروع مازندرانی:۲/ ۶۶؛ کشف الاسرار:۳/ ۳۴۴؛ کتاب الطہارة خمینی:۱/ ۳۰۴؛ مختلف الشیعہ :۱/ ۳۸۰؛ مستند الشیعہ :۳/ ۴۹؛ مہذب الاحکام:۳/ ۳۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۸/ ۱۶۵؛ تنقیح مبانی العروة (الطہارة):۶/ ۴۴۸؛ المناظر الناضرة:۶/ ۶۷؛ موسوعہ البرغانی:۱/ ۴۵۲؛ منتھی المطلب:۲/ ۴۴۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ :۴۷؛ مستمسک العروة:۳/ ۳۴۳؛ الحدائق الناضرة:۳/ ۳۱۷؛ کشف اللثام:۲/ ۱۷۶؛ المعالم الماثورة:۶/ ۱۹۹

[2] تہذیب الاحکام:۱/ ۱۷۷ح ۵۰۹؛ الاستبصار:۱/ ۱۵۲ح ۵۲۹؛ وسائل الشیعہ :۲/ ۳۸۷ح ۲۴۲۴؛ الوافی:۶/ ۴۸۲

[3] ملاذ الاخیار:۲/ ۸۲؛ مصباح الفقیہ :۴/ ۳۸۵؛ شرح العروة:۸/ ۱۶۸؛ منتھی المطلب:۲/ ۴۳۹؛ ذخیرة المعاد:۱/ ۷۹؛ الحدائق الناضرة:۳/ ۳۱۷؛ کشف الاسرار:۳/ ۳۴۴

[4] تہذیب الاحکام:۱/ ۱۷۴ح ۴۹۷؛ وسائل الشیعہ :۲/ ۳۸۷ح ۲۴۲۷؛ الوافی:۶/ ۴۸۲

[5] ملاذ الاخیار:۲/ ۷۲؛ مصباح الفقیہ :۴/ ۳۸۵؛ مدارک الاحکام:۲/ ۴۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۱/ ۷۵؛ المناظر الناضرة:۸/ ۵۰و ۶۶؛ مصباح المنھاج: ۵/ ۳۲۸؛ ذخیرة المعاد:۱/ ۷۹؛ تنقیح مبانی العروة:۶/ ۳۵۴؛ مصباح الہدٰی:۵/ ۲۴۷؛ کشف اللثام:۲/ ۱۷۸؛ منتھی المطلب:۲/ ۴۳۲؛ کتاب الطہارة اراکی: ۲/ ۳۱۲؛ کتاب الطہارة انصاری:۴/ ۱۲۴؛ کتاب الطہارة خمینی:۱/ ۲۹۷؛ موسوعہ البرغانی:۱/ ۴۴۹؛ مصباح الہدیٰ:۵/ ۱۳۸؛ کشف اللثام:۲/ ۱۴۲؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۳۷؛ الحدائق الناضرة:۳/ ۳۱۸؛ بغیة الہدٰی:۱/ ۵۵۱؛ شرح العروة:۶/ ۱۳۸؛ جواھر الکلام:۳/ ۳۶۸؛ مستمسک العروة:۳/ ۳۷۷؛ مستند الشیعہ :۳/ ۴۶

{351} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلنُّفَسَاءُ تَقْعُدُ أَرْبَعِينَ يَوْماً فَإِنْ طَهُرَتْ وَإِلاَّ اِغْتَسَلَتْ وَ صَلَّتْ وَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ اَلْمُسْتَحَاضَةِ تَصُومُ وَ تُصَلِّي.

✪ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: نفساء چالیس دن تک نماز سے رکی رہے گی اس کے بعد اگر پاک ہوگئی تو ٹھیک ورنہ غسل کر کے نماز پڑھے گی اور اس کا شوہر اس سے مباشرت کر سکے گا اور وہ بمنزلہ مستحاضہ کے روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{352} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: تَقْعُدُ اَلنُّفَسَاءُ تِسْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَإِنْ رَأَتْ دَماً صَنَعَتْ كَمَا تَصْنَعُ اَلْمُسْتَحَاضَةُ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ نفساء انیس راتیں بیٹھی رہے گی پس اگر خون نہ رکا تو استحاضہ عورت کی طرح احکام پر عمل کرے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{353} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلنُّفَسَاءِ كَمْ تَقْعُدُ فَقَالَ إِنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَمَرَهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ تَغْتَسِلَ لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ وَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ تَسْتَظْهِرَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ نفساء کتنے دن بیٹھی رہے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء بنت عمیس کو اٹھارویں دن حکم دیا تھا کہ غسل کرے اور کوئی حرج نہیں ہے اگر عورت (مزید) ایک یا دو دن استظہار کرے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۷۷ح۵۰۶؛الاستبصار:۱/۱۵۲ح۵۶۲؛وسائل الشیعہ:۲/۳۸۸ح۲۴۲۸؛الوافی:۶/۴۸۲؛الجعفریات:۲۵؛مستدرک الوسائل:۲/۴۸

[2] المناظر الناضرة:۸۶۶/؛ملاذ الاخیار:۲/۸۱

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۷۷ح۵۱۰؛الاستبصار:۱/۱۵۲ح۵۳۰؛وسائل الشیعہ:۲/۳۸۷ح۲۴۲۶؛الوافی:۶/۴۸۲

[4] ملاذ الاخیار:۲/۸۳؛مدارک الاحکام:۲/۴۸؛منتھی المطلب:۲/۴۴۱؛مصباح المنھاج:۵/۳۴۳؛شرح فروع مازندرانی:۲/۶۸؛شرح العروة:۸/۱۶۶؛ مصابیح الظلام:۱/۲۷۰؛کشف الاسرار:۳/۳۴۴؛کتاب الطہارة انصاری:۴/۲۳۱؛کشف اللثام:۲/۱۷۷؛مصابیح الاحکام:۳/۱۲۳

[5] تہذیب الاحکام:۱/۱۷۸ح۵۱۱؛الاستبصار:۱/۱۵۳ح۵۳۱؛وسائل الشیعہ:۲/۳۸۷ح۲۴۲۶؛الوافی:۶/۴۸۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

اکثر مدت نفاس میں شدید اختلاف ہے اگرچہ دور حاضر میں مشہور دس دن ہی ہے مگر احادیث میں زیادہ کا بھی ذکر ہوا ہے اور شیخ صدوق، علامہ حلی اور سید مرتضیٰ وغیرہ اٹھارہ دن کے قائل ہیں اور اسی نظریے کو محمد حسین نجفی (ڈھکو میاں صاحب) نے احوط قرار دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں من باب التسلیم جس حدیث پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

{354} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ وَ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اِمْرَأَةٍ نُفِسَتْ وَ بَقِيَتْ ثَلاَثِينَ لَيْلَةً أَوْ أَكْثَرَ ثُمَّ طَهُرَتْ وَ صَلَّتْ ثُمَّ رَأَتْ دَماً أَوْ صُفْرَةً فَقَالَ إِنْ كَانَتْ صُفْرَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَ لْتُصَلِّ وَ لاَ تُمْسِكْ عَنِ اَلصَّلاَةِ وَ إِنْ كَانَ دَماً لَيْسَ بِصُفْرَةٍ فَلْتُمْسِكْ عَنِ اَلصَّلاَةِ أَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لْتَغْتَسِلْ وَ لْتُصَلِّ.

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کو خون نفاس آیا اور وہ تیس دن یا اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہی (یعنی نماز نہیں پڑھی) پھر وہ پاک ہوگئی (یعنی غسل کیا) اور نماز پڑھی پھر اس نے خون یا زردی دیکھی تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ صرف زردی تھی تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور نماز سے باز نہ رہے اور اگر وہ زردی نہیں بلکہ خون ہو تو نماز سے اپنے حیض کے دنوں میں باز رہے پھر (ایام حیض کے بعد) غسل کرے اور نماز پڑھے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۸۴؛ مصباح المنہاج: ۴/۲۶۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۶۶؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۱۸۰؛ المقتصر من شرح المختصر: ۱/۵۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۰۲؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۹۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۷۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۳۱۶؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۴/۱۳۱؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۱۹۹؛ جواہر الکلام: ۳/۳۷۹؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۸۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۸۰؛ منتهی المطلب: ۲/۴۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۲۴؛ جامع المدارک: ۱/۱۲۰؛ شرح العروۃ: ۶/۱۴۶؛ کشف اللثام: ۲/۱۷۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۱۵؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۱/۲۶۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۵/۲۰۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۵۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۲۰۵

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۶ ح ۵۰۳؛ الاستبصار: ۱/۱۵۱ ح ۵۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۹۳ ح ۲۴۴۵؛ الکافی: ۳/۱۰۰ ح ۲؛ الوافی: ۶/۴۷۸

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۷۹؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۳؛ منتهی المطلب: ۲/۴۳۵؛ مصباح المنہاج: ۵/۴۰۹؛ سند العروۃ: ۴/۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۷؛ کشف الاسرار: ۳/۳۴۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۱۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۲۱۰؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۴۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۸؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۴۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۱۰۳؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۴۰۶؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۵۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۴۷؛ الورود الجعفریہ: ۹۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۲۶

قول مؤلف:

یعنی جب مہینہ گزر چکا تو اس کو اگلا حیض آ گیا اور اس کا طہر کا زمانہ نفاس میں گزر چکا تھا اب حیض کے بعد ایک ہی بار غسل کر کے پاک ہو گی اس لئے نفاس کے آخری دنوں اور حیض کے پہلے دن میں کچھ طہر کا فاصلہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

{355} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ جَمَاعَةٌ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ هَارُونَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ وَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُبْدُونٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ النُّفَسَاءِ تَضَعُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ أَ تُتِمُّ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَمْ تُفْطِرُ فَقَالَ تُفْطِرُ ثُمَّ لْتَقْضِ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ماہ رمضان المبارک میں نماز عصر کے بعد بچے کو جنم دیتی ہے تو کیا اس دن کا روزہ مکمل کرے یا افطار کر دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: افطار کر دے اور (جب پاک ہو جائے تو) اس کی قضا کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا صحیح ہے[3]

{356} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ وَ سِنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الْمَرْأَةُ تَحْرُمُ عَلَيْهَا الصَّلاَةُ ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَغْتَسِلَ أَ فَلِزَوْجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ لاَ حَتَّى تَغْتَسِلَ.

۞ سعید بن بسیار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ہے جس پر (حیض و نفاس کی وجہ سے) نماز حرام ہے پھر وہ پاک ہو جاتی ہے اور وضو کرتی ہے لیکن ابھی غسل نہیں کرتی تو کیا اس کا شوہر اس کے غسل کرنے سے پہلے اس سے ہمبستری کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ غسل کرے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۷۱ ح ۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۹۴ ح ۲۴۴۶؛ الوافی: ۱۱/۳۲۴

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۴۷؛ مصباح المنهاج: ۵/۳۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۴۶۹

[3] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۳۹؛ شرح العروۃ: ۶/۱۸۵

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۷ ح ۴۷۹؛ الاستبصار: ۱/۱۳۶ ح ۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۶ ح ۲۲۶۶؛ الوافی: ۲۲/۱۴۷

[5] ملاذ الاخیار: ۲/۵۲؛ مدارک العروۃ بیار جمندی: ۳/۴۲۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۱۴؛ کشف الاسرار: ۳/۲۹۰؛ مصباح المنهاج (الطہارۃ): ۵/۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۰۲؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۹۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۹۵؛ التعلیقہ علی ریاض المسائل: ۱۹۳؛ ریاض المسائل: ۱/۳۰۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۴۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۴۰۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۶۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۷

قول مؤلف:

اس کی وضاحت حدیث 343 کے تحت گزر چکی ہے نیز یہ کہ ایسی احادیث گزر چکی ہیں جن میں ہے کہ حیض اور نفاس کے احکام ایک طرح کے ہیں لہٰذا احکام حیض دیکھے جائیں۔

﴿غسل مسِ میت﴾

{357} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يُغَمِّضُ عَيْنَ اَلْمَيِّتِ عَلَيْهِ غُسْلٌ قَالَ إِذَا مَسَّهُ بِحَرَارَتِهِ فَلاَ وَ لَكِنْ إِذَا مَسَّهُ بَعْدَ مَا يَبْرُدُ فَلْيَغْتَسِلْ قُلْتُ فَالَّذِي يُغَسِّلُهُ يَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيُغَسِّلُهُ ثُمَّ يُكَفِّنُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يُغَسِّلُهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ مِنَ اَلْعَاتِقِ ثُمَّ يُلْبِسُهُ أَكْفَانَهُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ قُلْتُ فَمَنْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ غُسْلٌ قَالَ لاَ قُلْتُ فَمَنْ أَدْخَلَهُ اَلْقَبْرَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ قَالَ لاَ إِلاَّ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْ تُرَابِ اَلْقَبْرِ إِنْ شَاءَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی مرنے والے کی آنکھیں بند کرتا ہے تو کیا اس پر غسل (مس میت) واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اسے اس وقت مس کرے جب وہ گرم ہو تو غسل واجب نہیں ہے لیکن جب اسے ٹھنڈا ہونے کے بعد مس کرے تو پھر غسل کرے۔

میں نے عرض کیا: جو میت کو غسل دیتا ہے کیا وہ بھی غسل کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (وہ بھی کرے)

میں نے عرض کیا: کیا غسل دینے والا خود غسل کرنے سے پہلے اسے کفن دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے غسل دینے والا کاندھوں تک ہاتھ دھوئے پھر اسے کفن پہنائے اور پھر غسل کرے (تو درست ہے)

میں نے عرض کیا: جو میت (کے جنازے) کو اٹھائے کیا اس پر غسل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: جو اسے قبر میں اتارے کیا اس پر وضو واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر قبر کی مٹی سے اگر وضو کرنا چاہے تو کرے۔ [1]

---

[1] الکافی: ۳/۱۶۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۸ ح ۱۳۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۸۹ ح ۳۶۱۷؛ الوافی: ۶/۴۲۷؛ بحار الانوار: ۷۹/۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{358} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَسُّ ٱلْمَيِّتِ عِنْدَ مَوْتِهِ وَبَعْدَ غُسْلِهِ وَٱلْقُبْلَةُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی میت کو اس کی موت کے وقت (جبکہ وہ گرم ہو) مس کرے یا اس کے غسل کے بعد مس کرے یا اسے بوسہ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{359} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَغْتَسِلُ ٱلَّذِي غَسَّلَ ٱلْمَيِّتَ وَكُلُّ مَنْ مَسَّ مَيِّتاً فَعَلَيْهِ ٱلْغُسْلُ وَإِنْ كَانَ ٱلْمَيِّتُ قَدْ غُسِّلَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو میت کو غسل دے اور ہر وہ جو میت کو مس کرے اس پر غسل ہے چاہے میت کو غسل دے دیا گیا ہو۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۵۰۵؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۷۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۴۶۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۱۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۲۳؛ بحار الانوار: ۹۷/ ۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۱۱۶؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۳۲۹؛ جواہر الکلام: ۴/ ۱۹۲؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۶۸۲؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۴۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۳۲؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۸۶؛ الدر الباہر: ۳۱۰؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۴۶۵؛ شرح العروۃ: ۶/ ۲۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۴۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۳۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۸۵؛ دراسات فقہیہ: ۶۳؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۴۵۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۲۷۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۳۰ ح ۱۳۸۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۰۰ ح ۳۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۹۵ ح ۳۶۹۱؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/ ۱۴۳ ح ۴۰۳

[3] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۲۵؛ منتہی المطلب: ۷/ ۲۰۱؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۴۷۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۶۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۸۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۴۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۳۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۳۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۸۸؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۲/ ۵۷۰؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۴۲؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/ ۱۵۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/ ۵۵۳؛ جواہر الکلام: ۵/ ۳۳۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۲۸۷؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۳۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۵۰۷؛ غنائم الایام: ۱/ ۳۹۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/ ۴۳۱؛ المعالم الماثورۃ: ۲/ ۱۴۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/ ۲۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۵۲۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۳۰ ح ۱۳۷۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۰۰ ح ۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۹۵ ح ۳۶۹۳؛ الوافی: ۶/ ۴۳۱

[5] ملاذ الاخیار: ۳/ ۶۲۲؛ الحبل المتین: ۱/ ۳۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۱۰۸؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۶۴؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۴۷۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۱۸۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۹۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۴۵؛ ریاض المسائل: ۱/ ۴۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۴۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۴۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۲۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۵۰۷؛ جواہر الکلام: ۵/ ۳۳۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۱۲۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۲۲۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۳۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۸۷

قول مؤلف:

یہ غسل مستحب یا افضل ہوگا واجب نہیں کیونکہ قبل ازیں احادیث میں یہ گزر چکا ہے کہ غسل کے بعد میت کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

{360} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَصَابَ يَدَيْهِ أَوْ بَدَنَهُ ثَوْبُ اَلْمَيِّتِ اَلَّذِي يَلِي جِلْدَهُ قَبْلَ أَنْ يُغَسَّلَ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ يَدَيْهِ أَوْ بَدَنِهِ فَوَقَّعَ إِذَا أَصَابَ يَدَكَ جَسَدُ اَلْمَيِّتِ قَبْلَ أَنْ يُغَسَّلَ فَقَدْ يَجِبُ عَلَيْكَ اَلْغُسْلُ.

۞ محمد بن حسن الصفاء کا بیان ہے کہ میں نے ان (یعنی امام حسن عسکری علیہ السلام) کی طرف خط لکھا (جس میں پوچھا) کہ اگر کسی شخص کا ہاتھ یا بدن اس کپڑے کو لگ جائے جو میت کو غسل دینے سے پہلے اس کے جسم سے ملا ہوا ہو تو کیا ہاتھ یا بدن کا دھونا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ جب تمہارا بدن (یا ہاتھ) میت کو اس کے غسل سے پہلے لگ جائے تو تم پر غسل (مس میت) واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

یعنی کپڑا لگنے سے یا اس کپڑے کو ہاتھ لگنے سے جو میت کو لگا ہوا ہو غسل واجب نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

{361} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ اَلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِغْتَسِلْ يَوْمَ اَلْأَضْحَى وَ اَلْفِطْرِ وَ اَلْجُمُعَةِ وَإِذَا غَسَّلْتَ مَيِّتاً وَلاَ تَغْتَسِلْ مِنْ مَسِّهِ إِذَا أَدْخَلْتَهُ اَلْقَبْرَ وَلاَ إِذَا حَمَلْتَهُ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیدالاضحیٰ، عیدالفطر، جمعہ اور میت کو غسل دینے کا غسل کرو اور جب میت کا جنازہ اٹھاؤ یا اسے قبر میں داخل کرتے وقت اسے مس کرو تو غسل نہ کرو۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۲۹ح۱۳۶۸؛ وسائل الشیعہ:۳/۲۹۷ح۳۶۹۶؛ الوافی:۶/۴۳۰؛ ذکری الشیعہ:۲/۹۵؛ المعتبر:۱/۳۴۸

[2] ملاذ الاخیار:۳/۴۲۲؛ مصباح البصیرۃ:۲/۱۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ:۲/۷۵؛ مشرق الشمسین:۳۱۹؛ جامع المدارک:۱/۱۶۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۷۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۱۹۲؛ فقہ الخلاف:۶/۱۹۳؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۶۵؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۴۷؛ الرسائل الفقہیہ:۱/۲۷۴؛ مجمع الفائدۃ:۱/۲۰۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۱/۵۲۱؛ مستند الشیعہ:۳/۶۳؛ مصباح الفقیہ:۷/۱۰۵؛ موسوعہ البرغانی:۲/۹۲؛ تفصیل الشریعہ:۴/۴۱۸؛ ریاض المسائل:۱/۴۸۰؛ موسوعہ الامام الخوئی:۸/۲۳۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۲/۴۴۸

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۰۵ح۲۷۳؛ وسائل الشیعہ:۳/۲۹۷ح۳۶۹۷و۳۰۶ح۳۴۱۶؛ الوافی:۶/۳۸۲؛ بحار الانوار:۷۸/۱۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{362} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَسَّ مَيْتَةً أَ عَلَيْهِ اَلْغُسْلُ قَالَ لاَ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ اَلْإِنْسَانِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک امام سے پوچھا کہ جو کسی مردار کو ہاتھ لگائے تو اس پر غسل واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہ صرف انسان (کے مردہ) کے لئے ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{363} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَمَسُّ اَلْمَيْتَ أَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْهَا قَالَ لاَ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ اَلْإِنْسَانِ وَحْدَهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبُهُ جَسَدَ اَلْمَيِّتِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَ اَلثَّوْبَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی مردار کو مس کرے تو کیا اس کو غسل کرنا پڑے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہ صرف اکیلے انسان کے لئے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے پوچھا جس کا کپڑا میت سے لگ جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کپڑے پر کچھ لگ جائے تو اسے دھوڈالے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار:۱/۴۰۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۱۷۳؛ فقہ الصادقؑ :۲/۵۰۵؛ مستند الشیعہ :۳/۶۲؛ جواھر الکلام:۵/۳۳۳؛ مدارک العروۃ:۶/۱۶؛ التنقیح فی شرح:۵/۶۴؛ فقہ الخلاف:۶/۲۰۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی:۲۲۰

[2] تہذیب الاحکام:۱/۴۳۰ح ۱۳۷۴؛ وسائل الشیعہ :۳/۲۹۹ح ۳۷۰۲؛ الوافی:۶/۴۳۱؛ ذکری الشیعہ :۲/۹۴

[3] ملاذ الاخیار:۳/۲۲۷؛ مصباح الفقیہ :۷/۱۰۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۱۳۲؛ مستمسک العروۃ:۳/۴۶۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۷/۴۵۸؛ مصباح الہدیٰ:۵ /۲۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶ /۴۸۳؛ المناظر الناضرۃ:۹ /۱۲۸؛ شرح العروۃ:۶ /۲۱۸؛ فقہ الخلاف:۶ /۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۲/۳۴۷؛ الحدائق الناضرۃ:۴/۳۴۷؛ الزبدۃ الفقہیہ :۱/۳۲۷؛ معتصم الشیعہ :۱/۳۸۰

[4] الکافی:۳/۱۶۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۲۷۶ح ۸۱۲؛ الاستبصار:۱/۱۹۲ح ۶۶۲؛ وسائل الشیعہ :۳/۲۹۹ح ۳۷۰۳؛ الوافی:۶/۲۰۸

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[1]

{364} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً وَ كَفَّنَهُ اِغْتَسَلَ غُسْلَ اَلْجَنَابَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل وکفن دے وہ غسل جنابت کی طرح غسل کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

قول مؤلف:

یعنی غسل مس میت کا طریقہ وہی ہے جس غسل جنابت کا ہے نیز واضح ہونا چاہیے کہ غسل جو بھی ہو اس میں صرف نیت کا فرق آئے گا لیکن غسل کرنے کے طریقے صرف دو ہی ہیں جو پہلے ذکر ہو چکے ہیں ان میں ایک غسل ترتیبی اور ایک ارتماسی ہے۔

﴿محتضر کے احکام﴾

{365} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ اَلشَّعِيرِيِّ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي تَوْجِيهِ اَلْمَيِّتِ تَسْتَقْبِلُ بِوَجْهِهِ اَلْقِبْلَةَ وَ تَجْعَلُ قَدَمَيْهِ مِمَّا يَلِي اَلْقِبْلَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کی توجیہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرو اور (وہ اس طرح ہوگا کہ) اس کے دونوں قدم (پاؤں) قبلہ کی طرف کردو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

---

[1] مہذب الاحکام: ۱/۷۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/۱۰۶؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۴۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۱۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۴۱۳؛ فقہ الخلاف: ۶/۲۱۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۶۳۴؛ دراسات فقہیہ: ۶۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۴۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۸۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۱۵؛ غنائیم الایام: ۱/۳۹۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۹۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۷۰؛ شرح العروۃ: ۶/۲۵۳؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/۶۴۵؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۸۶۸؛ کشف اللثام: ۲/۴۲۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۳۵؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۱۳۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۷

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۷ ح ۱۴۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۰ ح ۳۶۷۶؛ الوافی: ۶/۴۳۰

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۶۲۰؛ سند العروۃ: ۵/۶۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۸/۲۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۴۷۷؛ مصابیح الاحکام: ۲/۱۹۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۲۲۰

[4] الکافی: ۳/۱۲۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۳ ح ۲۶۲۵؛ الوافی: ۲۴/۲۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۵

[5] شرح العروۃ: ۶/۳۴۴؛ مصباح المنہاج: ۶/۱۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۸۳

{366} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا حَضَرْتَ الْمَيِّتَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلَقِّنْهُ شَهَادَةَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم موت سے پہلے کسی میت کے پاس جاؤ تو اسے اس شہادت (گواہی) کی تلقین کرو کہ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے [2]

{367} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّجُلَ عِنْدَ النَّزْعِ فَلَقِّنْهُ كَلِمَاتِ الْفَرَجِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ مَا تَحْتَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَوْ أَدْرَكْتُ عِكْرِمَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ لَنَفَعْتُهُ فَقِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِمَا ذَا كَانَ يَنْفَعُهُ قَالَ يُلَقِّنُهُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کی نزع کی حالت میں اس کے پاس جاؤ تو اسے کلمات فرج کی تلقین کرو جو یہ ہیں: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ مَا تَحْتَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمان کہ "اگر میں عکرمہ کو اس کی موت کے وقت پا لیتا تو اسے فائدہ پہنچاتا" کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ وہ اسے کیا فائدہ پہنچاتے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے اس (عقیدے) کی تلقین کرتے جس پر تم ہو۔ [3]

[1] الکافی: ۳/۱۲۱ح۱؛ تہذیب الاحکام ۱/۲۸۶ح۸۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۴ح۲۶۲۹؛ بحارالانوار: ۷۸/۲۴۳؛ الوافی: ۲۴/۲۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۲۱ح۱۶۰۳؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۱۹

[2] فقہ الصادقؑ: ۳/۱۵۹؛ ریاض المسائل: ۱/۷۴۳؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۲۸۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۴۰۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷۴۴، مراۃ العقول: ۱۳/۲۷۶

[3] الکافی: ۳/۱۲۲ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۸ح۸۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۹ح۲۶۴۵؛ عوالم العلوم: ۱۹/۴۱۳؛ الوافی: ۲۴/۲۳۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2]

{368} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَابُورَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي الْمَيِّتِ تَدْمَعُ عَيْنُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ ذَلِكَ عِنْدَ مُعَايَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَيَرَى مَا يَسُرُّهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرَى الرَّجُلَ يَرَى مَا يَسُرُّهُ وَ مَا يُحِبُّ فَتَدْمَعُ عَيْنُهُ لِذَلِكَ وَ يَضْحَكُ.

۞ یحییٰ بن سابور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی میت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ موت کے قریب اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ اپنے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معائنہ کرتا ہے اور دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدمی اس چیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جس سے محبت کرتا ہے تو اس (خوشی کی) وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ مسکراتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

قول مؤلف:

ہم نے اس موضوع کے متعلق کہ محتضر آئمہ معصومین علیہ السلام اور اصحاب کبار کی زیارت کرتا ہے نیز یہ کہ مومن اور کافر کی موت کیسے ہوتی ہے اور برزخ کے حالات کے متعلق بہت ساری احادیث اپنی کتاب ''عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومین'' میں درج کردی ہیں رجوع فرمالیا جائے۔

{369} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا عَسُرَ عَلَى الْمَيِّتِ مَوْتُهُ وَ نَزْعُهُ قُرِّبَ إِلَى مُصَلاَّهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ.

---

[1] المناضر الناضرة: ۷/ ۱۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۱۶۰؛ حاوی الاقوال جزائری: ۴/ ۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۹؛ الدر الباھر: ۸/ ۲۷؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۳۶۸؛ جواہر الکلام: ۴/ ۱۶؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۲۳؛ الشہادۃ الثالثہ سند: ۳۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۲۰۱؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/ ۲۸۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۴۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/ ۲۹

[2] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۵۰؛ شرح مازندرانی: ۲/ ۱۰۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/ ۱۹۲

[3] الکافی: ۳/ ۱۳۳ ح ۶؛ معانی الاخبار: ۱/ ۲۳۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۳۵ ح ۳۶۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/ ۱۲۱ ح ۱۲۹۲؛ مدینۃ المعاجز: ۳/ ۱۱۴؛ الوافی: ۲۴/ ۲۵۳؛ بحار الانوار: ۶/ ۱۸۲؛ کتاب الزھد: ۸۳؛ علل الشرائع: ۱/ ۳۰۶؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۳۰۳؛ المحتضر: ۳۹

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۱۷۰ (حسن کالصحیح)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کی موت اور جانکنی سخت ہو جائے تو اسے اس جگہ منتقل کیا جائے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{370} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ يَقُولُ لِابْنِهِ الْقَاسِمِ قُمْ يَا بُنَيَّ فَاقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِ أَخِيكَ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا حَتَّى تَسْتَتِمَّهَا فَقَرَأَ فَلَمَّا بَلَغَ: أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمْ مَنْ خَلَقْنَا قَضَى الْفَتَى فَلَمَّا سُجِّيَ وَخَرَجُوا أَقْبَلَ عَلَيْهِ يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ لَهُ كُنَّا نَعْهَدُ الْمَيِّتَ إِذَا نُزِلَ بِهِ يُقْرَأُ عِنْدَهُ يس. وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَصِرْتَ تَأْمُرُنَا بِالصَّافَّاتِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَمْ يُقْرَأْ عِنْدَ مَكْرُوبٍ مِنْ مَوْتٍ قَطُّ إِلَّا عَجَّلَ اللَّهُ رَاحَتَهُ.

سلیمان جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام اپنے بیٹے سے فرما رہے تھے: بیٹا! اٹھو اور اپنے (مرنے والے) بھائی کے سرہانے پوری سورہ صافات پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پڑھنا شروع کر دے اور جب وہ ''اھم اشد خلقاً ام من خلقنا''[3] تک پہنچے تو جوان قضا کر گیا پھر اس پر چادر ڈال دی گئی اور لوگ باہر نکل گئے تو (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بھائی) یعقوب بن جعفر صادق علیہ السلام آپ علیہ السلام کی طرف آئے اور عرض کیا: ہم نے تو میت سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جب اس کے پاس جاؤ تو سورۃ یٰسین والقرآن الحکیم پڑھو مگر آپ علیہ السلام نے ہمیں سورہ الصافات پڑھنے کی حکم دیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے! موت کی وجہ سے کسی بھی مصیبت زدہ آدمی کے پاس یہ سورہ پڑھی جائے تو اللہ اس کو جلدی راحت عطا کر دیتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{371} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: ثَقُلَ ابْنٌ

---

[1] الکافی: ۳/۱۲۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۷ ح ۱۳۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۳ ح ۲۶۵۲؛ الوافی: ۲۴/۲۳۹

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۲۸۲؛ منتھی المطلب: ۷/۱۳۴؛ مصباح المنہاج: ۶/۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۱۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۱۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸۲؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۱۹۳

[3] الصافات: ۱۱

[4] الکافی: ۳/۱۲۶ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۷ ح ۱۳۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۵ ح ۲۶۵۹؛ تفسیر البرہان: ۴/۵۸۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۹۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/۱۱۱؛ عوالم العلوم: ۲۱/۳۲۶؛ الوافی: ۲۴/۲۴۰

[5] مراۃ العقول: ۱۳/۲۸۲؛ الحبل المتین: ۱/۲۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۱۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۵۸

لِجَعْفَرٍ وَ أَبُو جَعْفَرٍ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ فَكَانَ إِذَا دَنَا مِنْهُ إِنْسَانٌ قَالَ لاَ تَمَسَّهُ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَزْدَادُ ضَعْفاً وَ أَضْعَفُ مَا يَكُونُ فِي هَذِهِ اَلْحَالِ وَ مَنْ مَسَّهُ عَلَى هَذِهِ اَلْحَالِ أَعَانَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى اَلْغُلاَمُ أَمَرَ بِهِ فَغُمِّضَ عَيْنَاهُ وَ شُدَّ لَحْيَاهُ اَلْحَدِيثَ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک بیٹے کی حالت غیر ہوگئی جبکہ امام محمد باقر علیہ السلام بھی مکان کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ پس جب کوئی آدمی اس کے قریب جاتا تو امام علیہ السلام فرماتے: اسے مس نہ کرنا ورنہ یہ پہلے سے زیادہ کمزور ہوجائے گا جو پہلے ہی بہت کمزور ہے اور جو شخص اسے اس حالت میں مس کرے گا تو وہ اس کی موت میں شریک ہوگا چنانچہ اس بچے کا انتقال ہوگیا تو امام علیہ السلام کے حکم سے اس کی آنکھیں بند کی گئیں اور اس کے جبڑے باندھ دیئے گئے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے [2] یا موثق ہے [3] یا صحیح ہے [4]

﴿مرنے کے بعد کے احکام﴾

{372} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اَلْخَالِقِ أَخِي شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : خَمْسٌ يُنْتَظَرُ بِهِمْ إِلاَّ أَنْ يَتَغَيَّرُوا اَلْغَرِيقُ وَ اَلْمَصْعُوقُ وَ اَلْمَبْطُونُ وَ اَلْمَهْدُومُ وَ اَلْمُدَخَّنُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ اشخاص ایسے ہیں کہ ان کا (دفن کے سلسلے میں) انتظار کیا جائے گا مگر یہ کہ ان میں کوئی تغیر واقع ہوجائے: (1) ڈوبا ہوا آدمی (2) بجلی زدہ آدمی (3) اسہال والا آدمی (4) جس پر دیوار گرے (5) جس کا دھوئیں کی وجہ سے دم گھٹ جائے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۹ ح ۸۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۸ ح ۲۶۶۵؛ عوالم العلوم: ۱۹/۲۲۱؛ الوافی: ۲۴/۲۴۲؛ بحارالانوار: ۴۶/۳۰۲؛ طب الآئمہ: ۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۴۵۲

[3] ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱؛ منتھی المطلب: ۷/۱۳۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۳۶؛ غنائم الایام: ۳/۳۴۷؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۱۰۷

[4] فقہ الطب والتضخم النقدی سند: ۴۷

[5] الکافی: ۳/۲۱۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۷ ح ۹۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۷۴ ح ۲۶۸۵؛ الخصال: ۳۰۰؛ الوافی: ۲۴/۳۴۵؛ بحارالانوار: ۷۸/۲۴۸؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۴۲ ح ۱۶۴۶

[6] مراۃ العقول: ۱۴/۱۴۳؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۲/۳۴۹؛ ریاض المسائل: ۱/۳۵۳؛ الفقہ ومسائل طبیہ: ۱/۱۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۱۶؛ جواہرالکلام: ۴/۲۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۴۳۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۹۷

قول مؤلف:

یعنی یہ کہ یا تو اس کے جسم میں بدبو پیدا ہو جائے یا ناک کا سرا ٹیڑھا ہو جائے یا کنپٹی اندر دھنس جائے یا کف دست اپنے بند سے اکھڑ جائے وغیرہ وغیرہ چنانچہ جب مذکورہ لوگوں کی موت کا یقین ہو جائے تب دفنایا جائے اور احادیث میں دو سے تین دن تک رکھنے کا ذکر آیا ہے لیکن اصل مقصد ان کی موت کا یقین ہونا ہے اور آج کے زمانے میں تو جدید آلات کے ذریعے با آسانی معلوم کیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

{373} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْعَبْدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَوَلَدُهَا فِي بَطْنِهَا قَالَ يُشَقُّ بَطْنُهَا وَيُخْرَجُ وَلَدُهَا.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ (زندہ) ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت کا پیٹ چاک کر کے (یعنی آپریشن کر کے) بچہ نکال لیا جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا موثق ہے [3]

قول مؤلف:

اور حسن یا صحیح ابن ابی عمیر کے آخر پر یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر پیٹ سی دیا جائے۔ [4]

{374} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَيُتْرَكُ وَحْدَهُ إِلاَّ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي جَوْفِهِ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مرنے والا مر جائے اور اسے اکیلا رکھ دیا جائے تو شیطان اس کے پیٹ میں (گھس کر) کھیلتا ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۱۵۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۳ ح ۱۰۰۵؛ الوافی: ۲۴/۳۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۷۰ ح ۲۶۷۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۸

[2] منتہی المطلب: ۷/۱۹۵؛ سند العروۃ: ۵/۳۶۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۵۸؛ البحوث الہامہ: ۲/۳۴۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۴۶۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۱۴۷؛ فقہ الطب والتضخم النقدی سند: ۷/۳

[3] المسائل المستحدثہ: ۱۵۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۷۶؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۶۱؛ الآراء الفقہیہ: ۱/۸۰

[4] الکافی: ۳/۲۰۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۹ ح ۲۶۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۲۹۔ مہذب الاحکام: ۴/۱۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۷۶

[5] الکافی: ۳/۱۳۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۰ ح ۸۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۶ ح ۲۶۶۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳؛ بحار الانوار: ۷۸/۲۴۷؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۳۷ ح ۱۶۳۱؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۲ ح ۳۹۶؛ فقہ الرضاؑ: ۱۶۸؛ الوافی: ۲۴/۲۸۲

تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے [1] لیکن اس پر عمل ہے اور اس کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ میت کو تنہا چھوڑنا مکروہ ہے۔ [2]

{375} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ يَرْفَعُهُ إِلَى ٱلصَّادِقِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَحْضُرُ ٱلْحَائِضُ وَ ٱلْجُنُبُ عِنْدَ ٱلتَّلْقِينِ إِنَّ ٱلْمَلاَئِكَةَ تَتَأَذَّى بِهِمَا .

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حیض والی عورت اور جنب آدمی تلقین کے وقت حاضر نہ ہوں کیونکہ ان سے ملائکہ کو اذیت ہوتی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث مرفوع ہے اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔ [4]

{376} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَمَرَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ بِالسِّرَاجِ فِي ٱلْبَيْتِ ٱلَّذِي كَانَ يَسْكُنُهُ حَتَّى قُبِضَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ثُمَّ أَمَرَ أَبُو ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي بَيْتِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ حَتَّى خَرَجَ بِهِ إِلَى ٱلْعِرَاقِ ثُمَّ لاَ أَدْرِي مَا كَانَ .

❂ عثمان بن عیسیٰ نے ہمارے بہت سارے اصحاب سے روایت کی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ جلانے کا حکم دیا جس میں امام (محمد باقر علیہ السلام) سکونت رکھتے تھے اور پھر یہ سلسلہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت تک برابر جاری رہا۔ پھر ایسا ہی حکم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت پر ان کے سکونتی مکان میں چراغ جلانے کے بارے میں دیا اور پھر امام علیہ السلام کے (قید ہو کر) عراق (بغداد) تشریف لے جانے تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے کچھ معلوم نہیں کہ اس (چراغ جلانے) کا کیا بنا۔ [5]

تحقیق:

حدیث معتبر ہے [6] یا ضعیف علی المشہور ہے [7] اور فتویٰ بھی موجود ہے کہ محتضر کے پاس چراغ جلانا چاہیے۔ [8]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۵۶

[2] توضیح المسائل سیستانی: ۹۳ف ۵۲۹؛ بشیر نجفی: ۱۴۳ف ۵۳۹؛ خمینی: ۹۷ف ۵۴۱؛ لنکرانی: ۱۲۶ف ۵۴۰؛ گلپایگانی: ۸۰ف ۵۴۶

[3] علل الشرائع: ۱/ ۲۹۸؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۳۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۶۷ح ۲۶۶۴؛ مستدرک الوسائل: ۲/ ۱۹۵ح ۱۷۸۴

[4] مذکورہ حضرات کا وہی فتویٰ ملاحظہ کیجئے

[5] الکافی: ۳/ ۲۵۱ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۸۹ح ۸۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۰ح ۴۵۰؛ الوافی: ۲۵/ ۵۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۶۹ح ۲۶۶۸؛ عوالم العلوم: ۲۰/ ۱۱۷۲؛ بحار الانوار: ۴۷/ ۷

[6] منتہی الآمال قمی: ۲/ ۱۸۲

[7] مراۃ العقول: ۱۴/ ۲۳۸

[8] مذکورہ حضرات کا ہی فتویٰ دیکھئے فقط ایک نمبر اگلا فتویٰ ہے۔

{377} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ذُكِرَ أَبُو سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيُّ فَقَالَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَانَ مُسْتَقِيماً قَالَ فَنَزَعَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَغَسَّلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ حَمَلُوهُ إِلَى مُصَلاَّهُ فَمَاتَ فِيهِ قَالَ وَ إِذَا وَجَّهْتَ اَلْمَيِّتَ لِلْقِبْلَةِ فَاسْتَقْبِلْ بِوَجْهِهِ اَلْقِبْلَةَ لاَ تَجْعَلْهُ مُعْتَرِضاً كَمَا يَجْعَلُ اَلنَّاسُ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ أَبُو بَصِيرٍ يَأْمُرُ بِالاِعْتِرَاضِ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ فَإِذَا مَاتَ اَلْمَيِّتُ فَخُذْ فِي جَهَازِهِ وَ عَجِّلْهُ.

❂ ذریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ابوسعید خدریؓ کا ذکر کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور حق پر مستقیم رہے تھے۔

نیز فرمایا: وہ تین دن تک حالت نزع میں رہے اور اُن کی اہلیہ نے اُن کو غسل دیا پھر اُن کو اُٹھا کر اُن کے جائے مصلہ پر رکھا تو وہ انتقال فرما گئے۔ نیز فرمایا جب میت (یعنی قریب المرگ) کو روبقبلہ کرو تو اس کے منہ کو قبلہ کی طرف کرو اور اسے اس طرح عرض (چوڑا ان میں) نہ لٹاؤ جس طرح عام لوگ لٹاتے ہیں۔ کیونکہ میں نے اپنے بعض لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور ابوبصیر بھی اعتراض کے ساتھ اسی کا حکم دیا کرتے تھے کہ جیسا کہ علی بن ابوحمزہ نے مجھے بتایا ہے۔ پھر فرمایا: پس جب بندے کی موت واقع ہو جائے تو پھر اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جلدی کرو۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

﴿غسل، کفن، نماز میت اور دفن کا وجوب﴾

قول مؤلف:

غسل، کفن، نماز میت اور دفن یہ سب کچھ واجب ہے اور اس سلسلے میں بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور آئندہ بھی گزریں گی اور ہم ان سب کے الگ الگ عنوانات کے تحت احکام بیان کریں گے۔

غسل میت کی کیفیت

{378} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: غُسْلُ اَلْمَيِّتِ وَاجِبٌ.

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۵ ح ۱۵۲۱؛ الوافی: ۲۴/۲۱۹ ح ۲۳۹۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۲ (مختصر)۔

[۲] ملاذ الاخیار: ۳/۳۰۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۷۸؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۳

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت واجب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{379} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ ثُمَّ اغْسِلْهُ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ غَسْلَةً أُخْرَى بِمَاءٍ وَ كَافُورٍ وَ ذَرِيرَةٍ إِنْ كَانَتْ وَ اغْسِلْهُ الثَّالِثَةَ بِمَاءٍ قَرَاحٍ قُلْتُ ثَلاَثَ غَسَلاَتٍ لِجَسَدِهِ كُلِّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَكُونُ عَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غُسِّلَ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ فَغَسِّلْهُ مِنْ تَحْتِهِ وَ قَالَ أُحِبُّ لِمَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ أَنْ يَلُفَّ عَلَى يَدِهِ الْخِرْقَةَ حِينَ يُغَسِّلُهُ.

✪ ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے آپ سدرہ سے غسل دو پھر اسی طرح دوسرا غسل دو اور یہ آب کافور سے اور اگر ہو سکے تو اس میں کچھ ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) بھی ڈال دو اور پھر اسے تیسرا غسل آب خالص سے دو۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ تینوں غسل پورے جسم کو دینے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: جب اسے غسل دیا جائے تو کیا اس پر کپڑا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ممکن ہو کہ اس کے اوپر قمیص ہو تو اس کے نیچے سے غسل دو۔

پھر فرمایا: میں غسل دینے والے کے لئے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ غسل دیتے وقت ہاتھ پر کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{380} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ غُسْلَ الْمَيِّتِ فَاجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ ثَوْباً يَسْتُرُ عَنْكَ عَوْرَتَهُ إِمَّا قَمِيصٌ وَ إِمَّا غَيْرُهُ

---

[1] الکافی: ۳/۰ ۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۴ح ۲۷۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۸۷ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۰۳ ۳ح ۱۰۷ ۳؛ الوافی: ۶/ ۷۷ ۳؛ الاستبصار: ۱/ ۹۷ح ۳۱۳

[2] حدیث نمبر 233 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] الکافی: ۳/ ۱۳۹ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۸ح ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۷۹ح ۲۶۹۴؛ الوافی: ۲۴/ ۳۱۷

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۰۴ ۳؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۱۷۲؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۴/ ۲۵۳؛ فقہ الصادقؒ: ۲/ ۳۶۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/ ۱۳۲؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/ ۲۲۹؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۴۵۶؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۳۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/ ۳۹۲؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۸۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۹۱؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۱۳۴؛ الفقہ المقارن: ۸۰؛ غنائم الایام: ۳/ ۰۳ ۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۵۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۹۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۶۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۱۴۶؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۹۲؛ تعلیقہ شریفہ علی فرائد الاصول: ۱/ ۲۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۱۱۹

ثُمَّ تَبْدَأُ بِكَفَّيْهِ وَرَأْسِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ بِالسِّدْرِ ثُمَّ سَائِرِ جَسَدِهِ وَابْدَأْ بِشِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَغْسِلَ فَرْجَهُ فَخُذْ خِرْقَةً نَظِيفَةً فَلُفَّهَا عَلَى يَدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ أَدْخِلْ يَدَكَ مِنْ تَحْتِ الثَّوْبِ الَّذِي عَلَى فَرْجِ الْمَيِّتِ فَاغْسِلْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غَسْلِهِ بِالسِّدْرِ فَاغْسِلْهُ مَرَّةً أُخْرَى بِمَاءٍ وَ كَافُورٍ وَ شَيْءٍ مِنْ حَنُوطِهِ ثُمَّ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ بَحْتٍ غَسْلَةً أُخْرَى حَتَّى إِذَا فَرَغْتَ مِنْ ثَلاَثٍ جَعَلْتَهُ فِي ثَوْبٍ ثُمَّ جَفَّفْتَهُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میت کو غسل دینے کا ارادہ کرو تو اس کی شرمگاہ پر کوئی پردہ ڈال دو جو اسے تم سے چھپالے چاہے قمیض ہو یا کوئی دوسرا کپڑا (پھر اس شرمگاہ کو دھونے کے بعد) اس کے ہاتھوں سے ابتداء کرو اور اس کے سر کو (منہ گردن سمیت) تین بار آب سدرہ سے غسل دو پھر سارے جسم کو غسل دو اور ابتداء دائیں جانب سے کرو (یعنی پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سے غسل دو) اور جب اس کی شرمگاہ کو دھونا چاہو تو اپنے بائیں ہاتھ پر صاف ستھرا (پاک) کپڑا لپیٹ لو اور پھر اسے اس کپڑے کے نیچے داخل کرو جو میت کی شرمگاہ پر رکھا ہے اور شرمگاہ کی طرف دیکھے بغیر اسے دھوؤ۔ پھر جب آب سدرہ سے غسل دے کر فارغ ہو چکو تو (اسی طرح) دوسرا غسل کافور کے آب سے دھوؤ اور اس میں اس کے حنوط سے بھی کچھ شامل کرو۔ پھر (اسی طرح) آخری غسل آب خالص سے دو یہاں تک کہ جب تینوں غسل سے فارغ ہو جاؤ تو (پاک) کپڑے میں لپیٹ کر اس کے جسم کو خشک کر دو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{381} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنِ الصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ تَبْدَأُ فَتَطْرَحُ عَلَى سَوْأَتِهِ خِرْقَةً ثُمَّ تَنْضَحُ عَلَى صَدْرِهِ وَ رُكْبَتَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ تَبْدَأُ فَتَغْسِلُ الرَّأْسَ وَ اللِّحْيَةَ بِسِدْرٍ حَتَّى تُنَقِّيَهُ ثُمَّ تَبْدَأُ بِشِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ بِشِقِّهِ الْأَيْسَرِ وَإِنْ غَسَلْتَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَلاَ بَأْسَ وَ تُمِرُّ يَدَكَ عَلَى ظَهْرِهِ وَبَطْنِهِ بِجَرَّةٍ مِنْ مَاءٍ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْهُمَا ثُمَّ بِجَرَّةٍ مِنْ كَافُورٍ يُجْعَلُ فِي الْجَرَّةِ مِنَ الْكَافُورِ نِصْفُ حَبَّةٍ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ثُمَّ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ ثُمَّ شِقُّهُ الْأَيْسَرُ وَ تُمِرُّ يَدَكَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ وَ تَنْصِبُ رَأْسَهُ وَ لِحْيَتَهُ شَيْئاً ثُمَّ تُمِرُّ يَدَكَ عَلَى بَطْنِهِ فَتَعْصِرُهُ شَيْئاً حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَخْرَجِهِ مَا خَرَجَ وَ يَكُونُ عَلَى يَدَيْكَ خِرْقَةٌ تُنَقِّي بِهَا دُبُرَهُ ثُمَّ مَيِّلْ بِرَأْسِهِ شَيْئاً

[1] الکافی: ۳/۱۳۸ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۷۹ ح۲۶۹۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۹ ح۸۷۴؛ الوافی: ۲۴/۳۱۷

[2] موسوعہ البرغانی: ۲/۲۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۵۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۳۸۱؛ الدر الباھر: ۳۰۲؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۵۶؛ وسائل العباد: ۱/۳۲۵؛ جواھر الکلام: ۴/۱۴۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۱۹؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۴۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۱۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۲۰؛ ریاض المسائل: ۱/۳۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۵/۱۷۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۸۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۱۳۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۸۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۶۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۸۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۲۳۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۲۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۸۷؛ منتھی المطلب: ۷/۱۵۴؛ تعلیقہ شریفہ علی فرائد الاصول: ۱/۲۹۶

فَتَنْفُضُهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَنْخِرِهِ مَا خَرَجَ ثُمَّ تَغْسِلُهُ بِجَرَّةٍ مِنْ مَاءِ ٱلْقَرَاحِ فَذَلِكَ ثَلاَثُ جِرَارٍ فَإِنْ زِدْتَ فَلاَ بَأْسَ وَ تُدْخِلُ فِي مَقْعَدَتِهِ مِنَ ٱلْقُطْنِ مَا دَخَلَ ثُمَّ تُجَفِّفُهُ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ ثُمَّ تَغْسِلُ يَدَيْكَ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَ رِجْلَيْكَ إِلَى ٱلرُّكْبَتَيْنِ ثُمَّ تُكَفِّنُهُ تَبْدَأُ وَ تَجْعَلُ عَلَى مَقْعَدَتِهِ شَيْئاً مِنَ ٱلْقُطْنِ وَ ذَرِيرَةً وَ تَضُمُّ فَخِذَيْهِ ضَمّاً شَدِيداً إِلَى أَنْ قَالَ: ٱلْجَرَّةُ ٱلْأُولَى ٱلَّتِي يُغْسَلُ بِهَا ٱلْمَيِّتُ بِمَاءِ ٱلسِّدْرِ وَ ٱلْجَرَّةُ ٱلثَّانِيَةُ بِمَاءِ ٱلْكَافُورِ يُفَتُّ فِيهَا فَتّاً قَدْرَ نِصْفِ حَبَّةٍ وَ ٱلْجَرَّةُ ٱلثَّالِثَةُ بِمَاءِ ٱلْقَرَاحِ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے تو میت کی شرمگاہ پر کپڑے کا ٹکڑا (ستر پوش) ڈالا جائے پھر اس کے سینہ اور گھٹنوں پر کچھ پانی ڈالا جائے (اور شرمگاہ کو دھونے کے بعد) اس کے سر اور داڑھی کو آب سدرہ سے غسل دیا جائے حتیٰ کہ وہ تر ہو جائے پھر اس کے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف کو دھویا جائے اور اگر اس کے سر اور داڑھی کو خطمی سے دھویا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور غسل دیتے وقت پانی کے ساتھ اس کی پشت اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا جائے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاؤ۔ پھر کافور کی تقریباً آدھی ٹکیا ایک مٹکے میں ڈال دو اور اس پانی سے اس کے سر اور داڑھی کو غسل دو پھر دائیں جانب اور بائیں جانب کو غسل دو اور تمام جسم پر (پانی کے ساتھ) ہاتھ پھیرتے جاؤ۔ نیز اس کے سر کو قدرے بلند کرو اور اس کے پیٹ کو ملو تاکہ اگر کچھ نکلنا ہے تو اپنے مخرج سے نکل جائے اور تمہارے ہاتھ پر کپڑے کا ٹکڑا لپیٹا ہونا چاہیے جس سے اس کی دبر کو صاف کر دو (دھو دو) پھر اس کے سر کو تھوڑا اسے ہلا دو تاکہ اگر کچھ نکلنا ہے تو اپنے مخرج سے نکل جائے۔ پھر اسے خالص پانی کے مٹکے سے غسل دے دو (جیسے پہلے دیا تھا) اور تین مٹکے ہوں یا اگر اس سے بھی زیادہ پانی استعمال کرو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی مقعد میں کچھ روئی رکھ دو پھر اسے ایک پاک صاف کپڑے سے خشک کر دو پھر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھو لو اور پھر اسے کفن دینے کی ابتداء کرو اور اس کی مقعد میں کچھ روئی اور ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) رکھ کر اوپر ران پیچ سے رانوں کو خوب کس کر باندھ دو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: میت کو تین مٹکوں سے غسل دیا جائے گا۔ ایک آب سدرہ، دوسرا آب سدرہ جو تقریباً آدھی ٹکیا ڈلی جائے گی اور تیسرا مٹکا خالص پانی کا ہوگا۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{382} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ ٱلْعَبْدَ ٱلصَّالِحَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ ٱلْمَيِّتِ أَ فِيهِ وُضُوءُ ٱلصَّلاَةِ أَمْ لاَ فَقَالَ غُسْلُ ٱلْمَيِّتِ يُبْدَأُ بِمَرَافِقِهِ فَيُغْسَلُ بِٱلْحُرُضِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۵ ح ۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۸۴ ح ۲۷۰۳؛ الوافی: ۲۴/۳۲۲

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۱۲۷؛ مصباح الہدیٰ فی شرح العروۃ: ۶/۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۹۹؛ جواہر الکلام: ۴/۱۶۸؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۵۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۶۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۵۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۳۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۱؛ فقہ الصادق: ۳/۳۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۳۰۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۰۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۸

ثُمَّ يُغْسَلُ وَجْهُهُ وَرَأْسُهُ بِالسِّدْرِ ثُمَّ يُفَاضُ عَلَيْهِ اَلْمَاءُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَلاَ يُغَسَّلَنَّ إِلاَّ فِي قَمِيصٍ يُدْخِلُ رَجُلٌ يَدَهُ وَيَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقِهِ وَيَجْعَلُ فِي اَلْمَاءِ شَيْئاً مِنْ سِدْرٍ وَشَيْئاً مِنْ كَافُورٍ وَلاَ يَعْصِرُ بَطْنَهُ إِلاَّ أَنْ يَخَافَ شَيْئاً قَرِيباً فَيَمْسَحُ مَسْحاً رَفِيقاً مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْصِرَ ثُمَّ يَغْسِلُ اَلَّذِي غَسَّلَهُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّنَهُ إِلَى اَلْمَنْكِبَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا كَفَّنَهُ اِغْتَسَلَ.

✿ یعقوب بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کو نماز کا وضو کرانا چاہیے یا نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت کو مرافق (شرمگاہ) سے شروع کرنا چاہیے اور اسے اشنان کے ساتھ دھونا چاہیے پھر اس کے سر اور چہرے کو بیری والے پانی کے ساتھ دھونا چاہیے پھر اس پر تین مرتبہ پانی ڈالنا چاہیے اور اسے قمیض کے نیچے سے ہی اس طرح غسل دینا چاہیے کہ آدمی اپنا ہاتھ اس میں داخل کرے اور قمیض کے اوپر سے پانی ڈالے اور پانی میں بیری کے کچھ پتے ملا لے اور کچھ کافور ملا لے اور اس کے پیٹ کو مت دبائے مگر یہ کہ اسے عنقریب کسی چیز کے باہر نکلنے کا خطرہ ہو تو اسے نرمی سے مل دے مگر دبانا نہیں ہے پھر غسل دینے والے کو کفن دینے سے پہلے اپنے ہاتھ کو کاندھوں سمیت تین مرتبہ دھو لینے چاہئیں پھر جب کفن پہنا لے تو غسل کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{383} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: غُسْلُ اَلْمَيِّتِ مِثْلُ غُسْلِ اَلْجُنُبِ وَإِنْ كَانَ كَثِيرَ اَلشَّعْرِ فَزِدْ عَلَيْهِ اَلْمَاءَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت غسل جنابت کے مثل ہے اور اگر میت کے بال زیادہ ہوں تو ان پر تین بار پانی ڈال دو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۶ ۴۴ ح ۴۴ ۱۴؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰۸ ح ۱ ۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۸۳ ح ۲۷۰۰؛ الوافی: ۲۴/ ۳۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۵۸؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۴/ ۳۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۲۷۶؛ جواہر الکلام: ۴/ ۱۹۲؛ مصباح المنہاج: ۶/ ۴۰۱؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳۶۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۳۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۱۷۸؛ المناظر الناضرۃ: ۷/ ۴۲۱؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۱۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۳۶۵؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۱۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۶۳؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۰۰؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/ ۶۵۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۳۰؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۸۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/ ۳؛ الدر الباھر: ۲۹۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۷ ح ۱۴۴۷؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰۸ ح ۴۷۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۹۲ ح ۵۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۸۶ ح ۲۴۰۸؛ الوافی: ۲۴/ ۳۲۷

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۶۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۵۰۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۱۹۶؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۴۹۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۵۲۰

{384} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ٱلْيَقْطِينِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْمَيِّتِ كَيْفَ يُوضَعُ عَلَى ٱلْمُغْتَسَلِ مُوَجَّهاً وَجْهُهُ نَحْوَ ٱلْقِبْلَةِ أَوْ يُوضَعُ عَلَى يَمِينِهِ وَ وَجْهُهُ نَحْوَ ٱلْقِبْلَةِ قَالَ يُوضَعُ كَيْفَ تَيَسَّرَ فَإِذَا طَهُرَ وُضِعَ كَمَا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ.

۞ یعقوب بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے میت کے بارے میں پوچھا کہ غسل دیتے وقت اسے کسی طرح رکھا جائے اسطرح روبقبلہ کرکے (کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں) یا دائیں کروٹ پر (عرض میں) لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کردیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس طرح ممکن ہو اسی طرح رکھا جائے اور جب پاک ہو چکے تو اس طرح رکھا جائے جیسے قبر میں رکھا جاتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{385} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْمَيِّتُ يُبْدَأُ بِفَرْجِهِ ثُمَّ يُوَضَّأُ وُضُوءَ ٱلصَّلاَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے تو میت کی شرمگاہ (دھونے) سے آغاز کیا جائے پھر اسے نماز والے وضو کی طرح وضو کرایا جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۹۸ح ۸۷۱؛ وسائل الشیعہ:۲/۴۹۱ح ۲۷۲۳؛ الوافی:۲۴/۳۲۷؛ مسند الامام الرضاؑ:۲/۴۱۵؛ ھدایۃ الامہ:۱/۲۵۲

[2] الحدائق الناضرۃ:۳/۴۴۹؛ دروس تمہیدیہ:۱/۱۰۲؛ الزبدۃ الفقہیہ:۱/۲۶۵؛ مصباح الھدیٰ:۶/۱۰۹؛ مہذب الاحکام:۴/۱۷؛ جامع المدارک:۱/۱۳۳؛ جواھر الکلام:۴/۱۴۵؛ مدارک الاحکام:۲/۸۶؛ ریاض المسائل:۱/۳۶۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۲۴۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۱۰۰؛ موسوعہ البرغانی:۲/۳۰؛ مستند الشیعہ:۳/۱۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۳۴؛ ملاذ الاخیار:۲/۴۸۱؛ شرح العروۃ:۹/۲۹۶؛ سند العروۃ:۵/۳۲۵؛ حدود الشریعہ:۲/۳۵۰؛ مصباح المنہاج:۶/۲۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۲/۵۴۴؛ فقہ الصادقؑ:۳/۲۶۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۴/۲۷۴؛ الدر الباھر:۳۰۰

[3] تہذیب الاحکام:۱/۳۰۲ح ۸۷۹؛ وسائل الشیعہ:۱/۴۹۱ح ۲۷۲۴؛ الوافی:۲۵/۳۲۴؛ الاستبصار:۱/۲۰۷ح ۷۲۷

[4] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۱۵۵؛ مہذب الاحکام:۳/۴۶۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۶/۳۷۹؛ الحدائق الناضرۃ:۳/۴۴۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۴/۲۸۰؛ فقہ الصادقؑ:۲/۳۶۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۸۸؛ کشف اللثام:۱/۲۰۱؛ عوالی اللئالی:۳/۳۶؛ منتھی المطلب:۷/۱۶۳؛ سند العروۃ:۵/۲۰۸؛ مدارک الاحکام:۲/۸۴؛ مستمسک العروۃ:۴/۱۶۲؛ ملاذ الاخیار:۲/۴۹۴

میت کو وضو کروانے کا استحباب مشہور ہے البتہ ابوالصلاح (حلبی) وجوب کے قائل ہوئے ہیں لیکن اگر وجوب پر محمول کیا جائے تو وضو والی احادیث دیگر کئی احادیث کے متعارض آجاتی ہیں جیسے کہ احادیث گزر چکی ہیں کہ غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اور غسل جنابت میں بالاتفاق وضو نہیں ہے لہٰذا استحباب پر محمول کرنا بہتر ہوگا ممکن ہے کہ اختیار پر محمول ہو یا یہ کہ ان کے معانی کچھ اور ہوں جیسا کہ فاصل کاشانی نے الوافی میں ان احادیث میں وارد لفظ وضو سے مراد میت کا منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھونا مراد لیا ہے جس پر وضو کا اطلاق کرنا درست ہے اور یہ جنابت کی بعض احادیث میں گزر چکا ہے بلکہ صرف ہاتھ دھونے پر بھی لفظ وضو کا اطلاق درست ہے جیسا کہ حدیث 2751 میں مذکور ہے (واللہ اعلم)

{386} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُغَسِّلُ مُؤْمِناً وَيَقُولُ وَهُوَ يُغَسِّلُهُ رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ إِلاَّ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بندۂ مومن کسی مومن (میت) کو غسل دے اور غسل دیتے وقت کہے: "رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ" تو اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{387} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا غَسَّلْتُمُ الْمَيِّتَ مِنْكُمْ فَارْفُقُوا بِهِ وَلاَ تَعْصِرُوهُ وَلاَ تَغْمِزُوا لَهُ مَفْصِلاً الْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اپنے کسی مرنے والے کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی کرو نہ اس کے پیٹ کو نچوڑو (دباؤ) اور نہ ہی اس کے جوڑوں کو دباؤ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{388} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ

---

[1] الکافی: ۳/۱۶۴ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۱ ح ۳۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۹۴ ح ۲۷۳۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۷۱ ح ۱۵۱۷؛ الاختصاص: ۲۶؛ بحارالانوار: ۷۸/۳۰۰؛ فلاح السائل: ۷۸؛ الوافی: ۲۴/۲۸۶

[2] مصباح المنہاج: ۶/۴۰۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۲۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۷ ح ۱۴۴۵؛ الاستبصار: ۱/۲۰۵ ح ۷۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۱ ح ۲۷۵۳؛ الوافی: ۲۴/۳۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۵۴

[4] سندالعروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۳۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۸۲؛ مصباح المنہاج: ۶/۲۷۳؛ جواہرالکلام: ۴/۱۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۹؛ تنقیح مبانی: ۷/۲۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/۳۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۳۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۴۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۸۲

يُسَخَّنُ اَلْمَاءُ لِلْمَيِّتِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میت کے لئے پانی گرم نہ کیا جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{389} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُمَسُّ مِنَ اَلْمَيِّتِ شَعْرٌ وَ لاَ ظُفُرٌ وَ إِنْ سَقَطَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاجْعَلْهُ فِي كَفَنِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ میت کے بال کاٹے جائیں اور نہ ناخن اتارے جائیں اور اگر خود بخود گر جائیں تو ان کو کفن میں رکھ دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{390} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلسِّقْطِ إِذَا اِسْتَوَتْ خِلْقَتُهُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَلْغُسْلُ وَ اَللَّحْدُ وَ اَلْكَفَنُ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذَلِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا اِسْتَوَى.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ساقط شدہ بچہ کی خلقت مکمل ہو چکی ہو (یعنی تقریباً چار ماہ کو ہو) تو کیا اس کے لئے غسل، لحد اور کفن واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب خلقت مکمل ہو جائے تو یہ سب باتیں واجب ہو جاتی ہیں۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۲ ح ۹۳۸؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۱۴۲ ح ۳۹۴؛ الکافی: ۳/۱۴۷ ح ۲؛ الوافی: ۲۴/۳۲۸؛ بحارالانوار: ۷۸/۲۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۹۸ ح ۲۷۴۳؛ الدعوات راوندی: ۲۵۳

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۴۱۲؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۲۸؛ الدر الباہر: ۱۰۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۳۱۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۱۸؛ ینابیع الاحکام: ۱/۹۰۲؛ منتھی المطلب: ۱/۲۶؛ ریاض المسائل: ۱/۷۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۳۹۴؛ المناظر الناضرۃ: ۱/۴۰۷؛ روضۃ المتقین: ۱/۳۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۲۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/۲۹۷؛ جواہر الکلام: ۱/۳۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/۲۷۹

[3] الکافی: ۳/۱۵۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۳ ح ۹۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۰ ح ۲۷۴۸؛ الوافی: ۲۴/۳۳۵

[4] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۵۴۰؛ سند العروۃ: ۵/۱۸۹؛ المبسوط فی فقہ: ۱/۱۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۷۷۳؛ جواہر الکلام: ۲/۵۴۰؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۱۶۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۵

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۹ ح ۹۶۲؛ الکافی: ۳/۲۰۸ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۱ ح ۲۴۵۴؛ الوافی: ۲۴/۳۴۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{391} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمُحْرِمِ يَمُوتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اَلرَّحْمَنِ بْنَ اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَاتَ بِالْأَبْوَاءِ مَعَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ هُوَ مُحْرِمٌ وَ مَعَ اَلْحُسَيْنِ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ اَلْعَبَّاسِ وَ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ صَنَعَ بِهِ كَمَا يُصْنَعُ بِالْمَيِّتِ وَ غَطَّى وَجْهَهُ وَلَمْ يُمِسَّهُ طِيباً قَالَ وَ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ .

❁ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم (جس نے احرام باندھا ہو) مرجائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام سفر حج پر تشریف لے جا رہے تھے جبکہ ان کے ہمراہ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر (طیار علیہ السلام) بھی تھے چنانچہ جب مقام ابواء پر پہنچے تو امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے عبدالرحمن کا انتقال ہوگیا جبکہ وہ حالت احرام میں تھے تو امام علیہ السلام نے اس کے ساتھ (از قسم غسل وکفن وغیرہ) وہی سلوک کیا جو عام مرنے والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے البتہ کسی قسم کی خوشبو (بشمول کافور) نہیں لگائی (یعنی حنوط نہیں کیا) اور اس کے چہرہ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں اسی طرح ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{392} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلَّذِي يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ أَ يُغَسَّلُ وَ يُكَفَّنُ وَ يُحَنَّطُ قَالَ يُدْفَنُ كَمَا هُوَ فِي ثِيَابِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بِهِ رَمَقٌ ثُمَّ مَاتَ فَإِنَّهُ يُغَسَّلُ وَ يُكَفَّنُ وَ يُحَنَّطُ وَ يُصَلَّى

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۵۶۵؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۳۶؛ المبسوط فی فقہ: ۱/۱۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۹۲؛ شرح العروۃ: ۸/۳۱۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۷۵؛ سند العروۃ: ۵/۴۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۴۲۲؛ کلمات سدیدۃ: ۱۴۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرۃ): ۱۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۳۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸۸؛ وسائل العباد: ۱/۳۲۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۵۰؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۳۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۱؛ معجم الاحادیث معتبرۃ: ۸/۵۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۴۴۹؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۵۸۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۶۴۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۷؛ جامع المدارک: ۱/۱۶۳؛ ریاض المسائل: ۱/۴۶۶

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۹ ح ۹۶۳ و ۵/۳۸۳ ح ۱۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۳ ح ۲۷۵۹؛ الوافی: ۱۲/۶۳۰

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۵۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۵۰۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۴۷۷؛ جواہر الکلام: ۴/۱۸۲؛ مستمسک العروہ: ۴/۱۳۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۰۷؛ ریاض المسائل: ۱/۴۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۵/۴۳۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۹۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۳۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۳۸۲

عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَّى عَلَى حَمْزَةَ وَ كَفَّنَهُ لِأَنَّهُ كَانَ قَدْ جُرِّدَ.

۞ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے (یعنی شہید) تو کیا اسے غسل و کفن دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا! انہی کپڑوں میں دفن کیا جائیگا جن میں وہ تھا مگر یہ کہ اس میں کچھ رمق حیات باقی ہو اور پھر (معرکہ جہاد کے بعد) جاں بحق ہو تو پھر اسے غسل و کفن بھی دیا جائے گا، حنوط بھی کیا جائے گا اور اس پر نماز (جنازہ) بھی پڑھی جائے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حمزہ علیہ السلام پر نماز پڑھی تھی اور ان کو کفن دیا تھا اس لئے کہ ان کے کپڑے (ملعونوں نے) اتار لئے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{393} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي اَلْجَوْزَاءِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ : وَ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحْتَرِقُ بِالنَّارِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَصُبُّوا عَلَيْهِ اَلْمَاءَ صَبّاً وَ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ .

۞ عمرو بن خالد جناب زید بن علی علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء کرام کے سلسلہ سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص آگ سے جل کر مرے تو اسے کس طرح غسل دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر پانی انڈیل دیا جائے (یعنی بدن کو ملا نہ جائے) اور نماز پڑھی جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{394} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ اَلْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ مَعَهُ رِجَالٌ نَصَارَى وَ مَعَهُ عَمَّتُهُ وَ خَالَتُهُ مُسْلِمَتَانِ كَيْفَ يُصْنَعُ فِي غُسْلِهِ

---

[1] الکافی: ۳/۲۱۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۱ ح ۹۶۹؛ الاستبصار: ۱/۲۱۲ ح ۷۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۹ ح ۲۷۷۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۹ ح ۴۴۷؛ بحارالانوار: ۷۹/۱۰؛ الوافی: ۲۴/۳۴۷

[2] مراۃ العقول: ۱۴/۱۴۴؛ سند العروہ: ۵/۱۷۳؛ منتہی المطلب: ۷/۱۸۰ و ۲۸۸؛ مقالات و مکتوبات قدیری: ۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۳۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۶۶؛ دراسات فقہیہ: ۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۳۳۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۱۸؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۰۲

[3] الکافی: ۳/۲۱۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۳ ح ۹۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۱۲ ح ۲۷۸۲؛ الوافی: ۲۴/۳۴۵

[4] مراۃ العقول: ۱۴/۱۵۷

قَالَ تُغَسِّلُهُ عَمَّتُهُ وَ خَالَتُهُ فِي قَمِيصِهِ وَ لاَ تَقْرَبُهُ اَلنَّصَارَى وَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهَا اِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَ مَعَهَا نِسَاءٌ نَصَارَى وَ عَمُّهَا وَ خَالُهَا مُسْلِمَانِ قَالَ يُغَسِّلاَنِهَا وَ لاَ تَقْرَبُهَا اَلنَّصْرَانِيَّةُ كَمَا كَانَتِ اَلْمُسْلِمَةُ تُغَسِّلُهَا غَيْرَ أَنَّهُ يَكُونُ عَلَيْهَا دِرْعٌ فَيُصَبُّ اَلْمَاءُ مِنْ فَوْقِ اَلدِّرْعِ قُلْتُ فَإِنْ مَاتَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ لَيْسَ مَعَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ لاَ اِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ مِنْ ذِي قَرَابَتِهِ وَ مَعَهُ رِجَالٌ نَصَارَى وَ نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُنَّ قَرَابَةٌ قَالَ يَغْتَسِلُ اَلنَّصْرَانِيُّ ثُمَّ يُغَسِّلُهُ فَقَدِ اُضْطُرَّ وَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ اَلْمُسْلِمَةِ تَمُوتُ وَ لَيْسَ مَعَهَا اِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَ لاَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهَا وَ مَعَهَا نَصْرَانِيَّةٌ وَ رِجَالٌ مُسْلِمُونَ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ قَالَ تَغْتَسِلُ اَلنَّصْرَانِيَّةُ ثُمَّ تُغَسِّلُهَا وَ عَنِ اَلنَّصْرَانِيِّ يَكُونُ فِي اَلسَّفَرِ وَ هُوَ مَعَ اَلْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ قَالَ لاَ يُغَسِّلُهُ مُسْلِمٌ وَ لاَ كَرَامَةَ وَ لاَ يَدْفِنُهُ وَ لاَ يَقُومُ عَلَى قَبْرِهِ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک مسلمان مرد سفر کی حالت میں مر گیا اور وہاں کوئی مسلمان مرد نہیں ہے البتہ نصرانی مرد موجود ہیں لیکن اس کی مسلمان خالہ اور پھوپھی موجود ہیں تو اس کو کیسے غسل دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی خالہ اور پھوپھی قمیض کے اوپر سے غسل دیں اور نصرانی اس کے قریب نہ جائیں

اور آپ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر میں مر جاتی ہے مگر اس کے ہمراہ کوئی مسلمان عورت نہیں ہے بلکہ نصرانی عورتیں موجود ہیں البتہ اس کا مسلمان ماموں اور چچا موجود ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دونوں (ماموں اور چچا) اس کو غسل دیں جس طرح مسلم عورتیں غسل دیتی ہیں مگر اس کے اوپر کپڑا ہونا چاہیے اور کپڑے کے اوپر سے پانی ڈالا جائے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی مسلمان مرد مر جائے اور اس کے پاس کوئی مسلمان مرد موجود نہ ہو اور نہ ہی کوئی مسلم رشتہ دار خاتوں موجود ہو بلکہ یا تو نصرانی مرد موجود ہوں یا وہ مسلمان عورتیں موجود ہوں ج سے اس (مرنے والے) کا کوئی رشتہ نہ ہو (یعنی قرابتدار نہ ہوں) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نصرانی غسل کرے گا پھر اسے غسل دے گا کیونکہ اب حالت اضطرار ہے۔

پھر امام علیہ السلام سے اس مسلمان عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مر جاتی ہے اور اس کے ساتھ نہ کوئی مسلمان عورت ہے اور نہ ہی قرابتدار مسلم مرد ہے البتہ نصرانی عورت موجود ہے اوور وہ مسلم مرد موجود ہیں جن سے اس (مرنے والی) عورت کی کوئی رشتہ داری (قرابتداری) نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نصرانی عورت خود غسل کر کے پھر اسے غسل دے گی۔ پھر آپ علیہ السلام سے اس نصرانی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو سفر میں مسلمانوں کے ساتھ ہو اور مر جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان نہ اسے غسل دے اور نہ اس کی عزت کرے اور نہ اسے دفن کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ [1]

---

[1] الکافی: ۱۵۹/۳ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۴۴۳/۱ ح ۹۹۷؛ الوافی: ۲۹۸/۲۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۵۵/۱ ح ۴۳۳

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{395} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلصَّلْتِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يُغَسِّلُ اِمْرَأَتَهُ قَالَ نَعَمْ مِنْ وَرَاءِ اَلثَّوْبِ لاَ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِهَا وَ لاَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهَا وَ اَلْمَرْأَةُ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا لِأَنَّهُ إِذَا مَاتَ كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ وَ إِذَا مَاتَتْ هِيَ فَقَدِ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَ لاَ نِسَاءٌ قَالَ تُدْفَنُ كَمَا هِيَ بِثِيَابِهَا وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَمُوتُ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ ذُو مَحْرَمٍ وَ لاَ رِجَالٌ قَالَ يُدْفَنُ كَمَا هُوَ فِي ثِيَابِهِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا مرد اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کپڑوں کے اوپر سے دے سکتا ہے اور اس کے بال اور دوسرے جسم پر نظر نہ کرے اور عورت (بھی) اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ جب وہ مرا تو وہ اس کی عدت میں ہے (یعنی ابھی اس کی بیوی ہے) لیکن جب عورت مر جائے تو مرد عدت نہیں رکھتا۔

اور امام علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر میں مر جاتی ہے اور اس کے ساتھ کوئی محرم اور کوئی عورت نہیں ہوتی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

اور پھر آپ علیہ السلام سے اس مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر میں مر جاتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی محرم اور کوئی مرد نہیں ہوتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بھی انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{396} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۳۸؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۲۴۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۶۸؛ سند العروۃ: ۵/ ۱۴۱؛ شرح العروۃ: ۹/ ۱۸۵؛ مصباح المنھاج: ۶/ ۵۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۱۸۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۴۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۸۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۵۹؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۴۳۳؛ المسائل الفقہیہ: ۱۲۲؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۲۰۲؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۱۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۳۹۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۶۱۴

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۰ ح ۱۴۲۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰۰ ح ۷۰۰؛ الوافی: ۲۴/ ۳۰۳

[3] موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۳۸۴؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۶۶؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۱۴؛ جامع المقاصد: ۱/ ۳۶۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۵۹؛ الدر الباھر: ۲۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/ ۳۵۸؛ جواھر الکلام: ۴/ ۴۹؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۶۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۵۶؛ البحوث الہامہ: ۳/ ۳۹۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/ ۲۳۵؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۱۷۸؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱/ ۱۹۷؛ مصباح المنھاج: ۶/ ۲۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۹۱؛ فقہ الصادق: ۳/ ۲۲۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۳۴۰

بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلصَّبِيِّ تُغَسِّلُهُ اِمْرَأَةٌ قَالَ إِنَّمَا يُغَسِّلُ اَلصِّبْيَانَ اَلنِّسَاءُ وَ عَنِ اَلصَّبِيَّةِ تَمُوتُ وَ لاَ تُصَابُ اِمْرَأَةٌ تُغَسِّلُهَا قَالَ يُغَسِّلُهَا رَجُلٌ أَوْلَى اَلنَّاسِ بِهَا .

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا بچے کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں بچوں کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں

پھر امام علیہ السلام سے بچی کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ مرگئی مگر غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہیں ملتی تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے وہ مرد غسل دے گا جو سب سے زیادہ اس کے قریب ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

ایسی صورت میں بچے اور بچی کی عمر کتنی ہونی چاہیے تو اکثریت نے تین سال تک کا حکم لگا ہے[3]۔ البتہ آقا سیستانی نے عمر کا تعین نہیں کیا بلکہ ممیز نہ ہونے کا حکم لگایا ہے[4]۔ اور شیخ صدوق نے کہا ہے کہ ہمارے شیخ محمد بن حسن نے اپنی کتاب جامعہ میں ایک ایسی لڑکی کے متعلق تحریر کیا ہے جو مردوں کے ساتھ سفر میں مرجاتی ہے تو آپ نے اس کے متعلق کہا کہ اگر وہ لڑکی پانچ یا چھ سال سے زیادہ کی تھی تو اس کو دفن کر دیا جائے اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا اور اگر وہ پانچ سال سے کم کی تھی تو اسے غسل دیا جائے گا اور پھر انہوں نے اسی معنی میں امام صادق علیہ السلام کی ایک حدیث ذکر کی جو حلبی سے مروی ہے۔[5]

اور امام صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے کہ عورتیں تین سال تک کے بچے کو غسل دے سکتی ہیں[6] اور اس کی سند میں اختلاف ہے یا تو یہ موثق ہے[7] یا قوی یا پھر مجہول ہے[8] (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۵ح ۱۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۲۷ح ۲۸۱۷؛ الوافی: ۲۴/۳۰۷

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۴؛ سند العروۃ: ۵/۱۵۰؛ فقہ الصادق ؒ: ۲/۳۴۷؛ جواھر الکلام: ۴/۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۴/۷۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/۱۸۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۱؛ شرح العروۃ: ۶/۴۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۵/۹۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۳۲۷؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۵۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۲۰۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۳۱۲؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۲۶۴

[3] توضیح المسائل آقا بشیر: ۶۱۴ف ۵۵۹؛ آقا لنکرانی: ۱۲۹ف ۵۶۰؛ آقا گلپائیگانی: ۸۲ف ۵۶۶؛ آقا صادق شیرازی: ۱۵۳ف ۶۱۰؛ آقا رستگار (فارسی) ۱/۱۸۰ف ۸۶۰؛ آقا کاشانی: ۱۴۱ف: ۴۶۷؛ آقا مظہر شیرازی: ۱۷ف ۱۷۷

[4] توضیح المسائل: ۹۶ف ۸۴۹

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۴ در آخر حدیث ۴۲۹

[6] الکافی: ۳/۱۶۰ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۴ح ۴۲۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۱ح ۹۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۲۶ح ۲۸۱۶

[7] روضۃ المتقین: ۲۰/۷۵۵

[8] مراۃ العقول: ۱۳/۳۴۰

{397} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلصَّلْتِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ٱلرِّزَامِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: يُغَسِّلُ ٱلْمَيِّتَ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِهِ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میت کو وہ غسل دے جو سب سے زیادہ اس کا قریبی (رشتہ دار) ہو[1]

تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔[2]

{398} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلْمَاءِ ٱلَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ ٱلْمَيِّتُ كَمْ حَدُّهُ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ حَدُّ غُسْلِ ٱلْمَيِّتِ يُغْسَلُ حَتَّى يَطْهُرَ إِنْ شَاءَ ٱللَّهُ قَالَ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُغَسَّلَ ٱلْمَيِّتُ وَ مَاؤُهُ ٱلَّذِي يُصَبُّ عَلَيْهِ يَدْخُلُ إِلَى بِئْرِ كَنِيفٍ أَوِ ٱلرَّجُلُ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَ ٱلصَّلاَةِ أَنْ يُصَبَّ مَاءُ وُضُوئِهِ فِي كَنِيفٍ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَلاَلِيعَ.

۞ محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ محمد بن حسن الصفاء نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف لکھا کہ غسل میت کے لئے پانی کی مقدار کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ غسل میت (میں پانی) حد یہ ہے کہ اسے اس قدر غسل دیا جائے کہ وہ پاک و پاکیزہ ہو جائے۔ ان شاء اللہ۔ اور امام علیہ السلام کی طرف یہ بھی لکھا کہ کیا یہ جائز ہے کہ جو پانی میت پر ڈالا جاتا وہ غلاظت والے کنویں (یعنی گٹر وغیرہ) میں ڈال دیا جائے یا وہ پانی جس سے آدمی نماز کا وضو کرتا ہے ایسی غلاظت میں ڈالا جائے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس قسم کا پانی اپنے گھر کے سوراخوں (چہ بچوں) میں ڈالنا چاہیے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۳۱۴ح۱۳۶۷؛من لایحضرہٗ الفقیہ:۱/۱۴۱ح۳۹۴؛وسائل الشیعہ:۲/۵۳۵ح۲۸۴۱؛الوافی:۲۴/۲۹۳؛بحارالانوار: ۷۸/۳۰۸؛فقہ الرضاؑ:۱۶۵

[2] ملاذ الاخیار:۳/۲۵۴؛سند العروۃ:۵/۱۰۸؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۶/۱۲۲؛لوامع صاحبقرانی:۲/۲۱۳ (موثق کالصحیح)

[3] الکافی:۳/۱۵۰ح۳؛من لایحضرہٗ الفقیہ:۱/۱۴۱ح۳۹۶؛تہذیب الاحکام:۱/۴۳۱ح۱۳۷۸؛الاستبصار:۱/۱۹۵ح۶۸۶؛وسائل الشیعہ:۲/۵۳۶ح۲۸۴۳؛ الوافی:۲۴/۳۱۲

[4] مراۃ العقول:۱۳/۲۲۳؛ملاذ الاخیار:۳/۲۲۸؛منتہی المطلب:۷/۱۵۹؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۶/۴۱۰؛کشف اللثام:۲/۲۵۵؛ذخیرۃ المعاد:۱/۸۴؛ ریاض المسائل:۱/۳۸۷؛ الدرالباھر:۳۰۱؛ مصباح الفقیہ:۵/۲۰۶؛ جواھر الکلام:۴/۱۴۷؛الحدائق الناضرۃ:۳/۴۶۴؛ مصباح الہدیٰ:۶/۱۱۲؛ جامع المدارک:۱/۱۳۷؛موسوعہ الامام الخوئی:۹/۲۴۴؛مستند الشیعہ:۳/۱۶۲

قول مؤلف:

وہ احادیث جن میں پانی کی کچھ مقدار معین کی گئی ہے تو وہ استحباب یا فضیلت پر محمول ہوگی (واللہ اعلم)

{399} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَيِّتِ هَلْ يُغَسَّلُ فِي الْفَضَاءِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَإِنْ سُتِرَ بِسِتْرٍ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کو کھلی فضا میں غسل دیا جاسکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے (یعنی جائز ہے) لیکن اگر پردہ ڈالا جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{400} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا كَيْفَ تُغَسَّلُ قَالَ مِثْلَ غُسْلِ الطَّاهِرَةِ وَ كَذَلِكَ الْحَائِضُ وَ كَذَلِكَ الْجُنُبُ إِنَّمَا يُغَسَّلُ غُسْلاً وَاحِداً فَقَطْ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نفاس کی حالت مرتی ہے تو اسے کیا غسل دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح جیسے پاک عورت کو دیا جاتا ہے اور یہی حکم حائض اور جنب کا ہے کہ ان کو صرف ایک غسل (میت) دیا جائے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

کچھ احادیث میں ہے کہ میت کو پہلے جنابت اور بعد میں غسل میت دیا جائے تو ممکن ہے کہ یہ اختیار پر فضیلت پر محمول ہوگا (واللہ اعلم)

{401} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ بَدَا مِنَ الْمَيِّتِ شَيْءٌ بَعْدَ غُسْلِهِ فَاغْسِلِ الَّذِي بَدَا

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۲ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۱ح۱۳۸۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۳۸ح۲۸۴۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۲ح۴۰۰؛ بحارالانوار: ۷۸/۲۸۸؛ قرب الاسناد: ۱۸۲؛ الوافی: ۲۴/۳۲۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۳۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۹

[3] الکافی: ۳/۱۵۴ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۲ح۱۳۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۴۰ح۲۸۵۱؛ الدعوات: ۲۵۵؛ الوافی: ۲۴/۳۳۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۹۳/۴۲۵

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۳۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۳۰؛ مصباح المنهاج: ۶/۶۰

مِنۡهُ وَلاَ تُعِدِ ٱلۡغُسۡلَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کو غسل دے چکنے کے بعد اگر کوئی چیز (نجاست وغیرہ) خارج ہو تو اس کو دھوڈالو اور غسل کا اعادہ نہ کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{402} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ إِبۡرَاهِيمَ عَنۡ أَبِيهِ عَنۡ نُوحِ بۡنِ شُعَيۡبٍ عَنۡ شِهَابِ بۡنِ عَبۡدِ رَبِّهِ عَنۡ أَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلۡتُهُ عَنِ ٱلۡجُنُبِ يُغَسِّلُ ٱلۡمَيِّتَ أَوۡ مَنۡ غَسَّلَ مَيِّتاً لَهُ أَنۡ يَأۡتِيَ أَهۡلَهُ ثُمَّ يَغۡتَسِلَ فَقَالَ سَوَاءٌ لاَ بَأۡسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَ جُنُباً غَسَلَ يَدَهُ وَ تَوَضَّأَ وَ غَسَّلَ ٱلۡمَيِّتَ فَإِنۡ غَسَّلَ مَيِّتاً ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى أَهۡلَهُ يُجۡزِئُهُ غُسۡلٌ وَاحِدٌ لَهُمَا.

❂ شہاب بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا جب آدمی میت کو غسل دے سکتا ہے یا جس شخص نے میت کو غسل دیا ہو اور ابھی غسل میت نہ کیا ہو وہ اپنی بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے یہ دونوں صورتیں برابر ہیں البتہ جب جنب ہو اور میت کو غسل دینا چاہے تو پہلے ہاتھ دھوئے اور وضو کرے پھر غسل دے اور غسل دینے والا اگر غسل مس میت سے پہلے مباشرت کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے پھر بیوی کے پاس جائے اور ہر دو صورت کے لئے صرف ایک غسل کافی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{403} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ إِبۡرَاهِيمَ عَنۡ أَبِيهِ عَنِ ٱبۡنِ أَبِي عُمَيۡرٍ عَنۡ بَعۡضِ أَصۡحَابِهِ عَنۡ أَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا خَرَجَ مِنَ ٱلۡمَيِّتِ شَيۡءٌ بَعۡدَ مَا يُكَفَّنُ فَأَصَابَ ٱلۡكَفَنَ قُرِضَ مِنۡهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کو کفن دے دینے کے بعد اگر اس سے کوئی چیز (نجاست وغیرہ) نکل آئے اور کفن پر لگ جائے تو اسے وہاں سے کاٹ دیا جائے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۹ ح ۱۴۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۴۲ ح ۲۸۵۸؛ الوافی: ۲۴/۳۳۷

[2] ملاذ الاخیار: ۲۶۴/۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۲۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۶۹/۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱۸۹/۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳۱/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰۲/۶؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۸۹/۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۷؛ جواھر الکلام: ۴/۲۴۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۷۷

[3] الکافی: ۳/۲۵۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۸ ح ۱۴۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۴۴ ح ۲۸۶۴؛ الوافی: ۶/۴۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۶۲

[4] مصباح المنہاج: ۳/۲۰۳؛ مفتاح الاصول: ۱۹۱/۲؛ معتصم الشیعہ: ۲۶۹/۱؛ شرح العروۃ: ۵/۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲ مفتاح البصیرۃ: ۵/۱۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۹/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۱۷۸؛ مراۃ العقول: ۲۳۶/۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۲۶۲/۳؛ مستند الشیعہ: ۳۹/۲

[5] الکافی: ۳/۱۵۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۰ ح ۱۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶ ح ۲۹۸۸؛ الوافی: ۲۴/۳۳۷

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

﴿کفن کے احکام﴾

{404} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْعِمَامَةُ لِلْمَيِّتِ مِنَ الْكَفَنِ هِيَ قَالَ لاَ إِنَّمَا الْكَفَنُ الْمَفْرُوضُ ثَلاَثَةُ أَثْوَابٍ أَوْ ثَوْبٌ تَامٌّ لاَ أَقَلَّ مِنْهُ يُوَارَى فِيهِ جَسَدُهُ كُلُّهُ فَمَا زَادَ فَهُوَ سُنَّةٌ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ خَمْسَةً فَمَا زَادَ فَمُبْتَدَعٌ وَ الْعِمَامَةُ سُنَّةٌ وَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِالْعِمَامَةِ وَ عُمِّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خ ل وَ بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ لَمَّا مَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ بِدِينَارٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ لَهُ حَنُوطاً وَ عِمَامَةً فَفَعَلْنَا.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ میت کو عمامہ باندھنا بھی کفن (کا حصہ) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ فرض کے تین کپڑے ہیں یا (اگر میسر نہ آسکیں تو) ایک بڑی چادر جو اس سے کم نہ ہو جس سے میت کا پورا بدن ڈھپ جائے پس اگر اس سے زائد ہو تو پانچ کپڑوں تک سنت ہے اور اس سے زائد بدعت ہے اور عمامہ سنت ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ کا حکم دیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی عمامہ باندھا گیا تھا۔

(راوی کہتا ہے کہ) ہم مدینہ میں تھے جب ابوعبیدہ الحزاء کا انتقال ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو ایک دینار دے کر ہماری طرف بھیجا اور حکم فرمایا کہ ہم اس کے لئے حنوط اور عمامہ خرید یں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

---

[1] مہذب الاحکام: ۴/۴۴؛ الدرالباھر: ۳۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸۷؛ سند العروہ: ۵/۲۴۳؛ مصباح المنھاج: ۶/۱۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۵ (حسن کالصحیح)

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۲ ح ۸۵۴؛ الکافی: ۳/۱۴۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶ ح ۲۸۶۷؛ الوافی: ۲۴/۳۵۹

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۷؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۲/۶۸۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۹/۱۳۱؛ مصباح الھدیٰ: ۶/۱۸۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۲/۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۹۴؛ جواھر الکلام: ۴/۲۱۴؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۴؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۱/۲۵۹؛ وسائل الشعباد: ۱/۳۳۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۹۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۸؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۲۹۱؛ جامع المدارک: ۱/۱۳۷؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۰۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۴۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۱۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۴۱۴؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۱۵؛ غنائم الایام: ۳/۴۱۹؛ الدرالباھر: ۳۰۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۵ و ۸۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۱۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۷۹

{405} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْكَفَنِ قَالَ تَأْخُذُ خِرْقَةً فَتَشُدُّ بِهَا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَ رِجْلَيْهِ قُلْتُ فَالْإِزَارُ قَالَ إِنَّهَا لاَ تُعَدُّ شَيْئاً إِنَّمَا تَصْنَعُ لِيُضَمَّ مَا هُنَاكَ لِئَلاَّ يَخْرُجَ مِنْهُ شَيْءٌ وَ مَا يُصْنَعُ مِنَ الْقُطْنِ أَفْضَلُ مِنْهَا ثُمَّ يُخَرَّقُ الْقَمِيصُ إِذَا غُسِّلَ وَ يُنْزَعُ مِنْ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْكَفَنُ قَمِيصٌ غَيْرُ مَزْرُورٍ وَ لاَ مَكْفُوفٍ وَ عِمَامَةٌ يُعَصَّبُ بِهَا رَأْسُهُ وَ يُرَدُّ فَضْلُهَا عَلَى رِجْلَيْهِ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں میت کو کیسے کفن دوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک پارچا (یعنی ران پیچ) لو اور اس سے میت کی مقعد کو (اس پر کچھ روئی رکھ کر) اور رانوں کو کس دو۔

میں نے عرض کیا: پھر ازار (لنگی) کی کیا ضرورت (یعنی اس کا کام تو ران پیچ سے لے لیا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ (کفن کی) کسی شئے میں شمار نہیں ہوتا ہے۔ یہ تو صرف اس لئے باندھا جاتا ہے تا کہ میت (کی مقعد) سے کچھ خارج نہ ہو اور (اسی طرح) جو روئی سے کام لیا جاتا ہے وہ اس سے بھی افضل ہے (حالانکہ وہ کفن کا حصہ تو نہیں ہے) پھر غسل دیتے وقت قمیض پھاڑ دو اور اسے پاؤں کی طرف سے اتار و۔

پھر فرمایا: پھر قمیض کفن ہے جس کے بٹن اور کف نہ ہوں اور ایک عمامہ جس سے میت کا سر باندھا جائے اور اس کا باقی ماندہ حصہ (قینچی کی مانند) اس کے سینے پر ڈال دو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

حدیث کے آخر میں شاید راوی کو اشتباہ ہوا ہے لیکن ہم نے ترجمہ میں صحیح لکھ دیا ہے (واللہ اعلم)

{406} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَتَبَ أَبِي فِي وَصِيَّتِهِ أَنْ أُكَفِّنَهُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ أَحَدُهَا رِدَاءٌ لَهُ حِبَرَةٌ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ ثَوْبٌ آخَرُ وَ قَمِيصٌ فَقُلْتُ لِأَبِي لِمَ تَكْتُبُ هَذَا فَقَالَ أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ النَّاسُ وَ إِنْ قَالُوا كَفِّنْهُ فِي أَرْبَعَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ فَلاَ تَفْعَلْ وَ عَمِّمْنِي بِعِمَامَةٍ وَ لَيْسَ تُعَدُّ الْعِمَامَةُ مِنَ الْكَفَنِ إِنَّمَا يُعَدُّ مَا يُلَفُّ بِهِ الْجَسَدُ.

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۴ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۸ ح ۸۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۸ ح ۲۸۷۴؛ الوافی: ۲۴/۳۶۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۳۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۳۱؛ الرسائل الفقیہ خواجوئی: ۲/۱۴۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۰۰؛ منتھی المطلب: ۷/۲۲۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۸؛ فقہ الصادق ؑ: ۳/۲۷۷؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۶۷۵؛ جواھر الکلام: ۴/۱۶۵؛ الدر الباھر: ۳۰۶؛ کشف اللثام: ۲/۲۷۶؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۸۶؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۲۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۳۷۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۴۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۰/۳۴۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۵۱؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۳۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۳۳

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے اپنی وصیت میں لکھا کہ میں ان کو تین کپڑوں میں کفن دوں جن میں سے ایک وہ چادر ہو جس میں وہ جمعہ کے دن نماز پڑھا کرتے تھے، ایک دوسرا کپڑا (یعنی لنگوٹی) اور ایک قمیض۔

میں نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے عرض کیا: آپ علیہ السلام یہ کیوں لکھوا رہے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے (یعنی مجبور کریں گے) کہ مجھے چار یا پانچ کپڑوں میں کفن دو تو ایسا مت کرنا اور مجھے عمامہ بھی بندھوانا اور عمامہ کفن میں شمار نہیں ہوتا بلکہ کفن صرف وہ شمار ہوتا ہے جس سے بدن لپیٹا جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{407} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يُكَفَّنُ ٱلرَّجُلُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ و دِرْعٍ وَ مِنْطَقٍ وَ خِمَارٍ وَلِفَافَتَيْنِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے اور عورت جب بڑی (قد کاٹھ والی) ہو تو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے (جن میں) ایک قمیض، ایک کمر بند، ایک دوپٹہ اور دو چادریں ہوں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{408} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ عَلاَءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۴ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۳ ح ۸۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹ ح ۲۸۷۶؛ بحار الانوار: ۴۶/۲۲۰؛ فقہ الرضاؑ: ۱۸۳؛ بہجۃ النظر فی اثبات الوصایہ: ۷۷؛ الوافی: ۲۴/۳۵۸؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۱۷۰؛ مستدرک الوسائل: ۲/۲۰۵ ح

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۴۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۵۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ) ۵/۲۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۳۴؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۱۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۹۲؛ کشف اللثام: ۲/۲۷۶؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۱۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۹۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۷۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۰۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۴۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۷۸؛ جامع المقاصد: ۱/۳۸۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۲؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۴

[3] الکافی: ۳/۱۴۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۴ ح ۹۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۸ ح ۲۸۷۵؛ الوافی: ۲۴/۳۵۹

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۳۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۳۲؛ سند العروۃ: ۵/۲۳۵؛ غنایم الایام: ۳/۴۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۱۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۰۴؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲/۵۵؛ الدالباہر: ۱/۳۱۳؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۴؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۷۵؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۰۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۳۵؛ کشف اللثام: ۲/۲۷۴؛ جواہر الکلام: ۴/۱۶۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۹۰؛ الدرالباہر: ۳۱۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۵۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۸۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۰/۳۲۷

مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُكَفِّنَهُ فَإِنِ ٱسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ فِي كَفَنِهِ ثَوْبٌ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ نَظِيفٌ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُكَفَّنَ فِيمَا كَانَ يُصَلِّي فِيهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو کفن دینے لگو تو اگر اس کے کفن میں وہ کپڑا شامل کر سکو جس پاک کپڑے میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا تو ضرور شامل کرو کیونکہ اس کپڑے میں کفن دینا مستحب ہے جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔[2]

{409} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ ثَوْبَا رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ٱللَّذَانِ أَحْرَمَ فِيهِمَا يَمَانِيَّيْنِ عِبْرِيٌّ وَ أَظْفَارٌ وَفِيهِمَا كُفِّنَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کپڑے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام باندھا کرتے تھے وہ عبری وظفار (یمن کے ایک مقام) کے (بنے ہوئے) تھے اور انہی میں (ایک اور کپڑے سمیت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفن دیا گیا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[4]

{410} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِذَا غَسَّلْتُمُ ٱلْمَيِّتَ مِنْكُمْ فَارْفُقُوا بِهِ وَلاَ تَعْصِرُوهُ وَلاَ تَغْمِزُوا لَهُ مَفْصِلاً وَلاَ تُقَرِّبُوا أُذُنَيْهِ شَيْئاً مِنَ ٱلْكَافُورِ ثُمَّ خُذُوا عِمَامَتَهُ فَانْشُرُوهَا مَثْنِيَّةً عَلَى رَأْسِهِ وَاطْرَحْ طَرَفَيْهَا مِنْ خَلْفِهِ وَ أَبْرِزْ جَبْهَتَهُ قُلْتُ فَالْحَنُوطُ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِ قَالَ يُوضَعُ فِي مَنْخِرِهِ وَ مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَ مَفَاصِلِهِ قُلْتُ فَالْكَفَنُ قَالَ تُؤْخَذُ خِرْقَةٌ فَيَشُدُّ بِهَا سُفْلَيْهِ وَيَضُمُّ فَخِذَيْهِ بِهَا لِيُضَمَّ مَا هُنَاكَ وَمَا يُصْنَعُ مِنَ ٱلْقُطْنِ أَفْضَلُ ثُمَّ يُكَفَّنُ بِقَمِيصٍ وَلِفَافَةٍ وَبُرْدٍ يُجْمَعُ فِيهِ ٱلْكَفَنُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اپنے کسی مردے کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی اختیار کرو، نہ اس کے پیٹ کو

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۹۲ح ۸۵۲؛من لایحضرہ الفقیہ:۱/۱۴۶ح ۴۱۳؛وسائل الشیعہ:۳/۱۵ح ۲۸۹۸؛الوافی:۲۴/۷۷۳؛الکافی:۳/۱۴۸ح ۴؛ ھدایۃ الامہ:۱/۲۶۹

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ):۷/۱۸۶؛روضۃ المتقین:۱/۳۸۱؛لوامع صاحبقرانی:۲/۲۳۹؛ملاذ الاخیار:۲/۴۶۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۳۳۴ح ۲۵۹۴؛الکافی:۴/۳۳۹ح ۲؛وسائل الشیعہ:۳/۱۶ح ۲۹۰۲؛الوافی:۱۲/۵۶۳

[4] الزبدۃ الفقہیہ:۳/۳۵۵؛مستند الشیعہ:۳/۱۸۷؛موسوعہ البرغانی:۲/۴۶؛جواھر الکلام:۴/۱۶۳؛مہذب الاحکام:۱۳۰/۱۳؛مصباح الہدیٰ:۶/۱۳۲؛ ریاض المسائل:۱/۳۸۵؛مجمع الفائدہ:۱/۲۱۷؛کشف اللثام:۵/۲۹۵؛رسائل فقہیہ:۳۵۰؛روضۃ المتقین:۴/۳۹۱؛منتھی المطلب:۱۰/۲۶۲؛مصباح الفقیہ:۵/۲۳۵؛ذخیرۃ المعاد:۲/۵۸۵؛فقہ الصادقؑ:۱۰/۳۲۵؛مراۃ العقول:۱۷/۸۲۷؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۵/۱۱

نچوڑ واور نہ ہی اس کے جوڑوں کو دباؤ اور اس کے کانوں میں کچھ بھی کافورمت لگاؤ۔ پھر اس کا عمامہ لے کر اس کے سر پر لپیٹو اور اس کے دونوں سروں کو اس کے دونوں طرف پیچھے سے نکال کر (آگے) ڈال دو اور اس کی پیشانی کو کھلا رکھو۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: حنوط کیسے کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے دونوں نتھنوں میں، اعضائے سجدہ اور جوڑوں پر ڈالا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: کفن کیسے دوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کا ایک ٹکڑا (ران پیچ) لے کر اس کے نچلے دھڑ پر ایسے طریقے سے باندھ دو کہ جس کے ذریعے اس کی دونوں رانیں باہم مل جائیں اور وہاں کی ہر چیز لپیٹ میں آجائے اور روئی سے بنا کپڑا افضل ہے۔ پھر اسے قمیض (کفنی) اور لنگ کا کفن دو اور اسے چادر دی جائے جس میں سارا کفن اکٹھا ہو جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے [2] یا صحیح ہے [3]

{411} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيُّ بْنُ اَلْحَكَمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ أَبِي أَوْصَانِي عِنْدَ اَلْمَوْتِ يَا جَعْفَرُ كَفِّنِّي فِي ثَوْبِ كَذَا وَ كَذَا وَ ثَوْبِ كَذَا وَ كَذَا وَ اِشْتَرِ لِي بُرْداً وَاحِداً وَ عِمَامَةً وَ أَجِدْهُمَا فَإِنَّ اَلْمَوْتَى يَتَبَاهَوْنَ بِأَكْفَانِهِمْ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے شہادت کے وقت مجھے وصیت فرمائی کہ اے جعفر علیہ السلام! مجھے فلاں فلاں کپڑے میں کفن دینا اور میرے لئے ایک عمدہ چادر اور عمامہ خریدنا کیونکہ مردے اپنے کفنوں پر فخر و ناز کریں گے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [5]

{412} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُثَنَّى اَلْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : اِلْبَسُوا اَلْبَيَاضَ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَ أَطْهَرُ وَ كَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ .

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۵ ح ۱۴۴۵؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰۵ ح ۷۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۴ ح ۲۹۵۶؛ الوافی: ۲۴/ ۳۶۶

[2] ملاذ الاخیار: ۳۹۵/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۲۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۱۴۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۵۷؛ جواھر الکلام: ۲/ ۴۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۲؛ مصباح الھدیٰ: ۶/ ۲۳۶

[3] مصباح المنھاج (الطہارۃ) ۶/ ۳۷۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۸۲

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۹ ح ۱۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹ ح ۲۹۶۹؛ الوافی: ۲۴/ ۳۷۷؛ عوالم العلوم: ۱۹/ ۴۵۲؛ بحار الانوار: ۸/ ۷ ۳۱۲؛ علل الشرائع: ۱/ ۳۰۱

[5] منتھی المطلب: ۷/ ۲۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۶۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۳۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۷۰

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید رنگ کا لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاک و پاکیزہ رنگ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{413} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَمَنُ اَلْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ اَلْمَالِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کفن کی قیمت تمام مال سے ادا کی جائے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{414} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: عَلَى اَلزَّوْجِ كَفَنُ اِمْرَأَتِهِ إِذَا مَاتَتْ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت مرجائے تو اس کا کفن اس کے شوہر پر (واجب) ہے[5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[6] یا معتبر ہے[7]

قول مؤلف:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے[8] لیکن اسی کے مطابق عمل ہے اور فتویٰ بھی موجود ہے[9] بلکہ خود علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ

---

[1] الکافی:۶/۴۴۵ح۱؛وسائل الشیعہ:۵/۲۶ح۵۷۹۲؛الفصول المہمہ:۲/۳۹؛الوافی:۲۰/۱۱۷؛مستدرک الوسائل:۳/۲۴۷ح۳۴۹۹

[2] مراۃ العقول:۱۷/۲۷۸؛التہذیب فی مناسک العمرۃ والحج:۲/۲۰۱

[3] تہذیب الاحکام:۱/۴۳۷ح۱۴۰۷؛وسائل الشیعہ:۳/۵۳ح۳۰۰۷؛الکافی:۷/۲۳ح۱؛من لایحضرہٗ الفقیہ:۴/۱۹۳ح۴۹۰

[4] ملاذ الاخیار:۳/۲۴۱؛ شرح العروۃ:۹/۱۱۷؛ مدارک الاحکام:۲/۱۱۸؛ منتھی المطلب:۷/۲۴۸؛ الموسوعہ الفقیہ:۸/۴۸؛ سندالعروۃ:۵/۲۵۳؛ غنایم الایام:۳/۴۴۷؛ روضۃ المتقین:۱۱/۵۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی:۲/۴۱۳؛ کشف اللثام:۲/۳۰۶؛فقہ الصادقؑ:۳/۴۳۳؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۲۷۷؛ حدودالشریعہ:۲/۲۵۷؛مصباح الہدیٰ:۶/۱۵۶؛مستمسک العروۃ:۴/۱۷۲؛وسائل العباد:۱/۳۳۳؛رسالہ فی منجزات المریض یزدی:۲۱۴؛

[5] تہذیب الاحکام:۱/۴۴۵ح۱۴۳۹و۹/۱۷۱ح۶۹۹؛وسائل الشیعہ:۳/۵۴ح۳۰۰۸؛الوافی:۲۴/۳۵۴؛الفقیہ:۴/۱۴۳

[6] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۲۱۹

[7] التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۲۷۹

[8] ملاذ الاخیار:۳/۲۵۵

[9] توضیح المسائل آقا سیستانی:۹۸ف۵۶۴؛آقا کاشانی:۱۴۴ف۴۸۳؛آقا بشیر:۱۴۹ف۵۷۵

حدیث ضعیف علی المشہور ہے اور فتوی اسی پر دیا گیا ہے [1]

{415} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ اَلْكَاتِبِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا يَمُوتُ وَلَمْ يَتْرُكْ مَا يُكَفَّنُ بِهِ أَشْتَرِي لَهُ كَفَنَهُ مِنَ اَلزَّكَاةِ فَقَالَ أَعْطِ عِيَالَهُ مِنَ اَلزَّكَاةِ قَدْرَ مَا يُجَهِّزُونَهُ فَيَكُونُونَ هُمُ اَلَّذِينَ يُجَهِّزُونَهُ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَلاَ أَحَدٌ يَقُومُ بِأَمْرِهِ فَأُجَهِّزُهُ أَنَا مِنَ اَلزَّكَاةِ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ إِنَّ حُرْمَةَ بَدَنِ اَلْمُؤْمِنِ مَيِّتاً كَحُرْمَتِهِ حَيّاً فَوَارِ بَدَنَهُ وَ عَوْرَتَهُ وَ جَهِّزْهُ وَ كَفِّنْهُ وَ حَنِّطْهُ وَ اِحْتَسِبْ بِذَلِكَ مِنَ اَلزَّكَاةِ وَ شَيِّعْ جَنَازَتَهُ قُلْتُ فَإِنِ اِتَّجَرَ عَلَيْهِ بَعْضُ إِخْوَانِهِ بِكَفَنٍ آخَرَ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يُكَفَّنُ بِوَاحِدٍ وَ يُقْضَى دَيْنُهُ بِالْآخَرِ قَالَ لاَ لَيْسَ هَذَا مِيرَاثاً تَرَكَهُ إِنَّمَا هَذَا شَيْءٌ صَارَ إِلَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلْيُكَفِّنُوهُ بِالَّذِي اُتُّجِرَ عَلَيْهِ وَ يَكُونُ اَلْآخَرُ لَهُمْ يُصْلِحُونَ بِهِ شَأْنَهُمْ.

✿ فضل بن یونس الکاتب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی مومن مرجائے اور کفن کے لئے کوئی رقم وغیرہ نہ چھوڑ جائے تو کیا میں زکوٰۃ کے پیسے سے اس کے لئے کفن خرید سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اہل وعیال کو اس قدر رقم دے دو جو اس کی تجہیز وتکفین کے لئے کافی ہو (تاکہ وہ خود انتظام کریں)۔ میں نے عرض کیا: اگر مرنے والے کی نہ اولاد ہو اور نہ کوئی اور ایسا رشتہ دار جو یہ اہتمام کرے تو پھر میں زکوٰۃ کی رقم سے اس کی تجہیز وتکفین کرسکتا ہوں (یا نہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام جعفر صادق علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے کہ مومن کی موت کے بعد اس کے جسم کا اسی طرح احترام ضروری ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھا لہٰذا اس کے بدن اور ستر کو ڈھانپو، اس کی تجہیز کرو، تکفین کرو، حنوط کرو اور یہ سب خرچہ زکوٰۃ کی رقم سے محسوب کرو اور اس کے جنازہ کی تشیع کرو۔

میں نے عرض کیا: (ادھر میں یہ سب انتظام کروں) ادھر کوئی (دینی) بھائی اسے کفن دے دے اور اس مرنے والے کے ذمہ کچھ قرضہ بھی ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ ایک کفن تو اسے دے دیا جائے اور دوسرے (کو فروخت کرکے اس) سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ یہ مال (کفن) کوئی اس کی چھوڑی ہوئی میراث نہیں ہے (جس سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے) یہ تو ایک مال ہے جو اس کی وفات کے بعد اسے ملا ہے۔ چنانچہ اس صورت میں یوں کیا جائے کہ جو کفن مومن بھائی نے دیا ہے وہ اس مرنے والے کو دیا جائے اور دوسرا اس کے مستحقین کو دے دیا جائے تاکہ وہ اس سے اپنی (مالی) پوزیشن کی اصلاح کرسکیں۔ [2]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۳/۱۵

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۵ ح ۱۴۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۵ ح ۳۰۱۰؛ قرب الاسناد: ۳۱۲؛ بحارالانوار: ۳۲۸/۷۸؛ الوافی: ۳۵۴/۲۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲۷۱/۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{416} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ فَالَّذِي يُغَسِّلُهُ يَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيُغَسِّلُهُ ثُمَّ يُكَفِّنُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يُغَسِّلُهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ مِنَ ٱلْعَاتِقِ ثُمَّ يُلْبِسُهُ أَكْفَانَهُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ٱلْحَدِيثُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کو غسل دینے والا غسل (مس میت) کرنے سے پہلے اسے کفن پہنا سکتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میت کو غسل دینے کے بعد کاندھوں تک ہاتھ دھو کر اسے کفن پہنائے پھر غسل کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{417} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنِ ٱلصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ: تَغْسِلُ يَدَيْكَ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَرِجْلَيْكَ إِلَى ٱلرُّكْبَتَيْنِ ثُمَّ تُكَفِّنُهُ تَبْدَأُ ٱلْحَدِيثُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھو لو پھر اسے کفن دینے کی ابتداء کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۵؛ الحدائق الناضرۃ؛ ۴/۶۷؛ غنائم الایام: ۳/۳۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۳۵؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۳۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۷۳؛ بدائع البحوث: ۳/۷۳؛ البحوث الہامہ: ۳/۲۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۶۰؛ شرح العروۃ: ۶/۳۶۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۵۶۵

[2] الکافی: ۳/۱۶۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۸ ح ۱۳۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۸۹ ح ۳۶۱۷؛ الوافی: ۶/۴۲۷؛ بحار الانوار: ۷۹/۴۴

[3] مہذب الاحکام: ۳/۳۲۹؛ جواہر الکلام: ۴/۱۹۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۴۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۶۸۲؛ وسائل العباد: ۱/۳۴۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۳۲؛ کشف اللثام: ۲/۲۸۶؛ الدر الباہر: ۳۱۰؛ مستمسک العروۃ: ۳/۴۶۵؛ شرح العروۃ: ۶/۲۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۳۷؛ دراسات فقہیہ: ۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۲۱۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۵۵؛ مستند الشیعہ: ۳/۶۰؛ شرح مازندرانی: ۲/۱۸۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۴۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۱۶

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۵ ح ۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۸۴ ح ۲۷۰۳؛ الوافی: ۲۴/۳۲۲

[5] حدیث نمبر 381 کی طرف رجوع کیجئے کہ یہ اسی حدیث کا حصہ ہے۔

{418} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ ٱلسَّلاَمُ فِي وَصِيَّةِ ٱلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَا عَلِيُّ لاَ تُمَاكِسْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ فِي شِرَاءِ ٱلْأُضْحِيَّةِ وَٱلْكَفَنِ وَٱلنَّسَمَةِ وَٱلْكِرَاءِ إِلَى مَكَّةَ ٱلْحَدِيثُ.

۞ رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علی علیہ السلام! چار چیزوں میں قیمت کرنے کے لئے جھگڑا نہ کرو: قربانی کا جانور، کفن، کسی جان (لونڈی اور غلام) کے خریدنے میں اور مکہ معظّمہ (حج کے لئے) جانے کے کرایہ میں۔[1]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[2]

{419} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلْعِمَامَةِ لِلْمَيِّتِ فَقَالَ حَنِّكْهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کے عمامہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے تحت الحنک رکھو(یعنی ٹھوڑی کے نیچے لاکر سینہ پر ڈال دو)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن ہے۔[5]

﴿حنوط کے احکام﴾

{420} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَفَّنْتَ ٱلْمَيِّتَ فَذُرَّ عَلَى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئاً مِنْ ذَرِيرَةٍ وَ كَافُورٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو کفن دو تو کفن کے ہر کپڑے پر کچھ ذریرہ اور کافور چھڑکو۔[6]

---

[1] من لایحضرہُ الفقیہ: ۴/ ۵۲ ۳ح ۸۲۴؛ الخصال: ۱/ ۲۴۵؛ السرائر: ۳/ ۶۱۵؛ بحار الانوار: ۹۶/ ۲۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۴۵۶ح ۲۲۹۸۴؛ مکارم الاخلاق: ۴۳۳؛ الوافی: ۲۶/ ۱۶۸

[2] روضۃ المتقین: ۱۸/ ۲۷۷ و ۲۰۲/ ۲۴۷

[3] الکافی: ۳/ ۱۴۵ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰۸ح ۸۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۲ح ۲۹۵۳؛ الوافی: ۲۴/ ۳۶۶

[4] مصباح الہدیٰ: ۶/ ۱۸۵

[5] مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۱۲

[6] الکافی: ۳/ ۱۴۳ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰۷ح ۸۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۵ح ۲۹۵۸؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۳۸؛ الوافی: ۲۴/ ۳۶۴

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{421} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُحَنِّطَ الْمَيِّتَ فَاعْمِدْ إِلَى الْكَافُورِ فَامْسَحْ بِهِ آثَارَ السُّجُودِ مِنْهُ وَمَفَاصِلَهُ كُلَّهَا وَرَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ وَعَلَى صَدْرِهِ مِنَ الْحَنُوطِ وَقَالَ حَنُوطُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ وَأَكْرَهُ أَنْ يُتْبَعَ بِمِجْمَرَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو حنوط کرنے کا ارادہ کرو تو کافور لیکر اس سے میت کے اعضائے سجدہ پر، اس کے جوڑوں پر، اس کے سر پر، اس کی ریش پر اور اس کے سینہ پر بطور حنوط مل دو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرد اور عورت کا حنوط ایک جیسا ہے۔

پھر فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میت کے پیچھے آتشدان لے جایا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے[3]

{422} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِي مَسَامِعِ الْمَيِّتِ حَنُوطاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کے کانوں میں حنوط نہ کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5] یا موثق ہے[6]

{423} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۳۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۶؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۷۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۳۰۰؛ وسوعہ البرغانی: ۲/۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۹۶؛ بقیۃ الہدۃ: ۲/۶۷۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۴۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۱۷؛ جواہر الکلام: ۴/۲۱۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۳۲

[2] الکافی: ۳/۱۴۳ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۷ح ۸۹۰؛ الاستبصار: ۱/۲۱۲ح ۷۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۲ح ۲۹۵۲؛ الوافی: ۲۴/۳۶۴

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۳۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۶؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱/۲۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۹۷؛ منتھی المطلب: ۷/۲۲۹؛ کشف اللثام: ۲/۲۸۲؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۱۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۵؛ جواہر الکلام: ۴/۲۴۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۶۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۴۲؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۹۶

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۸ح ۸۹۳؛ الاستبصار: ۱/۲۱۲ح ۷۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۷ح ۲۹۶۳؛ الوافی: ۲۴/۳۷۱

[5] الحدائق الناضرۃ: ۴/۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۸۹؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۴۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۷۶؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۱۵؛ ریاض المسائل: ۱/۴۱۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۲۴

[6] ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۸

اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَفَّنْتَ اَلْمَيِّتَ فَذُرَّ عَلَى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئاً مِنْ ذَرِيرَةٍ وَ كَافُورٍ وَ تَجْعَلُ شَيْئاً مِنَ اَلْحَنُوطِ عَلَى مَسَامِعِهِ وَ مَسَاجِدِهِ وَ شَيْئاً عَلَى ظَهْرِ اَلْكَفَنِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو کفن دینے لگو تو کچھ ذریرہ اور کافور اس کے ہر کپڑے پر چھڑکو اور کچھ مقدار حنوط میں سے میت کے کانوں پر، اس کے اعضائے سجدہ پر اور کچھ کفن کے اوپر لگادو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{424} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ رَأَيْتَ اَلْمَيِّتَ إِذَا مَاتَ لِمَ تُجْعَلُ مَعَهُ اَلْجَرِيدَةُ فَقَالَ يَتَجَافَى عَنْهُ اَلْعَذَابُ وَ اَلْحِسَابُ مَا دَامَ اَلْعُودُ رَطْباً إِنَّمَا اَلْحِسَابُ وَ اَلْعَذَابُ كُلُّهُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْرَ مَا يَدْخُلُ اَلْقَبْرَ وَ يَرْجِعُ اَلْقَوْمُ وَ إِنَّمَا جُعِلَتِ اَلسَّعَفَتَانِ لِذَلِكَ فَلاَ يُصِيبُهُ عَذَابٌ وَ لاَ حِسَابٌ بَعْدَ جُفُوفِهِمَا إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر میت کے ساتھ جریرہ (دوتر شاخیں) نہ رکھا جائے تو کیا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک وہ تر رہتا ہے مرنے والے سے عذاب وحساب دور رہتا ہے۔

پھر فرمایا: عذاب ایک ہی دن اسی گھڑی ہوتا ہے جب اسے قبر میں داخل کیا جاتا ہے اور لوگ چلے جاتے ہیں اور یہ سامان ہم اس لئے کرتے ہیں تاکہ اس سے عذاب ٹلا رہے اور ان دونوں کے خشک ہونے کے بعد حساب نہیں ہوگا انشاء اللہ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{425} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ اَلْقَاسِمِ إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ اَلثَّالِثِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يَسْأَلُهُ عَنِ اَلْمُؤْمِنِ يَمُوتُ فَيَأْتِيهِ اَلْغَاسِلُ يُغَسِّلُهُ وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ اَلْمُرْجِئَةِ هَلْ يُغَسِّلُهُ غُسْلَ اَلْعَامَّةِ وَ لاَ يُعَمِّمُهُ وَ لاَ يُصَيِّرُ مَعَهُ جَرِيدَةً فَكَتَبَ يُغَسِّلُهُ غُسْلَ اَلْمُؤْمِنِ وَ إِنْ كَانُوا حُضُوراً وَ أَمَّا اَلْجَرِيدَةُ فَلْيَسْتَخْفِ بِهَا وَ لاَ يَرَوْنَهُ وَ لْيَجْهَدْ فِي ذَلِكَ جَهْدَهُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۵ ح ۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵ ح ۲۹۵۹؛ الوافی: ۲۴/۳۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۵۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۳۰۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۲۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۶۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۶۱؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۵ ح ۴۱۰؛ الکافی: ۳/۱۵۲ ح ۴؛ الوافی: ۲۴/۳۸۳؛ بحار الانوار: ۶/۲۱۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰ ح ۲۹۱۸؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۱۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۰۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۷ ح ۹۵۵

[4] روضۃ المتقین: ۱/۳۷۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۰۹؛ جواہر الکلام: ۴/۲۳۴

۞ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ احمد بن القاسم نے امام علی نقی علیہ السلام کی طرف خط لکھا جس میں یہ پوچھا کہ مومن مرتا ہے اور غاسل اسے غسل دیتا ہے جبکہ وہاں مرجۂ (حنفیہ) کی ایک جماعت موجود ہے تو کیا وہ اسے (تقیۃً) عامہ (غیر شیعہ) کی طرح غسل دے اور عمامہ بھی بہ بندھوائے اور اس کے ساتھ جریدہ بھی نہ رکھے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ چاہے وہ لوگ وہاں موجود ہوں پھر بھی اسے مومن والا غسل دے اور رہا جریدہ تو وہ اسے ان سے چھپا کر رکھے کہ وہ دیکھ نہ سکیں چاہے چھوٹا سا رکھ دیں لیکن اسے ساتھ رکھنے میں پوری جدوجہد کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{426} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ: إِنَّ اَلْجَرِيدَةَ قَدْرُ شِبْرٍ تُوضَعُ وَاحِدَةٌ مِنْ عِنْدِ اَلتَّرْقُوَةِ إِلَى مَا بَلَغَتْ مِمَّا يَلِي اَلْجِلْدَ وَ اَلْأُخْرَى فِي اَلْأَيْسَرِ مِنْ عِنْدِ اَلتَّرْقُوَةِ إِلَى مَا بَلَغَتْ مِنْ فَوْقِ اَلْقَمِيصِ.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جریدہ (کم از کم) ایک بالشت ہونا چاہیے جو ایک دائیں طرف قمیص کے اندر جلد کے ساتھ ہنسلی کی ہڈی کے پاس رکھ کر جہاں تک پہنچ جائے اور دوسرا بائیں طرف قمیص کے اوپر ہنسلی کی ہڈی سے لے کر جہاں تک پہنچے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{427} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ وَ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْبُرْدُ لاَ يُلَفُّ بِهِ وَ لَكِنْ يُطْرَحُ عَلَيْهِ طَرْحاً فَإِذَا أُدْخِلَ اَلْقَبْرَ وُضِعَ تَحْتَ جَنْبِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: برد (یمانی) سے میت کو لپیٹا نہیں جائے گا بلکہ اسے میت کے اوپر رکھ دیا جائے گا پس جب اسے قبر میں داخل کیا جائے گا تو اسے اس کے رخساروں اور پہلو کے نیچے رکھا جائے گا۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۸ ح ۱۴۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۳ ح ۲۹۲۶؛ الوافی: ۲۴/۳۲۶؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۷۵

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۳؛

[3] الکافی: ۳/۱۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۶ ح ۲۹۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۹ ح ۸۹۴؛ الوافی: ۲۴/۳۸۴

[4] مستمسک العروۃ: ۴/۲۰۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۶۳؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۵؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۹۰؛ مہذب الاحکام: ۴/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۴۲؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۲۱؛ جواہر الکلام: ۴/۲۴۱؛ الدر الباھر: ۱/۳۱۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۱۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۱۱؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۱۷؛ کتاب الطہارۃ انصری: ۲/۱۱۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۹۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۶۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۲۷

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۸ ح ۱۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۴ ح ۲۹۵۷؛ الوافی: ۲۴/۳۱۷؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{428} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى اَلْفَقِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنْ طِينِ اَلْقَبْرِ يُوضَعُ مَعَ اَلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ أَمْ لاَ فَأَجَابَ وَ قَرَأْتُ اَلتَّوْقِيعَ وَ مِنْهُ نَسَخْتُ يُوضَعُ مَعَ اَلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ وَ يُخْلَطُ بِحُنُوطِهِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

✪ محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری کا بیان ہے کہ میں نے فقیہ (امام علیہ السلام) کو خط لکھا اور آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کیساتھ قبر میں (امام حسین علیہ السلام کی) قبر کی مٹی (خاک شفاء) کو رکھنا جائز ہے یا نہ؟

پس جو جواب آیا اور توقیع میں نے خود پڑھی اور یہ (حدیث) اسی کا حصہ ہے کہ (آپ علیہ السلام نے لکھا) خاک شفاء کو میت کے ساتھ اس کی قبر میں بھی رکھا جائے اور اس کے حنوط میں بھی ملایا جائے ان شاءاللہ۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

قول مؤلف:

نیز رجوع کیجئے حدیث نمبر 391 کی طرف جس میں حالت احرام میں مرنے والے کے لئے حنوط کے احکام کا ذکر ہوا ہے۔

﴿نماز میت کے احکام﴾

{429} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلصَّلاَةِ عَلَى اَلصَّبِيِّ مَتَى يُصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ إِذَا عَقَلَ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ مَتَى تَجِبُ اَلصَّلاَةُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ اِبْنَ سِتِّ سِنِينَ وَ اَلصِّيَامُ إِذَا أَطَاقَهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بچے پر کب نماز پڑھی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ نماز کو سمجھنے والا ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: اس پر نماز کب واجب ہوتی ہے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۹۲/۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۵۲/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۲/۳

[2] تہذیب الاحکام: ۷۶/۶ ح ۱۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۹/۳ ح ۲۹۴۶؛ بحارالانوار: ۱۳۳/۹۸؛ الوافی: ۱۵۳۱/۱۴؛ الاحتجاج: ۴۸۷/۲

[3] ملاذ الاخیار: ۱۸۹/۹؛ ریاض المسائل: ۴۳۸/۱؛ جواہر الکلام: ۳۰۴/۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۷۵/۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱۹۷/۷؛ مدارک الاحکام: ۱۴۰/۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۱؛ مستند الشیعہ: ۳۰۰/۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ چھ سال کا ہو جائے اور روزہ اس وقت کہ جب اس میں اس کے رکھنے کی طاقت ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{430} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ وَ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَنْبَغِي لِأَوْلِيَاءِ ٱلْمَيِّتِ مِنْكُمْ أَنْ يُؤْذِنُوا إِخْوَانَ ٱلْمَيِّتِ بِمَوْتِهِ فَيَشْهَدُونَ جَنَازَتَهُ وَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَيُكْتَسَبُ لَهُمُ ٱلْأَجْرُ وَ يُكْتَبُ لِلْمَيِّتِ ٱلاِسْتِغْفَارُ وَ يَكْتَسِبُ هُوَ ٱلْأَجْرَ وَ فِيمَا ٱكْتَسَبَ لَهُ مِنَ ٱلاِسْتِغْفَارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرنے والے کے سرپرستوں کو چاہیے کہ مرنے والے کے (دینی) بھائیوں کو اس کی موت کی اطلاع دیں تا کہ وہ نماز جنازہ میں حاضر ہو کر اس پر نماز پڑھ سکیں اور اس کیلئے دعا و استغفار کر سکیں تا کہ ان کے لئے اجر و ثواب اور میت کے لئے استغفار لکھا جا سکے اور وہ (میت) بھی ان کی وجہ سے (کہ ان کے اجر و ثواب کا باعث بنا) اور اس کے لئے ان کی دعا و پکار اور استغفار کی وجہ سے اجر حاصل کر سکے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{431} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّكْبِيرُ عَلَى ٱلْمَيِّتِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۷ ح ۴۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۹۸ ح ۴۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹۵ ح ۳۱۱۷؛ الکافی: ۳/ ۲۰۶ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۹ ح ۱۸۵۵؛ الوافی: ۲۵/ ۴۹۵؛

[2] روضۃ المتقین: ۱/ ۴۴۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۳۴۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۶۸۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۵۲؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۱۲؛ منتھی المطلب: ۷/ ۲۹۰؛ شرح العروۃ: ۹/ ۱۸۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/ ۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۴۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۲۹۲؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۶۰؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۰۲ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصوم): ۸/ ۱۲۸؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۲ ح ۱۴۷۰؛ الکافی: ۳/ ۱۶۶ ح ۱؛ علل الشرائع: ۱/ ۳۰۱؛ السرائر: ۳/ ۵۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۹ ح ۳۰۱۷؛ الوافی: ۲۴/ ۲۸۳؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۴۸؛ الدعوات: ۲۵۹؛ مکارم الاخلاق: ۳۶۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۷۰؛ منتھی المطلب: ۷/ ۲۶۷؛ جواہر الکلام: ۴/ ۲۷۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۳۶۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۵۱؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۱۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۲۵؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۸۰؛ الدر الباہر: ۳۲۴

[5] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۱۵ ح ۹۷۶؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۴ ح ۱۸۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۷۵ ح ۳۰۵۵؛ الوافی: ۲۴/ ۳۹۴ ح ۲۴۴۰۷

[6] ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۰۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۰؛ منتھی المطلب: ۷/ ۳۱۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۶۵

قول مؤلف:

نیز اس موضوع کے لئے حدیث نمبر 451 اور 455 کی طرف رجوع کیجئے۔

{432} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ وَ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى وَ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ قِرَاءَةٌ وَ لاَ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ تَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ وَ أَحَقُّ الْمَوْتَى أَنْ يُدْعَى لَهُ الْمُؤْمِنُ وَ أَنْ يَبْدَأَ بِالصَّلاَةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ محمد بن مسلم، زرارہ، معمر بن یحیٰی اور اسماعیل جعفی (سب) سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز جنازہ میں نہ قرأت ہے اور نہ ہی کوئی مقرر و معین دعا ہے پس جو چاہو مانگو اور مردے کا حق ہے کہ مومن اس کے لئے دعا کرے اور اس کی ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سے ہونی چاہیے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{433} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِصَلاَةِ رُكُوعٍ وَ لاَ سُجُودٍ وَ إِنَّمَا تُكْرَهُ الصَّلاَةُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوبِهَا الَّتِي فِيهَا الْخُشُوعُ وَ الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ لِأَنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز جنازہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ یہ رکوع اور سجود والی نماز نہیں ہے اور طلوع و غروب آفتاب کے وقت وہ نماز مکروہ ہوتی ہے جس میں خشوع اور رکوع و سجود ہوتا ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{434} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ

---

[1] الکافی: ۳/۱۸۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۲ ح ۹۹۸؛ الاستبصار: ۱/۴۷۰ ح ۱۸۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۸۸ ح ۳۰۹۷؛ الوافی: ۲۴/۴۴۵

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۵۱؛ مراۃ العقول: ۱۴/۶۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۶۷

[3] الکافی: ۳/۱۸۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۲ ح ۹۹۸؛ الاستبصار: ۱/۴۷۰ ح ۱۸۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹۰ ح ۳۱۵۷؛ الوافی: ۷/۴۳۷ و ۲۴/۴۱۲

[4] مراۃ العقول: ۱۴/۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳۰؛ منہاج الملۃ: ۱۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۰۵؛ کشف اللثام: ۳/۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۵۹؛ المحجۃ البیضا: ۱/۳۰۱؛ الدر الباھر: ۷/۴۵؛ التنقیح فی شرح: ۶/۵۳۳؛ ریاض المسائل: ۲/۲۳۹؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۱ ۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۵۱؛ جواہر الکلام: ۱۲/۱۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۳۰۵؛ مستند الشیعہ: ۴/۱۱۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۰۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۵۲؛ الصحابہ بین العدالۃ ول العصمۃ: ۴۹۴

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْجِنَازَةِ أَ يُصَلَّى عَلَيْهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ وَ تَحْمِيدٌ وَ تَسْبِيحٌ وَ تَهْلِيلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَ تُسَبِّحُ فِي بَيْتِكَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ صرف تکبیر و تسبیح اور تحمید و تحلیل ہے جس طرح تم اپنے گھر میں بغیر وضو کے تکبر و تسبیح کر سکتے ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا صحیح ہے[3]

{435} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ تَفْجَأُهُ اَلْجِنَازَةُ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ قَالَ فَلْيُكَبِّرْ مَعَهُمْ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو نماز جنازہ پڑھنی پڑ جاتی ہے جبکہ وہ باطہارت نہیں ہوتا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ یہ جواز یا اختیار پر محمول ہو کہ بغیر وضو اور بغیر طہارت کے نماز جنازہ پڑھے البتہ احادیث سے مستفادہ ہوتا ہے کہ باوضو ہونا اور باطہارت ہونا افضل ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ اگر جنازہ کا وقت گزر رہا ہو اور وضو نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے (واللہ اعلم)

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۳ ح ۴۷۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۰ ح ۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۰ ح ۳۱۶۰؛ الوافی: ۲۴/۱۹۴

[2] غنایم الایام: ۳/۴۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۱۰ و ۳۳۴؛ سند العروۃ: ۵/۲۹۶؛ مراۃ العقول: ۱۴/۳۸؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۵؛ جامع المدارک: ۱/۵۶۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۰۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۱۲۱؛ الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ: ۴۹۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۹۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۶۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۰۵؛ منتہی المطلب: ۷/۳۴۳؛ غنائم الایام: ۳/۴۸۴؛ لوامع الاحکام: ۲۶۰؛ مشارق الشموس: ۱/۱۵۹؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۷

[3] مفاتیح البصیرۃ: ۱/۶۶۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۴؛ مصابیح الاحکام: ۴/۱۲؛ دروس فقہ مظاہری: ۱۶۱۴؛ جواہر الکلام: ۷/۱۰

[4] الکافی: ۳/۱۷۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۰ ح ۳۱۵۸؛ الوافی: ۲۴/۱۹۴

[5] مراۃ العقول: ۱۴/۴۱؛ التعلیقات علیٰ شرح اللمعہ: ۱/۱۱۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۳۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۳۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۶۹

{436} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْحَائِضِ تُصَلِّي عَلَى ٱلْجِنَازَةِ قَالَ نَعَمْ وَلاَ تَصُفُّ مَعَهُمْ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض والی عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن دوسرے لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑی نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن (کالصحیح) ہے۔ [2]

{437} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يُصَلِّي عَلَى ٱلْجِنَازَةِ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِهَا أَوْ يَأْمُرُ مَنْ يُحِبُّ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنازہ پر وہ نماز پڑھائے جو سب لوگوں سے زیادہ اس سے قرابت رکھتا ہو یا جسے وہ حکم دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{438} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ٱلْمَرْأَةُ تَؤُمُّ ٱلنِّسَاءَ قَالَ لاَ إِلاَّ عَلَى ٱلْمَيِّتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَوْلَى مِنْهَا تَقُومُ وَسَطَهُنَّ مَعَهُنَّ فِي ٱلصَّفِّ فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرْنَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا عورت عورتوں کو نماز پڑھا سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ اس میت پر (پڑھا سکتی ہے) جس کا اس سے بڑھ کر کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو (پھر بھی اس طرح پڑھا سکتی ہے کہ) وہ ان کے درمیان صف میں کھڑی ہو اور تکبیر کہے اور باقی بھی ساتھ کہیں۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۹ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۴ح ۹۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۲ح ۳۱۶۵؛ الوافی: ۲۴/۴۲۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۷ح ۴۹۶

[2] مفتاح البصیرۃ: ۱/۲۱۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۱۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۳۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۲۵؛ المناظر الناضرۃ: ۱۲/۳۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۲۸؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۱۶؛ جواھر الکلام: ۱۲/۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۲۹۸؛ مراۃ العقول: ۱۴/۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۷۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۰۰؛ کشف اللثام: ۲/۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۶۴؛ مجمع الفائدہ: ۲/۴۴۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۴ح ۴۸۳؛ الکافی: ۳/۱۷۷ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۴ح ۳۱۷۰؛ الوافی: ۲۴/۴۱۵

[4] سند العروۃ: ۵/۱۰۰و۲۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۷۸؛ مراۃ العقول: ۱۴/۳۵؛ منتھی المطلب: ۷/۳۰۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۵۵

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۷ح ۱۷۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۳۱ح ۱۰۳۸؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۷ح ۳۱۷۹؛ الوافی: ۲۴/۴۱۸؛ الاستبصار: ۱/۴۲۷ح ۸۷۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{439} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ نَعَمْ.

✪ فضل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{440} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ وَقْتُ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَابْدَأْ بِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَبْطُوناً أَوْ نُفَسَاءَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز فریضہ کا وقت داخل ہوجائے تو نماز جنازہ سے پہلے اسے ادا کرو مگر یہ کہ مرنے والے کو اسہال کا مرض تھا یا حالت نفاس میں تھا یا اس جیسا کوئی اور مسئلہ تھا (کہ جس سے میت کو نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر پہلے جنازہ پڑھا جاسکتا ہے)۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔ [5]

{441} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ مَوْتَى كَيْفَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ قَالَ إِنْ كَانَ ثَلَاثَةً أَوِ اثْنَيْنِ أَوْ عَشَرَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّ عَلَيْهِمْ صَلَاةً وَاحِدَةً

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۰ ۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۲ ۶۳؛ سند العروۃ: ۵/ ۲۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۲۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۶۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۱۳ ۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۵۱ ۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۸ ۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۱ ۳؛ شرح العروۃ: ۶/ ۶۵ ۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۸۶ ۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۶ ۲۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۹۶؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۳ ۵۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۸ ۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۴۴ ۳؛ آیات الاحکام: ۴/ ۲۱۸؛ الحدائق الناضرہ: ۱۱/ ۱۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۹۲ ۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۵۳ ۳؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۱۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۵ ح ۳۷ ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰ ۳ ح ۹۹۲؛ الوافی: ۲۴/ ۱۱ ۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۷ ۴ ح ۱۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۲۲ ح ۳۱۹۰؛

[3] مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۴ ۴؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۳۴ ۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۵۰ ۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۴۹ ۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲ ۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۸۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۸ ۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۴۸ ۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۳/ ۴۴

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰ ۳ ح ۹۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۲۳ ح ۳۱۹۲؛ الوافی: ۲۴/ ۱۴ ۴

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۱۲

يُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ كَمَا يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ وَاحِدٍ وَ قَدْ صَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعاً يَضَعُ مَيِّتاً وَاحِداً ثُمَّ يَجْعَلُ الْآخَرَ إِلَى أَلْيَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ يَجْعَلُ رَأْسَ الثَّالِثِ إِلَى أَلْيَةِ الثَّانِي شِبْهَ الْمُدَرَّجِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ مَا كَانُوا فَإِذَا سَوَّاهُمْ هَكَذَا قَامَ فِي الْوَسَطِ فَكَبَّرَ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ يَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ إِذَا صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ وَاحِدٍ سُئِلَ فَإِنْ كَانَ الْمَوْتَى رِجَالاً وَ نِسَاءً قَالَ يَبْدَأُ بِالرِّجَالِ فَيَجْعَلُ رَأْسَ الثَّانِي إِلَى أَلْيَةِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الرِّجَالِ كُلِّهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ رَأْسَ الْمَرْأَةِ إِلَى أَلْيَةِ الرَّجُلِ الْأَخِيرِ ثُمَّ يَجْعَلُ رَأْسَ الْمَرْأَةِ الْأُخْرَى إِلَى أَلْيَةِ الْمَرْأَةِ الْأُولَى حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ فَإِذَا سَوَّى هَكَذَا قَامَ فِي الْوَسَطِ وَسَطَ الرِّجَالِ فَكَبَّرَ وَ صَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ وَاحِدٍ الْحَدِيثَ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص دو یا تین مرنے والوں پر (ایک ساتھ) نماز پڑھنا چاہے تو کس طرح پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرنے والے تین ہوں، دو ہوں، دس ہوں یا اس سے زیادہ ہوں تو ان سب پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھے اور صرف پانچ تکبیر پڑھے۔ جس طرح کہ اس میت پر پڑھتا ہے اور جو شخص ان سب پر اکٹھی نماز پڑھانا چاہے تو وہ ان جنازوں کو پہلے اس ترتیب کے ساتھ رکھے کہ ایک جنازہ کو رکھنے کے بعد دوسرے کے سر کو اس کے تہمند باندھنے کی جگہ کے بالمقابل رکھے پھر تیسرے کو دوسرے کی اسی جگہ پر بالمقابل رکھے اور اسی ترتیب سے سب کو رکھ کر ان کے درمیان کھڑا ہو جائے پھر اس طرح پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھے جس طرح ایک پر پڑھتا ہے۔

عرض کیا گیا کہ اگر مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو (کیا ترتیب ہوگی)۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے پہلی صف میں سابقہ ترتیب کے ساتھ مردوں کے جنازے رکھے جائیں پھر آخری مرد کے تہمند باندھے والی جگہ کے بالمقابل عورت کے جنازے کا سر رکھا جائے پھر دوسری عورت کے جنازے کا سر پہلی کی اسی جگہ کے بالمقابل رکھا جائے یہاں تک کہ جب سب کو اس طرح رکھنے سے فارغ ہو جائے تو پھر مردوں کے جنازوں کے وسط میں کھڑے ہو کر اس طرح نماز جنازہ پڑھے جس طرح کہ ایک میت پر پڑھتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{442} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُقَدَّمَ الرَّجُلُ

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۲ ح ۱۰۰۴؛ الاستبصار: ۱/۴۷۲ ح ۱۸۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۲۵ ح ۳۱۹۶؛ الوافی: ۲۴/۴۳۱

[2] مراۃ العقول: ۱۴/۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۵/۶۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۲۰؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۲۷۴؛ جواہر الکلام: ۱۲/۵۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۵۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۲۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۷۴۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۸۷؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۲۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۲۹۷

وَ تُؤَخَّرَ ٱلْمَرْأَةُ وَ تُقَدَّمَ ٱلْمَرْأَةُ وَيُؤَخَّرَ ٱلرَّجُلُ يَعْنِي فِي ٱلصَّلَاةِ عَلَى ٱلْمَيِّتِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پہلے مرد کی میت رکھی جائے پھر بعد میں عورت یا پھر مرد کی میت کو مؤخر کر کے عورت کی میت کو مقدم رکھا جائے اور نماز جنازہ پڑھی جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یعنی اس سے پچھلی حدیث میں یا دیگر احادیث میں جو ترتیب ذکر ہوئی وہ واجب نہیں ہے بلکہ اختیاری ہے (واللہ اعلم)

{443} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ كَبَّرُوا عَلَى جِنَازَةٍ تَكْبِيرَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَ وُضِعَتْ مَعَهَا أُخْرَى كَيْفَ يَصْنَعُونَ قَالَ إِنْ شَاءُوا تَرَكُوا ٱلْأُولَى حَتَّى يَفْرُغُوا مِنَ ٱلتَّكْبِيرِ عَلَى ٱلْأَخِيرَةِ وَ إِنْ شَاءُوا رَفَعُوا ٱلْأُولَى فَأَتَمُّوا مَا بَقِيَ عَلَى ٱلْأَخِيرَةِ كُلُّ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگ ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیریں پڑھ چکے تھے کہ ایک اور جنازہ لا کر وہاں رکھ دیا گیا تو اب وہ کیا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہیں تو پہلے جنازہ کو اسی جگہ باقی رکھیں حتیٰ کہ دوسرے کی (باقیماندہ) تکبیروں سے فارغ ہو جائیں اور اگر چاہیں تو اسے اٹھالیں اور دوسرے کی باقیماندہ تکبیریں مکمل کریں۔ ہر طرح ٹھیک ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{444} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ٱلْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۴ح ۱۰۰۹؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۳ح ۱۸۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۲۶ح ۳۲۰۰؛ الوافی: ۲۴/ ۴۳۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۹/۴۹۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۱۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۷۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۲۰۴؛ کشف اللثام: ۲/ ۳۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۳۳۱؛ ریاض المسائل: ۴/ ۵۵؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۴۲۱؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۶۲؛ جواھر الکلام: ۱۲/ ۶۷؛ ذکری الشیعہ: ۱/ ۴۵۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹/ ۳۴۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۵/ ۳۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۷ح ۱۰۳۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۲۹ح ۳۲۰۷؛ الکافی: ۳/ ۱۹۰ح ۱؛ الوافی: ۲۴/ ۴۶۷

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۲۲؛ سند العروۃ: ۵/ ۳۴۷؛ منتھی المطلب: ۷/ ۳۶۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۴۶۷؛ شرح العروۃ: ۹/ ۲۸۸؛ غنایم الایام: ۳/ ۵۱۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۴۰۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/ ۲۸۸؛ کشف اللثام: ۲/ ۳۲۷؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۹۰؛ مسند الشیعہ: ۶/ ۳۴۸؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۷۰؛ جامع المقاصد: ۱/ ۴۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۶؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۰۲؛ ریاض المسائل: ۴/ ۷۷؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۳۰۷؛ مفتاح الکرامہ: ۴/ ۲۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۴/ ۸۱

عَنِ الْمَصْلُوبِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ جَدِّي عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَلَّى عَلَى عَمِّهِ قُلْتُ أَعْلَمُ ذَلِكَ وَلَكِنِّي لاَ أَفْهَمُهُ مُبَيَّناً قَالَ أُبَيِّنُهُ لَكَ إِنْ كَانَ وَجْهُ الْمَصْلُوبِ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ وَإِنْ كَانَ قَفَاهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْسَرِ فَإِنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةً فَإِنْ كَانَ مَنْكِبُهُ الْأَيْسَرُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ وَإِنْ كَانَ مَنْكِبُهُ الْأَيْمَنُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْسَرِ وَكَيْفَ كَانَ مُنْحَرِفاً فَلاَ تُزَايِلَنَّ مَنَاكِبَهُ وَلْيَكُنْ وَجْهُكَ إِلَى مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلاَ تَسْتَقْبِلْهُ وَلاَ تَسْتَدْبِرْهُ الْبَتَّةَ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ وَقَدْ فَهِمْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهِمْتُ وَاللَّهِ.

۞ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے مصلوب (سولی پر لٹکے ہوئے) شخص پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میرے جد (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اپنے چچا (جناب زید علیہ السلام) پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔

میں نے عرض کیا: اس کا اجمالی علم تو ہے مگر اس کی کیفیت کا تفصیلی علم نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے کھول کر بیان کرتا ہوں۔ اگر مصلوب کا منہ قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے دائیں کاندھے کے پاس اور اگر اس کی گردن قبلہ کی طرف ہو تو پھر اس کے بائیں کاندھے کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھو کیونکہ مشرق و مغرب کے درمیان تمام قبلہ ہے اور اگر اس کا بایاں کاندھا قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے دائیں کاندھے کے پاس اور اگر اس کا دایاں کاندھا قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے بائیں کاندھے کے پاس کھڑے ہو کر پڑھو بہر حال وہ جس طرح بھی ٹیڑھا، ترچھا ہو تم اس کے کاندھوں کو اپنی جگہ سے نہ ہٹاؤ اور تمہارا منہ مشرق و مغرب کے درمیان ہونا چاہیے۔ نہ اسے بالکل سامنے رکھو اور نہ ہی اس کی طرف پشت ہو۔

ابو ہاشم کہتے ہیں: اب میں سمجھ گیا ہوں۔ انشاء اللہ بخدا سمجھ گیا ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{445} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي قَوْمٍ كَانُوا فِي سَفَرٍ لَهُمْ يَمْشُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مَيِّتٍ عُرْيَانٍ قَدْ لَفَظَهُ الْبَحْرُ وَهُمْ عُرَاةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِلاَّ إِزَارٌ أَوْ رِدَاءٌ كَيْفَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَهُمْ عُرَاةٌ لَيْسَ مَعَهُمْ فَضْلُ ثَوْبٍ يُكَفِّنُونَهُ بِهِ قَالَ يُحْفَرُ لَهُ وَيُوضَعُ فِي لَحْدِهِ وَيُوضَعُ اللَّبِنُ عَلَى عَوْرَتِهِ فَيُسْتَرُ بِاللَّبِنِ وَبِالْحَجَرِ ثُمَّ يُصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ يُدْفَنُ قُلْتُ فَلاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ إِذَا دُفِنَ قَالَ لاَ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ وَلاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهُوَ عُرْيَانٌ حَتَّى تُوَارَى عَوْرَتُهُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۷ ح ۱۰۲۱؛ الکافی: ۳/ ۲۱۵ ح ۲؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/ ۲۵۵؛ اثبات الھداۃ: ۴/ ۱۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۳۰ ح ۳۲۰۸؛ الوافی: ۲۴/ ۴۸۵؛ بحار الانوار: ۹/ ۷۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۲۹۱

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۲۴؛ شرح العروۃ: ۹/ ۲۶۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۳۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/ ۲۹۴؛ مراۃ العقول: ۴/ ۱۶۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۴۲۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۳/ ۱۰۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۲۹۲

✿ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگ سفر میں سمندر کے کنارے چل رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کی میت پر نظر پڑھی اور وہ ننگی تھی جبکہ یہ لوگ خود بھی ننگے تھے صرف کچھ رومال پاس تھے جن سے ستر کا کام لے رکھا تھا اور ان کے پاس فالتو کپڑا بھی نہیں تھا جس کا کفن دیتے پس اس صورت میں وہ کس طرح اس کی نماز جنازہ پڑھیں جبکہ وہ ننگا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کفن دینے پر قدرت نہیں رکھتے تو قبر کا گڑھا کھود کر اسے لحد میں اتاریں پھر کسی اینٹ یا پتھر یا مٹی وغیرہ سے اس کی شرمگاہ کو چھپائیں پھر اس پر نماز جنازہ پڑھیں بعد ازاں اسے دفن کر دیں۔

میں نے عرض کیا: اسے دفن کر کے ہی کیوں نہ نماز پڑھ لیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میت کے دفن ہونے کے بعد اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی ننگے پر نماز پڑھیں یہاں تک کہ اس کا ستر چھپا دیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{446} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ شَارِبُ ٱلْخَمْرِ وَ ٱلزَّانِي وَ ٱلسَّارِقُ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا فَقَالَ نَعَمْ.

✿ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شرابخور، زناکار اور چور (وغیرہ مسلمان) مرجائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷ ۳ح ۱۰۲۳؛ الکافی: ۳/۲۱۶ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۶ح ۴۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳۱ح ۳۲۰۹؛ الوافی: ۲۴/۴۸۷؛ المحاسن: ۲/۳۰۳؛ بحارالانوار: ۷۸/۳۸۳

[2] ملاذالاخیار: ۵/۶۲۵؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۶۰؛ شرح العروۃ: ۹/۲۶۷؛ جواھرالکلام: ۱۲/۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۴۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۸۷؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۴۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۹۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۸۸؛ جامع المدارک: ۲/۵۶۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۶۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۶؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۶۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۴؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۱۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۸ح ۱۰۲۴؛ الاستبصار: ۱/۴۶۸ح ۱۸۰۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۶ح ۴۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳۲ح ۳۲۱۱؛ الوافی: ۲۴/۴۸۱

[4] ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۷؛ البحوث الہامہ: ۲/۳۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۶۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۴۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۷۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۶؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۵/۲۲۲؛ ملاذالاخیار: ۵/۶۲۶؛ سند العروۃ: ۵/۲۷۹؛ شرح العروۃ: ۹/۱۸۵

{447} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ اَلْقَلاَنِسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَأْكُلُهُ اَلسَّبُعُ أَوِ اَلطَّيْرُ فَتَبْقَى عِظَامُهُ بِغَيْرِ لَحْمٍ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ يُغَسَّلُ وَ يُكَفَّنُ وَ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَ يُدْفَنُ فَإِذَا كَانَ اَلْمَيِّتُ نِصْفَيْنِ صُلِّيَ عَلَى اَلنِّصْفِ اَلَّذِي فِيهِ قَلْبُهُ.

✪ خالد بن ماد قلانسی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے درندے یا پرندے کھا گئے ہوں اور اسکی گوشت کے بغیر صرف ہڈیاں باقی ہوں تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے غسل و کفن دیا جائے، اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے اور اگر میت دو حصوں میں بٹی ہو تو اس حصے پر نماز پڑھی جائے جس میں دل ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{448} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ عَنِ اَلصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ وَجَدَ قِطَعاً مِنْ مَيِّتٍ فَجُمِعَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ دُفِنَتْ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کو ایک میت کے جسم کے کئی ٹکڑے ملے تو پہلے ان کو جمع کیا گیا پھر آپ علیہ السلام نے ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر انہیں دفن کر دیا گیا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{449} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ اَلشَّابَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى اَلْجِنَازَةِ تُصَلِّي عَلَيْهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ اِمْرَأَةً قَدْ دَخَلَتْ فِي اَلسِّنِّ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک نوجوان لڑکی کو گھر سے نکل کر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے نہیں جانا چاہیے مگر وہ عورت

---

[1] الکافی: ۲۱۲/۳ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۲۹/۳ح ۱۰۲۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۵۸/۱ح ۴۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۶/۳ح ۳۲۱۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۲؛ الوافی: ۴۸۹/۲۴

[2] مراۃ العقول: ۱۴۹/۱۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸۰/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴۱۶/۳؛ جواھر الکلام: ۱۰۷/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۴۸/۱؛ مستمسک العروۃ: ۱۱۶/۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱۷۴/۲؛ کشف اللثام: ۲۰۶/۲؛ مدارک الاحکام: ۷۳/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴۱/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۹۰/۱؛ مختلف الشیعہ: ۴۰۵/۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸۵/۲؛ مہذب الاحکام: ۴۵۲/۳؛ مستند الشیعہ: ۱۲۱/۳؛ غنائم الایام: ۳۹۸/۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲۰۴/۱؛ المناظر الناضرۃ کتاب الطہارۃ: ۳۶۸/۷؛ الدر الباھر: ۲۹۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۷/۱ح ۴۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۳۲۹/۳ح ۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۵/۳ح ۳۲۱۶؛ الوافی: ۴۹۲/۲۴

[4] مصباح المنہاج: ۲۸۲/۶؛ جواہر الکلام: ۱۱۰/۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴۱/۵؛ روضۃ المتقین: ۴۳۹/۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۶۲/۲؛ مہذب الاحکام: ۱۷۴/۴

(جاسکتی ہے) جو بزرگی میں داخل ہوچکی ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{450} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: حَضَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جَنَازَةَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ أَنَا مَعَهُ وَ كَانَ فِيهَا عَطَاءٌ فَصَرَخَتْ صَارِخَةٌ فَقَالَ عَطَاءٌ لَتَسْكُتِنَّ أَوْ لَنَرْجِعَنَّ قَالَ فَلَمْ تَسْكُتْ فَرَجَعَ عَطَاءٌ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ عَطَاءً قَدْ رَجَعَ قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ صَرَخَتْ هَذِهِ الصَّارِخَةُ فَقَالَ لَهَا لَتَسْكُتِنَّ أَوْ لَنَرْجِعَنَّ فَلَمْ تَسْكُتْ فَرَجَعَ فَقَالَ امْضِ بِنَا فَلَوْ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا شَيْئاً مِنَ الْبَاطِلِ مَعَ الْحَقِّ تَرَكْنَا لَهُ الْحَقَّ لَمْ نَقْضِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ وَلِيُّهَا لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ارْجِعْ مَأْجُوراً رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّكَ لاَ تَقْوَى عَلَى الْمَشْيِ فَأَبَى أَنْ يَرْجِعَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَذِنَ لَكَ فِي الرُّجُوعِ وَ لِي حَاجَةٌ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ امْضِ فَلَيْسَ بِإِذْنِهِ جِئْنَا وَ لاَ بِإِذْنِهِ نَرْجِعُ إِنَّمَا هُوَ فَضْلٌ وَ أَجْرٌ طَلَبْنَاهُ فَبِقَدْرِ مَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ الرَّجُلُ يُؤْجَرُ عَلَى ذَلِكَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ قوم قریش کے ایک آدمی کے جنازہ میں امام محمد باقر علیہ السلام تشریف لے گئے جبکہ میں بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ تھا اور عطا (مشہور تابعی) بھی وہاں موجود تھے اسی اثناء میں ایک عورت چیخی اور چلائی (یعنی بین کیے) تو عطا نے اسے کہا کہ خاموش ہوجاؤ ورنہ ہم لوٹ جائیں گے۔ مگر وہ خاموش نہ ہوئی پس عطا واپس چلے گئے۔ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ عطا چلے گئے ہیں۔

امام علیہ السلام نے پوچھا: کیوں چلے گئے ہیں؟

میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: چلو جنازہ کے ساتھ! اگر کسی باطل اور غلط کو دیکھ کر حق اور ٹھیک کام کو ترک کردیں تو اس طرح تو ہم کسی مسلمان کا حق ادا نہیں کرسکیں گے۔

پس امام علیہ السلام نماز جنازہ پڑھ چکے تو میت کے ولی نے عرض کیا: مولا علیہ السلام! آپ علیہ السلام تشریف لے جائیں۔ خدا آپ علیہ السلام کو اجروثواب عطا فرمائے گا۔ آپ علیہ السلام جنازہ کے ہمراہ نہیں چل سکیں گے۔ مگر امام علیہ السلام نے واپس لوٹنے سے انکار کردیا۔

میں نے عرض کیا: مولا علیہ السلام! جب خود ولی اجازت دے رہا ہے اور مجھے ایک کام بھی ہے جس کے بارے میں آپ علیہ السلام سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں (یعنی واپس چلیں)

مگر امام علیہ السلام نے فرمایا: (جنازہ کے ساتھ) چلو۔ ہم نہ ولی کی اجازت سے آئے ہیں اور نہ اس کی اجازت سے جائیں گے۔ ہم تو کسب فضیلت اور حصول اجروثواب کی خاطر آئے ہیں۔ چنانچہ جس قدر کوئی شخص جنازہ کی مشایعت کرے گا اسی قدر اجروثواب پائے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۳۳۳ح ۱۰۴۴؛ الاستبصار: ۱/۸۶ح ۱۸۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳۹ح ۳۲۳۰؛ الوافی: ۲۴/۴۰۹

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۶۳۵

گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

نمازمیت کا طریقہ:

{451} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْساً وَ صَلَّى عَلَى آخَرَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعاً فَأَمَّا الَّذِي كَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْساً فَحَمِدَ اللَّهَ وَ مَجَّدَهُ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَ دَعَا فِي الثَّانِيَةِ لِلنَّبِيِّ وَ دَعَا فِي الثَّالِثَةِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ دَعَا فِي الرَّابِعَةِ لِلْمَيِّتِ وَ انْصَرَفَ فِي الْخَامِسَةِ وَ أَمَّا الَّذِي كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعاً فَحَمِدَ اللَّهَ وَ مَجَّدَهُ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَ دَعَا لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيهِمُ السَّلاَمُ فِي الثَّانِيَةِ وَ دَعَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِي الثَّالِثَةِ وَ انْصَرَفَ فِي الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَدْعُ لَهُ لِأَنَّهُ كَانَ مُنَافِقاً .

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو اس پر پانچ تکبیریں کہیں جبکہ ایک اور جنازے پر نماز پڑھی تو اس میں چار تکبیریں کہیں۔ چنانچہ جس جنازے پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اس کی پہلی تکبیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد اور بزرگی بیان کی، دوسری تکبیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے دعا فرمائی، تیسری تکبیر میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا فرمائی، چوتھی تکبیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص میت کے لئے دعا فرمائی اور پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کی مگر جس پر نماز میں چار تکبیریں کہی تھیں اس کی پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد اور بزرگی بیان فرمائی، دوسری تکبیر کے بعد اپنے اور اہلبیت علیہم السلام کے لئے دعا فرمائی، تیسری تکبیر میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا فرمائی اور چوتھی تکبیر کہہ کر نماز ختم کر دی اور اس مردہ کے لئے دعا نہیں فرمائی کیونکہ وہ منافق تھا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۱ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۴۴ح ۱۴۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۴۰ح ۳۲۳۱؛ بحارالانوار: ۴۶/۳۰۰؛ عوالم العلوم: ۱۹/۲۴۳؛ الوافی: ۲۴/۲۰۶؛ مستدرک الوسائل: ۲/۲۹۷ح ۲۰۱۸؛ الدعوات: ۲۶۲

[2] معرفت الحدیث بہبودی: ۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳/۳۲۶؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۸؛ ملاذالاخیار: ۳/۲۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۷؛ مستندالشیعہ: ۳/۲۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۸۲؛ منتھی المطلب: ۷/۲۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۳۱۷ح ۹۸۳؛ الاستبصار: ۱/۴۷۵ح ۱۸۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۴ح ۳۰۲۹؛ الوافی: ۲۴/۴۰ ۲

[4] ملاذالاخیار: ۵/۶۰۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۲۱؛ مستندالشیعہ: ۶/۳۰۰

{452} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ تُكَبِّرُ ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تَقُولُ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ لاَ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ خَيْراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَ تَقَبَّلْ مِنْهُ وَ إِنْ كَانَ مُسِيئاً فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ زَاكِياً فَزَكِّهِ وَ إِنْ كَانَ خَاطِئاً فَاغْفِرْ لَهُ ثُمَّ تُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ثُمَّ تُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي عِلِّيِّينَ وَ اخْلُفْ عَلَى عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ وَ انْصَرِفْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز جنازہ کے (طریقہ کے) بارے میں فرمایا: تکبیر کہہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ لاَ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ خَيْراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَ تَقَبَّلْ مِنْهُ وَ إِنْ كَانَ مُسِيئاً فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پھر دوسری تکبیر کہو اور یہ پڑھو

اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ زَاكِياً فَزَكِّهِ وَ إِنْ كَانَ خَاطِئاً فَاغْفِرْ لَهُ

پھر تیسری تکبیر کہو اور یہ پڑھو

اَللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

پھر چوتھی تکبیر کہو اور یہ پڑھو

اَللَّهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي عِلِّيِّينَ وَ اخْلُفْ عَلَى عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

پھر پانچویں تکبیر کہو اور نماز ختم کر دو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

قول مولف:

نماز جنازہ کی تکبیروں میں خاص ذکر معین نہیں کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں مختلف اذکار مروی ہیں لہٰذا جس پر چاہے عمل

---

[1] الکافی: ۳/۱۸۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۱ ح ۳۰۲۲؛ الوافی: ۲۴/۴۵۱

[2] مہذب الاحکام: ۴/۷ ۱۲؛ مستمسک العروۃ الوثقیٰ: ۴/۸ ۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۰۰ ۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۹؛ مراۃ العقول: ۱۴/۵۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۳۳؛ کشف اللثام: ۲/۳۴۷

کرے (واللہ اعلم)

{453} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كَانَ مُسْتَضْعَفاً فَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ وَإِذَا كُنْتَ لاَ تَدْرِي مَا حَالُهُ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَأَهْلَهُ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَإِنْ كَانَ الْمُسْتَضْعَفُ مِنْكَ بِسَبِيلٍ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ عَلَى وَجْهِ الشَّفَاعَةِ لاَ عَلَى وَجْهِ الْوَلاَيَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مستضعف [1] کی نماز جنازہ پڑھو تو یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

اور اگر کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھ جس کا (مذہبی) حال نہیں معلوم نہ ہو تو پڑھو۔

اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَأَهْلَهُ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ

اور اگر مستضعف شخص تمہارے سبیل سے ہے (یعنی کسی قرابتداری، پڑوس، لین دین وغیرہ کی وجہ سے ربط و تعلق والا ہے) اس کے لئے بطور (عمومی) سفارش کے مغفرت طلب کرو نہ کہ ولایت کے طریقہ پر [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{454} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى عَدُوِّ اللَّهِ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلاَناً لاَ نَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ أَنَّهُ عَدُوٌّ لَكَ وَلِرَسُولِكَ اللَّهُمَّ فَاحْشُ قَبْرَهُ نَاراً وَاحْشُ جَوْفَهُ نَاراً وَعَجِّلْ بِهِ إِلَى النَّارِ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَوَلَّى أَعْدَاءَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ ضَيِّقْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ الْحَدِيث.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی دشمن خدا پر نماز جنازہ پڑھو تو (دعا کی بجائے بددعا کرتے ہوئے) یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ إِنَّ فُلاَناً لاَ نَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ أَنَّهُ عَدُوٌّ لَكَ وَلِرَسُولِكَ اللَّهُمَّ فَاحْشُ قَبْرَهُ نَاراً وَاحْشُ جَوْفَهُ نَاراً وَعَجِّلْ بِهِ إِلَى النَّارِ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَوَلَّى أَعْدَاءَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ ضَيِّقْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ [4]

---

[1] وہ شخص جو عقلی کمزوری، علم کی کمی یا ماحول معاشرہ کی تاریکی کی وجہ سے اولیا اللہ سے نہ محبت رکھتا ہو اور نہ عداوت رکھتا ہو۔ ایسے لوگوں کے حساب کتاب کے بارے ہم نے اپنی کتاب ''عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' میں تفصیل سے احادیث ذکر کی ہیں۔

[2] الکافی: ۳/۱۸۷ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۸ ح ۴۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۸ ح ۳۰۳۵؛ الوافی: ۲۴/۴۶۰

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۷۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۴/۶۵؛ کشف اللثام: ۲/۳۵۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۴۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۱۱؛ کفایۃ المحصلین: ۱/۱۰۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۳۳؛ مراۃ العقول: ۱۴/۶۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۱۱۵؛ روضۃ المتقین: ۱/۴۴۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۸۳؛ جواہر الکلام: ۶/۴۴۴؛ غنائم الایام: ۳/۴۸۱

[4] الکافی: ۳/۱۸۹ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۸ ح ۴۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۹ ح ۳۰۳۹؛ الوافی: ۲۴/۴۶۸

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{455} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ فَقَالَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَخَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ وَ أَمَّا الْمُنَافِقُ فَأَرْبَعٌ وَ لاَ سَلاَمَ فِيهَا.

۞ اسماعیل بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے نماز جنازہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے لئے پانچ تکبیریں اور منافق کے لئے چار ہیں اور اس میں سلام نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{456} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْساً يَرْفَعُ يَدَهُ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

۞ عبدالرحمن بن العرزمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ علیہ السلام نے پانچ تکبیریں پڑھیں اور ہر تکبیر کے وقت آپ علیہ السلام رفع یدین (ہاتھ بلند) کرتے تھے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{457} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَمَّنْ صُلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَإِذَا الْمَيِّتُ مَقْلُوبٌ رِجْلاَهُ إِلَى مَوْضِعِ رَأْسِهِ قَالَ يُسَوَّى وَ تُعَادُ الصَّلاَةُ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ

---

[1] کشف اللثام: ۲/ ۳۵۴؛ المناظر الناضرة (الصلاۃ): ۱۲/ ۴۳۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۴۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۳۵۳؛ ریاض المسائل: ۴/ ۶۱؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۴۹؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۴۴۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۳۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۹؛ مراۃ العقول: ۱۴/ ۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۹؛

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۹۲ ح ۴۳۹؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۷ ح ۱۸۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹۱ ح ۳۰۱۴؛ الوافی: ۲۴/ ۴۴۰

[3] مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۳۵۷؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۵۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۶۵؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۴۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۳۰۰

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۹۴ ح ۴۴۵؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۸ ح ۱۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹۲ ح ۳۰۱۹؛ الوافی: ۲۴/ ۴۴۹

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۷۹؛ مصباح الھدیٰ ۶/ ۴۱۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۸۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۳؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۵۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۳۴۴؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۳۳۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۳۲۵

قَدْ حُمِلَ مَا لَمْ يُدْفَنْ فَإِنْ دُفِنَ فَقَدْ مَضَتِ الصَّلاَةُ عَلَيْهِ وَ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَ هُوَ مَدْفُونٌ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص پر نماز جنازہ پڑھی گئی لیکن جب پیش نماز فارغ ہوا تو پتہ چلا کہ میت الٹی ہے اور جہاں اس کا سر ہونا تھا وہاں پاؤں تھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میت کو سیدھا کیا جائے اور نماز کا اعادہ کیا جائے اگرچہ جنازہ وہاں سے اٹھایا بھی جا چکا ہو جب تک کہ دفن نہ کر دیا جائے اور اگر دفن ہو جائے تو پھر وہی پڑھی ہوئی نماز کافی ہے اور مدفون پر نماز نہ پڑھی جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

نماز میت کے مستحبات:

{458} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مُصَلاَّهُ حَتَّى يَرَاهَا عَلَى أَيْدِي الرِّجَالِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جب کسی جنازہ پر نماز پڑھتے تو اس وقت تک اپنی جاءِ نماز سے نہیں ہٹتے تھے جب تک جنازہ کو لوگوں کے ہاتھوں پر نہیں دیکھ لیتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{459} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ الْمُنَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الصَّلاَةِ عَلَى الطِّفْلِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَ لَنَا سَلَفاً وَ فَرَطاً وَ أَجْراً .

۞ زید بن علی علیہ السلام نے اپنے آباء و طاہرین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام بچہ کی نماز جنازہ میں یہ (دعا) پڑھتے تھے۔

---

[1] الکافی: ۳ /۴/۱۷ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳ /۳۲۲ح ۱۰۰۴؛ وسائل الشیعہ : ۳ /۱۲۵ح ۳۱۹۶؛ الاستبصار: ۱ /۲/۷ ۴ح ۱۸۲۷؛ الوافی: ۲۴ /۴۳۱؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۳۶۳

[2] مراۃ العقول : ۱۴/ ۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۵ /۶۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۳۲۲و ۳۵۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶ /۳۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲ /۳۳۱؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳ /۲۷۴؛ جواھر الکلام: ۱۲ /۵۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ : ۱۱۷؛ مستند الشیعہ : ۶ /۳۱۳؛ فقہ الصادقؑ : ۳ /۳۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷ /۳۲۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰ /۴۳۷؛ مہذب الاحکام: ۴ /۱۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ : ۱ /۲۸۷؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۲۶؛ بغیۃ الہدۃ: ۲ /۲۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳ /۱۹۵ح ۴۴۸؛ وسائل الشیعہ : ۳ /۹۴ح ۳۱۱۶؛ الوافی: ۲۴ /۴۲۷

[4] ملاذ الاخیار: ۵ /۳۵۴

اَللّٰهُمَّ اِجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفاً وَفَرَطاً وَأَجْراً [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{460} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُصَلَّى عَلَى اَلْمَنْفُوسِ وَ هُوَ اَلْمَوْلُودُ اَلَّذِي لَمْ يَسْتَهِلَّ وَ لَمْ يَصِحْ وَ لَمْ يُوَرَّثْ مِنَ اَلدِّيَةِ وَ لاَ مِنْ غَيْرِهَا وَ إِذَا اِسْتَهَلَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَ وَرِّثْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: منفوس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور منفوس سے مراد وہ نومولود ہے جو پیدائش کے بعد آواز نکالے، نہ روئے اور نہ ہی چیخے اور نہ ہی وہ دیت (بالوالدین) وغیرہ کا وارث بنے گا اور اگر پیدائش کے بعد آواز نکالے تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے اور وارث بھی بنے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{461} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكَ اَلرَّجُلُ اَلتَّكْبِيرَةَ وَ اَلتَّكْبِيرَتَيْنِ مِنَ اَلصَّلاَةِ عَلَى اَلْمَيِّتِ فَلْيَقْضِ مَا بَقِيَ مُتَتَابِعاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز جنازہ کی صرف ایک یا دو تکبیریں پا سکے تو بعد میں باقیماندہ تکبیروں کو پے در پے (یعنی دعائیں پڑھے بغیر) بجالائے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۹۵/۳ ح ۴۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۹۴/۳ ح ۳۱۱۶؛ الوافی: ۵۰۱/۲۵؛ بحارالانوار: ۳۶۷/۷۸؛ مستدرک الوسائل: ۲۷۱/۲ ح ۱۹۴۲؛ دعائم الاسلام: ۲۳۷/۱؛ بحارالانوار: ۳۶۷/۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۳۵۵/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱۹۹/۳ ح ۴۵۹؛ الاستبصار: ۴۸۰/۱ ح ۱۸۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۹۶/۳ ح ۳۱۲۱ و ۲۶/۳۰۳ ح ۳۳۰۴۶؛ الوافی: ۵۰۰/۲۵

[4] ملاذ الاخیار: ۳۶۵/۵؛ منتھی المطلب: ۲۹۲/۷؛ مدارک الاحکام: ۱۵۳/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳۴۷/۱؛ شرح العروۃ: ۱۹۳/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳۸۲/۳۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲۹۳/۶؛ جواہرالکلام: ۸/۱۲؛ ریاض المسائل: ۴۳۰/۱۴؛ مہذب الاحکام: ۵۸/۳۰؛ مستند الشیعہ: ۱۰۶/۱۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳۴۰/۱۲؛ روض الجنان: ۸۱۶/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۸۹/۱؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۴۷/۳؛ کشف اللثام: ۳۱۱/۲؛ موسوعہ الشہید الاول: ۳۳۷/۵؛ ذخیرۃ الصالحین: ۳۷۷/۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۱۰

[5] تہذیب الاحکام: ۲۰۰/۳ ح ۴۶۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۵/۱ ح ۴۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۲/۳ ح ۳۱۳۴؛ الاستبصار: ۴۸۲/۱ ح ۱۸۶۵؛ الوافی: ۴۶۸/۲۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{462} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَلاَ يَقُومُ فِي وَسَطِهَا وَيَكُونُ مِمَّا يَلِي صَدْرَهَا وَإِذَا صَلَّى عَلَى الرَّجُلِ فَلْيَقُمْ فِي وَسَطِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عورت پر نماز جنازہ پڑھے وہ اس کے وسط کے بالمقابل کھڑا نہ ہو بلکہ اس کے سینہ کے قریب کھڑا ہو اور مرد پر پڑھے تو اس کے وسط کے بالمقابل کھڑا ہو۔[2]

تحقیق:

حدیث مرسل لیکن معتبر ہے[3] نیز یہ کہ اس کے مطابق عمل کرنے کے استحباب کا فتویٰ بھی موجود ہے۔[4]

{463} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِيهِ زَكَرِيَّا بْنِ مُوسَى عَنِ الْيَسَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةٍ وَحْدَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاثْنَانِ يُصَلِّيَانِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ يَقُومُ الْآخَرُ خَلْفَ الْآخَرِ وَلاَ يَقُومُ بِجَنْبِهِ.

الیسع بن عبداللہ قمی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا صرف ایک آدمی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: کیا دو شخص پڑھ سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہو اور (دوسری نماز جماعت کی طرح) پہلو میں کھڑا نہ ہو۔[5]

تحقیق:

حدیث مجہول ہے[6] لیکن اس کے مطابق عمل کرنے کے استحباب کا فتویٰ موجود ہے۔[7]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۶۶/۵؛ مدارک الاحکام: ۱۸۶/۴؛ شرح العروة الوثقیٰ: ۲۲۲/۹؛ جواھر الکلام: ۱۰۷/۱۲؛ کشف اللثام: ۳۶۹/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳۳۲/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۸۶/۳؛ مستند الشیعہ: ۳۳۵/۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۳؛ المناظر الناضرة (الصلاة): ۶۲/۱۳؛ ذخیرة المعاد: ۳۳۶/۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۴۴؛ مستمسک العروة: ۲۳۱/۴؛ مصباح الہدیٰ: ۳۳۰/۶؛ مہذب الاحکام: ۱۲۰/۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۲۲/۹؛ الزبدة الفقہیہ: ۲۹۹/۱؛ روضة المتقین: ۴۳۳/۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۴۷/۲

[2] الکافی: ۱۷۶/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۹۰/۳ ح ۴۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۹/۳ ح ۳۱۸۴؛ الوافی: ۴۲۳/۲۴

[3] مراة العقول: ۳۴/۱۴

[4] توضیح المسائل سیستانی: ۱۰۲ ف ۶۰۱؛ آقا لنکرانی: ۱۳۷ ف ۶۱۰؛ آقا بشیر: ۱۵۵ ف ۶۱۱؛ آقا کاشانی: ۱۵۲ ف ۵۱۵؛ آقا خمینی: ۸۷ ف ۶۱۰

[5] الکافی: ۱۷۶/۳ ح ۱؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱۶۶/۱ ح ۷۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۳۱۹/۳ ح ۹۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۰/۳ ح ۳۱۸۷؛ الوافی: ۴۲۴/۲۴

[6] مراة العقول: ۳۰/۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۶۱۱/۵

[7] توضیح المسائل سیستانی: ۱۰۲ ف ۶۰۱؛ آقا لنکرانی: ۱۳۷ ف ۶۱۰؛ آقا بشیر: ۱۵۵ ف ۶۱۱؛ آقا کاشانی: ۱۵۲ ف ۵۱۵؛ آقا خمینی: ۸۷ ف ۶۱۰

قول مولف:

اس طرح کی بعض احادیث ہم نے احکام کے عنوان میں ہی ذکر کر دی ہیں رجوع فرما لیا جائے۔

﴿دفن کے احکام﴾

{464} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: حَدُّ اَلْقَبْرِ إِلَى اَلتَّرْقُوَةِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى اَلثَّدْيِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ قَامَةِ اَلرَّجُلِ حَتَّى يُمَدَّ اَلثَّوْبُ عَلَى رَأْسِ مَنْ فِي اَلْقَبْرِ وَ أَمَّا اَللَّحْدُ فَبِقَدْرِ مَا يُمْكِنُ فِيهِ اَلْجُلُوسُ قَالَ وَ لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ اَلْوَفَاةُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَقِيَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ اَلثَّوْبَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي أَوْرَثَنَا اَلْجَنَّةَ نَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ اَلْعَامِلِينَ ثُمَّ قَالَ اِحْفِرُوا لِي حَتَّى يَبْلُغَ اَلرَّشْحَ قَالَ ثُمَّ مَدَّ اَلثَّوْبَ عَلَيْهِ فَمَاتَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر کھودنے کی حد ہنسلی کی ہڈی تک ہے اور ان کے بعض نے سینہ تک، بعض نے انسانی قد کاٹھ تک کہا ہے کہ جو قبر میں کھڑا ہے اس کے سر تک کپڑا کھینچا جا سکے اور رہی لحد کی بات تو وہ صرف اتنی ہونی چاہیے کہ آدمی اس میں بیٹھ سکے۔

پھر فرمایا: جب امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت کا وقت آیا تو ایک ساعت آپ علیہ السلام بے ہوش رہے پھر آپ علیہ السلام سے کپڑا ہٹایا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں جنت کا وارث بنایا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

پھر فرمایا: میرے لئے اس قدر گہری قبر کھودنا کہ نمی تک پہنچ جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر آپ علیہ السلام نے کپڑا اپنے اوپر ڈال لیا اور انتقال فرما گئے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{465} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَحَدَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ اَلْأَنْصَارِيُّ .

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ابوطلحہ انصاری نے لحد بنائی تھی۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۱ ح ۱۴۶۹؛ الکافی: ۳/ ۱۶۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۶۵ ح ۳۳۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/ ۳۴۷؛ الوافی: ۲۵/ ۵۰۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۵۰۸/۴؛ الفقیہ: ۱/ ۱۰۷ ح ۴۹۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲۶۹/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۳۹/۱۲

[3] الکافی: ۱۶۶/۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴۵۱/۱ ح ۱۴۶۷؛ بحار الانوار: ۵۳۸/۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۶۶/۳ ح ۳۳۰۳؛ الوافی: ۵۸۹/۲۵

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{466} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ٱلْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَنْبَغِي أَنْ يُوضَعَ ٱلْمَيِّتُ دُونَ ٱلْقَبْرِ هُنَيْئَةً ثُمَّ وَارِهِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کو قبر کے قریب کچھ دیر رکھنا چاہیے اس کے بعد اسے دفن کرنا چاہیے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{467} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تَنْزِلْ فِي ٱلْقَبْرِ وَ عَلَيْكَ ٱلْعِمَامَةُ وَ ٱلْقَلَنْسُوَةُ وَ لاَ ٱلْحِذَاءُ وَ لاَ ٱلطَّيْلَسَانُ وَ حُلَّ أَزْرَارَكَ وَ بِذَلِكَ سُنَّةُ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَرَتْ وَ لْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَانِ ٱلرَّجِيمِ وَ لْيَقْرَأْ فَاتِحَةَ ٱلْكِتَابِ وَ ٱلْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ قُلْ هُوَ ٱللهُ أَحَدٌ وَ آيَةَ ٱلْكُرْسِيِّ وَ إِنْ قَدَرَ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ خَدِّهِ وَ يُلْصِقَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَفْعَلْ وَ لْيَشْهَدْ وَ لْيَذْكُرْ مَا يَعْلَمُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى صَاحِبِهِ.

✪ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم (میت کو اتارنے کے لئے) قبر میں اس حالت میں اترو کہ تمہارے سر پر عمامہ (پگڑی)، ٹوپی، (پاؤں میں) جوتا اور کندھوں پر ادا نہ ہو اور اپنے بٹن کھول لو (کیونکہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے جو جاری ہے اور اترنے والے کو چاہیے کہ شیطان رجیم سے پناہ مانگے (یعنی اعوذ باللہ پڑھے)، سورہ فاتحہ، معوذتین، قل ھو اللہ احد اور آیت الکرسی پڑھے اور اگر ممکن ہو تو میت کے (دائیں) رخسار کو زمین کے ساتھ ملا کر رکھے اور گواہی دے[4] اور جو جانتا ہے وہ ذکر کرے یہاں تک کہ اپنے صاحب (یعنی امام زمانہ علیہ السلام) تک انتہا کرے۔[5]

---

[1] جواھر الکلام: ۴/۳۰۱؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۲/۷۴۷؛ المناظر الناضرۃ (الطھارۃ): ۷/۲۳۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۴۲۹؛ الدر الباھر: ۳۲۹؛ مھذب الاحکام: ۴/۱۷۸؛ مراۃ العقول: ۱۴/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۸؛ منتھی المطلب: ۷/۳۸۸

[2] تھذیب الاحکام: ۱/۳۱۳ ح ۹۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۶۷ ح ۳۳۰۷؛ الوافی: ۲۵/۵۱۷

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۵۲۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۴۵؛ ریاض المسائل: ۱/۴۳۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۹؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۱/۳۰۷؛ جواھر الکلام: ۴/۲۸۱؛ کشف اللثام: ۲/۳۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۸

[4] یعنی کہے: اشھد ان لاالہٰ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ واشھد ان علیا امیر المومنین والا دہٗ المعصومین حجج اللہ اور دیگر گواہیاں بھی دے تو صحیح ہوگا (واللہ اعلم)

[5] الکافی: ۳/۱۹۲ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۳ ح ۳۳۲۸؛ الوافی: ۲۵/۵۱۰

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{468} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يُحَلُّ كَفَنُ اَلْمَيِّتِ قَالَ نَعَمْ وَيُبْرَزُ وَجْهُهُ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا میت کے کفن کی گرہیں کھول دی جائیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور اس کا چہرہ بھی کفن سے باہر نکال دیا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{469} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ بِالْمَيِّتِ اَلْقَبْرَ فَسُلَّهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَلْحَدِيثَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر کے پاس لے جاؤ تو اسے نرمی کے ساتھ پائنتی کی جانب سے اتارو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

قول مؤلف:

اور حدیث شرائع الدین میں آیا ہے کہ عورت کی میت کو قبر کے پہلو سے آہستگی کے ساتھ اتارا جائے[6] (واللہ اعلم)

{470} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَلْتَ اَلْمَيِّتَ فَقُلْ بِسْمِ اَللَّهِ وَبِاللَّهِ

---

[1] ریاض المسائل:۱/۴۳۰؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۴۰؛ مراۃ العقول:۸۶/۱۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۱۳۱؛ مستند الشیعہ:۳۰۲/۳

[2] تہذیب الاحکام:۱/۴۵۷ح۱۴۹۱؛ وسائل الشیعہ:۳/۱۷۲ح۳۳۲۲؛ الوافی:۵۱۹/۲۵

[3] مدارک الاحکام:۲/۱۳۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۷/۳۸۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۴۰؛ مستند الشیعہ:۲۹۸/۳؛ ملاذ الاخیار:۳/۲۸۷؛ منتھی المطلب:۷/۳۸۴؛ مدارک الاحکام:۱۳۸/۲

[4] الکافی:۳/۱۹۴ح۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۳۱۵ح۹۱۵؛ وسائل الشیعہ:۳/۱۷۷ح۳۳۳۷؛ الوافی:۵۱۳/۲۵

[5] مصباح الہدیٰ:۶/۴۵۴؛ الموسوعہ الفقہیہ:۳/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۷/۳۸۳؛ مراۃ العقول:۹۲/۱۴؛ ملاذ الاخیار:۲/۵۳۱؛ ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد:۳۳۹/۲؛ مدارک الاحکام:۲/۱۳۲؛ ریاض المسائل:۱/۴۳۳؛ کشف اللثام:۳۷۹/۲؛ مجمع الفائدۃ:۲/۴۷۷؛ جواھر الکلام:۲۸۱/۴

[6] الخصال:۲/۶۰۳ باب ۲۵ح۹؛ بحار الانوار:۲۲۲/۱۰؛ عوالم العلوم:۵۷۹/۲۰؛ وسائل الشیعہ:۳/۱۸۲ح۳۳۴۷

وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ إِلَى رَحْمَتِكَ لاَ إِلَى عَذَابِكَ فَإِذَا وَضَعْتَهُ فِي اللَّحْدِ فَضَعْ فَمَكَ عَلَى أُذُنِهِ وَ قُلِ اللَّهُ رَبُّكَ وَ الْإِسْلاَمُ دِينُكَ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَ الْقُرْآنُ كِتَابُكَ وَ عَلِيٌّ إِمَامُكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارنے لگو تو کہو: بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ إِلَى رَحْمَتِكَ لاَ إِلَى عَذَابِكَ

اور جب اسے لحد میں رکھو تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاؤ اور کہو:

اللَّهُ رَبُّكَ وَ الْإِسْلاَمُ دِينُكَ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَ الْقُرْآنُ كِتَابُكَ وَ عَلِيٌّ إِمَامُكَ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{471} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: إِذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي لَحْدِهِ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ اِضْرِبْ بِيَدِكَ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ يَا فُلاَنُ قُلْ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبّاً وَ بِالْإِسْلاَمِ دِيناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَ بِعَلِيٍّ إِمَاماً [3] وَ يُسَمِّي إِمَامُ زَمَانِهِ الْحَدِيثَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو اس کی لحد میں رکھ دو تو کہو: بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اور آیت الکرسی پڑھو اور اپنے ہاتھ سے میت کے دائیں کاندھے پر (تھپکی) مارتے (جھنجھوڑتے) ہوئے کہو:

اے فلاں [4] کہے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبّاً وَ بِالْإِسْلاَمِ دِيناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَ بِعَلِيٍّ إِمَاماً

اور (ایک ایک کر کے) امام زمانہ علیہ السلام تک نام لیں۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۸ ح ۹۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۴ ح ۳۳۳۰؛ الکافی: ۳/۱۹۵ ح ۲؛ الوافی: ۲۵/۵۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۵۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۴/۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰

[3] وبحسن ابن علی اماماً و بحسین ابن علی اماماً وبعلی ابن الحسین اماماً و بمحمد ابن علی اماماً و بجعفرابن محمد اماماً و بموسیٰ بن جعفر اماماً و بعلی ابن موسیٰ اماماً و بمحمد ابن علی اماماً و بعلی ابن محمد اماماً و بحسن ابن علی اماماً و بحجۃ ابن الحسن اماماً (اللھم صلی علی محمد وآل محمدٍ)

[4] فلاں کی جگہ میت کا نام لیں

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۷ ح ۱۴۹۰؛ الکافی: ۳/۱۹۶ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۴ ح ۳۳۲۹؛ الوافی: ۲۵/۵۱۶

[6] ملاذ الاخیار: ۳/۲۸۷؛ الدر الباھر: ۳۳۰؛ کشف اللثام: ۲/۳۸۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۰۲؛ منتھی المطلب: ۷/۳۹۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۴۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۹۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/۸۷؛ جواھر الکلام: ۴/۳۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/۴۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۱۵۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰؛ ریاض المسائل: ۱/۴۴۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۹۵؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۷/۲۶۳

{472} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْقَبْرِ كَمْ يَدْخُلُهُ قَالَ ذَاكَ إِلَى ٱلْوَلِيِّ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ وَتْراً وَإِنْ شَاءَ شَفْعاً.

❁ زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ قبر میں کتنے آدمی داخل ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ ولی کی مرضی پر منحصر ہے چاہے تو طاق داخل کرے اور چاہے تو جفت داخل کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{473} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْزِلَ فِي قَبْرِ وَلَدِهِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے لئے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[4] یا صحیح ہے[5]

{474} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: جَعَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَلَى قَبْرِ ٱلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَبِناً فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلَ ٱلرَّجُلُ عَلَيْهِ آجُرّاً هَلْ يَضُرُّ ٱلْمَيِّتَ قَالَ لاَ.

❁ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر کچی اینٹ لگائی تھی۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی شخص قبر پر پکی اینٹ لگائے تو کیا یہ میت کو نقصان پہنچاتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[6]

---

[1] الکافی: ۳/۱۹۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۳ ح ۹۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۴ ح ۳۳۵۲؛ الوافی: ۲۵/۵۰۷

[2] مراۃ العقول: ۱۴/۹۰؛ منتھی المطلب: ۷/۳۸۷؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۵/۱۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۷۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۲۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۲۸؛ بحوث فی القواعد: ۱/۵۲۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۸۶؛ کشف اللثام: ۲/۲۱۲

[3] الکافی: ۳/۱۹۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۵ ح ۳۳۵۴؛ الوافی: ۲۵/۵۰۵

[4] مراۃ العقول: ۱۴/۹۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۱؛ ریاض المسائل: ۱/۴۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۲

[5] مہذب الاحکام: ۴/۲۲۵

[6] الکافی: ۳/۱۹۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۹ ح ۳۳۶۹؛ الوافی: ۲۵/۵۲۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{475} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَطْرَحُ التُّرَابَ عَلَى الْمَيِّتِ فَيُمْسِكُهُ سَاعَةً فِي يَدِهِ ثُمَّ يَطْرَحُهُ وَ لاَ يَزِيدُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَكُفٍّ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا عُمَرُ كُنْتُ أَقُولُ إِيمَاناً بِكَ وَ تَصْدِيقاً بِبَعْثِكَ هَذَا مَا وَعَدَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَى قَوْلِهِ تَسْلِيماً هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ بِهِ جَرَتِ السُّنَّةُ.

۞ عمر بن اذنیہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس طرح قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے دیکھا کہ کچھ دیر مٹی کو ہاتھ میں رکھتے پھر قبر پر ڈال دیتے اور تین مٹھی سے زیادہ نہیں ڈالتے تھے راوی کہتا ہے کہ میں نے اس بارے میں آپ علیہ السلام سے پوچھا (کہ کچھ دیر مٹی ہاتھ میں کیوں رکھتے ہیں؟) تو فرمایا: اے عمر! اس وقت میں یہ دعا پڑھتا ہوں: إِيمَاناً بِكَ وَ تَصْدِيقاً بِبَعْثِكَ هَذَا مَا وَعَدَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَى قَوْلِهِ تَسْلِيماً ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے اور اسی طرح سنت جاری ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{476} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: مَاتَ لِبَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَلَدٌ فَحَضَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلَمَّا أُلْحِدَ تَقَدَّمَ أَبُوهُ فَطَرَحَ عَلَيْهِ التُّرَابَ فَأَخَذَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِكَفَّيْهِ وَ قَالَ لاَ تَطْرَحْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَ مَنْ كَانَ مِنْهُ ذَا رَحِمٍ فَلاَ يَطْرَحْ عَلَيْهِ التُّرَابَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَى أَنْ يَطْرَحَ الْوَالِدُ أَوْ ذُو رَحِمٍ عَلَى مَيِّتِهِ التُّرَابَ فَقُلْنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَ تَنْهَانَا عَنْ هَذَا وَحْدَهُ فَقَالَ أَنْهَاكُمْ مِنْ أَنْ تَطْرَحُوا التُّرَابَ عَلَى ذَوِي أَرْحَامِكُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يُورِثُ الْقَسْوَةَ فِي الْقَلْبِ وَ مَنْ قَسَا قَلْبُهُ بَعُدَ مِنْ رَبِّهِ.

۞ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا بیٹا فوت ہو گیا اور آنحضرت علیہ السلام بھی جنازہ میں شامل ہوئے جب اسے لحد میں اتارا گیا تو اس کا باپ آگے بڑھا اور قبر میں مٹی ڈالنے لگا۔

امام علیہ السلام نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور فرمایا: تو اس کی قبر پر مٹی نہ ڈال اور جو بھی اس کا رشتہ دار ہے وہ اس پر مٹی نہ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۴/۱۰۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۵۶؛ غنایم الایام: ۳/۵۳۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۵۷۸؛ ریاض المسائل: ۱/۴۳۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۶۲؛

[2] الکافی: ۳/۱۹۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۹۰ ح ۳۳۷؛ الوافی: ۲۵/۵۲۵

[3] الحدائق الناضرۃ: ۴/۱۲۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۹۶؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰؛ غنایم الایام: ۳/۵۳۴؛ کشف اللثام: ۲/۳۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۸۳

ڈالے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باپ کو بیٹے کی اور رشتے دار کی قبر پر مٹی ڈالنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے! آپ علیہ السلام ہمیں صرف اس میت پر مٹی ڈالنے سے منع فرما رہے ہیں (یا تمام رشتہ داروں پر)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں منع کرتا ہوں کہ اپنے تمام رشتہ داروں پر مٹی نہ ڈالا کرو کیونکہ یہ چیز قساوت قلبی (دل کی سختی) کا باعث بنتی ہے اور جو قسی القلب ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار سے دور ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{477} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يُسْتَحَبُّ أَنْ يُدْخَلَ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ وَ يُرْفَعَ قَبْرُهُ مِنَ الْأَرْضِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ مَضْمُومَةٍ وَ يُنْضَحَ عَلَيْهِ الْمَاءُ وَ يُخَلَّى عَنْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کے ساتھ قبر میں تر جریدہ رکھنا، قبر کو بقدر چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر بلند کرنا، اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا اور اس سے (جلدی) چلے جانا مستحب ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{478} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَ ذُبْيَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي رَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَ يَبْدَأَ مِنْ عِنْدِ الرَّأْسِ إِلَى عِنْدِ الرِّجْلِ ثُمَّ يَدُورَ عَلَى الْقَبْرِ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ يَرُشَّ عَلَى وَسَطِ الْقَبْرِ فَكَذَلِكَ السُّنَّةُ فِيهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر پر پانی چھڑکنے میں سنت یہ ہے کہ روبقبلہ ہو کر سر کی جانب سے ابتداء کرو اور پائینتی کی طرف سے ہوتے ہوئے دوسری طرف سے پھر سر کی طرف آجاؤ اور پھر (باقیماندہ پانی) قبر کے وسط پر چھڑک دو۔ یہ اسی طرح سنت ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۱۹۹/۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳۱۹/۱ ح ۹۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۱/۳ ح ۳۳۷۵؛ الوافی: ۵۲۵/۲۵؛ علل الشرائع: ۳۰۴/۱

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳۹۶/۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۲۵۷/۲؛ منتھی المطلب: ۳۹۱/۷؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۴/۲؛ مراۃ العقول: ۱۰۸/۱۴؛ مدارک الاحکام: ۱۴۸/۲؛ مصباح الفقیہ: ۴۲۴/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۴۳/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲۲/۴؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۲۹۰/۷؛ الحبل المتین: ۳۱۳/۱؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۷؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۵۰۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۱۹؛ جواھر الکلام: ۳۳۴/۴

[3] الکافی: ۱۹۹/۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳۲۰/۱ ح ۹۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۲/۳ ح ۳۳۷۹؛ الوافی: ۵۲۷/۲۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳۰۹/۱

[4] مراۃ العقول: ۱۰۹/۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۶/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴۷۱/۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲۵/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۴۱/۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۲

[5] تہذیب الاحکام: ۳۲۰/۱ ح ۹۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۵/۳ ح ۳۳۸۸؛ بحار الانوار: ۱۵/۷۹؛ الوافی: ۵۳۱/۲۵؛ الدعوات راوندی: ۲۶۹

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{479} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: قَالَ: فَإِذَا حُثِيَ عَلَيْهِ التُّرَابُ وَ سُوِّيَ قَبْرُهُ فَضَعْ كَفَّكَ عَلَى قَبْرِهِ عِنْدَ رَأْسِهِ وَ فَرِّجْ أَصَابِعَكَ وَ اغْمِزْ كَفَّكَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا يُنْضَحُ بِالْمَاءِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر پر پانی چھڑکنے میں سنت یہ ہے کہ رو بقبلہ ہو کر سر کی جانب سے ابتداء کرو اور پائنتی کی طرف سے ہوتے ہوئے دوسری طرف سے پھر سر کی طرف آجاؤ اور پھر (باقیماندہ پانی) قبر کے وسط پر چھڑک دو۔ یہ اسی طرح سنت ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{480} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَشِّ اَلْمَاءِ عَلَى اَلْقَبْرِ قَالَ يَتَجَافَى عَنْهُ اَلْعَذَابُ مَا دَامَ اَلنَّدَى فِي اَلتُّرَابِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قبر پر پانی چھڑکنے کے متعلق فرمایا کہ اس کی وجہ سے جب تک مٹی میں نمی رہتی ہے تو میت سے عذاب دور رہتا ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [5]

{481} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَا عَلَى أَهْلِ اَلْمَيِّتِ مِنْكُمْ أَنْ يَدْرَءُوا عَنْ مَيِّتِهِمْ لِقَاءَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَ إِذَا أُفْرِدَ اَلْمَيِّتُ فَلْيَتَخَلَّفْ عِنْدَهُ أَوْلَى اَلنَّاسِ بِهِ فَيَضَعَ فَاهُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ أَوْ يَا فُلاَنَةَ بِنْتَ فُلاَنَةَ هَلْ أَنْتَ عَلَى اَلْعَهْدِ اَلَّذِي فَارَقْنَاكَ عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ سَيِّدُ اَلنَّبِيِّينَ وَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ اَلْوَصِيِّينَ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَقٌّ وَ أَنَّ اَلْمَوْتَ حَقٌّ وَ اَلْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ اَلسَّاعَةَ آتِيَةٌ لاَ رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اَللَّهَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۴۶/۲

[2] حدیث نمبر 471 کی طرف رجوع کیجئے

[3] ایضاً

[4] الکافی: ۲۰۰/۳ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۶/۳ ح ۳۳۸۹؛ علل الشرائع: ۳۰۷/۱؛ بحار الانوار: ۲۳/۷۹؛ الوافی: ۵۳۰/۲۵

[5] مراۃ العقول: ۱۱۲/۱۴

يَبْعَثُ مَنْ فِي ٱلْقُبُورِ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ مُنْكَرٌ لِنَكِيرٍ اِنْصَرِفْ بِنَا عَنْ هَذَا فَقَدْ لُقِّنَ بِهَا حُجَّتَهُ.

❁ یحییٰ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میت کے وارثوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے میتوں کو منکر ونکیر کی ملاقات سے نہیں بچاتے

میں نے عرض کیا: ہم اس کے لئے کیا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب (سب لوگ چلے جائیں اور) میت تنہا رہ جائے تو ان میں جو میت کا سب سے زیادہ حقدار ہے (یا قریبی رشتہ دار ہے) وہاں ٹھہر جائے اور اپنا منہ اس کے سر کے پاس رکھے اور پھر بلند آواز سے پڑھے:

یا فلاں بن فلاں (اگر مرد ہے تو اس کا نام لے) یا فلانی بنت فلانی (یہاں اگر عورت ہے تو اس کا نام لے) هَلْ أَنْتَ عَلَى ٱلْعَهْدِ ٱلَّذِي فَارَقْنَاكَ عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ سَيِّدُ ٱلنَّبِيِّينَ وَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ ٱلْوَصِيِّينَ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَقٌّ وَ أَنَّ ٱلْمَوْتَ حَقٌّ وَ ٱلْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ ٱلسَّاعَةَ آتِيَةٌ لاَ رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ ٱللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي ٱلْقُبُورِ

پس جب وہ ایسا کہے گا تو منکر نکیر سے کہتا ہے کہ اب ہم کو اس سے واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اسے اس کی حجت کی تلقین کر دی گئی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث قوی ہے [2]۔

{482} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ٱلنَّصْرَانِيِّ يَكُونُ فِي ٱلسَّفَرِ وَ هُوَ مَعَ ٱلْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ قَالَ لاَ يُغَسِّلُهُ مُسْلِمٌ وَ لاَ كَرَامَةَ وَ لاَ يَدْفِنُهُ وَ لاَ يَقُومُ عَلَى قَبْرِهِ وَ إِنْ كَانَ أَبَاهُ.

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی نصرانی سفر میں مسلمانوں کے ساتھ ہو اور مرجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان اسے نہ غسل دے، نہ اس کی کوئی عزت ہے، نہ اسے دفن کرے اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو اگرچہ اس کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۱۷۳ح۵۰۱؛ الکافی :۳/۲۰۱ح۱۱؛ تہذیب الاحکام :۱/۳۲۱ح۹۳۵؛ وسائل الشیعہ :۳/۲۰۰ح۳۴۰۳؛ الوافی :۲۵/۵۳۱؛ الدعوات راوندی :۲۷۰

[2] روضۃ المتقین :۲۰/۴۱۸ (طرق یحییٰ بن عبداللہ) و۲۰/۴۵۷؛ لوامع صاحبقرانی :۲/۴۲۳

[3] تہذیب الاحکام :۱/۳۳۵ح۹۸۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۱۵۵ح۴۳۷؛ وسائل الشیعہ :۲/۵۱۴ح۲۷۸۵؛ الوافی :۲۴/۲۹۸؛ الدعوات راوندی :۲۵۶؛ ھدایۃ الامہ :۱/۲۵۸و۳۱۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{483} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ ٱلْحُرِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ فِي سَفِينَةٍ فِي ٱلْبَحْرِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ يُوضَعُ فِي خَابِيَةٍ وَيُوكَى رَأْسُهَا وَيُطْرَحُ فِي ٱلْمَاءِ.

۞ ایوب بن حر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کشتی سمندر میں تھی کہ اس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی بڑے سے مٹکے میں رکھ کر اور اس کا منہ بند کر کے پانی میں پھینک دیا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{484} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ عَلِيِّ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ٱلْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي ٱلْبَخْتَرِيِّ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ ٱلْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِذَا مَاتَ ٱلْمَيِّتُ فِي ٱلْبَحْرِ غُسِّلَ وَ كُفِّنَ وَ حُنِّطَ ثُمَّ يُوثَقُ فِي رِجْلَيْهِ حَجَرٌ وَيُرْمَى بِهِ فِي ٱلْمَاءِ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سمندر میں انتقال کر جائے تو اسے غسل و کفن دے کر حنوط کیا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھ کے اور اس کے پاؤں کے ساتھ کوئی (وزنی) پتھر (وغیرہ) باندھ کر پانی میں پھینک دیا جائے۔[4]

تحقیق:

حدیث ضعیف ہے[5] لیکن اس کے مطابق عمل کرنے پر فتویٰ موجود ہے۔[6]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۵۸۰؛ سند العروۃ: ۵/۱۴۱؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۴۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۴/۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۹۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۴۹؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۰؛ معجم المحاسن والمساوی: ۱۴/۵۷۴

[2] الکافی: ۳/۲۱۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۰ ح ۹۹۶؛ الاستبصار: ۱/۲۱۵ ح ۷۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰۵ ح ۳۴۱۷؛ الوافی: ۲۵/۵۳۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۹۶ ح ۴۴۲

[3] مراۃ العقول: ۱۴/۱۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۹۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۴؛ جواہر الکلام: ۴/۲۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۷۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۹۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۶۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۹۲؛ جامع الدمارک: ۱/۱۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہاۃ): ۷/۲۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۹۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۵۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۷۱؛ حکم القضائی مدارک: ۱۸۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۹ ح ۹۹۵؛ الاستبصار: ۱/۲۱۵ ح ۷۵۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۷ ح ۴۴۱؛ قرب الاسناد: ۱۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰۶ ح ۴۳۱۸؛ الوافی: ۲۵/۵۳۸؛ بحار الانوار: ۷۹/۲

[5] ملاذ الاخیار: ۲/۵۹۰

[6] توضیح المسائل سیستانی: ۱۰۳ف ۶۰۶؛ آقا خمینی: ۸۸ف ۶۱۵؛ آقا کاشانی: ۱۵۳ف ۵۱۹؛ آقا بشیر: ۱۵۶ف ۶۱۶؛ آقا گلپائیگانی: ۹۰ف ۶۲۳؛ آقا صادق شیرازی: ۱۶۰ف ۶۶۸؛ آقا رستگار: ۱/۱۹۵ف ۹۴۱

{485} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ بِعَمِّي زَيْدٍ قُلْتُ إِنَّهُمْ كَانُوا يَحْرُسُونَهُ فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ أَخَذْنَا جُثَّتَهُ فَدَفَنَّاهُ فِي جُرُفٍ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا جَالَتِ الْخَيْلُ يَطْلُبُونَهُ فَوَجَدُوهُ فَأَحْرَقُوهُ فَقَالَ أَفَلاَ أَوْقَرْتُمُوهُ حَدِيداً وَ أَلْقَيْتُمُوهُ فِي الْفُرَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں نے میرے چچا زید کے ساتھ کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: (ان کو سولی پر لٹکانے کے بعد) بہت سے لوگ پہرہ دے رہے تھے جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ان کی لاش حاصل کر کے دریائے فرات کے کنارے جا کر دفن کر دی لیکن جب صبح ہوئی تو وہ لوگ گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے اور لاش نکال کر جلادی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے لوہا (وغیرہ) باندھ کر اور لاش کو بوجھل بنا کر فرات میں کیوں نہ ڈال دیا (تاکہ وہ بے حرمتی سے بچ جاتے) خدا ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کے قاتل پر لعنت کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث مرسل ہے [2] اور یہ بات واضح ہے کہ ابن ابی عمیر کی مراسیل مسانید کا درجہ رکھتی ہیں [3] بلکہ صحاح کا درجہ رکھتی ہیں [4] نیز لاش کی بے حرمتی ہونے سے بچانے کے لئے اس حکم پر عمل کرنے کا فتویٰ موجود ہے۔ [5]

{486} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ يَجُوزُ أَنْ يَجْعَلَ الْمَيِّتَيْنِ عَلَى جَنَازَةٍ وَاحِدَةٍ فِي مَوْضِعِ الْحَاجَةِ وَ قِلَّةِ النَّاسِ وَ إِنْ كَانَ الْمَيِّتَانِ رَجُلاً وَ امْرَأَةً يُحْمَلاَنِ عَلَى سَرِيرٍ وَاحِدٍ وَ يُصَلَّى عَلَيْهِمَا فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يُحْمَلُ الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ عَلَى سَرِيرٍ وَاحِدٍ.

۞ محمد بن حسن الصفار کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھ کر پوچھا کہ کیا ضرورت اور لوگوں کی قلت کے وقت دو میتوں کو جبکہ ایک میت مرد کی ہو اور دوسری عورت کی ایک چار پائی (جنازہ) پر اٹھانا اور دونوں پر اسی طرح نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ مرد و عورت دونوں کو ایک چار پائی پر نہ اٹھایا جائے۔ [6]

---

[1] الکافی: ۱۶۱/۸ ح ۱۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۷/۳ ح ۳۴۲۲؛ الوافی: ۲۲۵/۲؛ بحارالانوار: ۲۰۵/۴۶؛ عوالم العلوم: ۲۵۹/۱۸

[2] مراۃ العقول: ۲۴/۲۶

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۱۳ و ۱۵/۱۴

[4] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱۰۵/۱

[5] وہی فتویٰ جو ہم نے ابھی نقل کیا ہے لیکن اس کے ساتھ اگلا فتویٰ ملا کے پڑھیے۔

[6] تہذیب الاحکام: ۴۵۴/۱ ح ۱۴۸۰؛ الوافی: ۳۹۸/۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۸/۳ ح ۳۴۳۳؛ بحارالانوار: ۳۶۷/۷۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۱]

دفن کے مستحبات:

{487} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ أُعْطِيَ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ أَرْبَعَ شَفَاعَاتٍ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً إِلاَّ قَالَ اَلْمَلَكُ وَلَكَ مِثْلُ ذَلِكَ.

۞ میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کی مشایعت کرے اسے بروز قیامت چار سفارشیں نصیب ہونگی اور جو کچھ وہ (میت کے حق میں) کہے گا فرشتہ کہے گا: تیرے لیے بھی اس کی مانند ہے۔ [۲]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے [۳] یا موثق ہے [۴]

{488} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْمَشْيَ خَلْفَ اَلْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ اَلْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے کی نسبت افضل ہے اور آگے چلنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ [۵]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۶]

---

[۱] ملاذ الاخیار: ۳/۸۷۲؛ منتھی المطلب: ۷/۲۸۲؛ شرح العروۃ: ۹/۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۳۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۷۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۱۹

[۲] تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۵ ح ۱۴۸۳؛ الکافی: ۳/۱۷۳ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۴۱ ح ۳۲۲۴؛ الوافی: ۲۴/۴۰۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۱ ح ۴۵۶؛ امالی صدوق: ۲۱۷ مجلس ۳۹؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۹۴؛ بحارالانوار: ۷۸/۲۵۸

[۳] ملاذ الاخیار: ۳/۱۸۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۱۱؛ روضۃ المتقین ۱/۴۱۸

[۴] مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۶/۲۸۶؛ مراۃ العقول: ۱۴/۲۲

[۵] تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۱ ح ۹۰۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۲۶ ح ۴۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۴۸ ح ۳۲۵۰؛ فقہ الرضاؑ: ۱۶۹؛ الکافی: ۳/۱۶۹ ح ۱

[۶] ملاذ الاخیار: ۲/۵۱۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۱۶؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۷۵؛ مھذب الاحکام: ۴/۹۳؛ جواھر الکلام: ۴/۲۶۶؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۷/۳۵۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۴۹۶؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۶۰؛ ریاض المسائل: ۱/۴۲۴

{489} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي جَنَازَتِهِ يَمْشِي فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَ لاَ تَرْكَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَرْكَبَ وَ الْمَلاَئِكَةُ يَمْشُونَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: انصار میں سے ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ بعض اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار کیوں نہیں ہوجاتے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں سوار ہوں جبکہ فرشتے پیدل چل رہے ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{490} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً مِنْ أَرْبَعِ جَوَانِبِهَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جنازہ کو چاروں طرف سے کاندھا دے خدا اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردیتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{491} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَسْأَلُهُ عَنْ سَرِيرِ الْمَيِّتِ يُحْمَلُ أَ لَهُ جَانِبٌ يُبْدَأُ بِهِ فِي الْحَمْلِ مِنْ جَوَانِبِهِ الْأَرْبَعَةِ أَوْ مَا خَفَّ عَلَى الرَّجُلِ يَحْمِلُ مِنْ أَيِّ الْجَوَانِبِ شَاءَ فَكَتَبَ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

۞ حسین بن سعید نے امام علی رضا علیہ السلام کو خط لکھ کر پوچھا کہ جب کوئی شخص میت کو چاروں طرف سے کاندھا دینا چاہے تو اس

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۳۱۲ح۹۰۶؛ الکافی:۳/۱۷۰ح۲؛ وسائل الشیعہ:۳/۱۵۲ح۳۲۶۲؛ الوافی:۲۴/۴۰۴؛ من لایحضرہ الفقیہ:۱/۱۹۲ح۵۸۸؛ بحارالانوار:۷۸/۲۸۰؛ مستدرک الوسائل:۲/۳۰۰

[2] ملاذ الاخیار:۲/۵۱۹؛ جواہر الکلام:۴/۲۶۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۳۷؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ):۷/۱۶۹؛ مصباح الہدیٰ:۶/۲۷۳

[3] تہذیب الاحکام:۱/۴۵۴ح۱۴۷۹؛ الکافی:۳/۱۷۴ح۱؛ وسائل الشیعہ:۳/۱۵۳ح۳۲۶۵؛ الدعوات:۲۶۱؛ الوافی:۲۴/۳۹۵

[4] مستند الشیعہ:۳/۲۵۴؛ جامع المدارک:۱/۱۵۰؛ مصباح الہدیٰ:۶/۲۷۷؛ الحدائق الناضرۃ:۴/۹۲ ملاذ الاخیار:۳/۲۷۸؛ مصباح الفقیہ:۵/۳۶۹؛ مدارک الاحکام:۲/۱۲۵؛ الحبل المتین:۱/۲۹۸

کی ابتداء کسی خاص جانب سے کرے یا جس جانب کو ہلکا محسوس کرے ادھر سے شروع کردے؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جدھر سے چاہے (ابتداء) کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{492} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ وَ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَنْبَغِي لِمَنْ شَيَّعَ اَلْجَنَازَةَ أَلاَّ يَجْلِسَ حَتَّى يُوضَعَ فِي لَحْدِهِ فَإِذَا وُضِعَ فِي لَحْدِهِ فَلاَ بَأْسَ بِالْجُلُوسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی جنازہ کی مشایعت کرنے کے لئے نکلے اسے چاہیے کہ جب تک میت کو لحد میں نہ اتار دیا جائے اس وقت نہ بیٹھے البتہ جب اسے لحد میں رکھ دیا جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{493} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يُعَزِّي قَبْلَ اَلدَّفْنِ وَ بَعْدَهُ.

ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا جو دفن سے پہلے اور اس کے بعد (اہل عزا) کو تعزیت پیش کرتے تھے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

{494} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ اَلْحَلَبِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ:

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۱۶۲ ح ۴۶۵؛ تہذیب الاحکام :۱/۵۳ ح ۱۴۷۷؛ الاستبصار :۱/۲۱۶ ح ۷۶۶؛ وسائل الشیعہ :۳/۱۵۵ ح ۳۲۷۱؛ الوافی: ۳۹۸/۲۴

[2] روضۃ المتقین :۲/۲۸۴؛ لوامع صاحبقرانی :۲/۳۱۷؛ مصباح الفقیہ :۵/۳۰۷؛ مدارک الاحکام :۲/۱۲۷؛ مصباح الہدیٰ :۶/۲۷۷؛ جواہر الکلام: ۴/۲۷۴؛ جواہر الکلام ثوبہ :۲/۵۴۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ :۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۷

[3] تہذیب الاحکام :۱/۲۴۲ ح ۱۵۰۹؛ وسائل الشیعہ :۳/۲۱۲ ح ۳۴۳۳؛ الدعوات راوندی :۲۶۱؛ الوافی: ۲۴/۴۰۷؛ ھدایۃ الامۃ :۱/۳۰۴

[4] ملاذ الاخیار :۳/۳۰۱؛ منتھی المطلب :۷/۲۷۴؛ مدارک الاحکام :۲/۱۲۴؛ جواہر الکلام :۴/۲۷۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ :۲/۵۴۷؛ الحدائق الناضرۃ :۴/۷۷؛ الموسوعہ الفقہیہ :۹/۱۸۷؛ مراۃ العقول :۵/۲۸۵؛ مختلف الشیعہ :۲/۳۱۷؛ مصباح الفقیہ :۵/۳۶۴؛ مستند الشیعہ :۳/۳۶۵؛ موسوعہ الشہید الاول :۵/۳۲۹؛ ذخیرۃ المعاد :۲/۳۳۷؛ ذکری الشیعہ :۱/۳۹۷

[5] تہذیب الاحکام :۱/۴۶۳ ح ۱۵۰۹؛ وسائل الشیعہ :۳/۲۱۲ ح ۳۴۳۳؛ الوافی :۵۲۹/۲۵

[6] مدارک الاحکام: ۲/۱۴۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی :۲۹/۱۲۲؛ رسائل الشیخ بہاءالدین :۷۳؛ مہذب الاحکام :۴/۲۰۳؛ لوامع صاحبقرانی :۲/۴۲۸؛ منتھی المطلب :۷/۴۱۴؛ الحبل المتین :۱/۳۲۱؛ الحدائق الناضرۃ :۴/۱۵۶؛ مجمع الفائدۃ :۲/۴۹۳

تَوَضَّأْ إِذَا أَدْخَلْتَ ٱلْمَيِّتَ ٱلْقَبْرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارنے لگے تو پہلے وضو کرلو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن یا موثق ہے۔ [3]

{495} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ وَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَمَرَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا ٱلسَّلاَمُ أَنْ تَتَّخِذَ طَعَاماً لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ تَأْتِيَهَا وَ نِسَاءَهَا فَتُقِيمَ عِنْدَهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَجَرَتْ بِذَلِكَ ٱلسُّنَّةُ أَنْ يُصْنَعَ لِأَهْلِ ٱلْمُصِيبَةِ طَعَامٌ ثَلاَثاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جناب جعفر طیار علیہ السلام (جنگ موتہ میں) شہید ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب بتول سلام اللہ علیہا کو حکم دیا کہ اسماء بنت عمیس (زوجہ جعفر طیار علیہ السلام) کے لئے تین دن تک طعام تیار کر کے بھیجیں اور خود اپنی (بنی ہاشم کی) عورتوں کے ہمراہ وہاں ان کے ہاں جائیں اور تین دن تک وہاں قیام کریں پس اس طرح یہ سنت جاری ہوگئی کہ اہل مصیبت کے لئے تین دن تک طعام کا انتظام کیا جائے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

{496} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ٱلْمِيثَمِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلصَّبْرَ وَ ٱلْبَلاَءَ يَسْتَبِقَانِ إِلَى ٱلْمُؤْمِنِ فَيَأْتِيهِ ٱلْبَلاَءُ وَ هُوَ صَبُورٌ وَ إِنَّ ٱلْجَزَعَ وَ ٱلْبَلاَءَ يَسْتَبِقَانِ إِلَى ٱلْكَافِرِ فَيَأْتِيهِ ٱلْبَلاَءُ وَ هُوَ جَزُوعٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبر اور مصیبت مومن کے پاس ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہوئے آتے ہیں پس جب مصیبت آتی ہے تو وہ صبور (بہت صبر کرنے والا) ہوتا ہے اور کافر کے پاس جزع اور مصیبت ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہوئے آتے ہیں پس جب وہ مصیبت آتی ہے تو وہ جزوع (بہت جزع فزع کرنے والا) ہوتا ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۱ ح ۹۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۲۱ ح ۳۴۶۰؛ الوافی: ۲۵/۵۲۹

[2] مصباح الہدیٰ: ۶/۱۷۴؛ الحدائق الناضرة: ۴/۱۲۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۲

[3] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۴۸

[4] الکافی: ۳/۱۹۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۵ ح ۹۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۷ ح ۳۳۳۷؛ الوافی: ۲۵/۵۱۳

[5] مہذب الاحکام: ۴/۲۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۴۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۴/۱۶۵؛ غنایم الایام: ۳/۵۶۰؛ شرح مازندرانی: ۲/۲۹۵

[6] الکافی: ۳/۲۲۳ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۵۶ ح ۳۵۶۵؛ الوافی: ۲۵/۵۶۶؛ بحار الانوار: ۶۸/۹۵؛ مستدرک الوسائل: ۲/۶۵ ح ۱۴۲۷؛ کتاب المومن: ۶۳؛ مسکن الفوائد: ۵۱؛ الفقیہ: ۱/۱۷۷ ح ۵۲۸

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [1]

{497} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ امْرَأَتِي وَ امْرَأَةَ ابْنِ مَارِدٍ تَخْرُجَانِ فِي الْمَأْتَمِ فَأَنْهَاهُمَا فَتَقُولُ لِي امْرَأَتِي إِنْ كَانَ حَرَاماً فَانْهَنَا عَنْهُ حَتَّى نَتْرُكَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ حَرَاماً فَلِأَيِّ شَيْءٍ تَمْنَعُنَاهُ فَإِذَا مَاتَ لَنَا مَيِّتٌ لَمْ يَجِئْنَا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْحُقُوقِ تَسْأَلُنِي كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَبْعَثُ أُمِّي وَ أُمَّ فَرْوَةَ تَقْضِيَانِ حُقُوقَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

✪ عبداللہ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیوی اور محمد بن مارد کی بیوی ماتم (یعنی تعزیت) کے لئے باہر جاتی ہیں اور میں ان کو منع کرتا ہوں کہ نہ جائیں مگر میری بیوی کہتی ہے کہ اگر جانا حرام ہے تو آپ حتمی طور پر ہمیں مطلع کر دیں تو ہم نہیں جائیں گی اور اگر حرام نہیں تو ہمیں کیوں روکتے ہیں پس جب کوئی ہمارا مرے گا تو ہمارے ہاں کوئی بھی نہیں آئے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو لوگوں کے حقوق (کی ادائیگی) کے متعلق سوال کر رہا ہے؟ (تو سن) میرے والد بزرگوار علیہ السلام (امام جعفر صادق علیہ السلام) میری والدہ (حمیدہ خاتون علیہا السلام) اور ام فروہ کو بھیجتے تھے جو (موت فوت کے موقع پر) مدینہ والوں کے حقوق ادا کرتی تھیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{498} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: عَاشَتْ فَاطِمَةُ س بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً لَمْ تُرَ كَاشِرَةً وَ لاَ ضَاحِكَةً تَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ الْإِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيسَ فَتَقُولُ هَاهُنَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هَاهُنَا كَانَ الْمُشْرِكُونَ.

✪ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جناب بتول علیہا السلام اپنے والد بزرگوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پچھتر دن زندہ رہیں اور اس دوران ان کو ہنستے اور مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ وہ ہفتہ میں دو بار شہداء کی قبور کے پاس تشریف لے جاتی تھیں؛ سوموار اور خمیس (جمعرات) کے دن اور فرماتی تھیں: یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور یہاں مشرکین تھے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۴/ ۱۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۴۵۳

[2] الکافی: ۳/ ۲۱۷ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۳۹ ح ۳۵۱۰؛ الوافی: ۲۵/ ۵۴۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۱۳ ح ۵۲۹

[3] بحوث فی القواعد: ۲/ ۳۵۷؛ سند العروۃ (النکاح): ۳/ ۳۰۶؛ مستدرکات علم رجال الحدیث: ۸/ ۵۵۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۴۷؛ مراۃ العقول: ۱۴/ ۱۶۸؛ شرح مازندرانی: ۲/ ۲۹۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۴۵۴

[4] الکافی: ۳/ ۲۲۸ ح ۳ و ۴/ ۵۶۱ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۵۶ ح ۱۹۳۸۰؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۸۹ و ۲۵/ ۵۷۸؛ بحار الانوار: ۹۷/ ۲۱۶؛ عوالم العلوم: ۱۱/ ۸۹۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{499} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ وَ بِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَيْهَا وَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الَّتِي كَانَ يُصْعَدُ أَعْمَالُهُ فِيهَا وَ ثُلِمَ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلاَمِ لاَ يَسُدُّهَا شَيْءٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ حُصُونُ الْإِسْلاَمِ كَحُصُونِ سُورِ الْمَدِينَةِ لَهَا.

علی بن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا کہ جب مومن کا انتقال ہوتا ہے تو اس پر ملائکہ، زمین کے وہ قطعہ جن پر وہ خدا کی عبادت کرتا تھا اور آسمان کے دروازے جن سے اس کے اعمال بلند ہوتے تھے اس کے غم میں روتے ہیں اور اسلام میں وہ شگاف پڑ جاتا ہے جسے کوئی چیز پر نہیں کر سکتی کیونکہ مومنین اسی طرح محکم قلعے ہیں جس طرح شہر کی چاردیواری اس کا قلعہ ہوتی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{500} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ وَ الْجُلُوسِ عَلَيْهِ هَلْ يَصْلُحُ قَالَ لاَ يَصْلُحُ الْبِنَاءُ عَلَيْهِ وَ لاَ الْجُلُوسُ وَ لاَ تَجْصِيصُهُ وَ لاَ تَطْيِينُهُ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا قبر پر عمارت بنانا اور پر بیٹھنا ٹھیک ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ اس پر عمارت بنانا ٹھیک ہے، نہ اسے چونا گچ کرنا ٹھیک ہے، نہ اس پر بیٹھنا ٹھیک ہے اور نہ لیپا پوچی کرنا ٹھیک ہے۔ [4]

---

[1] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۰/۸۷؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۷۴؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۷۶؛ اکسیر العبادات: ۲/۹۷؛ کشف اللثام: ۶/۲۷۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۱۲

[2] الکافی: ۳/۲۵۴ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۸۳ ح ۳۶۶۰؛ قرب الاسناد: ۳۰۳؛ الوافی: ۱/۱۴۸؛ منیۃ المرید: ۱۱۳

[3] سند العروۃ: ۵/۳۷۷؛ الآراء الفقہیہ: ۳/۱۶۱؛ مراۃ العقول: ۱۴/۲۴۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۶۱ ح ۱۵۰۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۲؛ الوافی: ۲۵/۵۳۳؛ الاستبصار: ۱/۲۱۷ ح ۷۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۱۰ ح ۳۴۲۶؛ بحار الانوار: ۹۷/۳۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2] یا موثق ہے [3] یا موثق کالصحیح ہے۔ [4]

﴿نماز وحشت﴾

{501} اَلسَّيِّدُ عَلِيُّ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَلْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ يَأْتِي عَلَى اَلْمَيِّتِ سَاعَةٌ أَشَدُّ مِنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ فَارْحَمُوا مَوْتَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَلْيُصَلِّ أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ مَرَّةً وَ آيَةَ اَلْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ مَرَّتَيْنِ وَ فِي اَلثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ مَرَّةً وَ أَلْهَاكُمُ اَلتَّكَاثُرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ يُسَلِّمُ وَ يَقُولُ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اِبْعَثْ ثَوَابَهُمَا إِلَى قَبْرِ ذَلِكَ اَلْمَيِّتِ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ فَيَبْعَثُ اَللَّهُ مِنْ سَاعَتِهِ أَلْفَ مَلَكٍ إِلَى قَبْرِهِ مَعَ كُلِّ مَلَكٍ ثَوْبٌ وَ حُلَّةٌ وَ يُوَسَّعُ فِي قَبْرِهِ مِنَ اَلضِّيقِ إِلَى يَوْمِ يُنْفَخُ فِي اَلصُّورِ وَ يُعْطَى اَلْمُصَلِّي بِعَدَدِ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ اَلشَّمْسُ حَسَنَاتٍ وَ يُرْفَعُ لَهُ أَرْبَعُونَ دَرَجَةً.

✪ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت پر (قبر کی) پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی گھڑی نہیں ہوتی پس اپنے مردوں پر صدقہ کے ذریعے رحم کرواور اگر یہ نہ کرسکوتوتم میں سے کوئی ایک دو رکعت نماز (وحشت قبر) پڑھے جس میں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اورقل ھواللہ دومرتبہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اورسورۃ تکاثر (الھاکم التکاثر) دس مرتبہ پڑھے اورسلام پڑھنے کے بعد یہ کہے: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اِبْعَثْ ثَوَابَهُمَا إِلَى قَبْرِ ذَلِكَ اَلْمَيِّتِ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ۔ [5]

بس اللہ اسی وقت ایک ہزار فرشتے کواس کی قبر کی طرف بھیج دیتا ہے کہ ہرایک فرشتے کے پاس کپڑے اور حلے ہوتے ہیں اورسور پھونکے جانے والے دن تک اس کی قبر کوتنگی سے وسیع کردیتا ہے اوراسے اس تعداد میں نمازیں عطا کرتا ہے جیسے اس پر نیکیوں پر سورج طلوع ہوا اوراس کے لئے چالیس درجات بلند کردیتا ہے۔ [6]

تحقیق:

حدیث کی مکمل سند ہمیں دستیاب نہیں ہوسکی ہے۔

---

[1] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۰۸؛ مدارک العروۃ: ۹/۵۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۲۷

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۶۳؛ منتھی المطلب: ۷/۴۰۱

[3] مستند الشیعہ: ۳/۲۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۳؛ البحوث الہامہ: ۶/۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۱۵؛ ریاض المسائل: ۱/۶۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۱۳۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۹۸

[5] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۹۸

[6] فلاح السائل سید ابن طاؤس: ۸۴ فصل ۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۱۲ ح ۱۵۷۱ و ۶/۳۴۴ ح ۶۹۶۰؛ بحار الانوار: ۸/۲۱۹ ح ۳

قول مؤلف:

حدیث مرسل ہو یا ضعیف یہ اس نماز کے مستحب ہونے میں مانع نہیں ہے کیونکہ سید ابن طاؤس نے اپنی کتب میں تصریح فرمائی ہے کہ وہ اصول معتمدہ ہی سے نقل کرتے ہیں نیز اس نماز کے مستحب ہونے کا فتویٰ بھی موجود ہے البتہ فتوی میں طریقہ شیخ کفعمی کے قول کے مطابق بیان کیا گیا ہے [۱] اور وہ اس طرح ہے کہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۃ قدر پڑھی جائے۔ [۲] (واللہ اعلم)

﴿قبر کشائی﴾

{502} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَنْ جَدَّدَ قَبْراً أَوْ مَثَّلَ مِثَالاً فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلاَمِ.

✪ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی (مردہ کی) قبر کو کھودے اور کوئی مثال بنائے (یعنی بدعت قائم کرے) تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث ضعیف ہے۔ [۴] لیکن میرے نزدیک اس میں اشکال ہے کیونکہ محمد بن سنان اور ابی الجارود کی توثیق بھی وارد ہے اور دونوں تفسیر القمی و کامل الزیارات کے راوی بھی ہیں (واللہ اعلم)

قول مؤلف:

یہ حدیث شہرت کے درجے پر ہے البتہ اس کے معانی میں اختلاف ہے اور ہم نے اس سے وہ معانی مراد لئے ہیں جو شیخ صدوق نے بیان کئے ہیں۔ نیز یہ کہ ان معانی کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ کسی مسلمان کی قبر کو کھودنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ مٹی ہو چکا ہو۔ [۵] (واللہ اعلم)

{503} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اِحْتَبَسَ الْقَمَرُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى أَنْ أَخْرِجْ عِظَامَ

---

[۱] مصباح الکفعمی: ۴۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۶۸/۸ ح ۱۰۳۲۸

[۲] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۱۰۷ ف ۶۲۸؛ آغا بشیر: ۱۶۱ ف ۶۳۸؛ آغا خمینی: ۹۳ ف ۶۳۷؛ آغا کاشانی: ۱۶۰ ف ۵۳۹؛ آغا گلپایگانی: ۹۴ ف ۶۴۵

[۳] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۹ ح ۱۴۹۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۸۹ ح ۵۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۰۸ ح ۳۴۲۴؛ الوافی: ۲۴/ ۵۳۴؛ بحار الانوار: ۲۸۵/۷۴؛ المحاسن: ۲/ ۴۵۳ ح ۲۵۶۰

[۴] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۹۳

[۵] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۱۰۷ ف ۶۳۱؛ آغا خمینی: ۹۳ ف ۶۴۰

يُوسُفَ مِنْ مِصْرَ وَ وَعَدَهُ طُلُوعَ ٱلْقَمَرِ إِذَا أَخْرَجَ عِظَامَهُ فَسَأَلَ مُوسَى عَمَّنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِ يُوسُفَ فَقِيلَ لَهُ هَاهُنَا عَجُوزٌ تَعْلَمُ عَلَمَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِعَجُوزٍ مُقْعَدَةٍ عَمْيَاءَ فَقَالَ لَهَا أَ تَعْرِفِينَ مَوْضِعَ قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَخْبِرِينِي بِهِ قَالَتْ لاَ حَتَّى تُعْطِيَنِي أَرْبَعَ خِصَالٍ تُطْلِقَ لِي رِجْلَيَّ وَ تُعِيدَ إِلَيَّ بَصَرِي وَ تُعِيدَ إِلَيَّ شَبَابِي وَ تَجْعَلَنِي مَعَكَ فِي ٱلْجَنَّةِ قَالَ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى مُوسَى قَالَ فَأَوْحَى ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَعْطِهَا مَا سَأَلَتْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا تُعْطِي عَلَيَّ فعل [فَفَعَلَ] فَدَلَّتْهُ عَلَيْهِ فَاسْتَخْرَجَهُ مِنْ شَاطِئِ ٱلنِّيلِ فِي صُنْدُوقٍ مَرْمَرٍ فَلَمَّا أَخْرَجَهُ طَلَعَ ٱلْقَمَرُ فَحَمَلَهُ إِلَى ٱلشَّامِ فَلِذَلِكَ تَحْمِلُ أَهْلُ ٱلْكِتَابِ مَوْتَاهُمْ إِلَى ٱلشَّامِ .

۞ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل سے چاند چھپ گیا تو اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں (یعنی لاش) نکالو[1] اور جب تم ہڈیاں نکالو گے تو چاند طلوع ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا: کیا تمہیں قبر یوسف علیہ السلام کا علم ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہاں ایک بڑھیا رہتی ہے جسے قبر یوسف علیہ السلام کا علم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چند افراد کو اس کے پاس بھیجا تو وہ ایک اپاہج بڑھیا کو اٹھا کر ان کے پاس لے آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑھیا سے پوچھا: کیا تمہیں قبر یوسف علیہ السلام کا علم ہے؟ بڑھیا نے کہا: جی ہاں! مجھے ان کا مقام قبر معلوم ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو ہمیں اس کی نشاندہی کرو

بڑھیا نے کہا: جب تک آپ علیہ السلام مجھے چار باتوں کی ضمانت نہ دیں میں آپ علیہ السلام کو اس مقام کی نشاندہی نہیں کروں گی: میں اپاہج ہوں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہوں آپ علیہ السلام میری ٹانگیں ٹھیک کر دیں۔ مجھے دوبارہ شباب و جوانی لوٹا کر دیں۔ مجھے دوبارہ بصارت عطا کر دیں اور مجھے جنت میں اپنی زوجہ بنائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑھیا کی شرائط ناگوار گزریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ جو کچھ یہ مانگ رہی ہے اسے دے دو کیونکہ جو تو عطا کرے گا اس کا تعلق مجھ سے ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے مطالبات مان لئے تو اس نے دریائے نیل کے کنارے ایک مقام کی نشاندہی کی اور بتایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی میت سنگ مرمر کے صندوق میں بند ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ صندوق برآمد کی تو چاند طلوع ہوگیا پھر آپ علیہ السلام اس صندوق کو اپنے ساتھ ملک شام لے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب اپنے مردوں کو شام لے جاتے ہیں۔[2]

---

[1] معجزات وغیرہ کے لئے اس طرح ہوسکتا ہے ورنہ انبیاؑ و اوصیاؑ کا گوشت، ہڈیاں اور روح تین دن تک اٹھالی جاتی ہیں اور اس مطلب کی حدیث کو ہم نے اپنی کتاب ''مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ'' مطبوعہ تراب پبلیکیشنز، لاہور کے صفحہ ۵۱۸ پر کافی کتب کے حوالے سے نقل کیا ہے

[2] علل الشرائع: ۱/ ۲۹۶؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/ ۲۵۹ باب ۲۶ ح ۱۸؛ ۱/ ۲۹۶؛ الخصال: ۲۰۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۹۳ ح ۵۹۴؛ الوافی: ۱۴/ ۱۵۹۶؛ بحار الانوار: ۱۳/ ۱۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۶/ ۳۸۸؛ قصص الانبیا راوندی: ۱۳۵؛ تفسیر الصافی: ۳/ ۵۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/ ۴۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۶۲ ح ۳۲۹۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا موثق کالصحیح ہے [2] یا موثق ہے [3]

قول مولف:

یعنی کسی جائز مقصد اور ضرورت کے تحت قبر کا کھودنا اور مردہ کا نکالنا جائز ہوگا (واللہ اعلم)

قول مؤلف:

مستحب غسل بہت سارے ہیں جن کا تذکرہ مختلف احادیث میں درج ہے جن میں کچھ کا ذکر گزشتہ کچھ احادیث میں گزر چکا ہے اور ہم طوالت کے خوف کی وجہ سے ان کی تفصیل یہاں ذکر کرنے سے قاصر ہیں اور معذرت خواہ ہیں۔ اس سلسلے میں اس موضوع کی متعلقہ کتب سے رجوع کیا جائے۔

تیمم کی پہلی صورت:

پانی کا نہ ہونا:

{504} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ اَلْمُسَافِرُ اَلْمَاءَ فَلْيَطْلُبْ مَا دَامَ فِي اَلْوَقْتِ فَإِذَا خَافَ أَنْ يَفُوتَهُ اَلْوَقْتُ فَلْيَتَيَمَّمْ وَلْيُصَلِّ اَلْحَدِيثَ.

✪ زرارہ امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مسافر کو پانی نہ ملے تو جب تک وقت میں گنجائش ہے تلاش کرے اور جب وقت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے۔ [4]

---

[1] مستدرک سفینۃ البحار: ۱۰۲/۷

[2] روضۃ المتقین: ۴۹۳/۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۳۰/۲

[3] سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۷۰/۵

[4] الکافی: ۶۳/۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام ۲۰۳/۱ ح ۵۸۹؛ الاستبصار: ۱۶۵/۱ ح ۵۷۴؛ وسائل الاشیعہ: ۳۴۱ ۳۰۳ ح ۱۴۷ ۳؛ الوافی: ۵۵۹/۶؛ الفصول المہمہ: ۴۶/۲

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{505} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَكُونُ فِي السَّفَرِ وَ تَحْضُرُ الصَّلاَةُ وَ لَيْسَ مَعِي مَاءٌ وَ يُقَالُ إِنَّ الْمَاءَ قَرِيبٌ مِنَّا أَ فَأَطْلُبُ الْمَاءَ وَ أَنَا فِي وَقْتٍ يَمِيناً وَ شِمَالاً قَالَ لاَ تَطْلُبِ الْمَاءَ وَ لَكِنْ تَيَمَّمْ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ التَّخَلُّفَ عَنْ أَصْحَابِكَ فَتَضِلَّ فَيَأْكُلَكَ السَّبُعُ.

✿ داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سفر کی حالت میں ہوں اور نماز کا وقت داخل ہوجاتا ہے مگر میرے پاس پانی نہیں ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ پانی کہیں ہمارے قریب موجود ہے تو جب وقت میں گنجائش بھی ہے تو کیا اسے دائیں بائیں تلاش کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں پانی تلاش نہ کرو بلکہ تیمم کر کے نماز پڑھو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اپنے ہمراہیوں سے پیچھے نہ رہ جاؤ اور گم نہ ہوجاؤ اور تمہیں کوئی درندہ نہ کھا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{506} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: يُطْلَبُ الْمَاءُ فِي السَّفَرِ إِنْ كَانَتِ الْحُزُونَةُ فَغَلْوَةَ سَهْمٍ وَ إِنْ كَانَتْ سُهُولَةٌ فَغَلْوَتَيْنِ لاَ يُطْلَبُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

✿ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر زمین سخت اور ناہموار ہو تو مسافر پانی نہ ملنے کی صورت میں ایک تیر کی مار تک اور اگر زمین نرم (ہموار) ہو تو دو تیر کی مار تک پانی تلاش کرے اس سے زیادہ دور تک تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔[4]

---

[1] مہذب الاحکام: ۴/ ۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۷۴؛ الدرالباھر: ۷: ۳۹۷؛ دروس فی مسائل: ۲/ ۶۶؛ جواھرالکلام: ۵/ ۸۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۴۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۳۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۳۶۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۷/ ۳۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۴۹۲؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۸۰؛ اصول الفقہ حلی: ۳/ ۱۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۳۴۹؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۳۸؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۷۶؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۲۳۳؛ منتھی المطلب: ۳/ ۱۳۸؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/ ۵۵۰؛ الحبل المتین: ۱/ ۳۶۲؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/ ۳۶۴؛ روض الجنان: ۱۲۱؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۸؛ کشف اللثام: ۲/ ۴۸۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/ ۳۰۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۱۰؛ غنائم الایام: ۱/ ۳۲۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۳۳۲

[2] الکافی: ۳/ ۶۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۸۵ ح ۵۳۶؛ الوافی: ۶/ ۵۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۴۲ ح ۳۸۱۶

[3] مصابیح الظلام: ۴/ ۲۳۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۴۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۱۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۱۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۹۸؛ مقابس الانوار: ۷/ ۱۰۷؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۳۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۵۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۰۲ ح ۵۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۴۱ ح ۳۸۱۵؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۵ ح ۵۷۳؛ الوافی: ۶/ ۵۴۸

تحقیق:

حدیث موثق ہے [1] یا معتبر ہے [2] نیز اس پر عمل ہے اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔ [3]

{507} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ تُصِيبُهُ ٱلْجَنَابَةُ فِي ٱللَّيْلَةِ ٱلْبَارِدَةِ وَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ ٱلتَّلَفَ إِنِ ٱغْتَسَلَ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يُصَلِّي فَإِذَا أَمِنَ مِنَ ٱلْبَرْدِ ٱغْتَسَلَ وَ أَعَادَ ٱلصَّلاَةَ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو (عمداً) جنب ہو گیا اور ٹھنڈی رات ہے اور اسے خطرہ ہے کہ اگر غسل کیا تو تلف ہو جائے گا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور جب ٹھنڈک کا خطرہ نہ ہو تو غسل کرے اور اس نماز کا اعادہ کرے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

تیمم کی دوسری صورت:

پانی تک رسائی نہ ہونا:

{508} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ وَ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ ٱلْبِئْرَ وَ أَنْتَ جُنُبٌ فَلَمْ تَجِدْ دَلْواً وَ لاَ شَيْئاً تَغْرِفُ بِهِ فَتَيَمَّمْ بِٱلصَّعِيدِ فَإِنَّ رَبَّ ٱلْمَاءِ رَبُّ ٱلصَّعِيدِ وَ لاَ تَقَعْ فِي ٱلْبِئْرِ وَ لاَ تُفْسِدْ عَلَى ٱلْقَوْمِ مَاءَهُمْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم جنب ہو اور کسی کنویں کے پاس سے گزرو مگر تمہارے پاس پانی کھینچنے کے لئے ڈول وغیرہ نہ ہو تو پاک خاک سے تیمم کرو کیونکہ جو پانی کا رب ہے وہی خاک کا رب ہے اور پانی میں داخل نہ ہو اور نہ لوگوں کا پانی خراب کرو۔ [6]

---

[1] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۹۲

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۱۲

[3] توضیح المسائل آغا خمینی: ۹۶ف ۸۴۷؛ آغا بشیر: ۱۶۵ف ۸۶۴؛ آغا سیستانی: ۱۱۱ف ۹۳۹؛ آغا گلپایگانی: ۹۷ف ۶۵۶

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۹ح ۲۲۴؛ الکافی: ۳/۶۷ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۶ح ۳۸۸۲؛ الوافی: ۶/۵۵۴

[5] روضۃ المتقین: ۱/۲۸۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۶۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۴۷؛ مصابیح الفقیہ: ۶/۱۴۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۴۰؛ شرح العروۃ: ۱۰/۱۲۸؛ کشف اللثام: ۲/۴۸۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۷۴؛ وسائل العباد: ۱/۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۲؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۳۴؛ ریاض المسائل: ۲/۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۶۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۳۴۳

[6] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۵ح ۵۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۷۷ح ۴۴۳؛ الکافی: ۳/۶۵ح ۹؛ الوافی: ۶/۵۴۸؛ الاستبصار: ۱/۱۲۷ح ۴۳۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

تیمم کی تیسری صورت:

پانی کے استعمال میں خوف:

{509} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُكَيْنٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلاَناً أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَ هُوَ مَجْدُورٌ فَغَسَّلُوهُ فَمَاتَ فَقَالَ قَتَلُوهُ أَلاَّ سَأَلُوا أَلاَّ يَمَّمُوهُ إِنَّ شِفَاءَ اَلْعِيِّ اَلسُّؤَالُ.

❁ محمد بن سکین وغیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص کو چیچک نکلی ہوئی ہے اور اسے غسل جنابت کرنے کی ضرورت پیش آئی تو لوگوں نے اسے غسل دے دیا جس کی وجہ سے وہ مر گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں نے اسے قتل کیا ہے۔ ان لوگوں نے سوال کیوں نہ کیا؟ اسے تیمم کیوں نہ کرایا؟ حیرانگی و درماندگی (جہالت) کا علاج سوال کرنا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا حسن ہے[4]

{510} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ اَلْقَرْحُ وَ اَلْجِرَاحَةُ يُجْنِبُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ لاَ يَغْتَسِلَ وَ يَتَيَمَّمَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک آدمی کو کچھ پھوڑے پھنسیاں نکلے ہوئے ہیں یا اسے کچھ زخم ہیں (اور غسل واجب ہو گیا ہے) تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ غسل نہ کرے اور تیمم کرے۔[5]

---

[1] تنقیح مبانی العروۃ:۱/۴۰۴؛ مصباح المنہاج:۱/۱۹۱؛ منتھی المطلب:۳/۳۶و۷/۵۷؛ مدارک العروۃ:۲/۳۹؛ معتصم الشیعہ:۲/۱۳۷؛ مدارک الاحکام:۱/۶۰؛ مراۃ العقول:۱۳/۱۸۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۲/۳۱؛ مختلف الشیعہ:۱/۱۸۸؛ تبصرۃ الفقہاء:۲/۲۶۴؛ جواھر الکلام:۵/۹۶؛ ینابیع الاحکام:۱/۵۲۲؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۵۸؛ المعالم الزلفی:۱۹۲؛ شرح طہارۃ القواعد:۱۴۶؛ فقہ الصادقؑ:۳/۳۴؛ مستند الشیعہ:۷/۱۷

[2] الکافی:۳/۶۸ح۵؛ تہذیب الاحکام:۱/۱۸۴ح۵۲۹؛ وسائل الشیعہ:۳/۳۴۶ح۳۸۲۴؛ من لایحضرہ الفقیہ:۱/۱۰۷ح۲۱۹؛ الوافی:۶/۵۴۹؛ بحارالانوار:۷۸/۱۵۴؛ السرائر:۳/۴۱۲

[3] تنقیح مبانی العروۃ:۷/۶۰۲؛ عمدۃ الاصول:۷/۴۳۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۲/۳۵

[4] مصباح الہدیٰ:۴/۲۶۵؛ لوامع الاحکام:۳۸۹؛ مراۃ العقول:۱۳/۱۸۷؛ ملاذ الاخیار:۲/۱۰۸

[5] الکافی:۳/۶۸ح۱؛ تہذیب الاحکام:۱/۱۸۴ح۵۳۰؛ وسائل الشیعہ:۳/۳۴۷ح۳۸۲۸؛ الوافی:۶/۵۴۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

تیمم کی چوتھی صورت:

حرج اور مشقت:

{511} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُيَمَّمُ اَلْمَجْدُورُ وَ اَلْكَسِيرُ إِذَا أَصَابَتْهُمَا اَلْجَنَابَةُ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جسے چیچک (وغیرہ) کی تکلیف ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اسے غسل جنابت کی ضرورت پیش آئے (یا وضو کی) تو وہ تیمم کرے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [3]

تیمم کی پانچویں صورت:

پانی پیاس بجھانے کے لئے ضروری ہو:

{512} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ مَاءٌ قَلِيلٌ يَخَافُ إِنْ هُوَ اِغْتَسَلَ أَنْ يَعْطَشَ قَالَ إِنْ خَافَ عَطَشاً فَلاَ يُهْرِقْ مِنْهُ قَطْرَةً وَ لْيَتَيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّ اَلصَّعِيدَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سفر میں جنب ہو گیا اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی موجود تھا مگر اسے اندیشہ تھا کہ اگر غسل کرے گا تو اسے پیاس ستائے گی تو اگر اسے پیاس کا اندیشہ ہو تو پانی کا ایک قطرہ بہائے بغیر مٹی سے تیمم کرے کیونکہ (اس صورت میں) مجھے مٹی زیادہ پسند ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۸۶/۱۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۳۸/۱؛ مدارک العروۃ: ۱۸۶/۳؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳۷۸/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۸۷/۴؛ مصباح المنہاج: ۴۲۳/۲؛ مدارک الاحکام: ۱۹۲/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲۱۰/۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱۱۵/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۷۳/۲؛ مستند الشیعہ: ۳۷۳/۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۵۳/۲؛ الحدائق الناجرۃ: ۳۸۰/۲؛ جامع المدارک: ۱۷۸/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۸/۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۹؛ مصابیح الظلام: ۲۱۹/۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹۴/۶؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۴/۶؛ مباحث الاصول: ۲۰۵/۱؛ وسائل العباد: ۲۲۸/۱؛ مشارق الشموس: ۳۶۵/۲؛ شرح العروۃ: ۲۴/۴؛ موسوعہ البرغانی: ۹۶/۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۴۵۷/۲؛ مہذب الاحکام: ۴۸۷/۲

[2] تہذیب الاحکام: ۱۸۵/۱ ح ۵۳۳؛ الکافی: ۶۸/۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۸/۳ ح ۳۸۳۳؛ الوافی: ۵۵۱/۶

[3] ملاذ الاخیار: ۱۰۹/۲؛ مصابیح الظلام: ۴۴/۳؛ منتہی المطلب: ۲۷/۳؛ مراۃ العقول: ۱۸۶/۱۳؛ غنائم الایام: ۳۵۱/۱؛ شرح فروع مازندرانی: ۳۱۷/۱

[4] تہذیب الاحکام: ۴۰۴/۱ ح ۱۲۶۷؛ الکافی: ۶۵/۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۸/۳ ح ۳۹۴۴؛ الوافی: ۵۴۴/۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{513} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْجُنُبُ يَكُونُ مَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ فَإِنْ هُوَ اغْتَسَلَ بِهِ خَافَ الْعَطَشَ أَ يَغْتَسِلُ بِهِ أَوْ يَتَيَمَّمُ قَالَ بَلْ يَتَيَمَّمُ وَ كَذٰلِكَ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حالت سفر میں ایک جنب آدمی کے پاس اس قدر تھوڑا سا پانی ہے جو اگرچہ غسل کے لئے کافی ہے مگر اسے پیاس کا اندیشہ ہے تو کیا وہ غسل کرے یا (پانی بچائے اور) تیمم کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ تیمم کرے اور یہی حکم وضو کا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

تیمم کی چھٹی صورت:

وضو یا غسل کا ٹکراؤ ایسی شرعی تکلیف سے ہو رہا ہو جو ان سے زیادہ اہم ہو یا مساوی ہو:

{514} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَلَا تَحِلُّ الصَّلَاةُ فِيهِ وَلَيْسَ يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُهُ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي فَإِذَا أَصَابَ مَاءً غَسَلَهُ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کے پاس ایسا (نجس یا غصبی) کپڑا موجود ہے جس میں نماز جائز نہیں ہے اور اسے دھونے (اور وضو یا واجب ہو تو غسل کرنے) کے لئے پانی بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیمم کرکے اسی کپڑے میں نماز پڑھے اور جب پانی مل جائے تو اسے دھوئے اور (وضو یا غسل کرکے)

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۶۱/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱۶/۲؛ منتھی المطلب: ۲۳/۳؛ مصابیح الظلام: ۲۲۴/۴؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲؛ کتاب الطھارۃ خمینی: ۵۶/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳۲/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۸۹/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۲۲/۱؛ جواھر الکلام: ۱۱۵/۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۸۴/۶؛ مھذب الاحکام: ۳۵۲/۴؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۳۲۰/۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۷۶/۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۸/۳؛ انوار الفقاھۃ: ۳۱۲/۱؛ کتاب الطھارۃ گلپایگانی: ۲۴۱/۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطھارۃ): ۵۵۴/۷

[2] تہذیب الاحکام: ۴۰۶/۱ ح ۱۲۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۸/۳ ح ۳۹۴۵؛ الوافی: ۵۴۶/۶

[3] ملاذ الاخیار: ۱۶۴/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۹۶/۴؛ التشریح الاسلامی: ۱۹۶/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۸۹/۴؛ مدارک الاحکام: ۱۹۵/۲؛ مستمسک العروۃ: ۳۴۳/۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴۶/۶؛ مصباح المنھاج (الطھارۃ): ۹۸/۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۳۵۷/۵؛ مھذب الاحکام: ۳۵۲/۴؛ تبصرۃ الفقھاء: ۲۸۵/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطھارۃ): ۵۱۲/۷؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۳۲۰/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۵/۳؛ الحبل المتین: ۳۵۹/۱؛ دروس تمہیدیہ: ۴۴/۱؛ مستند الشیعہ: ۳۸۳/۳

نماز کا اعادہ بھی کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

بعید نہیں ہے کہ یہ اعادہ استحباب پر یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{515} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَ هُوَ بِالْفَلاَةِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يَطْرَحُ ثَوْبَهُ وَ يَجْلِسُ مُجْتَمِعاً فَيُصَلِّي فَيُومِئُ إِيمَاءً.

❂ محمد بن علی حلبی امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی جنگل میں تھا اور جنب ہو گیا اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا تھا جسے منی لگ گئی تو وہ تیمم کرے اور وہ کپڑا دور پھینک دے اور سکڑ کر بیٹھ جائے اور اشارہ سے نماز پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 143 کی طرف رجوع کیجئے۔

{516} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَعَهُ إِنَاءَانِ فِيهِمَا مَاءٌ فَوَقَعَ فِي أَحَدِهِمَا قَذَرٌ وَ لاَ يَدْرِي أَيُّهُمَا هُوَ وَ لَيْسَ يَقْدِرُ عَلَى مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ يُهَرِيقُهُمَا جَمِيعاً وَ يَتَيَمَّمُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۷ ح ۱۲۷۹ و ۲/۲۲۴ ح ۸۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۲ ح ۳۹۵۷؛ الاستبصار: ۱/۱۶۹ ح ۵۸۷؛ الوافی: ۷/۴۴۱

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۵؛ شرح العروۃ: ۴/۳۵؛ جواہر الکلام: ۶/۲۵۲؛ تنقیح مبانی: ۳/۱۹۴؛ سند العروۃ: ۵/۳۰۳؛ مصباح البصیرۃ: ۳/۲۱۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۳۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۴۲؛ التنقیح فی شرح: ۲/۳۹۶؛ غنائم الایام: ۲/۳۹۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۱۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۰؛ ریاض المسائل: ۲/۱۳۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۳۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۷۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۵۶؛ الدر الباھر: ۳۹۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۹۵؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۹۰؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۱/۴۰۳؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۱/۹۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۰۱؛ وسائل العباد: ۱/۱۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۶ ح ۱۲۷۸؛ الاستبصار: ۱/۱۶۸ ح ۵۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۶ ح ۴۲۵۱؛ الوافی: ۷/۴۴۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۳ ح ۸۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۵ و ۴/۲۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ: ۹/۱۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۹۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۹۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۱۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۱۷۹

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے پاس دو برتن ہیں جن میں سے ایک میں نجاست گر جاتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سا ہے اور ان کے علاوہ پانی تک اس کی دسترس بھی نہیں ہے تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دونوں برتنوں کا پانی انڈیل دے اور تیمم کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

تیمم کی ساتویں صورت:

جب وقت تنگ ہو:

{517} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ اَلْمُسَافِرُ اَلْمَاءَ فَلْيَطْلُبْ مَا دَامَ فِي اَلْوَقْتِ فَإِذَا خَافَ أَنْ يَفُوتَهُ اَلْوَقْتُ فَلْيَتَيَمَّمْ وَ لْيُصَلِّ فِي آخِرِ اَلْوَقْتِ فَإِذَا وَجَدَ اَلْمَاءَ فَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ وَ لْيَتَوَضَّأْ لِمَا يَسْتَقْبِلُ.

❁ زرارہ سے امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مسافر کو (وضو) کے لئے پانی دستیاب نہ ہو تو جب تک وقت میں گنجائش ہے پانی کی تلاش جاری رکھے ہاں البتہ جب وقت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے آخری وقت میں نماز پڑھے اور اس کے بعد جب پانی دستیاب ہو جائے تو قضا کی ضرورت نہیں ہے البتہ آئندہ (نماز) کے لئے وضو کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۰۷ح۱۲۸۱؛ وسائل الشیعہ:۳/۵۰۵ح۴۲۹۹؛ الکافی:۳/۱۰ح۶؛ الاستبصار:۱/۲۱ح۴۸؛ فقہ الرضاؑ:۹۳

[2] ملاذ الاخیار:۲/۶۶۱؛ تنقیح مبانی:۱/۲۸۹؛ مفتاح البصیرۃ:۱/۱۸۴؛ مستمسک العروۃ:۱/۱۴۲؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۱/۲۴۵؛ مصباح الہدیٰ:۱/۲۴۷؛ مہذب الاحکام:۱/۲۷۴؛ فقہ الصادقؑ:۱/۲۰۷؛ بغیۃ الہدٰۃ:۱/۱۶۱؛ کتاب الطہارۃ (انصاری):۱/۲۷۸؛ تبصرۃ الفقہاءؒ:۱/۳۴۰؛ شرح طہارۃ القواعد:۲۴۳؛ اوثق الوسائل:۳۲۰؛ زبدۃ الاسول:۳/۱۳۲؛ تفصیل الشریعہ:۷/۶۵؛ شرح حلاقات الاصول:۱۹/۴۲۲؛ بحر الفوائد:۵/۱۶۳؛ التنقیح فی شرح:۲/۴۲۵؛ مقابس الانوار:۷۰

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۹۲ح۵۵۵؛ الکافی:۳/۶۳ح۲؛ وسائل الشیعہ:۳/۳۶۶ح۳۸۸۳؛ الاستبصار:۱/۱۶۵ح۵۴۸؛ الوافی:۶/۵۵۹

[4] موسوعہ الامام الخوئی:۱۰/۳۶۷؛ مسوسوعہ البرغانی:۲/۱۰۸؛ مہذب الاحکام:۴/۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ:۳/۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۱۶۰؛ الدر الباھر:۳۹۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۲/۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۳۶۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۴۶؛ دروس فی مسائل علم الاصول:۲/۲۲۶؛ جواھر الکلام:۵/۸۶؛ شرح العروۃ:۳/۳۱۱؛ براھین الحج:۴/۲۷؛ مستمسک العروۃ:۴/۴۴۴؛ مستمسک العروۃ:۴/۳۰۹؛ شرح العروۃ:۱۰/۳۶۷؛ تفصیل الشریعہ:۴/۳۳۳؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۰۰؛ اصول الفقہ حلی:۳/۱۸۷؛ منتھی المطلب:۳/۱۳۸؛ ملاذ الاخیار:۲/۱۳۷؛ مدارک الاحکام:۲/۲۳۸؛ مصباح الفقیہ:۶/۳۲۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۳/۳۰۵؛ الحبل المتین:۱/۳۶۲؛ بغیۃ الہدٰۃ:۲/۸۰۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ:۴۸؛ کشف اللثام:۲/۴۸۳

{518} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ تُدْرِكُهُ ٱلْجِنَازَةُ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَإِنْ ذَهَبَ يَتَوَضَّأُ فَاتَتْهُ ٱلصَّلاَةُ عَلَيْهَا قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يُصَلِّي.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کو نماز جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے اور وہ باوضو نہیں ہے اور اگر وضو کرنے جائے تو نماز فوت ہو جائے گی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیمم کرے اور نماز پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ نماز جنازہ کے لیے یہ فضیلت استحباب یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے:

{519} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ ٱللَّهَ جَعَلَ ٱلتُّرَابَ طَهُوراً كَمَا جَعَلَ ٱلْمَاءَ طَهُوراً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے مٹی کو اسی طرح پاک (کنندہ) ہے جس طرح پانی کو پاک (کنندہ) بنایا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۱ ح ۳۱۶۳؛ الوافی: ۲۴/۴۲۰

[2] التیمّم قدیری: ۱۱۳؛ الدر الباھر: ۴۰۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۱۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۱۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۳۰؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۲۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۳۶؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۳۷؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۴۴۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۹۶؛ جامع المدارک: ۱/۱۹۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۴۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۸۸؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/۳۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۶۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳/۱۶۵؛ جواہر الکلام: ۵/۲۶۸؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۱۳۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۵۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۴/۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۴ ح ۱۲۶۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۹ ح ۲۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۵ ح ۳۹۳۴؛ الوافی: ۶/۵۴۳؛ الاستبصار: ۱/۴۲۵ ح ۸۶۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۰؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۸۵؛ شرح العروۃ: ۱۰/۱۹۳؛ منتھی المطلب: ۶/۲۲۹؛ تنقیح مبانی: ۷/۵۵۳؛ الحاشیہ علیٰ مدارک: ۲/۱۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۱۸۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۱۸؛ فقہ الاجتہاد و التقلید روحانی: ۳۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۹؛ جامع المدارک: ۱/۵۰۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۶۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۰۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۸۶؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۴۲۶؛ بیان تحریر الوسیلہ: ۴۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۵؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۱/۱۷؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۳۲۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۱۹۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۷

{520} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً لَيْسَ فِيهَا تُرَابٌ وَ لاَ مَاءٌ فَانْظُرْ أَجَفَّ مَوْضِعٍ تَجِدُهُ فَتَيَمَّمْ مِنْهُ فَإِنَّ ذَلِكَ تَوْسِيعٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَإِنْ كَانَ فِي ثَلْجٍ فَلْيَنْظُرْ لِبْدَ سَرْجِهِ فَلْيَتَيَمَّمْ مِنْ غُبَارِهِ أَوْ شَيْءٍ مُغْبَرٍّ وَإِنْ كَانَ فِي حَالٍ لاَ يَجِدُ إِلاَّ الطِّينَ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَيَمَّمَ مِنْهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر زمین تر ہو جہاں نہ خاک مل سکے اور نہ پانی تو اس تر زمین کے قدرے زیادہ خشک مقام کو دیکھو اور اس سے تیمم کرو یہ خدائے عزوجل کی طرف سے وسعت ہے۔

پھر فرمایا: اگر برف میں گھر جائے تو دیکھے اگر گھوڑے کی زین یا کسی اور چیز پر غبار ہے تو اس سے تیمم کرے اور اگر ایسی حالت میں ہو کہ سوائے کیچڑ کے اور کوئی چیز نہ ہو تو پھر اس سے تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[۲]

{521} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي حَالٍ لاَ تَقْدِرُ إِلاَّ عَلَى الطِّينِ فَتَيَمَّمْ بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَوْلَى بِالْعُذْرِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَكَ ثَوْبٌ جَافٌّ وَ لاَ لِبْدٌ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَنْفُضَهُ وَ تَتَيَمَّمَ بِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کبھی ایسی حالت میں ہو کہ سوائے کیچڑ کے اور کوئی چیز دستیاب نہ ہو حتیٰ کہ ایسا (غبار آلود) کپڑا یا زین پوش بھی نہ ہو جسے جھاڑ کر تیمم کر سکو تو پھر اسی کیچڑ سے تیمم کر سکتے ہو کیونکہ خدا عذر کو قبول کرنے میں سے اولیٰ ہے۔[۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[۴]

{522} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ

---

[۱] تہذیب الاحکام:۱/۱۸۹ ح ۵۴۶؛الاستبصار:۱/۱۵۶ ح ۵۳۹؛وسائل الشیعہ :۳/۳۵۴ ح ۳۸۴۹

[۲] ملاذ الاخیار:۲/۱۲۷؛شرح العروۃ:۱۰/۱۹۴؛معتصم الشیعہ :۲/۲۳؛کتاب الطہارۃ خمینی:۲/۱۸۲؛مدارک الاحکام:۲/۲۰۴؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۰/۱۹۵؛ الحدائق الناضرۃ:۴/۳۰۳؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ):۸/۲۰۴؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۴/۳۴۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی:۱/۲۷۴؛تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۷/۲/۵۷؛ مصباح الفقیہ :۶/۱۸۳؛ جواھر الکلام:۵/۱۴۵؛ معج المصطلحات:۱۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۸/۱۴۴؛ المسال الجامعیہ:۱۴۶؛ تبصرۃ الفقہاء:۲/۳۰۹؛انوار الفقاھۃ:۱/۳۱۶

[۳] تہذیب الاحکام:۱/۱۸۹ ح ۵۴۳؛الکافی:۳/۶۸ ح ۱؛الاستبصار:۱/۱۵۶ ح ۵۳۶؛وسائل الشیعہ :۳/۳۵۴ ح ۳۸۵۲؛الوافی:۶/۵۷۴

[۴] وسائل العباد:۱/۲۶۳؛فقہ الصادق ؑ:۴/۱۶۵؛مہذب الاحکام:۴/۳۸۳؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۱۶؛ ریاض المسائل:۲/۲۳؛ مصابیح الظلام:۴/۳۱۱؛ ملاذ الاخیار:۲/۱۲۵؛مراۃ العقول:۱۳/۱۸۵؛مستمسک العروۃ:۴/۳۸۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۲/۱۱۷؛تبصرۃ الفقہا:۲/۳۰۶

زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَرَأَيْتَ ٱلْمُوَاقِفَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى وُضُوءٍ كَيْفَ يَصْنَعُ وَلاَ يَقْدِرُ عَلَى ٱلنُّزُولِ قَالَ تَيَمَّمَ مِنْ لِبْدِهِ أَوْ سَرْجِهِ أَوْ مَعْرَفَةِ دَابَّتِهِ فَإِنَّ فِيهَا غُبَاراً وَيُصَلِّي.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص مقام عرفات میں گھوڑے پر سوار ہے اور (کسی وجہ سے) اتر نہیں سکتا اور وہ باوضو نہیں ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھوڑے کے زین پوش، زین یا اس کی گردن کے بالوں سے تیمم کرے کیونکہ ان چیزوں میں غبار ہوتا ہے اور نماز پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{523} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ٱلْعُبَيْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُجْنِبُ فِي ٱلسَّفَرِ فَلاَ يَجِدُ إِلاَّ ٱلثَّلْجَ أَوْ مَاءً جَامِداً قَالَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ ٱلضَّرُورَةِ يَتَيَمَّمُ وَلاَ أَرَى أَنْ يَعُودَ إِلَى هَذِهِ ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِي تُوبِقُ دِينَهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا کہ وہ حالت سفر میں جنب ہو جاتا ہے اور وہاں سوائے برف یا منجمد پانی کے اور کوئی چیز نہیں ہے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ بمنزلہ ضرورت اور مجبوری کے ہے لہٰذا تیمم کرے اور میرا خیال ہے کہ پھر ایسی زمین کی طرف نہ جائے جو اس کے دین کو برباد کر دے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۹ ح ۵۴۴؛ الکافی: ۳/۵۹ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۳ ح ۳۸۴۶؛ الاستبصار: ۱/۱۵۷ ح ۵۴۱؛ الوافی: ۸/۱۰۷۰؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۶۶ ح ۱۳۴۵؛ بحارالانوار: ۸/۱۵۵

[2] ملاذالاخیار: ۲/۱۲۶؛ منتہی المطلب: ۳/۶۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۶/۲۰۳؛ بغیہ الہدیٰ: ۲/۸۳۴؛ شرح العروۃ: ۱۰/۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۰۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۷۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۱۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۲۱۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱۸؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۲۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۴۱؛ کشف اللثام: ۲/۴۵۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۰۱؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۹؛ جواہر الکلام: ۵/۱۴۷؛ جامع المدارک: ۱/۱۸۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۹۱ ح ۵۵۳؛ الکافی: ۳/۶۷ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۱۵۸ ح ۵۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۵ ح ۳۸۵۴؛ بحارالانوار: ۸/۱۵۶؛ الوافی: ۶/۵۵۵؛ السرائر: ۳/۶۱۲

[4] مستمسک العروۃ: ۴/۳۸۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۵۴؛ الدر الباہر: ۳۸۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۸۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۵۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۷۷؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۲؛ ریاض المسائل: ۲/۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۶۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۵۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۸۶؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۲۴؛ مصباح الفقیہ: ۶/۲۱۷؛ حکم القضائی فی مدارک: ۱۱۶؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۵۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۳۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۸۳؛ منتہی المطلب: ۳/۷۲؛ النجعہ: ۱/۴۶۴

{524} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُجْنِبُ فِي ٱلسَّفَرِ لاَ يَجِدُ إِلاَّ ٱلثَّلْجَ قَالَ يَغْتَسِلُ بِالثَّلْجِ أَوْ مَاءِ ٱلنَّهَرِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر کی حالت میں جنب ہوجاتا ہے اور برف کے سوا کچھ نہیں پاتا تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: برف یا نہر کے پانی سے غسل کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{525} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي ٱلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْعَلَوِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَبْدِ ٱلْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْحَسَنِيِّ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ ٱلْعُرَنِيِّ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: نَهَى أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنْ يَتَيَمَّمَ ٱلرَّجُلُ بِتُرَابٍ مِنْ أَثَرِ ٱلطَّرِيقِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص راستہ کی خاک سے تیمم کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث مجہول ہے [4] لیکن راستے کی مٹی سے تیمم کے مکروہ ہونے کا فتوی موجود ہے۔ [5]

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ:

{526} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ٱلْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلتَّيَمُّمِ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى ٱلْبِسَاطِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ مَسَحَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ ٱلْأُخْرَى.

۞ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے تیمم کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو فرش پر مارا اور

[1] تہذیب الاحکام:۱/۱۹۱ح ۵۵۰؛الاستبصار:۱/۱۵۷ح ۵۴۲؛وسائل الشیعہ:۳/۵۶ح ۳۸۵۷؛الوافی:۶/۵۲۲

[2] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد:۱/۹۹؛منتقد المنافع:۲/۱۵۶؛کشف الاسرار:۳/۶۱؛مستمسک العروۃ:۴/۳۸۴؛مقابس الانوار:۳۸؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۴۴/۳۴؛منتھی المطلب:۱/۱۷۳؛ جامع المقاصد:۱/۴۸۵؛ مختلف الشیعہ:۱/۴۲۴؛ مصابیح الظلام:۴/۲۵۴؛ جواھر الکلام:۵/۱۵۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۸/۱۵۴؛غنائم الایام:۱/۳۳۱؛الحاشیہ علی مدارک الاحکام:۲/۱۱۶

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۸۷ح ۵۳۸؛الکافی:۳/۶۲ح ۶؛وسائل الشیعہ:۳/۳۴۹ح ۳۸۳۷؛الوافی:۶/۵۷۳

[4] ملاذ الاخیار:۲/۱۱۷؛مراۃ العقول:۱۳/۱۷۵

[5] توضیح المسائل آغا سیستانی:۱۷ف ۶۸۹؛آغا خمینی:۱۰۲ف ۶۹۸؛آغا صادق شیرازی:۱۷۴ف ۶۶۷؛آغا لنکرانی:۱۵۵ف ۶۹۸؛آغا گلپایگانی:۱۰۳ف ۷۰۷؛آغا بشیر:۱۷۳ف ۶۹۸؛آغا کاشانی:۱۷۳ف ۵۸۷

پھر ان کو منہ پر پھیرا پھر دونوں ہتھیلیوں کو ایک کی ہتھیلی سے دوسرے کی پشت کو مسح کیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{527} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهَا فَنَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا جَبِينَيْهِ وَ كَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تیمم کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان کو جھاڑا اس کے بعد ان سے ایک بار اپنی پیشانی اور اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت پر مسح کیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

صرف پیشانی پر ہاتھ پھیرے یا پورے چہرے پر ہاتھ پھیرے تو اسے ہر دو طرح اختیار ہے (واللہ اعلم)

{528} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ لِلْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ.

❂ محمد بن مسلم نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: منہ اور ہاتھوں کے لئے دو دو بار ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۶۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۷ ح ۶۰۰؛ الاستبصار: ۱/۱۷۰ ح ۵۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۸ ح ۳۸۶۱؛ الوافی: ۶/۵۸۱

[2] دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۳۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۶۷؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۲۶۹؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۳۳۴؛ منتھی المطلب: ۳/۸۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۰۸؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۲۷۶؛ مصباح الفقیہ: ۶/۲۸۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۲۱؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۳۵۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۸۹؛ مصابیح الظلم: ۴/۲۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۴۶۲؛ الحبل المتین: ۱/۱۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸؛ غنائم الایام: ۱/۳۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۱۸۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۲۰

[3] الکافی: ۳/۶۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۱ ح ۶۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۷۱ ح ۵۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۹ ح ۳۸۶۳؛ الوافی: ۶/۵۸۱؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۵۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۵

[4] المناظر الناضرہ (الطہارۃ): ۸/۳۳۹؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۲۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۷۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۸۷؛ الفقہ القارن: ۱/۸۵؛ غنائم الایام: ۱/۳۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۴؛ شرح العروۃ: ۱۰/۲۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/۲۹۱؛ المہذب البارع: ۱/۲۰۵؛ تبصرۃ الفقہاٰ: ۲/۳۵۲؛ منتھی المطلب: ۳/۹۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۴۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۲۹؛ الدر الباھر: ۳۹۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۲۵۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۴۰۵؛ الحبل المتین: ۱/۱۷۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۲؛ ریاض المسائل: ۲/۳۲؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۳۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۳۵

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۰ ح ۶۱۰؛ الاستبصار: ۱/۱۷۲ ح ۵۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۱ ح ۳۸۷۰؛ الوافی: ۶/۵۸۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{529} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ٱلْكِنْدِيِّ عَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ.

۞ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: تیمم ایک ضربت منہ کے لئے اور ایک ضربت ہاتھوں کے لئے ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

﴿تیمم کے احکام﴾

{530} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي ٱلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلتَّيَمُّمِ مِنَ ٱلْوُضُوءِ وَٱلْجَنَابَةِ وَمِنَ ٱلْحَيْضِ لِلنِّسَاءِ سَوَاءٌ فَقَالَ نَعَمْ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا وضو، (غسل) جنابت اور (غسل) حیض کے عوض جو تیمم کیا جاتا ہے وہ ایک جیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۲۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۲۰؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۲۹۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۰۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۳۵۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۳۸؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۲۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۴۲۸؛ غنائم الایام: ۱/۳۴۰؛ ریاض المسائل: ۲/۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۵۷؛ کشف اللثام: ۲/۴۶۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۲۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۸۱؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۳۲۷

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۰ ح ۶۰۹؛ الاستبصار: ۱/۱۷۱ ح ۵۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۱ ح ۳۸۷۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۴۵؛ الوافی: ۶/۵۸۲

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۱۹۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۱۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳/۱۱۹؛ جواہر الکلام: ۵/۲۱۱؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۴/۴۲۸؛ شرح العروۃ: ۱۰/۲۷۸؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۳۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۴۹؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۸۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۳۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۴۹؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۲۶؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۳۳۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۳/۳۹۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۲۷؛ الدر الباھر: ۳۹۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۴۶۶؛ کشف الاسرار: ۳/۴۲۶

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۲ ح ۶۱۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۷ ح ۲۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۲ ح ۳۸۷۵؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۵۶؛ الوافی: ۶/۵۸۳

[5] ملاذ الاخیار: ۲/۲۰۴؛ شرح العروۃ: ۱۰/۳۰۸؛ مصباح المنہاج: ۵/۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۳۵۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۷/۴۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۳۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۴۰؛ التیمّم قدیری: ۱۸۴؛ ریاض المسائل: ۲/۳۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۴۳۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۵۸؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۴۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۰۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۶/۳۱۱؛ المسائل الجامعیہ: ۱۸۸؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۳۹

{531} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ إِذَا أَجْنَبَ وَ لَمْ يَجِدِ اَلْمَاءَ قَالَ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ فَإِذَا وَجَدَ اَلْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ وَ لاَ يُعِيدُ اَلصَّلاَةَ.

❁ عبیداللہ بن علی حلبی نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جنب ہوجاتا ہے مگر اسے پانی نہیں ملتا تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مٹی سے تیمم کرے (اور نماز پڑھے) اور جب پانی دستیاب ہوجائے تو غسل کرے مگر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{532} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنْ ثَلاَثَةِ نَفَرٍ كَانُوا فِي سَفَرٍ أَحَدُهُمْ جُنُبٌ وَ اَلثَّانِي مَيِّتٌ وَ اَلثَّالِثُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَ حَضَرَتِ اَلصَّلاَةُ وَ مَعَهُمْ مِنَ اَلْمَاءِ قَدْرُ مَا يَكْفِي أَحَدَهُمْ مَنْ يَأْخُذُ اَلْمَاءَ وَ كَيْفَ يَصْنَعُونَ قَالَ يَغْتَسِلُ اَلْجُنُبُ وَ يُدْفَنُ اَلْمَيِّتُ بِتَيَمُّمٍ وَ يَتَيَمَّمُ اَلَّذِي هُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ لِأَنَّ اَلْغُسْلَ مِنَ اَلْجَنَابَةِ فَرِيضَةٌ وَ غُسْلَ اَلْمَيِّتِ سُنَّةٌ وَ اَلتَّيَمُّمَ لِلْآخَرِ جَائِزٌ.

❁ عبدالرحمن بن ابی نجران سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ سفر کی حالت میں تین افراد جمع ہوتے ہیں: جنب، میت اور بے وضو اور نماز کا وقت داخل ہوجاتا ہے جبکہ ان کے پاس اس قدر ہے جو صرف ایک کے لئے کافی ہے تو وہ کیا کریں اور وہ پانی کون استعمال کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے جنب آدمی غسل کرے، میت کو تیمم کرا کر کے دفن کیا جائے اور جو بے وضو ہو وہ بھی تیمم کرے کیونکہ غسل جنابت فرض ہے اور غسل میت سنت (سے واجب ہوا) ہے اور تیسرے (بے وضو) کے لئے تیمم جائز ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۵ ح ۲۱۳؛ المحاسن: ۲/۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۶ ح ۳۸۸۱؛ الوافی: ۶/۵۶۰؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۵۹

[2] روضۃ المتقین: ۱/۲۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۳۸؛ شرح العروۃ: ۱۰/۳۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۹۲؛ مصباح الاصول: ۲/۱۰۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۹۳؛ بغیۃ الہداۃ: ۲/۸۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۶۷۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۲۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۱؛ مصباح الاصول: ۳/۹۰؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۳۴۴؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۱۶۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۸۲؛ ریاض المسائل: ۲/۴۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۳۷۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۵/۴۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۵۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۸۳۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۹۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۸ ح ۲۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۹ ح ۲۸۵؛ الاستبصار: ۱/۱۰۱ ح ۳۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۷۵ ح ۳۹۰۵؛ الوافی: ۶/۵۶۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۹؛ بحار الانوار: ۷۸/۲۴؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۵

[4] روضۃ المتقین: ۱/۲۸۳؛ سند العروۃ: ۵/۲۱۲؛ جواہر الکلام: ۵/۲۵۶؛ شرح العروۃ: ۱۰/۴۰۹؛ کشف اللثام: ۲/۴۹۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۳۰؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۶۶؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۵۷۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۵۶؛ ریاض المسائل: ۲/۶۱

{533} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلصَّفَّارِ وَ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يُصَلِّي ٱلرَّجُلُ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ صَلاَةَ ٱللَّيْلِ وَ ٱلنَّهَارِ كُلَّهَا فَقَالَ نَعَمْ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يُصِبْ مَاءً قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ ٱلْمَاءَ وَ رَجَا أَنْ يَقْدِرَ عَلَى مَاءٍ آخَرَ وَ ظَنَّ أَنَّهُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَهُ تَعَسَّرَ عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ يَنْقُضُ ذَلِكَ تَيَمُّمَهُ وَ عَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ ٱلتَّيَمُّمَ قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ ٱلْمَاءَ وَ قَدْ دَخَلَ فِي ٱلصَّلاَةِ قَالَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ مَا لَمْ يَرْكَعْ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَكَعَ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّ ٱلتَّيَمُّمَ أَحَدُ ٱلطَّهُورَيْنِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا کوئی شخص ایک تیمم سے شب وروز کی تمام نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب تک کوئی حدث صادر نہ ہو یا پانی دستیاب نہ ہو جائے۔

میں نے پوچھا: اگر اسے پانی مل جائے اور اسے دوسرے پانی ملنے کی بھی امید ہو اور وہ یہ خیال کرے کہ اسے جب ضرورت ہوگی اور پانی دستیاب ہو جائے گا اس (پہلے والے) کو استعمال نہ کرے اور بعد میں پانی دستیاب نہ ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے اس کا تیمم ٹوٹ جائے گا اور اس پر دوبارہ تیمم کرنا واجب ہے

میں نے پوچھا: اگر (تیمم والا آدمی) نماز شروع کردے اور پھر اسے پانی دستیاب ہو جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ رکوع میں نہیں گیا تو نماز توڑ دے اور وضو کرے (یا غسل کرے پھر نماز پڑھے) اور اگر رکوع میں چلا گیا تو اپنی نماز کو جاری رکھے اس لئے کہ تیمم بھی دو طہارتوں میں سے ایک ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{534} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ لاَ يَجِدُ ٱلْمَاءَ أَيَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاَةٍ فَقَالَ لاَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ ٱلْمَاءِ.

✪ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو پانی دستیاب نہیں ہوتا تو کیا وہ ہر نماز کے لئے تیمم کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں تیمم بھی بمنزلہ پانی کے (وضو کے) ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۰ ح ۵۸۰؛ الکافی: ۳/۶۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹۷۷ ح ۳۹۱۶؛ الاستبصار: ۱/۱۶۴ ح ۵۷۰؛ الوافی: ۶/۵۶۰

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۱۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۴۵؛ فقہ الصادقؒ: ۳/۱۷۹؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۵/۳۸۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۵۷؛ منتھی المطلب: ۳/۱۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۱۷؛ ریاض المسائل: ۲/۵۳؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۳۷۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۷۰؛ التیمّم قدیری: ۲۱۱؛ بغیۃ الھدۃ: ۲/۸۵۷؛ غنائم الایام: ۱/۳۷۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۲۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۳۵؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۱/۳۴۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۶۵۸؛ القواعد الفقھیہ: ۱/۹۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۴۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۰ ح ۵۸۱؛ الاستبصار: ۱/۱۶۳ ح ۵۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۵ ح ۳۹۳۵؛ الوافی: ۶/۵۶۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{535} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُجْنِبُ وَ مَعَهُ قَدْرُ مَا يَكْفِيهِ مِنَ اَلْمَاءِ لِوُضُوءِ اَلصَّلاَةِ أَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ أَوْ يَتَيَمَّمُ قَالَ لاَ بَلْ يَتَيَمَّمُ أَ لاَ تَرَى أَنَّهُ إِنَّمَا جُعِلَ عَلَيْهِ نِصْفُ اَلْوُضُوءِ.

❂ عبیداللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص جنب ہوجاتا ہے اور اس کے پاس صرف اس قدر پانی ہے جو وضو کے لئے کافی ہے تو کیا وہ وضو کرے یا (غسل کے عوض) تیمم کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ (وضو نہ کرے) بلکہ تیمم کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اسے نصف وضو (طہارت) قرار دیا گیا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{536} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اِحْتَاجَ إِلَى اَلْوُضُوءِ لِلصَّلاَةِ وَ هُوَ لاَ يَقْدِرُ عَلَى اَلْمَاءِ فَوَجَدَ بِقَدْرِ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ أَوْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ هُوَ وَاجِدٌ لَهَا يَشْتَرِي وَ يَتَوَضَّأُ أَوْ يَتَيَمَّمُ قَالَ لاَ بَلْ يَشْتَرِي قَدْ أَصَابَنِي مِثْلُ ذَلِكَ فَاشْتَرَيْتُ وَ تَوَضَّأْتُ وَ مَا يُشْتَرَى بِذَلِكَ مَالٌ كَثِيرٌ.

❂ صفوان سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز کے لئے وضو کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس پانی نہیں ہے البتہ پانی بقدر وضو قیمتاً ملتا ہے مگر مہنگا اس قدر ہے کہ سو درہم یا ہزار درہم میں ملتا ہے اور وہ شخص اسے حاصل کرسکتا ہے تو کیا پانی خرید کر وضو کرے یا تیمم کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پانی خریدے اور وضو کرے۔ مجھے بھی اس طرح کی صورت حال پیش آئی تھی تو میں نے پانی خرید کر وضو کیا تھا اور اس سلسلہ میں بہت سے مال کثیر کا (جو پانی کی خریداری پر صرف کیا تھا) کوئی افسوس نہیں ہوا[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۵۹/۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۸/۲؛ مدارک الاحکام: ۱۷۸/۲؛ منتھی المطلب: ۱۱۰/۳؛ مستمسک العروۃ: ۴۴۱/۴؛ مصباح الفقیہ: ۳۸۱/۶؛ شرح العروۃ: ۳۲۳/۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۸/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۴۸/۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲۲۴/۱؛ مشارق الشموس: ۴۲/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۲۳/۱۰؛ القواعد الفقھیہ: ۹۴/۱؛ اثنی عشر رسالہ: ۹۲؛ ریاض المسائل: ۵۸/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱۸/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۰۱/۱؛ مھذب الاحکام: ۴۳۵/۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۰۹/۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۷/۴؛ التیمم قدیری: ۱۹۱؛ غنائم الایام: ۳۱۶/۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۵؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۳۴۰/۱؛ مستند الشیعہ: ۴۷/۳؛ موسوعہ البرغانی: ۹۵/۲؛ اشارات الاصول کرباسی: ۲۹۱

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۰۵/۱ ح ۲۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۴۰۴/۱ ح ۱۲۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۶/۳ ح ۳۹۴۰؛ الوافی: ۵۴۴/۶

[3] لوامع صاحبقرانی: ۶۷۸/۱؛ روضۃ المتقین: ۲۷۷/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۹۶/۱؛ مستمسک العروۃ: ۲۹۲/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴۶/۴؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۳۱۷/۱؛ دروس تمھیدیہ: ۸۱/۱؛ مصباح الاصول: ۹۰/۳؛ مدارک العروۃ: ۳۴۴/۱۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۶۵/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۶۴/۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲۶۳/۲؛ ریاض المسائل: ۴۶/۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳۷۸/۵؛ انوار الفقاھۃ: ۳۳۳/۱؛ آیات الاحکام: ۴۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵۴/۴

[4] الکافی: ۷۴/۳ ح ۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۴۰۶/۱ ح ۱۲۷۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۵/۱ ح ۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۹/۳ ح ۳۹۴۸؛ تفسیر البرہان: ۸۵/۲؛ الوافی: ۵۵۶/۶؛ عوالی اللئالی: ۴۲/۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{537} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ مَعَ أَهْلِهِ فِي اَلسَّفَرِ فَلاَ يَجِدُ اَلْمَاءَ يَأْتِي أَهْلَهُ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَبِقاً أَوْ يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص بیوی کے ہمراہ سفر کر رہا ہے اور پانی موجود نہیں ہے تو کیا وہ بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کرے مگر یہ کہ اس میں شہوت کا غلبہ ہو یا جان کا خطرہ ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{538} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يُقِيمُ بِالْبِلاَدِ اَلْأَشْهُرَ لَيْسَ فِيهَا مَاءٌ مِنْ أَجْلِ اَلْمَرَاعِي وَ صَلاَحِ اَلْإِبِلِ قَالَ لاَ.

۞ محمد (بن مسلم) امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اونٹوں کی بہتری اور ان کی چراگاہ کی وجہ سے کئی ماہ تک ایسے شہروں میں قیام کرتا ہے جہاں پانی نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قیام نہ کرے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۴؛ براھین الحج: ۱/۸۲؛ جامع المدارک: ۱/۱۷۹؛ مشارق الشموس: ۲/۱۳۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۵۸؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۰۶؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۵۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۵/۲۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۵؛ منتھی المطلب: ۳/۱۴؛ وسائل العباد: ۱/۲۵۴؛ لوامع الاحکام: ۵/۳۲۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۲۳؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۳۰۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۶۷؛ ارشاد الطالب: ۶/۱۲۳؛ التیمّم قدیری: ۶۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۱۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۵

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۵ ح ۱۲۶۹؛ السرائر: ۳/۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۰ ح ۳۹۵۰؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۶۰؛ الوافی: ۲۲/۷۰۵؛ الکافی: ۵/۴۹۵ ح ۳؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۶۰

[3] الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۷۹؛ شرح العروۃ: ۴/۲۱۲؛ ریاض المسائل: ۲/۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۸۱؛ مصباح المنہاج: ۳/۳۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۴۱؛ قاعدۃ لاضرر: ۱/۵۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۷۱؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۴۱؛ سند العروۃ: ۴/۱۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۲؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۰۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۴۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۳۵۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۰۲؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۸۹؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۰۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۳۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۵۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۷۶

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۵ ح ۱۲۷۰؛ السرائر: ۳/۶۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۱ ح ۳۹۵۲؛ الوافی: ۶/۵۵۵؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۶۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{539} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا كَانَ اَلرَّجُلُ نَائِماً فِي اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ أَوْ مَسْجِدِ اَلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاحْتَلَمَ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلْيَتَيَمَّمْ وَ لاَ يَمُرَّ فِي اَلْمَسْجِدِ إِلاَّ مُتَيَمِّماً وَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَمُرَّ فِي سَائِرِ اَلْمَسَاجِدِ وَ لاَ يَجْلِسْ فِي شَيْءٍ مِنَ اَلْمَسَاجِدِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص مسجد الحرام یا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سویا ہوا ہو اور وہ احتلام کی وجہ سے جنب ہوجائے تو (باہر نکلنے کے لئے) تیمم کرے اور تیمم کے بغیر مسجد سے نہ گزرے البتہ عام مساجد میں گزرنے میں حرج نہیں ہے لیکن ان میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

﴿نماز کے احکام﴾

{540} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلصَّلْتِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: بُنِيَ اَلْإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ عَلَى اَلصَّلاَةِ وَ اَلزَّكَاةِ وَ اَلْحَجِّ وَ اَلصَّوْمِ وَ اَلْوَلاَيَةِ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ فَقَالَ اَلْوَلاَيَةُ أَفْضَلُ لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ وَ اَلْوَالِي هُوَ اَلدَّلِيلُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ ثُمَّ اَلَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي اَلْفَضْلِ فَقَالَ اَلصَّلاَةُ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ اَلصَّلاَةُ عَمُودُ دِينِكُمُ اَلْحَدِيثَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۲؛ تحریر الاحکام: ۱/۱۵۴؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۴۹؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۲۴۵؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۷/۷۴؛ بیان الفقہ: ۱۶۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۵۴؛ تحریر الاحکام: ۱/۲۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۷ ح ۱۲۸۰؛ الکافی: ۳/۷۳ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۰۶ ح ۱۹۳۶؛ تفسیر البرہان: ۲/۸۵؛ الوافی: ۶/۵۵۶

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۱۵۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۵۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۴۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۸۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۲۰۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۸۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۵۰؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۸۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۳۱۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۳۶؛ التحفۃ السنیہ فی شرح النخبہ: ۲۹۱؛ العمل الابقی: ۲/۳۱۱؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۲۴۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۹۶؛ شرح العروۃ: ۴/۲۴۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۴۴؛ آیات الاحکام: ۵۹۳؛ غنائم الایام: ۱/۳۱۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۹۰

عرض کیا: ان میں سے افضل کون سی چیز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ولایت افضل ہے کیونکہ وہ ان سب کی کلید (کنجی) ہے اور والی (رہبر) ہے جو ان پر دلیل ہے

میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سی چیز افضل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{541} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: لاَ تَتَهَاوَنْ بِصَلاَتِكَ فَإِنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ مِنِّي مَنِ اِسْتَخَفَّ بِصَلاَتِهِ لَيْسَ مِنِّي مَنْ شَرِبَ مُسْكِراً لاَ يَرِدُ عَلَيَّ اَلْحَوْضَ لاَ وَ اَللَّهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز میں سہل انگیزی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب فرمایا تھا کہ جو شخص نماز کو خفیف (ہلکا) جانے وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو مسکر (نشہ آور چیز) پیتا ہے وہ بھی مجھ سے نہیں ہے اور واللہ وہ میرے پاس حوض کوثر پر حاضر نہیں ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن کالصحیح ہے [5] یا حسن ہے [6]

{542} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْكَبَائِرِ فَقَالَ هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سَبْعٌ اَلْكُفْرُ بِاللَّهِ وَ قَتْلُ اَلنَّفْسِ وَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ وَ أَكْلُ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ فَهَذَا أَكْبَرُ اَلْمَعَاصِي قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَكْلُ دِرْهَمٍ مِنْ مَالِ اَلْيَتِيمِ

---

[1] الکافی: ۲/۱۸ح۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۳ح۱؛ المحاسن: ۱/۲۸۶؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۹۱؛ الوافی: ۴/۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۱۷۹؛ بحار الانوار: ۶۵/۳۳۲ و۷۹/۲۳۴

[2] مراۃ العقول: ۷/۱۰۲؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوی: ۳۱۳؛ صراط الحق فی المعارف: ۴/۲۵۴؛ الضرورات الدینیہ: ۱۹۰؛ الولایۃ الالہیہ: ۱/۱۲۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۲۸۶؛ اسس النظام السیاسی: ۳۱۱؛ حکمت حکومت فقیہ: ۱۱۳

[3] الکافی: ۳/۲۶۹ح۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۰۶ح۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۳ح۴۴۱۳؛ الوافی: ۷/۵۰؛ بحار الانوار: ۴۷/۱۳۶؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۶؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۲۰؛ فقہ الرضاؑ: ۹۹

[4] حدود الشریعہ: ۱/۲۲۸؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۲۵؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۱۲۵؛ السبیل الی المعنویات: ۲۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ: ۱/۱۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۳۰۱؛ رسالہ‌ہای خطی فقہی: ۲۶۶؛ المراقبات فی اھم الشہور والاوقات یعقوبی: ۱۳؛ اثنی عشر رسالہ: ۲۳؛ مواہب الرحمٰن: ۲/۱۷۵؛ مصنفات میر داماد: ۱/۵۸۰؛ فی ثقافۃ الرفض واصلاح المجتمع یعقوبی: ۱۱۸؛ خطاک الی اجلک یعقوبی: ۶۷

[5] موسوعہ البرغانی: ۳/۱۳

[6] شرح مازندرانی: ۲/۳۵۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵

ظُلْماً أَكْبَرُ أَمْ تَرْكُ ٱلصَّلاَةِ قَالَ تَرْكُ ٱلصَّلاَةِ قُلْتُ فَمَا عَدَدْتَ تَرْكَ ٱلصَّلاَةِ فِي ٱلْكَبَائِرِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَكَ قَالَ قُلْتُ ٱلْكُفْرُ قَالَ فَإِنَّ تَارِكَ ٱلصَّلاَةِ كَافِرٌ يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

❁ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کبائر (گناہان کبیرہ) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں سات ہیں: اللہ کے ساتھ کفر، کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، ثبوت کے بعد سود کھانا، ظلم سے یتیم کا مال کھانا، لشکر سے بھاگنا اور (شہر میں) ہجرت کے بعد اعرابی (دیہاتی) بننا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا یہ اکبر گناہ ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا: مال یتیم سے ظلم سے (یعنی ناحق) ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا چھوڑنا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا چھوڑنا (بڑا گناہ ہے)

میں نے عرض کیا: پھر آپ علیہ السلام نے ترک نماز کو کبائر میں کیوں شمار نہیں فرمایا:

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلی چیز میں نے تمہیں کون سی گنوائی تھی؟

میں نے عرض کیا: وہ تو کفر گنوایا تھا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بغیر علت کے نماز کا چھوڑنے والا کافر ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

واجب نمازیں:

{543} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا فَرَضَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّلاَةِ فَقَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي ٱللَّيْلِ وَ ٱلنَّهَارِ ٱلْحَدِيثَ

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا نے کتنی نمازیں فرض قرار دی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شب و روز میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔[3]

---

[1] الکافی: ۲/۲۷۸ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۳۲۱ ح ۲۰۶۳۱؛ الوافی: ۵/۱۰۵۱؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۴۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۳۸۸؛ تفسیر البرہان: ۵/۲۰۴

[2] جامع المدارک: ۱/۴۹۵؛ مرشد المغترب: ۲۶؛ مستند الشیعہ: ۱۸/۱۳۰؛ بیان الفقہ: ۳/۳۳۰؛ مبانی الفقہ: ۴/۵۳؛ منبر الوسیلہ دھکر دی: ۴۶۳؛ رسالہ فی العدالۃ: ۱۷۰؛ کتاب الحج قمی: ۱/۱۱۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۴۶۰؛ ریاض المسائل: ۱۵/۲۵۰؛ جواھر الکلام: ۱۷/۲۲۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۴۵۰؛ حدود الشریعہ: ۱/۶۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۰/۲۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۷؛ نہایۃ التقریر: ۳/۲۵۸؛ المکاسب: ۲/۴۲۰؛ المناھل: ۲۵۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۲/۳۱۷؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۷؛ کفایۃ الفقہ: ۱/۱۳۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۹؛ نہایۃ المقال: ۲۷۳؛ آیات الاحکام: ۳/۸؛ الدرر النجفیہ: ۴/۱۸؛ العشرۃ الکاملہ: ۱۸۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۶۵۶؛ تفصیل الشرایعہ: ۱/۳۴۱؛ العدالۃ حسینی: ۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۴۱ ح ۹۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۰ ح ۴۳۸۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۲۰۰؛ تفسیر البرہان: ۳/۵۶۴؛ الکافی: ۳/۲۷۱ ح ۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/۴۷۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۹۵ ح ۱؛ الوافی: ۷/۳۵؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۸۲؛ معانی الاخبار: ۳۳۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{544} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: صَلاَةُ اَلْعِيدَيْنِ فَرِيضَةٌ وَ صَلاَةُ اَلْكُسُوفِ فَرِيضَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیدین (عیدالفطر اور عید قربان) کی نماز فرض ہے اور نماز کسوف (یعنی نماز آیات) بھی فرض ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{545} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ طَوَافِكَ فَائْتِ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ اِجْعَلْهُ أَمَاماً وَ اِقْرَأْ فِي اَلْأُولَى مِنْهُمَا سُورَةَ اَلتَّوْحِيدِ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَ فِي اَلثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا اَلْكَافِرُونَ ثُمَّ تَشَهَّدْ وَ اِحْمَدِ اَللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِسْأَلْهُ أَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْكَ وَ هَاتَانِ اَلرَّكْعَتَانِ هُمَا اَلْفَرِيضَةُ اَلْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب (حج کے دوران واجبی) طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم علیہ السلام پر جاؤ اور مقام کو سامنے قرار دیتے ہوئے دو رکعت نماز پڑھو جن میں پہلی رکعت میں سورۃ توحید (قل ھواللہ احد) اور دوسری میں قل یاایھا الکافرون پڑھو پھر تشہد (وسلام) پڑھنے کے بعد خدا کی حمد وثنا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور اس سے دوا کرو کہ وہ تمہارا یہ عمل قبول فرمائے اور یہ دو رکعتیں فرض ہیں۔[4]

---

[1] ملاذالاخیار: ۴/ ۲۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۳؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۱۱۹؛ سندالعروۃ (الصلاۃ): ۵۷؛ الناظرالناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/ ۲۸۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۴۲؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/ ۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۹۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/ ۱۲۳؛ حدودالشریعہ: ۲/ ۶۳۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۲۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۳۱؛ رسائل آل طوق: ۱/ ۴۷۹؛ مسالک الافہام: ۱/ ۴۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۵۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۸۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۵۵

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۴ ح ۱۴۵۳؛ الوافی: ۹/ ۱۲۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۸۳ ح 9915؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۲۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴۳

[3] المناظرالناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/ ۹؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۳۲؛ مستندالشیعہ: ۶/ ۱۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۱۸۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۸۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۹۱؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۹۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۰۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۹۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۳

[4] الکافی: ۴/ ۴۲۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۸۶ ح ۴۵۰؛ الوافی: ۱۳/ ۹۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۴۲۳ ح

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{546} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَلاَةٌ أَوْ صِيَامٌ قَالَ يَقْضِي عَنْهُ أَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ امْرَأَةً فَقَالَ لاَ إِلاَّ الرِّجَالُ.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مرجاتا ہے اور اس پر نماز اور روزے واجب (رہ گئے) ہیں تو ان کی قضا اس پر ہے جو اس کی وراثت کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے عرض کیا: اگر لوگوں میں سے سے زیادہ اس کی حقدار عورت ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں صرف مردوں میں سے جو سب سے زیادہ حقدار ہو (وہ قضا کرے گا)۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{547} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلاَةَ وَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَشَرَةَ أَوْجُهٍ صَلاَةَ الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ وَ صَلاَةَ الْخَوْفِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَوْجُهٍ وَ صَلاَةَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ صَلاَةَ الْعِيدَيْنِ وَ صَلاَةَ الاِسْتِسْقَاءِ وَ الصَّلاَةَ عَلَى الْمَيِّتِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دس طریقہ پر نماز فرض کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسے دس طریقہ پر مسنون قرار دیا ہے: (۱) نماز حضر۔ (۲) نماز سفر۔ (۳)، (۴)، (۵) تین طرح کی نماز خوف۔ (۶) نماز سورج گرہن (۷) نماز چاند گرہن۔ (۸) نماز عیدین۔ (۹) نماز استسقاء (طلب باراں)۔ (۱۰) نماز میت۔[4]

---

[1] معتصم الشیعہ :۱/۲۰۱؛ التہذیب فی مناسک :۳/۸۷؛ تذکرۃ الفقہا:۸/۹۴؛ مستند الشیعہ :۱۲/۱۳۶؛ تفصیل الشریعہ:۴/۴۲۶؛ مدارک الاحکام:۸/۱۳۴؛ فقہ الصادقؑ :۱۷/۴۷؛ الحج فی الشریعہ:۴/۲۰۶؛ سند العروۃ (الحج):۳/۳۶۵؛ جواہر الکلام:۱۹/۳۰۱؛ بیان تحریر الوسیلہ:۴۸۳؛ آیات الاحکام نجفی:۱/۱۷۹؛ کتاب الحج شاھرودی:۴/۳۱۸؛ رسائل ومقالات:۶/۲۵۲؛ مہذب الاحکام:۱۴/۹۷؛ مختلف الشیعہ :۹/۱۷۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۲/۷۹؛ المعتمد فی شرح المناسک:۵/۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۴/۸۰

[2] الکافی:۴/۱۲۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ :۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۳۰؛ الوافی:۱۱/۳۴۷

[3] فقہ الصادقؑ :۸/۴۰۶؛ مدارک الاحکام:۶/۲۲۱؛ سند العروہ:۵/۱۰۸؛ مصباح الہدیٰ:۸/۴۶۴؛ شرح العروہ:۱۶/۲۶۳؛ مستند العروہ:۲/۲۱۱؛ غنایم الایام:۵/۴۰۵؛ مہذب الاحکام:۷/۳۵۸؛ الزبدۃ الفقہیہ :۳/۱۷۶؛ مناط الاحکام:۲۵۸؛ رسائل فقہیہ:۱۴۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۶/۱۰۷؛ مستمسک العروۃ:۷/۱۳؛ مہذب الاحکام:۱۰/۳۱۱؛ الحدائق الناضرۃ:۱۱/۶۱؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/۴۴۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم):۵۳۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۴۸؛ بحوث فی القواعد:۱/۵۲۲؛ الرسائل الفقہیہ :۸۷؛ ریاض المسائل:۶/۴۴۹؛ المعتمد فی شرح المناسک:۵/۵۵؛ وسائل العباد:۲/۳۲۷؛ حدود الشریعہ:۲/۴۷۷

[4] الکافی:۳/۲۷۲ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۰۷ ح ۶۲۰؛ الخصال:۲/۴۴۴؛ وسائل الشیعہ :۴/۷ ح ۴۳۷۷؛ الوافی:۷/۳۹؛ فقہ القرآن:۱/۱۶۸؛ بحار الانوار:۷۹/۲۸۱؛ مستدرک الوسائل:۶/۱۶۵ ح ۶۶۸۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[1] یا حسن ہے[2]

{548} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُجَمِّعُ اَلْقَوْمُ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ إِذَا كَانُوا خَمْسَةً فَمَا زَادُوا فَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ فَلاَ جُمُعَةَ لَهُمْ وَ اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ لاَ يُعْذَرُ اَلنَّاسُ فِيهَا إِلاَّ خَمْسَةٌ اَلْمَرْأَةُ وَ اَلْمَمْلُوكُ وَ اَلْمُسَافِرُ وَ اَلْمَرِيضُ وَ اَلصَّبِيُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن پانچ یا اس سے زیادہ لوگ جمع ہو جائیں (تو نماز جمعہ ہوگی) اور اگر پانچ سے کم ہوں تو ان کے لئے (نماز) جمعہ نہیں ہے اور جمعہ ہر ایک پر واجب ہے اور اس میں سوائے پانچ قسم کے لوگوں کے کسی کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے اور وہ عورت، غلام، مسافر، بچہ اور مریض ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مولف:

نیز جو نمازیں منت، عہد، قسم وغیرہ کی وجہ سے واجب ہوتی ہیں ان کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائے گا اور ان تمام نمازوں کے حدود و قیود کو بھی بیان کیا جائے گا ان شاءاللہ۔

روزانہ کی واجب نمازیں:

{549} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ اَلْمَاصِرِ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ اَلْأَدَبَ قَالَ: إِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ اَلدِّينِ وَ اَلْأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبَادَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: مَا آتَاكُمُ اَلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ اَلْقُدُسِ لاَ يَزِلُّ وَ لاَ يُخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوسُ بِهِ اَلْخَلْقَ فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ اَللَّهِ ثُمَّ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ

[1] مراۃ العقول:۱۵/۲۳؛ تفصیل الشریعہ و ۱۴/۵۳۹: ۴/۲۶۴؛ روضۃ المتقین:۲/۳۴۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۶۸۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۴/۸۰؛ خلل الصلاۃ واحکامہ:۲۵۰

[2] جواھر الکلام:۱۹/۳۰۲؛ فقہ الحج صافی:۴/۶۷؛ کشف اللثام:۵/۴۴۴؛ آیات الاحکام نجفی:۱/۱۸۰

[3] تہذیب الاحکام:۳/۲۳۹ح ۶۳۶؛ الاستبصار:۱/۴۱۹ح ۱۶۱۰؛ وسائل الشیعہ:۷/۳۰۰ح ۹۳۹۷؛ الوافی:۸/۱۱۲۳

[4] ملاذ الاخیار:۵/۴۴۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۰۸؛ فقہ الصادقؑ:۵/۱۶۲؛ جواہر الکلام:۱/۱۷۱؛ معتصم الشیعہ:۱/۷۷؛ منتھی المطلب:۵/۳۵۶؛ جامع المقاصد:۲/۳۷۷؛ ذکری الشیعہ:۴/۱۰۵؛ کتاب الصلاۃ حائری:۶۵۸؛ مختلف الشیعہ:۲/۲۰۸؛ علی شاطئ الجمعہ صادقی:۴۰؛ حکومت اسلامی:۲/۳۱۸۵؛ دوازدہ رسالہ فقہی:۴۹۹؛ صلاۃ الجمعہ تنکابنی:۱۱۵؛ روض الجنان:۲/۷۷۰؛ مصابیح الظلام:۱/۳۸۵؛ جامع المدارک:۱/۵۳۱؛ مدارک الاحکام:۴/۲۸؛ مفتاح الکرامہ:۳/۱۰۱؛ الزبدۃ الفقھیہ:۲/۲۸۵؛ مستند الشیعہ:۶/۳۸؛ حدود الشریعہ:۲/۴۶۳؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ صدر:۱۰۹؛ ایضاح الفوائد:۱/۱۲۰؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ:۲۴۲؛ المناظر الناضرۃ:۱۱/۳۱۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۹۰؛ روض الجنان:۲۹۰؛ جامع المقاصد:۲/۳۷۷

جَلَّ فَرَضَ ٱلصَّلاَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ فَأَضَافَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى ٱلرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَ إِلَى ٱلْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيلَ ٱلْفَرِيضَةِ لاَ يَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلاَّ فِي سَفَرٍ وَ أَفْرَدَ ٱلرَّكْعَةَ فِي ٱلْمَغْرِبِ فَتَرَكَهَا قَائِمَةً فِي ٱلسَّفَرِ وَ ٱلْحَضَرِ فَأَجَازَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتِ ٱلْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ٱلْحَدِيثَ.

✪ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے ایک صحابی قیس ماصر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادب سکھایا اور ان کے ادب کو احسن کیا پس جب ان کے لئے ادب اکمل ہو گیا تو فرمایا: ''بے شک (اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ خلق عظیم پر ہو (القلم: ۴)'' پھر دین اور امت کا امر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض کر دیا تا کہ اس کے بندوں کی رہنمائی ہو پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے رک جاؤ (الحشر: ۷)'' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راست پر توفیق دیئے گئے روح القدس کے تائید کئے ہوئے تھے مخلوق کی رہنمائی کرنے کے بارے میں ان سے کسی قسم کی نہ کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ خطا ہوئی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے ادب سے ادب سکھایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (پنجگانہ) نماز دو دو رکعت فرض کی جو کل دس رکعات بنیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ظہر وعصر کی) دو رکعتوں کیساتھ دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت کا اضافہ کر دیا اور یہ فریضہ کے مانند قرار پائیں۔ سوائے سفر کے ان کو ترک کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اور جو مغرب میں ایک رکعت بڑھائی تھی اسے سفر حضر میں برقرار رکھا پس اللہ تعالیٰ نے اس (اضافہ) کو نافذ کر دیا پس فریضہ (نماز) سترہ رکعات قرار پائیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے۔[3]

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت:

{550} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ٱلْعِجْلِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ: وَقْتُ ٱلظُّهْرِ بَعْدَ ٱلزَّوَالِ قَدَمَانِ وَ وَقْتُ ٱلْعَصْرِ بَعْدَ ذَلِكَ قَدَمَانِ وَ هَذَا أَوَّلُ وَقْتٍ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ لِلْعَصْرِ.

---

[1] الکافی: ۱/۲۶۶ ح ۴؛ الوافی: ۳/۶۱۶؛ تفسیر البرہان: ۵/۳۳۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۱۶۸؛ بحار الانوار: ۱۷/۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۸۰

[2] الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ: ۴۶۰؛ انوار الفقاھۃ (مکارم۔البیع): ۱: ۵۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۱؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۲؛ الامامۃ الالٰہیہ: ۲/۲۴۳؛ مشرعہ بحار الانوار: ۱/۳۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/۴۲۲؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۱۳۷؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۴۹۳؛ مشرع بحار الانوار: ۱/۳۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/۴۲۲؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۱۳۷؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۴۹۳؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۴۶۰؛ رسائل فقھیہ: ۲۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۱۷؛ بحوث فقھیہ مکارم: ۵۳۰؛ الولایۃ الالٰہیہ: ۱/۲۱۲؛ کلیات فی علم الرجال: ۴۲۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۱۰؛ ضیاء الناظرۃ: ۳۴۵

[3] مراۃ العقول: ۳/۱۵۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی دربارہ نماز جمعہ: ۱/۵۳۳؛ شرح تجرید الاصول: ۶/۳۸۷

❂ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز ظہر کا وقت زوال کے بعد دو قدم تک اور عصر کا اس کے بعد مزید دو قدم تک ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ زوال کے بعد دو قدم اس لئے بتائے گئے ہوں کہ زوال شمس کے ساتھ نافلہ ظہر پڑھا جاتا ہے یعنی ظہر کا وقت زوال سے شروع ہوجاتا ہے اور عصر کے وقت مزید دو قدم اسی لیے ہیں کہ پہلے نافلۂ عصر بڑھا تا ہے (واللہ اعلم)

{551} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: كَتَبَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ الْقَدَمِ وَ الْقَدَمَيْنِ وَ الْأَرْبَعِ وَ الْقَامَةِ وَ الْقَامَتَيْنِ وَ ظِلِّ مِثْلِكَ وَ الذِّرَاعِ وَ الذِّرَاعَيْنِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ الْقَدَمِ وَ لاَ الْقَدَمَيْنِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَتَيْنِ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا سُبْحَةٌ وَ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فَإِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَ وَ إِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَ ثُمَّ صَلِّ صَلاَةَ الظُّهْرِ فَإِذَا فَرَغْتَ كَانَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ سُبْحَةٌ وَهِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ إِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَ وَإِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَ ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ.

❂ محمد بن احمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ آپ علیہ السلام کے آباء کرام علیہم السلام سے (نماز ظہر وعصر کے وقت کے سلسلے میں) ایک قدم، دو قدم، چار قدم، ایک قامت، دو قامت، اپنے برابر کا سایہ، ایک ذراع (ہاتھ) اور دو ذراع (وغیرہ) مروی ہیں (تو ہم کس پر عمل کریں)؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا؟ نہ ایک قدم اور نہ دو قدم (یہ کوئی لازم تھوڑی ہیں) بلکہ جیسے ہی آفتاب ہوتا ہے تو نماز ظہر کا وقت ہوجاتا ہے لیکن اس سے پہلے تسبیح کی جاتی ہے جو آٹھ رکعت (نماز نافلہ) ہے جسے چاہو تو طول دو اور اگر چاہو تو مختصر کردو پھر ظہر پڑھو پس جب نماز ظہر سے فارغ ہوجاؤ تو ظہر اور عصر کے درمیان بھی تسبیح کرو اور وہ آٹھ رکعت (نماز نافلہ) ہے اور اگر چاہو تو اسے طول دو اور اگر چاہو تو مختصر کردو پھر عصر پڑھو۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۵۵ ح ۱۰۱۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۱۶ ح ۶۴۹؛ الاستبصار: ۱/۲۴۸ ح ۸۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۴۰ ح ۴۷۴۱؛ الوافی: ۷/۲۳۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۱۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۱۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۶/۲۶۹؛ ماوراٗ الفقہ: ۱/۲۳۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۳۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۹/۸۵ منتھی المطلب: ۴/۵۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۶/۲۲۳؛ الدر الباھر: ۵۲۲؛ ذکری الشیعہ: ۲/۳۲۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۴۹ ح ۹۹۰؛ الاستبصار: ۱/۲۵۴ ح ۹۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۳۴ ح ۴۷۲۷؛ الوافی: ۷/۲۲۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{552} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَقَالَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَتَيْنِ.

مالک جہنی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز ظہر کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

جب زوال شمس ہو جائے تو دونوں نمازوں (یعنی ظہر وعصر) کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن موثق اور کالصحیح ہے۔[3]

{553} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يَكُونُ أَصْحَابُنَا فِي الْمَكَانِ مُجْتَمِعِينَ فَيَقُومُ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي الْعَصْرَ قَالَ كُلٌّ ذَلِكَ وَاسِعٌ.

عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے کچھ ساتھی ایک جگہ اکٹھے تھے اور ان میں سے کچھ نماز ظہر قائم کر رہے تھے اور کچھ نماز عصر پڑھ رہے تھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر ایک کے لیے وسعت ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۱ ۰ ۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۳۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱/ ۸۹ و ۱۳۷؛ منتھی المطلب: ۴/ ۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۹۸/۲؛ ماوراالفقہ: ۱/ ۲۴۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۳۵؛ موسوعہ کتاب الامام الشہید الصدر: ۱۱/ ۱۴۸؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۳۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۱۲۴؛ تبیان الصلاۃ: ۳/ ۳۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۷۰؛ التنقیح فی شرح: ۶/ ۱۱۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۸۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۷۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲۱۹/۳؛ منہاج الملۃ: ۱۷۲؛ ریاض المسائل: ۱۸۸/۲

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۴۴ ح ۹۶۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۱۵ ح ۶۴۶؛ الاستبصار: ۱/ ۲۴۶ ح ۱۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۳۳ ح ۴۷۲۱؛ الکافی: ۲۷۶/۳ ح ۵؛ الوافی: ۷/ ۲۲۴

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۱۳۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۵۱ ح ۹۹۷؛ الاستبصار: ۱/ ۲۵۶ ح ۹۱۸؛ قرب الاسناد: ۱۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۳۹ ح ۴۷۳۸؛ الوافی: ۷/ ۲۸۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۰۹/۳ ح ۳۱۴۷؛ بحار الانوار: ۷۹/ ۳۳۱

[5] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۰۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱۵۶/۳

{554} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدُ بْنُ زُرَارَةَ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ اَلظُّهْرِ وَ اَلْعَصْرِ فَقَالَ إِذَا زَالَتِ اَلشَّمْسُ دَخَلَ وَقْتُ اَلظُّهْرِ وَ اَلْعَصْرِ جَمِيعاً إِلاَّ أَنَّ هَذِهِ قَبْلَ هَذِهِ ثُمَّ أَنْتَ فِي وَقْتٍ مِنْهُمَا جَمِيعاً حَتَّى تَغِيبَ اَلشَّمْسُ .

✪ عبیدہ بن زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ظہر وعصر کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب سورج ڈھل جائے تو ظہر وعصر دونوں کا وقت داخل ہوجاتا ہے مگر یہ کہ یہ (ظہر) اس (عصر) سے پہلے پڑھی جائے گی پھر تمہارے لئے غروب آفتاب تک دونوں کا وقت موجود ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{555} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِالنَّاسِ اَلظُّهْرَ وَ اَلْعَصْرَ حِينَ زَالَتِ اَلشَّمْسُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ .

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوال آفتاب کے وقت لوگوں کو بغیر کسی عذر وعلت کے ظہر وعصر کی نماز اکٹھی اور باجماعت پڑھائی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا موثق کالصحیح ہے[5] یا موثق ہے[6]

{556} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لِكُلِّ صَلاَةٍ وَقْتَانِ وَ أَوَّلُ اَلْوَقْتِ أَفْضَلُهُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَ آخِرَ اَلْوَقْتَيْنِ وَقْتاً إِلاَّ فِي عُذْرٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ .

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ہر نماز کے دو وقت ہوتے ہیں پس اس کا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۲۱۶ح ۶۴۷؛ تہذیب الاحکام:۲/۲۴ح ۶۸؛ الاستبصار:۱/۲۶۰ح ۹۳۴؛ وسائل الشیعہ :۴/۱۲۶ح ۴۶۹۶؛ عوالی اللئالی: ۶۸/۳؛الکافی:۳/۲۷۶؛الوافی:۷/۲۴۱

[2] لوامع صاحبقرانی:۳/۱۳۸؛فقہ الصادقؑ :۵/۲۸۰؛معتصم الشیعہ :۲/۱۶۴؛مصباح الفقیہ :۹/۱۷۱؛مدارک تحریرالوسیلہ(الصلاۃ):۱/۵۴؛جامع المدارک: ۱/۲۳۹؛ مدارک العروۃ:۲۰/۳۹۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۲۳۷؛ تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۱/۱۰۹؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاءؒ:۳۲؛ مہذب الاحکام: ۳۹/۵؛ نہایۃ المقال:۱۳۴؛مستمسک العروۃ:۵/۳۱؛المکاسب مامقانی:۱/۴۵۸؛ذخیرۃ المعاد:۲/۱۸۹؛سند العروۃ(الصلاۃ):۶۰؛الزبدۃ الفقہیہ :۲/۲۶

[3] تہذیب الاحکام:۲/۱۹ح ۵۳؛ وسائل الشیعہ :۴/۱۲۶ح ۴۶۹۷؛ الکافی:۳/۲۸۶ح ۱؛ الاستبصار:۱/۲۷۱ح ۲۰۹؛علل الشرائع:۲/۳۲۱؛الوافی:۷/۲۸۱؛ بحارالانوار:۷۹/۳۳۴

[4] تفصیل الشریعہ:۶/۱۳۴؛نہایۃ التقریر:۱/۶۹؛تبیان الصلاۃ:۳/۳۰؛ذخیرۃ المعاد:۲/۱۹۶؛مہذب الاحکام:۵/۸۵

[5] موسوعہ البرغانی:۳/۲۴۹؛ملاذ الاخیار:۳/۳۶۹

[6] تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۱/۲۰۳؛تبصرۃ الفقہاء:۲/۵۰۸؛مستمسک العروۃ:۵/۵۵۲؛کتاب الصلاۃ داماد:۱/۷۰

اول وقت اس کی فضیلت کا وقت ہے اور کسی عذر کے بغیر کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ آخری وقت کو اپنی نماز کا وقت بنائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{557} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ نَسِيتَ الظُّهْرَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَذَكَرْتَهَا وَ أَنْتَ فِي الصَّلاَةِ أَوْ بَعْدَ فَرَاغِكَ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ فَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ مَكَانَ أَرْبَعٍ فَإِنْ ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الْأُولَى وَ أَنْتَ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْهَا رَكْعَتَيْنِ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَ قُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ الْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ظہر کی نماز بھول جاؤ اور عصر پڑھتے وقت یا اسے پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے تو ظہر کی نیت کرلو اور عصر بعد میں پڑھو کیونکہ یہ چار رکعت اس چار رکعت کے قائمقام ہو جائے گی اور اگر نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اثنائے نماز میں ظہر کی نیت کرلو اور باقیماندہ دو رکعت اسی کی طرف سے پڑھو اور اس کے بعد عصر کی نماز پڑھ لو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{558} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ إِنَّهُ يَبْدَأُ بِالْعَصْرِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص ظہر کی نماز کو اس قدر مؤخر کردے کہ عصر کا وقت (اختتام) داخل ہو جائے تو اب

---

[1] الکافی: ۳/۲۷۴ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۹ح ۱۲۴؛ الاستبصار: ۱/۲۴۴ح ۸۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۲۲ح ۴۶۸۴؛ الوافی: ۷/۲۰۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۸؛ مستدرک الوسائل: ۳/۱۰۱ح ۳۱۲۴

[2] مراۃ العقول: ۱۴/ ۲۸؛ شرح العروۃ: ۱/ ۹۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۱۶؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱/ ۱۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۹/ ۱۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۵۹۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/ ۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۶۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱/ ۳۷۶؛ دراسات فقہیہ: ۸۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/ ۶۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۸۸؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۴۱۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۶۵؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۷۶؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۱۰۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۴۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۴۸۰؛ مصابیح الاحکام: ۴/ ۲۶۰؛ کشف اللثام: ۳/ ۱۰۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۴۴

[3] الکافی: ۳/۲۹۱ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۸ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۹۰ح ۵۱۸۷؛ الوافی: ۸/۱۰۱۳

[4] موسوعہ البرغانی: ۴/۱۴۹؛ مشارق الاحکام: ۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلا): ۱/۲۷۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۳۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۶۲۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۲/ ۲۶۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۲۸۰؛ روض الجنان: ۱۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۵۵؛ بیان الاصول: ۳/۱۱۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۱۵؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۵۰؛ جواھر الکلام: ۷/۳۱۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۹۶؛ شرح العروۃ: ۱۶/۱۸۱؛ فقہ الصادق ۶: ۸۱/؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۶۵

پہلے عصر کی نماز پڑھے اور بعد میں ظہر پڑھے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف: ممکن ہے کہ یہ اس صورت پر محمول ہو کہ جب غروب ہونے میں صرف ایک نماز پڑھنے کا وقت باقی ہو تو اس وقت عصر پڑھی جائے گی اور ظہر بعد میں قضا پڑھی جائے گی کیونکہ اگر اس وقت میں اس نے ظہر شروع کر لی اور عصر قضا ہوئی تو پڑھی ہوئی بھی دوبارہ پڑھنی ہوگی کیونکہ دونوں کا آخری وقت ایک ہے اور اس کو اس صورت پر محمول کرنا اس لئے بھی ضروری ہوگا کیونکہ ترتیب کا برقرار رکھنا ضروری ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

نماز جمعہ اور اس کے احکام:

{559} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ خَمْساً وَ ثَلاَثِينَ صَلاَةً مِنْهَا صَلاَةٌ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَشْهَدَهَا إِلاَّ خَمْسَةً الْمَرِيضَ وَ الْمَمْلُوكَ وَ الْمُسَافِرَ وَ الْمَرْأَةَ وَ الصَّبِيَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر سات دنوں میں پینتیس نمازیں فرض کی ہیں جن میں سے ایک واجب نماز ایسی ہے کہ اس میں ہر مسلمان کو حاضر ہونا چاہیے سوائے پانچ قسم کے لوگوں کے: بیمار، غلام، مسافر، عورت اور بچہ[3]

تحقیق: حدیث صحیح ہے۔[4]

{560} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ خَمْساً وَ ثَلاَثِينَ صَلاَةً مِنْهَا صَلاَةٌ وَاحِدَةٌ فَرَضَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي جَمَاعَةٍ وَ هِيَ الْجُمُعَةُ وَ وَضَعَهَا عَنْ تِسْعَةٍ عَنِ الصَّغِيرِ وَ الْكَبِيرِ وَ الْمَجْنُونِ وَ الْمُسَافِرِ وَ الْعَبْدِ وَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرِيضِ وَ الْأَعْمَى وَ مَنْ كَانَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جمعہ سے جمعہ تک لوگوں پر پینتیس نمازیں فرض کی ہیں جن میں سے ایک نماز میں

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۱ ح ۱۰۸۰؛ الاستبصار: ۱/۲۸۹ ح ۱۰۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۲۹ ح ۴۷۰۸؛ الوافی: ۸/۱۰۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۳۳؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۶۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۸/۳۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۳۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۰۴؛ ریاض المسائل: ۲/۱۷۴؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۹۴؛ مصابیح الاحکام: ۴/۲۵۱؛ الدر الباھر: ۵۲۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۲۲؛ جواھر الکلام: ۷/۸۳

[3] الکافی: ۳/۴۱۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۹ ح ۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۹۹ ح ۹۳۹۵؛ عوالی اللئالی: ۲/۵۵؛ الوافی: ۸/۱۱۱۹

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۳۴۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۷۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۶؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۰؛ دوازدہ رسالہ فقھی: ۱/۳۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۷۴؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۷۰؛ کشف اللثام: ۴/۲۰۵؛ جواھر الکلام: ۱۱/۲۵۸؛ الشھاب الثاقب (فی وجوب صلاۃ الجمعہ العینی) فیض کاشانی: ۳۳؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۴۸۴؛ رسائل الشھید الثانی: ۱/۱۸۰؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۷۳؛ جواھر الکلام: ۱۱/۱۷۰؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۹۰؛ التوضیح النافع: ۳۱؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۹/۳۴۹؛ مدارک العروۃ: ۱۱/۲۶

اللہ نے جماعت فرض کی ہے اور وہ (نماز) جمعہ ہے اور نو لوگوں پر اس کا وجوب ساقط کر دیا ہے: بچے سے، بوڑھے سے، دیوانے سے، مسافر سے، غلام سے، عورت سے، بیمار سے، اندھے سے اور جو شخص دو فرسخ کے فاصلے پر ہو [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{561} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَجِبُ اَلْجُمُعَةُ عَلَى سَبْعَةِ نَفَرٍ مِنَ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ لاَ تَجِبُ عَلَى أَقَلَّ مِنْهُمُ اَلْإِمَامُ وَ قَاضِيهِ وَ مُدَّعِيَا حَقٍّ وَ شَاهِدَانِ وَ اَلَّذِي يَضْرِبُ اَلْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيِ اَلْإِمَامِ .

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سات مومنوں پر جمعہ واجب ہے اور اس سے کم پر واجب نہیں ہے اور ان سات میں امام، اس کا قاضی، مدعی، مدعا علیہ، دو گواہ اور امام کے سامنے حدود جاری کرنے والا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{562} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَدْنَى مَا يُجْزِئُ فِي اَلْجُمُعَةِ سَبْعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَدْنَاهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ میں کم سے کم تعداد سات افراد اور انتہائی کم تعداد پانچ افراد ہیں۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۱۹ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱ح۷۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۹ح۱۲۱۷؛ امالی صدوق: ۳۹۰ مجلس ۶۱؛ الخصال: ۲/۴۲۲؛ امالی طوسی: ۴۳۲ مجلس ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۹۵ح۹۳۸۲؛ الوافی: ۸/۱۱۱۹؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۵۳

[2] معتصم الشیعہ: ۱/۶۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۶؛ شرح العروۃ: ۱۱/۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۸؛ منتھی المطلب: ۵/۳۶۵؛ حدود الشریعۃ: ۲/۴۶۴؛ جامع المقاصد: ۲/۳۸۶؛ التنقیح فی شرح: ۶/۲۲؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۳۲۲؛ رسائل الشہید الثانی: ۵۴؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۱۹؛ علی شاطیٔ الجمعہ: ۳۷؛ حکومت اسلامی: ۲/۳۲/۱۸۵؛ فقہ الخلاف: ۲/۳۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۸۱؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/۳۴۳؛ مدارک العروۃ: ۱۱/۲۶؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۶۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۳۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۵۳؛ کشف اللثام: ۴/۲۰۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۱۳ح۱۲۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰ح۷۵؛ الاستبصار: ۱/۴۱۸ح۱۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۵ح۹۴۲۰؛ الوافی: ۸/۱۱۲۹؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۱ح۶۲۹۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۶

[4] مصابیح الظلام: ۱/۳۴۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۷۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۶۴؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۱۱؛ مہذب الاحکام: ۹/۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۱؛ بحوث فی صلاۃ الجمعہ: ۱۵۶؛ حکومت اسلامی ۳۲/۶۶؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۳۷؛ ماوراٗ الفقہ: ۱/۴۰۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۸۳؛ جواہر الکلام: ۶/۱۲۸ ریاض المسائل: ۳/۳۱۹؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۵۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۱۰؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۳۴۷

[5] الکافی: ۳/۴۱۹ح۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱ح۷۶؛ الاستبصار: ۱/۴۱۹ح۱۶۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۳ح۹۴۱۲؛ الوافی: ۸/۱۱۲۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے [1] یا صحیح ہے [2]

قول مؤلف:

پانچ اور سات کی تعداد کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے کہ سات ہوں تو جمعہ واجب ہوگا اور اگر پانچ ہوں تو مستحب ہوگا البتہ کچھ نے یہ بھی کہا ہے کہ پانچ پر واجب اور سات پر واجب موکد ہے (واللہ اعلم)

{563} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَجِبُ اَلْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْهَا عَلَى فَرْسَخَيْنِ وَ مَعْنَى ذَلِكَ إِذَا كَانَ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَ اَلْجَمَاعَتَيْنِ ثَلاَثَةُ أَمْيَالٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُجَمِّعَ هَؤُلاَءِ وَ يُجَمِّعَ هَؤُلاَءِ وَ لاَ يَكُونُ بَيْنَ اَلْجَمَاعَتَيْنِ أَقَلُّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو دو فرسخ کے فاصلے پر ہو اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب امام عادل موجود ہو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب دو جماعتوں کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ علیحدہ جماعت کرائیں اور وہ علیحدہ اور دو جماعتوں کے درمیان تین میل سے کم فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{564} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُصَلِّي اَلْجُمُعَةَ حِينَ تَزُولُ اَلشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ وَ يَخْطُبُ فِي اَلظِّلِّ اَلْأَوَّلِ فَيَقُولُ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ قَدْ زَالَتِ اَلشَّمْسُ فَانْزِلْ فَصَلِّ وَ إِنَّمَا جُعِلَتِ اَلْجُمُعَةُ رَكْعَتَيْنِ مِنْ أَجْلِ اَلْخُطْبَتَيْنِ فَهِيَ صَلاَةٌ حَتَّى يَنْزِلَ اَلْإِمَامُ .

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج بقدر تسمہ ڈھل جاتا تھا اور اول (ابتدائی) سائے میں خطبہ دیتے تھے پس حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سورج ڈھل چکا ہے

---

[1] مراۃ العقول:۱۵/۵۰ ۳؛ملاذ الاخیار:۴/۶۸۰؛الرسائل الفقھیہ :۱/۵۲۹؛الشھاب الثاقب کاشانی:۲۱؛مستند الشعیہ :۶/۶۲؛ریاض المسائل :۳/۲۳ ۳؛مجمع الفائدۃ:۲/۵ ۳۳

[2] مصابیح الظلام:۲/۵ ۴ ۳؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۹؛مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۹۰؛صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ:۷ ۲۳؛رسالھہائی فقھی:۱/۵۱۳

[3] تہذیب الاحکام:۳/۲۳ ح ۸۰؛وسائل الشیعہ :۷/۱۵ ۳ ح ۸ ۴ ۹۴؛الوافی:۸/۷ ۱۱۲

[4] ملاذ الاخیار:۴/۶۸۸؛دوازدہ رسالہ فقھی:۱/۵۱۷؛تنقیح مبانی العروۃ:۱/۹۷؛ذخیرۃ المعاد:۲/۰۸ ۳؛کتاب الصلاۃ حائری:۱۷۶؛الحدائق الناضرۃ:۱۰/۱۲۹؛ الزبدۃ الفقھیہ :۲/۲۹۸؛ مصابیح الظلام :۱/۳۱۷؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ):۱۱/۲۴۸؛معتصم الشیعہ :۱/۱۰۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۳/۱۱۸؛ مستند الشیعہ :۶/۱۰۰؛جواھر الکلام:۱۱/۵ ۲۴؛صلاۃ الجمعہ حائری:۵ ۷ ۲؛صلاۃ الجمعہ طھرانی:۱۷۷؛نظریہ الحکم فی الاسلام:۱ ۳۳

لہٰذا (منبر سے) اتر کر نماز پڑھیے اور جمعہ دو خطبوں کی وجہ سے دو رکعت قرار دی گئی ہے لہٰذا وہ (خطبے) بھی نماز ہی ہے یہاں تک کہ امام نیچے اترے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{565} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أُنَاسٍ فِي قَرْيَةٍ هَلْ يُصَلُّونَ اَلْجُمُعَةَ جَمَاعَةً قَالَ نَعَمْ وَ يُصَلُّونَ أَرْبَعاً إِذَا لَمْ يَكُنْ مَنْ يَخْطُبُ.

❂ محمد بن مسلم امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے قریہ (بستی یا دیہات) کے لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھیں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں (پڑھیں گے) اور اگر خطبہ دینے والا نہیں ہوگا تو پھر چار رکعت (ظہر) پڑھیں گے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{566} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْمٍ فِي قَرْيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ مَنْ يُجَمِّعُ بِهِمْ أَ يُصَلُّونَ اَلظُّهْرَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَخَافُوا.

❂ عبداللہ بن بکیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قریہ کے لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ ان کے پاس ایسا کوئی نہیں ہے جو انہیں جمعہ پڑھائے تو کیا وہ یوم جمعہ ظہر کو جماعت میں پڑھ سکتے ہیں؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۲ ح ۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۱۶ ح ۹۴۵۲؛ الوافی: ۸/۱۱۱۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۷؛ الاصول الستۃ عشر: ۱۶۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۶۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۵۱؛ غنایم الایام: ۲/۱۶۴؛ منتھی المطلب: ۵/۳۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۲؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۳۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۵۴؛ کشف اللثام: ۴/۲۴۵؛ رسالہ فی وجوب صلاۃ الجمعہ نمازی: ۸۸؛ رسالہائی فقہی: ۱/۵۲۰؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۹۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۸؛ وسائل العباد: ۲/۱۳۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۴۳؛ محراب التقویٰ والبصیرۃ: ۲/۸؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/۳۳۶؛ مہذب الاحکام: ۹/۸۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۱۴

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۳۸ ح ۶۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۶ ح ۹۴۲۳؛ الوافی: ۸/۱۱۲۲؛ الاستبصار: ۱/۴۱۹ ح ۱۶۱۳؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۷۹

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۴۴۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۷؛ رسائل شہید ثانی: ۱/۱۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۴۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۶۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۶۲؛ منتھی المطلب: ۵/۳۶۷؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۱۲۷؛ جامع المقاصد: ۲/۴۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۴۸؛ مناھج الاخبار: ۱/۵۸۷؛ التنقیح فی شرح: ۶/۳۱؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱۹۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۸۸؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۲۲؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۲۸؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۱۶۶؛ السرائل الفقہیہ: ۲/۵۳؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۴۳۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جبکہ انہیں کوئی خوف نہ ہو۔ [۱]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے [۲] یا پھر صحیح ہے [۳]

{567} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ جُمُعَةَ إِلاَّ فِي مِصْرٍ تُقَامُ فِيهِ اَلْحُدُودُ.

✪ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی جمعہ نہیں ہے مگر اس شہر میں جس میں حدود (الٰہی) کو قائم کیا جاتا ہو۔ [۴]

تحقیق:

حدیث کالموثق ہے [۵] یا معتبر ہے [۶]

{568} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ اَلْقُرَى جُمُعَةٌ وَلاَ خُرُوجٌ فِي اَلْعِيدَيْنِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قریہ والوں کے لیے نہ تو جمع ہے اور نہ عیدین کے لئے باہر آنا ہے۔ [۷]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [۸] یا معتبر ہے [۹]

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۱۵/۳ ح ۵۵؛ الاستبصار: ۴۱۷/۱ ح ۱۵۹۹؛ قرب الاسناد: ۱۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۲/۷ ح ۹۴۹۱؛ الوافی: ۱۱۲۲/۸

[۲] ملاذ الاخیار: ۶۷۰/۴؛ شرح العروۃ: ۲۶/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶۷/۵؛ منتھی المطلب: ۴۱۴/۵؛ مصابیح الظلام: ۲۸/۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۲۷/۶؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱۵۱/۳؛ صلاۃ الجمعہ طہرانی: ۱۵۷؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۳۲؛ فقہ الخلاف: ۴۷/۲؛ رسالہہائے فقہی: ۴۶۲/۱؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۱۷۳؛ المسالک الجامعیہ: ۵۳۴؛ رسالہ فی صلاۃ الجمعہ مجلسی: ۳۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷۷/۱۱؛ جواھر الکلام: ۱۶۲/۱۱؛ مہذب الاحکام: ۷۷/۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۶/۱۱

[۳] مصابیح الظلام: ۲۸/۲؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۱۵۱/۳؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۱۲۸؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۱۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۹

[۴] تہذیب الاحکام: ۲۳۹/۳ ح ۶۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۷/۷ ح ۹۴۲۵؛ الاستبصار: ۴۲۰/۱ ح ۱۶۱۷؛ الوافی: ۱۱۲۹/۸؛ بحار الانوار: ۲۱۰/۸۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/۶ ح ۶۲۹۹؛ ذکری الشیعہ: ۱۵۴/۴؛ موسوعہ شہید اول: ۶۵/۸

[۵] ملاذ الاخیار: ۴۴۸/۵

[۶] الولایۃ الالٰہیہ: ۳۸۳/۱؛ رسالہہائی فقہی: ۴۶۱/۱

[۷] تہذیب الاحکام: ۲۴۸/۳ ح ۶۷۹؛ الاستبصار: ۴۲۰/۱ ح ۱۶۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۷/۷ ح ۹۴۲۶؛ الوافی: ۱۱۳۱/۸؛ بحار الانوار: ۲۱۰/۸۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/۶ ح ۶۳۰۰

[۸] ملاذ الاخیار: ۴۶۴/۵

[۹] رسالہہائی فقہی: ۴۶۱/۱

{569} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا خَطَبَ ٱلْإِمَامُ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ فَلاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ ٱلْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ ٱلْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ تَكَلَّمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ تُقَامَ ٱلصَّلاَةُ فَإِنْ سَمِعَ ٱلْقِرَاءَةَ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ أَجْزَأَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے تو اس کے خطبہ سے فارغ ہونے تک کسی کو کلام نہیں کرنا چاہیے پس جب امام اپنے خطبہ سے فارغ ہو جائے تو نماز قائم ہونے تک درمیان میں کلام کیا جا سکتا ہے اور اگر (مالوم) قرأت کو سنے یا نہ سنے اس کے لئے کافی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{570} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ وَهُوَ جَالِسٌ مُعَاوِيَةُ وَٱسْتَأْذَنَ ٱلنَّاسَ فِي ذَلِكَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ فِي رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَخْطُبُ خُطْبَةً وَهُوَ جَالِسٌ وَخُطْبَةً وَهُوَ قَائِمٌ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ٱلْخُطْبَةُ وَهُوَ قَائِمٌ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً لاَ يَتَكَلَّمُ فِيهَا قَدْرَ مَا يَكُونُ فَصْلَ مَا بَيْنَ ٱلْخُطْبَتَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پہلا شخص جس نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا وہ معاویہ تھا اور اس نے لوگوں سے یہ کہہ کہ بیٹھنے کی اجازت چاہی کہ اس کے گھٹنے میں درد ہے چنانچہ وہ کبھی بیٹھ کر پڑھتا تھا اور کبھی کھڑے ہو کر اور ان کے درمیان بیٹھتا تھا۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اصل خطبہ تو وہ کہلاتا ہے کہ کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے جاتے ہیں جن کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا جاتا ہے جس میں کوئی کلام نہیں کیا جاتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۰ح ۷۱؛ الکافی: ۳/۴۲۱ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۰ح ۹۵۰۱؛ الوافی: ۸/۱۱۴۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۳۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۷۷؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۱۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۵؛ منتھی المطلب: ۵/۴۲۸؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۵۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۳۳؛ مستند الشیعہ: ۶/۸۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۸۴؛ علی شاطی الجمعہ: ۶۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۱۷؛ محراب التقویٰ: ۲/۷؛ مداک الاحکام: ۴/۶۳؛ کشف اللثام: ۴/۲۶۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۶۲؛ التوضیح النافع: ۳۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۰۰؛ جواھر الکلام: ۱۱/۲۸۸؛ المھذب البارع: ۱/۴۰۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۱۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۸۱؛ رسالہائی فقہی: ۱/۵۱۱؛ غایۃ المراد: ۱/۱۷۱؛ روض الجنان: ۲/۷۸۶؛ آیات الاحکام نجفی: ۴/۱۵۱

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۰ح ۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۴ح ۹۵۱۱؛ الوافی: ۸/۱۱۵۸؛ بحار الانوار: ۳۳/۱۷۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۷۸؛ منتھی المطلب: ۵/۳۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۸؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۸۹؛ رسالہای فقہی: ۱/۵۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۸۴؛ علی شاطی الجمعہ: ۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۹؛ بحوث فی صلاۃ الجمعہ: ۳۶۶؛ جواھر الکلام: ۱۱/۲۲۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۷؛ مستند الشیعہ: ۶/۶۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۶۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۷۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۸۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۲۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۱۳

{571} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ٱلْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ كَيْفَ تَصْنَعُ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قُلْتُ أُصَلِّي فِي مَنْزِلِي ثُمَّ أَخْرُجُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ كَذَلِكَ أَصْنَعُ أَنَا.

❂ ابوبکر حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ علیہ السلام جمعہ کے دن کیا کرتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم بتاؤ تم کیا کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: پہلے اپنے گھر میں نماز (ظہر) پڑھتا ہوں پھر باہر نکل کر ان (جمعہ پڑھنے والے) لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے [3]

{572} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا صَلَّوُا ٱلْجُمُعَةَ فِي وَقْتٍ فَصَلُّوا مَعَهُمْ وَلاَ تَقُومَنَّ مِنْ مَقْعَدِكَ حَتَّى تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ قُلْتُ فَأَكُونُ قَدْ صَلَّيْتُ أَرْبَعاً لِنَفْسِي لَمْ أَقْتَدِ بِهِ فَقَالَ نَعَمْ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ جب وقت میں تم لوگ جمعہ پڑھو تو ان (جمعہ پڑھنے والے) لوگوں کے ساتھ پڑھو لیکن (سلام کے بعد) اپنی جگہ سے مت اٹھو جب تک (ظہر کی) آخری دو رکعتیں نہ پڑھ لو۔

میں نے عرض کیا: اس طرح تو میں اپنی چار رکعت نماز (ظہر فرادیٰ) پڑھوں گا جس میں کسی کی اقتداء نہیں کروں گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے)۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۶ ح ۶۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۵۰ ح ۹۵۴۹؛ الوافی: ۸/۱۲۱۶

[2] المسالک الجامعیہ: ۵۳۳؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۷۸؛ القواعد الفقہیہ: ۸/۴۲۲

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۴۶۰؛ ریاض المسائل: ۳/۳۷۳

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸ ح ۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۹ ح ۹۵۴۷؛ الوافی: ۸/۱۲۱۵

[5] کشف اللثام: ۴/۳۰۸؛ فقہ الخلاف: ۲/۴۶؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۸۴؛ موسوعہ طبیقات القواعد: ۳/۲۸؛ تنقیح مبانی العرۃ (الصلاۃ): ۱/۳۰؛ البحث فی رسالات: ۲۰۴؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۳۲

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۲۵۷؛ المسالک الجامعیہ: ۵۳۲؛ ریاض المسائل: ۳/۳۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۱۸۳؛ عمدۃ الاصول: ۷/۵۷۷؛ الاحکام کاشف الغطاء: ۳/۵۶

{573} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: عَلَى ٱلْإِمَامِ أَنْ يُخْرِجَ ٱلْمُحْبَسِينَ فِي ٱلدَّيْنِ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ إِلَى ٱلْجُمُعَةِ وَيَوْمَ ٱلْعِيدِ إِلَى ٱلْعِيدِ فَيُرْسِلَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَضَوُا ٱلصَّلاَةَ وَٱلْعِيدَ رَدَّهُمْ إِلَى ٱلسِّجْنِ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام پر واجب ہے کہ جو لوگ قرض کے سلسلے میں قید ہوں انہیں جمعہ کے دن (نماز) جمعہ کی طرف اور عید کے دن (نماز) عید کی طرف نکالے اور ان (نمازی) لوگوں کیساتھ ان کو (نماز) کے لئے بھیجے پس جب وہ نماز اور عید ادا کرلیں تو ان کو واپس دوبارہ قید میں بھیج دے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{574} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ وَٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي ٱلسَّفَرِ جُمُعَةٌ وَلاَ فِطْرٌ وَلاَ أَضْحًى.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں نہ جمعہ ہے، نہ عید فطر ہے اور نہ عید قربان ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{575} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ فَلَمَّا رَكَعَ ٱلْإِمَامُ أَلْجَأَهُ ٱلنَّاسُ إِلَى جِدَارٍ أَوْ أُسْطُوَانَةٍ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَرْكَعَ وَلاَ يَسْجُدَ حَتَّى رَفَعَ ٱلْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ أَيَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَلْحَقُ بِٱلصَّفِّ وَقَدْ قَامَ ٱلْقَوْمُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُومُ فِي ٱلصَّفِّ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

❂ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جمعہ کے دن امام کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ رہا تھا کہ جب امام رکوع میں گیا تو اسے لوگوں نے دیوار یا ستون کی طرف دھکیل دیا اور وہ رکوع نہ کرسکا۔ پھر صف

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۱ح ۳۲۶۸؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۵ح ۸۵۲و ۶/۳۱۹ح ۸۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۰ح ۹۵۲۳و ۲۷/۳۰۱ح ۳۳۷۹۷؛ الوافی: ۸/۱۱۳۱و ۱۶/۱۰۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۴۵

[2] روضۃ المتقین: ۶/۸۹و ۲/۶۴۷؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۲/۳۷۴؛ القضاء والشہادۃ محسنی: ۱۶۴؛ فقہ الحدود والتعزیرات: ۱/۴۵

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۲۰ح ۱۳۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۹ح ۸۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۸ح ۹۵۲۰؛ الاستبصار: ۱/۴۴۶ح ۱۷۶۲؛ الوافی: ۸/۱۲۲۹و ۹/۱۲۹۵؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۹۴؛ المحاسن: ۲/۳۷۲

[4] روضۃ المتقین: ۲/۸۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۷۶؛ جواھر الکلام: ۱۱/۲۷۰؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۴۸؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۱۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۹؛ رسالہہای فقہی: ۱/۴۴۹

میں کھڑا ہوا مگر سجدہ نہ کر سکا یہاں تک کہ لوگوں نے سجدہ سے سر اٹھا لئے تو اب وہ کیا کرے؟ کیا رکوع و سجود کر کے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہو یا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پہلے رکوع کرے پھر سجدہ کرے پھر صف میں کھڑا ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{576} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي رَجُلٍ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ وَ قَدِ ازْدَحَمَ النَّاسُ فَكَبَّرَ مَعَ الْإِمَامِ وَ رَكَعَ وَ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى السُّجُودِ وَ قَامَ الْإِمَامُ وَ النَّاسُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ قَامَ هَذَا مَعَهُمْ فَرَكَعَ الْإِمَامُ وَ لَمْ يَقْدِرْ هَذَا عَلَى الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الزِّحَامِ وَ قَدَرَ عَلَى السُّجُودِ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمَّا الرَّكْعَةُ الْأُولَى فَهِيَ إِلَى عِنْدِ الرُّكُوعِ تَامَّةٌ فَلَمَّا لَمْ يَسْجُدْ لَهَا حَتَّى دَخَلَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ فِي الثَّانِيَةِ إِنْ كَانَ نَوَى هَذِهِ السَّجْدَةَ الَّتِي هِيَ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الْأُولَى وَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ فِيهَا ثُمَّ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَنْوِ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ السَّجْدَةُ لِلرَّكْعَةِ الْأُولَى لَمْ تُجْزِ عَنْهُ الْأُولَى وَ لاَ الثَّانِيَةُ.

حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جو نماز جمعہ میں شریک ہوا اور لوگوں کا بہت اژدہام تھا پس اس نے امام کے ساتھ تکبیر کہی اور رکوع کیا مگر سجدہ نہیں کر سکا چنانچہ امام اور لوگ دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے اور یہ وہیں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ اب امام نے پھر رکوع کیا لیکن یہ اژدہام کی وجہ سے رکوع نہیں کر سکا مگر سجدہ کرنے پر قادر ہو گیا تو اب وہ کیا کرے گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی پہلی رکعت رکوع تک مکمل تھی لیکن اس نے اس کا سجدہ نہیں کیا تھا کہ دوسری رکعت میں داخل ہو گیا۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا بہرحال اب دوسری رکعت میں جو سجدہ کیا ہے تو اگر وہ نیت کر لے کہ یہ پہلی رکعت کا سجدہ ہے تو اس کی پہلی رکعت مکمل ہو جائے گی اور جب امام سلام پڑھے تو یہ اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور (فرادیٰ) ایک رکعت پڑھ لے اور اس میں سجدہ کرے اور تشہد و سلام پڑھے اور اگر اس نے ان دو سجدوں کو پہلی رکعت کی نیت سے نہیں کیا ہے تو یہ نہ پہلی رکعت کے لئے کافی ہے اور نہ دوسری رکعت کے لئے کافی ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۶۱/۳ ح ۷۴۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۱۹ ح ۱۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۷ ۳۳ ح ۹۵۱۴؛ الوافی: ۸/۴۷ ۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳ ۲۴

[2] جواہر الکلام: ۱۱/۳۱۶؛ شرح العروہ: ۱۷/۱۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۰۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۸۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۴۴؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۳۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۳۵

[3] الکافی: ۳/۴۲۹ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۱۹ ح ۱۲۳۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱ ح ۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۵ ح ۹۵۱۵؛ الوافی: ۸/۱۱۶۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۴۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] لیکن اس میں اشکال ہے یا ممکن ہے نسخے میں کتابت کی غلطی ہو کیونکہ سند میں المنقری اور حفص موجود ہیں جو غیر امامی ہیں لہٰذا حدیث موثق ہے اور شیخ صدوق کی سند موثق ہے [2]

{577} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ اَلْمَرْأَةُ فِي اَلْمَسْجِدِ مَعَ اَلْإِمَامِ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ اَلْجُمُعَةَ رَكْعَتَيْنِ فَقَدْ نَقَصَتْ صَلاَتَهَا وَ إِنْ صَلَّتْ فِي اَلْمَسْجِدِ أَرْبَعاً نَقَصَتْ صَلاَتَهَا لَتُصَلِّي فِي بَيْتِهَا أَرْبَعاً أَفْضَلُ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر عورت مسجد میں حاضر ہو کر امام کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو بھی اس کی نماز ناقص ہے اور اگر مسجد میں چار رکعت پڑھے تو بھی اس کی نماز ناقص ہے کیونکہ اسے چاہیے کہ اپنے گھر میں چار رکعت پڑھے یہ افضل ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{578} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَلرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَدَعَ اَلْجُمُعَةَ فِي اَلْمَطَرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر بارش میں جمعہ ترک کردو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6]

{579} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَمَّنْ لَمْ يُدْرِكِ اَلْخُطْبَةَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ قَالَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ فَاتَتْهُ اَلصَّلاَةُ فَلَمْ يُدْرِكْهَا فَلْيُصَلِّ أَرْبَعاً وَ قَالَ إِذَا أَدْرَكْتَ اَلْإِمَامَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ اَلرَّكْعَةَ اَلْأَخِيرَةَ فَقَدْ أَدْرَكْتَ اَلصَّلاَةَ وَ إِنْ كُنْتَ أَدْرَكْتَهُ بَعْدَ مَا رَكَعَ فَهِيَ اَلظُّهْرُ أَرْبَعٌ.

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۱۷۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/۷۵۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۱ ح ۶۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۰ ح ۹۵۲۴؛ الوافی: ۸/۱۱۳۰

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۱۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۶۰؛ سند العروۃ: ۱/۳۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۱؛ ریاض المسائل: ۳/۳۴۹؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۳۳؛ مجموعہ الرسائل الفقہیہ: ۴۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۵؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۸۸؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۴۳؛ رسالہ القلم: ۳۰/۱۴۸

[5] من لایحضرہُ الفقیہ: ۱/۴۱۳ ح ۱۲۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۱ ح ۶۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۱ ح ۹۵۲۵؛ الوافی: ۸/۱۱۳۱

[6] معتصم الشیعہ: ۱/۸۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۵۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۶/۳۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۷۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۱۰؛ صلاۃ الجمعہ رسالہ فقہیہ: ۱/۱۹۰؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۴۸۰؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۳۴؛ ریاض المسائل: ۳/۳۴۵؛ مہذب الاحکام: ۹/۸۸؛ منتھی المطلب: ۵/۳۸۰

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جمعہ کے دن خطبہ درک نہ کر سکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دو رکعتیں پڑھ لے اور اگر وہ نماز بھی فوت ہوگئی اور وہ اسے نہیں پا سکا ہے تو چار رکعت (نماز ظہر) پڑھ لے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم امام کو آخری رکعت کے رکوع سے پہلے درک کر لو تو تم نے نماز کو درک کر لیا اور اگر تم اسے رکوع کے بعد درک کرو تو پھر چار رکعت ظہر پڑھو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{580} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانُوا سَبْعَةً يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ فَلْيُصَلُّوا فِي جَمَاعَةٍ وَ لْيَلْبَسِ اَلْبُرْدَ وَ اَلْعِمَامَةَ وَ يَتَوَكَّأُ عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصًا وَ لْيَقْعُدْ قَعْدَةً بَيْنَ اَلْخُطْبَتَيْنِ وَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَ يَقْنُتُ فِي اَلرَّكْعَةِ اَلْأُولَى مِنْهُمَا قَبْلَ اَلرُّكُوعِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جمعہ کے دن سات آدمی اکٹھے ہو جائیں تو پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور امام کو چاہیے کہ کاندھوں پر چادر ڈالے اور سر پر عمامہ باندھے اور کمان یا عصا پر ٹیک لگائے اور دو خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھے اور قرأت میں جہر کرے اور پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{581} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ

---

[1] الکافی: ۳/ ۴۲۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۳ ح ۶۵۶؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۱ ح ۱۶۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۴۵ ح ۹۵۳۶

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۳۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/ ۶۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۱۷؛ فقہ الخلاف: ۲/ ۲۵؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۹۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۳۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۰۷؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۸؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۶۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۱۰؛ ریاض المسائل: ۳/ ۳۱۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/ ۱۲۰

[3] مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۷؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۲۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۸۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۵۳۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/ ۲۹؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۱۴۲؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۴۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۵ ح ۶۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۱۳ ح ۹۴۴۲؛ الوافی: ۸/ ۱۱۲۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۳۸

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۵۷؛ کتاب الصلاہ اراکی: ۲/ ۹۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۰۸؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۴۱۹؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱/ ۵۳۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/ ۳۲۵ و ۵۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۳۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۸۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۵۸؛ رسائل الشہید الثانی: ۵۵؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۱۴۹؛ کشف اللثام: ۴/ ۲۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۱۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/ ۱۱۶؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۶۶؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۸۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۵۳۰؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۲۲؛ صلاۃ الجمعہ تنکابنی: ۱۵۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۳۹۳

سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ الَّذِي يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يَلْبَسَ عِمَامَةً فِي الشِّتَاءِ وَ الصَّيْفِ وَ يَتَرَدَّى بِبُرْدٍ يَمَنِيٍّ أَوْ عَدَنِيٍّ وَ يَخْطُبَ وَ هُوَ قَائِمٌ يَحْمَدُ اللَّهَ وَ يُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يُوصِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَ يَقْرَأُ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ صَغِيرَةً ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَ يُثْنِي عَلَيْهِ وَ يُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ الْمُنَافِقِينَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام کو چاہیے کہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیتے وقت سردی ہو یا گرمی سر پر عمامہ باندھے اور یمنی یا اونی چادر اوڑھے اور کھڑے ہو کر خطبہ دے جس میں اللہ کی حمد وثنا کرے پھر تقویٰ الٰہی کی وصیت کرے اور قرآن کی کوئی چھوٹی سی سورہ پڑھے پھر بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جائے اور (دوسرا خطبہ دے جس میں) اللہ کی حمد وثناء کرے، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ المسلمین علیہ السلام پر درود پڑھے اور مومنین ومومنات کے لئے استغفار کرے پس جب اس سے فارغ ہو تو موذن اقامت کہے اور وہ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقین پڑھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{582} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: الْأَذَانُ الثَّالِثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن تیسری اذان بدعت ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{583} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ يَخْرُجُ الْإِمَامُ بَعْدَ الْأَذَانِ فَيَصْعَدُ الْمِنْبَرَ وَ يَخْطُبُ لاَ يُصَلِّي النَّاسُ مَا دَامَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ الْحَدِيثَ .

---

[1] الکافی: ۳/۴۲۱ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۳ ح۶۵۵؛ الوافی: ۸/۱۱۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۲ ح۹۵۲۹

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۳۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۱۵؛ منتھی المطلب: ۵/۳۹۸؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۶؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۶۹؛ روض الجنان: ۲/۷۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۷۵؛ بحوث فی صلاۃ الجمعہ: ۳۶۵؛ رسالہای فقہی: ۱/۵۰۲؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۷۶؛ علی شاطیٔ الجمعہ: ۷۵؛ ریاض المسائل: ۳/۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۶؛ وسائل العباد: ۲/۱۳۲

[3] الکافی: ۳/۴۲۱ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۹ ح۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۰۰ ح۹۶۸۷؛ الوافی: ۷/۲۰۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۱۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۹؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۵۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۴۴

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۳۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۷۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۶۸؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/۳۶۱

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے جمعہ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اذان واقامت کے ساتھ ہے۔ چنانچہ اذان کے بعد امام نکل کر منبر پر بیٹھے گا اور خطبہ دے گا اور جب تک امام منبر پر ہے لوگ نماز نہ پڑھیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے [3]

{584} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ:

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے جمعہ کے دن خطبہ کے بارے میں فرمایا کہ پہلا خطبہ اس طرح ہے۔

﴿اَلْخُطْبَةُ الْأُولَى﴾

"اَلْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَسْتَهْدِيهِ وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اِنْتَجَبَهُ لِوَلاَيَتِهِ وَ اِخْتَصَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَ أَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ أَمِيناً عَلَى غَيْبِهِ وَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ أُخَوِّفُكُمْ مِنْ عِقَابِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْجِي مَنِ اتَّقَاهُ بِمَفَازَتِهِمْ لاَ يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَ لاَ هُمْ يَحْزَنُونَ وَ يُكْرِمُ مَنْ خَافَهُ يَقِيهِمْ شَرَّ مَا خَافُوا وَ يُلَقِّيهِمْ نَضْرَةً وَ سُرُوراً وَ أُرَغِّبُكُمْ فِي كَرَامَةِ اللَّهِ الدَّائِمَةِ وَ أُخَوِّفُكُمْ عِقَابَهُ الَّذِي لاَ اِنْقِطَاعَ لَهُ وَ لاَ نَجَاةَ لِمَنِ اِسْتَوْجَبَهُ فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الدُّنْيَا وَ لاَ تَرْكَنُوا إِلَيْهَا فَإِنَّهَا دَارُ غُرُورٍ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَ عَلَى أَهْلِهَا الْفَنَاءَ فَتَزَوَّدُوا مِنْهَا الَّذِي أَكْرَمَكُمُ اللَّهُ بِهِ مِنَ التَّقْوَى وَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فَإِنَّهُ لاَ يَصِلُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادِ إِلاَّ مَا خَلَصَ مِنْهَا وَ لاَ يَتَقَبَّلُ اللَّهُ إِلاَّ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَ قَدْ أَخْبَرَكُمُ اللَّهُ عَنْ مَنَازِلِ مَنْ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحاً وَ عَنْ مَنَازِلِ مَنْ كَفَرَ وَ عَمِلَ فِي غَيْرِ سَبِيلِهِ وَ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ. وَ مَا نُؤَخِّرُهُ إِلاَّ لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ. يَوْمَ يَأْتِ لاَ تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَ شَهِيقٌ. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ. وَ أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ

---

[1] الکافی: ۳/۴۲۴ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۱ ح ۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۳ ح ۹۵۳۰؛ الوافی: ۸/۱۱۴۷؛ عوالی اللئالی: ۹۸/۳

[2] تنقیح مبانی: ۱/۵۳ و ۵/۱۰۰؛ علی شاطئ الجمعہ: ۱/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۹۷؛ رسالہہای فقہی: ۱/۵۱۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۵۶؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۱۹؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۱۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۵۸؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۳۲۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۹۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۴؛ ریاض المسائل: ۳/۳۳۷

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۳۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۵۲؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۴۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱۷۴؛ مصابیح الظلام: ۲/۸۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۷۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶؛ منتہی المطلب: ۵/۳۳۵؛ صلاۃ الجمعہ تنکابنی: ۱۷۰؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۱۸

خَالِدِینَ فِیهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوذٍ نَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِی جَمَعَنَا لِهَذَا الْجَمْعِ أَنْ یُبَارِكَ لَنَا فِی یَوْمِنَا هَذَا وَ أَنْ یَرْحَمَنَا جَمِیعاً إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ ۔ إِنَّ كِتَابَ اللَّهِ أَصْدَقُ الْحَدِیثِ وَ أَحْسَنُ الْقِصَصِ وَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ فَاسْمَعُوا طَاعَةَ اللَّهِ وَ أَنْصِتُوا ابْتِغَاءَ رَحْمَتِهِ."

ترجمہ:

''ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں کرسکتا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد اور رسول ہیں۔ اللہ نے اپنی ولایت کے لئے ان کا انتخاب کیا اور اپنی رسالت کے لئے مخصوص کیا اور اپنی نبوت دے کر صاحب کرامت بنایا اور اپنے غیب کا امین بنایا اور عالمین کے لئے رحمت بنایا۔ درود ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل علیہم السلام پر۔

اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ اس کو نجات دیتا ہے جو اپنی کامیابیوں پر اس پر اعتماد کرے اور ایسے لوگوں کو برائی چھوتی تک نہیں ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی۔ خدا ان کو بچاتا ہے ان چیزوں سے جن سے وہ ڈرتے ہیں اور تازگی اور خوشی ان سے ملتی ہے اور میں اللہ کی کرامت دائمی کی طرف رغبت دلاتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں جس کا انقطاع نہیں اور جو عذاب کا مستحق ہو وہ اس کے لئے نجات نہیں دیتا پس دنیا سے دھوکہ نہ کھاؤ، اس پر بھروسہ نہ کرو، وہ غرور کا گھر اور اس کے باشندے فانی ہیں پس تقویٰ کا زادراہ اپنے لئے مہیا کرو اور اعمال صالح بجالاؤ۔ خدا تک صرف خالص عمل پہنچتا ہے اور اللہ متقین کے علاوہ کسی کا عمل قبول نہیں کرتا۔ اللہ نے ان کو منازل کی خبر دی ہے جو ایمان لے آئے اور عمل صالح کئے۔ اسی نے کافروں اور غیر صالح اعمال کرنے والوں کو بھی خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ اس روز سب جمع کئے جائیں بہت تھوڑی سی مہلت دی جائے گی اس دن کوئی نفس بغیر حکم خدا کلام نہ کر سکے گا اور ان میں کچھ شقی اور سعید ہوں گے۔ جو شقی ہوں گے وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور ان کی چیخ و پکار ہوگی اور اس آگ میں رہیں گے۔ جب تک آسمان و زمین ہیں مگر ہاں خدا چاہے تو اس عذاب سے بچالے۔ بے شک تیرا رب جو ارادہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور جو لوگ نیکوکار ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں مگر تیرا رب جو چاہے کرے تمہارے رب کی عطا غیر محدود ہے۔ ہم سوال کرتے ہیں اسی ذات سے جس نے ہم کو جمع کیا کہ وہ اس دین میں ہمیں برکت دے اور سب پر رحم کرے بے شک وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ بے شک کتاب خدا سب سے زیادہ سچا کلام ہے اور سب سے زیادہ بہتر قصے اس کے اندر ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ جب پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو۔ ممکن ہے اللہ تم پر رحم کرے۔ سنو اللہ کی اطاعت کے لئے اور کان لگاؤ اس کی رحمت چاہنے کے لئے۔''

پھر قرآن کا کوئی سورہ پڑھو اور اپنے رب سے دعا مانگو اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھو اور مومنین و مومنات کے لئے دعا کرو پھر تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو کر یہ پڑھو۔

﴿الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ﴾

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَسْتَهْدِيهِ وَ نُؤْمِنُ بِهِ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بَشِيراً وَ نَذِيراً وَ دَاعِياً إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَ سِرَاجاً مُنِيراً مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِي يَنْفَعُ بِطَاعَتِهِ مَنْ أَطَاعَهُ وَ الَّذِي يَضُرُّ بِمَعْصِيَتِهِ مَنْ عَصَاهُ الَّذِي إِلَيْهِ مَعَادُكُمْ وَ عَلَيْهِ حِسَابُكُمْ فَإِنَّ التَّقْوَى وَصِيَّةُ اللّٰهِ فِيكُمْ وَ فِي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ إِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ كَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيداً اِنْتَفِعُوا بِمَوْعِظَةِ اللّٰهِ وَ الْزَمُوا كِتَابَهُ فَإِنَّهُ أَبْلَغُ الْمَوْعِظَةِ وَ خَيْرُ الْأُمُورِ فِي الْمَعَادِ عَاقِبَةً وَ لَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ الْحُجَّةَ فَلاَ يَهْلِكُ مَنْ هَلَكَ إِلاَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَ لاَ يَحْيَى مَنْ حَيَّ إِلاَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَ قَدْ بَلَّغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ فَالْزَمُوا وَصِيَّتَهُ وَ مَا تَرَكَ فِيكُمْ مِنْ بَعْدِهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ كِتَابِ اللّٰهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ اللَّذَيْنِ لاَ يَضِلُّ مَنْ تَمَسَّكَ بِهِمَا وَ لاَ يَهْتَدِي مَنْ تَرَكَهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ تَقُولُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ تُسَمِّي الْأَئِمَّةَ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى صَاحِبِكَ ثُمَّ تَقُولُ اِفْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً وَ انْصُرْهُ نَصْراً عَزِيزاً اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ وَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتَّى لاَ يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلاَمَ وَ أَهْلَهُ وَ تُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَ أَهْلَهُ وَ تَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ وَ الْقَادَةِ فِي سَبِيلِكَ وَ تَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا حَمَّلْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَعَرِّفْنَاهُ وَ مَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَعَلِّمْنَاهُ۔"

ترجمہ:

حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں۔ اسی سے مدد چاہتے ہیں، اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت کے خواستگار ہیں۔ ہی اسی پر ایمان لائے ہیں۔ ہم اسی پر اعتماد رکھتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت اور اپنے اعمال بد کی بنا پر اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے خدا ہدایت دے اسے کون ہے جو گمراہ کرے اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کو ہدایت کرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول

ہیں۔ان کو اللہ نے ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اگر چہ مشرکوں کو برا معلوم ہو اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور بشیر ونذیر بنایا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والا بنایا اور سراج منیر بنایا۔جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

اے بندگان خدا! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس کی اطاعت میں نفع ہے اور معصیت میں نقصان ہے، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔اللہ کی وصیت تمہارے لئے پرہیزگاری کو اختیار کرنا ہے جو لوگ تم سے پہلے تھے یہی وصیب ان کے لئے بھی تھی کہ تقویٰ اختیار کرو اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور وہ غنی وحمید ہے۔

لوگو! اللہ کے موعظہ سے نفع حاصل کرو اور اس کی کتاب سے لپٹے رہو کیونکہ وہ بہترین موعظہ اور خیر الامور ہے اور قیامت کے لئے عافیت ہے اور خدا نے اس سے حجت قائم کی ہے پس جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل سے زندہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام الٰہی ہم تک پہنچا دیئے جو ان پر نازل ہوئے تھے لہٰذا ان کی وصیت کو لازم جانو اور وہ وصیت وہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد بصورت ثقلین چھوڑا ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور ان کے اہلبیت علیہ السلام ہیں۔جنہوں نے ان سے تمسک رکھا وہ گمراہ نہ ہوئے اور جنہوں نے چھوڑ دیا وہ ہدایت سے دور ہوئے۔یا اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے، تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور رب العالمین خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔یا اللہ! درود بھیج امیر المومنین علیہ السلام وصی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

پھر امام زمانہ علیہ السلام تک تمام آئمہ علیہ السلام کے نام لو۔پھر کہو: یا اللہ! حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہولت والی فتح دے اور ان کی پوری پوری مدد کرو۔یا اللہ! ان کی وجہ سے اپنے دین کو قوت دے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بھی (قوت دے) یہاں تک کہ کسی کے خوف سے کوئی بات چھپی نہ رہے دنیا والوں پر۔یا اللہ! ہم راغب ہیں تیری طرف اس دولت کریمہ کی بنا پر جس سے اسلام اور اس کے اہل کی عزت ہوئی اور نفاق اور اس کے اہل کی ذلت ہوئی۔جو اس زمانے میں اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے بنائے گا جو رہنما ہوں گے تیرے راستے کے اور اس کی وجہ سے ہم کو دنیا وآخرت میں بزرگی عطا فرماتا۔

خداوند! امرحق سے جو تو نے ہم کو دیا اس کی معرفت ہم نے حاصل کی اور جو ہم نے کوتاہی کی اس کو ہم نے جانا ہے۔اس کے بعد اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کرو اور اپنے لئے خدا سے تمام حاجتوں کو طلب کرو۔جب فارغ ہو جاؤ تو کہو: بے شک اللہ عدل و احسان اور رشتہ داروں کو دینے اور بدکاری وسرکشی سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور تم کو نصیحت کرتا ہے تا کہ تم اس کو یاد کرنے والے بن جاؤ۔

پھر کہو: ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو نصیحت کو یاد رکھتے ہیں اور وہ یاد رکھنا ان کو فائدہ دیتا ہے پھر منبر سے اتر آؤ۔[1]

---

[1] الکافی: ۳/۴۲۲ ح۶؛ الوافی: ۸/۱۱۴۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{585} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْقِرَاءَةُ فِي اَلصَّلاَةِ فِيهَا شَيْءٌ مُوَقَّتٌ قَالَ لاَ إِلاَّ فِي اَلْجُمُعَةِ يُقْرَأُ فِيهَا بِالْجُمُعَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز کی قرأت میں کوئی شئے معین (مقرر) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ماسوائے جمعہ کے کہ اس میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھا کرو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{586} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ اَلْحَمِيدِ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنِ اَلْقُنُوتِ فِي يَوْمِ اَلْجُمُعَةِ قَالَ فِي اَلرَّكْعَةِ اَلثَّانِيَةِ فَقَالَ لَهُ قَدْ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّكَ قُلْتَ فِي اَلرَّكْعَةِ اَلْأُولَى فَقَالَ فِي اَلْأَخِيرَةِ وَ كَانَ عِنْدَهُ نَاسٌ كَثِيرٌ فَلَمَّا رَأَى غَفْلَةً مِنْهُمْ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ هُوَ فِي اَلرَّكْعَةِ اَلْأُولَى وَ اَلْأَخِيرَةِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَبْلَ اَلرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ كُلُّ اَلْقُنُوتِ قَبْلَ اَلرُّكُوعِ إِلاَّ اَلْجُمُعَةَ فَإِنَّ اَلرَّكْعَةَ اَلْأُولَى اَلْقُنُوتُ فِيهَا قَبْلَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلْأَخِيرَةَ بَعْدَ اَلرُّكُوعِ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں بھی پاس موجود تھا جب عبدالحمید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز جمعہ میں قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوسری رکعت میں ہے۔

اس نے کہا: ہمارے بعض اصحاب نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پہلی رکعت میں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوسری رکعت میں ہے۔

اس وقت آپ علیہ السلام کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے پس جب آپ علیہ السلام نے ان کی اپنی طرف بے توجہی دیکھی تو فرمایا:

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۵۶ ۳؛ کشف اللثام: ۴/ ۲۵۱؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۳۱۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۵۱؛ جواھر الکلام: ۱۱/ ۲۱۷

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۶ ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱۸ ح ۷۴۹۷؛ الکافی: ۳/ ۴۲۳ ح ۴؛ الوافی: ۸/ ۱۱۳۳؛ الاستبصار: ۱/ ۴۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۹۵ ح ۳۵۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۳۲۰

[3] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۷۹؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/ ۴۰؛ الحبل المتین: ۲/ ۳۶۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۰۸؛ مناھج الاخبار: ۱/ ۵۸۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۷۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۸؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۴۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۴۰؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۴۶۶؛ منتھی المطلب: ۵/ ۹۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۲۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۴۰۳؛ جامع المقاصد: ۲/ ۲۷۲؛ روض الجنان: ۲/ ۷۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۲۱؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۸۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۰۷

اے ابو محمد! پہلی رکعت میں بھی ہے اور دوسری رکعت میں بھی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! رکوع سے پہلے ہے یا بعد میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر قنوت رکوع سے پہلے ہوتا ہے سوائے نماز جمعہ کے کہ اس کی پہلی رکعت میں قنوت رکوع سے پہلے دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿نماز جمعہ کے چند احکام﴾

{587} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ ٱلْجُمُعَةِ نَزَلَ ٱلْمَلاَئِكَةُ ٱلْمُقَرَّبُونَ مَعَهُمْ قَرَاطِيسُ مِنْ فِضَّةٍ وَ أَقْلاَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ ٱلْمَسْجِدِ عَلَى كَرَاسِيَّ مِنْ نُورٍ فَيَكْتُبُونَ ٱلنَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ ٱلْأَوَّلَ وَ ٱلثَّانِيَ حَتَّى يَخْرُجَ ٱلْإِمَامُ فَإِذَا خَرَجَ ٱلْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَ لاَ يَهْبِطُونَ فِي شَيْءٍ مِنَ ٱلْأَيَّامِ إِلاَّ فِي يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ يَعْنِي ٱلْمَلاَئِكَةَ ٱلْمُقَرَّبِينَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو آسمان سے کچھ ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں جن کے چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں جو مسجدوں کے دروازوں پر آ کر نور کی کرسیاں بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور مساجد میں داخل ہونے والوں کے نام درجہ بدرجہ لکھتے ہیں کہ اول کون آیا اور دوسرے نمبر پر کون آیا۔ یہاں تک کہ امام باہر نکلتا ہے تو اس وقت وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور پھر صرف جمعہ کے دن ہی نازل ہوتے ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{588} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۷ح ۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷۳ح ۷۹۴۴؛ الاستبصار: ۱/۳۳۹ح ۱۲۷۵؛ الوافی: ۸/۱۱۴۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۰ح ۳۳۴ الاستبصار: ۱/۴۱۸ح ۱۶۰۶

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۹۴؛ ریاض المسائل: ۳/۲۶۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۷۲؛ مہذب الاحکام: ۹/۷۲؛ غنائم الایام: ۳/۲۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۲۱۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۱۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۳۰

[3] الکافی: ۳/۴۱۳ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۳ح ۹۵۴۲؛ الوافی: ۸/۱۱۱۳؛ جمال الاسبوع: ۲۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۲۶ح ۱۲۵۸

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۳۳۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۲۰؛ علی شاطئ الجمعہ: ۱/۹۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۱۹۵؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۶/۱۴۶؛ الجمعۃ البیضا: ۱/۲۹۳

سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسَّاعَةُ اَلَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا اَلدُّعَاءُ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ مَا بَيْنَ فَرَاغِ اَلْإِمَامِ مِنَ اَلْخُطْبَةِ إِلَى أَنْ يَسْتَوِيَ اَلنَّاسُ فِي اَلصُّفُوفِ وَ سَاعَةٌ أُخْرَى مِنْ آخِرِ اَلنَّهَارِ إِلَى غُرُوبِ اَلشَّمْسِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے ایک تو وہ ہے جب امام خطبہ سے فارغ ہوتا ہے اور لوگ صفوں میں سیدھے بیٹھے ہوتے ہیں اور دوسری وہ ہے جو آخری ساعت سے غروب آفتاب تک ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{589} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ أَنَّهُ قَالَ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يُقَالُ مَا اُسْتُنْزِلَ اَلرِّزْقُ بِشَيْءٍ مِثْلِ اَلتَّعْقِيبِ فِيمَا بَيْنَ طُلُوعِ اَلْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ اَلشَّمْسِ فَقَالَ أَجَلْ وَ لَكِنْ أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ أَخْذِ اَلشَّارِبِ وَ تَقْلِيمِ اَلْأَظْفَارِ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ .

❂ عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! یہ جو کہا جاتا ہے کہ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان تعقیبات پڑھنے سے بہتر رزق طلب کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اجل۔ لیکن میں تمہیں اس سے بھی بہتر طریقہ بتاتا ہوں اور وہ جمعہ کے دن مونچھیں ترشوانا اور ناخن کاٹنا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{590} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَدَعَ اَلطِّيبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَيَوْمٌ وَ يَوْمٌ لاَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَ لاَ يَدَعْ.

❂ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کو ہر روز خوشبو لگانا ترک نہیں کرنا چاہیے اور اگر طاقت نہ ہو تو ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن لگائے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن لگائے اور اس کو ترک نہ کرے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/ ۴۱۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۳۵ ح ۶۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۵۲ ح ۹۵۵۲؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۱۴ ح ۶۳۸۷؛ بحارالانوار: ۸۶/ ۲۸۳؛ الوافی: ۸/ ۱۰۸۶؛ جمال الاسبوع: ۴۰۷؛ مصباح المتہجد: ۳۶۳؛ الدعوات: ۳۶

[2] مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۴۰؛ منتھی المطلب: ۵/ ۴۷۴؛ تذکرۃ الفقہا ۴/ ۱۰۲؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۹۷؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۰۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۲۷ ح ۳۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۳۸ ح ۶۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۵۵ ح ۹۵۶۲؛ الوافی: ۶/ ۶۸۶

[4] لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۸۱؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۲/ ۱۴

[5] الکافی: ۶/ ۵۱۰ ح ۴؛ الوافی: ۶/ ۶۹۴؛ بحارالانوار: ۸۶/ ۳۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۶۴ ح ۹۵۸۹؛ الخصال: ۲/ ۳۹۲؛ کشف الغمہ: ۲/ ۲۹۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۲۵ ح ۲۵۵؛ مکارم الاخلاق: ۴۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/ ۲۷۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مولف:

غسل جمعہ کے متعلق قبل ازیں احادیث ذکر کی جاچکی ہیں نیز جمعہ اوراس کے متعلق دیگر احکام کی احادیث کو ہم نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومین'' (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) میں درج کردیا ہے رجوع فرمالیا جائے۔

﴿مغرب اورعشا کی نماز کا وقت﴾

{591} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا زَالَتِ ٱلشَّمْسُ دَخَلَ ٱلْوَقْتَانِ ٱلظُّهْرُ وَ ٱلْعَصْرُ فَإِذَا غَابَتِ ٱلشَّمْسُ دَخَلَ ٱلْوَقْتَانِ ٱلْمَغْرِبُ وَ ٱلْعِشَاءُ ٱلْآخِرَةُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب زوال آفتاب ہوجائے تو ظہروعصر دونوں کا وقت داخل ہوگیا اور جب سورج غروب ہوجائے تو مغرب وعشاء دونوں کا وقت ہوگیا۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{592} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ٱلْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زَيْدٍ ٱلشَّحَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ ٱلْمَغْرِبِ فَقَالَ إِنَّ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَتَى ٱلنَّبِيَّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِكُلِّ صَلاَةٍ بِوَقْتَيْنِ غَيْرَ صَلاَةِ ٱلْمَغْرِبِ فَإِنَّ وَقْتَهَا وَاحِدٌ وَ وَقْتَهَا وُجُوبُهَا

زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز مغرب کے وقت کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جبرئیل امین علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہر نماز کے دو دو وقت لائے تھے (وقت فضیلت اور وقت

---

[1] مراۃ العقول:۲۲/۴۱۵؛لوامع صاحبقرانی:۴/۵۵۷

[2] الکافی :۳/۲۸۰ح۸؛ تہذیب الاحکام:۲/۲۶۰ح۱۰۳۶؛ وسائل الشیعہ :۴/۱۸۷ح۴۸۷۱؛ الوافی:۷/۲۶۱؛ الاستبصار:۱/۲۷۰ح۹۷۵؛ عوالی اللئالی:۳/۶۹؛مفتاح الفلاح:۲۳۴

[3] لوامع صاحبقرانی:۳/۱۳۹؛ شرح العروۃ:۱۱/۱۲۱؛تفصیل الشریعہ:۱/۸۷؛ نہایۃ التقریر:۱/۶۹؛تبیان الصلاۃ:۳/۲۹؛ مدارک الاحکام:۳/۵۰؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۱/۳۷؛التنقیح فی شرح:۶/۲۵۸؛معتصم الشیعہ:۲/۱۶۶؛شرح الرسالۃ الصلاتیہ:۸۶؛غنائم الایام:۲/۱۴۷؛الخلل فی الصلاۃ:۷۷؛ المذب البارع:۱/۲۸۹؛ینابیع الاحکام:۳/۱۸۴؛منتھی المطلب:۴/۳۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۵۱۳؛ مدارک العروۃ:۱۱/۲۵۲؛ مصابیح الظلام:۵/۴۰۶؛ مجمع الفائدۃ:۲/۱۸؛مدارک تحریرالوسیلہ(الصلاۃ):۱/۵۳؛میراث حوزہ اصفہان:۱/۳۷۶؛مصباح الفقیہ:۹/۱۰۶؛موسوعہ الفاضل القطیفی:۲/۱۶؛مستمسک العروۃ:۵/۴۰

اجزاء) سوائے نماز مغرب کے کیونکہ اس کا ایک ہی وقت ہے جو اس کا وقت وجوب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{593} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ اَلْفُضَيْلِ قَالاَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَقْتَيْنِ غَيْرَ اَلْمَغْرِبِ فَإِنَّ وَقْتَهَا وَاحِدٌ وَ وَقْتَهَا وُجُوبُهَا وَ وَقْتَ فَوْتِهَا سُقُوطُ اَلشَّفَقِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر نماز کے دو وقت ہیں سوائے نماز مغرب کے کہ اس کا صرف ایک وقت ہے اور وہ اس کا وقت وجوب ہے اور جب مغربی سرخی زائل ہو جائے تو یہ وقت ختم ہو جاتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{594} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَقْتُ اَلْمَغْرِبِ فِي اَلسَّفَرِ إِلَى ثُلُثِ اَللَّيْلِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں نماز مغرب کا وقت ایک تہائی (رات) تک باقی رہتا ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6] یا موثق کالصحیح ہے۔ [7]

قول مؤلف:

یعنی اگر کوئی عذر ہو تو مغرب کو مؤخر کرنا جائز ہوگا نیز یہ کہ یہ تاخیر آدھی رات تک بھی روایت کی گئی ہے (واللہ اعلم)

---

[1] الکافی: ۳/۲۸۰ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۰ ح ۱۰۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۸۷ ح ۴۸۷۱؛ الوافی: ۷/۲۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۰ ح ۹۷۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۹؛ مفتاح الفلاح: ۲۳۴

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۴۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۳۳؛ حیویات فقہیہ: ۱/۲۷۱؛ منتھی المطلب: ۴/۶۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۵۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱/۳۳۸؛ کشف اللثام: ۳/۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۱۵؛ مختلف الشیعہ: ۲/۶؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۵۸؛ جواھر الکلام ۷/۱۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۸۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۹۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۳۹۹؛ مفتاح الفلاح: ۵۱۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۴۵

[3] الکافی: ۳/۲۸۰ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۸۷ ح ۴۸۷۲؛ الوافی: ۷/۲۶۲

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۴۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۱۲۶ و ۶/۱۹۴؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۶۰؛ میراث جوزہ اصفہان: ۱/۴۴۲؛ ماوراالفقہ: ۱/۲۵۲؛ شرح العروۃ: ۱۱/۱۱۴؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۱؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۷۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۳؛ غنائم الایام: ۲/۱۳۹

[5] الکافی: ۳/۴۳۱ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۹۳ ح ۴۸۹۵؛ الوافی: ۷/۲۹۱

[6] تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۱؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۱؛ غنائم الایام: ۲/۱۴۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۲۹؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۲۰

[7] مراۃ العقول: ۱۵/۳۷۳

{595} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَتَى تَجِبُ اَلْعَتَمَةُ قَالَ إِذَا غَابَ اَلشَّفَقُ وَ اَلشَّفَقُ اَلْحُمْرَةُ فَقَالَ عُبَيْدُ اَللَّهِ أَصْلَحَكَ اَللَّهُ إِنَّهُ يَبْقَى بَعْدَ ذَهَابِ اَلْحُمْرَةِ ضَوْءٌ شَدِيدٌ مُعْتَرِضٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اَلشَّفَقَ إِنَّمَا هُوَ اَلْحُمْرَةُ وَلَيْسَ اَلضَّوْءُ مِنَ اَلشَّفَقِ.

عمران بن علی حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عشاء کی نماز کب ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مغربی شفق زائل ہو جائے اور شفق سے مراد سرخی ہے۔

عبیداللہ نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! مغربی سرخی کے زائل ہونے کے بعد کچھ سفیدی باقی رہ جاتی ہے جو پھیل جاتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شفق سرخی کا نام ہے اور سفیدی شفق نہیں ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{596} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِالنَّاسِ اَلْمَغْرِبَ وَ اَلْعِشَاءَ اَلْآخِرَةَ قَبْلَ اَلشَّفَقِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فِي جَمَاعَةٍ وَ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِيَتَّسِعَ اَلْوَقْتُ عَلَى أُمَّتِهِ اَلْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی علت و وجہ کے لوگوں کو مغربی سرخی زائل ہونے سے پہلے نماز مغرب و عشاء با جماعت پڑھائی اور یہ اس لئے کیا کہ امت کے لئے وقت وسیع ہو جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا موثق کالصحیح یا موثق ہے [5]

---

[1] الکافی:۳/۲۸۰ح۱۱؛تہذیب الاحکام:۲/۳۴ح۱۰۳؛الاستبصار:۱/۲۷۰ح۹۷۷؛وسائل الشیعہ:۴/۲۰۴ح۴۹۲۸؛الوافی:۷/۲۷۸؛بحارالانوار:۵۶/۳۳۷

[2] مراۃ العقول:۱۵/۴۱؛ ملاذ الاخیار:۳/۴۰۷؛ منتھی المطلب:۴/۸۱و۱۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱/۱۴۴؛ شروع الکافی مازندرانی:۲/۴۱۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۱/۹۴؛ میراث حوزہ اصفہان:۱/۴۵۰؛وسائل العباد:۱/۳۵۴؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۱/۱۲۲؛ مصابیح الظلام:۵/۳۴۳؛الحدائق الناضرۃ:۶/۱۹۰؛ مدارک الاحکام:۳/۵۹؛مصباح الفقیہ:۹/۱۲۴؛دروس تمہیدیہ:۱/۱۸۷؛الزبدۃ الفقہیہ:۲/۳۴۳؛فقہ الصادقؑ:۴/۸۴؛تحدید الفجر الصادق سند:۵۱؛مستمسک العروۃ:۵/۴۳؛مختلف الشیعہ:۲/۶۰

[3] تہذیب الاحکام:۲/۲۶۳ح۱۰۴۶؛ الکافی:۳/۲۸۶ح۱؛ الاستبصار:۱/۲۷۱ح۹۸۱؛ وسائل الشیعہ:۴/۲۰۲ح۴۹۲۱؛علل الشرائع:۲/۳۲۱؛ بحار الانوار:۷۹/۳۳۴؛الوافی:۷/۲۸۱

[4] نہایۃ التقریر:۴۶۹؛تبیان الصلاۃ:۳/۳۰؛تفصیل الشریعہ:۶/۱۳۶؛موسوعہ البرغانی:۳/۲۴۹؛مہذب الاحکام:۵/۸۵؛دراسات فقہیہ:۲۲۵؛ذخیرۃ المعاد ۲/۱۹۶؛میراث حوزہ اصفہان:۱/۴۵۱؛ملاذ الاخیار:۴/۳۳۰

[5] ملاذ الاخیار:۴/۳۳۰؛تبصرۃ الفقہا:۲/۵۰۷؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۱/۲۰۳؛موسوعہ الفاضل القطیفی:۲/۳۱؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۵/۲۶۲؛ موسوعہ البرغانی:۳/۲۴۹؛مستمسک العروۃ:۵/۵۵۲؛کتاب الصلاۃ داماد:۱/۷۰

{597} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ٱلصَّادِقِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَمَعَ بَيْنَ ٱلظُّهْرِ وَ ٱلْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ ٱلْمَغْرِبِ وَ ٱلْعِشَاءِ فِي ٱلْحَضَرِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی علت اور وجہ کے حضر میں ظہر وعصر کو ایک اذان اور دو اقامتوں سے اور مغرب وعشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں سے ملا کر پڑھا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{598} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لَوْ لاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ ٱلْعَتَمَةَ إِلَى ثُلُثِ ٱللَّيْلِ وَ أَنْتَ فِي رُخْصَةٍ إِلَى نِصْفِ ٱللَّيْلِ وَ هُوَ غَسَقُ ٱللَّيْلِ فَإِذَا مَضَى ٱلْغَسَقُ نَادَى مَلَكَانِ مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلاَةِ ٱلْمَكْتُوبَةِ بَعْدَ نِصْفِ ٱللَّيْلِ فَلاَ رَقَدَتْ عَيْنَاهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو رات کے ایک تہائی حصہ تک تاخیر میں ادا کرنے کا حکم دیتا اور تمہیں آدھی رات تک عشاء کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے اور وہ رات کا ڈھل جانا ہے پس جب آدھی رات گزر جائے (اور آدمی نماز نہ پڑھے) تو دو فرشتے ندا دیتے ہیں کہ جو شخص نماز فریضہ پڑھے پڑھے بغیر آدھی رات کے بعد سوجائے اس کی آنکھیں کبھی نہ سوئیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۸۷ح۸۸۶؛الوافی:۷/۲۸۲؛وسائل الشیعہ :۴/۲۲۰ح۴۹۷۱

[2] روضۃ المتقین :۲/۲۳۶؛شرح العروۃ:۱۳/۲۶۹؛تفصیل الشریعہ:۱/۲۶۶؛مصباح الفقیہ :۱/۲۴۰؛جواہر الکلام:۹/۳۳؛جواہر الکلام فی ثوبہ:۵/۲۷؛تنقیح مبانی العروۃ:۲/۳۶۱؛میراث حوزہ اصفہان:۱/۴۵۱؛معتصم الشیعہ :۲/۳۵۶؛مستمسک العروۃ:۹/۳۷؛مصابیح الظلام:۶/۴۹۳؛سند العروۃ:۱/۲۰۸؛مہذب الاحکام:۶/۳۹؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۵۴۷؛الفقہ المقارن:۹۴؛موسوعہ البرغانی:۶/۲۳۴

[3] تہذیب الاحکام:۲/۲۶۱ح۱۰۴۱؛ وسائل الشیعہ :۴/۱۸۵ح۴۸۶۳؛ الاستبصار:۱/۲۷۲ح۹۸۶؛ الوافی:۷/۲۷۸؛ دارالسلام فی ما یتعلق بالرؤیا والمنام:۳/۵۸؛المعتبر :۲/۴۳

[4] ملاذ الاخیار:۴/۳۲۸؛تبصرۃ الفقہا:۲/۵۱۲؛التنقیح فی شرح العروۃ:۶/۱۷۵؛شرح العروۃ:۱۱/۱۲۳؛منتہی المطلب:۴/۸۴؛تحدید الفجر:۳۴

﴿صبح کی نماز کا وقت﴾

{599} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وَقْتُ الْفَجْرِ حِينَ يَنْشَقُّ الْفَجْرُ إِلَى أَنْ يَتَجَلَّلَ الصُّبْحُ السَّمَاءَ وَلاَ يَنْبَغِي تَأْخِيرُ ذَلِكَ عَمْداً لَكِنَّهُ وَقْتٌ لِمَنْ شُغِلَ أَوْ نَسِيَ أَوْ نَامَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبح کی نماز کا وقت پو پھٹنے سے لے کر صبح (سفیدی) کے آسمان پر پھیلنے تک ہے اور جان بوجھ کر (آخری وقت تک) اس کو مؤخر نہیں کرنا چاہیے سوائے کسی مشغول آدمی کے یا جو بھول جائے یا سوتا رہ جائے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{600} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ أَوْ عَاقَهُ أَمْرٌ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ مِنَ الْفَجْرِ مَا بَيْنَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ ذَلِكَ فِي الْمَكْتُوبَةِ خَاصَّةً فَإِنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الْغَدَاةِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ وَقَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ.

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس پر نیند کا غلبہ ہوجائے یا ضروری کام کی وجہ سے صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی نماز صبح نہ پڑھ سکے تو وہ طلوع آفتاب تک پڑھ سکتا ہے اور یہ رخصت صرف فریضہ میں ہے پس جو شخص نماز صبح کی ایک رکعت پڑھ چکے اور سورج نکل آئے تو وہ اسے (بطور ادا) مکمل کرے اس کی نماز ہوگئی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق اور حسن موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۲۸۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۸ ح ۱۲۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۶ ح ۱۰۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۷ ح ۴۹۳۳

[2] تفصیل الشریعہ: ۱/۲۴۶؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۸؛ مصباح الفقیہ: ۹/۲۲۵؛ سند العروۃ: ۱/۸۷؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۴۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۷؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاءؒ: ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۳۴۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳؛ کشف اللثام: ۳/۴۹؛ ثلاث رسائل النکرانی: ۲۰۵؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۰۸؛ بہج الصباغۃ شوشتری: ۱۳/۱۷۱؛ تحدید الفجر: ۳۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۱۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۸ ح ۱۲۰ و ۲۶۲ ح ۱۰۴۴؛ الاستبصر: ۱/۲۷۶ ح ۱۰۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۸ ح ۴۹۳۹؛ الوافی: ۷/۳۰۵

[4] مستند الشیعہ: ۴/۵۱؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱/۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۸؛ جواھر الکلام: ۷/۱۶۱؛ الخلل فی الصلاۃ: ۸۶؛ میراث احوزہ اصفہان: ۱/۴۸۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸۷؛ غنائم الایام: ۲/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۰۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۴۲۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۴۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۱۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۴۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۲۶۲

﴿اوقات نماز کے احکام﴾

{601} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ صَلَّى الْغَدَاةَ بِلَيْلٍ غَرَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْقَمَرُ وَ نَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ صَلَّى بِلَيْلٍ قَالَ)يُعِيدُ صَلاَتَهُ).

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کو چاند نے دھوکہ دیا تھا اور وہ نماز صبح اس وقت پڑھ کر سو گیا تھا جب ابھی رات تھی اور جب بیدار ہوا تو سورج نکل چکا تھا اور اسے بتایا گیا کہ اس نے نماز صبح رات میں ہی پڑھ لی ہے، فرمایا: وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{602} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَى مَا اسْتَيْقَنْتَ أَوْ شَكَكْتَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّهَا أَوْ فِي وَقْتِ فَوْتِهَا صَلَّيْتَهَا فَإِنْ شَكَكْتَ بَعْدَ مَا خَرَجَ وَقْتُ الْفَوْتِ فَقَدْ دَخَلَ حَائِلٌ فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْكَ مِنْ شَكٍّ حَتَّى تَسْتَيْقِنَ فَإِنِ اسْتَيْقَنْتَ فَعَلَيْكَ إِعَادَةُ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي أَيِّ حَالٍ كُنْتَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کسی نماز کے بارے میں وقت کے اندر نہ پڑھنے کا یقین ہو جائے یا شک پڑ جائے کہ وہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا وقت کے بعد نہ پڑھنے کا یقین ہو جائے تو اس نماز کو پڑھو اور اگر وقت کے بعد اور دوسری نماز کے درمیان میں حائل ہونے کے بعد شک پڑ جائے کہ پڑھی ہے یا نہیں تو اس شک کی بنا پر تم پر اعادہ نہیں ہے حتیٰ کہ اگر یقین ہو جائے تو پھر جس حال میں بھی ہو اس کا (قضا) پڑھنا تم پر لازم ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۰ ح ۵۴۸ و ۲۵۴ ح ۱۰۰۸؛ الکافی: ۳/۲۸۵ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۶۷ ح ۴۸۱۴؛ الوافی: ۷/۳۰۹

[2] تفصیل الشریعہ: ۶/۱۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/۳۸۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۵۱؛ غنایم الایام: ۲/۱۸۶؛ الدرالباھر: ۱/۵۴۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۰۷؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۴/۲۰۲؛ جواھرالکلام: ۷/۲۷۵؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۱۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۲/۲۵۹؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۷۴؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۹۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۲۸۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۰۰؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاءؒ: ۴۵؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۰۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۳۸۱؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۳۱۰؛ مستند الشیعہ: ۴/۹۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۲۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۶ ح ۱۰۹۸؛ الکافی: ۳/۲۹۴ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۸۲ ح ۵۱۶۸؛ الوافی: ۸/۱۰۰۵؛ بحارالانوار: ۸۵/۱۹۰؛ ہدایۃ الامہ: ۲/۵۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2]

{603} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ صَلاَةً إِلاَّ لِوَقْتِهَا وَ كَذَلِكَ الزَّكَاةُ وَ لاَ يَصُومُ أَحَدٌ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلاَّ فِي شَهْرِهِ إِلاَّ قَضَاءً وَ كُلُّ فَرِيضَةٍ إِنَّمَا تُؤَدَّى إِذَا حَلَّتْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ وہ کسی نماز کو اس کے وقت کے علاوہ پڑھے اور ماہ رمضان المبارک کے روزے کو کسی اور مہینے میں رکھے مگر یہ کہ قضا کرے (تو ٹھیک ہے) اور ہر فریضہ اس وقت ادا کیا جاتا ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{604} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي مُؤَذِّنٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ غَيْمٍ لَمْ أَعْرِفِ الْوَقْتَ فَقَالَ إِذَا صَاحَ الدِّيكُ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ وِلاَءً فَقَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَةِ.

حسین بن مختار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک مؤذن ہوں لہٰذا جس دن یوم غیم ہو (یعنی جس دن بادل چھایا ہوا ہو اور وقت کا پتہ نہ چلے) تو کیا کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مرغ تین بار آواز بلند کرے تو سمجھو کہ زوال ہو گیا اور نماز کا وقت داخل ہو گیا۔ [5]

---

[1] شرح العروۃ:۱۶ /۱۷؛ مستمسک العروۃ:۷ /۴۴؛ فقہ الصادقؑ :۸ /۲۹۰؛ سند العروۃ:۱ /۲۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱ /۳۳۶؛ جواہرالکلام:۱۳ /۸۵؛ المحصول:۴ /۲۹۴؛مہذب الاحکام:۷ /۲۸۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱ /۳۸۳؛بیان الاصول:۶ /۲۶۰؛مستند الشیعہ :۷ /۲۶۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲ /۳۸۴؛ زبدۃ الصول:۲/۴۱۶؛المحکم فی اصول الفقہ :۵/۴۶۲؛محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ):۲۸۲؛کتاب الزکاۃ منتظری:۴/۳۲۷؛الکافی فی اصول الفقہ :۲/۴۹۸

[2] مفتاح الکرامہ:۳ /۴۰۷؛ وسیلۃ الوسائل:۲۱۰؛ دررالفوائد:۳ /۳۵۷؛الحدائق الناضرۃ:۲ /۴۰۶؛مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۶۷۴؛مصابیح الظلام:۶/۹ ۴۴؛ملاذ الاخیار:۴/۳۷۰

[3] تہذیب الاحکام:۴/۳۴۳ح ۱۱۰؛الکافی:۳/۵۲۳ح ۸؛وسائل الشیعہ :۴/۱۶۶ح ۴۸۱۰؛الوافی:۱۰/۱۳۵؛الاستبصار:۲/۱۳ح ۹۳؛

[4] محاضرات فی فقہ الامامیہ (الزکاۃ):۲ /۳۲۱؛مہذب الاحکام:۱۱ /۲۷۵؛المرتقی الی الفقہ :۳ /۷۰؛ریاض المسائل:۵ /۱۱۱؛مستمسک العروۃ:۹ /۳۴۱؛ انوارالفقاھۃ:۳/۱۱۲؛الدلیل الفقہی:۱۳۱؛الزبدۃ الفقہیہ :۳/۴۷؛مدراک العروۃ:۲۲ /۱۴۲؛موسوعہ الامام الخوئی:۲۴/۲۵۹؛تعالیق مبسوطہ:۶/۲۱۵؛شرح العروۃ: ۲۴ /۲۵۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری:۴ /۲۱۱؛ الزکاۃ فی الشریعہ:۲ /۴۳۰؛ تعالیق مبسوطہ:۶ /۲۱۵؛ فقہ الصادقؑ :۱۰ /۷۴؛ ملاذ الاخیار:۶ /۱۱۲؛ جواھرالکلام:۱۵/۴۵۹؛آیات الاحکام نجفی:۳/۵۰۴؛مستند الشیعہ :۹/۳۷۰؛ایضاح الفوائد:۱/۲۰۰؛مجمع الفائدۃ:۴/۳۴

[5] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۲۳ح ۷۰؛الکافی:۳/۲۸۵ح ۵؛تہذیب الاحکام:۲/۲۵۵ح ۱۰۰۹؛وسائل الشیعہ :۴/۱۷۰ح ۴۸۲۱؛الوافی:۷/۲۵۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

قول مؤلف:

آج کل تو گھڑی نے اس طرح کے مسائل کو ختم کر دیا ہے۔

{605} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَانُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ الْمَفْرُوضَاتُ مَنْ أَقَامَ حُدُودَهُنَّ وَ حَافَظَ عَلَى مَوَاقِيتِهِنَّ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُقِمْ حُدُودَهُنَّ وَ لَمْ يُحَافِظْ عَلَى مَوَاقِيتِهِنَّ لَقِيَ اللَّهَ وَ لاَ عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

✪ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے مزدلفہ کے مقام پر امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھی پس جب آپ علیہ السلام فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرامایے: اے ابان! نماز ہائے فریضہ پانچ ہیں۔ جو شخص ان کی حدود کو قائم کرے گا اور ان کے اوقات کی حفاظت کرے گا تو وہ اس حال میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس کی بارگاہ میں اس کے لئے ایک عہد و پیمان ہوگا جس کی وجہ سے وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص نہ ان کے حدود کو قائم کرے گا اور نہ ہی ان کے اوقات کی حفاظت کرے گا تو وہ اس حال میں بارگاہ خدا میں حاضر ہوگا کہ اس کے لئے اس کے پاس کوئی عہد و پیمان نہ ہوگا لہٰذا اگر وہ چاہے گا تو اسے عذاب کرے گا اور اگر چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{606} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْمَفْرُوضَاتُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا إِذَا أُقِيمَ حُدُودُهَا أَطْيَبُ رِيحاً مِنْ قَضِيبِ الْآسِ حِينَ يُؤْخَذُ مِنْ شَجَرِهِ فِي طِيبِهِ وَ رِيحِهِ وَ طَرَاوَتِهِ فَعَلَيْكُمْ بِالْوَقْتِ الْأَوَّلِ

✪ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز ہائے فریضہ جو اپنے درود کی پابندی کے ساتھ اول وقت پر ادا کی جائیں وہ چنبیلی کی ٹہنی

---

[1] الرسائل الفقہیہ :۲۲۲/۱؛ لوامع صاحبقرانی :۱۸۰/۳

[2] الکافی :۳/۲۶۷ح۱؛ تہذیب الاحکام :۲/۲۳۹ح۹۴۵؛ وسائل الشیعہ :۴/۱۰۷ح۴۶۳۵؛ الوافی :۷/۷۴؛ تفسیر کنز الدقائق :۲/۳۶۶؛ تفسیر نور الثقلین :۱/۲۳۸؛ ثواب الاعمال :۲۸؛ تفسیر الصافی :۱/۲۶۹؛ من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۰۸ح۶۲۵

[3] مراۃ العقول :۱۵/۱۱؛ ملاذ الاخیار :۴/۱۷۲؛ مدارک الاحکام :۳/۶؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ :۱۲۷؛ منتھی المطلب :۴/۱۳؛ مصباح الفقیہ :۹/۸؛ التنقیح فی شرح :۶/۱۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/۱۷؛ تفصیل الشریعہ :۶/۲۶۱؛ کتاب الخمس عراقی :۱/۱۳۱؛ معتصم الشیعہ :۱/۷۴؛ رسائل الشیخ بہاالدین :۹؛ نماز معراج مومن ہمدانی :۷۷؛ مصابیح الاحکام :۴/۲۶۷؛ الحدائق الناضرۃ :۶/۹؛ موسوعہ البرغانی :۳/۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ :۲/۵۰۷

سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہیں جبکہ اسے اس کے درخت سے اپنی خوشبو اور تروتازگی سمیت کاٹا جائے پس تم پر اول وقت کی پابندی کرنا لازم ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿وہ نمازیں جو ترتیب سے پڑھنی ضروری ہیں﴾

{607} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا نَسِيتَ صَلاَةً أَوْ صَلَّيْتَهَا بِغَيْرِ وُضُوءٍ وَ كَانَ عَلَيْكَ قَضَاءُ صَلَوَاتٍ فَابْدَأْ بِأَوَّلِهِنَّ فَأَذِّنْ لَهَا وَ أَقِمْ ثُمَّ صَلِّهَا ثُمَّ صَلِّ مَا بَعْدَهَا بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ الظُّهْرَ وَ قَدْ فَاتَتْكَ الْغَدَاةُ فَذَكَرْتَهَا فَصَلِّ الْغَدَاةَ أَيَّ سَاعَةٍ ذَكَرْتَهَا وَ لَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ مَتَى مَا ذَكَرْتَ صَلاَةً فَاتَتْكَ صَلَّيْتَهَا وَ قَالَ إِنْ نَسِيتَ الظُّهْرَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَذَكَرْتَهَا وَ أَنْتَ فِي الصَّلاَةِ أَوْ بَعْدَ فَرَاغِكَ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ فَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ مَكَانَ أَرْبَعٍ فَإِنْ ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الْأُولَى وَ أَنْتَ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْهَا رَكْعَتَيْنِ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْهَا رَكْعَتَيْنِ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَ قُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ وَ لَمْ تَخَفْ فَوْتَهَا فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرْتَ الْعَصْرَ فَانْوِهَا الْعَصْرَ ثُمَّ قُمْ فَأَتِمَّهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ ثُمَّ تُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ نَسِيتَ الْمَغْرِبَ فَقُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ وَ إِنْ كُنْتَ ذَكَرْتَهَا وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ قُمْتَ فِي الثَّالِثَةِ فَانْوِهَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ سَلِّمْ ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ نَسِيتَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَصَلِّ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ إِنْ كُنْتَ ذَكَرْتَهَا وَ أَنْتَ فِي رَكْعَةِ الْأُولَى أَوْ فِي الثَّانِيَةِ مِنَ الْغَدَاةِ فَانْوِهَا الْعِشَاءَ ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ الْغَدَاةَ وَ أَذِّنْ وَ أَقِمْ وَ إِنْ كَانَتِ الْمَغْرِبُ وَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ قَدْ فَاتَتَاكَ جَمِيعاً فَابْدَأْ بِهِمَا قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ابْدَأْ بِالْمَغْرِبِ ثُمَّ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْغَدَاةُ إِنْ بَدَأْتَ بِهِمَا فَابْدَأْ بِالْمَغْرِبِ ثُمَّ بِالْغَدَاةِ ثُمَّ صَلِّ الْعِشَاءَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْغَدَاةُ إِنْ بَدَأْتَ بِالْمَغْرِبِ فَصَلِّ الْغَدَاةَ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ ابْدَأْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۴۰ ح ۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۱۸ ح ۴۶۷۲؛ ثواب الاعمال: ۳۶؛ الوافی: ۷/ ۲۰۷؛ بحارالانوار: ۸۰/ ۱۸؛ مشکاۃ الانوار: ۷۳؛ ذکری الشیعہ: ۲/ ۳۳۸

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۲۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۳۷۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۰۶؛ مصابیح الاحکام: ۴/ ۲۶۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۸۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۴۸۱؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۱۲۳

بِأَوَّلِهِمَا لِأَنَّهُمَا جَمِيعاً قَضَاءٌ أَيَّهُمَا ذَكَرْتَ فَلاَ تُصَلِّهِمَا إِلاَّ بَعْدَ شُعَاعِ اَلشَّمْسِ قَالَ قُلْتُ لِمَ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ لَسْتَ تَخَافُ فَوْتَهَا.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھنا بھول جاؤ یا اسے وضو کے بغیر پڑھو اور تمہارے ذمے کئی نمازیں ہوں تو پہلی سے ابتداء کرو اور اس کے لئے اذان و اقامت دونوں کہو پھر اسے پڑھو۔ اس کے بعد ہر نماز کے لئے صرف اقامت کہتے جاؤ۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر نماز ظہر پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ تم نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تو اسی وقت جب یاد آئے اس کی قضا کرو اگرچہ عصر کے بعد ہو۔ اسی طرح جب بھی کوئی فوت شدہ نماز یاد آئے تو اسے بجالاؤ۔

پھر فرمایا! اور اگر ظہر کی بھول جاؤ اور عصر پڑھتے وقت یا اسے پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے تو ظہر کی نیت کرلو اور عصر بعد میں پڑھو کیونکہ یہ چار رکعت اس چار رکعت کے قائم مقام ہوجائیں گی۔ اگر نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اثناء نماز میں ظہر کی نیت کرلو اور باقی ماندہ دو رکعت اسی کی طرف سے پڑھو اور اس کے بعد عصر کی نماز پڑھو۔

اور اگر نماز مغرب کا وقت داخل ہونے کے بعد یاد آئے کہ تم نے عصر نہیں پڑھی اور مغرب کی قضا ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو پہلے عصر کی (قضا) پڑھو پھر مغرب پڑھو اور اگر مغرب کی نماز پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ عصر نہیں پڑھی تو اب عصر کی نیت کر کے اور مزید دو رکعت پڑھ کے نماز مکمل کرلو پھر سلام پڑھ کر مغرب کی نماز پڑھو اور نماز عشاء پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ مغرب نہیں پڑھی تو اسے پڑھو اور اگر نماز عشاء کے دوران دو رکعت پڑھنے کے بعد یا تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آئے کہ مغرب نہیں پڑھی تو ابھی سے نیت تبدیل کرلو اور اسے مغرب قرار دے کر تیسری رکعت پر سلام پڑھ لو پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھو۔

اور اگر عشاء کی نماز پڑھنا بھول جاؤ حتیٰ کہ نماز صبح پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے تو اب عشاء (کی قضا) پڑھو اور اگر نماز صبح کی پہلی یا دوسری رکعت میں یاد آئے تو نیت کو اس کی طرف پھیر کر چار رکعت نماز مکمل کرو بعد ازاں اذان و اقامت کہہ کر صبح کی نماز پڑھو اور اگر مغرب وعشاء کی دونوں نمازیں قضا ہوجائیں (اور صبح کے وقت یاد آئیں) تو پہلے ان سے ابتداء کرو اور پہلے نماز مغرب پھر عشاء اور بعد ازاں نماز صبح پڑھو اور اگر یہ خوف دامن گیر ہو کہ دونوں فوت شدہ نمازیں پڑھو گے تو صبح کا وقت ختم ہوجائے گا تو پھر صرف مغرب پڑھ کر صبح کی نماز پڑھو اور پھر صبح کی نماز کے بعد عشاء پڑھو اور (اگر صبح کا وقت اتنا قلیل ہو کہ) اگر مغرب بھی پڑھو گے تو صبح کی نماز فوت ہوجائے گی تو پھر صبح کی نماز پڑھو بعد ازاں ترتیب وار مغرب وعشاء کی قضا کرو کیونکہ یہ دونوں قضا ہیں پس جب یاد آئیں تو آفتاب کی شعاعیں بلند ہونے کے بعد پڑھو۔

میں نے عرض کیا: ایسا کیوں کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ اب ان کے فوت ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔[1]

---

[1] الکافی: ۲۹۱/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۸/۳ ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۰/۴ ح ۵۱۸۷؛ الوافی: ۱۰۱۳/۸

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [1]

قول مؤلف:

یعنی نمازوں میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے نیز اس طرح کی بعض احادیث اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور بعض اس کے بعد بھی ذکر کی جائیں گی ان شاء اللہ۔

﴿مستحب نمازیں﴾

{608} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلْعَبْدَ يَقُومُ فَيَقْضِي ٱلنَّافِلَةَ فَيُعَجِّبُ ٱلرَّبُّ مَلاَئِكَتَهُ مِنْهُ فَيَقُولُ يَا مَلاَئِكَتِي عَبْدِي يَقْضِي مَا لَمْ أَفْتَرِضْ عَلَيْهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی بندہ نافلہ پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو خداوند عالم بزم ملائکہ میں اس پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے میرے ملائکہ! دیکھو میرا بندہ وہ کچھ پڑھ رہا ہے جو میں نے اس پر فرض نہیں کیا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{609} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلْعَبْدَ لَيُرْفَعُ لَهُ مِنْ صَلاَتِهِ نِصْفُهَا أَوْ ثُلُثُهَا أَوْ رُبُعُهَا أَوْ خُمُسُهَا فَمَا يُرْفَعُ لَهُ إِلاَّ مَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِقَلْبِهِ وَإِنَّمَا أَمَرْنَا بِالنَّافِلَةِ لِيَتِمَّ لَهُمْ بِهَا مَا نَقَصُوا مِنَ ٱلْفَرِيضَةِ.

---

[1] موسوعہ البرغانی: ۱۴۹/۴؛ مشارق الاحکام: ۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۷۵/۱؛ مہذب الاحکام: ۳۱۶/۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۷۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۴/۲؛ التنقیح فی شرح: ۴۳۳/۶؛ مستمسک العروۃ: ۸۹/۵؛ مدارک العروۃ: ۲۶۸/۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۸۰/۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۲۳۳/۱۱؛ روض النجان: ۱۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۳۵۵/۲؛ بیان الاصول: ۱۱۴/۳؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطأ: ۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳۷۳/۴؛ موسوعہ القطیفی: ۲۲۴/۲؛ جواھر الکلام: ۳۱۵/۷؛ المکاسب انصاری: ۳۰۹/۳؛ ریاض المسائل: ۱۸۹/۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳۴۵/۱؛ مستند الشیعہ: ۲۹۶/۷؛ استقصا الاعتبار: ۴۹۹/۴؛ الدلائل فی شرح منتخب المسائل: ۸۱/۲؛ شرح العروۃ: ۱۸۱/۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸۱/۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶۵/۷؛ مدارک الاحکام: ۳۰۰/۴؛ مراۃ العقول: ۶۱/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۲۷۰/۵؛ کشف اللثام: ۳۵۸/۳

[2] الکافی: ۴۸۸/۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۱۶۴/۲ ح ۶۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۷۲/۴ ح ۴۵۴۳؛ الوافی: ۱۰۲۵/۸؛ بحار الانوار: ۴۳/۸۴؛ المحاسن: ۵۲/۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴۹۸/۱ ح ۱۴۳۰

[3] مراۃ العقول: ۴۸۲/۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۳۳۹/۳؛ روضۃ المتقین: ۷۳۱/۲؛ مستمسک العروۃ: ۷۰/۷؛ مفاتیح الشرایع: ۳۱۲/۱؛ ریاض المسائل: ۱۹۸/۴؛ مستند الشیعہ: ۱۳۱/۴

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بندے کی نماز میں سے کبھی آدھی، کبھی، کبھی چوتھائی اور کبھی اس کا پانچواں حصہ بلند کیا جاتا ہے (یعنی قبول ہوتا ہے) اور یہ سب اس کے دل (کی رغبت) کی بناء پر ہوتا ہے اور یقینا نافلہ نماز کا حکم ہمیں اس لئے دیا گیا ہے تا کہ فریضہ میں جو کمی (وبیشی) ہوجائے تو وہ اس سے پوری ہوجائے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{610} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ : ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ النَّوَافِلَ أَرْبَعاً وَ ثَلاَثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ وَ الْفَرِيضَةُ وَ النَّافِلَةُ إِحْدَى وَ خَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جَالِساً تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكَانَ الْوَتْرِ وَ فَرَضَ اللَّهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَوْمَ شَعْبَانَ وَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ وَ حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا وَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَأَجَازَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَ عَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَشْيَاءَ وَ كَرِهَهَا وَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَهْيَ حَرَامٍ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا نَهْيَ إِعَافَةٍ وَ كَرَاهَةٍ ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا فَصَارَ الْأَخْذُ بِرُخَصِهِ وَاجِباً عَلَى الْعِبَادِ كَوُجُوبِ مَا يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَ عَزَائِمِهِ وَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِيمَا نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ وَ لاَ فِيمَا أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لاَزِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَ لَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُمَا إِلَى مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَلْ أَلْزَمَهُمْ ذَلِكَ إِلْزَاماً وَاجِباً لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ لِلْمُسَافِرِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخِّصَ شَيْئاً مَا لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَوَافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَهْيُهُ نَهْيَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَجَبَ عَلَى الْعِبَادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فریضہ کی سترہ رکعتوں کے ساتھ) چونتیس رکعت نوافل کو فریضہ کے مثل مقرر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے نافذ کر دیا چنانچہ فریضہ اور نافلہ کی مجموعی تعداد اکیاون رکعت ہوگئی ان میں وہ دو رکعتیں بھی ہیں جو (عشاء کے بعد) بیٹھ کر وتر کی جگہ پڑھی جاتی ہیں اور ایک رکعت گنی جاتی ہیں اور اللہ نے ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض

---

[۱] الکافی: ۳/ ۲۶۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۴۱ ح ۱۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۷ ح ۴۴۱۵؛ الوافی: ۸/ ۷۴؛ بحارالانوار: ۸۴/ ۲۸؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۲۸

[۲] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۳۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۳؛ جواہرالکلام: ۷/ ۲۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۸۵؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۱۰۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۳۱۲؛ ھدی المتقین: ۴۹؛ المحجۃ البیضاً: ۲/ ۵۴؛ موسوعہ الشہید الاول: ۷/ ۲۰۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۳۳؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۵۰۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۹/ ۲۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۳/ ۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۲۷۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۷۹؛ الدر الباھر: ۷/ ۵۱۷؛ کتاب الصلاۃ (داماد): ۱/ ۴

قرار دیئے اور رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان کے اور ہر ماہ کے تین دن کے روزے مثل فریضہ مقرر کئے تو اللہ نے ان کو بھی نافذ کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور چیز کا پینا حرام قرار دیا تو اللہ نے اسے مکمل اسی طرح نافذ کر دیا۔

اور بعض چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور ان کو مکروہ قرار دیا لیکن یہ ممانعت حرام جیسی نہیں ہے بلکہ یہ ممانعت ناپسندیدگی اور کراہت کے لئے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے بعض چیزوں کی رخصت دی جو بندوں پر ان کا بجالانا اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ان چیزوں میں رخصت نہیں دی ہے جن میں ممانعت حرمت والی تھی اور نہ ان چیزوں میں رخصت دی ہے جن میں آپ ﷺ کا امر فرض امر تھا پس بہت سے مشروب نشہ آور ہیں جن میں ممانعت حرمت والی ہے تو اس میں کسی کو بھی رخصت نہیں دی گئی ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں میں کسی کو رخصت دی ہے جن کو اللہ نے فرض کردہ دو رکعتوں کے ساتھ ضم کر دیا ہے بلکہ ان کو لازم و واجب قرار دیا ہے کسی شخص کو ان میں کسی شئے کی کوئی رخصت نہیں ہے سوائے مسافر کے (جو ان دو رکعتوں کو چھوڑ سکتا ہے) اور نہ ہی کسی کو یہ اجازت ہے کہ وہ ان میں کوئی رخصت دے جن میں رسول اللہ ﷺ نے رخصت نہیں دی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا امر اللہ کے امر کا موافق ہے اور آنحضرت ﷺ کی ممانعت اللہ کی ممانعت ہے اور لوگوں پر واجب ہے کہ اسے اس طرح تسلیم کریں جیسے اللہ تعالیٰ (کے امر و نہی) کو تسلیم کرنا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے [3]

قول مؤلف:

یہ طویل حدیث ہے جس کا پہلا حصہ حدیث نمبر 549 کے تحت گزر چکا ہے۔

{611} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ حَنَانٍ قَالَ: سَأَلَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتِ الزَّوَالِ وَ أَرْبَعاً الْأُولَى وَ ثَمَانِيَ بَعْدَهَا وَ أَرْبَعاً الْعَصْرَ وَ ثَلاَثاً الْمَغْرِبَ وَ أَرْبَعاً بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعاً وَ ثَمَانِيَ صَلاَةَ اللَّيْلِ وَ ثَلاَثاً الْوَتْرَ وَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَ صَلاَةَ الْغَدَاةِ رَكْعَتَيْنِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ إِنْ كُنْتُ أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ هَذَا يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَى كَثْرَةِ الصَّلاَةِ فَقَالَ لاَ وَ لَكِنْ يُعَذِّبُ عَلَى تَرْكِ السُّنَّةِ.

---

[1] الکافی: ۱/۲۶۶ ح ۴؛ الوافی: ۳/۶۱۶؛ تفسیر البرہان: ۵/۶ ۳۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۱۶۸؛ بحار الانوار: ۱۷/۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۸۰

[2] الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ: ۴۶۰؛ انوار الفقاھۃ (مکارم البیع): ۵۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۱؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۲؛ الامامۃ الالٰہیہ سند: ۲/۲۴۳؛ مشرعۃ بحار الانوار: ۱/۳۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/۲ ۴۳؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۷ ۱۳؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۹۳ ۴؛ دراسات فی المکاسب المحرمہ: ۱/۴۶۰؛ رسائل فقھیہ: ۲۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۷؛ بحوث فقھیہ مکارم: ۵۳۰؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۱۰؛ ضیاء الناظر: ۳۴۵

[3] مراۃ العقول: ۳/۱۵۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی دربارہ نماز جمعہ: ۱/۵۳۳؛ شرح تجرید الاصول: ۶/۳۸۷؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۵۳۴

❁ حنان سے روایت ہے کہ عمرو بن حریث نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! مجھے یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر اور کس طرح نماز پڑھتے تھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: زوال کے بعد آٹھ رکعت (نافلہ ظہر) پڑھتے اور ان کے بعد چار رکعت (فریضہ ظہر) پڑھتے اور یہ پہلی نماز ہے (جو فرض ہوئی) اور پھر ان کے بعد آٹھ رکعت (نافلہ عصر) پڑھتے اور پھر چار رکعت عصر (فریضہ) پڑھتے۔ پھر مغرب کی تین رکعت (فرض) پڑھتے اور مغرب (فریضہ) کے بعد چار رکعت (نافلہ مغرب) پڑھتے بعد ازاں عشاء کی چار رکعت (فریضہ) پڑھتے۔ اس کے بعد آٹھ رکعت نماز شب اور تین رکعت وتر پڑھتے اور پھر دو رکعت فجر (نافلہ) اور دو رکعت صبح کی نماز پڑھتے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اگر مجھ میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہو تو کیا زیادہ پڑھنے پر اللہ مجھے عذاب دے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں البتہ سنت کے ترک کرنے پر عذاب کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا موثق ہے۔[3]

{612} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلاَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمْ رَكْعَةً هِيَ قَبْلَ الزَّوَالِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بُكْرَةً وَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ ذَلِكَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الزَّوَالِ فَهَذِهِ عِشْرُونَ رَكْعَةً وَ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَهَذِهِ ثِنْتَانِ وَ عِشْرُونَ رَكْعَةً.

❁ سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے جمعہ کے دن نماز کے بارے میں پوچھا کہ زوال سے پہلے کتنی رکعتیں ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چھ رکعتیں صبح سویرے اور ان کے بعد چھ رکعتیں تو یہ بارہ رکعتیں ہو گئیں اور پھر ان کے بعد چھ رکعتیں تو یہ اٹھارہ رکعتیں ہو گئیں اور دو رکعتیں زوال کے بعد ہیں تو اس طرح یہ بیس ہو گئیں اور دو رکعتیں عصر کے بعد ہیں تو یہ (جمعہ کے دن کی) کل بائیس رکعتیں ہیں۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۴۴۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۴ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/۲۱۸ ح ۷۷۴؛ امالی طوسی: ۶۹۴ مجلس ۳۳ ح ۱۱؛ الوافی: ۷/۶۷ ح ۵۸۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۷ ح ۴۴۸۷

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۲۹؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۱۲

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۳۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۳۱؛ مہذب الاحکام: ۵/۱۷؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۶۲؛ مصابیح الاحکام: ۴/۴۴۳؛ العشرۃ الکاملہ: ۲۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۶۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸؛ منہاج الملۃ: ۶/۱۷؛ الحبل المتین: ۲/۱۰؛ الدرر النجفیہ: ۴/۴۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۲/۱۳۲؛ مفتاح الفلاح: ۸/۶۷

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۶ ح ۶۶۹؛ الاستبصار: ۱/۴۱۱ ح ۱۵۷۱؛ الوافی: ۸/۱۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۲۳ ح ۹۴۷۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{613} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : لاَ تَدَعْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي السَّفَرِ وَ لاَ فِي الْحَضَرِ وَ كَانَ أَبِي لاَ يَدَعُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ فِي سَفَرٍ وَ لاَ فِي حَضَرٍ

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مغرب کے بعد والی چار رکعتوں کو سفر وحضر میں ترک نہ کرو اور میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) رات کی تیرہ رکعت نماز [2] کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

یہاں اس نماز کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو عوام الناس میں بہت مشہور ہے اور جسے "نماز قضائے عمری" کہا جاتا ہے اور یہ نماز اس طرح ہے: مُحَمَّدِ بَاقِرِ بْنِ مُحَمَّدِ تقِيّ قال: رِسَالَةُ عَدَمِ مُضَايَقَةِ الْفَوَائِتِ ، لِلسَّيِّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ طَاوُسٍ ره قَالَ رَوَى حَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلَفٍ الْكَاشْغَرِيُّ فِي كِتَابِ زَادِ الْعَابِدِينَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَ غَيْرِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ كِتَابِ الْعَرُوسِ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلاَسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ فِي جَهَالَتِهِ ثُمَّ نَدِمَ لاَ يَدْرِي كَمْ تَرَكَ فَلْيُصَلِّ لَيْلَةَ الْإِثْنَيْنِ خَمْسِينَ رَكْعَةً بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مَرَّةً فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلاَةِ إِسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ جَعَلَ اللَّهُ ذٰلِكَ كَفَّارَةَ صَلاَتِهِ وَ لَوْ تَرَكَ صَلاَةَ مِائَةِ سَنَةٍ لاَ يُحَاسِبُ اللَّهُ الْعَبْدَ الَّذِي صَلَّى هَذِهِ الصَّلاَةَ ثُمَّ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ بِكُلِّ رَكْعَةٍ وَ لِكُلِّ آيَةٍ قَرَأَهَا عِبَادَةَ سَنَةٍ وَ بِكُلِّ حَرْفٍ نُوراً عَلَى الصِّرَاطِ وَ ايْمُ اللَّهِ إِنَّهُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى هَذَا إِلاَّ مُؤْمِنٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَنْ فَعَلَ إِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلاَئِكَةُ وَ سُمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ صِدِّيقَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَ كَانَ مَوْتُهُ مَوْتَ الشُّهَدَاءِ وَ كَانَ فِي الشُّهَدَاءِ رَفِيقَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۵۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۱۹؛ شرح العروۃ: ۱/ ۴۸؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۳۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۱۲، مہذب الاحکام: ۵/ ۲۱؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۱۴۳؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۵۲۱؛ کفایۃ الفقہ: ۱/ ۱۰۴؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۶۷؛ مفتاح الکرامہ: ۸/ ۵۶۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۲؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۰۲

[2] اس میں آٹھ رکعت نماز شب، دو رکعت شفع، ایک وتر اور دو رکعت نافلہ فجر شامل ہے

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵ح ۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۹۰ح ۴۵۸۸؛ الوافی: ۷/ ۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۵۹؛ منتھی المطلب: ۴/ ۲۳

یعنی سید علی بن طاوس نے اپنی کتاب" رسالہ عدم مضائقۃ الفوائت" میں کہا ہے کہ حسین بن حسن بن خلف الکاشغری نے" کتاب زاد العابدین" میں روایت کیا، انہوں نے منصور بن بہرام سے، انہوں نے محمد بن الاشعث الانصاری سے، انہوں نے شریح ابن عبد الکریم وغیرہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد صاحب کتاب العروس سے، انہوں نے غنذر سے، انہوں نے عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے خلاص سے، انہوں نے علی ابن ابی طالبؑ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس نے جہالت کی وجہ سے نمازیں ترک کیں پھر اس پر نادم ہو گیا اور وہ نہیں جانتا کہ کس قدر ترک کیں تو وہ پیر کی رات پچاس رکعت نماز سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد کے ساتھ پڑھے پس جب نماز سے فارغ ہو تو سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرے (یعنی استغفر اللہ پڑھے) تو اللہ اسے اس کی (قضاء) نمازوں کا کفارہ قرار دے گا اگر چہ اس نے سو سال کی نمازیں ترک کی ہوں۔ اللہ تعالی اس بندے کا محاسبہ نہیں کرے گا جو یہ نماز پڑھے گا، نیز یہ کہ ہر رکعت پر اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک شہر لکھا جائے اور اس کے لیے ہر آیت کے بدلے جو اس نے قرات کی ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی اور ہر حرف کے بدلے صراط پر ایک نور لکھا جائے گا، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا سوائے اہل جنت مومن کے۔ پس جس نے ایسا کیا اس کے لیے ملائکہ استغفار کرتے ہیں اور آسمانوں میں اس کا نام "زمین میں اللہ کا صدیق" رکھ دیا جاتا ہے اور اس کی موت شہید کی موت ہو گی اور وہ جنت میں جناب خضرؑ کا رفیق ہوگا۔ [1]

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ یہ خبر ضعیف سند ہے اور کئی خبروں اور اقوال اصحاب بلکہ اجماع کے مخالف ہے اور ممکن ہے اسے مظنون قضاء نمازوں پر (یعنی جن کے پورا ہونے کا گمان ہو)، یا مخصوص مقدار کو پورا کرنے پر یا جن کے پورا ہونے کا گمان زیادہ ہو پر محمول کیا جائے پس یہ دعا ان پہلوؤں کے مطابق جو گزر چکے ہیں، قوی یا کمزور امکان سے بچنے کے لیے ہے۔ جہاں تک معلوم قضاء کا تعلق ہے تو اس کی طرف آنا (یعنی ان کو ادا کرنا) اور جو گزر چکا ہے اس کے مطابق اس سے نکلنا ضروری ہے اور اس خبر پر بھروسہ کرنا اور قضاء کو چھوڑنا ممکن نہیں۔ [2]

اور محدث نوری کہتے ہیں:" اور ممکن ہے اس عمل کو گناہ کے کفارہ پر محمول کیا جائے کیونکہ فوت شدہ نماز سے وضو کے چھوڑنے کا گناہ لازم نہیں آتا پس اس کا مقصد خلاف ورزی کی اصل کا ازالہ کرنا ہے اور یہ کہ اس کے بعد اس کو اس کی سزا نہیں دی جائے گی، بغیر اس کے کہ کہ جو کچھ اس کے پیچھے رہ گیا ہے اس کے ازالے کے لیے اس کی ذمہ داری کو دیکھے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے، یا یقینی (جس کا اسے یقین ہو) یا مظنون (جس چیز کا اسے شبہ ہو) اس کی قضاء کرے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ [3]

﴿روزانہ کے نوافل کا وقت﴾

{614} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ

[1] بحار الانوار: ۹۱/۳۸۴ ح ۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۴۱ ح ۱۴۱۷

[2] بحار الانوار: ایضاً

[3] مستدرک الوسائل: ایضاً

جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ يُصَلِّي مِنَ ٱللَّيْلِ شَيْئاً إِذَا صَلَّى ٱلْعَتَمَةَ حَتَّى يَنْتَصِفَ ٱللَّيْلُ وَلاَ يُصَلِّي مِنَ ٱلنَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ ٱلشَّمْسُ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نماز عشاء پڑھنے کے بعد نصف شب تک پھر رات کی کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے اور دن کو بھی زوال آفتاب تک کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{615} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ٱلرَّكْعَتَانِ ٱللَّتَانِ قَبْلَ ٱلْغَدَاةِ أَيْنَ مَوْضِعُهُمَا فَقَالَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلْفَجْرِ فَإِذَا طَلَعَ ٱلْفَجْرُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ ٱلْغَدَاةِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو دو رکعتیں نماز صبح سے پہلے ہیں ان کا وقت کون سا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: طلوع فجر سے پہلے کیونکہ جب فجر طلوع ہو جائے تو پھر تو نماز صبح کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

{616} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ مَا يَنْتَصِفُ ٱللَّيْلُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

❂ فضیل نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصف شب کے بعد تیرہ رکعت نماز (شب کہ آٹھ رکعت نماز شب، دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر اور دو رکعت نافلہ صبح) پڑھتے تھے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۶ ح ۱۰۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۷ ح ۱۰۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۳۱ ح ۵۰۰۳؛ الوافی: ۷/۳۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۸۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۱۳۶؛ الدر الباھر: ۱/۵۳۶؛ جواہر الکلام: ۴/۱۰۳؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۴۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۰۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۳۲ ح ۵۰۹؛ الکافی: ۳/۴۴۸ ح ۲۵؛ الاستبصار: ۱/۲۸۲ ح ۱۰۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۶۵ ح ۵۱۱۳؛ الوافی: ۷/۳۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۶ ح ۱۳۸۹

[4] شرح العروۃ: ۱۱/۲۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۳۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۲۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۷۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۴۱۱

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۱۱۷ ح ۴۴۲؛ الاستبصار: ۱/۲۷۹ ح ۱۰۱۲؛ الوافی: ۷/۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۴۸ ح ۵۰۵۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{617} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صَلاَةُ اَلتَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ اَلْهَدِيَّةِ مَتَى مَا أُتِيَ بِهَا قُبِلَتْ فَقَدِّمْ مِنْهَا مَا شِئْتَ وَأَخِّرْ مِنْهَا مَا شِئْتَ

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مستحب نماز تحفہ کی طرح ہے جب بھی پڑھ لی جائے مقبول ہے پس ان میں سے جتنی چاہو پہلے پڑھ لو اور جتنی چاہو بعد میں پڑھ لو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

یعنی مستحب نمازوں کے وقت فضیلت تو وہی ہیں جو بیان ہو چکے ہیں لیکن اس کے علاوہ اوقات میں بھی ان کو پڑھا جا سکتا ہے نیز پنجگانہ نمازوں کے ساتھ جو نافلہ نمازیں ہیں ان کے بارے قبل ازیں حدیث نمبر 611 میں بیان ہو چکا ہے کہ کس کو پہلے پڑھنا ہے اور کس کو بعد میں اور رکعتوں کی تعداد کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

﴿نماز غفیلہ﴾

{618} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ اَلْكُوزِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : تَنَفَّلُوا فِي سَاعَةِ اَلْغَفْلَةِ وَ لَوْ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا تُورِثَانِ دَارَ اَلْكَرَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ وَ مَتَى سَاعَةُ اَلْغَفْلَةِ قَالَ مَا بَيْنَ اَلْمَغْرِبِ وَ اَلْعِشَاءِ.

❂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غفلت کے وقت نفل پڑھو اگرچہ مختصر سی دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ یہ دو رکعتیں کرامت کے گھر کا وارث بنانے والی ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! غفلت کا وقت کون سا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مغرب اور عشاء کے درمیان والا وقت ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۳۴/۶؛ مصباح الفقیہ: ۲۵۴/۹؛ معتصم الشیعہ: ۱۹۰/۲

[2] تہذیب الاحکام: ۲۶۷/۲ ح ۱۰۶۴؛ الاستبصار: ۲۷۸/۱ ح ۱۰۰۸؛ الوافی: ۳۲۲/۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۳/۴ ح ۵۰۱۲

[3] ملاذ الاخیار: ۴۰۳/۴؛ منتھی المطلب: ۱۳۴/۴؛ مدارک الاحکام: ۷۰/۳؛ مصباح الفقیہ: ۲۳۵/۹؛ شرح العروۃ: ۲۴۴/۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳۵۰/۶

[4] معانی الاخبار: ۲۲۵/۱؛ امالی شیخ صدوق: ۵۵۴ مجلس ۸۲؛ ثواب الاعمال: ۴۴؛ تہذیب الاحکام ۲/ ۲۴۳ ح ۹۶۳؛ الوافی: ۸۰/۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۵۶۵/۱ ح ۱۵۵۴؛ روضۃ الواعظین: ۳۱۷/۲؛ بحارالانوار: ۹۵/۸۴؛ مستدرک الوسائل: ۳۰۲/۶ ح ۶۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۰/۸ ح ۱۰۲۱۶؛ فلاح السائل: ۲۴۵؛ مفتاح الفلاح: ۲۵۳؛ فقہ القرآن: ۱۷۱/۱؛ علل الشرائع: ۳۴۳/۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ شیخ صدوق نے اسے معانی الاخبار میں اس سند سے روایت کیا ہے:

حدثنا ابی [1] عن سعد بن عبداللہ [2] عن احمد بن محمد بن خالد [3] عن سلیمان بن سماعہ [4] عن عمہ عاصم الکوزی [5] عن ابی عبداللہ عن ابیہ علیہ السلام۔

نیز حدیث کو شیخ آصف محسنی نے معتبر قرار دیا ہے [6] اور بعض نے حدیث کو صحیح گردانا ہے [7]

{619} عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنُ طَاوُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ اَلرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ اَلْحَسَنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحُسَيْنِ اَلْأَشْتَرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ اَلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَيْنَ اَلْعِشَاءَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فِي اَلْأُولَى اَلْحَمْدَ وَ قَوْلَهُ تَعَالَى وَ ذَا اَلنُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغٰاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنٰادىٰ فِي اَلظُّلُمٰاتِ أَنْ لاٰ إِلٰهَ إِلاّٰ أَنْتَ سُبْحٰانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ اَلظّٰالِمِينَ فَاسْتَجَبْنٰا لَهُ وَ نَجَّيْنٰاهُ مِنَ اَلْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي اَلْمُؤْمِنِينَ وَ فِي اَلثَّانِيَةِ اَلْحَمْدَ وَ قَوْلَهُ تَعَالَى وَ عِنْدَهُ مَفٰاتِحُ اَلْغَيْبِ لاٰ يَعْلَمُهٰا إِلاّٰ هُوَ وَ يَعْلَمُ مٰا فِي اَلْبَرِّ وَ اَلْبَحْرِ وَ مٰا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلاّٰ يَعْلَمُهٰا وَ لاٰ حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰاتِ اَلْأَرْضِ وَ لاٰ رَطْبٍ وَ لاٰ يٰابِسٍ إِلاّٰ فِي كِتٰابٍ مُبِينٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ اَلْقِرَاءَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ اَلْغَيْبِ اَلَّتِي لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ تَقُولُ اَللَّهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَ اَلْقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي وَ يَسْأَلُ اَللَّهَ جَلَّ جَلاَلُهُ حَاجَتَهُ أَعْطَاهُ اَللَّهُ مَا سَأَلَ.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان دو رکعت نماز (فضیلہ) پڑھے تو وہ پہلی رکعت میں الحمد اور یہ آیت پڑھے:

وَ ذَا اَلنُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغٰاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنٰادىٰ فِي اَلظُّلُمٰاتِ أَنْ لاٰ إِلٰهَ إِلاّٰ أَنْتَ سُبْحٰانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ اَلظّٰالِمِينَ فَاسْتَجَبْنٰا لَهُ وَ نَجَّيْنٰاهُ مِنَ اَلْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي اَلْمُؤْمِنِينَ

---

[1] علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ (والد شیخ صدوق) ثقہ ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹۲)

[2] سعد بن عبداللہ بن ابی خلف الاشعری القمی ابوالقاسم ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً: ۲۴۷)

[3] احمد بن محمد بن خالد (ابوعبداللہ) البرقی ثقہ ہیں اور شیخین کا ان کی طرف طرق صحیح ہے (دیکھئے: ایضاً: ۴۲)

[4] سلیمان بن سماعہ الغبی الکوزی ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۶۵)

[5] عاصم بن سلیمان البصری جو الکوزی کے لقب سے معروف ہیں اور یہ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے اور یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھئے: ایضاً: ۲۹۴)

[6] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/۲۷۶

[7] مراۃ الکمال مامقانی: ۱/۳۳۷

اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد یہ آیت پڑھے

وَ عِنْدَهُ مَفٰاتِحُ اَلْغَيْبِ لاٰ يَعْلَمُهٰا إِلاّٰ هُوَ وَ يَعْلَمُ مٰا فِي اَلْبَرِّ وَ اَلْبَحْرِ وَ مٰا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلاّٰ يَعْلَمُهٰا وَ لاٰ حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰاتِ اَلْأَرْضِ وَ لاٰ رَطْبٍ وَ لاٰ يٰابِسٍ إِلاّٰ فِي كِتٰابٍ مُبِينٍ

اور جب قرأت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھ (قنوت کے لئے) بلند کرے اور یہ پڑھے:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ اَلْغَيْبِ اَلَّتِي لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا (یعنی یہاں اپنی حاجب کا ذکر کرے)۔ پھر کہے: اَللَّهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَ اَلْقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي

اور پھر اللہ سے اپنی حاجب طلب کرے پس جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا۔ [1]

تحقیق:

سند میں جہل ہے اور اسے شیخ نے مرسل روایت کیا ہے لیکن اس حدیث پر عمل ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ موجود ہے [2]

﴿قبلے کے چند احکام﴾

{620} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ اَلْيَقْطِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اَلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حُرُمَاتٍ ثلاث [ثَلاَثاً] لَيْسَ مِثْلَهُنَّ شَيْءٌ كِتَابُهُ وَ هُوَ حِكْمَتُهُ وَ نُورُهُ وَ بَيْتُهُ اَلَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلنَّاسِ لاَ يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ تَوَجُّهاً إِلَى غَيْرِهِ وَ عِتْرَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کی تین ایسی قابل احترام چیزیں ہیں کہ ان جیسی اور کوئی نہیں ہے: اس کی کتاب جو اس کی حکمت اور اس کا نور ہے، اس کا گھر (کعبہ) جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے پس جو بندہ اس کے علاوہ کسی کی طرف منہ کرے تو وہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت علیہم السلام۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

{621} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلطَّاطَرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

---

[1] فلاح السائل:۲۴۵؛ مستدرک الوسائل:۶ /۳۰۳ح۶۸۷۵؛ بحارالانوار:۸۴ /۹۶؛ مصباح المتہجد:۱۰۶؛ وسائل الشیعہ:۸ /۱۲۱ح۱۰۲۱۷؛ الوافی:۱۳۹۸/۹

[2] توضیح المسائل سیستانی:۱۳۱ف ۷۶۳؛ آغا خمینی:۱۱۴ف ۷۷۴؛ آغا بشیر:۱۹۱ف ۷۷۴؛ آغا مبشر کاشانی:۱۹۰ف ۲۵۳؛ آغا گلپائیگانی:۱۱۶ف ۷۸۳؛ آغا لنکرانی:۱۷۲ف ۷۷۵؛ آغا صادق شیرازی:۱۸۷ف ۸۵۱؛ آغا رستگار:۲۴۸/۱ف ۱۱۵۷

[3] معانی الاخبار:۱۱۷؛ امالی صدوق:۲۹۱ مجلس ۴۸؛ وسائل الشیعہ:۳۰۰/۴ح ۵۲۰۸؛ بحارالانوار:۱۸۵/۲۴؛ روضۃ الواعظین:۲۷۱/۲؛ الخصال:۱۴۶/۱

[4] مہذب الاحکام:۱۷۹/۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ:۲۹۲/۱؛ الشعائر الحسینیہ سند:۴۳۴/۳؛ بحوث فی القواعد:۴۰۳/۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۶۹/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ:۵۴/۲

عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْقِبْلَةِ فَقَالَ ضَعِ اَلْجَدْيَ فِي قَفَاكَ وَ صَلِّ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ قبلہ کے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: جدی (قطب جنوبی) کو اپنے پس گردن قرار دو اور نماز پڑھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{622} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يُجْزِي اَلتَّحَرِّي أَبَداً إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَيْنَ وَجْهُ اَلْقِبْلَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو تو ہمیشہ جستجو کرنا کافی ہوتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

یعنی ایسی صورت میں جستجو کرنا واجب ہوگا اور جستجو کے بعد جو کچھ سمجھ آئے اس پر عمل کرنا جائز ہوگا (واللہ اعلم)

{623} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قِبْلَةِ اَلْمُتَحَيِّرِ فَقَالَ يُصَلِّي حَيْثُ يَشَاءُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو شخص قبلہ کے بارے میں متحیر (پریشان) ہو تو اس کو کس طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: جدھر چاہے (منہ کر کے پڑھے) [5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۵۴ح ۱۴۳؛ وسائل الشیعہ :۴/۳۰۶ح ۵۲۲۳؛ الوافی:۷/۷ ۵۴؛ بحار الانوار:۸۱/۵۵

[2] ملاذ الاخیار:۳/۳۹ ۴۳؛ مصطلحات الفقہ :۱۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۲۹۹؛ فقہ الصادق ؑ :۵/ ۳۹۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۳/۵۷؛ منہاج الملۃ:۳۳۹؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۲۰؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/۵۶؛ مستمسک العروۃ:۵/۱۸۷؛ ریاض المسائل:۲/۲۶۶

[3] تہذیب الاحکام:۲/۴۵ح ۱۴۶؛ الکافی:۳/۲۸۵ح ۷؛ وسائل الشیعہ :۴/۳۰۷ح ۵۲۲۷؛ الوافی:۷/۷ ۵۴؛ الاستبصار:۱/ ۲۹۵؛ الفصول المہمہ : ۱۲/۳۷؛ من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۷۶ح ۸۴۷

[4] ملاذ الاخیار:۳/ ۴۱ ۴۴؛ مراۃ العقول:۱۵/ ۴۸؛ تفصیل الشریعہ:۱/۵۲۵ح ۷۴۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۲/۸ ۴۳؛ جامع المدارک:۱/۲۶۵؛ کتاب الصلاۃ داماد:۱/۵ ۲۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۱/۱۶۶؛ کشف اللثام:۳/۱۶۳؛ مختلف الشیعہ :۲/۶۸؛ مستمسک العروۃ:۵/۱۸۵؛ مصباح الفقہیہ :۱۰/۸۴؛ مہذب الاحکام:۵/ ۱۹۱؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۱/۷ ۴۵؛ ینابیع الاحکام:۳/۴۰۶؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ):۷/۵۷ ۳؛ مقامع الفضل:۱/۱ ۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/۶۴؛ شرح العروۃ:۲/۵۰۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۲/۱۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۲۹۹؛ غنائم الایام:۲/۷۹ ۳

[5] الکافی:۳/۲۸۶ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ :۴/۳۱۱ح ۵۲۳۷؛ الوافی:۷/۹ ۵۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

چاروں طرف منہ کرکے پڑھنے کی روایات بھی ہیں لہٰذا ممکن ہے کہ وقت وسیع ہونے کی صورت میں اس طریقے پر بھی عمل کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

{624} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ الصَّادِقَ ع عَنِ الرَّجُلِ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ يَنْظُرُ بَعْدَ مَا فَرَغَ فَيَرَى أَنَّهُ قَدِ انْحَرَفَ عَنِ الْقِبْلَةِ يَمِيناً أَوْ شِمَالًا فَقَالَ لَهُ قَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ وَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے قبلہ سے دائیں بائیں جانب کچھ انحراف کرکے پڑھی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز درست ہے کیونکہ مشرق و مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{625} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: فِي رَجُلٍ صَلَّى عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَيَعْلَمُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُتَوَجِّهاً فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فَلْيُحَوِّلْ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ سَاعَةَ يَعْلَمُ وَ إِنْ كَانَ مُتَوَجِّهاً إِلَى دُبُرِ الْقِبْلَةِ فَلْيَقْطَعِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يُحَوِّلُ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو نماز کے دوران یہ معلوم ہو جائے کہ وہ قبلہ سے منحرف ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس کا انحراف مشرق و مغرب کے بین بین ہے تو اسی وقت

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۴۹؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۱/۱۷۱؛ غنائم الایام: ۲/۳۸۲؛ النجعہ: ۲/۹۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۵۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۰۳؛ موسوعہ کتب الامام صدر: ۱۱/۱۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۱۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۰۱؛ ماوراءالفقیہ: ۱/۲۶۳؛ بیان الفقہ: ۵/۷؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۹۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۴۸ح۱۵۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۹ح۸۴۶؛ الاستبصار: ۱/۲۹۷ح۱۰۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۴ح۵۲۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۶۷

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۸۴۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۹۹؛ غنایم الایام: ۲/۳۸۴؛ تفصیل الشریعہ: ۶/۷۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۳۶؛ شرح العروۃ: ۱/۴۳۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۶۹؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۳۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۱۶۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۵۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۵؛ المسالک الجامعیہ: ۷/۲۴؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۹۲؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۴۰۱؛ ریاض المسائل: ۲/۲۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۸۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۲۳؛ الدر الباھر: ۸/۵۷؛ آیات الاحکام نجفی: ۱/۳۴۸

روبقبلہ ہوجائے جب اسے معلوم ہو (اور نماز جاری رکھے) اور اگر یہ انحراف پشت بقبلہ کی حد تک ہو تو پھر نماز کو توڑ کر اور روبقبلہ ہو کر نماز کو از سر نو پڑھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{626} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَ اسْتَبَانَ لَكَ أَنَّكَ صَلَّيْتَ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَ أَنْتَ فِي وَقْتٍ فَأَعِدْ وَ إِنْ فَاتَكَ الْوَقْتُ فَلَا تُعِدْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اس حالت میں نماز پڑھو کہ تمہارا رخ سیدھا قبلہ کی طرف نہ ہو اور نماز پڑھ چکنے کے بعد اس کا انکشاف ہو تو اگر وقت باقی ہے تو اس کا اعادہ کرو اور اگر وقت ختم ہو جائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{627} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ فَقَالَ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ يَصُفُّ رِجْلَيْهِ فَإِذَا دَارَتْ وَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَ إِلَّا فَلْيُصَلِّ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ وَ إِنْ أَمْكَنَهُ الْقِيَامُ فَلْيُصَلِّ قَائِماً وَ إِلَّا فَلْيَقْعُدْ ثُمَّ يُصَلِّي.

۞ عبید اللہ بن حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کشتی میں نماز پڑھنا درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں روبقبلہ ہو کر اور قدم جما کر کھڑا ہو جائے (اور پڑھے) اور جب کشتی قبلہ کی سمت سے منحرف ہو تو اگر اس کے لئے ممکن ہو تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو ورنہ جدھر کشتی کا رخ مڑتا جائے یہ ادھر ہی نماز پڑھتا جائے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن ہو تو کھڑے ہو کر پڑھے ورنہ بیٹھ کر پڑھے۔ [5]

---

[1] اکافی: ۳/۲۸۵ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۴۸ ح ۱۵۹؛ الاستبصار: ۱/۲۹۸ ح ۱۱۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۵ ح ۵۲۴۹

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۴۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۴۹؛ شرح العروۃ: ۱۲/۵۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۴۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۲؛ الخلل فی الصلاۃ: ۶۹؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۵۱؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۱۳۰؛ العتلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۴۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۴۱۱؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۸۰؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۶۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۴۷ ح ۱۵۱ و ۱۴۲ ح ۵۵۴؛ اکافی: ۳/۲۸۴ ح ۳؛ الاستبصار: ۱/۲۹۶ ح ۱۰۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۵ ح ۵۲۵۱

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۴۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۵۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۴۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۲۸؛ منتھی المطلب: ۴/۱۹۶؛ شرح العروۃ: ۱۲/۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۷۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۶؛ العروۃ الوثقیٰ (عدۃ من الفہقاً): ۲/۳۱۵؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۹۵؛ وسائل العباد: ۱/۳۷۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۱۱۰

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۱ ح ۱۳۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۲۰ ح ۵۲۶۷؛ اکافی: ۳/۴۴۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۹۷ ح ۶۰۳؛ الوافی: ۷/۵۲۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{628} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَى الدَّابَّةِ الْفَرِيضَةَ إِلَّا مَرِيضٌ يَسْتَقْبِلُ بِهِ الْقِبْلَةَ وَ تُجْزِيهِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ يَضَعُ بِوَجْهِهِ فِي الْفَرِيضَةِ عَلَى مَا أَمْكَنَهُ مِنْ شَيْءٍ وَ يُومِئُ فِي النَّافِلَةِ إِيمَاءً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیمار کے سوا اور کوئی شخص نماز فریضہ سواری پر نہ پڑھے اور وہ (مریض) بھی روبقبلہ ہوکر پڑھے اور اس کے لئے صرف سورہ فاتحہ کافی ہے اور (سجدہ میں) جس چیز پر ممکن ہو پیشانی رکھے اور نماز نافلہ تو صرف اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{629} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ وَ هُوَ يَمْشِي وَ لَا بَأْسَ إِنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ اللَّيْلِ أَنْ يَقْضِيَهَا بِالنَّهَارِ وَ هُوَ يَمْشِي يَتَوَجَّهُ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَمْشِي وَ يَقْرَأُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَ رَكَعَ وَ سَجَدَ ثُمَّ مَشَى.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص سفر میں چلتے ہوئے نماز شب پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر رات کو نماز شب قضا ہو جائے تو دن کو چلتے ہوئے اس کی قضا کرسکتا ہے بشرطیکہ روبقبلہ ہو اور پھر چلتا بھی جائے اور قرأت بھی کرتا جائے پھر جب رکوع کرنا چاہے تو منہ قبلہ کی طرف کرے اور سجدہ کر کے پھر چلنا شروع کردے۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۶۵۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸۰؛ استقصاء الاعتبار: ۷/۱۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۰۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۹۵؛ سندالعروۃ (الصلاۃ): ۱/۶۷۵؛ موسوعہ کتب الامام الصدر: ۱۷/۸۳؛ بیان الفقہ: ۱۸۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۹۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۱۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۹۲

[2] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۸ ح ۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۲۵ ح ۵۲۸۴؛ الاستبصار: ۱/۲۴۳ ح ؛ الوافی: ۸/۱۰۴۵؛ بحارالانوار: ۸۱/۹۱

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۸؛ منتھی المطلب: ۴/۱۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۷۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۷۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/۸۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۳۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۱۴؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۲۱۴؛ جواھر الکلام: ۷/۴۲۱؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۶۳؛ جامع المقاصد: ۲/۶۱؛ روض الجنان: ۱۹۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۷۸؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۷۸؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۲۵۱؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۱۸۹؛ وسائل العباد: ۱/۱۷۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۱۴۹؛ الدرالباھر: ۵۶۷

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۹ ح ۵۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۳۴ ح ۵۳۱۹؛ الوافی: ۷/۵۲۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۲۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{630} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يُصَلِّي وَ هُوَ يَمْشِي قَالَ نَعَمْ يُومِئُ إِيمَاءً وَ لْيَجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

✪ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا سفر میں چلتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اشارہ سے پڑھتے جاؤ اور سجود کے لئے رکوع سے زیادہ جھکو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{631} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا تُصَلِّ الْمَكْتُوبَةَ فِي الْكَعْبَةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ص لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ فِي حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ لَكِنَّهُ دَخَلَهَا فِي الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ- وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ وَ مَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کعبہ کے اندر نہ پڑھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حج و عمرہ کے موقع پر کعبہ کے اندر داخل نہیں ہوئے ہاں البتہ فتح مکہ کے وقت اندر داخل ہوئے تھے اور ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اسامہ بن زید بھی تھا۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۲۶؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۲۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۱۴۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۷۹؛ منتھی المطلب: ۴/ ۱۹۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۱۵؛ مفتاح الکرامہ: ۵/ ۳۴۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۵۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۳۴۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۴۲۷؛ کشف اللثام: ۳/ ۱۵۳؛ المحجۃ البیضا: ۲/ ۳۵۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۰۵؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۴۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۴/ ۲۳۴

[2] الکافی: ۳/ ۴۴۰ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۳۵ ح ۵۳۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۲۹ ح ۵۸۸؛ الوافی: ۷/ ۵۱۹ ح ۶۴۹۳

[3] شرح العروۃ: ۱۲/ ۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۱۵؛ تفصیل الشریعہ: ۶/ ۳۹۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۲۷؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۱۸۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۳۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۲۶؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۴۵۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۴۱۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۲۸؛ التعلیقہ الستد لالیہ: ۳/ ۱۱۱

[4] تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۷۹ ح ۹۵۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۹۸ ح ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۳۷ ح ۵۳۲۸؛ بحار الانوار: ۲۱/ ۱۳۶؛ الوافی: ۱۴/ ۱۲۹۰

[5] ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۲۶۰۱۳؛ غنایم الایام: ۲/ ۳۶۹؛ منتھی المطلب: ۱۱/ ۴۲۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۲۵۶؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۶۹۴؛ مناھج الاخبار: ۱/ ۴۰۱؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۱/ ۲۱۱؛ موسوعہ البرغنی: ۴/ ۳۳۹؛ تلخیص المرام (مناسک الحج): ۱۶۸؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۸۰؛ التفسیر الموضوعی صادقی: ۲۶/ ۵۳۰؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲/ ۳۲۹

قول مؤلف:

یعنی کعبہ کے اندر نماز پڑھنا مطلقاً حرام نہیں ہے البتہ مکروہ ہے اور ضرورت کے علاوہ نہ پڑھی جائے (واللہ اعلم)

{632} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ صَلَّيْتُ فَوْقَ أَبِي قُبَيْسٍ الْعَصْرَ فَهَلْ يُجْزِي ذَلِكَ وَ الْكَعْبَةُ تَحْتِي قَالَ نَعَمْ إِنَّهَا قِبْلَةٌ مِنْ مَوْضِعِهَا إِلَى السَّمَاءِ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے نماز کوہ ابی قبیس پر پڑھی ہے جبکہ کعبہ میرے نیچے تھا تو کیا وہ نماز کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ قبلہ اپنی جگہ سے لے کر آسمان تک قبلہ ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{633} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْبَيْتُ قِبْلَةُ الْمَسْجِدِ وَ الْمَسْجِدُ قِبْلَةُ مَكَّةَ وَ مَكَّةُ قِبْلَةُ الْحَرَمِ وَ الْحَرَمُ قِبْلَةُ الدُّنْيَا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کعبہ مسجد (الحرام) کا قبلہ ہے اور مسجد مکہ کا قبلہ ہے اور مکہ حرم کا قبلہ ہے اور حرم تمام دنیا کا قبلہ ہے [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے [4] لیکن اس میں اشکال ہے کیونکہ ابی غرہ مجہول ہے بہر حال معتبر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے (واللہ اعلم)

{634} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِي الْأَمْصَارِ وَ هُوَ عَلَى دَابَّتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ لَا بَأْسَ.

❂ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مختلف شہروں میں سواری پر نماز نافلہ اس طرح پڑھے کہ جدھر سواری کا رخ پھیرتا جائے یہ بھی ادھر منہ پھیرتا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۳ ح ۱۵۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۳۹ ح ۵۳۳۵؛ الوافی: ۷/ ۵۴۳

[2] مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۸۶؛ غنایم الایام: ۲/ ۳۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۳۴؛ الحدائق الناضرة: ۶/ ۳۷۷؛ کتاب الصلاة نائینی: ۱/ ۱۴۱؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۱۵۱

[3] علل الشرائع: ۲/ ۳۱۸ باب ۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۰۴ ح ۵۲۱۹؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۴۹

[4] روضة المتقین: ۲/ ۱۹۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۴۷۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{635} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْأَعْمَى بِالْقَوْمِ وَ إِنْ كَانُوا هُمُ الَّذِينَ يُوَجِّهُونَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر لوگ نابینا آدمی کو رو بقبلہ کر دیں تو وہ ان کو نماز با جماعت پڑھا سکتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

یعنی اگر اس میں باقی شرائط موجود ہوں اور اندھا ہو تو ان لوگوں کے قول پر اعتماد کرے گا جو وہاں موجود ہوں گے۔ نیز لیٹ کر نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کے متعلق طریقہ وہی ہے جو میت کو رو بقبلہ لٹانے کا ہوتا ہے اور یہ احادیث پہلے ذکر ہو چکی ہیں (واللہ اعلم)

﴿نماز میں بدن ڈھانپنا﴾

{636} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ صَلَّى وَ فَرْجُهُ خَارِجٌ لَا يَعْلَمُ بِهِ هَلْ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ أَوْ مَا حَالُهُ قَالَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے کہ اس کی شرمگاہ ظاہر ہو مگر اسے علم نہ ہو تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہیں؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸۵/۱ ح ۱۲۹۸؛ الکافی: ۴۴۰/۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲۳۰/۳ ح ۵۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۸/۴ ح ۵۲۹۵؛ الوافی: ۵۱۷/۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷۰/۲

[2] شرح العروۃ: ۲۷/۱۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱۴۱/۱؛ جواہر الکلام: ۸/۸؛ مصابیح الظلام: ۱۰۱/۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴۸۴/۱؛ مستمسک العروۃ: ۲۲۰/۵؛ سند العروۃ: ۳۳۰/۱؛ مصابیح الفقیہ: ۱۳۸/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۵/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۹/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۳۰/۳ ح ۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۰/۴ ح ۵۲۳۲؛ الوافی: ۱۱۷۷/۸؛ المعتبر: ۴۴۳/۲

[4] ملاذ الاخیار: ۷۰۴/۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۶۷/۳؛ بہجۃ الآمال: ۲۸۲/۷؛ منتھی المطلب: ۲۱۵/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۰۷/۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر اعادہ واجب نہیں ہے اس کی نماز ہوگئی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{637} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ إِزَارٍ وَ دِرْعٍ وَ خِمَارٍ وَ لَا يَضُرُّهَا بِأَنْ تَقَنَّعَ بِالْخِمَارِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَثَوْبَيْنِ تَتَّزِرُ بِأَحَدِهِمَا وَ تَقَنَّعُ بِالْآخَرِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دِرْعٌ وَ مِلْحَفَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا مِقْنَعَةٌ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا تَقَنَّعَتْ بِمِلْحَفَةٍ فَإِنْ لَمْ تَكْفِهَا فَتَلْبَسْهَا طُولًا.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے، تہمند، قمیض اور اوڑھنی اور اس کے لئے یہ چیز ضرر رساں نہیں ہے کہ اوڑھنی کا نقاب بنائے اور اگر تین کپڑے دستیاب نہ ہوں تو دو پر اکتفا کرے۔ ایک کو بطور تہمند باندھے اور دوسرے کو نقاب بنائے۔

عرض کیا گیا کہ اگر وہ دو کپڑے قمیض اور بڑی چادر ہوں اور مقنعہ نہ ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ چادر سے ہی مقنعہ کا کام لے لے اور اگر عرض میں کافی نہ ہو تو طولاً پہن لے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[4] یا صحیح ہے[5]

{638} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع عَنِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ لَهَا إِلَّا مِلْحَفَةٌ وَاحِدَةٌ كَيْفَ تُصَلِّي قَالَ تَلْتَفُّ فِيهَا وَ تُغَطِّي رَأْسَهَا وَ تُصَلِّي فَإِنْ خَرَجَتْ رِجْلُهَا وَ لَيْسَ تَقْدِرُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جس عورت کے پاس سوائے ایک

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۶ ح ۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۴ ح ۵۵۳۶؛ السرائر: ۴۸۴؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۷۷؛ الوافی: ۷/۴۳۴

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۸۳؛ منتھی المطلب: ۴/۲۸۳؛ غنایم الایام: ۲/۲۴۶؛ شرح العروۃ: ۱۲/۱۱۳؛ جواہر الکلام: ۸/۱۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۱۱۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۹۴؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۶۴؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۲۸؛ وسائل العباد: ۱/۳۸۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۴۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۸۹؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۳

[3] الکافی: ۳/۳۹۵ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۷ ح ۸۵۶؛ الاستبصار: ۱/۳۸۹ ح ۱۴۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۶ ح ۵۵۴۴

[4] سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۷۳؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۶۱

[5] جواہر الکلام: ۸/۱۶۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۴۴۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۲۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۷؛ ریاض المسائل: ۲/۳۷۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۸؛ دراسات فقہیہ: ۸۷؛

بڑی چادر کے اور کوئی کپڑا موجود نہ ہو تو وہ کس طرح نماز پڑھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس میں لپٹ جائے اور اپنے سر کو ڈھانپ کر نماز پڑھے پس اگر اس صورت میں اس کا پاؤں ننگا بھی ہو جائے جبکہ وہ اس سے زیادہ پر قدرت نہ رکھتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{639} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع صَلَّى فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بِوَاسِعٍ قَدْ عَقَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَرَى لِلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِذَا كَانَ كَثِيفاً فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ الْمَرْأَةُ تُصَلِّي فِي الدِّرْعِ وَ الْمِقْنَعَةِ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ كَثِيفاً يَعْنِي إِذَا كَانَ سَتِيراً قُلْتُ: الْأَمَةُ تُغَطِّي رَأْسَهَا إِذَا صَلَّتْ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى الْأَمَةِ قِنَاعٌ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو صرف ایک ایسی تہمند میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو زیادہ کشادہ بھی نہیں تھی اور آپ علیہ السلام نے اسے گردن پر گرہ دی ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ کوئی شخص صرف ایک قمیض میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب موٹی اور گھنی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور عورت اپنے کرتے اور مقنعہ میں نماز پڑھ سکتی ہے جب وہ کرتا گھنا اور موٹا ہو یعنی بدن کا ستر بننے والا ہو۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام پر رحم کرے! کنیز جب نماز پڑھے تو کیا سر کو چھپائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کنیز کے لئے مقنعہ ضروری نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۴ ح ۱۰۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۵ ح ۵۵۳۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱/۱۷۲؛ الوافی: ۷/۳۹۷؛ بحارالانوار: ۸۰/۱۷۷

[2] روضۃ المتقین: ۲/۴۷۸؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۵۴؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۷؛ جواہرلکلام: ۸/۱۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۲۴؛ غنایم الایام: ۲/۲۵۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۲۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۴۳۳؛ مستندالشیعہ: ۴/۴۴۵؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۲۷؛ التوضیح النافع: ۲۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۳۶؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۹؛ ریاض المسائل: ۲/۳۸۲؛ انوارالفقاھۃ: ۲/۶۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۰۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۵۸

[3] الکافی: ۳/۳۹۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۷ ح ۸۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸۹ ح ۵۴۹۷؛ الوافی: ۷/۳۷۵

[4] مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام: ۳/۱۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۳؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۸۲؛ سندالعروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۶۴؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۵۵۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۴۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۸؛ منتھی المطلب: ۴/۲۷۵؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۹۱؛ الدرالباھر: ۵۹۳؛ جواھرالکلام: ۸/۱۷۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۲۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۰۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۶

{640} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُصَلِّي مُتَنَقِّبَةً قَالَ إِذَا كَشَفَتْ عَنْ مَوْضِعِ السُّجُودِ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أَسْفَرَتْ فَهُوَ أَفْضَلُ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت منہ پر نقاب ڈال کر نماز پڑھے تو (کیا حکم ہے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب جائے سجدہ کو کھلا رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر چہرہ کھلا رکھے تو افضل ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{641} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ وَ هُوَ عَلَى دَابَّتِهِ أَ لَهُ أَنْ يُغَطِّيَ وَجْهَهُ وَ هُوَ يُصَلِّي قَالَ أَمَّا إِذَا قَرَأَ فَنَعَمْ وَ أَمَّا إِذَا أَوْمَأَ بِوَجْهِهِ لِلسُّجُودِ فَلْيَكْشِفْهُ حَيْثُ أَوْمَأَتْ بِهِ الدَّابَّةُ.

❂ سعید بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ ایک شخص سواری پر نماز شب پڑھ رہا ہے تو کیا وہ منہ پر کپڑا ڈال کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرأت کے وقت تو ایسا کرسکتا ہے لیکن جب سجدہ کرنے کے لئے اشارہ کرے تو چہرہ سے کپڑا ہٹادے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا قوی ہے۔ [4]

{642} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ: أَ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ فَقَالَ أَمَّا عَلَى الدَّابَّةِ فَنَعَمْ وَأَمَّا عَلَى الْأَرْضِ فَلاَ.

محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص منہ و ناک پر کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: زمین پر ایسا نہیں کرسکتا مگر سواری پر ایسا کرسکتا ہے [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۰ ح ۹۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۲۱ ح ۵۵۹۲؛ الوافی: ۷/ ۳۹۴؛ المعتبر: ۲/ ۹۹

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۱۰۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/ ۸۷۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۹۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۳۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۱۴۳؛ جواھر الکلام: ۸/ ۱۶۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۲۵۷؛ تنقیح مبانی العروہ (الصلاۃ): ۲/ ۲۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۳؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۹۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۱۵۴؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۲۴۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۶۹؛ معتصم الشیعہ فی احکام الشریعہ: ۲/ ۳۱۹؛ غنایم الایام: ۲/ ۲۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۴۴؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۳۵۰؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۴۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۵ ح ۱۲۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۲۲ ح ۵۵۹۴؛ الوافی: ۷/ ۵۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۱۰۸

[4] لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۳۸؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۷۴۴

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۶ ح ۸۷۷؛ الکافی: ۳/ ۴۰۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۹ ح ۹۰۰؛ الاستبصار: ۱/ ۳۹۷ ح ۱۵۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۲۲ ح ۵۵۹۵؛ الوافی: ۷/ ۵۹۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{643} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ الْبُوفَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ قُطِعَ عَلَيْهِ أَوْ غَرِقَ مَتَاعُهُ فَبَقِيَ عُرْيَاناً وَ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ إِنْ أَصَابَ حَشِيشاً يَسْتُرُ بِهِ عَوْرَتَهُ أَتَمَّ صَلاَتَهُ بِالرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ وَ إِنْ لَمْ يُصِبْ شَيْئاً يَسْتُرُ بِهِ عَوْرَتَهُ أَوْمَأَ وَ هُوَ قَائِمٌ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پر ڈاکہ پڑا (اور ڈاکو تمام کپڑے لے گئے) یا اس کا سب مال ومتاع غرق ہو گیا اور اب وہ ننگا دھڑنگا رہ گیا اور نماز کا وقت داخل ہو گیا تو وہ کس طرح نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے گھاس (وغیرہ ہی) مل جائے جس سے شرمگاہ کو ڈھانپ سکے تو پھر رکوع وسجود کے ساتھ مکمل نماز پڑھے اور اگر اسے ایسی کوئی چیز نہ ملے جس سے اپنے ستر کو چھپائے تو پھر (اگر کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو) کھڑے ہو کر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{644} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ سَفِينَةٍ عُرْيَاناً أَوْ سُلِبَ ثِيَابُهُ وَ لَمْ يَجِدْ شَيْئاً يُصَلِّي فِيهِ فَقَالَ يُصَلِّي إِيمَاءً فَإِنْ كَانَتِ اِمْرَأَةً جَعَلَتْ يَدَهَا عَلَى فَرْجِهَا وَ إِنْ كَانَ رَجُلاً وَضَعَ يَدَهُ عَلَى سَوْأَتِهِ ثُمَّ يَجْلِسَانِ فَيُومِئَانِ إِيمَاءً وَ لاَ يَسْجُدَانِ وَ لاَ يَرْكَعَانِ فَيَبْدُو مَا خَلْفَهُمَا تَكُونُ صَلاَتُهُمَا إِيمَاءً بِرُءُوسِهِمَا قَالَ وَ إِنْ كَانَا فِي مَاءٍ أَوْ بَحْرٍ لُجِّيٍّ لَمْ يَسْجُدَا عَلَيْهِ وَ مَوْضُوعٌ عَنْهُمَا اَلتَّوَجُّهُ فِيهِ يُومِئَانِ فِي ذَلِكَ إِيمَاءً رَفْعُهُمَا تَوَجُّهٌ وَ وَضْعُهُمَا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ہے جو کشتی سے ننگا باہر نکلا یا اس کے کپڑے چھین

---

[1] معتصم الشیعہ: ۳۱۹/۲؛ منتھی المطلب: ۲۵۸/۴؛ شرح العروۃ: ۴۲۷/۱۲؛ جواہر الکلام: ۲۵۴/۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۶۱/۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱۹/۴؛ موسوعہ البرغانی: ۹۵/۵؛ مصابیح الظلام: ۳۴۹/۶

[2] تہذیب الاحکام: ۳۶۸/۲ ح ۱۵۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۸/۴ ح ۵۶۸۲؛ مسائل علی بن جعفر: ۱۷۲؛ الوافی: ۴۳۸/۷؛ بحار الانوار: ۲۱۲/۸۰

[3] ملاذ الاخیار: ۵۹۳/۴؛ معتصم الشیعہ: ۲۸۳/۲؛ شرح العروۃ: ۱۲۸/۲؛ مصابیح الظلام: ۱۲/۷/۶؛ مصباح الفقیہ: ۴۰۶/۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۸۶/۸؛ مدارک العروۃ: ۱۹۰/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۶/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۲۳/۲؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۸۶؛ غنائم الایام: ۲۴/۷/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۷/۲؛ مھذب الاحکام: ۲۶۰/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴۸/۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۳۸۵/۱؛ وسائل العباد: ۳۹۲/۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱۹۱/۵؛ ینابیع الاحکام: ۵۵۷/۳؛ المعلقات علی العروۃ: ۴۹/۲؛ انوار الفقاھۃ: ۶۵/۲؛ کشف اللثام: ۲۴۳/۳

لئے گئے اوراب نماز پڑھنے کے لئے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اشارہ سے نماز پڑھے اورعورت ہو یا مرد اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھے اور پھر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور رکوع وسجود نہ کرے تا کہ اس کا پیچھا ظاہر نہ ہوجائے اور وہ صرف سر کے اشارہ سے نماز پڑھے گا اور اگر وہ پانی یا گہرے سمندر میں ہے تو اس پر سجدہ نہیں کرے گا صرف اشارہ سے نماز پڑھے گا اور ان سے توجہ (یعنی بوقت نیت روبقبلہ ہونا یا زمین کی طرف سجدہ کے لئے جھکنے) کو اٹھالیا گیا ہے اوران کا سر اٹھانا اور جھکانا ہی توجہ ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{645} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ سَرَاوِيلُ قَالَ يَحُلُّ التِّكَّةَ مِنْهُ فَيَطْرَحُهَا عَلَى عَاتِقِهِ وَ يُصَلِّي وَ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ سَيْفٌ وَلَيْسَ مَعَهُ ثَوْبٌ فَلْيَتَقَلَّدِ السَّيْفَ وَيُصَلِّي قَائِماً.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر اس کے پاس صرف ایک پائجامہ ہے (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی کا ازار بند کھول کر کاندھے پر ڈالے اور نماز پڑھے

پھر فرمایا: اور اگر اسکے پاس کوئی کپڑا نہ ہو مگر صرف تلوار ہو تو اسے پہلو سے لٹکا کر کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{646} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۶ ح ۱۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۴ ح ۱۵۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۴۹ ح ۵۶۸۷؛ الوافی: ۷/۴۳۷

[2] الحدائق الناضرہ: ۷/۴۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۶۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۲۶/۴۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۷۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۷۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۸۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۱۶۷؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۷۹؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۷۷؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۹۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۴۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۸۲؛ شرح العروۃ: ۱۲/۳۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۱۴؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۲ و ۵/۳۱۰؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۶۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۹۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۸۵؛ منتہی المطلب: ۴/۲۸۲؛ کشف اللثام: ۳/۲۴۶؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۶۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۰۰؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۷۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۶ ح ۱۵۱۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۶ ح ۷۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۵۲ ح ۵۶۹۴؛ الوافی: ۷/۳۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۵؛ جواہر الکلام: ۸/۲۵۹؛ غنایم الایام: ۲/۳۴۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۲۰/۳۲۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۹۱؛ المناظر الناضرۃ؛ (الصلاۃ): ۴/۲۵۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۴۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۴۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۷۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۴۵؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۷۹؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۶۵؛ منتہی عبد المطلب: ۴/۲۹۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۳۳؛ ریاض المسائل: ۲/۳۹۲

جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ لاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ ثَوْبِهِ فَقَالَ إِنْ أَخْرَجَ يَدَيْهِ فَحَسَنٌ وَ إِنْ لَمْ يُخْرِجْ فَلاَ بَأْسَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے کہ ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نہ نکالے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر نکال لے تو اچھا ہے اور اگر نہ بھی نکالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{647} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ فِي اَلثَّوْبِ اَلْوَاحِدِ وَ أَزْرَارُهُ مَحْلُولَةٌ إِنَّ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَنِيفٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ اس کے بٹن کھلے ہوئے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین آسان ہے اس کی کوئی تنگی نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

بعض احادیث میں اس کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے تو ممکن ہے یہ اختیار یا کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{648} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي أَنْ تَتَوَشَّحَ بِإِزَارٍ فَوْقَ اَلْقَمِيصِ وَ أَنْتَ تُصَلِّي وَ لاَ تَتَّزِرْ بِإِزَارٍ فَوْقَ اَلْقَمِيصِ إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَإِنَّهُ مِنْ زِيِّ اَلْجَاهِلِيَّةِ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۵۶ ۳ح ۴۷ ۱۴؛ الاستبصار: ۱/۳۹۱ ح ۱۴۹۱؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱ ۴ ح ۵۶۲۷؛ الوافی:

[2] مدارک الاحکام: ۳/۴۰۰؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۴۲؛ کشف اللثام: ۴/۸۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۰۴؛ جواهر الکلام: ۱۰/۱۲۰؛ مصابیح الظلام: ۷/۶۷ ۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۷۶؛ ریاض المسائل: ۳/۲۰۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۳۰؛ مناھج الاخبار: ۱/۵۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۷۳؛ منتھی المطلب: ۴/۲۶۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۷ ۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۰؛ غنایم الایام: ۲/۵۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۴۳۰؛ منیۃ الراغب: ۲۰۵؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۲۷۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۵۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۶ ح ۸۵۰؛ الاستبصار: ۱/۳۹۲ ح ۱۴۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۳ ح ۵۴۹۵؛ الوافی: ۷/۳۴۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۷ ح ۸۲۳؛ الکافی: ۳/۳۹۵ ح ۸

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۸۶

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے قمیض کے اوپر تہمند کا توشح نہیں کرنا چاہیے (یعنی ایک سرا بائیں ہاتھ کی بغل کے تلے سے لے جا کر داہنے مونڈھے اور دوسرا سرا دائیں ہاتھ کی بغل کے تلے سے بائیں پر ڈال کر پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر گرہ نہیں دینا چاہیے) اور نہ ہی تہمند کو قمیض کے اوپر باندھنا چاہیے کیونکہ جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو یہ طریقہ جاہلیت کی وضع ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

ممکن ہے یہ صرف کراہت پر محمول ہو کیونکہ بعض احادیث میں اجازت/ جواز موجود ہے (واللہ اعلم)

﴾نمازی کے لباس کی شرطیں﴿

پہلی شرط:

لباس پاک ہو:

{649} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ ثَوْبَهُ جَنَابَةٌ أَوْ دَمٌ قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ أَنَّهُ أَصَابَ ثَوْبَهُ جَنَابَةٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ مَا صَلَّى ٱلْحَدِيثِ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو منی یا خون (یا کوئی دیگر نجاست) لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے نماز پڑھنے سے پہلے علم تھا کہ اس کے کپڑے کو منی (وغیرہ) لگی ہوئی ہے مگر اسے نہیں دھویا اور اس میں نماز پڑھی تو اس پر واجب ہے کہ نماز کا اعادہ کرے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۵ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۴ح ۸۴۰؛ الاستبصار: ۱/۳۸۸ح ۱۴۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۵ح ۵۵۰۴؛ الوافی: ۷/۳۸۵؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۸۶

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۹؛ منتھی المطلب: ۴/۲۴۷؛ غنائم الایام: ۲/۳۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۷۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۴۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۲؛ ریاض المسائل: ۲/۳۵۲؛ مھذب الاحکام: ۵/۳۵۰؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۱۴۷

[3] الکافی: ۳/۴۰۶ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۹ح ۱۴۸۸؛ الاستبصار: ۱/۱۸۲ح ۶۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۲ح ۴۲۳۴؛ الوافی: ۶/۱۶۴؛ بحارالانوار: ۷۷/۶۲

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{650} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ صَلَّى فِي ثَوْبٍ فِيهِ جَنَابَةٌ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلِمَ بِهِ قَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَبْتَدِئَ الصَّلاَةَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى وَ فِي ثَوْبِهِ جَنَابَةٌ أَوْ دَمٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ عَلِمَ قَالَ قَدْ مَضَتْ صَلاَتُهُ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے کپڑوں پر منی (یا کوئی نجاست) لگی ہوئی تھی اور اسے دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز کے دوران اس کا علم ہوا تو اس پر واجب ہے کہ اس نماز کو (کپڑا پاک کر کے) از سر نو پڑھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑے پر منی یا خون (وغیرہ) لگا ہوا ہو مگر اسے اس وقت علم ہو جب نماز پڑھ چکے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز درست ہے اور اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{651} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع إِنَّهُ أَصَابَ ثَوْبِي دَمٌ مِنَ الرُّعَافِ أَوْ غَيْرِهِ أَوْ شَيْءٌ مِنْ مَنِيٍّ فَعَلَّمْتُ أَثَرَهُ إِلَى أَنْ أُصِيبَ لَهُ مَاءً فَأَصَبْتُ الْمَاءَ وَ قَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَ نَسِيتُ أَنَّ بِثَوْبِي شَيْئاً فَصَلَّيْتُ ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ بَعْدُ قَالَ تُعِيدُ الصَّلاَةَ وَ تَغْسِلُهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُ مَوْضِعَهُ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ فَطَلَبْتُهُ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَدْتُهُ قَالَ تَغْسِلُهُ

---

[1] الخلل فی الصلاۃ:۲۲۲؛ موسوعہ البرغانی:۲ /۲۹۳؛المباحث الاصولیہ:۱۱ /۱۲۰؛المعالم الماثورۃ؛۳ /۸۴؛کتاب الطہارۃ خمینی:۴ /۲۸۱؛سند العروۃ (الطہارۃ):۲ /۳۴۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۴ /۱۳۷؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱ /۳۷۶؛العمل الابقی:۱ /۴۶۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۹ /۵۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۱ /۱۶۶؛ مدارک العروہ:۲ /۳۶۲؛الزبدۃ الفقہیہ:۲ /۲۷؛ کتاب الصلاۃ داماد:۱ /۴۹۲؛ فقہ الصادقؑ:۵ /۱۲۵؛تنقیح مبانی العروۃ: ۳ /۴۲۱؛ مراۃ العقول:۱۵ /۳۲۶؛ دلیل العروۃ:۲ /۱۸۳؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۲ /۳۴۲

[2] الکافی:۳ /۴۰۵ح۶؛تہذیب الاحکام:۲ /۳۶۰ح۱۴۸۹؛الاستبصار:۱ /۱۸۱ح۶۳۴؛ وسائل الشیعہ:۳ /۴۷۴ح۴۲۱۵؛الوافی:۶ /۱۶۳

[3] مراۃ العقول:۱۵ /۳۲۵؛ ملاذ الاخیار:۴ /۵۸۱؛ رسائل فی اصول والفقہ:۱ /۵۰۷؛ کتاب الصلاۃ حائری:۱ /۳۲۶؛ تسدید الاصول:۲ /۳۱۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۴ /۳۰۵؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۹ /۶۴؛الخلل فی الصلاۃ:۲۴۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی:۱ /۳۲۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۲ /۳۵۲؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام:۲ /۲۴۹؛ رسائل فی اصول والفقہ حائری:۷ /۵۰؛ موسوعہ البرغانی:۲ /۳۹۶؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲ /۱۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۳ /۱۹؛ الرسائل الفشارکیہ:۳۶۷

وَ تُعِيدُ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَتَيَقَّنْ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً ثُمَّ طَلَبْتُ فَرَأَيْتُهُ فِيهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ قَالَ تَغْسِلُهُ وَ لَا تُعِيدُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْتُ وَ لِمَ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ كُنْتَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ نَظَافَتِهِ ثُمَّ شَكَكْتَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْقُضَ الْيَقِينَ بِالشَّكِّ أَبَداً قُلْتُ فَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَدْرِ أَيْنَ هُوَ فَأَغْسِلَهُ قَالَ تَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِكَ النَّاحِيَةَ الَّتِي تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهَا حَتَّى تَكُونَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ طَهَارَتِهِ قَالَ قُلْتُ فَهَلْ عَلَيَّ إِنْ شَكَكْتُ فِي أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ أَنْ أَنْظُرَ فِيهِ فَأُقَلِّبَهُ قَالَ لَا وَ لَكِنَّكَ إِنَّمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تُذْهِبَ الشَّكَّ الَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي رَأَيْتُهُ فِي ثَوْبِي وَ أَنَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ تَنْقُضُ الصَّلَاةَ وَ تُعِيدُ إِذَا شَكَكْتَ فِي مَوْضِعٍ مِنْهُ ثُمَّ رَأَيْتَهُ فِيهِ وَ إِنْ لَمْ تَشُكَّ ثُمَّ رَأَيْتَهُ رَطْباً قَطَعْتَ وَ غَسَلْتَهُ ثُمَّ بَنَيْتَ عَلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ شَيْءٌ وَقَعَ عَلَيْكَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَنْقُضَ بِالشَّكِّ الْيَقِينَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے کپڑے پر نکسیر کا خون یا تھوڑی سی منی لگ گئی تو میں نے اس کی نشانی یاد کرلی کہ اس پر پانی بہاؤں گا اور پانی بہایا بھی۔ پھر جب نماز کا وقت ہوا تو میں بھول گیا کہ میرے کپڑے پر کچھ لگا ہوا ہے اور نماز پڑھ لی پھر نماز پڑھنے کے بعد مجھے یاد آیا تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھو کر دوبارہ نماز پڑھو۔

میں نے عرض کیا: اور اگر مجھے اس کے لگنے کی جگہ نظر نہ آئے جبکہ مجھے معلوم ہو کہ کوئی نجاست ضرور لگی ہے اور میں نے تحقیق بھی کی ہو مگر نہ مل سکی ہو لیکن نماز پڑھنے کے بعد مجھے مل جائے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھو کر دوبارہ نماز پڑھو۔

میں نے عرض کیا: اور اگر مجھے یہ گمان ہو کہ کپڑے پر کچھ لگ گیا ہے مگر اس کا یقین نہ ہو اور میں نے جستجو بھی کی ہو مگر مجھے کچھ دکھائی نہ دے پھر میں نے نماز پڑھ لی ہو اور نماز کے بعد مجھے وہ نظر آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھو ڈالو مگر نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کیوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ تمہیں اپنی طہارت کا یقین تھا پھر تمہیں اس پر شک ہوا تو تمہارے لئے کبھی بھی اپنے یقین کو شک کے ذریعے توڑنا مناسب نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: مگر مجھے یہ علم ہے کہ کپڑے کو کچھ لگا ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں لگا ہے تو پھر کیا میں اسے دھولوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کے اس حصے کو دھو ڈالو جس میں تمہیں لگتا ہو کہ یہاں نجاست لگی ہو گی تاکہ تمہیں کپڑے کی طہارت کا یقین ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: تو کیا جب مجھے شک ہو کہ کپڑے پر کچھ لگا ہے تو کیا مجھ پر اس کی تحقیق کرنا ضروری ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تم اپنے اس شک کو مٹانا چاہو جو تمہارے دماغ میں ہے۔

میں نے عرض کیا: پھر اگر مجھے نماز کی حالت میں کپڑے پر نجاست نظر آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز توڑ کر دوبارہ پڑھو جب پہلے تمہیں کپڑے کے حصے پر نجاست لگنے کا شک ہو اور اسی جگہ میں نظر آئے لیکن اگر تمہیں کوئی شک بھی نہ ہو اور پھر تم اسے تر حالت میں دیکھو تو نماز توڑ کر کپڑے کو دھوڈالو اور واپس آکر وہیں سے آگے نماز پڑھو کیونکہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ہوسکتا ہے کوئی نجاست تمہارے یا کپڑے پر آن لگی ہو پس یقین کو کبھی شک کے ساتھ نہیں توڑنا چاہیے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{652} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ عُرْيَانٍ وَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَصَابَ ثَوْباً نِصْفُهُ دَمٌ أَوْ كُلُّهُ دَمٌ يُصَلِّي فِيهِ أَوْ يُصَلِّي عُرْيَاناً قَالَ إِنْ وَجَدَ مَاءً غَسَلَهُ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ عُرْيَاناً.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک ننگا شخص ہے اور جب نماز کا وقت ہوا تو اسے ایک ایسا کپڑا ملا جس کا آدھا حصہ یا سب خون آلود ہے تو کیا اسی میں نماز پڑھے یا ننگے نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اسے پانی مل جائے تو اسے پاک کر کے اس میں پڑھے ورنہ (اس میں) اسی حالت میں نماز پڑھے اور ننگا نہ پڑھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{653} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ رُشَيْدٍ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ بَالَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَ أَنَّهُ أَصَابَ كَفَّهُ بَرْدُ نُقْطَةٍ مِنَ الْبَوْلِ لَمْ يَشُكَّ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَلَمْ يَرَهُ وَ أَنَّهُ مَسَحَهُ بِخِرْقَةٍ ثُمَّ نَسِيَ أَنْ يَغْسِلَهُ وَ تَمَسَّحَ بِدُهْنٍ فَمَسَحَ بِهِ كَفَّيْهِ وَ وَجْهَهُ

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۲۱ح۱۳۳۵؛الاستبصار:۱/۱۸۳ح۶۴۱؛وسائل الشیعہ:۳/۴۸۲ح۴۲۳۶؛علل الشرائع:۳۶۱

[2] ملاذ الاخیار:۲/۴۰۲؛اصول الاستنباط:۱/۲۷۵؛البدایہ فی توضیح الکفایہ:۴/۲۰۴؛طریق الوصول:۴/۹۵؛درر الفوائد تبریزی:۶/۳۰؛مصباح الاصول:۲/۵۸ تفصیل الشریعہ:۵/۹۰؛الاصول نجمابادی:۳/۱۷؛مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۱۱۸؛ ریاض المسائل:۲/۱۱۵؛منتھی الدرایہ:۷/۱۵۳؛ الرسائل الاصولیہ: ۲۴۴؛الہدایہ فی الاصول:۴/۴۵؛ المسالک الجامعیہ:۴۲۴؛ اوثق الوسائل:۵۲۵؛مستمسک العروۃ:۱/۵۳۷؛کتاب الطہارۃ طاھری:۱۷؛ کتاب المضاربہ اسماعیلپور:۱۰۸؛جواھر الکلام:۶/۱۸۲؛مناط الاحکام:۲۳۳؛مصابیح الظلام:۵/۱۶۱؛فقہ الصادقؑ:۳/۴۲۹

[3] تہذیب الاحکام:۲/۲۲۴ح۸۸۴؛ الاستبصار:۱/۱۶۹ح۵۸۵؛من لایحضرہ الفقیہ:۱/۱۶۰ح۷۵۶؛قرب الاسناد:۸۹؛ وسائل الشیعہ:۳/۴۸۵ح ۴۲۴۴

[4] ملاذ الاخیار:۴/۲۲۷؛غنایم الایام:۲/۲۹۵؛شرح العروۃ:۱۲/۸۹؛التنقیح فی شرح:۳/۳۸۷؛کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۵۹۵؛مجمع الفائدۃ:۱/۳۵۰؛فقہ الصادقؑ:۳/۴۱۲؛الاقوال المختارۃ:۵۷؛الحدائق الناضرۃ:۵/۴۱؛معالم الدین:۲/۶۴۷؛المعالم الزلفی:۵۰۰؛ذخیرۃ المعاد:۱/۱۱۰؛المعالم الماثورۃ:۱/۲۳؛ الدر الباھر:۴۸۷؛ ریاض المسائل:۲/۱۳۰؛مدارک الاحکام:۲/۳۶۱؛موسوعہ البرغانی:۲/۳۰۰؛دلیل العروۃ:۲/۲۳۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۴۱۲؛ مختلف الشیعہ:۱/۴۸۹؛مصباح الہدیٰ:۲/۹۱

وَ رَأْسَهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَأَجَابَهُ بِجَوَابٍ قَرَأْتُهُ بِخَطِّهِ أَمَّا مَا تَوَهَّمْتَ مِمَّا أَصَابَ يَدَكَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا تُحَقِّقُ فَإِنْ حَقَّقْتَ ذَلِكَ كُنْتَ حَقِيقاً أَنْ تُعِيدَ الصَّلَوَاتِ اللَّوَاتِي كُنْتَ صَلَّيْتَهُنَّ بِذَلِكَ الْوُضُوءِ بِعَيْنِهِ مَا كَانَ مِنْهُنَّ فِي وَقْتِهَا وَ مَا فَاتَ وَقْتُهَا فَلَا إِعَادَةَ عَلَيْكَ لَهَا مِنْ قِبَلِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ ثَوْبُهُ نَجِساً لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي وَقْتٍ وَ إِذَا كَانَ جُنُباً أَوْ صَلَّى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ اللَّوَاتِي فَاتَتْهُ لِأَنَّ الثَّوْبَ خِلَافُ الْجَسَدِ فَاعْمَلْ عَلَى ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۞ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ سلیمان بن رشید امام (علی رضا علیہ السلام اور امام محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں یہ بتانے کے لئے خط لکھا کہ میں نے رات کی تاریکی میں پیشاب کیا تو میری ہتھیلی پر پیشاب کا قطرہ لگ گیا اور بلاشک وہ قطرہ لگا مگر دکھائی نہیں دیا پھر بھی میں نے وہاں ایک کپڑا پھیر دیا لیکن اسے دھونا بھول گیا پھر ہاتھوں، چہرے اور سر پر تیل کی مالش کی اور نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھی تو (کیا حکم ہے)؟

امام علیہ السلام نے اسے جو جواب لکھا میں نے ان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریر خود پڑھی جو اس طرح تھی کہ: ''یہ جو تمہیں وہم ہوا ہے کہ تمہارے ہاتھ کو کچھ لگا ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے مگر یہ کہ تمہارے لئے ثابت ہوجائے اور اگر ثابت ہوجائے تو تمہارے لئے ان تمام نمازوں کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہوجائے گا جو تم نے اس وضو سے پڑھی ہیں اور ان کا وقت ابھی باقی ہے لیکن جن کا وقت گزر گیا ہے تو ان کا اعادہ تم پر لازمی نہیں ہے اس وجہ سے کہ آدمی کا اگر کپڑا نجس ہو تو صرف ان نمازوں کا اعادہ لازم ہے جن کا وقت ابھی رہتا ہے باقی کا اعادہ لازم نہیں ہے لیکن اگر آدمی جنب ہو یا بغیر وضو کے نماز پڑھے تو اس پر ان تمام واجب نمازوں کا پڑھنا واجب ہوگا جو اس سے چھوٹ گئی ہیں اس لئے کہ کپڑے کا حکم بدن سے مختلف اور الگ ہے پس تم اس طریقہ اور قاعدہ پر عمل کرو ان شاء اللہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{654} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ فِرَاشِ الْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ يُنَامُ عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَا يُصَلَّى فِي ثِيَابِهِمَا وَ قَالَ لَا يَأْكُلِ الْمُسْلِمُ مَعَ الْمَجُوسِيِّ فِي قَصْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَ لَا يُقْعِدُهُ عَلَى فِرَاشِهِ وَ لَا مَسْجِدِهِ وَ لَا يُصَافِحُهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْباً مِنَ السُّوقِ لِلُّبْسِ لَا يَدْرِي لِمَنْ كَانَ هَلْ تَصِحُّ الصَّلَاةُ فِيهِ قَالَ إِنِ اشْتَرَاهُ مِنْ مُسْلِمٍ فَلْيُصَلِّ فِيهِ وَ إِنِ اشْتَرَاهُ مِنْ نَصْرَانِيٍّ فَلَا يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا یہودی اور نصرانی کے بستر پر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۶ ح ۱۳۵۵؛ الاستبصار: ۱/۱۸۴ ح ۶۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۷۹ ح ۴۲۲۸؛ الوافی: ۶/۱۵۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۱۶؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۳۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۸۲؛ غنایم الایام: ۲/۲۷۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۳۳؛ الفوائد المدنیہ: ۲۹۱؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۶۳؛ کشف اللثام: ۱/۳۶۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۸۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۷۱؛ مشارق الشموس: ۳/۵۷۳

سو یا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے لیکن ان کے کپڑوں میں نماز مت پڑھو۔

پھر فرمایا: مسلمان کسی مجوسی کے ساتھ نہ تو ایک برتن میں کھانا کھائے، نہ اس کے بستر پر بیٹھے، نہ اس کے ساتھ بیٹھے اور نہ اس سے مصافحہ کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے بازار سے پہننے کے لئے کپڑا خریدا لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ وہ کس کا تھا تو کیا اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مسلمان سے خریدا ہے تو پھر پڑھ سکتا ہے اور اگر کسی نصرانی سے خریدا ہے تو دھوئے بغیر اس میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{655} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْقَرْوِ الْيَمَانِيِّ وَ فِيمَا صُنِعَ فِي أَرْضِ الْإِسْلاَمِ قُلْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَ فِيهَا غَيْرُ أَهْلِ الْإِسْلاَمِ قَالَ إِذَا كَانَ الْغَالِبَ عَلَيْهَا الْمُسْلِمُونَ فَلاَ بَأْسَ.

❂ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: یمانی پوستین یا اس پوستین میں جو سرزمین اسلام میں تیار کی گئی ہو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی نے عرض کیا کہ اگر اس سرزمین میں غیر مسلمان بھی رہتے ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اکثریت مسلمانوں کی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۶۳ ح ۷۶۶؛ قرب الاسناد: ۹۶؛ السرائر: ۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۲۱ ح ۴۰۴۹؛ الوافی: ۶/ ۲۱۲

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۳۷۵؛ سند العروۃ: ۲/ ۶۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۱۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۰؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۲۴۱؛ شرح العروۃ: ۳/ ۴۴؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۶/ ۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۳۸۵؛ الواقعد الفقہیہ: ۵/ ۳۴۲؛ بحوث فی شرح: ۳/ ۳۴۰؛ ادوار فقہ: ۱۵۱؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۳۶۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزبدحۃ): ۲۵۹؛ کشف اللثام: ۱/ ۴۰۰؛ العمل الابقیٰ: ۱/ ۳۱۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۳۲۱؛ شرح بردر رالفوائد حائری: ۱/ ۵۵۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۲۷؛ المعالم الزلفی: ۳۳۷؛ التنقیح فی شرح: ۳/ ۴۹؛ لب اللباب: ۶۵؛ معالم الدین: ۲/ ۵۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۸ ح ۱۵۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۹۳ ح ۴۲۶۴؛ الوافی: ۷/ ۴۲۰

[4] منتھی المطلب: ۴/ ۲۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۳۲۴؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۱۰۰؛ مجمع الافکار: ۴/ ۳۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۹؛ منتقی الاصول روحانی: ۷/ ۶۷؛ ماوراٗ الفقہ: ۳/ ۵۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۱۴۰؛ مہذب الاحکام: ۲۳/ ۱۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۷۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۹۶

{656} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبِ الْمَرْأَةِ وَفِي إِزَارِهَا وَيَعْتَمُّ بِخِمَارِهَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ مَأْمُونَةً.

عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مرد عورت کی تہمند اور اس کے کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی اوڑھنی کو بطور عمامہ باندھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب عورت امین ہو (تو کیا حرج نہیں)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{657} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَا كَانَ لاَ تَجُوزُ فِيهِ الصَّلاَةُ وَحْدَهُ فَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِثْلُ الْقَلَنْسُوَةِ وَالتِّكَّةِ وَالْجَوْرَبِ.

زرارہ نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز (از قسم لباس) جس میں تنہا نماز نہیں پڑھی جاسکتی جیسے ٹوپی، ازار بند اور جوراب (وغیرہ اگر نجس ہوں اور) کسی آدمی کے اوپر ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[4] یا صحیح ہے[5]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث نجاسات وغیرہ کے احکام میں گزر چکی ہیں۔

---

[1] الکافی: ۴۰۲/۳ ح ۱۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۶/۱ ح ۷۸۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۶۴/۲ ح ۱۵۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۷/۴ ح ۵۶۷۹؛ الوافی: ۴۳۴/۷

[2] ینابیع الاحکام: ۶۱۲/۳؛ غنائم الایام: ۳۶۶/۲؛ جامع المدارک: ۲۸۴/۱؛ مختلف الشیعہ: ۹۱/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۲۱/۳۲؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۳۶۱/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸۴/۲؛ مہذب الاحکام: ۳۵۶/۵؛ جامع المقاصد: ۱۱۲/۲؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۲۲۲/۲؛ جواھر الکلام: ۱۴۸/۸؛ منتھی المطلب: ۲۵۲/۴؛ مصابیح الظلام: ۳۴۱/۶؛ ریاض المسائل: ۳۶۴/۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲۵۴/۵؛ مراۃ العقول: ۳۱۷/۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۱/۲؛ الآراء الفقہیہ: ۲۸۹/۱؛ مصباح الفقیہ: ۴۸۸/۱۰؛ روضۃ المتقین: ۱۴۴/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۶۴/۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳۵۸/۲ ح ۱۴۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۵/۳ ح ۴۱۶۰؛ الوافی: ۲۲۹/۶

[4] ملاذ الاخیار: ۵۷۷/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۶۲۲/۱؛ مصابیح الظلام: ۲۲۵/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۹۸/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۶۰/۱؛ جامع المدارک: ۲۱۳/۱؛ جواھر الکلام: ۱۲۹/۶؛ شرح العروۃ: ۱۷۲/۲؛ الحبل المتین: ۱۶۸/۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۳۳۴/۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳۶۳/۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۳۸/۳؛ مدارک الاحکام: ۳۲۱/۲؛ ۳۲۱/۲؛ معالم الدین: ۶۱۳/۲؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۲۲؛ معتصم الشیعہ: ۲۹۵/۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۶۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۶۶

[5] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱۶۶/۱؛ دروس فقہ مظاہری: ۴۴۹

دوسری شرط:

لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو:

{658} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الْعَامِلِ وَ هُوَ يَظْلِمُ قَالَ يَشْتَرِي مِنْهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ ظَلَمَ فِيهِ أَحَداً۔

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ظالم عامل سے کوئی چیز خرید سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خرید سکتا ہے جب تک اسے اس کے اس مال پر کسی پر ظلم کرنے کا علم نہ ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{659} أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَقَاءِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَ خَمْسِمِائَةٍ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ الدُّبَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ أَبُو سَلَمَةَ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَاشِدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ وَائِلٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: لَقِيتُ كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ فَضْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِوَصِيَّةٍ أَوْصَانِي بِهَا يَوْماً هِيَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا؟ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا كُمَيْلُ انْظُرْ فِي مَا تُصَلِّي وَ عَلَى مَا تُصَلِّي إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ وَجْهِهِ وَ حِلِّهِ فَلَا قَبُولَ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے کمیل بن زیاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے کمیل! (نماز پڑھنے سے پہلے) اچھی طرح دیکھ لو کہ کس (لباس) میں نماز پڑھ رہے ہو اور کس جگہ پر پڑھ رہے ہو اور اگر یہ چیزیں صحیح اور حلال طریقے سے حاصل نہیں کی گئی ہیں تو پھر (نماز) قبول نہیں ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۵/۲۲۸ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۵۷ح ۱۰۹۳ و ۷/۱۳۱ح ۵۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۲۲۱ح ۲۲۳۸۰ و ۲۵/۹۲ح ۳۲۲۰۱؛ الوافی: ۱۷/۲۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۵۶

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۲۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۳۸۶ و ۱۱/۱۸۸؛ بلغۃ الفقیہ: ۱/۳۰۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۷۲؛ معتمد تحریر الوسیلہ: ۱۵/۳۱۵؛ الآرائ الفقہیہ: ۳/۳۹۱؛ الحجۃ البیضائ: ۳/۲۴۹؛ ھدایۃ الستر شدین: ۳/۶۰۸؛ مفتاح الشریعہ (الخمس): ۵/۳۰۵؛ ملکیۃ الدولہ سند: ۹۳؛ ریاض المسائل: ۸/۱۹۷؛ مشارق الاحکام: ۵/۱۴۵؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۱۲۶؛ منہاج الفقاھۃ: ۲/۳۲۳؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۲/۳۷۹؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/۳۴۳؛ ینابیع الاحکام: ۵/۴۳۹

[3] بشارۃ المصطفیٰؐ: ۲۴ح ۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۳/۳۳۱ح ۳۷۰۱؛ مستدرک نہج البلاغہ محمودی: ۸/۲۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۱۹ح ۶۰۸۸؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۸۴؛ تحف العقول: ۱۷۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۰

تحقیق:

ہمیں اس سند میں سے بہت سارے راویوں کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں البتہ اس وصیت کی شہرت کی بنا پر اس کو رد کرنا انصاف نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ غصبی زمین پر اور غصبی لباس میں نماز کے باطل ہونے پر تقریباً ہر توضیح المسائل میں فتویٰ موجود ہے نیز یہ کہ محدث نوری نے اسے مستدرک الوسائل میں نہج البلاغہ سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بعض قلیل نسخوں میں موجود ہے لیکن موجودہ نسخے میں موجود نہیں ہے البتہ مستدرک نہج البلاغہ محمودی میں یہ موجود ہے (واللہ اعلم)

{660} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَلَا مَالُهُ إِلَّا بِطِيبَةِ نَفْسِهِ وَلَا تَظْلِمُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً.

۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو تو اسے اس تک پہنچا دو جس نے وہ امانت رکھی تھی کیونکہ کسی مسلمان کا خون کسی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مال اس کی قلبی رضامندی کے بغیر حلال ہے اور تم لوگ اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرنا اور میرے بعد پلٹ کر پھر کافر نہ ہو جانا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

تیسری شرط:

مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو:

{661} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجِلْدِ الْمَيِّتِ أَيُلْبَسُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا دُبِغَ فَقَالَ لَا وَلَوْ دُبِغَ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا دباغت کئے گئے (رنگے گئے) مردار کے چمڑے کو لباس بنا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں چاہے اسے ستر بار ہی رنگا گیا ہو۔[3]

---

[1] الکافی: ۷/۳۷۲ ح ۱۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۶۶ ح ۵۱۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۲۰ ح ۶۰۷۹؛ الوافی: ۱۶/۵۶۳

[2] حدود الشریعہ: ۱/۸۷؛ مراۃ العقول: ۲۴/۹؛ فقہ الحدود: ۳/۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۵؛ شرح العروۃ: ۴/۲۶۴؛ روضۃ المتقین: ۱۰/۱۷۲؛ مراۃ العقول: ۲۴/۲؛ کتاب البیع مصطفیٰ خمینی: ۱/۲۰۰؛ ارشاد الطالب: ۲/۱۵۷؛ اسس الحدود والتعزیرات: ۴۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۳ ح ۷۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۳ ح ۵۳۴۰؛ الوافی: ۷/۴۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۳/۱۹۵ ح ۳۳۴۱؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۳۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۷ ح

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{662} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِيمَا كَانَ مِنْ صُوفِ اَلْمَيْتَةِ إِنَّ اَلصُّوفَ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ عَبْدُ اَللَّهِ وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَقَلَّدُ اَلسَّيْفَ وَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَلرَّجُلُ إِنَّ فِيهِ اَلْكَيْمُخْتَ فَقَالَ وَ مَا اَلْكَيْمُخْتُ فَقَالَ جُلُودُ دَوَابَّ مِنْهُ مَا يَكُونُ ذَكِيّاً وَ مِنْهُ مَا يَكُونُ مَيْتَةً فَقَالَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ مَيْتَةٌ فَلاَ تُصَلِّ فِيهِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مردہ حیوان کی پشم (سے تیار شدہ کپڑے) میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ پشم میں روح نہیں ہوتی۔

عبداللہ کا بیان ہے کہ علی بن ابوحمزہ نے روایت کی ہے کہ شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ ایک شخص تلوار پہلو میں لٹکا کر نماز پڑھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے)

اس شخص نے عرض کیا کہ اس میں کیمخت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیمخت کیا ہے؟

اس نے عرض کیا: ایک حیوان کا چمڑا ہے جو کبھی تزکیہ شدہ ہوتا ہے اور کبھی غیر تذکیہ شدہ۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کے متعلق علم ویقین ہو کہ وہ تزکیہ شدہ نہیں ہے اس میں نہ پڑھو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۱۷۷؛ شرح العروۃ: ۱۲/۱۴۸؛ سندالعروۃ: ۱/۴۰۹؛ العمل الابقیٰ: ۱/۲۵۸؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۴۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۵۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۴۴؛ منتھی المطلب: ۳/۳۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۴۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۴۵؛ بحوث الفقہ القواعد: ۱/۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۵؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۵؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۶۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۳۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۰۶؛ مدارک: ۳/۱۵۷؛ معالم الدین: ۲/۷۹۲؛ وسائل العباد: ۱/۱۵۸

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۸ ح ۱۵۳۰؛ الوافی: ۷/۴۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۵۷ ح ۵۷۱۰ و۴۵۶ ح ۵۷۰۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۶۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۴۶۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۹۳؛ العمل الابقیٰ: ۱/۲۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۷/۶۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۳۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۶۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۰۶؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۷۷؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۲/۱۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۸۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۲۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۵۴؛ جواھر الکلام: ۸/۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/۵۱؛ التحفۃ السنیہ: ۲۳۷؛ مدارک العروۃ: ۲/۹۰

{663} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَصَلِّ فِي نَعْلَيْكَ إِذَا كَانَتْ طَاهِرَةً فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ اَلسُّنَّةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز پڑھو تو اپنے جوتوں میں پڑھو جب وہ پاک ہوں بے شک یہ سنت میں سے ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

کیونکہ جوتے بھی از قسم لباس ہیں لہٰذا دوسرے لباس کی طرح پاک ہوں تو پہن کر نماز پڑھنے میں کیا اشکال ہے مگر یہ کہ مغرب زدہ معاشرے کی سوچ؟

{664} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الْخِفَافِ الَّتِي تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَقَالَ اشْتَرِ وَ صَلِّ فِيهَا حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ مَيْتٌ بِعَيْنِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان موزوں سے متعلق پوچھا جو بازار میں فروخت کیے جاتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: خریدو اور جب تک علم ویقین نہ ہو کہ مردار کے چمڑے سے تیار کئے گئے ہیں اس وقت تک ان میں نماز پڑھو (کوئی حرج نہیں ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{665} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَمْضَغُ عِلْكاً فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ نَقَضَتِ اَلْوَسِمَةُ أَضْرَاسِي فَمَضَغْتُ هَذَا اَلْعِلْكَ لِأَشُدَّهَا قَالَ وَ كَانَتِ اِسْتَرْخَتْ فَشَدَّهَا بِالذَّهَبِ.

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۶۸ ح ۱۵۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۳ ح ۹۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۲۴ ح ۵۶۰۲؛ الوافی: ۷/۴۳۱؛ مفتاح الفلاح: ۳۶

[2] روضۃ المتقین: ۲/۸۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۳۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۸۴؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۸۸؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۲/۳۴۱؛ ریاض المسائل: ۲/۳۴۳؛ مصابیح الانوار: ۲/۳۵۸؛ لوامع الاحکام: ۱۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۴ ح ۹۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۲۷ ح ۵۶۱۲؛ الوافی: ۷/۴۱۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۶

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۴؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۵۷؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/۹۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۱۵۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/۵۳۸؛ القواعد الفقہیہ لنکرانی: ۴۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۵۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۱۴۹۳؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۹/۴۹۴؛ ریاض المسائل: ۲/۱۵۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۵۸؛ جامع المدارک: ۱/۲۷۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۴۳۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۸۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۲۴۰

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کندر چباتے ہوئے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! وسمہ نے میرے دانتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کندر چبا کر ان کو مضبوط کروں۔

محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ آپ علیہ السلام کے دانت کمزور اور ڈھیلے ہو گئے تھے اس لئے آپ علیہ السلام نے سونے (کی تار) سے ان کو مضبوط کیا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

ایک روایت میں ہے کہ اگر مردہ انسان کا دانت گرے ہوئے دانت کی جگہ لگوا لیا جائے تو حرج نہیں ہے۔[3] کیونکہ ان چیزوں میں زندگی نہیں ہوتی جیسے ہڈیاں بال وغیرہ تو ان چیزوں کو استعمال کرنے اور ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ کتے اور خنزیر کے بال اور ہڈیاں نجس مشہور ہیں (واللہ اعلم)

{666} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلَ زُرَارَةُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّعَالِبِ وَ الْفَنَكِ وَ السِّنْجَابِ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْوَبَرِ فَأَخْرَجَ كِتَاباً زَعَمَ أَنَّهُ إِمْلاَءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ الصَّلاَةَ فِي وَبَرِ كُلِّ شَيْءٍ حَرَامٍ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ شَعْرِهِ وَ جِلْدِهِ وَ بَوْلِهِ وَ رَوْثِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدٌ لاَ تُقْبَلُ تِلْكَ الصَّلاَةُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ أَكْلَهُ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاحْفَظْ ذَلِكَ يَا زُرَارَةُ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ بَوْلِهِ وَ شَعْرِهِ وَ رَوْثِهِ وَ أَلْبَانِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ جَائِزٌ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّهُ ذَكِيٌّ قَدْ ذَكَّاهُ الذَّبْحُ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا قَدْ نُهِيتَ عَنْ أَكْلِهِ وَ حُرِّمَ عَلَيْكَ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدٌ ذَكَّاهُ الذَّبْحُ أَوْ لَمْ يُذَكِّهِ.

✿ ابن بکیر سے روایت ہے کہ زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لومڑی، فنک[4] اور سنجاب[5] وغیرہ کی اون میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے ایک کتاب نکالی جس کے بارے میں آپ علیہ السلام کا خیال تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی املاء کردہ ہے۔ اس میں درج تھا کہ ہر وہ حیوان جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس کے بال، اون، چمڑے، بول، گوبر وغیرہ ہر چیز میں نماز پڑھنا باطل ہے اور وہ نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اسے ان جانوروں کی ان چیزوں میں نہ پڑھا جائے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

---

[1] الکافی: ۶/ ۴۸۲ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۹۳ ح ۱۵۸۱ و ۴/ ۴۱۶ ح ۵۵۷۶؛ بحارالانوار: ۴۶/ ۲۹۸؛ عوالم العلوم: ۱۹/ ۲۳۲؛ الوافی: ۶/ ۶۴۲؛ حلیۃ الابرار: ۴۲۸/۳؛ ریاض الابرار: ۱۰۶/۲؛ سفینۃ البحار: ۲۵۲/۵

[2] مراۃ العقول: ۹۵؛ معالم الدین: ۹۲۶/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴۱۰/۳؛ دراسات فی المکاسب: ۵۰۱/۲؛ الآراء الفقہیہ: ۲۷۹/۱

[3] مکارم الاخلاق: ۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۱۷ ح ۵۵۷۹

[4] لومڑی کی جنس سے ایک جانور جو لومڑی سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور پوستین عمدہ ہوتی ہے (دیکھئے: المنجد: ۶۵۶)

[5] چوہے سے بڑا ایک جانور جس کی دم بہت گچھے دار بالوں سے اوپر کو اٹھی ہوتی ہے اور اس کی کھالوں سے پوستین بناتے ہیں (دیکھئے: ایضاً ۳۹۶)

پھر فرمایا: اے زرارہ! یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسے یاد کرلو۔ پس جس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی اون، بال، بول، گوبر، دودھ اور اس کی ہر چیز میں نماز جائز ہے بشرطیکہ یہ علم ہو کہ اس کا تذکیہ کیا گیا ہے یعنی ذبح نے اسے پاک کردیا ہے اور اگر یہ چیزیں اس حیوان کی ہیں جس کا گوشت کھانا ممنوع اور حرام ہے تو پھر ان چیزوں میں نماز پڑھنا حرام ہے چاہے ان کا تذکیہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{667} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُصَلِّي فِي جُبَّةِ خَزٍّ.

❂ سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ خز [3] کے جبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{668} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ جُلُودِ الْخَزِّ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَقَالَ الرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهَا فِي بِلاَدِي وَ إِنَّمَا هِيَ كِلاَبٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا خَرَجَتْ مِنَ الْمَاءِ تَعِيشُ خَارِجَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ لاَ قَالَ فَلاَ بَأْسَ.

❂ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ خز کے

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۷ ح۱؛ الاستبصار: ۱/۳۸۳ ح۱۴۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۹ ح۸۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۵ ح۵۳۴۴؛ الوافی: ۷/۴۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۷

[2] جواہر الکلام: ۸/۶۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۶؛ سند العروۃ: ۱/۴۲۳؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۳۶؛ تبیان الصلاۃ: ۴/۹۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۷؛ رسالہ القلم: ۲۳/۱۹۷؛ مجمع الرسائل: ۵۷۳؛ شرح رسائل محمدی: ۵/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۷۲۷؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/۱۶۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۱۹؛ کنز الفوائد: ۱/۹۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۴۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۷۵؛ ھدی الطالب: ۴/۴۰۵؛ المحکم فی اصول: ۴/۱۱۳

[3] ایک چارٹانگوں والا دریائی جانور ہے جس کے چمڑے اور ریشم سے پوستین تیار کی جاتی ہیں

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۲ ح۸۳۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۲ ح۸۰۲؛ الوافی: ۷/۴۱۰؛ عوالم العلوم: ۲۲/۲۰۸؛ بحار الانوار: ۴۹/۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۵۹ ح۵۳۸۷؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۵

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۱۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۸۸؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۶۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۸۲؛ جامع المدارک: ۱/۲۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۵

چمڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس شخص نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! یہ میرا کاروبار ہے یہ (خز) تو کتے ہیں جو پانی سے نکلتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ پانی سے نکلتا ہے تو پانی سے باہر رہ کر زندہ رہتا ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

نیز حدیث 675 کی طرف رجوع کیجئے۔

چوتھی شرط:

درندے کے اجزاء سے بنا نہ ہو اور نہ ہی حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنا ہو۔

{669} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَلْأَحْوَصِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي جُلُودِ اَلسِّبَاعِ فَقَالَ لاَ تُصَلِّ فِيهَا اَلْحَدِيثَ.

اسماعیل بن سعد الاحوص سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے درندوں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں نماز نہ پڑھو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵۱/۶ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۲/۴ ح ۵۳۹۵؛ الوافی: ۲۵/۲۰ ح ۷؛ علل الشرائع: ۳۵۶ باب ۷۱ ح ۱

[2] مراۃ العقول: ۳۳۰/۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۲۵۷/۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۷۷/۲؛ سند العروۃ: ۴۲۸/۱؛ غنایم الایام: ۳۱۴/۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۱۱/۲؛ مدارک الاحکام: ۱۶۸/۳؛ شرح العروۃ: ۱۸۴/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۸۲/۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۴۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱۶۲/۳؛ مستمسک العروۃ: ۳۱۹/۵؛ رسالہ الصلاۃ فی المشکوک نائینی: ۵۷؛ مستند الشیعہ: ۱۸۹/۱؛ کشف اللثام: ۴۱۶/۱؛ ینابیع الاحکام: ۴۸۶/۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۲۰/۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۹۲/۲؛ بحوث فی القواعد: ۵۵۶/۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱۳۰/۱؛ مہذب الاحکام: ۳۵۳/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۲۵/۲

[3] الکافی: ۴۰۰/۳ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۵/۲ ح ۸۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۴/۴ ح ۵۳۱۷؛ الوافی: ۴۱۲/۷

[4] مصباح الفقیہ: ۲۰۱/۱۰؛ منتھی المطلب: ۲۰۷/۴؛ مصابیح الظلام: ۲۸۳/۶؛ مراۃ العقول: ۳۱۴/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۲/۴؛ التعلیقات علی شرح اللمہ: ۱۹۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۷۷/۱؛ ینابیع الاحکام: ۴۶۳/۳؛ رسالہ الصلاۃ فی المشکوک: ۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱۴۶/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۳/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۱/۴

{670} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ قَاسِمٍ الْخَيَّاطِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يَقُولُ: مَا أَكَلَ الْوَرَقَ وَ الشَّجَرَ فَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يُصَلَّى فِيهِ وَ مَا أَكَلَ الْمَيْتَةَ فَلاَ تُصَلِّ فِيهِ.

۞ ہاشم الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حیوان پتے اور درخت (یعنی نباتات) کھائے اس (کے چمڑے) میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جو مردار کھائے اس میں نماز نہ پڑھو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{671} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ: عِنْدَنَا جَوَارِبُ وَ تِكَكٌ تُعْمَلُ مِنْ وَبَرِ الْأَرَانِبِ فَهَلْ تَجُوزُ الصَّلاَةُ فِي وَبَرِ الْأَرَانِبِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ وَ لاَ تَقِيَّةٍ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ تَجُوزُ الصَّلاَةُ فِيهَا.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ ابراہیم بن عقبہ نے ان (یعنی امام علی نقی علیہ السلام) کو خط لکھا جس میں پوچھا کہ ہمارے ہاں کچھ ایسی جرابیں اور ازار بند ہیں جو خرگوش کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں تو کیا خرگوش کے بالوں میں بغیر ضرورت اور بغیر تقیہ کے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

حدیث نمبر 663 میں حرام گوشت جانوروں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کا مسئلہ بیان ہو چکا ہے رجوع فرما لیا جائے۔

پانچویں شرط:

مرد کا لباس سونے کی تار کا نہ ہو:

{672} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَ عَلَيْهِ خَاتَمُ حَدِيدٍ قَالَ لاَ وَ لاَ يَتَخَتَّمُ بِهِ الرَّجُلُ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَاسِ أَهْلِ النَّارِ وَ قَالَ لاَ يَلْبَسُ الرَّجُلُ الذَّهَبَ وَ لاَ يُصَلِّي فِيهِ لِأَنَّهُ مِنْ لِبَاسِ

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۵۹/۱ ح ۷۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۴/۴ ح ۵۳۷۲؛ الفصول المہمہ: ۷۶/۲؛ الوافی: ۴۰۴/۷

[2] روضۃ المتقین: ۱۴۹/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۷۴/۳

[3] الکافی: ۳۹۹/۳ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۶/۲ ح ۸۰۵؛ الاستبصار: ۳۸۳/۱ ح ۱۴۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۶/۴ ح ۵۳۷۹؛ الوافی: ۴۰۵/۷

[4] غنایم الایام: ۳۰۹/۲؛ مصابیح الظلام: ۲۸۳/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۳/۲؛ مراۃ العقول: ۳۱۲/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۳/۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۴۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۸۰/۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱۳۷/۳؛ مستند الشیعہ: ۳۰۸/۴؛ رسالہ الصلاۃ فی المشکوک: ۷۹؛ انوار الفقاھۃ: ۴۸/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱۷۸/۱؛ دراسات فی المکاسب: ۱۳۴/۱

أَهْلِ ٱلْجَنَّةِ

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ رہا تھا کہ نہیں کوئی شخص لوہے کی انگوٹھی نہ پہنے کیونکہ یہ اہل جہنم کی پوشش ہے پھر فرمایا: کوئی مرد نہ سونا پہنے اور نہ اس میں نماز پڑھے کیونکہ یہ اہل جنت کا لباس ہے (لہٰذا دنیا میں مرد کے لئے جائز نہیں ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{673} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ ٱلرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ تَخَتَّمْ بِالذَّهَبِ فَإِنَّهُ زِينَتُكَ فِي ٱلْآخِرَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرمایا کہ سونے کی انگوٹھی (دنیا میں) نہ پہنو کیونکہ یہ آخرت میں تمہاری زینت ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

سونا پہننا مرد کے لئے جائز نہیں ہے البتہ عورت کے لئے ممانعت نہیں ہے نیز یہ کہ اس موضوع کی بعض احادیث نجاسات کے ابواب میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی ان شاء اللہ۔

چھٹی شرط:

مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو:

{674} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ ٱلْأَحْوَصِ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ هَلْ يُصَلِّي ٱلرَّجُلُ فِي ثَوْبِ إِبْرِيسَمٍ فَقَالَ لاَ.

۞ اسماعیل بن سعد احوص سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مرد ریشم کے کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷ ۳ ح ۱۵۴۸؛ علل الشرائع: ۲/۷ ۳۴؛ الوافی: ۲۰/۸۲ ۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۳ ۴ ح ۵۵۶۸

[2] حدیث نمبر 159 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] الکافی: ۶/۶۸ ۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۲ ۴ ح ۵۵۶۵؛ الوافی: ۲۰/ ۶۲ ۷

[4] مراۃ العقول: ۲۲/ ۵۴ ۳؛ الآراالفقہیہ: ۱/۶ ۲۷؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/۷ ۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۱۳۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۳۹۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{675} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ لِبَاسِ الْحَرِيرِ وَ الدِّيبَاجِ فَقَالَ أَمَّا فِي الْحَرْبِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

❂ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حریر (ریشم) اور دیباج (جس کا تانا بانا ریشم کا ہو) کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جنگ کی حالت میں اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس میں تماثیل (تصاویر) بھی بنی ہوئی ہوں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

ایک حدیث میں ہے کہ تصاویر نہ ہوں تب مضائقہ نہیں ہے تو ممکن ہے کہ وہ اختیار پر یا یہ کراہت پر محمول ہو۔ (واللہ اعلم)

{676} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ قِيَامَا أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنِ الثَّوْبِ الْمُلْحَمِ بِالْقَزِّ وَ الْقُطْنِ وَ الْقَزُّ أَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ أَ يُصَلَّى فِيهِ قَالَ لاَ بَأْسَ قَدْ كَانَ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْهُ جُبَّاتٌ.

❂ ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا اس کپڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جس کا تانا بانا کچھ ریشم اور کپاس کا ہو (یعنی ریشم مخلوط ہو) مگر کچا ریشم نصف سے زیادہ ہو؟

---

[1] الکافی: ۳/۴۰۰ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۵ ح ۸۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۶۷ ح ۵۴۱۱؛ الوافی: ۷/۴۲۳

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۳۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۸۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۹۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۴۷۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۶۳؛ رسالہ الصلاۃ فی المشکوک: ۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۱۴۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۸۳

[3] الکافی: ۶/۴۵۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۸ ح ۸۰۶؛ الاستبصار: ۱/۳۸۶ ح ۱۴۶۶؛ مکارم الاخلاق: ۱۰۸؛ الوافی: ۲۰/۷۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۷۲ ح ۵۴۲۵

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۳۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۹۰؛ ارشاد الطالب: ۱/۱۱۶؛ جامع المدارک: ۱/۲۷۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۴۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۱۶؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۷؛ الآرأ الفقہیہ: ۱/۲۷۵؛ منتھی المطلب: ۴/۲۲۳؛ جامع المقاصد: ۲/۸۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۸۹؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۰۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۸۰؛ ریاض المسائل: ۲/۳۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۶۸؛ غنائم الایام: ۲/۳۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۴۳۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بھی اس قسم کے کئی جبے تھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{677} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ هَلْ يُصَلَّى فِي قَلَنْسُوَةٍ عَلَيْهَا وَبَرُ مَا لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ أَوْ تِكَّةٍ حَرِيرٍ أَوْ تِكَّةٍ مِنْ وَبَرِ اَلْأَرَانِبِ فَكَتَبَ لاَ تَحِلُّ اَلصَّلاَةُ فِي اَلْحَرِيرِ اَلْمَحْضِ وَإِنْ كَانَ اَلْوَبَرُ ذَكِيّاً حَلَّتِ اَلصَّلاَةُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ تَعَالَى .

❁ محمد بن عبد الجبار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو محمد (حسن عسکری علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا اس ٹوپی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جس پر اس چیز کی پشم ہو جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا یا خالص ریشم کا ازار بند ہو یا خرگوش کی پشم سے تیار شدہ کمر بند ہو؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ خالص ریشم میں نماز جائز نہیں اور اگر پشم تذکیہ شدہ حیوان کی ہے تو پھر اس میں نماز پڑھنا جائز ہے انشاء اللہ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

حدیث 657 میں یہ بیان ہوا ہے کہ ایسی کوئی بھی چیز جس میں تنہا نماز نہیں پڑھی جاسکتی وہ اگر انسان کے پاس ہو تو نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس حدیث میں ٹوپی کی ممانعت وارد ہوئی ہے تو ممکن ہے کہ یہ اس ٹوپی پر محمول ہو جو کرتے (شرٹ) کا حصہ ہوتی ہے اور ایسا آج کل عام ہے یا یہ کراہت پر محمول ہو اور یہی اصح ہوگا کیونکہ اس سے اگلی حدیث میں بھی اسی طرح کی چیز کی ممانعت وارد ہے

---

[1] الکافی:٦/٤٥٥ ح١١؛ وسائل الشیعہ:٤/٣٧٣ ح٥٤٣١؛ الوافی:٧/٤٢٥

[2] مراۃ العقول:٢٢/٣٣٥؛ شرح العروۃ:١٣/٣٥٨؛ فقہ الصادقؑ:٤/٢٠٨؛ تنقیح مبانی العروۃ:٢/١٤٨؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):١/٢١٤؛ سند العروۃ (الصلاۃ):١/٤٨١؛ الزبدۃ الفقہیہ:٢/٨٧؛ موسوعہ الامام الخوئی:١٢/٣٥٨؛ کشف اللثام:٣/٢١٨؛ ریاض المسائل:٢/٣٢٢؛ الحدائق الناضرۃ:٧/٩٠؛ موسوعہ البرغانی:٥/٤٥؛ انوار الفقاھۃ:٢/٥٤؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:١/٢٨٠؛ ذخیرۃ المعاد:٢/٢٢٧؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:١٩٦؛ مدارک العروۃ:١٣/٢١٨؛ مستمسک العروۃ:٥/٣٧٣؛ مستند الشیعہ:٤/٣٤٠؛ ینابیع الاحکام:٣/٥٠٧

[3] تہذیب الاحکام:٢/٢٠٧ ح٨١٠؛ الاستبصار:١/٣٨٣ ح١٤٥٣؛ وسائل الشیعہ:٤/٣٧٧ ح٥٤٤٢؛ الوافی:٧/٤٠٦؛ عوالی اللئالی:٣/٧٥

[4] ملاذ الاخیار:٤/١٨٧؛ معتصم الشیعہ:٢/٣١١؛ تنقیح مبانی العروۃ:٢/٨٨؛ غنایم الایام:٢/٣٠٩؛ شرح العروۃ:١٢/٣٢٧؛ تفصیل الشریعہ:٧/١٨١؛ مصابیح الظلام:٦/٣٠٨؛ ذخیرۃ المعاد:٢/٢٢٨؛ رسالہ الصلاۃ فی المشکوک:١٠٣؛ فقہ الصادقؑ:٤/١٤٤؛ مستند الشیعہ:٤/٣١٠؛ ینابیع الاحکام:٣/٥١٦؛ کتاب الصلاۃ اراکی:١/٢٥٧؛ مستمسک العروۃ:٥/٣١٠؛ مصباح الفقیہ:١٠/٣٠٣؛ مفتاح الکرامہ:٥/٥٠٢؛ کتاب الصلاۃ بروجردی:٣٤٨؛ سند العروۃ (الصلاۃ):٤٢٨؛ المناظر الناضرۃ: (الصلاۃ):٣/٣٤٥؛ مہذب الاحکام:٥/٢٨٣؛ منیۃ الطالب:٢/٢٤١

(واللہ اعلم)۔

{678} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلْمَيْتَةِ قَالَ لاَ تُصَلِّ فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَلاَ شِسْعٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مردار کے متعلق فرمایا کہ اس سے تیار شدہ کسی چیز میں حتیٰ کہ (جوتے کے) تسمے میں بھی نماز نہ پڑھو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{679} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ عَنِ اَلْفِرَاشِ اَلْحَرِيرِ وَ مِثْلِهِ مِنَ اَلدِّيبَاجِ وَ اَلْمُصَلَّى اَلْحَرِيرِ وَ مِثْلِهِ مِنَ اَلدِّيبَاجِ هَلْ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ اَلنَّوْمُ عَلَيْهِ وَ اَلتُّكَأَةُ وَ اَلصَّلاَةُ فَقَالَ يَفْرُشُهُ وَ يَقُومُ عَلَيْهِ وَ لاَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حریر اور دیباج کے فرش اور مصلے کے بارے میں پوچھا کہ کیا مرد کے لئے درست ہے کہ وہ اس پر سوئے، تکیہ بنائے اور اس پر نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا فرش بھی بنائے اور اس پر بیٹھے بھی سہی لیکن اس پر سجدہ نہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{680} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَلْبَسَ اَلْحَرِيرَ اَلْمَحْضَ وَ هِيَ مُحْرِمَةٌ وَ أَمَّا فِي اَلْحَرِّ وَ اَلْبَرْدِ فَلاَ بَأْسَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۳ ح ۷۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۳ ح ۵۳۴۱؛ الوافی: ۷/۴۱۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۷

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۱۷۶؛ منتہی المطلب: ۴/۲۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۷؛ مصباح البصیرۃ: ۳/۳۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۰۰؛ شرح العروۃ: ۱۲/۱۴۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۹؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۱۴۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۳۲؛ دلیل العروۃ: ۲/۳۰۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۴۴

[3] الکافی: ۶/۴۷۷ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۳ ح ۱۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۷۸ ح ۵۴۴۵؛ الوافی: ۶/۴۷۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۷؛ قرب الاسناد: ۱۸۵

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۱۸؛ القضأ والشہادات گلپایگانی: ۳/۹۷۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۷۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۰۸؛ حدود الشریعہ: ۱/۶۲۱؛ الدرر الباہر: ۵۸۷؛ الشہادات گلپایگانی: ۲۴۲؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۲۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۳۸۳؛ مفتاح الفقیہ: ۱۰/۳۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۳۸۳؛ مفتاح الکرامہ: ۵/۵۲۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۳۶۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۲۲؛ ریاض المسائل: ۲/۳۲۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۸۵؛ غنائم الایام: ۲/۳۳۴؛ مراۃ العقول: ۲۲/۳۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۱۳؛ جواہر الکلام: ۸/۱۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۵۱

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کو خالص ریشم نہیں پہننا چاہیے کیونکہ یہ حرام ہے البتہ سردی و گرمی (حفاظت کے لیے پہننے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

لیکن عورتوں کے لئے ریشم پہن کر نماز پڑھنے کی اجازت کسی حدیث میں نظر سے نہیں گزری البتہ نماز کے علاوہ پہننے کی اجازت موجود ہے (واللہ اعلم)

جن صورتوں میں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں ہے

1. جسم پر زخم یا پھوڑے وغیرہ کی وجہ سے لباس یا جسم پر خون کا لگ جانا:

{681} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ اَلْمُرَادِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ تَكُونُ بِهِ اَلدَّمَامِيلُ وَ اَلْقُرُوحُ فَجِلْدُهُ وَ ثِيَابُهُ مَمْلُوَّةٌ دَماً وَ قَيْحاً فَقَالَ يُصَلِّي فِي ثِيَابِهِ وَ لاَ يَغْسِلُهَا وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❂ لیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو بہت سے پھوڑے پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں اور (ان سے خون و پیپ بہنے کی وجہ سے) اس کا چمڑا اور اس کے کپڑے خون اور پیپ سے بھرے ہوئے ہیں اور اس کے کپڑے بھی تو بمنزلہ اس کی جلد کے ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھے اور اس پر کچھ (مواخذہ) بھی نہیں ہے اور نہ ہی ان کو دھوئے۔[3]

---

[1] الکافی: ۶/۵۵۴ح ۱۲؛ الوافی: ۱۲/۵۸۶ح ۱۲۶۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸۰ح ۵۴۵۱

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۳۳۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۳۵۴؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۳۳۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱۱/۲۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۲؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۳/۳۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/۴۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۴۶؛ جواھر الکلام: ۱۸/۲۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۱۵؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۲/۳۶۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۶؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۱۵۱؛ مہذب الاحکام: ۱۳/۱۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۸ح ۷۵۰ و ۳۴۹ح ۱۰۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۴ح ۴۰۸۵؛ الوافی: ۶/۱۸۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{682} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْجُرْحُ يَكُونُ فِي مَكَانٍ لاَ يَقْدِرُ عَلَى رَبْطِهِ فَيَسِيلُ مِنْهُ اَلدَّمُ وَ اَلْقَيْحُ فَيُصِيبُ ثَوْبِي فَقَالَ دَعْهُ فَلاَ يَضُرُّكَ أَنْ لاَ تَغْسِلَهُ.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ (ایک شخص کو) زخم ایک ایسی جگہ ہے کہ وہ اس کو باندھنے کی طاقت نہیں رکھتا پس اس سے خون اور پیپ بہتے ہیں اور میرے کپڑوں پر لگ جاتے ہیں تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے لگا رہنے دو اور نہ دھوؤ تو یہ تمہارے لئے ضرر رساں نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{683} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ بِهِ اَلْقَرْحُ أَوِ اَلْجُرْحُ وَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْبِطَهُ وَ لاَ يَغْسِلَ دَمَهُ قَالَ يُصَلِّي وَ لاَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ كُلَّ يَوْمٍ إِلاَّ مَرَّةً فَإِنَّهُ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَغْسِلَ ثَوْبَهُ كُلَّ سَاعَةٍ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کو زخم ہے یا پھوڑا نکلا ہوا ہے (جس سے خون نکلتا رہتا ہے) اور وہ نہ تو اسے باندھ سکتا ہے اور نہ خون کو دھو سکتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز پڑھتا رہے اور ہر دن میں ایک بار اپنے کپڑے کو دھو لے کیونکہ اس کے لئے ہر وقت دھونا تو ممکن نہ ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۳۶۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۲۳۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۰۹؛ شرح العروۃ: ۳/۳۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۱؛ جامع المدارک: ۱/۲۱۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۱۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۳۹۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۴۰؛ انوار الفقاهۃ: ۱/۴۱۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۵۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۶۳؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۰۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۷۶؛ غنائم الیام: ۲/۲۷۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۲۸۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۲۵۴؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۷۹؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۸۷؛ موسوعہ البرغانی: /۲۶۶؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۲۴؛ مصباح الفقیہ: ۸/۶۲

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۹ ح ۷۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۵ ح ۴۰۸۶؛ الوافی: ۶/۱۹۰

[3] مصباح الہدیٰ: ۲/۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۴۵۴؛ مجمع الفائدہ: ۱/۳۲۹؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۶۶؛ العمل الابقیٰ: ۱/۴۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۷؛ مہذب الاحکام: ۱/۵۱۸؛ انوار الفقاهۃ: ۱/۴۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳۰۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۷۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۶۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۱۵۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۴۰؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۸۷؛ جواھر الکلام: ۶/۱۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۲۱۲

[4] الکافی: ۳/۳۸۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۸ ح ۷۴۸؛ الاستبصار: ۱/۱۷۷ ح ۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۳ ح ۴۰۸۲؛ الوافی: ۶/۱۸۹؛ بحار الانوار: ۷۷/۸۵

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

قول مؤلف:

ممکن ہے دن میں ایک بار دھونا بھی استحباب پر محمول ہو ورنہ واضح ہو چکا کہ نماز صحیح ہے۔ نیز حدیث نمبر 104 کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

2. بدن یا لباس پر خون کی درہم سے کم مقدار کا لگنا:

{684} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي اَلْحَلاَّلِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ نُقَطُ اَلدَّمِ لاَ يَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ يَعْلَمُ فَيَنْسَى أَنْ يَغْسِلَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَذْكُرُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَيُعِيدُ صَلاَتَهُ قَالَ يَغْسِلُهُ وَ لاَ يُعِيدُ صَلاَتَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارَ اَلدِّرْهَمِ مُجْتَمِعاً فَيَغْسِلُهُ وَ يُعِيدُ اَلصَّلاَةَ.

۞ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے کپڑے پر خون کے کچھ چھینٹے پڑتے ہیں جن کا پہلے تو اسے علم ہی نہیں ہوتا اور جب علم ہوتا ہے تو ان کا دھونا بھول جاتا ہے اور نماز پڑھ چکنے کے بعد اسے یاد آتا ہے تو کیا اس نماز کا اعادہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھوئے مگر نماز کا اعادہ نہ کرے مگر یہ کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو بقدر درہم بن جائیں تو اس صورت میں ان کو دھو کر نماز کا اعادہ کرے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{685} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنِ اِبْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ مُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اَلسَّلاَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۱۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۶۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۶۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۲۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۹۴؛ العمل الابقی: ۱/۴۸۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۷۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۸۷؛ الدر الباہر: ۴۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۱/۵۵۷؛ ریاض المسائل: ۲/۱۰۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۱۵۴؛ شرح العروۃ: ۲/۱۳۳؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۴۰۵؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۶۱؛ مہذب الاحکام: ۱/۵۱۸؛ جواہر الکلام: ۶/۱۰۴

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۵ح ۷۴۰؛ الاستبصار: ۱/۱۷۶ح ۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۹ح ۴۰۷۱؛ الوافی: ۶/۱۸۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۵

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۳۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۸/۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۸؛ شرح العروۃ: ۳/۳۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۸۷؛ منتہی المطلب: ۳/۲۵۱؛ جامع المدارک: ۱/۲۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۷۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۵۵؛ العمل الابقی: ۱/۲۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۸۰؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۴۴۷؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۸۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۳۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۱۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۶۹؛ جواہر الکلام: ۶/۱۲۶؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۴۸۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۲۸؛ معالم الدین: ۲/۴۷۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۳۶۹؛ کشف اللثام: ۱/۴۳۵

اَللّٰہِ عَلَیْہِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَہُ إِنِّی حَکَکْتُ جِلْدِی فَخَرَجَ مِنْہُ دَمٌ فَقَالَ إِنِ اجْتَمَعَ قَدْرَ حِمَّصَةٍ فَاغْسِلْہُ وَ إِلاَّ فَلاَ

مثنی بن عبدالسلام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے اپنے چمڑے کو کھجلایا جس سے خون نکل آیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مجموعی طور پر بقدر دانہ نخود بن جائے تو دھوڈالو ورنہ نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

قول مؤلف:

ممکن ہے یہ اس بات پر محمول ہو کہ نخود کی مقدار تک مطلق جائز ہو اور اس کے بعد درہم کی مقدار تک کراہت کے ساتھ جائز ہو اور دھونا مستحب ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

3. نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہونا:

{686} مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ سَعِیدٍ عَنْ أَخِیہِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُہُ عَنْ رَجُلٍ یَکُونُ فِی فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَ لَیْسَ عَلَیْہِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَجْنَبَ فِیہِ وَ لَیْسَ عِنْدَہُ مَاءٌ کَیْفَ یَصْنَعُ قَالَ یَتَیَمَّمُ وَ یُصَلِّی عُرْیَاناً قَاعِداً یُومِئُ إِیمَاءً.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص جنگل میں موجود ہے اور اس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے اور وہ اس میں جنب ہو جاتا ہے اور اس کے پاس (غسل اور نجس کپڑا دھونے کے لئے) پانی بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیمم کرے اور اشارہ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۵ ح ۷۴۱؛ الاستبصار: ۱/۱۷۶ ح ۶۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۰ ح ۴۰۷۵؛ الوافی: ۶/۱۸۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۸۹

[2] سند العروۃ: ۲/۳۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۵۵

[3] الکافی: ۳/۳۹۶ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۳ ح ۸۸۱؛ الوافی: ۷/۴۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۶ ح ۴۲۴۸

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۱۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۶۶؛ موسوعہ کتب الامام الصدر: ۱۷/۱۰۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۰۰؛ بیان الفقہ: ۷/۲۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۱۳؛ المسائل الجامعیہ: ۲۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۱۳؛ ریاض المسائل: ۲/۱۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۰۱

4. نمازی کے پاس چھوٹے لباس جیسے ٹوپی اور موزہ وغیرہ کا نجس ہونا

قول مؤلف:

اس سلسلے میں حدیث نمبر 674،657 مع قول مؤلف اور 675 کی طرف رجوع کیجئے۔

﴿وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں﴾

{687} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُثَنَّى ٱلْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اِلْبَسُوا ٱلْبَيَاضَ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَ أَطْهَرُ وَ كَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید رنگ کا لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاک و پاکیزہ رنگ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ [1]

تحقیق

حدیث موثق ہے۔ [2]

{688} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ مُسَوِّمِينَ قَالَ الْعَمَائِمُ اعْتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ص فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ اعْتَمَّ جَبْرَئِيلُ ع فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ.

۞ ابو ہمام سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن (محمد تقی علیہ السلام) نے خدا کے فرمان میں ''مُسَوِّمِينَ''[3] کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد عمامے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عمامہ باندھا کہ اس کا ایک شملہ اپنے آگے (سینہ پر) ڈالا اور دوسرا پیچھے (کاندھوں پر) ڈالا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بھی بالکل اسی طرح عمامہ باندھا۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی:۶/۴۴۵ح۱؛وسائل الشیعہ :۵/۲۶ح۵۷۹۶؛مستدرک الوسائل:۳/۲۴۷ح۳۴۹۹؛الفصول المہمہ :۲/۳۹؛الوافی:۲۰/۷۱۱

[2] مراۃ العقول:۲۷۸/۱۷؛التہذیب فی مناسک:۲/۲۰۱؛ریاض المسائل:۱/۳۹۷

[3] نشان زدہ فرشتے (دیکھئے: آل عمران:۱۲۵)

[4] الکافی :۶/۴۶۰ح۲؛ وسائل الشیعہ :۵/۵۵ح۵۸۸۷؛ مکارم الاخلاق:۱۱۹؛تفسیر العیاشی:۱/۱۹۶؛تفسیر نور الثقلین:۱/۳۸۸؛تفسیر البراہن:۱/۶۸۵؛ الوافی:۲۰/۷۴۳؛مستدرک الوسائل:۳/۲۶۷؛بحار الانوار:۱۹/۲۹۷

[5] مراۃ العقول:۲۲/۳۴۳؛ غنایم الایام:۲/۳۵۲؛ النجعہ فی شرح اللمعہ :۲/۱۲۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۴/۵۰۴؛ بحار الانوار:۸۰/۱۹۵؛ الحدائق الناضرۃ:۷/۱۲۷؛آیات الاحکام نجفی:۲/۳۰۷؛مصباح الفقیہ :۱۰/۴۶۷؛موسوعہ الفقہ الاسلام ؛۲۵/۳۲۳؛الانوار الحیریہ؛۴۲؛ جواہر الکلام:۸/۲۴۶؛ موسوعہ البرغانی:۵/۸۶؛مسند سہل بن زیاد:۱/۳۶۷

{689} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ تَعَمَّمَ وَلَمْ يُحَنِّكْ فَأَصَابَهُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهُ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: جو شخص عمامہ باندھے مگر تحت الحنک نہ رکھے تو اسے اگر کوئی لاعلاج بیماری لاحق ہوجائے تو اپنے سوا اور کسی کی ملامت نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{690} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ أَوْ عِمَامَةٌ يَرْتَدِي بِهَا.

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو صرف ایک قمیص پہن کر چادر اوڑھے بغیر لوگوں کو نماز باجماعت پڑھاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چادر کے بغیر یا عمامہ کے بغیر جسے بطور چادر اوڑھے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{691} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا سَرَاوِيلُ قَالَ يَحُلُّ التِّكَّةَ مِنْهُ فَيَطْرَحُهَا عَلَى عَاتِقِهِ وَيُصَلِّي قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ سَيْفٌ وَلَيْسَ مَعَهُ ثَوْبٌ فَلْيَتَقَلَّدِ السَّيْفَ وَيُصَلِّي قَائِماً.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر اس کے پاس صرف ایک پائجامہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی کا آزار بند کھول کر کاندھے پر ڈالے اور نماز پڑھے۔

---

[1] الکافی: ۶/۶۰ ۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۵ ح ۸۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۱ ح ۵۵۲۴؛ الوافی: ۲۰/۷۴۵؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۹۴

[2] منتھی المطلب: ۴/۲۵۰؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۲/۱۲۶؛ التعلیقات علیٰ شرح اللمعہ: ۱/۲۰۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۰۵؛ غنایم الایام: ۲/۳۵۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۶ ح ۱۵۲۱؛ الکافی: ۳/۳۹۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۵۲ ح ۵۶۹۲؛ الوافی: ۷/۳۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۷۸؛ غنایم الایام: ۲/۳۴۷؛ الحبل المتقین: ۲/۲۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۷؛ جواہر الکلام: ۸/۱۸۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۹۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۲؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۸۵؛ ریاض المسائل: ۲/۳۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۴۰۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۰۸؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۲۵۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۵۳؛ وسائل العباد: ۱/۳۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۰؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۰۰؛ الدر الباھر: ۶۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۲۸۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۴؛ الحدائق الناضرہ: ۷/۱۳۶

پھر فرمایا: اگر اس کے پاس کوئی کپڑا نہ ہو مگر صرف تلوار ہو تو اسے پہلو سے لٹکا کر کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{692} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: أَدْنَى مَا يُجْزِيكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ بِقَدْرِ مَا يَكُونُ عَلَى مَنْكِبَيْكَ مِثْلَ جَنَاحَيِ الْخُطَّافِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کم از کم کپڑے کی وہ مقدار (جو ستر عورت کے علاوہ) نماز میں ضروری ہے وہ خطاف نامی پرندہ کے دو پروں کے برابر کاندھوں پر ڈالنا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{693} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الرِّضَا ع قَالَ: الْعَقِيقُ يَنْفِي الْفَقْرَ وَ لُبْسُ الْعَقِيقِ يَنْفِي النِّفَاقَ.

❂ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عقیق فقر وفاقہ کو دور کرتا ہے اور عقیق (کی انگوٹھی) کا پہننا نفاق کو دور کرتا ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{694} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يُسْتَحَبُّ التَّخَتُّمُ بِالْيَاقُوتِ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳۶۶/۲ ح ۱۵۱۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۶/۱ ح ۷۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۲/۴ ح ۵۶۹۴؛ ھدایۃ الامہ: ۹۰/۲؛ ذکری الشیعہ: ۱۳/۳؛ بحارالانوار: ۱۹۱/۸۰؛

[2] ملاذ الاخیار: ۵۹۵/۴؛ غنایم الایام: ۳۴۸/۲؛ جواہرالکلام: ۲۵۹/۸؛ مدارک الاحکام: ۲۰۹/۳؛ معتصم الشیعہ: ۳۲۰/۲؛ روضۃ المتقین: ۱۴۴/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۴/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۰/۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱۹۱/۵؛ المناظر الناجرۃ: ۲۵۳/۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۹؛ مہذب الاحکام: ۳۳/۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۳۰/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۰/۶؛ مصباح الفقیہ: ۴۰۳/۱۰؛ ینابیع الاحکام: ۵۷۲/۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۶/۴ ح ۷۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۳/۴ ح ۵۶۹۷؛ الوافی: ۳۸۰/۷؛ بحارالانوار: ۱۹۱/۸۰

[4] لوامع صاحبقرانی: ۳۶۶/۳؛ مصباح الفقیہ: ۴۸۰/۱۰؛ جواہرالکلام: ۱۸۵/۸؛ غنایم الایام: ۳۴۸/۲؛ مصابیح الظلام: ۱۴۱/۶؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۴۵۶/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۷؛ مدارک الاحکام: ۱۹۲/۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۴؛ ینابیع الاحکام: ۵۵۷/۳؛ مستند الشیعہ: ۲۳۹/۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱۰۲/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۰/۲

[5] الکافی: ۴۷۰/۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۸۵/۵ ح ۵۹۹۱؛ الوافی: ۶۷۷/۲۰؛ مسند الامام الرضاؑ: ۳۶۳/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۳۸/۲؛ الشافی فی العقائد: ۶۴۷/۱؛ اکسیر الدعوات: ۴۴۱/۱؛ حلیۃ المتقین: ۵۹

[6] مراۃ العقول: ۳۵۷/۲۲

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یاقوت کی انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[2]

{695} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْعِطْرُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عطر (خوشبو) لگانا رسولوں کی سنتوں میں سے ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

نیز حدیث 590 دیکھئے۔

﴿وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں﴾

{696} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَلَاخِلِ هَلْ يَصْلُحُ لِلنِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ لُبْسُهَا فَقَالَ إِذَا كَانَتْ صَمَّاءَ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ لَهَا صَوْتٌ فَلَا.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ بچوں اور عورتوں کا پازیب پہننا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بے آواز ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر آواز دار ہو تو پھر نہیں۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] الکافی: ۶/۴۷۱ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۹۲ ح ۶۰۱۶؛ الوافی: ۲۰/۷۷۰؛ الآداب الدینیہ: ۵۹

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۳۵۹

[3] الکافی: ۶/۵۱۰ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۴۲ ح ۱۷۴۸؛ بحار الانوار: ۱۴/۴۶۰؛ قصص الانبیاء جزائری: ۴۵۶

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۴۱۵

[5] الکافی: ۳/۴۰۴ ح ۳۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۵ ح ۷۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۶۳ ح ۵۷۳۲؛ الوافی: ۷/۴۳۰

[6] مصابیح الظلام: ۶/۳۵۱؛ جواہر الکلام: ۸/۲۶۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۱۲؛ مراۃ العقول ۱۵/۳۲۲؛ غنایم الایام: ۲/۳۶۰؛ الحدائق الناضرہ: ۷/۱۴۹؛ الدر الباھر: ۶۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۱؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱۱۹/۵

{697} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُكْرَهُ الصَّلاَةُ فِي الْفِرَاءِ إِلاَّ مَا صُنِعَ فِي أَرْضِ الْحِجَازِ أَوْ مَا عُلِمَتْ مِنْهُ ذَكَاةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پوستین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر وہ جو حجاز میں تیار کی جائے یا جس کے متعلق علم ہو کہ وہ تزکیہ شدہ (جانور کے چمڑے یا ریشم سے تیار شدہ) ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[3]

{698} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُكْرَهُ الصَّلاَةُ فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ الْمُشْبَعِ الْمُفْدَمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گہرے سرخ رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔[5]

{699} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ عُطُلاً.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: عورت بغیر (کسی) زیور کے نماز نہ پڑھے۔[6]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[7]

{700} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: عَنِ الرَّجُلِ يَلْبَسُ الْخَاتَمَ فِيهِ نَقْشُ مِثَالِ الطَّيْرِ أَوْ غَيْرِ

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۶ ح ۴۳۶۴ و ۴/۴۶۲ ح ۵۷۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۷۸؛ الوافی: ۳/۳۹۸

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۵۱؛ بحوث فی القواعد: ۱/۲۳؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۸۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ: ۱/۴۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۲۴۴؛ مجمع الافکار: ۴/۲۵۰؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۴۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۲۶

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۳۱۰؛ سند العروۃ: ۱/۵۰۲

[4] الکافی: ۳/۴۰۲ ح ۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۳ ح ۱۵۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۶۰ ح ۵۷۲۳؛ الوافی: ۷/۳۹۱؛ ذکری الشیعہ: ۳/۵۶؛ موسوعہ شہید الاول: ۶/۴۰۴

[5] مراۃ العقول: ۱۵/۳۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۸؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۷۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۴۸

[6] تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۱ ح ۱۵۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۵۹ ح ۵۷۲۰؛ الوافی: ۷/۳۹۷؛ عوالی اللئالی: ۴/۱۵؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۷۶؛ ذکری الشیعہ: ۳/۶۹

[7] ملاذ الاخیار: ۴/۶۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۲۴؛ منتھی المطلب: ۴/۲۷۴

ذَلِكَ قَالَ لاَ تَجُوزُ اَلصَّلاَةُ فِيهِ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی شخص نے ایسی انگوٹھی پہنی ہو جس پر کسی پرندہ وغیرہ (جاندار) کی تصویر نقش ہو تو؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں نماز جائز نہیں ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{701} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَحَدَهُمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلتَّمَاثِيلِ فِي اَلْبَيْتِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا كَانَتْ عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ وَ عَنْ خَلْفِكَ أَوْ تَحْتَ رِجْلَيْكَ وَ إِنْ كَانَتْ فِي اَلْقِبْلَةِ فَأَلْقِ عَلَيْهَا ثَوْباً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے گھر میں تصویروں کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تمہارے دائیں، بائیں یا پچھلی جانب ہوں یا پاؤں کے تلے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر قبلہ کی طرف ہوں تو (نماز پڑھتے وقت) ان پر کپڑا ڈال دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{702} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے اوپر ایسا کپڑا ہو کہ جس میں تصویریں بنی ہوں تو یہ مکروہ ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۲ ح ۱۵۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۶۲ ح ۵۶۵۶؛ الوافی: ۶/ ۳۲۲

[2] حدیث نمبر 159 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] الکافی: ۳/ ۳۹۱ ح ۳۰؛ المحاسن: ۲/ ۶۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۳۶ ح ۵۶۴۲؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۲۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۰ ح ۱۵۴۱ (بفرق الفاظ)

[4] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۹۷؛ جواہر الکلام: ۸/ ۳۸۸؛ الحدائق الناضرہ: ۷/ ۱۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۱۵۲؛ دراسات فی المکاسب: ۲/ ۶۵۵؛ ارشاد الطالب: ۱/ ۲۳۴؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۲۲۱؛ کشف اللثام: ۳/ ۳۱۱؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۴۱۸؛ البحوث الہامی: ۳/ ۹۸؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۱/ ۲۸۸

[5] الکافی: ۳/ ۴۰۱ ح ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۳۷ ح ۵۶۴۳؛ الوافی: ۷/ ۳۹۰؛ المحاسن: ۲/ ۶۱۷ (بفرق الفاظ)؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۲۵۲ (عن المحاسن)

[6] مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۱۷؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۴۳۵؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۳۳۳؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۳۵۷؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۳۹۲

{703} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ عَلَيْهِ خَاتَمُ حَدِيدٍ قَالَ لاَ وَ لاَ يَتَخَتَّمُ بِهِ ٱلرَّجُلُ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَاسِ أَهْلِ ٱلنَّارِ ٱلْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھتا ہو اور اس پر لوہے کی انگوٹھی ہو فرمایا اور یہ انگوٹھی کسی شخص کو نہیں پہننی چاہیے کیونکہ یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{704} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُصَلِّي ٱلرَّجُلُ مَحْلُولَ ٱلْأَزْرَارِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِزَارٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کوئی آدمی بٹن کھول کر نماز نہ پڑھے جب تک کہ اس پر چادر نہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اس کا جواز حدیث نمبر 647 میں ذکر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ ممانعت کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{705} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يُكْرَهُ ٱلسَّوَادُ إِلاَّ فِي ثَلاَثَةٍ ٱلْخُفِّ وَ ٱلْعِمَامَةِ وَ ٱلْكِسَاءِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سیاہ رنگ مکروہ ہے سوائے تین (کپڑوں) کے: موزہ، عمامہ اور چادر۔ [5]

تحقیق:

حدیث مرفوع ہے [6] اور اس کی اسناد قوی ہیں۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۳ ح ۱۵۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۱۸ ح ۵۵۸۵؛ الوافی: ۲۰/۷۸۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۳ ح ۷۷۳؛ علل الشرائع: ۲/۳۴۸

[2] حدیث نمبر 159 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۷ ح ۱۴۷۶؛ الاستبصار: ۱/۳۹۲ ح ۱۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۴ ح ۵۴۹۷؛ الوافی: ۷/۳۷۵؛ بحارالانوار: ۸۰/۱۸۵؛ موسوعہ شہید اول: ۶/۴۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۷۵ و ۴۹۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۰؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۸۴

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۳ ح ۸۳۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۱ ح ؛ الکافی: ۳/۴۰۳ ح ۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸۲ ح ۵۴۶۱؛ الخصال: ۱/۱۴۸؛ علل الشرائع: ۲/۳۴۷؛ بحارالانوار: ۸۰/۲۴۹؛ الوافی: ۳/۴۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۶۲؛ مفتاح الفلاح: ۱۶۷؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۰۶

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۱۰۲؛

[7] لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۴۲

{706} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِيَّاكَ وَالْتِحَافَ الصَّمَّاءِ قَالَ قُلْتُ وَمَا الصَّمَّاءُ قَالَ أَنْ تُدْخِلَ الثَّوْبَ مِنْ تَحْتِ جَنَاحِكَ فَتَجْعَلَهُ عَلَى مَنْكِبٍ وَاحِدٍ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم صماء کے انداز میں لباس پہننے سے بچو۔

میں نے عرض کیا: یہ صماء کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کو اپنی بغل کے نیچے سے نکالنا اور پھر اس کو ایک کاندھے پر ڈال دینا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{707} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى قَوْمٍ فَرَآهُمْ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ سَدَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِيَابَكُمْ كَأَنَّكُمْ يَهُودُ قَدْ خَرَجُوا مِنْ فُهْرِهِمْ يَعْنِي بِيعَتَهُمْ إِيَّاكُمْ وَسَدْلَ ثِيَابِكُمْ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار امیر المومنین علیہ السلام برآمد ہوئے تو دیکھا کہ ایک گروہ اس طرح نماز مسجد میں پڑھ رہا ہے کہ اس نے اپنی چادروں کو (وسط سے سر پر رکھ کر اس کے سروں کو دائیں بائیں) لٹکا رکھا ہے پس آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم نے اپنے کپڑوں کو اس طرح لٹکا رکھا ہے جیسے تم یہودی ہو جو اپنی عبادت گاہوں سے نکلے ہوں۔ خبردار! اس طرح اپنے کپڑے لٹکانے سے اجتناب کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{708} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ شُهْرَةَ اللِّبَاسِ.

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۸ ح ۷۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۴ ح ۸۴۱؛ الاستبصار: ۱/۳۸۸ ح ۱۴۷۴؛ الکافی: ۳/۳۹۴ ح ۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۱۰۶؛ معانی الاخبار: ۳۹۰ ح ۳۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۹ ح ۵۵۱۶

[2] روضۃ المتقین: ۲/۱۵۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۱۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۲۰؛ ریاض المسائل: ۲/۳۵۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۴۰؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۸۰؛ بہجۃ الفقیہ: ۴۲۸؛ معجم فقہ الجواہر: ۳/۵۹۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۸۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۵۶۹؛ الدر الباھر: ۵۹۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۶۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۰۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۹ ح ۷۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۹ ح ۵۵۱۸؛ الوافی: ۷/۳۸۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۰۳؛ مستدرک الوسائل: ۳/۲۱۴ ح ۳۴۰۰؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۷۶؛ المقنع: ۲۳

[4] منتھی المطلب: ۴/۲۵۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۶۷؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۸۰؛ مفتاح الکرامی: ۶/۸۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۰۴؛ کشف اللثام: ۳/۲۵۸؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۱۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۱۰

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لباس کی شہرت سے بغض رکھتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{709} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يُكْرَهُ الْمُفْدَمُ إِلاَّ لِلْعَرُوسِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گہرا رنگ مکروہ ہے سوائے عروس (دولہا دلہن) کے[4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے[5]

{710} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَجُرُّ ثَوْبَهُ قَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس نے کپڑا لٹکایا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بنائے۔[6]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[7]

{711} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَوْصَى رَجُلاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ لَهُ إِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَخِيلَةِ وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی تمیم کے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! کبھی تہمند اور

---

[1] الکافی:۶/۴۴۴ح۱؛الوافی:۲۰/۷۰۹؛وسائل الشیعہ:۵/۲۴ح۵۷۸۹؛مکارم الاخلاق:۱۱۶؛بحارالانوار:۷۶/۳۱۴؛الفصول المہمہ:۳/۳۰۹؛مشکاۃ الانوار:۳۲۰؛عوالم العلوم:۲۰/۳۸۷

[2] ریاض المسائل:۸/۱۷۳؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۲۵/۳۲۹؛ایات الاحکام:۴/۹۳؛تعالیق مبسوطہ:۳/۸۸؛مستمسک العروۃ:۵/۳۹۳؛مفتاح الکرامہ:۴/۶۰؛المناظر الناضرۃ(الصلاۃ):۴/۳۴۵

[3] مراۃ العقول:۲/۳۲۰؛حدود الشریعہ:۱/۶۲۷

[4] الکافی:۶/۴۴۷ح۵؛وسائل الشیعہ:۵/۲۹ح۵۸۰۶؛الوافی:۲۰/۷۱۵

[5] مراۃ العقول:۲۲/۳۲۵

[6] الکافی:۶/۴۵۸ح۱۲؛وسائل الشیعہ:۵/۴۲ح۵۸۵۱؛مکارم الاخلاق:۱۱۸؛الوافی:۲۰/۷۳۴

[7] مراۃ العقول:۲۲/۳۴۰؛الآراالفقہیہ:۱/۲۹۲؛موسوعہ البرغانی:۵/۲۱۱؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۳/۲۰۲؛مستند الشیعہ:۴/۲۴۵

قمیض نہ لٹکانا (یعنی لمبے نہ رکھنا) کیونکہ ایسا کرنا تکبر میں سے ہے اور خدا کبریائی اور بڑائی پسند نہیں کرتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

﴿نماز پڑھنے کی جگہ﴾

{712} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ٱلْجُعْفِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أُعْطِيتُ خَمْساً لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ قَبْلِي جُعِلَتْ لِيَ ٱلْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً وَأُحِلَّ لِيَ ٱلْمَغْنَمُ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ ٱلْكَلاَمِ وَأُعْطِيتُ ٱلشَّفَاعَةَ.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئیں: میرے لئے زمین کو جائے سجدہ اور باعث طہارت قرار دیا گیا ہے، رعب سے میری مدد کی گئی ہے، میرے لئے مال غنیمت حلال قرار دیا گیا ہے، مجھے جامع کلمات عنایت کئے گئے ہیں اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔ [3]

تحقیق:

اس حدیث کی کئی اسناد ہیں اور عامہ وخاصہ کی کتب میں یہ حدیث موجود ہے۔ اسے شیخ صدوق نے صحیح سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔ [4]

{713} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْقُمِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي وَبِحِيَالِهِ ٱمْرَأَةٌ قَائِمَةٌ عَلَى فِرَاشِهَا جَنْبَتِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ قَاعِدَةً فَلاَ يَضُرُّهُ وَإِنْ كَانَتْ تُصَلِّي فَلاَ.

۞ ادریس بن عبداللہ قمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے جبکہ اس کے سامنے ایک عورت جنابت کی حالت میں بستر پر کھڑی (یا بیٹھی) ہے تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ٦/٥٦/٤ح٥؛ وسائل الشیعہ: ٥/٤١ح٥٨٤٨ و ١٥/٣٨٢ح٢٠٨١١؛ الوافی: ٢٠/٣٣٧؛ تفسیر کنز الدقائق: ١٠/٢٥٧؛ روضۃ الواعظین: ٢/٣٨٢؛ تفسیر نور الثقلین: ٤/٢٠٧؛ بحار الانوار: ٤٧/٥/١٤٥؛ تحف العقول: ٤١؛ المحاسن: ١/١٢٤؛ مکارم الاخلاق: ١٠٩؛ مشکاۃ الانوار: ٧٥

[2] مراۃ العقول: ٢٢/٣٣٨

[3] امالی صدوق: ٢١٦ مجلس ٨٨؛ الخصال: ١/٢٩٢؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ١/٢٤٠ح٧٢٤؛ وسائل الشیعہ: ٣/٣٥٠ح٣٨٤١؛ الوافی: ٦/٥٧٣؛ تفسیر کنز الدقائق: ٣/٢٤٣؛ بحار الانوار: ١٦/٣٢٣و٢٧/٨٠؛ تفسیر نور الثقلین: ١/٤٠٢؛ مستدرک الوسائل: ٢/٥٢٩ح ؛

[4] روضۃ المتقین: ٢/١١٢؛ لوامع صاحبقرانی: ٣/٢٨٢

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (عورت جنب ہو یا نہ ہو) اگر تو صرف بیٹھی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ بھی نماز پڑھ رہی ہے تو پھر جائز نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{714} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي زَاوِيَةِ اَلْحُجْرَةِ وَ اِمْرَأَتُهُ أَوِ اِبْنَتُهُ تُصَلِّي بِحِذَاهُ فِي اَلزَّاوِيَةِ اَلْأُخْرَى قَالَ لاَ يَنْبَغِي ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا شِبْرٌ أَجْزَأَهُ يَعْنِي إِذَا كَانَ اَلرَّجُلُ مُتَقَدِّماً لِلْمَرْأَةِ بِشِبْرٍ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی کمرہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے بالمقابل دوسرے کونے میں اس کی بیوی یا بیٹی نماز پڑھ رہی ہو تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہیے البتہ اگر ان کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو تو پھر کافی ہے یعنی مرد ایک بالشت عورت سے آگے ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{715} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْتَقِيمُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِمْرَأَةٌ تُصَلِّي قَالَ لاَ يُصَلِّي حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَذْرُعٍ وَ إِنْ كَانَتْ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ جَعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَهُ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ كَانَتْ تُصِيبُ ثَوْبَهُ وَ إِنْ كَانَتِ اَلْمَرْأَةُ قَاعِدَةً أَوْ نَائِمَةً أَوْ قَائِمَةً فِي غَيْرِ صَلاَةٍ فَلاَ بَأْسَ حَيْثُ كَانَتْ.

---

[1] الکافی: ۲۹۸/۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲۳۱/۲ ح ۹۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۱/۵ ح ۶۰۹۳؛ الوافی: ۴۷۵/۷

[2] مراۃ العقول: ۳۷/۱۵؛ تفصیل الشریعہ: ۳۸۸/۱؛ شرح العروۃ: ۱۰۵/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶۱/۴؛ مصباح الفقیہ: ۵۲/۱۱؛ الانوار الحیریہ: ۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۴۳/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۴۸/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰۶/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳۵۴/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۲/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۸۲/۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۵؛ مہذب الاحکام: ۴۱۹/۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۸۶؛ فقہ الخلاف: ۲۴۵/۳؛ انوار الفقاھۃ: ۹۷/۲؛ مستند الشیعہ: ۴۱۴/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶۴/۲؛ مستمسک العروۃ: ۴۶۸/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲۳۰/۲ ح ۹۰۵؛ الاستبصار: ۳۹۸/۱ ح ۱۵۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۳/۵ ح ۶۱۰۰؛ الکافی: ۲۹۸/۳ ح ۴؛ الوافی: ۴۷۳/۷

[4] ملاذ الاخیار: ۲۴۵/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳۹۰/۱ و ۳۹۶/۲؛ منتہی المطلب: ۳۰۵/۴؛ مصباح الفقیہ: ۵۵/۱۱؛ روض الجنان: ۶۰۱/۲؛ مہذب الاحکام: ۴۲۸/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۴۲/۲؛ مصابیح الظلام: ۴۴/۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۶؛ بدایع البحوث: ۱۷۸/۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴۹۶/۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۲۹/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۵/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۴۳/۲؛ کشف اللثام: ۲۸۰/۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱۹۱/۲؛ مناھج الاخبار: ۵۵۹/۱

۞ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا مرد اس جگہ نماز پڑھ سکتا ہے جہاں اس کے آگے عورت نماز پڑھ رہی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دس ہاتھ سے زیادہ فاصلہ رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ اس کے دائیں یا بائیں جانب پڑھ رہی ہو تو بھی اتنا ہی فاصلہ رکھے اور اگر عورت اس کی پچھلی جانب پڑھ رہی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ وہ اس کے کپڑے کو بھی چھو رہی ہو یا بیٹھی ہو یا کھڑی ہو یا سوئی ہوئی ہو الغرض نماز نہ پڑھ رہی ہو تو پھر جہاں بھی ہو مرد نماز پڑھ سکتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{716} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحَجَّالِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الْمَرْأَةِ تُصَلِّي عِنْدَ الرَّجُلِ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا حَاجِزٌ فَلاَ بَأْسَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو مرد کے پاس نماز پڑھے (جبکہ وہ بھی نماز پڑھ رہا ہو) تو اگر ان کے درمیان کچھ حائل ہے (جیسے پردہ یا دیوار وغیرہ) تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{717} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ حِيطَانُهُ كِوَى كُلُّهُ قِبْلَتُهُ وَ جَانِبَاهُ وَ امْرَأَتُهُ تُصَلِّي حِيَالَهُ يَرَاهَا وَ لاَ تَرَاهُ قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک ایسی مسجد میں نماز پڑھتا ہے جس کی دیواروں میں ادھر ادھر اور رخ بقبلہ تمام روشندان موجود ہیں اور اس کی بیوی اس کی اگلی جانب

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۱ ح ۹۱۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۸۷؛ الوافی: ۷/۷۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۲۸ ح ۶۱۱۸

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۸؛ جواہر الکلام: ۸/۳۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۲۶۵؛ فقہ الخلاف: ۳/۱۷۲؛ الدر الباھر: ۶۰۷؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۵؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۶۵؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۴۹۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/۵۸؛ ریاض المسائل: ۳/۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۹ ح ۱۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۲۹ ح ۶۱۲۱؛ الوافی: ۷/۷۸۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۲۲؛ شرح العروۃ: ۱۳/۱۱۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۵۵؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۴۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۶۳؛ جامع المدارک: ۱/۲۹۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۶۷۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۸۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۷۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۱۲؛ الدر الباھر: ۶۰۸؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۱۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۵۷؛ جواہر الکلام: ۸/۳۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۳۵۲؛ فقہ الخلاف: ۳/۲۴۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۶

نماز پڑھ رہی ہے اور یہ اس کو دیکھ رہا ہے لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے (کیونکہ دیوار حائل ہے)[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{718} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُزَامِلُ الرَّجُلَ فِي الْمَحْمِلِ يُصَلِّيَانِ جَمِيعاً فَقَالَ لَا وَ لَكِنْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَإِذَا فَرَغَ صَلَّتِ الْمَرْأَةُ.

۞ محمد سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو مرد کے ساتھ ایک ہی محمل میں سوار ہے اور دونوں اکٹھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو (کیا کریں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ پہلے مرد پڑھے اور جب وہ فارغ ہو جائے تب عورت پڑھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{719} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع- عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَ أَمَامَهُ حِمَارٌ وَاقِفٌ قَالَ يَضَعُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ قَصَبَةً أَوْ عُوداً أَوْ شَيْئاً يُقِيمُهُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ يُصَلِّي فَلَا بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے سامنے ایک گدھا کھڑا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے اور اس کے درمیان کوئی سرکنڈا یا کوئی لکڑی رکھ دو یا کوئی اور چیز (جیسے چھڑی وغیرہ) درمیان میں کھڑی کر دے اور پھر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۳ ح ۱۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۲۹ ح ۶۱۲۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۱۳؛ جواہر الکلام: ۸/۱۲۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۸؛ شرح العروۃ: ۲/۱۷۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۰۶؛ فقہ الخلاف: ۳/۲۴۹؛ کشف اللثام: ۳/۱۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۷۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۲۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۶۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۳۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۴۰۴؛ روض الجنان: ۲/۵۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۵۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۲۲؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۳۲۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۱ ح ۹۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۳۱ ح ۶۱۲۵؛ الکافی: ۳/۲۹۸ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/۳۹۹ ح ۱۵۲۲؛ الوافی: ۷/۳۷۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۷۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۲۳؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۹۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/۱۲۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۱۸۲؛ مصابیح الاحکام: ۴/۳۶۹؛ الدر الباھر: ۷/۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۶۸؛ التعلیقہ علی العروۃ: ۲/۱۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۴۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۴؛ کشف اللثام: ۳/۲۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۵؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۵۱۱

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۴ ح ۷۵۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۷ ح ۳۷۲؛ قرب الاسناد: ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۳۲ ح ۶۱۲۷؛ الوافی: ۷/۴۶۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۱۵۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{720} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي اَلْمُرَادِيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَقْطَعُ اَلصَّلاَةَ شَيْءٌ كَلْبٌ وَ لاَ حِمَارٌ وَ لاَ اِمْرَأَةٌ وَ لَكِنِ اِسْتَتِرُوا بِشَيْءٍ فَإِنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ قَدْرَ ذِرَاعٍ رَافِعٌ مِنَ اَلْأَرْضِ فَقَدِ اِسْتَتَرْتَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی چیز (جو نمازی کے آگے سے گزرتی ہے) خواہ کتا ہو یا گدھا ہو یا عورت ہو نماز کو باطل نہیں کرتی مگر (بہتر ہے کہ) تم کسی نہ کسی چیز کو اپنے آگے رکھ کر پردہ پوشی کرو اگر چہ بقدر ایک ہاتھ سے زمین کی سطح سے بلند ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{721} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبِيَعِ وَ الْكَنَائِسِ وَ بُيُوتِ الْمَجُوسِ فَقَالَ رُشَّ وَ صَلِّ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں اور مجوسیوں کے گھروں میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی چھڑک دو اور پڑھو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{722} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَمْدَوَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ

---

[1] لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۶ ۳؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۰۸؛ غنایم الایام: ۲/۲۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۶ ۳؛ کشف اللثام: ۹/۲۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۶ ۳ ۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲ ۱۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱ ۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۵ ۲۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۸ ۴؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۴ ۴ ۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/۶ ۴ ۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۳۷ ۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷ ۳ح ۸ ۴ ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۸ ۴ح ۵۵۸۵؛ الوافی: ۲۰/۸۲۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۳ح ۷۷ ۳؛ علل الشرائع: ۲/۳۴۸

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۹؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۰۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۴

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۲ح ۸۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۳۸ح ۶۱۴۷؛ الکافی: ۳/۳۸۷ح ۱؛ الوافی: ۷/۴۵۴

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۲۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۴۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۲۷ ۳؛ سند العروۃ: ۲/۲۵۶؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۰؛ جواھر الکلام: ۸/۳۷۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳۸۱؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۴۴۸؛ المعالم الزلفیٰ: ۴۰۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۳۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۱۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۰۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۳۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۴؛ آیات الاحکام نجفی: ۴/۵۰۷؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۶ ۴؛ معالم الدین: ۲/۶۶۱؛ الدر الباھر: ۵۰۰؛ جامع المقاصد: ۲/۱۳۱؛ لوامع الاحکام: ۱۸۲؛ کتاب الصلاۃ طاھری: ۱۹۶

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع وَ سَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَنِ الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ وَ هُوَ فِي مَاءٍ يَخُوضُهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ إِنْ كَانَ فِي حَرْبٍ أَوْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلْيُومِ إِيمَاءً وَ إِنْ كَانَ فِي تِجَارَةٍ فَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَخُوضَ الْمَاءَ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَقْضِيهَا إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَاءِ وَ قَدْ ضَيَّعَ.

۞ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص پانی میں گھسا ہوا ہو اور نماز کا وقت داخل ہو جائے اور وہ خشک زمین پر نہ پڑھ سکتا ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو کسی (اسلامی) جنگ یا کسی اور فی سبیل اللہ کام کی انجام دہی کی وجہ سے اس پانی میں داخل ہوا ہے تو وہ اشارہ سے نماز پڑھے اور اگر کسی کاروبار کے سلسلے میں داخل ہوا ہے تو اسے نماز پڑھے بغیر پانی میں نہیں گھسنا چاہیے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اب وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے خود نماز کو ضائع کیا ہے لہٰذا جب باہر نکلے تو اس کی قضا کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{723} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُهُ الْمَطَرُ وَ هُوَ فِي مَوْضِعٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَسْجُدَ فِيهِ مِنَ الطِّينِ وَ لَا يَجِدُ مَوْضِعاً جَافّاً قَالَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ فَإِذَا رَكَعَ فَلْيَرْكَعْ كَمَا يَرْكَعُ إِذَا صَلَّى وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَلْيُومِ بِالسُّجُودِ إِيمَاءً وَ هُوَ قَائِمٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَ يَتَشَهَّدُ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ يُسَلِّمُ.

۞ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بارش میں اس طرح پھنس جائے کہ گیلی مٹی پر سجدہ نہ کر سکے اور خشک جگہ بھی میسر نہ ہو تو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: باقاعدہ نماز شروع کرے اور جب رکوع تک پہنچے تو رکوع بھی کرے اور جب اس سے سر اٹھائے تو اب سجدہ کے لئے وہیں کھڑے ہوئے اشارہ کرے پس اسی طرح کرتا رہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے اور تشہد و سلام بھی کھڑے ہوئے پڑھے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۲ح ۳۹۳ ۱۵ و ۳/ ۷ ۳۰ح ۹۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۴۱ح ۶۱۵۵؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۲ ۶۳ و ۵/ ۷ ۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۰۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۷۵ح ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۴۲ح ۶۱۵۸؛ السرائر: ۳/ ۶۰۳؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۱۰۱؛ تہذیب الاحکام؛ ۲/ ۳۱۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{724} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الطِّينِ الَّذِي لاَ يُسْجَدُ عَلَيْهِ مَا هُوَ قَالَ إِذَا غَرِقَ الْجَبْهَةُ وَلَمْ تَثْبُتْ عَلَى الْأَرْضِ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس گیلی مٹی کی حد کیا ہے جس پر سجدہ نہیں کیا جاسکتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب پیشانی اس میں دھنس جائے اور زمین کے اوپر قرار نہ پکڑے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{725} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الْقِيَامِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّفِّ مَا حَدُّهُ قَالَ إِقَامَةُ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِذَا قَعَدْتَ فَضَاقَ الْمَكَانُ فَتَقَدَّمْ أَوْ تَأَخَّرْ فَلاَ بَأْسَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ پیش نماز کے پیچھے صف کے اندر کھڑے ہونے کی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس قدر ممکن ہو قیام ہو اور اگر بیٹھتے وقت جگہ تنگ ہو تو تھوڑا سا آگے یا پیچھے ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۶۲۴و۵/۳۰۳؛ جواہر الکلام: ۸/۴۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۳۸؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۳۶۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۶۳۴؛ غنائم الایام: ۲/۶۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۵۴؛ مستمسک العروہ: ۵/۵۰۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۲۱؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۷۴؛ منیۃ الراغب: ۲۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۶۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۵۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۱۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۱۲؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۵۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/۱۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۰۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۴۳

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۲ح۱۲۶۷و۳۷۶ح۱۵۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۴۳ح۶۱۶۳؛ الکافی: ۳/۳۹۰ح۱۳؛ الوافی: ۷/۴۴۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۳۰۶

[3] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۹؛ الدر الباہر: ۶۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/۷۷۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۳۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۵۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۵۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۴۵۴؛ غنائم الایام: ۲/۶۱۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۰۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۸۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۲۴و۴۱۷؛ جواہر الکلام: ۸/۴۲۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۳۷

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۵ح۷۹۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۹۰ح۶۳۰۰؛ الوافی: ۸/۱۱۹۷؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۴۹و۸۹/۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{726} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يُصَلِّي عَلَى سَرِيرٍ مِنْ سَاجٍ وَيَسْجُدُ عَلَى السَّاجِ قَالَ نَعَمْ.

❂ ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی ساگوان (لکڑی) کی چار پائی پر اس طرح نماز پڑھ سکتا ہے کہ سجدہ بھی اسی لکڑی پر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{727} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ نَخْلَتَيْنِ قَالَ إِنْ كَانَ مُسْتَوِياً يَقْدِرُ عَلَى الصَّلاَةِ عَلَيْهِ فَلاَ بَأْسَ

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آدمی اس مچان پر نماز پڑھ سکتا ہے جو دو کھجوروں (درختوں) کے درمیان معلق ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس طرح ہموار ہو کہ یہ آرام سے اس پر نماز پڑھ سکے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{728} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۲۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۳۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۰؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۳۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۶

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۰ ح ۱۲۵۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۱ ح ۷۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۷۸ ح ۶۲۶۸ و ۶۴ ۳ ح ۶۸۰۴؛ الوافی: ۸/ ۷۴۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۱۶۷؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۱۶۴

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۵۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۳۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۳ ح ۱۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۷۸ ح ۶۲۶۷؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۹۳؛ الوافی: ۷/ ۴۵۳؛ قرب الاسناد: ۱۸۴

[5] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۱۴۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۹۱؛ جواہر الکلام: ۷/ ۴۳۲؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۸۶؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۴/ ۱۷۶؛ کشف اللثام: ۳/ ۱۵۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۲۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۰۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۴۱۵؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۱۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ الصلاۃ): ۲/ ۲۴۶؛ موسوعہ البرغانی: ۴/ ۲۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۱۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۱۷

فِي الْكَرْمِ وَفِيهِ حَمْلُهُ قَالَ لَا بَأْسَ وَعَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَأَمَامَهُ النَّخْلَةُ وَفِيهَا حَمْلُهَا قَالَ لَا بَأْسَ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی اس طرح نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ اس کے سامنے انگور کی بیل ہو جس پر پھل لگا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا (ہاں) کوئی حرج نہیں ہے

میں نے پوچھا: کیا آدمی اس طرح نماز پڑھ سکتا ہے کہ سامنے کھجور کا درخت ہو جس پر پھل لگا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

نیز حدیث 659 اور 660 کی طرف رجوع کیجئے۔

{729} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فی حدیث قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ فَقَالَ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ رَأَيْتُهُ فِي الْمَنَازِلِ الَّتِي فِي طَرِيقِ مَكَّةَ يَرُشُّ أَحْيَاناً مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ ثُمَّ يَسْجُدُ عَلَيْهِ رَطْباً كَمَا هُوَ وَ رُبَّمَا لَمْ يَرُشَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ طَيِّبٌ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو مکہ (اور مدینہ) کے (درمیاں واقع) مسافر خانوں میں اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ بعض اوقات پیشانی رکھنے والی جگہ پر پانی چھڑکتے تھے اور وہ جگہ ہنوز تر ہوتی تھی کہ آپ علیہ السلام وہاں سجدہ کرتے تھے اور بعض اوقات جب دیکھتے کہ وہ جگہ صاف ستھری ہے تو وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن ہے[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۳ح ۷۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۷۹ح ۶۲۷۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۶؛ قرب الاسناد: ۱۸۸؛ الوافی: ۷/۴۶۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۹۵

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۵۶؛ غنایم الایام: ۲/۲۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ کشف اللثام: ۹/۲۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۴۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۴۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۲۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/۴۶۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۳۷۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۷؛ العمل الابقی: ۱/۲۳۹؛ لوامع الاحکام: ۱۰۱

[3] الکافی: ۳/۳۸۸ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۳ح ۷۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۵۴ح ۶۱۹۷؛ الوافی: ۷/۴۴۶

[4] بحوث فی شرح العروۃ: ۴/۶۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۱۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۶؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۳۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۶۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۵۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۰۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۹۳؛ الدر الباھر: ۶۱۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۳۳؛ مصابیح الاحکام: ۴/۳۷۹؛

[5] مختلف الشیعہ: ۲/۱۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۹۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۹۱

﴿وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے﴾

{730} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا انْصَرَفَ الْإِمَامُ فَلاَ يُصَلِّي فِي مَقَامِهِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَنْحَرِفَ عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پیش نماز نماز پڑھ چکے تو پھر اس مقام پر دو رکعت نماز بھی نہ پڑھے یہاں تک کہ (اس کے ادھر ادھر) دوسری جگہ پر چلا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{731} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمُوتُ فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ تَغِيبُ عَنْهُ فِيهَا بَوَاكِيهِ إِلاَّ بَكَتْهُ بِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهَا وَ بَكَتْهُ أَثْوَابُهُ وَ بَكَتْهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الَّتِي كَانَتْ يَصْعَدُ فِيهَا عَمَلُهُ وَ بَكَاهُ الْمَلَكَانِ الْمُوَكَّلاَنِ بِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی بندۂ مومن غربت (مسافرت) کے عالم میں مرجائے اور اس پر کوئی رونے والا نہ ہو تو اس پرزمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر وہ خدا کی عبادت کیا کرتا تھا اور اس پر آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے اس کے اعمال بلند ہوتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

یعنی نماز اور دیگر عبادات کے لئے مختلف جگہ کو منتخب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

{732} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى فِي

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۳ ح ۱۴۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۸۶ ح ۶۲۸۷؛ الوافی: ۸/۱۲۶۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۸۴ ح ۸۴۴

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۳۵؛ غنایم الایام: ۳/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۳۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۳۳۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۰۰

[3] من لایحضرۂ الفقیہ: ۲/۲۹۹ ح ۸۸۹؛ المھاسن: ۲/۳۰۷؛ کتاب المومن: ۳۶؛ اعلام الدین: ۴۳۹؛ ۴۳۹؛ بحار الانوار: ۲۴/۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۸۷ ح ۶۲۹۲؛ عوالی اللئالی: ۴/۳۰؛ الوافی: ۲۴/۲۷۲

[4] لوامع صاحبقرانی: ۷/۴۳۷؛ روضۃ المتقین: ۴/۲۷۴

اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ صَلاَةً مَكْتُوبَةً قَبِلَ اَللَّهُ بِهَا مِنْهُ كُلَّ صَلاَةٍ صَلاَّهَا مُنْذُ يَوْمَ وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَلصَّلاَةُ وَ كُلَّ صَلاَةٍ يُصَلِّيهَا إِلَى أَنْ يَمُوتَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مسجد الحرام میں ایک فرض نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام نمازیں قبول کرے گا جو اس نے اپنے اوپر نماز کے واجب ہونے سے لے کر آج تک پڑھی ہیں اور وہ بھی قبول کرے گا جو آج کے بعد اپنی وفات تک پڑھے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{733} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ اَلْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ وَ قَالَ بَيْتُ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ مَا بَيْنَ اَلْبَيْتِ اَلَّذِي فِيهِ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى اَلْبَابِ اَلَّذِي يُحَاذِي اَلزُّقَاقَ إِلَى اَلْبَقِيعِ قَالَ فَلَوْ دَخَلْتَ مِنْ ذَلِكَ اَلْبَابِ وَ اَلْحَائِطُ مَكَانَهُ أَصَابَ مَنْكِبَكَ اَلْأَيْسَرَ ثُمَّ سَمَّى سَائِرَ اَلْبُيُوتِ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِي تَعْدِلُ أَلْفَ صَلاَةٍ فِي غَيْرِهِ إِلاَّ اَلْمَسْجِدَ اَلْحَرَامَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

✪ معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میرے گھر (یعنی میری قبر) اور میرے منبر کے درمیان ریاض الجنۃ (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (فرمایا ہے)

پھر فرمایا: علی علیہ السلام و بتول علیہا السلام کا گھر جو اُس گھر کے درمیان ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں وہ اس دروازہ کے درمیان ہے جو بقیع کی جانب زقاق کے بالمقابل ہے۔

پھر فرمایا: اگر تم اس دروازہ سے داخل ہو اور دیوار اپنی جگہ موجود ہو تو وہ تمہارے بائیں کاندھے کو لگے گی۔ پھر آپ علیہ السلام نے کئی گھروں کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز کسی دوسری جگہ ایک ہزار نماز کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ وہ (میری مسجد سے) افضل ہے۔ [3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۲۸/۱ ح ۶۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۰/۵ ح ۶۵۱۶؛ الوافی: ۴۷/۱۲

[2] معتصم الشیعہ: ۲۵۹/۲؛ التہذیب فی مناسک العمرۃ: ۳۵۱/۳؛ تنقیح مبانی الحج: ۴۰۰/۳؛ مصابیح الظلام: ۲۳/۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱۰۰/۱

[3] الکافی: ۵۵۵/۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/۶ ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۹/۵ ح ۶۵۴۳؛ الوافی: ۱۳۶۲/۱۴؛ عوالم العلوم: ۴۷۷/۱؛ بحارالانوار: ۱۹۳/۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{734} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الصَّلاَةُ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَفْضَلُ أَوْ فِي الرَّوْضَةِ قَالَ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ .

❁ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بتول علیہا السلام کے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا روضہ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بتول علیہا السلام کے گھر میں (افضل ہے)۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح [3] یا موثق ہے [4]

{735} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ غَدِيرِ خُمٍّ بِالنَّهَارِ وَ أَنَا مُسَافِرٌ فَقَالَ صَلِّ فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ فَضْلاً وَ قَدْ كَانَ أَبِي يَأْمُرُ بِذَلِكَ .

❁ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سفر کی حالت میں غدیر خم کی مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں نماز پڑھا کرو کیونکہ اس میں بڑی فضیلت ہے اور میرے والد بزرگوار (امام جعفر صادق علیہ السلام) اس کا حکم دیا کرتے تھے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۶۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/ ۵۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۲۳؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۱۷۴؛ این قبر فاطمہؑ: ۱۶۳؛ ابواب الجنان: ۹۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۷/ ۴۱۷؛ مشاھدنا وقبور اھل البیتؑ: ۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۷۰۷؛ الموسوعہ الکبریٰ عن فاطمۃ الزہراؑ: ۸۹/۱۶

[2] الکافی: ۴/ ۵۵۶ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۸ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۸۴ ح ۶۵۶۰؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۶۵؛ بحار الانوار: ۹۷/ ۱۹۳

[3] ابواب الجنان: ۹۱؛ این قبر فاطمہؑ: ۱۳

[4] مراۃ العقول: ۲۶۹/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۲۳؛ بحوث فی القواعد: ۴/ ۲۷۴؛ اتمام المسافر: ۹۰؛ الشعائر الحسینیہ: ۳/ ۷۰

[5] الکافی: ۴/ ۵۶۶ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۵۵۹ ح ۱۵۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۱۸ ح ۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۸۷ ح ۶۵۶۷ و ۱۴/ ۴۷۴ ح ۱۹۴۱۸؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۴۵

[6] مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۸۳؛ روضۃ المتقین: ۵/ ۳۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/ ۴۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۴۶؛ ابواب الجنان: ۱۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۷/ ۴۰۶؛ اتمام المسافر: ۵۶؛ منتہی المطلب: ۱۳/ ۲۷۳؛ بحوث فی القواعد: ۴/ ۴۵۰؛ الشعائر الحسینیہ: ۳/ ۷۴

{736} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ٱلثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْمَسَاجِدُ ٱلْأَرْبَعَةُ ٱلْمَسْجِدُ ٱلْحَرَامُ وَ مَسْجِدُ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَسْجِدُ بَيْتِ ٱلْمَقْدِسِ وَ مَسْجِدُ ٱلْكُوفَةِ يَا أَبَا حَمْزَةَ ٱلْفَرِيضَةُ فِيهَا تَعْدِلُ حَجَّةً وَ ٱلنَّافِلَةُ تَعْدِلُ عُمْرَةً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار مساجد یعنی مسجد الحرام، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مسجد بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) اور مسجد کوفہ ایسی ہیں کہ اے ابوحمزہ! ان میں ایک نماز فریضہ کا پڑھنا ایک حج کے برابر اور ایک نافلہ پڑھنا ایک عمرہ کے برابر ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{737} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: صَلِّ فِي مَسْجِدِ ٱلْخَيْفِ وَ هُوَ مَسْجِدُ مِنًى وَ كَانَ مَسْجِدُ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى عَهْدِهِ عِنْدَ ٱلْمَنَارَةِ ٱلَّتِي فِي وَسَطِ ٱلْمَسْجِدِ وَ فَوْقَهَا إِلَى ٱلْقِبْلَةِ نَحْواً مِنْ ثَلاَثِينَ ذِرَاعاً وَ عَنْ يَمِينِهَا وَ عَنْ يَسَارِهَا وَ خَلْفِهَا نَحْواً مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ فَتَحَرَّ ذَلِكَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ مُصَلاَّكَ فِيهِ فَافْعَلْ فَإِنَّهُ قَدْ صَلَّى فِيهِ أَلْفُ نَبِيٍّ وَ إِنَّمَا سُمِّيَ ٱلْخَيْفَ لِأَنَّهُ مُرْتَفِعٌ عَنِ ٱلْوَادِي وَ مَا ارْتَفَعَ عَنْهُ يُسَمَّى خَيْفاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسجد خیف میں نماز پڑھو اور یہی منیٰ والی مسجد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں یہ مسجد اس منارے کے پاس تھی جو وسط مسجد میں ہے اور اس کے اوپر (آگے) قریباً تیس ہاتھ تک اور اتنی ہی مقدار اس کے دائیں بائیں اور پچھلی جانب تھی پس اسی مقدار کو تلاش کرو اور ہو سکے تو اپنا مصلیٰ یہاں قرار دو تو ضرور ایسا کرو کیونکہ یہاں ایک ہزار نبی نے نماز پڑھی ہے اور اس کا نام خیف اس لئے رکھا گیا کہ یہ وادی سے بلند ہے اور جو جگہ وادی سے بلند ہو اسے خیف کہا جاتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن کالصحیح یا حسن ہے[5]

{738} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ عَنْ صَفْوَانَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: لاَ تَدَعْ إِتْيَانَ ٱلْمَشَاهِدِ كُلِّهَا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۲۲۹ ح ۶۸۳؛ وسائل الشیعہ :۵/۲۸۹ ح ۶۵۷۲؛ الوافی: ۱۴/۱۴۴۸؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۱۸۱

[2] روضۃ المتقین: ۲۰/۴۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۱۴

[3] الکافی: ۴/۵۱۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۷۴ ح ؛ الوافی: ۱۴/۱۲۶۵؛ وسائل الشیعہ :۵/۲۶۸ ح ۶۵۱۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۱۴۹ ح ۶۹

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۲۱۱؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۹۲

[5] الحدائق الناضرۃ: ۱۷/۴۱۸؛ کشف اللثام: ۶/۲۷۸؛ ھدی المتقین: ۱۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷۰۸؛ مناسک الحج والعمرۃ گرامی: ۲۵۶؛ مناسک الحج والعمرۃ یعقوبی: ۳۰۱

مَسْجِدِ قُبَاءَ فَإِنَّهُ اَلْمَسْجِدُ اَلَّذِي أُسِّسَ عَلَى اَلتَّقْوىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ وَ مَشْرَبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ مَسْجِدِ اَلْفَضِيخِ وَ قُبُورِ اَلشُّهَدَاءِ وَ مَسْجِدِ اَلْأَحْزَابِ وَ هُوَ مَسْجِدُ اَلْفَتْحِ

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمام مشاہد (ومساجد) میں جانا ترک نہ کرو جیسے مسجد قبا کیونکہ یہ وہ مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھا گیا ہے، مشربہ ام ابراہیم، مسجد فضیخ، شہداء کی قبور اور مسجد الاحزاب جو کہ مسجد فتح ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{739} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أُنَاساً كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ أَبْطَئُوا عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَيُوشِكُ قَوْمٌ يَدَعُونَ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ نَأْمُرَ بِحَطَبٍ فَيُوضَعَ عَلَى أَبْوَابِهِمْ فَتُوقَدَ عَلَيْهِمْ نَارٌ فَتُحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں کچھ لوگ تھے جنہوں نے مسجد میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں سستی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ ایک گروہ مسجد میں نماز پڑھنا ترک کردے اور ہم حکم دیں اور ان کے دروازوں پر لکڑیاں جمع کرکے ان کو آگ لگادی جائے اور اس طرح ان کے مکان جلادیئے جائیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے:

{740} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي أَعْطَانِ اَلْإِبِلِ فَقَالَ إِنْ تَخَوَّفْتَ اَلضَّيْعَةَ عَلَى مَتَاعِكَ فَاكْنُسْهُ وَ اِنْضِحْهُ وَ لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي مَرَابِضِ اَلْغَنَمِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں

---

[1] الکافی: ۴/۵۶۰ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۷ح۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۸۵ح۶۵۶۲؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۰۸؛ کامل الزیارات: ۲۴؛ الوافی: ۱۴/۱۳۸۵؛ بحارالانوار: ۹۷/۲۱۴

[2] منتھی المطلب: ۱۳/۲۷۲؛ جواہرالکلام: ۲۰/۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۸۳؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۷۵؛ ملاذالاخیار: ۹/۴۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۵۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵ح۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۹۴ح۶۳۱۱؛ الوافی: ۸/۱۱۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۶۳

[4] ملاذالاخیار: ۴/۶۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۶۹؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۲۳۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۵۵

پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مال ومتاع کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہاں جھاڑو دے کر اور پانی چھڑک کر پڑھی جاسکتی ہے اور بھیڑ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{741} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلْأَوَّلِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا ظَهَرَ ٱلنَّزُّ مِنْ خَلْفِ ٱلْكَنِيفِ وَهُوَ فِي ٱلْقِبْلَةِ يَسْتُرُهُ بِشَيْءٍ.

۞ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر پائخانہ کی غلاظت بہہ رہی ہو اور وہ ہو بھی قبلہ کی طرف تو اسے کسی چیز سے ڈھانپ دے (تب نماز پڑھے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{742} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ تُكْرَهُ فِي ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ مِنَ ٱلطَّرِيقِ ٱلْبَيْدَاءِ وَ هِيَ ذَاتُ ٱلْجَيْشِ وَ ذَاتِ ٱلصَّلاَصِلِ وَ ضَجْنَانَ قَالَ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلَّى بَيْنَ ٱلظَّوَاهِرِ وَ هِيَ ٱلْجَوَادُّ جَوَادُّ ٱلطَّرِيقِ وَيُكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى فِي ٱلْجَوَادِّ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: راستہ میں تین مقامات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے: البیداء اور یہ لشکر کی گزرگاہ ہے، ذات الصلاصل (یعنی گرم اور سخت جگہ میں) اور ضجنان (مکہ کے پہاڑی علاقے) پر۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: کھلے مقام میں اگر گزرگاہ ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر گزرگاہ تنگ ہو (جیسے شارع عام) تو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۸۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۰ ح ۸۶۸؛ الاستبصار: ۱/۳۹۵ ح ۱۵۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۴۴ ح ۶۱۶۵؛ الوافی: ۷/۴۴۹

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۲۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۲۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۰۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۸؛ منتھی المطلب: ۴/۳۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۵۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۳۶؛ کشف اللثام: ۳/۲۹۴؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۳۹۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۴۷؛ جواھر الکلام: ۸/۳۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۹۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۷ ح ۸۴۷؛ الاصول الستۃ عشر: ۳۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۹ ح ۵۲۶۱ و ۵/۱۴۶ ح ۶۱۷۱؛ الوافی: ۷/۴۵۷؛ مستدرک الوسائل: ۳/۱۸۵ ح ۳۳۱۴

[4] لوامع صاحبقرانی: ۳/۴۹۱

[5] الکافی: ۳/۳۸۹ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۵ ح ۱۴۷۵؛ الوافی: ۷/۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۵۵ ح ۶۲۰۰ و ۵/۱۵۶ ح ۶۲۰۲؛ بحار الانوار: ۹۶/۳۵۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{743} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لاَ تُصَلِّ عَلَى الْجَادَّةِ وَاعْتَزِلْ عَلَى جَانِبَيْهَا.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفر میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کھلے رستے پر نہ پڑھو البتہ اس کے دونوں کناروں پر پڑھو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{744} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُرِهَ الصَّلاَةُ فِي السَّبَخَةِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَكَاناً لَيِّناً تَقَعُ عَلَيْهِ الْجَبْهَةُ مُسْتَوِيَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شورے والی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ ایسی نرم جگہ ہو کہ جہاں با آسانی پیشانی قرار پکڑ جائے (تو پھر کوئی حرج نہیں)۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{745} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُصَلِّ فِي بَيْتٍ فِيهِ خَمْرٌ أَوْ مُسْكِرٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس گھر میں نماز نہ پڑھو جس میں شراب یا کوئی نشہ آور چیز موجود ہو۔ [6]

---

[1] مراۃ العقول:۱۵/ ۲۹۳؛ ملاذ الاخیار:۴ /۶۱۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲ /۲۴۵؛غنائم الایام:۲ /۲۲۲؛الدرالباھر:۶۱۴؛ فقہ الصادقؑ :۶ /۱۹۳؛موسوعہ البرغانی:۶/۱۴؛ریاض المسائل:۳/۳۴۳؛بہجۃ الفقیہ :۵۰۵؛مستند الشیعہ :۴/۵۰۵؛جواھر الکلام:۸/۳۰۷؛معتصم الشیعہ :۲/۲۴۷

[2] تہذیب الاحکام:۲/۲۲۱ح۸۶۹؛وسائل الشیعہ :۵/۱۴۸ح۶۱۷۷؛الوافی:۷/۴۴۹

[3] ینابیع الاحکام:۳/۶۸۳؛ مجمع الفائدۃ:۲/۱۳۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۴۵؛الزبدۃ الفقہیہ :۲/۱۰۸؛ جامع المدارک:۱/۲۹۷؛ مصابیح الظلام:۶/۷۰؛الحدائق الناضرۃ:۷/۲۰۹؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۳/ ۱۹۳؛التعلیقات علی شرح اللمعہ :۲۲۰؛موسوعہ البرغانی:۶/۴۵؛ ملاذ الاخیار:۴/۲۱۹؛ منتھی المطلب:۴/۳۲۹؛شرح العروۃ:۱۳/ ۱۹۳؛ مدارک الاحکام:۱۳/۲۳۳؛معتصم الشیعہ :۲/۲۴۷؛مصباح الفقیہ :۱۱/۱۴۲

[4] من لا یحضرہٗ الفقیہ :۱/ ۲۴۳ح۷۲۹؛ الکافی:۳/ ۳۸۸ح۵؛ الوافی:۷/ ۴۴۷؛ وسائل الشیعہ :۵/ ۱۵۰ح۶۱۸۳؛ بحارالانوار:۸۰/ ۳۱۸؛علل الشرائع:۲/۳۲۷

[5] لوامع صاحبقرانی:۳/ ۲۹۳؛ مصباح الفقیہ :۱۱/۱۰۱؛ موسوعہ البرغانی:۵/۳۹۷؛ فقہ الصادقؑ :۴/۲۵۹؛ ذخیرۃ المعاد:۲/ ۲۴۴؛ مصابیح الظلام:۶/۲۷؛مستند الشیعہ :۴/۴۳۰؛الزبدۃ الفقہیہ :۲/۱۰۶؛ ریاض المسائل:۳/۲۶؛الحدائق الناضرۃ:۷/۲۱۰؛ ینابیع الاحکام:۶/۸۱

[6] الکافی:۳/۳۹۲ح۲۴؛تہذیب الاحکام:۲/۲۲۰ح۸۶۴و۳۷۷ح۱۵۶۸؛وسائل الشیعہ :۵/۱۵۳ح۶۱۹۴؛الوافی:۷/۴۵۹؛الاستبصار:۱/۱۸۹ح۶۶۰

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{746} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي بَيْنَ الْقُبُورِ قَالَ لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقُبُورِ إِذَا صَلَّى عَشَرَةَ أَذْرُعٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ يُصَلِّي إِنْ شَاءَ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قبروں کے درمیان نماز پڑھتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اپنے چاروں طرف اپنے اور قبروں کے درمیان دس دس ہاتھ کا فاصلہ رکھے پھر چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{747} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: لاَ تُصَلِّ فِي مَرَابِطِ الْخَيْلِ وَ الْبِغَالِ وَ الْحَمِيرِ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے اصطبل میں نماز نہ پڑھو۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

{748} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمْيَرِيُّ

[1] ریاض المسائل: ۳/۳۲؛ مہذب الاحکام: ۱۶/۵۱؛ مجمع فقہ الجواھر: ۳/۵۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۰؛ العروۃ الوثقیٰ والتعلیقات یزدی: ۶/۵۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۳۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۳۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۴۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۲۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۷؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/۲۱۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۴۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۵۶

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۷ح ۸۹۶؛ الکافی: ۳/۳۹۰ح ۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۹۷ح ۱۵۱۳؛ الوافی: ۷/۴۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۵۹ح ۶۲۱۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۳۰۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۹۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۶۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۰۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۲؛ جواھر الکلام: ۸/۳۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۶؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۵۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۳۴؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۴۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۰۰

[4] الکافی: ۳/۳۸۸ح ۳؛ الوافی: ۷/۴۴۹ح ۶۳۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۴۵

[5] مراۃ العقول: ۱۵/۲۸۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۷۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۲

قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى اَلْفَقِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَزُورُ قُبُورَ اَلْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى اَلْقَبْرِ أَمْ لاَ وَ هَلْ يَجُوزُ لِمَنْ صَلَّى عِنْدَ قُبُورِهِمْ أَنْ يَقُومَ وَرَاءَ اَلْقَبْرِ وَ يَجْعَلَ اَلْقَبْرَ قِبْلَةً وَ يَقُومَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَ رِجْلَيْهِ وَ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَقَدَّمَ اَلْقَبْرَ وَ يُصَلِّيَ وَ يَجْعَلَهُ خَلْفَهُ أَمْ لاَ فَأَجَابَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَرَأْتُ اَلتَّوْقِيعَ وَ مِنْهُ نَسَخْتُ أَمَّا اَلسُّجُودُ عَلَى اَلْقَبْرِ فَلاَ يَجُوزُ فِي نَافِلَةٍ وَ لاَ فَرِيضَةٍ وَ لاَ زِيَارَةٍ بَلْ يَضَعُ خَدَّهُ اَلْأَيْمَنَ عَلَى اَلْقَبْرِ وَ أَمَّا اَلصَّلاَةُ فَإِنَّهَا خَلْفَهُ يَجْعَلُهُ اَلْأَمَامَ وَ لاَ يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِأَنَّ اَلْإِمَامَ لاَ يُتَقَدَّمُ وَ يُصَلِّي عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ.

❂ محمد بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ میں نے فقیہ (امام زمانہ علیہ السلام) کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک شخص آئمہ طاہرین علیہ السلام کے قبور مقدسہ کی زیارت کرتا ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر کے اوپر سجدہ کرے یا نہیں اور جو شخص ان کے قبور مقدسہ کے پاس نماز پڑھے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبلہ کو جانب قبلہ قرار دے اور قبر کے سرہانے یا پائنتی کی جانب کھڑا ہو اور کیا یہ جائز ہے کہ قبر سے آگے بڑھ کر اس طرح نماز پڑھے کہ قبر اس کی پس پشت ہو یا نہیں؟

امام علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ میں نے خود پڑھا اور اسی سے نقل کیا جو یہ تھا کہ ''جہاں تک قبر پر سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو وہ ہرگز جائز نہیں ہے نہ نماز نافلہ میں نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں۔ ہاں البتہ دایاں رخسار قبر پر رکھ سکتا ہے اور جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو وہ قبر کو آگے قرار دے کر اس کے پیچھے پڑھی جائے اور اس سے آگے بڑھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ امام علیہ السلام سے آگے بڑھنا جائز نہیں ہے اور قبر کے دائیں اور بائیں جانب بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

احتجاج طبرسی کی روایت میں دائیں بائیں جانب بھی نہ پڑھنے کا حکم ہے کہ امام علیہ السلام کی برابری بھی نہیں کی جا سکتی تو ممکن ہے کہ یہ فضیلت پر یا کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{749} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ

---

[1] تہذیب الاحکام:۲ /۲۲۸ح ۸۹۸؛ الاحتجاج:۲ /۴۸۷؛ وسائل الشیعہ :۵ /۱۶۰ح ۶۲۲۰؛ الوافی:۷ /۴۵۱؛ بحارالانوار:۵۳ /۱۶۲و ۸۰ /۳۱۵و ۱۲۸/۹۷؛ ہدایۃ الامہ:۲/۱۷۰

[2] غنایم الایام:۲/۲۲۰؛ فقہ الصادقؑ:۴/۲۵۶؛ ریاض المسائل:۳/۲۸؛ مصابیح الظلام:۶/۵۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۱/۲۶۱؛ بحوث فی القواعد: ۴ /۴۹۰؛ الشعائر الحسینیہ:۳ /۶۲۸؛ الدر الباہر:۶۱۲؛ مستمسک العروۃ:۵ /۴۶۲؛ مہذب الاحکام:۵ /۴۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۵۸۳؛ موسوعہ البرغانی:۶/۲۳؛ بہجۃ الفقیہ بہجت:۵۰۲؛ الحدائق الناضرۃ:۷/۲۱۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۴۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۱۰۱؛ اتمام المسافر:۱۰۹؛ مستند الشیعہ:۴/۴۳۸

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ بَيْنَ يَدَيْهِ مُصْحَفٌ مَفْتُوحٌ فِي قِبْلَتِهِ قَالَ لاَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِي غِلاَفٍ قَالَ نَعَمْ وَ قَالَ لاَ يُصَلِّي اَلرَّجُلُ وَ فِي قِبْلَتِهِ نَارٌ أَوْ حَدِيدٌ قُلْتُ أَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِجْمَرَةُ شَبَهٍ قَالَ نَعَمْ فَإِنْ كَانَ فِيهَا نَارٌ فَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُنَحِّيَهَا عَنْ قِبْلَتِهِ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ بَيْنَ يَدَيْهِ قِنْدِيلٌ مُعَلَّقٌ وَ فِيهِ نَارٌ إِلاَّ أَنَّهُ بِحِيَالِهِ قَالَ إِذَا اِرْتَفَعَ كَانَ شَرّاً لاَ يُصَلِّي بِحِيَالِهِ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز پڑھتا ہو اور اس کے سامنے بجانب قبلہ مصحف (قرآن) کھلا ہوا موجود ہو تو نماز نہ پڑھے۔

میں نے عرض کیا: اگر (قرآن) غلاف میں ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کوئی حرج نہیں ہے)

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی کے سامنے آگ یا لوہا موجود ہو تو نماز نہ پڑھے۔

میں نے پوچھا: ایک آدمی نماز پڑھتا ہے اور اس کے آگے (خالی) انگیٹھی رکھی ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (پڑھ سکتا ہے) لیکن اگر اس میں آگ ہو تو پھر اس وقت تک نہ پڑھے جب تک اسے سامنے سے ہٹا نہ دے۔

میں نے پوچھا: اگر نمازی کے سامنے قندیل لٹک رہی ہو اور اس میں آگ بھی ہو تو کیا اس کے بالمقابل پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آگ بلند ہو تو تو سامنے نماز نہ پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{750} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلسُّجُودِ عَلَى اَلثَّلْجِ فَقَالَ لاَ تَسْجُدْ فِي اَلسَّبَخَةِ وَ لاَ عَلَى اَلثَّلْجِ.

۞ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے برف پر سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: شورہ والی زمین اور برف پر سجدہ نہ کرو۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۵ ح ۸۸۸؛ الکافی: ۳/۳۹۰ ح ۱۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۴ ح ۷۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۶۳ ح ۶۲۲۷؛ الوافی: ۷/۴۶۰؛ الاستبصار: ۱/۳۹۶ ح ۱۵۱۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۴۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۵۹؛ جواہر الکلام: ۸/۳۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۴۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۹۹؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۲۹۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۸۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۲؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۴۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۰ ح ۱۲۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۶۴ ح ۶۲۳۰ و ۵۸۳ ح ۶۷۸۷؛ الوافی: ۸/۷۴۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{751} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى اَلثَّلْجِ قَالَ لاَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَلْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ وَ صَلَّى عَلَيْهِ.

ہشام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی برف پر نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور اگر زمین پر پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو (برف پر) اپنا کپڑا بچھائے اور اس پر نماز پڑھے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{752} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلدَّارِ وَ اَلْحُجْرَةِ فِيهَا اَلتَّمَاثِيلُ أَ يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ لاَ تُصَلِّ فِيهَا وَ فِيهَا شَيْءٌ يَسْتَقْبِلُكَ إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَ بُدّاً فَتَقْطَعَ رُءُوسَهَا وَ إِلاَّ فَلاَ تُصَلِّ فِيهَا.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جس گھر اور کمرے میں تصویریں ہوں کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں نماز نہ پڑھو جبکہ وہ تمہارے قبلہ کی طرف (سامنے) ہوں اور اگر کوئی چارہ کار نہ ہو تو ان کے سر توڑ کر (ان کو ناقص بنا دو پھر) پڑھو ورنہ وہاں نہ پڑھو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

قول مؤلف:

---

[1] مدارک العروۃ: ۲۶/۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۴۵۸/۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۸/۳۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۱۲/۷؛ مجمع الفائدۃ: ۱۲۱/۱

[2] مستطرفات السرائر ابن ادریس: ۶۰۳/۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۲/۵ ح ۶۱۵۹؛ الوافی: ۱۰۵۱/۸؛ تہذیب الحکام: ۳۱۲/۲ ح ۱۲۶۶؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۸۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۵۵/۲

[3] کشف اللثام: ۲۹۹/۳؛ الدر الباھر: ۶۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۵۰۸/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۸۴/۴؛ مہذب الاحکام: ۴۵۸/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۴۵۷/۷

[4] الکافی: ۳۹۱/۳ ح ۱۶ ... الکافی: ۶/۵۲۵ ح ۹؛ المحاسن: ۶۲۰/۲؛ قرب الاسناد: ۱۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۲/۴ ح ۵۶۶۲ و ۱۷۱/۵ ح ۶۲۴۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۴۹؛ الوافی: ۴۶۳/۷؛ بحار الانوار: ۲۸۸/۸۰؛ ھدایۃ الامہ: ۱۶۴/۲

[5] مراۃ العقول: ۴۴۰/۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۵۳/۱؛ جواہر الکلام: ۳۸۵/۸؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۲۸۹/۱؛ مفتاح الکرامہ: ۴۹/۴؛ کشف اللثام: ۳۱۱/۳؛ المکاسب مامقانی: ۴۸/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱۲۵/۵

نیز حدیث نمبر 701 ملاحظہ کیجئے جس میں ذکر ہوا ہے کہ تصویروں پر کپڑا ڈال دو۔ لہٰذا جس طریقے پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{753} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي بَيْتِ الْحَمَّامِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ نَظِيفاً فَلاَ بَأْسَ يَعْنِي الْمَسْلَخَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حمام میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر جگہ صاف ستھری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے یعنی مسلخ میں (جہاں کپڑے تبدیل کئے جاتے ہیں)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{754} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الْبَيْتِ وَالدَّارِ لاَ تُصِيبُهُمَا الشَّمْسُ وَيُصِيبُهُمَا الْبَوْلُ وَيُغْتَسَلُ فِيهِمَا مِنَ الْجَنَابَةِ أَيُصَلَّى فِيهِمَا إِذَا جَفَّا قَالَ نَعَمْ

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس حجرہ اور گھر کے متعلق پوچھا کہ جس میں سورج کی کرنیں نہیں پہنچتیں اور اس میں پیشاب بھی کیا جاتا ہے اور اس میں لوگ غسل بھی کرتے ہیں تو اگر وہ خشک ہو تو کیا اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۴۲ ح ۷۲۷؛ وسائل الشیعہ :۵/۱۷۶ ح ۶۲۶۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ :۲۲۲؛ الوافی :۷/۴۴۹؛ بحارالانوار :۸۰/۳۰۶؛ تہذیب الاحکام :۲/۳۷۴ ح ۱۵۵۴

[2] لوامع صاحبقرانی :۳/۲۸۸؛ شرح العروۃ :۱۳/۱۸۵؛ مصابیح الظلام :۶/۴۷؛ غنایم الایام :۲/۲۲۶؛ فقہ الصادقؑ :۶/۱۹۱؛ ذخیرۃ المعاد :۲/۲۴۴؛ وسائل العباد :۱/۴۰۱؛ مستند الشیعہ :۴/۴۲۸؛ مستمسک العروۃ :۵/۵۱۶؛ ریاض المسائل :۳/۲۴؛ مدارک الاحکام :۳/۲۲۷؛ الحدائق الناضرۃ :۷/۱۹۹؛ جواھر الکلام :۸/۳۳۹؛ مصباح الفقیہ :۱۱/۹۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۴۵ ح ۷۳۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ :۲۲۱؛ وسائل الشیعہ :۳/۴۵۳ ح ۴۱۵۳؛ الوافی :۶/۲۳۳؛ بحارالانوار :۸۰/۲۸۵

[4] روضۃ المتقین :۲/۱۱۸؛ لوامع صاحبقرانی :۳/۳۰۲؛ سند العروۃ :۲/۳۱۰؛ مدارک الاحکام :۳/۲۲۶؛ تفصیل الشریعہ :۵/۲۴؛ موسوعہ البرغانی :۵/۲۹۵؛ بحوث فی القواعد :۳/۱۴۰؛ الدر الباھر :۶۰۹؛ دلیل العروۃ :۲/۴۳۱؛ مصابیح الظلام :۶/۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ :۲/۶۶؛ جواھر الکلام :۶/۲۶۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ) :۴/۲۸؛ کشف اللثام :۳/۲۸۷؛ مصباح الہدیٰ :۲/۲۹۱؛ بہجۃ الفقیہ بہجت :۴۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ) :۹/۴۷؛ مہذب الاحکام :۵/۴۱۷؛ مستمسک العروۃ :۱/۴۹۱؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام :۲/۲۶۹؛ ذخیرۃ المعاد :۲/۲۳۹؛ ریاض المسائل :۳/۱۸؛ وسائل العباد :۱/۴۰۱

اس موضوع کی بعض احادیث نجاسات ومطہرات وغیرہ کے ابواب میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی۔انشاءاللہ۔

﴿مسجد کے احکام﴾

{755} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِداً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَمَرَّ بِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَ قَدْ سَوَّيْتُ بِأَحْجَارٍ مَسْجِداً فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ هَذَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ.

۞ ابوعبیدہ الحزاُ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں امام جعفر صادق علیہ السلام میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نے چند پتھر اوپر تلے جوڑ کی چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی پس میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ہمیں امید ہے کہ اسی مسجد میں سے ہوگی (جس پہ جنت میں گھر ملتا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{756} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسَاجِدِ الْمُظَلَّلَةِ يُكْرَهُ الْقِيَامُ فِيهَا قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لاَ تَضُرُّكُمُ الصَّلاَةُ فِيهَا الْيَوْمَ وَ لَوْ قَدْ كَانَ الْعَدْلُ لَرَأَيْتُمْ أَنْتُمْ كَيْفَ يُصْنَعُ فِي ذَلِكَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ أَ يُعَلِّقُ الرَّجُلُ السِّلاَحَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَمَّا فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ فَلاَ فَإِنَّ جَدِّي عَلَيْهِ السَّلاَمُ نَهَى رَجُلاً يَبْرِي مِشْقَصاً فِي الْمَسْجِدِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا پختہ چھت والی مسجدوں میں قیام کرنا مکروہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن آج کے دور میں انمیں نماز پڑھنے میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے اور اگر عدل (قائم) ہوتا تو تم دیکھتے کہ اس سلسلے میں کیا کیا جاتا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا کوئی شخص مسجد میں اسلحہ لٹکا سکتا ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۶۸ح۱؛ المحاسن: ۵۵ح۸۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۶۴ح۷۴۸؛ الوافی: ۷/۴۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۰۳ح۶۳۳۳؛

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۲۰؛ جواہر الکلام: ۱۴/۷۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۳۵۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۶۱؛ جامع المقاصد: ۲/۱۴۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۲۱۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ البتہ بڑی مسجد (مسجد الحرام) میں نہیں (لٹکا سکتا) کیونکہ میرے جد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس مسجد میں تیر اور پھل بنانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{757} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ سَمِعْتُمُوهُ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسَاجِدِ فَقُولُوا فَضَّ اللَّهُ فَاكَ إِنَّمَا نُصِبَتِ الْمَسَاجِدُ لِلْقُرْآنِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کو مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے سنو تو اس سے کہو خدا تیرا منہ توڑے مسجدیں تو قرآن (پڑھنے کے لئے) بنائی گئی ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

ایک اور حدیث میں اس کا جواز بھی موجود ہے [5] لہٰذا ممکن ہے کہ اختیار ہو اور جس پر چاہے عمل کرے (واللہ اعلم)

{758} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَ كَفَّارَتُهُ دَفْنُهُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کیا جائے۔ [6]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۳ ح ۶۹۵؛ الکافی: ۳/۳۶۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۰۷ ح ۶۳۴۰ و ۲۱۲ ح ۶۳۵۹؛ الوافی: ۷/۵۰۵؛ بحارالانوار: ۸۰/۳۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۴۷۷؛ بحارالانوار: ۸۰/۳۶۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۱۸۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۵۷؛ منتھی المطلب: ۶/۳۱۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۹۲؛ ریاض المسائل: ۴/۳۰۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۱؛ البحوث الھامہ: ۶/۸۹؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۲۰۳؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۹؛ غنائم الیام: ۲/۲۳۶؛ جامع المدارک: ۱/۵۱۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۹۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۹ ح ۷۲۵؛ الکافی: ۳/۳۶۹ ح ۵؛ الوافی: ۷/۵۰۵؛ بحارالانوار: ۸۰/۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۱۳ ح ۶۳۶۱؛

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۴۸۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/۱۱۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۸۲

[5] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۹ ح ۶۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۳۵ ح ۶۳۶۲؛ الوافی: ۳/۵۰۶

[6] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۶ ح ۷۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۲۲ ح ۶۳۸۷؛ الاستبصار: ۲۴۴۲ ح ۹۳۰؛ الوافی: ۷۴۹۹؛ بحارالانوار: ۸۱/۲؛ ذکری الشیعہ: ۳/۱۲۵؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۶۴

[7] ملاذ الاخیار: ۵/۴۸۴

{759} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلنَّوْمِ فِي اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ نَعَمْ فَأَيْنَ يَنَامُ اَلنَّاسُ.

❁ معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں سونے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے اور اگر جائز نہ ہوتو) یہ (عام) لوگ کہاں سوئیں؟[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{760} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّهَاوَنْدِيِّ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ تَنَخَّعَ فِي اَلْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدَّهَا فِي جَوْفِهِ لَمْ تَمُرَّ بِدَاءٍ فِي جَوْفِهِ إِلاَّ أَبْرَأَتْهُ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے: جس کو مسجد میں بلغم (سینہ یا ناک کی رینٹھ) آجائے اور وہ اسے (پھینکنے کی بجائے احترام مسجد میں) اپنے پیٹ میں لوٹا دے تو وہ بلغم اس کے پیٹ میں جس بیماری کے پاس سے گزرے گی اسے صاف کردے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{761} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي لَأَكْرَهُ اَلصَّلاَةَ فِي مَسَاجِدِهِمْ فَقَالَ لاَ تَكْرَهْ فَمَا مِنْ مَسْجِدٍ بُنِيَ إِلاَّ عَلَى قَبْرِ نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ قُتِلَ فَأَصَابَ تِلْكَ اَلْبُقْعَةَ رَشَّةٌ مِنْ دَمِهِ فَأَحَبَّ اَللَّهُ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا فَأَدِّ فِيهَا اَلْفَرَائِضَ وَ اَلنَّوَافِلَ وَاقْضِ مَا فَاتَكَ.

❁ ابن ابی عمیر بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ان (مخالفین) کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کو ناپسند کرتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ناپسند نہ کرو کیونکہ جو کوئی بھی مسجد ہے وہ کسی نہ کسی شہید کئے گئے نبی یا وصی کی قبر پر بنائی گئی ہے پس

---

[1] الکافی: ۳/۳۶۹ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۸ ح ۷۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۱۹ ح ۶۳۷۷؛ الوافی: ۷/۵۰۴

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۷؛ جواہر الکلام: ۲۰/۱۱۱؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۸۴؛ کتاب الحج قمی: ۳/۳۸۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۱۸؛ کتاب الحج شاھرودی: ۵/۱۸۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۵۲۸

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۶ ح ۷۱۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۳۳ ح ۶۹۹؛ الوافی ۷/۵۰۰ ح ۶۴۴۱؛ الاستبصار: ۱/۴۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۲۳ ح ۶۳۹۱؛ بحار الانوار: ۸۱/۱۳؛ ثواب الاعمال: ۱۸

[4] مستمسک العروۃ: ۸/۳۵۵؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۱۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۵۵

اس کے خون (ناحق) کا جہاں جہاں کوئی قطرہ پہنچا وہاں وہاں مسجد تعمیر کی گئی اور خدا نے چاہا کہ وہاں اس کا ذکر کیا جائے لہٰذا ان میں نماز فریضہ اور نافلہ ادا کرو اور جو نمازیں فوت ہو چکی ہیں ان کی قضا کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{762} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَ الْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهِ نِيّاً وَ فِي الْقُدُورِ وَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُتَدَاوَى بِالثُّومِ وَ لَكِنْ إِذَا أَكَلَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَخْرُجْ إِلَى الْمَسْجِدِ.

❂ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لہسن، پیاز اور کراث (گیندنا) کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو کچا یا ہانڈی میں پکا کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور لہسن کو بطور دوا استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب ان کو کوئی کھائے تو وہ مسجد میں نہ جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{763} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أُخْرِجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَصَاةً قَالَ فَرُدَّهَا أَوِ اطْرَحْهَا فِي مَسْجِدٍ.

زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں مسجد میں سے کچھ کنکر باہر لے جاتا ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو اسی مسجد میں واپس لوٹاؤ یا کسی اور مسجد میں پھینک آؤ۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۵۸/۳ ح ۷۲۳؛ الکافی: ۳/۳۷۰ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۵/۵ ح ۶۳۹۶؛ بحار الانوار: ۱۴/۳۷۴؛ الفصول المہمہ: ۸۲/۲؛ النور المبین ۴۵۴؛ الوافی: ۴۹۰/۷

[2] ملاذ الاخیار: ۴۸۹/۵؛ مدارک الاحکام: ۴۰۷/۴؛ منتھی المطلب: ۳۱۰/۶؛ جامع المدارک: ۲۹۴/۱؛ مصابیح الظلام: ۲۷/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۴۶/۲؛ ینابیع الاحکام: ۶۷۹/۳

[3] الکافی: ۳۷۵/۶ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۵۸/۳ ح ۱۰۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۶/۵ ح ۶۳۹۹ و ۲۱۴/۲۴ ح ۳۱۷۱۹؛ الوافی: ۴۳۲/۱۹؛ الاستبصار: ۹۶/۴ ح

[4] مراۃ العقول: ۲۲۱/۲؛ روضۃ المتقین: ۵۵۷/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۵۰/۱۲

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۵۳/۲ ح ۱۳۷۲؛ الکافی: ۲۲۹/۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴۴۹/۵ ح ۱۵۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۲/۵ ح ۶۴۱۷؛ الوافی: ۵۰۳/۷

[6] فقہ الحج صافی: ۱۸۱/۴؛ منتھی المطلب: ۲۲۹/۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳۲۸/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۶۰/۷؛ روضۃ المتقین: ۱۶۲/۴؛ حدود الشریعہ: ۲۱۹/۱

{764} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلاَةُ الْمَرْأَةِ فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي بَيْتِهَا وَ صَلاَتُهَا فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي الدَّارِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کا اپنی کوٹھری میں نماز پڑھنا اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنا اپنے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{765} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ إِذَا خَرَجْتَ فَافْعَلْ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مسجد میں داخل ہونے لگو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور جب نکلنے لگو تو بھی ایسا ہی کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{766} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ ع فِي حَدِيثِ الْمَنَاهِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لاَ تَجْعَلُوا الْمَسَاجِدَ طُرُقاً حَتَّى تُصَلُّوا فِيهَا رَكْعَتَيْنِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لو۔[5]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۷۹۳ح ۱۱۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۳۶ ح ۶۴۳۱؛ الوافی: ۷/۵۱۵؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۲۴۳

[2] روضۃ المتقین: ۲/۵۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۷۵۴؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵۳۶؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۷۹؛ مجموع الرسائل الفقہیہ صددی: ۴۰؛ رسالہ القلم طلاب البحرین: ۳۰/۱۴۷

[3] الکافی: ۳/۳۰۹ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۴۶ ح ۶۴۵۷؛ الوافی: ۷/۴۹۷؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۱

[4] مہذب الاحکام: ۱۵/۷۴؛ مجموع الرسائل الفقہیہ صددی: ۹۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۹۶؛ کشف اللثام: ۳/۳۱۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴ح ۴۹۶۸؛ امالی صدوق: ۴۲۲ مجلس ۶۶؛ بحار الانوار: ۷۳/۳۲۸؛ مکارم الاخلاق: ۴۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ح ۶۵۸۰

[6] رروضۃ المتقین: ۲۰/۴۱۷

﴿اذان اور اقامت﴾

{767} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَذَّنْتَ فِي أَرْضٍ فَلاَةٍ وَ أَقَمْتَ صَلَّى خَلْفَكَ صَفَّانِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ وَ إِنْ أَقَمْتَ وَ لَمْ تُؤَذِّنْ صَلَّى خَلْفَكَ صَفٌّ وَاحِدٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم چٹیل میدان میں اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھو گے تو تمہارے پیچھے ملائکہ کی دو صفیں نماز پڑھیں گی اور جب صرف اذان کہو گے تو پھر صرف ایک صف نماز پڑھے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{768} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ صَلاَةَ الْعِيدَيْنِ هَلْ فِيهِمَا أَذَانٌ وَ إِقَامَةٌ قَالَ لَيْسَ فِيهِمَا أَذَانٌ وَ لاَ إِقَامَةٌ وَ لَكِنْ يُنَادَى الصَّلاَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ الْحَدِيثَ.

اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عیدین کی نماز میں اذان و اقامت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں (کی نماز) میں اذان و اقامت نہیں ہے لیکن تین بار الصلاۃ الصلاۃ کی ندا دی جائے گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{769} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَلْيُؤَذِّنْ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى بِأَذَانِ الصَّلاَةِ وَ لْيُقِمْ فِي الْيُسْرَى فَإِنَّهَا عِصْمَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کی کوئی اولاد پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے (یا کہلوائے) کیونکہ یہ شیطان رجیم سے عصمت ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۵۲ ح ۱۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۸۱ ح ۶۸۵۰؛ الوافی: ۷/۵۵۹؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۳۰؛ الکافی: ۳/۳۰۳ ح

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۴۵۹؛ منتھی المطلب: ۴/۳۷۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۱؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۲۶؛ سمآ المقال فی علم الرجال کلباسی: ۵۴۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۲۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۶۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۸؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۰۹؛ وسائل العباد: ۱/۴۱۳

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۸ ح ۱۴۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۹۰ ح ۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۲۸ ح ۹۷۶۲؛ الوافی: ۹/۱۲۸۷

[4] مہذب الاحکام: ۹/۶۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۱۹؛ وسائل العباد: ۲/۱۵۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۹۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۲

[5] الکافی: ۶/۲۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۷ ح ۱۷۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۰۵ ح ۲۷۴۲۰؛ الوافی: ۲۳/۱۳۱۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۳۸ ح ۱۷۷۸۲؛ الجعفریات: ۳۳

تحقیق:

حدیث حسن ومعتبر ہے۔[1]

قول مؤلف:

ممکن ہے کتابت میں کوئی غلطی ہوگئی ہو کیونکہ یہ سند علامہ مجلسی کے نزدیک ضعیف علی المشہور ہونی چاہیے جیسا کہ ملاذ الاخیار(۱۲/۴۰۸) پر یہی درج ہے نیز واضح ہو کہ یہ سند مشہور موثق ہے تفصیل کے لئے حدیث 2755 کی طرف رجوع کیجئے اور اسی سند کو سید محمد صادق الروحانی نے دوسری حدیث کے تحت قوی قرار دیا ہے[2] (واللہ اعلم)۔

{770} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ اَلْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْأَذَانُ وَ اَلْإِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَ ثَلاَثُونَ حَرْفاً فَعَدَّ ذَلِكَ بِيَدِهِ وَاحِداً وَاحِداً اَلْأَذَانَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ اَلْإِقَامَةَ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفاً .

اسماعیل جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اذان واقامت پینتیس حرف (فصل) ہیں اور آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ پر ایک ایک کو شمار کیا پس اذان کے اٹھارہ حرف اور اقامت کے سترہ حرف (شمار کئے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{771} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْأَذَانِ فَقَالَ تَقُولُ - اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ - اَللَّهِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ .

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اذان کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح کہا کرو[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] مراۃ العقول:۲۱/۴۳؛ شرح العروۃ:۱۳/۲۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ:۲/۳۴۴؛ مہذب الاحکام:۲۵/۲۵۶

[2] فقہ الصادقؑ:۳۳/۳۷۳

[3] تہذیب الاحکام:۲/۵۹ح۲۰۸؛ الکافی:۳/۳۰۲ح۳؛ وسائل الشیعہ:۵/۴۱۳ح۶۹۶۲؛ الاستبصار:۱/۳۰۵ح۱۱۳۲؛ الوافی:۷/۵۷۳؛ بحارالانوار:۸۱/۱۱۰

[4] انوار الفقاهۃ:۲/۱۰۷؛ غنایم الایام فی مسائل الحلال والحرام:۲/۴۰۴؛ ریاض المسائل:۳/۸۴؛ ملاذ الاخیار:۳/۴۸۱؛ مراۃ العقول:۱۵/۸۲

[5] تہذیب الاحکام:۲/۵۹ح۲۰۹؛ الاستبصار:۱/۳۰۵ح۱۱۳۳؛ وسائل الشیعہ:۵/۴۱۴ح۶۹۶۶؛ الوافی:۷/۵۷۷

[6] ملاذ الاخیار:۳/۴۸۳؛ مصباح الفقیہ:۱۱/۳۰۷؛ مصابیح الظلام:۶/۵۰۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۵۴؛ تنقیح مابی العروۃ (الصلاۃ):۲/۳۵۰

{772} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَبَلَغَ اَلْبَيْتَ اَلْمَعْمُورَ حَضَرَتِ اَلصَّلاَةُ فَأَذَّنَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَقَامَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ صَفَّ اَلْمَلاَئِكَةُ وَ اَلنَّبِيُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ كَيْفَ أَذَّنَ فَقَالَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ اَلْإِقَامَةُ مِثْلُهَا إِلاَّ أَنَّ فِيهَا قَدْ قَامَتِ اَلصَّلاَةُ قَدْ قَامَتِ اَلصَّلاَةُ بَيْنَ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ وَ بَيْنَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِلاَلاً فَلَمْ يَزَلْ يُؤَذِّنُ بِهَا حَتَّى قَبَضَ اَللَّهُ- رَسُولَهُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ .

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی اور آپ ﷺ بیت المعمور تک پہنچے تو نماز کا وقت ہوگیا تب جناب جبرئیل علیہ السلام نے اذان و اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے آگے بڑھے اور آپ ﷺ کے پیچھے انبیاء و ملائکہ نے صفیں بنالیں۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ اذان کیسے دی گئی تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ

اور اقامت بھی اسی طرح ہے لیکن اس میں حیّ علی خیر العمل، حیّ علی خیر العمل اور اللہ اکبر، اللہ اکبر کے درمیان قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ بھی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جناب بلالؓ کو اسی طرح کہنے کا حکم دیا اور وہ اسی طرح اذان دیا کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{773} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيُّ وَ كُلَيْبٌ اَلْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ حَكَى لَهُمَا اَلْأَذَانَ فَقَالَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ اَلْإِقَامَةُ كَذَلِكَ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۶۰/۲ ح ۲۱۰؛ الاستبصار: ۳۰۵/۱ ح ۱۱۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۶/۵ ح ۶۹۶۹؛ الوافی: ۵۷۷/۷

[2] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۸۳/۹؛ ملاذ الاخیار: ۴۸۳/۳

❂ ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی دونوں سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان دونوں کو اذان بتاتے ہوئے فرمایا: اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ

(پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا) اور امامت بھی اسی طرح ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح اور موثق حسن ہے۔[2]

{774} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَ اَلْإِقَامَةُ مَثْنَى مَثْنَى.

❂ صفوان الجمال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اذان دو دو بار ہے اور اقامت بھی دو دو بار ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{775} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَ اَلْإِقَامَةُ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اذان دو دو بار ہے اور اقامت ایک ایک بار ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

قول مؤلف:

احادیث میں اختلاف کی صورت میں شیخ طوسی نے کہا ہے کہ جس حدیث پر بھی عمل کرے گنہگار نہیں ہوگا (انشاء اللہ) اور ہم بھی

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸۹/۱ ح ۸۹۷؛ تہذیب الاحکام: ۶۰/۲ ح ۲۱۱؛ الاستبصار: ۳۰۶/۱ ح ۱۱۳۴؛ الوافی: ۵۷۸/۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۶/۵ ح ۶۹۷۰

[2] روضۃ المتقین: ۲۴۳/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۶۱/۳؛ ملاذ الاخیار: ۴۸۴/۳

[3] الکافی: ۳۰۳/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۶۲/۲ ح ۲۱۷؛ الاستبصار: ۳۰۷/۱ ح ۱۱۴۱؛ الوافی: ۵۷۳/۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۴/۵ ح ۶۹۶۵؛ علل الشرائع: ۳۳۷/۲

[4] مراۃ العقول: ۸۲/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۴۸۷/۳؛ منتھی المطلب: ۳۸۵/۴۲۷/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۵۴/۲؛ جواھر الکلام: ۱۵/۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۳۵/۲؛ کشف اللثام: ۳۶۷/۳؛ مستمسک العروۃ: ۵۴۱/۵

[5] تہذیب الاحکام: ۶۱/۲ ح ۲۱۴؛ الاستبصار: ۳۰۷/۱ ح ۱۱۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۴/۵ ح ۶۹۸۹؛ عوالی اللئالی: ۸۱/۳؛ الوافی: ۵۸۰/۷

[6] ملاذ الاخیار: ۴۸۶/۳؛ مدارک الاحکام: ۲۸۲/۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱۳/۸؛ مصباح الفقیہ: ۳۱۴/۱؛ شرح العروۃ: ۲۶۴/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲۶۸/۶؛ وسائل العباد: ۴۱۹/۱؛ مناھج الاخبار: ۴۱۰/۱

یہی سمجھتے ہیں نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اذان کی ابتداء میں تکبیر دو دفعہ کہنا کفایت پر محمول ہو اور چار دفعہ کہنا فضیلت و استحباب پر محمول ہو اور اسی طرح اقامت کو اذان کی طرح کہنا جواز پر محمول ہو اور ایک بار کہنا بھی جائز ہو اور دوسری طرح بھی جائز ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ الفاظ کو کم و بیش کہنا بھی جواز پر محمول ہو اور رہی اذان میں شہادت ثالثہ کی بات تو اس کے لئے براہ راست اذان میں منقول کوئی روایت نہیں ہے جس میں مکمل اذان کہتے ہوئے کسی معصوم علیہ السلام نے پڑھا ہو یا حکم فرمایا ہو لیکن دیگر عمومی حکم کی روایات کثیر تعداد میں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کی اکثریت اس کے جواز یا استحباب کی قائل ہے البتہ اذان و اقامت کے جزو ہونے کی نفی کی ہے لیکن بعض حضرات نے جزو ہونے کا حکم بھی لگایا ہے [1] اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ولایت کے ہر عمل میں اقرار کرنے کی عمومی روایات بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک وہ حدیث قدسی بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''میں کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل قبول ہی نہیں کرتا جب تک وہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے ساتھ علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔'' [2]

نیز اس موضوع کی بہت ساری روایات اور اس موضوع کی تحقیق، ہم نے اپنی کتاب ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومین'' میں درج کر دی ہے اس کی طرف رجوع کر کے تشنگی دور کی جا سکتی ہے کیونکہ اس میں ہم نے ضمیمہ تحقیق شامل کیا ہے جبکہ اس کتاب میں اس کی گنجائش نہیں ہے یا ہماری دوسری کتاب ''تیسری گواہی سے انکار کیوں؟'' کی طرف رجوع کر کے اس تشنگی کو دور کیا جا سکتا ہے اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

{776} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ التَّثْوِيبِ فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُهُ.

معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اذان و اقامت میں تثویب [3] کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اسے نہیں جانتے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الفقہ سید محمد حسینی شیرازی:۱۹/۱/۳۳۱؛ توضیح المسائل ایضاً:۵۳ف۱۰۰۰؛ رسالہ توضیح المسائل مبشر کاشانی:۲۲۱ف۷۷۷؛ رسالہ توضیح المسائل یعسوب الدین رستگار:۱/۲۸۷ح۹۴۹ ۱۳؛ توضیح المسائل صادق شیرازی:۲۰۸ف۱۰۰۰

[2] امالی شیخ صدوق:۲۲۲ مجلس ۳۹؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم):۱۲۹ح۴۵ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور؛ المحتضر:۱۶۴ح۱۷۵؛ عیون اخبار الرضاؑ:۴۹/۲ باب ۳۱؛ تفسیر نور الثقلین:۱/۴۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق:۳/۲۹۵؛ بحار الانوار:۳۸/۹۸و۸/۶۵؛ اثبات الھدٰہ حر عاملی:۳/۳۱؛ کلیات حدیث قدسیہ:۴۴۵؛ نوادالاخبار: ۱۱۹؛ غرر الاخبار:۱۸۴؛ ارشاد القلوب:۲/۴۰۶

[3] یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم

[4] الکافی:۳/۳۰۳ح۶؛ تہذیب الاحکام:۲/۶۳ح۲۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۲۸۹ح۸۹۵؛ الاستبصار:۱/۳۰۸ح۱۷۳؛ وسائل الشیعہ:۵/۴۲۵ ح۲۹۹۴؛ السرائر:۳/۶۰۱؛ بحار الانوار:۸۱/۱۶۷

[5] فقہ الصادقؑ:۶/۳۰۴؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۵۷؛ منتھی المطلب:۴/۳۸۱؛ مراۃ العقول:۱۵/۸۳؛ ملاذ الاخیار:۳/۴۹۰؛ لوامع صاحبقرانی:۳/۵۵۸؛ الحدائق الناضرۃ:۷/۴۲۰؛ مصباح الفقیہ:۱۱/۳۴۹؛ مہذب الاحکام:۶/۳۷؛ معتصم الشیعہ:۲/۳۷۶؛ جامع المقاصد:۲/۱۹۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۶۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی:۲/۲۳۹؛ الموسوعہ الفقہیہ:۷/۵۶۳؛ ریاض المسائل:۳/۱۰۲؛ جامع المدارک:۱/۳۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۲/۳۵۶؛ موسوعہ البرغانی:۶/۳۲۵؛ سلسلۃ المسائل الفقہیہ:۳/۷۰؛ دلیل المرشدین:۴۲۶

{777} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تُؤَذِّنُ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَائِماً أَوْ قَاعِداً وَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ وَ لَكِنْ إِذَا أَقَمْتَ فَعَلَى وُضُوءٍ مُتَهَيِّئاً لِلصَّلاَةِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اذان تو تم بغیر وضو کے، ایک ہی کپڑے میں، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر یا جدھر چاہو ادھر منہ کر کے بھی دے سکتے ہو مگر جب اقامت کہو تو وضو کر کے اور نماز کے لئے بالکل تیار ہو کر کہو۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{778} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّادِقِ ع أَنَّهُ قَالَ: يُجْزِي فِي السَّفَرِ إِقَامَةٌ بِغَيْرِ أَذَانٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں اذان کے بغیر صرف اقامت کہنا کافی ہے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{779} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ أَخِيهِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ تُصَلِّ اَلْغَدَاةَ وَ اَلْمَغْرِبَ إِلاَّ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ وَ رُخِّصَ فِي سَائِرِ اَلصَّلَوَاتِ بِالْإِقَامَةِ وَ اَلْأَذَانُ أَفْضَلُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبح اور مغرب کی نماز کو اذان و اقامت کے بغیر مت پڑھو اور باقی نمازوں میں صرف اقامت کہنے کی رخصت ہے اور اذان کا کہنا افضل ہے۔ [۵]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۶]

---

[۱] من لایحضرہ الفقیہ:۱/۲۸۲ح۸۶۶؛وسائل الشیعہ:۵/۴۰۱ح۲۹۲۲؛الوافی:۷/۵۹۴

[۲] مصابیح الاحکام:۲/۳۱؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۲/۴۱۴؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۴/۸۱۳؛مستمسک العروۃ:۵/۵۹۲؛مہذب الاحکام:۶/۸۷؛منفاح البصیرۃ:۳/۱۵؛مصباح الہدیٰ:۳/۱۶۷؛موسوعہ البرغانی:۶/۲۹۰؛جامع المدارک:۱/۳۰۶؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۳/۳۴۱؛مصابیح الظلام:۶/۵۲۱؛روضۃ المتقین:۲/۲۲۴؛لوامع صاحبقرانی:۳/۵۳۰؛جواہر الکلام:۹/۶۰؛شرح الرسالہ الصلاتیہ:۱۲۳؛مصباح البقیہ:۱۱/۳۲۰

[۳] من لایحضرہ الفقیہ:۱/۲۹۱ح۹۰۰؛وسائل الشیعہ:۵/۳۸۴ح۶۸۵۹؛الوافی:۷/۶۰۵

[۴] روضۃ المتقین:۲/۲۴۷؛لوامع صاحبقرانی:۳/۵۷۰؛مستند الشیعہ:۴/۵۱۷؛المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۵/۳۲۳؛جواہر الکلام:۹/۱۳؛الحدائق الناضرۃ:۷/۴۰۷؛مستمسک العروۃ:۵/۵۴۸

[۵] تہذیب الاحکام:۲/۵۱ح۱۶۷؛الاستبصار:۱/۲۹۹ح۳۳۰؛وسائل الشیعہ:۵/۳۸۴ح۶۸۶۳؛الوافی:۷/۶۰۴؛ذکری الشیعہ:۳/۲۲۴

[۶] ملاذ الاخیار:۳/۴۵۵؛معتصم الشیعہ:۲/۳۵۳؛جواہر الکلام فی ثوبہ:۵/۱۴؛غنایم الایام:۴/۳۹۲؛جواہر الکلام:۹/۱۵؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۲/۵۳۱؛مستند الشیعہ:۴/۵۱۷؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۵۲؛موسوعہ البرغانی:۶/۲۱۶؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۲/۳۶۲؛مہذب الاحکام:۶/۸

{780} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ٱبْنِ مُسْكَانَ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي ٱلْإِقَامَةِ قَالَ نَعَمْ فَإِذَا قَالَ ٱلْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ ٱلصَّلاَةُ فَقَدْ حَرُمَ ٱلْكَلاَمُ عَلَى أَهْلِ ٱلْمَسْجِدِ إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا قَدِ ٱجْتَمَعُوا مِنْ شَتَّى وَلَيْسَ لَهُمْ إِمَامٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَقَدَّمْ يَا فُلاَنُ

❂ ابن ابی عمیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی اقامت کے دوران کلام کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔لیکن جب وہ قد قامت الصلوٰۃ کہہ چکے تو پھر تمام مسجد والوں سے کلام حرام ہو جاتا ہے مگر یہ کہ وہ سب لوگ مختلف مقامات سے اکٹھے ہوئے ہوں اور ان کا کوئی پیش نماز نہ ہو تو اس صورت میں بعض لوگ کسی شخص سے کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تم آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{781} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ فَأَذِّنْ وَأَقِمْ وَٱفْصِلْ بَيْنَ ٱلْأَذَانِ وَٱلْإِقَامَةِ بِقُعُودٍ أَوْ بِكَلاَمٍ أَوْ بِتَسْبِيحٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز فریضہ پڑھنا چاہو تو اذان واقامت کہو اور اذان واقامت کے درمیان بیٹھنے یا کلام کرنے یا تسبیح پڑھنے سے فاصلہ قائم کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{783} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ وَفَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۵۵ح۱۸۹؛الاستبصار:۱/۳۰۱ح۱۱۱۶؛الوافی:۷/۵۹۵؛بحارالانوار:۸۱/۱۶۰؛وسائل الشیعہ:۵/۳۹۵ح۶۸۹۹

[2] ملاذ الاخیار:۳/۴۶۹؛ شرح العروۃ الوثقیٰ:۱۳/۳۵۳؛غنائم الایام:۲/۴۱۸؛ فقہ الصادقؑ:۶/۳۰۲؛ جواھر الکلام:۹/۹۸؛ تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۲/۳۵۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۵۷؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۳/۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی:۶/۳۰۴؛ المناظر الناضرۃ(الصلاۃ):۵/۳۲۸؛ مستند الشیعہ:۸/۱۲۳؛مدارک العروۃ:۱۴/۲۵۷؛مہذب الاحکام:۶/۸۲؛مستدرک سفینۃ البحار:۱/۹۰؛مدارک الاحکام:۳/۲۹۵؛مصباح الفقیہ:۱۱/۳۳۰؛ الشہادۃ الثالثہ:۲۶۵

[3] تہذیب الاحکام:۲/۴۹ح۱۶۲؛وسائل الشیعہ:۵/۳۹۷ح۶۹۰۹؛الوافی:۷/۵۸۸

[4] ملاذ الاخیار:۳/۴۵۲؛تفصیل الشریعہ:۱/۴۵۸؛معتصم الشیعہ:۲/۳۶۹؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۵۶؛ریاض المسائل:۳/۹۳؛روضۃ المتقین:۲/۲۳۰؛لوامع صاحبقرانی:۳/۵۳۸؛حاشیہ جامع المدارک:۱/۱۰۹؛مہذب الاحکام:۶/۸۶؛فقہ الصادقؑ:۴/۳۲۳؛جواھر الکلام:۹/۱۰۶؛مدارک الاحکام:۳/۲۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/۱۳۶؛مستمسک العروۃ:۵/۶۰۱؛مصباح الفقیہ:۱۱/۳۳۷؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۲۰/۱۵۴؛وسائل العباد:۱/۴۱۵

أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تُؤَذِّنُ لِلصَّلاَةِ فَقَالَ حَسَنٌ إِنْ فَعَلَتْ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ أَجْزَأَهَا أَنْ تُكَبِّرَ وَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللَّهِ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت بھی نماز کے لئے اذان (واقامت) دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ایسا کرے تو بہت اچھا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کے لئے تکبیر کہنا، اشھد ان لا الٰہ الاّ اللہ اور اشھد ان محمد الرسول اللہ کی گواہی دے دینا کافی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{783} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا أَذَّنْتَ فَأَفْصِحْ بِالْأَلِفِ وَ اَلْهَاءِ وَ صَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ أَوْ ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ فِي أَذَانٍ وَ غَيْرِهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اذان دو تو الف اور باء کو خوب ظاہر کرو اور اذان ہو یا اس کے علاوہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرو یا کوئی ذاکر ان کا ذکر کرے تو درود پڑھو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{784} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يُجْزِيكَ مِنَ اَلْأَذَانِ إِلاَّ مَا أَسْمَعْتَ نَفْسَكَ أَوْ فَهِمْتَهُ وَ أَفْصِحْ بِالْأَلِفِ وَ اَلْهَاءِ وَ صَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ وَ آلِهِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِمْ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ أَوْ ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ عِنْدَكَ فِي أَذَانٍ أَوْ غَيْرِهِ وَ كُلَّمَا اِشْتَدَّ صَوْتُكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُجْهِدَ نَفْسَكَ كَانَ مَنْ يَسْمَعُ أَكْثَرَ وَ كَانَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۵۸ ح ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۰۵ ح ۷۲۹۳؛ الوافی: ۷/۶۱۴

[2] مستند الشیعہ: ۴/۵۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۳۳؛ منتھی المطلب: ۴/۳۹۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۲؛ مھذب الاحکام: ۶/۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۹۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۵۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۳۶۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/۹۳؛ کشف اللثام: ۳/۳۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۶۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۴۶؛ غنائم الایام: ۲/۳۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۶۴

[3] الکافی: ۳/۳۰۳ ح ۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۴۳۱؛ الوافی: ۷/۵۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۰۸ ح ۶۹۴۵ و ۵/۴۵۱ ح ۷۰۵۹

[4] کلمۃ التقویٰ: ۱/۴۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۲۰؛ مھذب الاحکام: ۶/۳۷۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/۱۴۱؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/۶۴۳؛ حقیقۃ الشریعہ: ۱/۳۹۲؛ التعلیقہ علی العروہ: ۲/۲۶۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۶۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۴۰۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۳۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۱۷؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۴۶۲؛ جامع المقاصد: ۲/۱۸۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۵۴؛ جامع المقاصد: ۲/۱۸۲؛ منتھی المطلب: ۴/۴۳۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۴۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۸۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۵۲۸

أَجْرُكَ فِي ذَلِكَ أَعْظَمَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اذان میں تمہارے لئے اتنی بھی آواز جائز ہے کہ جیسے تم خود کو سنا رہے ہو یا خود کو سمجھا رہے ہو اور ہاء اور الف فصاحت اور وضاحت سے کہو اور جب تم خود (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) ذکر کرو یا کوئی ذاکر تمہارے سامنے ذکر کرے خواہ اذان میں ہو یا اس کے علاوہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہ السلام پر درود بھیجو اور بغیر اپنے نفس پر زور دیئے تمہاری جتنی بھی آواز بلند ہوگی تو اسے اکثر لوگ سنیں گے تو تمہارا اجر و ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{785} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ أَنْ تَضَعَ إِصْبَعَيْكَ فِي أُذُنَيْكَ فِي الْأَذَانِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ اذان میں اپنی دو انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{786} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ شَكَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ سُقْمَهُ وَأَنَّهُ لاَ يُولَدُ لَهُ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالْأَذَانِ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي سُقْمِي وَ كَثُرَ وُلْدِي.

ہشام بن ابراہیم نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں اپنی بیماری اور اولاد نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان دیا کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا دکھ درد دور کر دیا اور میری بہت سی اولاد ہوئی۔[5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۸۴ح ۸۷۵؛ الوافی :۷/۵۷۴؛ وسائل الشیعہ :۵/۴۱۰ح ۶۹۵۲ و ۴۵۱ح ۷۰۵۹

[2] روضۃ المتقین :۲/۲۲۹؛ غنایم الایام :۲/۴۱۲؛ منتھی المطلب :۴/۴۳۴؛ مدارک الاحکام :۳/۲۸۸؛ مصباح الفقیہ :۱۱/۴۳۰؛ معتصم الشیعہ :۲/۳۶۸؛ مہذب الاحکام :۶/۸۵؛ تعالیق مبسوطہ :۳/۳۴۲؛ العروۃ الوثقیٰ (مکام) یزدی :۱/۵۹۹؛ العروۃ الوثقیٰ :۱/۶۴۳؛ العروۃ الوثقیٰ (سیستانی) یزدی :۲/۱۹۳؛ مستمسک العروۃ :۶/۲۹۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ) :۱/۵۹۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ) :۷/۲۳؛ موسوعہ البرغانی :۶/۲۸۸؛ ینابیع الاحکام :۳/۸۲۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی :۱۳/۲۷۲؛ جواھر الکلام :۵/۵۰؛ فقہ الصادقؑ :۶/۲۹۵؛ مستند الشیعہ :۴/۵۰۴

[3] تہذیب الاحکام :۲/۲۸۴ح ۱۱۳۵؛ وسائل الشیعہ :۵/۴۱۲ح ۶۹۵۹؛ الوافی :۷/۶۰۰؛ من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۸۴ح ۸۴۳ (بفرق الفاظ)

[4] ملاذ الاخیار :۴/۳۹۳؛ روضۃ المتقین :۲/۲۲۸؛ لوامع صاحبقرانی :۳/۵۳۵؛ تنقیح مبانی العروۃ :۲/۴۱۸؛ معتصم الشیعہ :۲/۳۶۹؛ غنایم الایام :۲/۴۱۳؛ مصابیح الظلام :۶/۵۲۸

[5] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۲۹۲ح ۹۰۳؛ الکافی :۳/۳۰۸ح ۳۳؛ تہذیب الاحکام :۲/۵۹ح ۲۰۷؛ وسائل الشیعہ :۵/۴۱۲ح ۶۹۶۰؛ مستدرک الوسائل :۴/۳۹ح ۴۱۳۰؛ الدعوات :۱۸۹؛ الوافی :۷/۵۶۲؛ بحار الانوار :۸۱/۱۵۶

تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے[1] یا پھر معتبر ہے[2]

{787} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ :ٱلْأَذَانُ جَزْمٌ بِإِفْصَاحِ ٱلْأَلِفِ وَ ٱلْهَاءِ وَ ٱلْإِقَامَةُ حَدْرٌ .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اذان میں الف اور ہاء کو خوب واضح کر کے جزم دیا جائے گا (یعنی اذان آہستہ آہستہ اور ترتیل سے کہی جائے گی) اور اقامت جلدی جلدی کہی جائے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن ہے[5]

{788} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ ٱلرَّجُلُ يَدْخُلُ ٱلْمَسْجِدَ وَ قَدْ صَلَّى ٱلْقَوْمُ أَ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ وَ لَمْ يَتَفَرَّقِ ٱلصَّفُّ صَلَّى بِأَذَانِهِمْ وَ إِقَامَتِهِمْ وَ إِنْ كَانَ تَفَرَّقَ ٱلصَّفُّ أَذَّنَ وَ أَقَامَ .

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس وقت مسجد پہنچتا ہے جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوتے ہیں تو کیا وہ اذان واقامت کہے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس وقت پہنچے جب صف متفرق نہ ہوئی ہو تو ان لوگوں کی اذان واقامت سے نماز پڑھ لے اور اگر صف متفرق ہو چکی ہو تو پھر اذان واقامت کہے۔[6]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[7]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲۴۸/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۷۳/۳

[2] عین الحیاۃ: ۱۵۷/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۵۸/۲ ح ۲۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۹/۵ ح ۷۰۰۱؛ الوافی: ۵۶۷/۷؛ ذکری الشیعہ: ۲۰۸/۳

[4] الزبدۃ الفقہیہ: ۱۵۰/۲؛ معجم المصطلحات: ۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۸۹/۳؛ مہذب الاحکام: ۸۳/۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳۹/۸؛ جواھر الکلام: ۹۴/۹؛ مستمسک العروۃ: ۵۹۹/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳۲۶/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴۱۷/۲

[5] ملاذ الاخیار: ۴۷۷/۳؛ منتھی المطلب: ۳۸۸/۴؛ معتصم الشیعہ: ۳۶۷/۲؛ غنایم الایام: ۴۱۰/۲؛ موسوعہ البرغانی: ۳۰۱/۶؛ جامع المدارک: ۳۱۷/۱؛ مستند الشیعہ: ۴۹۰/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۵۵/۲؛ مصباح الفقیہ: ۳۲۳/۱۱؛ مصابیح الظلام: ۵۲۴/۶؛ مدارک الاحکام: ۲۸۴/۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱۷۲/۲؛ ینابیع الاحکام: ۸۱۹/۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳۰۲/۶

[6] تہذیب الاحکام: ۲۸۱/۲ ح ۱۱۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۰/۵ ح ۷۰۰۴؛ الوافی: ۶۰۷/۷

[7] مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۷۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲۵۵/۶؛ دروس تمہیدیہ: ۲۰۹/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۵۳/۲؛ مصابیح الظلام: ۴۸۵/۶؛ غنایم الایام: ۴۰۲/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳۷۸/۲؛ شرح العروۃ: ۲۸۹/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰۶/۴؛ ملاذ الاخیار: ۳۸۵/۴؛ انوار الفقاھۃ: ۱۱۶/۲؛ معتصم الشیعہ: ۳۶۰/۲؛ ریاض المسائل: ۷۶/۳؛ مستند الشیعہ: ۵۳۰/۴

{789} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلْأَذَانِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ غَيْرِ عَارِفٍ قَالَ لاَ يَسْتَقِيمُ اَلْأَذَانُ وَ لاَ يَجُوزُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِهِ إِلاَّ رَجُلٌ مُسْلِمٌ عَارِفٌ فَإِنْ عَلِمَ اَلْأَذَانَ فَأَذَّنَ بِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَارِفاً لَمْ يُجْزِ أَذَانُهُ وَ لاَ إِقَامَتُهُ وَ لاَ يُقْتَدَى بِهِ وَ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ لِيُصَلِّيَ وَحْدَهُ فَيَجِيءُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَقُولُ لَهُ نُصَلِّي جَمَاعَةً فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَا بِذَلِكَ اَلْأَذَانِ وَ اَلْإِقَامَةِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا غیر عارف شخص کا اذان دینا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی اذان درست نہیں ہے اور یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی اذان دے مگر یہ کہ وہ مرد مسلم عارف ہو اور اگر اذان کا علم رکھتا ہو تو وہ اذان دے اور اگر وہ عارف نہیں ہے تو نہ اس کی اذان اور نہ ہی اقامت کافی ہے اور امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اذان و اقامت کہی تا کہ فرادیٰ نماز پڑھے لیکن ایک اور شخص آ گیا اور اس نے خواہش کی کہ با جماعت نماز پڑھیں تو کیا جائز ہے کہ اس کہی ہوئی اذان و اقامت پر اکتفا کر کے نماز پڑھ لیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ (از سر نو) اذان و اقامت کہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{790} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اَلْأَذَانَ وَ اَلْإِقَامَةَ حَتَّى دَخَلَ فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّمَا اَلْأَذَانُ سُنَّةٌ.

✪ عبید بن زرارہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اذان و اقامت بھول گیا یہاں تک کہ نماز شروع کر لی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز جاری رکھے کیونکہ اذان سنت ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۰۴ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۷ ح ۱۱۰۱؛ الوافی: ۷/۵۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۱ ح ۷۰۰۸ و ۴۳۲ ح ۷۰۰۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۴ ح ۱۱۶۸ (مختصراً)

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۸۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۸/۶۱۲؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۲۳۶؛ ریاض المسائل: ۳/۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۱۱؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۱۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۶۵؛ غنائم الایام: ۲/۴۳۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۸۶؛ جواھر الکلام: ۹/۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۹۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۵ ح ۱۱۳۹؛ الاستبصار: ۱/۳۰۴ ح ۱۱۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۴ ح ۷۰۱۳؛ الوافی: ۷/۶۲۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{791} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ فَنَقَصَ اَلْأَذَانَ وَ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصَلِّيَ بِأَذَانِهِ فَأَتِمَّ مَا نَقَصَ هُوَ مِنْ أَذَانِهِ وَ لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ اَلْغُلاَمُ اَلَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب موذن اذان دے اور اذان میں کوئی کمی ہو اور تم اس کی اذان پر اکتفا کر کے نماز پڑھنا چاہو تو اس کی اذان میں جو کمی ہو اسے پورا کر دو اور اگر کوئی ایسا لڑکا اذان دے جسے احتلام نہ ہوا ہو (یعنی نابالغ ہو) تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{792} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ سَهَا فِي اَلْأَذَانِ فَقَدَّمَ أَوْ أَخَّرَ عَادَ عَلَى اَلْأَوَّلِ اَلَّذِي أَخَّرَهُ حَتَّى يَمْضِيَ عَلَى آخِرِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص سے اذان میں سہو ہو جائے (یعنی بھول جائے) اور فصلوں کو مقدم و موخر کر بیٹھے تو سب سے پہلے جس فصل کو موخر کیا اس سے شروع کر کے آخر تک اذان مکمل کر دے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۴۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۲؛ مہذب الاحکام: ۶/۹۰ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۳۹؛ منتھی المطلب: ۴/۴۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۵/۶۰۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۹۴؛ ریاض المسائل: ۳/۶۱؛ کشف اللثام: ۳/۳۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۲۱؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۲۷۳؛ الخلل فی الصلاۃ: ۳۴۰؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۱۱۸

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۰ ح ۱۱۱۲؛ الوافی: ۷/۵۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۷ ح ۷۰۲۲ و ۴۴۰ ح ۷۰۳۱

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۸۸؛ شرح العروۃ: ۱۳/۳۰۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/۲۱۳؛ مہذب الاحکام: ۶/۵۹؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۲۷؛ جواھر الکلام: ۹/۱۴۶؛ مدارک الاحکام: ۶/۵۹؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۷۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۷۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۸۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۶۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۱۴۵؛ ریاض المسائل: ۳/۱۰۴

[4] الکافی: ۳/۳۰۵ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۰ ح ۱۱۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۱ ح ۷۰۳۵؛ الوافی: ۳/۳۰۵

[5] مراۃ العقول: ۱۵/۸۸؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۲/۵۵۶؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۶۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۳؛ روض الجنان: ۲/۶۴۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۷۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۸۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۴۰۴؛ جامع المدارک: ۱/۳۱۶؛ جامع المقاصد: ۲/۱۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۴۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۸۷؛ الحبل المتین: ۲/۲۷۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۱۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۳۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۸۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۵۱۲؛ جواھر الکلام: ۹/۹۰؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۷

{793} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ مِنَ الْأَذَانِ حَرْفاً فَذَكَرَهُ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ قَالَ يَرْجِعُ إِلَى الْحَرْفِ الَّذِي نَسِيَهُ فَلْيَقُلْهُ وَ لْيَقُلْ مِنْ ذَلِكَ الْحَرْفِ إِلَى آخِرِهِ وَ لاَ يُعِيدُ الْأَذَانَ كُلَّهُ وَ لاَ الْإِقَامَةَ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص اذان میں سے ایک کلمہ کہنا بھول جائے اور اذان و اقامت کہہ چکنے کے بعد اسے یاد آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے وہ بھولے ہوئے کلمے کو بجالائے اور پھر اس کے بعد والے کلمے ادا کرے اور اسے تمام اذان و اقامت کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{794} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ بُدَّ لِلْمَرِيضِ أَنْ يُؤَذِّنَ وَ يُقِيمَ إِذَا أَرَادَ الصَّلاَةَ وَ لَوْ فِي نَفْسِهِ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ سُئِلَ فَإِنْ كَانَ شَدِيدَ الْوَجَعِ قَالَ لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَ يُقِيمَ لِأَنَّهُ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ.

✪ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب مریض نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اذان اقامت کہے اور اگر زبان سے لفظ ادا نہ کر سکے تو دل میں کہہ لے۔

آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ اگر اسے سخت درد ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ ہو مگر ضروری ہے کہ اذان و اقامت کہے کیونکہ نماز بغیر اذان و اقامت نہیں ہوتی۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۹ ح ۸۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۲ ح ۷۰۳۸؛ الوافی: ۷/۶۲۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۶۵؛ شرح العروۃ: ۱۳/۳۳۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۱۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۳۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۸۹؛ منیۃ الراغب: ۱۳۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۸۸؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۸۳؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۷؛ جامع المدارک: ۱/۳۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۴۰۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۸۶؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۱۰۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۲ ح ۱۱۲۳؛ علل الشرائع: ۲/۳۲۹؛ الاستبصار ۱/۳۰۰ ح ۱۱۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۴ ح ۷۰۴۴؛ الوافی: ۷/۶۰۹؛ بحار الانوار: ۸۱/۱۳۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۲۵۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۶؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۴۹۶؛ معتصم الشیعہ: معتصم الشیعہ: ۲/۳۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۶۱؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۳۱

{795} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي اَلْأَذَانِ يَوْمَ عَرَفَةَ أَنْ يُؤَذِّنَ وَ يُقِيمَ لِلظُّهْرِ ثُمَّ يُصَلِّيَ ثُمَّ يَقُومَ فَيُقِيمَ لِلْعَصْرِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ كَذَلِكَ فِي اَلْمَغْرِبِ وَ اَلْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عرفہ کے دن سنت یہ ہے کہ نماز ظہر کے لئے تو اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے پھر نماز ظہر پڑھے اور بعد ازاں عصر کے لئے صرف اقامت کہے اور اذان نہ دے اور بمقام مزدلفہ مغرب وعشاء کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{796} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمُ الْفُضَيْلُ وَ زُرَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر وعصر ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اور اسی طرح مغرب وعشاء ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے پڑھی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

نیز حدیث 555 دیکھئے۔

{797} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۸۲/۲ ح ۱۱۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۵/۵ ح ۷۰۴۸؛ الوافی: ۶۱۰/۷

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷۷/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶۷/۶؛ حدود الشریعہ: ۴۶/۱؛ مستمسک العروۃ: ۵۵۴/۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲۳۹/۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۲۸؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲۴/۲؛ مصابیح الظلام: ۴۹۴/۶؛ معتصم الشیعہ: ۳۵۷/۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸۹؛ جواہر الکلام: ۳۷/۹؛ مدارک الاحکام: ۲۶۶/۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۷۳؛ مدارک العروۃ: ۲۰۱/۱۴ ملاذ الاخیار: ۳۸۶/۴؛ شرح العروۃ: ۲۷۱/۱۳؛ منتھی المطلب: ۴۱۹/۴؛ مہذب الاحکام: ۴۱/۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۴۴/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱۸/۳ ح ۶۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸۷/۱ ح ۸۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۳/۴ ح ۴۹۸۱؛ الوافی: ۲۸۳/۷

[4] ملاذ الاخیار: ۶۷/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴۶۵/۱؛ جواہر الکلام: ۳۳/۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲۷/۵؛ شرح العروۃ: ۲۶۹/۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳۶۱/۲؛ شرح العروۃ: ۲۶۹/۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳۶۱/۲؛ مصباح الفقیہ: ۲۳۸/۱۱؛ مدارک الاحکام: ۲۶۴/۳؛ معتصم الشیعہ: ۳۵۶/۲؛ مہذب الاحکام: ۳۸/۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۰۳/۱؛ ریاض المسائل: ۷۴/۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳۰۴/۱؛ مستند الشیعہ: ۱۴۰/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۹۳/۶؛ الفقہ المقارن: ۹۴

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا نَسِيتَ ٱلصَّلاَةَ أَوْ صَلَّيْتَهَا بِغَيْرِ وُضُوءٍ وَ كَانَ عَلَيْكَ قَضَاءُ صَلَوَاتٍ فَابْدَأْ بِأَوَّلِهِنَّ فَأَذِّنْ لَهَا وَ أَقِمْ ثُمَّ صَلِّهَا ثُمَّ صَلِّ مَا بَعْدَهَا بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلاَةٍ ٱلْحَدِيثَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر نماز بھول جاؤ یا بغیر وضو کے پڑھو اور تمہارے اوپر نمازوں کی قضا واجب ہو تو پہلی نماز کے لئے اذان و اقامت دونوں کہو اور بعد ازاں ہر ہر نماز کے لئے صرف اقامت کہتے جاؤ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{798} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبِي ٱلْوَلِيدِ حَفْصِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا قَالَ ٱلْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ ٱلصَّلاَةُ أَ يَقُومُ ٱلْقَوْمُ عَلَى أَرْجُلِهِمْ أَوْ يَجْلِسُونَ حَتَّى يَجِيءَ إِمَامُهُمْ قَالَ لاَ بَلْ يَقُومُونَ عَلَى أَرْجُلِهِمْ فَإِنْ جَاءَ إِمَامُهُمْ وَ إِلاَّ فَلْيُؤْخَذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِنَ ٱلْقَوْمِ فَيُقَدَّمَ.

❂ حفص بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب اقامت کہنے والا قدقامت الصلوٰۃ کہے تو کیا لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں یا پیش نماز کے انتظار میں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ وہ آ جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ کھڑے ہو جائیں پس اگر پیش نماز آ جائے تو ٹھیک ورنہ کسی (دوسرے اہل شخص) کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے آگے کر دیا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{799} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرِّوَايَةِ ٱلَّتِي يَرْوُونَ أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يُتَطَوَّعَ فِي وَقْتِ فَرِيضَةٍ مَا حَدُّ هَذَا ٱلْوَقْتِ قَالَ إِذَا أَخَذَ ٱلْمُقِيمُ فِي ٱلْإِقَامَةِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ

---

[1] الکافی: ۳/۲۹۱ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۸ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۶ح ۷۰۴۸؛ الوافی: ۸/۱۰۱۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۸

[2] مستند الشیعہ: ۷/۲۹۶؛ شرح الفروۃ: ۱۶/۱۸۱؛ جواہر کلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۸۲؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۱۴۹؛ مشارق الاحکام: ۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۷۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۳۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۶۲۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۲۶۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۸۰؛ روض الجنان: ۱۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۵۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۲۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۵ح ۱۱۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۵ح ۱۱۳۷؛ الوافی: ۸/۱۲۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۰ح ۷۰۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۵؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۳۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۱۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۱۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۹۵؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۳۶۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۵۹؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱/۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶۱

اَلنَّاسَ يَخْتَلِفُونَ فِي اَلْإِقَامَةِ فَقَالَ اَلْمُقِيمُ اَلَّذِي تُصَلِّي مَعَهُ.

✪ عمر بن یزید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ فریضہ کے وقت میں نافلہ نہیں پڑھنا چاہیے تو اس نافلہ کی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اقامت کہنے والا اقامت شروع کرے (تو نافلہ نہ پڑھا جائے)

آپ علیہ السلام سے اس نے عرض کیا کہ لوگ تو اقامت میں مختلف ہیں (کہ کوئی پہلے اور کوئی بعد میں کہتا ہے) تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری مراد اس شخص کی اقامت ہے جس کے ساتھ تم نماز پڑھتے ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{800} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ لاَ تَدَعَنَّ ذِكْرَ اَللَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلَوْ سَمِعْتَ اَلْمُنَادِيَ يُنَادِي بِالْأَذَانِ وَأَنْتَ عَلَى اَلْخَلاَءِ فَاذْكُرِ اَللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ كَمَا يَقُولُ اَلْمُؤَذِّنُ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے محمد بن مسلم! کسی حال میں بھی اللہ کا ذکر ترک نہ کرو اور اگر تم بیت الخلاء میں ہو اور موذن کی اذان سنو تو اللہ کا ذکر کرو اور وہی کہو جیسا موذن کہہ رہا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{801} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يُؤَذِّنُ اَلرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ اَلْقِبْلَةِ قَالَ إِذَا كَانَ اَلتَّشَهُّدُ مُسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةِ فَلاَ بَأْسَ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۳ ح ۸۴۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۴ ح ۱۱۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۲ ح ۷۰۶۳؛ الوافی: ۷/۳۶۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۵۳۹؛ مصابیح الظلام: ۴۲۰/۱؛ غنایم الایام: ۳/۱۹۵/۱۹۳؛ مصباح الفقیہ: ۹۳۲۴/۱؛ شرح العروۃ: ۱۱/۳۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۱؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۳۷؛ ریاض المسائل: ۲/۲۳۵؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۲۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۹۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۲۶۵؛ احکام الصلاۃ شریعت اصفہانی: ۳۷؛ جامع المدارک: ۱/۲۵۶

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۸ ح ۸۹۱؛ علل الشرائع: ۱/۲۸۴؛ الوافی: ۷/۵۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۴ ح ۷۰۶۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۸؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۷۵ و ۸۱/۱۷۶

[4] جواہر الکلام: ۹/۲۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۵۵؛ منتہی المطلب: ۴/۴۳۲؛ شرح العروۃ: ۱۳/۳۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۷۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۴۰۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۷۱؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۵۶؛ کشف اللثام: ۱/۲۳۹؛ ریاض المسائل: ۱/۱۱۶؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۷۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۶۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۴۸۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۹۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۰۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۴۴۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۹۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۱۴۹؛ روض الجنان: ۲/۲۵۵

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی موذن قبلہ سے ہٹ کر اذان دے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب شہادت روبقبلہ دے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

قول مؤلف:

اجرت لے کر اذان دینے کے حوالے سے حدیث نمبر 1982 کی طرف رجوع کیجئے۔

{802} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَلِّ الْجُمُعَةَ بِأَذَانِ هَؤُلَاءِ فَإِنَّهُمْ أَشَدُّ شَيْءٍ مُوَاظَبَةً عَلَى الْوَقْتِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان (عام موذنین) کی اذان پر اعتماد کر کے نماز جمعہ پڑھو کیونکہ یہ لوگ بڑی سختی سے وقت کی پابندی کرتے ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

اذان اور اقامت کا ترجمہ:

اللہ اکبر: یعنی خدائے تعالیٰ اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

اَشھَدُ اَن لاَّ اِلٰہ اِلاَّ اللہ: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ یکتا اور بے مثل اللہ کے علاوہ کوئی پرستش کے قابل نہیں ہے۔

اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللہ: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پیغمبر اور اسی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔

اَشھَدُ اَنَّ عَلَیاً وَلیُّ اللہ: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام مومنوں کے امیر اور تمام مخلوق پر اللہ کے

---

[1] الکافی: ۳/۳۰۵ ح ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۶ ح ۷۰۵۷؛ الوافی: ۷/۵۹۳؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۲۵۲

[2] ینابیع الاحکام: ۳/۸۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۴۱۴؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۴۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۳۴۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۲۲؛ مصباح الظلام: ۶/۵۲۳؛ جواھر الکلام: ۹/۹۳؛ کشف اللثام: ۳/۳۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۴ ح ۱۱۳۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۱ ح ۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۷۸ ح ۶۸۴۱؛ الوافی: ۷/۶۱۶؛ بحار الانوار: ۷۹/۳۵۷

[4] تفصیل الشریعہ: ۶/۳۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۹/۳۱۷؛ آرائ المراجع فی الحج: ۲/۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۶۸؛ ریاض المسائل: ۳/۵۳؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۳۰؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۷۵؛ جواھر الکلام: ۷/۲۶۷؛ براھین الحج: ۳/۲۱۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۵۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۱۳۵؛ غنائم الایام: ۲/۱۸۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۶۸

ولی ہیں۔ [1]

حیَّ عَلیَ الصّلاۃ: یعنی نماز کی طرف جلدی کرو

حیَّ عَلیَ الفَلاَح: یعنی رستگاری کے لئے جلدی کرو

حیَّ عَلیَ خَیرِ العَمَلَ: یعنی بہترین کام کے لئے جو (ولایت ہے) جلدی کرو

قَد قَامَتِ الصَّلاۃ: یعنی بالتحقیق نماز قائم ہوگئی

لاَاِلٰہ اِلاَّ اللہ: یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

﴿نماز کے واجبات﴾

{803} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: نیت کے بغیر کوئی عمل نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{804} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِياماً وَ قُعُوداً وَ عَلىٰ جُنُوبِهِمْ قَالَ الصَّحِيحُ يُصَلِّي قَائِماً وَ قُعُوداً الْمَرِيضُ يُصَلِّي جَالِساً وَ عَلىٰ جُنُوبِهِمُ الَّذِي يَكُونُ أَضْعَفَ مِنَ الْمَرِيضِ الَّذِي يُصَلِّي جَالِساً.

❂ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اور (اہل ایمان) وہ لوگ ہیں جو قیام، قعود اور اپنے پہلوؤں پر خدا کا ذکر کرتے ہیں (آل عمران:۱۹۱)'' کے بارے میں فرمایا: جو تندرست ہے وہ قیام وقعود کی حالت میں نماز پڑھے گا اور جو بیمار ہے وہ بیٹھ کر پڑھے گا اور اگر بیٹھ کر پڑھنے والا بیمار سے بھی زیادہ کمزور ہو تو وہ پہلو کے بل لیٹ کر پڑھے گا۔ [4]

---

[1] اوراس بارے قبل ازیں گفتگو گزر چکی ہے کہ بعض اسے جائز، بعض مستحب، بعض سنت اور بعض جزو سمجھتے ہیں۔اس کی تفصیل کے لئے ہماری کتب ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ ''(مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) اور ''تیسری گواہی سے انکار کیوں''(مطبوعہ القائم پبلیکیشنز لاہور) کی طرف رجوع کیا جائے۔(واللہ اعلم)

[2] الکافی: ۲/۸۴ح۱؛ الوافی: ۴/۳۶۱؛ بحارالانوار: ۶۷/۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶ح ۸۳؛ المحاسن: ۱/۲۲۱؛ بصائر الدرجات: ۱۱؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۰۵؛ الخصال؛ ۱/۱۸؛ الجعفریات: ۱۵۰؛ تحف العقول: ۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۱/۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۶ح ۵۲۰؛ امالی طوسی: ۳۸۵؛ مجموعہ ورام: ۲/۱۷۱

[3] مراۃ العقول: ۸/۸۸

[4] الکافی: ۳/۴۱۱ح۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۷۶ح ۳۹۶؛ الوافی: ۸/۱۰۴۰؛ بحارالانوار: ۸۱/۳۳۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۲۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۲۹۱ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۱۵ح ۴۲۷۰؛ تفسیر البرہان: ۱/۷۲۶؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۱۱

تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔[1]

{805} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَمْ يَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ قَالَ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَ لَا صَلَاةَ بِغَيْرِ افْتِتَاحٍ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کے پیچھے تکبیرۃ الاحرام کہنا بھول گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ کرے کیونکہ تکبیرۃ الاحرام کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{806} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْفَرْضِ فِي اَلصَّلاَةِ فَقَالَ اَلْوَقْتُ وَ اَلطَّهُورُ وَ اَلْقِبْلَةُ وَ اَلتَّوَجُّهُ وَ اَلرُّكُوعُ وَ اَلسُّجُودُ وَ اَلدُّعَاءُ قُلْتُ مَا سِوَى ذَلِكَ فَقَالَ سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز میں فرض چیزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقت، طہارت، قبلہ، توجہ، رکوع، سجود اور دعا (فرض ہیں)۔

میں نے عرض کیا: اور جو اس کے علاوہ ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فریضہ میں سنت ہیں۔[4]

---

[1] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۸ ۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۶۱ ۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۱۰۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/ ۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۰۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۳۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۹۱؛ الحبل المتین: ۲/ ۲۷ ۳؛ المنتخب من التفسیر الموضوعی: ۱۹۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/ ۴۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۳۳

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۵۳ ح ۱۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۴ ح ۷۲۲۴؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۴۹؛ الوافی: ۸/ ۹۱۴

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۵۹؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۹۰؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۱۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۳۲۳؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۱۷۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۴۰۳؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۷؛ ریاض المسائل: ۴/ ۱۶۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۲۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۴۱ ح ۹۵۵؛ الکافی: ۳/ ۲۷۲ ح ؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱ ح ۸۰۵۳؛ الوافی: ۷/ ۴۱؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{807} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُجْزِي الرَّجُلَ فِي صَلاَتِهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلاَثِ تَسْبِيحَاتٍ أَوْ قَدْرِهِنَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے لئے نماز (کے رکوع وسجود) میں تین بار تسبیح پڑھنے یا اس کی مقدار کے مطابق (ذکر) سے کم جائز نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4]

{808} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ إِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَقَطْ فَقَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ شَيْئاً مِنَ التَّشَهُّدِ أَعَادَ الصَّلاَةَ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھنا بھول جائے مگر اسے اتنا یاد آئے کہ اس نے صرف بسم اللہ پڑھی تھی تو اس کی نماز درست ہے اور اگر اس کا کچھ حصہ بھی یاد نہ آئے تو پھر نماز کا اعادہ کرے۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

---

[1] تفصیل الشریعہ:۴ /۹؛ سندالعروہ (الصلاۃ):۳۲۱؛ ذخیرۃ المعاد:۲ /۳۵۱؛تعلیقہ المعاد:۲ /۳۵۱؛ تعلیقہ علی معالم الاصول:۶ /۱۹۲؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱ /۱۶۳؛ قرأت فقہیہ:۲ /۶۷؛الحدائق الناضرۃ:۸ /۳۵۸؛کشف اللثام:۴ /۱۴۶؛نہایۃ المقال مامقانی:۳۱۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱ /۳۶۱؛ مصابیح الظلام:۲ /۳۸۶؛ استقصا الاعتبار:۵ /۲۹۷؛ شرح العروۃ:۱۵ /۳۶۰؛ ملاذالاخیار:۴ /۲۸۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۲ /۳۷۱؛ مراۃ العقول:۱۵/۲۵؛معتصم الشیعہ :۳/۱۲۳؛ذکری الشیعہ :۳/۲۸۲؛تنقیح مبانی العروۃ:۳ ۲۱۴؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۴/۲۶۷

[2] تہذیب الاحکام:۲/۷۹ح۲۹۷؛الاستبصار:۱/۳۲۳ح۱۲۰۸؛وسائل الشیعہ :۶/۳۰۳ح۸۰۳۰؛الوافی:۸/۷۰۷

[3] ملاذالاخیار:۳/۷۵۳؛کتاب الخمس ہاشمی شاہرودی:۱/۱۹۲؛کتاب الصلاۃ انساری:۲/۱۷؛مختلف الشیعہ :۲/۱۶۶؛معتصم الشیعہ :۳/۸۷

[4] مستمسک العروۃ:۶/۳۰۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۸۲؛فقہ الصادقؑ :۷/۲۷؛مستند الشیعہ :۵/۲۰۹

[5] تہذیب الاحکام:۲/۱۹۲ح۷۵۸؛الاستبصار:۱/۳۴۳ح۱۲۹۳؛وسائل الشیعہ :۶/۴۰۳ح۸۲۹۰؛الوافی:۸/۹۴۳؛بحارالانوار:۸۵/۱۵۵

[6] ملاذالاخیار:۴/۱۴۵؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۳/۱۴۵؛شرح العروۃ:۱۵/۲۴۹؛فقہ الصادقؑ :۵/۳۳۵؛الرسائل الاحمدیہ:۲/۱۷۸؛ جواھر الکلام:۱۰/۲۵۲؛مستمسک العروۃ:۶/۴۳۵؛الحدائق الناضرۃ:۹/۱۳۰؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۸۰؛الانوار الالہیہ :۷۴؛ مفتاح الکرامہ:۳/۲۹۲؛ مصابیح الظلام:۹/۱۱۹؛معتصم الشیعہ :۳/۲۳۵؛ مدارک الاحکام:۴/۲۲۸؛خلل الصلاۃ واحکامہ حائری:۲۱۴؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۴/۱۷۰؛احکام الخلل فی الصلاۃ انصاری:۴۶؛مستند الشیعہ :۵/۳۲۶

{809} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ إِلاَّ مِنْ خَمْسَةٍ اَلطَّهُورِ وَ الْوَقْتِ وَ الْقِبْلَةِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ فَلاَ تَنْقُضُ السُّنَّةُ الْفَرِيضَةَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے سوائے پانچ چیزوں کے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود۔ پھر فرمایا: قرأت سنت ہے اور تشہد بھی سنت ہے اور کوئی سنت فریضہ کو باطل نہیں کرتی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ سنت سے مراد سنت واجبہ ہو یا یہ کہ یہ وجوب بذریعہ سنت قائم ہوا ہو جیسا کہ مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

{810} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ التَّسْلِيمِ مَا هُوَ فَقَالَ هُوَ إِذْنٌ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلام (نماز) کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (نماز ختم کرنے کا) اذن ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

نیت:

{811} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۲ ح ۵۹۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۹ ح ۹۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۱ ح ۸۲۸۴؛ الوافی: ۷/۴۴

[2] غنایم الایام: ۳/۵۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۱؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۲۵؛ جامع المدارک: ۱/۳۳۴؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۰۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۵۱؛ مہذب الاحکام: ۱/۴۹۳؛ قرأت فقہیہ: ۲/۴۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۱۳۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۶۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۳۲؛ الاحکام کاشف الغطاؒ: ۱/۴۴؛ الہدایہ الی غوامض الکفایہ: ۵/۴۹۰؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۲۴۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۰۳؛ منتہی الدرایہ: ۸/۴۶۶؛ عمدۃ الاصول: ۶/۳۶۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۷ ح ۱۲۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۶ ح ۸۳۱۶؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۱۱؛ الوافی: ۸/۷۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۲۴۹؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۱۹۹؛ غنایم الایام: ۳/۷۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۳۰۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۲۶؛ منتہی المطلب: ۵/۲۱۲؛ الحبل المتین: ۲/۲۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۱۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۷۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۹۱؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۶

عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی عمل بغیر نیت کے عمل ہی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{812} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ٱلثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ حَسَبَ لِقُرَشِيٍّ وَ لاَ لِعَرَبِيٍّ إِلاَّ بِتَوَاضُعٍ وَ لاَ كَرَمَ إِلاَّ بِتَقْوَى وَ لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِالنِّيَّةِ وَ لاَ عِبَادَةَ إِلاَّ بِالتَّفَقُّهِ أَلاَ وَ إِنَّ أَبْغَضَ ٱلنَّاسِ إِلَى ٱللَّهِ مَنْ يَقْتَدِي بِسُنَّةِ إِمَامٍ وَ لاَ يَقْتَدِي بِأَعْمَالِهِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کسی قریشی اور کسی عربی کے لئے کوئی ذاتی فضیلت نہیں ہے مگر تواضع وفروتنی کے ساتھ اور کوئی کرم و بزرگی نہیں مگر تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ اور کوئی عمل نہیں مگر نیت کے ساتھ اور کوئی عبادت نہیں مگر تفقہ و معرفت کے ساتھ اور جان لو کہ تمام لوگوں میں خدا کی نگاہ میں ناپسندیدہ (بلکہ بغض زدہ) شخص وہ ہے جو کسی امام کی سنت کی اقتداء تو کرے اور اپنے اعمال میں اس کی اقتداء نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن ہے۔ [5]

{813} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ٱلْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ ٱلْجَهْمِ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ ٱلصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: مَا ضَعُفَ بَدَنٌ عَمَّا قَوِيَتْ عَلَيْهِ ٱلنِّيَّةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی کام کے کرنے کی نیت قوی ہو تو بدن کبھی کمزور نہیں ہوتا۔ [6]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [7]

{814} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۲/ ۸۴ح۱؛ الوافی: ۴/ ۳۶۱؛ بحارالانوار: ۶۷/ ۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۶ح ۸۳؛ ۶/ ۵ح۷۱۹۶؛ تقریب المعارف: ۳۴۷؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۶۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۶ح ۵۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۸۸ح ۵۳؛ المحاسن: ۱/ ۲۲۱؛ بصائر الدرجات: ۱۱؛ الجعفریات: ۱۵۰؛ کنز الفوائد: ۱/ ۵۵

[2] مراۃ العقول: ۸/ ۸۸

[3] الکافی: ۸/ ۲۳۴ح ۳۱۲؛ الخصال: ۱/ ۱۸؛ الوافی: ۴/ ۳۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۷ح ۸۵؛ بحارالانوار: ۶۷/ ۲۰۴؛ تحف العقول: ۱/ ۲۸۰

[4] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/ ۸۵

[5] مراۃ العقول: ۲۶/ ۱۷۸؛ الرسائل الاعتقادیہ: ۴۷

[6] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/ ۴۰۰ح ۸۵۵؛ امالی صدوق: ۳۲۹ مجلس ۵۳؛ الوافی: ۴/ ۳۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۵۳ح ۱۰۶؛ بحارالانوار: ۶۷/ ۲۰۵

[7] روضۃ المتقین: ۱۳/ ۱۴۶

عَبۡدِ اَللّٰهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلۡعُبَّادَ ثَلاَثَةٌ قَوۡمٌ عَبَدُوا اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَوۡفاً فَتِلۡكَ عِبَادَةُ اَلۡعَبِيدِ وَ قَوۡمٌ عَبَدُوا اَللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى طَلَبَ اَلثَّوَابِ فَتِلۡكَ عِبَادَةُ اَلۡأُجَرَاءِ وَ قَوۡمٌ عَبَدُوا اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ حُبّاً لَهُ فَتِلۡكَ عِبَادَةُ اَلۡأَحۡرَارِ وَ هِيَ أَفۡضَلُ اَلۡعِبَادَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عبادت گزاروں کی تین قسمیں ہیں: ایک طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت خوف کی وجہ سے کرتے ہیں تو یہ غلاموں والی عبادت ہے، دوسرا طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اجروثواب کے لئے کرتا ہے تو یہ تاجروں والی عبادت ہے اور تیسرا طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی محبت کی وجہ سے کرتا ہے یہ احرار (شریفوں یا آزاد بندوں) والی عبادت ہے اور یہ سب سے افضل عبادت ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{815} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عَلِيُّ بۡنُ إِبۡرَاهِيمَ عَنۡ أَبِيهِ عَنۡ عَبۡدِ اَللّٰهِ بۡنِ اَلۡمُغِيرَةِ قَالَ فِي كِتَابِ حَرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي نَسِيتُ أَنِّي فِي صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ حَتَّى رَكَعۡتُ وَ أَنَا أَنۡوِيهَا تَطَوُّعاً قَالَ فَقَالَ هِيَ اَلَّتِي قُمۡتَ فِيهَا إِنۡ كُنۡتَ قُمۡتَ وَ أَنۡتَ تَنۡوِي فَرِيضَةً ثُمَّ دَخَلَكَ اَلشَّكُّ فَأَنۡتَ فِي اَلۡفَرِيضَةِ وَ إِنۡ كُنۡتَ دَخَلۡتَ فِي نَافِلَةٍ فَنَوَيۡتَهَا فَرِيضَةً فَأَنۡتَ فِي اَلنَّافِلَةِ وَ إِنۡ كُنۡتَ دَخَلۡتَ فِي فَرِيضَةٍ ثُمَّ ذَكَرۡتَ نَافِلَةً كَانَتۡ عَلَيۡكَ فَامۡضِ فِي اَلۡفَرِيضَةِ.

۞ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حریز کی کتاب نماز میں لکھا ہے کہ میں یہ بھول گیا کہ میں نماز فریضہ پڑھ رہا ہوں یہاں تک کہ رکوع میں چلا گیا جبکہ میں نافلہ کررہا تھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ نماز وہی (فریضہ) ہے جس کے پڑھنے کے لئے تم کھڑے ہو گئے تھے اور فریضہ کی ہی نیت کی تھی مگر بعد میں تمہیں شک ہو گیا پس تم فریضہ کی ادائیگی میں مشغول ہو اور اگر تم نے نافلہ شروع کی اور (بعد میں غلطی سے) فریضہ کی نیت کی تو تم نافلہ میں ہی مصروف سمجھے جاؤ گے اور اگر تم نے فریضہ شروع کیا پھر تمہیں کوئی نافلہ نماز یاد آ گئی جو تمہارے ذمہ تھی تو تم نماز فریضہ میں مشغول رہو گے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۲/۸۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۶۲ ح ۱۳۴؛ الوافی: ۴/۳۶۶؛ بحارالانوار: ۶۷/۲۵۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۰ و ۳/۱۴۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱/۲۳۹ و ۱۰/۲۹۳

[2] صراط الحق فی المعارف الاسلامیہ: ۲/۹۷؛ سند العروۃ: ۳/۶۷۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۵۲۳؛ مراۃ العقول: ۸/۸۶؛ غنائم الایام: ۱/۱۷۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۹۳؛ نور الانوار فی شرح الصحیفۃ السجادیہ: ۱/۱۹۰؛ منہاج الفقاھۃ: ۲/۲۳۶؛ الانوار النعمانیہ: ۲/۲۴۰؛ الحدائق الناضرہ: ۲/۱۷۸؛ مستند الشیعہ: ۲/۵۰

[3] الکافی: ۳/۳۶۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۲ ح ۱۴۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۶ ح ۷۲۰۰؛ الوافی: ۸/۹۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۰

[4] خلل الصلاۃ و احکامہ حائری: ۳۱۹؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۲۷۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۸۷؛ جواھر الکلام: ۹/۱۷۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۳۸؛ مستمسک العروہ: ۶/۴۱؛ شرح العروۃ: ۱۱/۴۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۲۶

{816} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَيُصَلِّي عَشْرَ رَكَعَاتٍ أَ يَحْتَسِبُ بِالرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةٍ عَلَيْهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا عَمْداً فَإِنْ لَمْ يَنْوِ ذَلِكَ فَلَا .

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو آٹھ رکعت نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر دس رکعت پڑھتا ہے اور وہ ان دو رکعتوں کو وہ دو رکعت شمار کرنا چاہتا ہے جو اس کے ذمے تھی تو وہ ایسا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ عمداً (نیک کر کے) ان کو پڑھے پس اگر وہ نیت نہیں کرتا تو ایسا نہیں کرسکتا[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{817} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً فِي الْعَصْرِ فَذَكَرَ وَ هُوَ يُصَلِّي بِهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَلَّى الْأُولَى قَالَ فَلْيَجْعَلْهَا الْأُولَى الَّتِي فَاتَتْهُ وَ يَسْتَأْنِفُ الْعَصْرَ وَ قَدْ قَضَى الْقَوْمُ صَلَاتَهُمْ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک گروہ کو عصر کی نماز باجماعت پڑھا رہا تھا کہ اثناء نماز میں اسے یاد آیا کہ اس نے ہنوز نماز ظہر نہیں پڑھی تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (نیت بدل کر) اس نماز کو نماز ظہر قرار دے دے اور اس کے بعد عصر کی نماز از سرنو پڑھے اور لوگوں کی نماز (عصر) ہو جائے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث مواقیت وغیرہ کے باب میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی انشاءاللہ۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۴۳ ح ۱۴۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۷ ح ۷۲۰۳؛ الوافی: ۸/ ۱۰۱۰؛ موسوعہ شہید اول: ۶/ ۲۹۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۴۰؛ جواہر الکلام: ۹/ ۱۹۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۷ ح ۷۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۲۹۲ ح ۵۱۸۹؛ الوافی: ۸/ ۱۰۱۳؛ الکافی: ۳/ ۲۹۴ ح ۷

[4] کتاب الصلاۃ کاشف الغطاءؒ: ۶۶؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۱۴۴؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۲۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۳۰۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۸۸؛ موسوعہ البرغانی: ۴/ ۱۵۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۶۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۱۵۶ و ۸/ ۳۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۹/ ۴۰۲ و ۴۴۷؛ جواہر الکلام: ۷/ ۳۱۵؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۲۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۰۵؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۶۶

تکبیرۃ الاحرام:

{818} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّكْبِيرَةُ اَلْوَاحِدَةُ فِي اِفْتِتَاحِ اَلصَّلاَةِ تُجْزِي وَ اَلثَّلاَثُ أَفْضَلُ وَ اَلسَّبْعُ أَفْضَلُ كُلِّهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز کی ابتداء میں ایک تکبیر کافی ہے مگر تین تکبیریں افضل ہیں اور سات سب سے افضل ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{819} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى تَكْبِيرَةَ الاِفْتِتَاحِ قَالَ يُعِيدُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو تکبیرۃ الاحرام بھول جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (نماز کا) اعادہ کرے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{820} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ وَ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي اَلرَّجُلِ يُصَلِّي فَلَمْ يَفْتَتِحْ بِالتَّكْبِيرِ هَلْ يُجْزِيهِ تَكْبِيرَةُ اَلرُّكُوعِ قَالَ لاَ بَلْ يُعِيدُ صَلاَتَهُ إِذَا حَفِظَ أَنَّهُ لَمْ يُكَبِّرْ.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نماز پڑھتے ہوئے تکبیرۃ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۶۶ ح ۲۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۰ ح ۷۲۰۸؛ الوافی: ۸/۶۴۱

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۳؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۳۳؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۱۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۷۴؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۹۹؛ کشف اللثام: ۳/۴۲۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۷۴؛ دراسات اصولیہ شبیری: ۲/۱۵۷؛ المباحث الاصولیہ فیاض: ۲/۱۶۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۳ ح ۵۵۷؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۲ ح ۷۲۱۸؛ الوافی: ۸/۹۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۵۱ ح ۱۳۲۶

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۶؛ شرح العروۃ: ۱۴/۹۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۱۵؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۲۱۱؛ دراسات اصولیہ: ۲/۱۵۷؛ نہایۃ التقریر: ۲/۴۱۵؛ فقہ الصادق: ۴/۳۵۹؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۱۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۸۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۵۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/۴۳۰؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۵۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/۴۰۰۳؛ ہدایۃ الوصول واعظی: ۱۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۳/۲۹۶؛ جواہر الکلام ۱۳/۲۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۷۳

الاحرام بھول جاتا ہے تو کیا اس کے لئے رکوع والی تکبیر کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ جب اسے یاد آئے کہ اس نے تکبیر نہیں کہی تو اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{821} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا جَاءَ اَلرَّجُلُ مُبَادِراً وَ اَلْإِمَامُ رَاكِعٌ أَجْزَأَتْهُ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ لِدُخُولِهِ فِي اَلصَّلاَةِ وَ اَلرُّكُوعِ.

۞ معاویہ بن شریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پیش نماز رکوع میں ہو اور کوئی شخص جلدی جلدی آئے (اور جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہیے) تو اس کے لئے ایک ہی تکبیر تکبیرۃ الاحرام اور رکوع کی تکبیر کے لئے کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{822} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِفْتَتَحْتَ اَلصَّلاَةَ فَارْفَعْ كَفَّيْكَ ثُمَّ اُبْسُطْهُمَا بَسْطاً ثُمَّ كَبِّرْ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ قُلِ اَللَّهُمَّ أَنْتَ اَلْمَلِكُ اَلْحَقُّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ اَلذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ ثُمَّ تُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ اَلْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ اَلشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَ اَلْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ لاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَ حَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ اَلْبَيْتِ ثُمَّ تُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ ثُمَّ تَقُولُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضَ عَالِمِ اَلْغَيْبِ وَ اَلشَّهَادَةِ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ اَلْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ ثُمَّ تَعَوَّذْ مِنَ اَلشَّيْطَانِ اَلرَّجِيمِ ثُمَّ اِقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز شروع کرنے لگو تو دونوں ہاتھوں کو بلند کرو پھر ان کو چھوڑ دو پھر تین بار تکبیر کہو اور یہ دعا پڑھو:

اَللَّهُمَّ أَنْتَ اَلْمَلِكُ اَلْحَقُّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ اَلذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ

پھر دو تکبیریں کہو اور یہ پڑھو:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۳ح ۵۶۲؛ الاستبصار: ۱/۳۵۲ح ۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۶ح ۷۲۳۰؛ الکافی: ۳/۳۴۷ح ۲؛ الوافی: ۸/۹۱۳

[2] مصابیح الظلام: ۷/۱۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۴؛ مستند الشیعہ: ۷/۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۲۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۷ح ۱۲۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۵ح ۱۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۷ح ۷۲۳۲؛ الوافی: ۸/۱۲۲۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۶

[4] روضۃ المتقین: ۲/۵۶۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۸۳؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۹۰؛ جواھر الکلام: ۵/۱۵۲

لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ اَلْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ اَلشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَ اَلْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ لاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَ حَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ اَلْبَيْتِ

اس کے بعد دو تکبیریں کہو اور ان کے بعد یہ پڑھو:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضِ عَالِمِ اَلْغَيْبِ وَ اَلشَّهَادَةِ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ اَلْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ [1]

پھر شیطان سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ پڑھو) اور پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{823} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَكَادَ يَبْلُغُ أُذُنَيْهِ.

✪ صفوان بن مہران الجمال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب وہ تکبیر کہتے تھے تو ہاتھوں کا اس قدر بلند کرتے تھے کہ قریباً کانوں تک پہنچ جاتے تھے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] اسے دعائے توجہ کہتے ہیں۔ امام زمانہؑ نے فرمایا ہے کہ یہ سنت موکدہ ہے اور اس کے وہ الفاظ جو گویا اجماعی ہیں اور جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ یہ ہیں:
وجهت وجهي للذي فطر السماوات والارض حنيفا مسلماً على ملة ابراهيم و دين محمد و هدى امير المومنين و ما انا من المشركين ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين لا شريك له و بذلك امرت و انا من المسلمين اللهم اجعلني من المسلمين اعُوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم (دیکھئے: الاحتجاج: ۲/ ۴۸۵؛ بحارالانوار: ۵۳/ ۱۵۹ و ۸۱/ ۳۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۵ ح ۷۲۴۹)

[2] الکافی: ۳/ ۳۱۰ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۶۷ ح ۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۴ ح ۷۲۴۷؛ الوافی: ۸/ ۶۳۷

[3] جواهر الکلام: ۹/ ۲۳۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۳؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۴/ ۴۳۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۹۷؛ منتھی المطلب: ۵/ ۳۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۰۱؛ شروع فروع کافی مازندرانی: ۳/ ۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۰۴؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۲۱۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۰۱

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۶۵ ح ۲۳۵؛ الوافی: ۸/ ۶۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۶ ح ۷۲۵۰ یا بحارالانوار: ۸۱/ ۲۱۳

[5] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۹۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۲ و ۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۸۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۳۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۱۹؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۱/ ۲۰۴؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۹۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۶۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۰۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۶۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۴۸۳؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۸/ ۱۳۸؛ کشف اللثام: ۳/ ۴۲۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۴۳۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۱۷؛ وسائل العباد: ۱/ ۴۲۸

{824} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اِفْتَتَحَ الصَّلاَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ وَجْهِهِ وَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِبَطْنِ كَفَّيْهِ.

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب نماز کی ابتداء کی تو ہاتھوں کو چہرہ کے برابر تک اس طرح بلند کیا کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف تھیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{825} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلاَةِ فَكَبَّرْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَلاَ تُجَاوِزْ بِكَفَّيْكَ أُذُنَيْكَ أَيْ حِيَالَ خَدَّيْكَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو اور تکبیر کہو تو ہاتھوں کو بلند کرو مگر اپنی ہتھیلیوں کو کانوں سے اوپر نہ لے جاؤ یعنی رخساروں تک بلند کرو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{826} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ إِمَاماً فَإِنَّهُ يُجْزِيكَ أَنْ تُكَبِّرَ وَاحِدَةً تَجْهَرُ فِيهَا وَتُسِرُّ سِتّاً الْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پیش نماز ہو تو تمہارے لئے کافی ہے کہ ایک تکبیر جہر (بلند آواز) کے ساتھ اور باقی چھ تکبیریں آہستہ کہو۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۶۶ ح ۲۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷ ح ۷۲۵۵؛ الوافی: ۸/۶۴۴

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۲۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۶۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۹۹؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۴۳۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۴۹۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۱۷؛ ریاض المسائل: ۳/۱۲۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۲۸

[3] الکافی: ۳/۹۰۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۱ ح ۷۲۶۸؛ الوافی: ۸/۶۴۳

[4] مدارک العروۃ: ۱۴/۴۳۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۳۸؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۳۴۷؛ منیۃ الراغب: ۱۶۲؛ جامع المدارک: ۱/۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۱۵۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/۴۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۸۲؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۹۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/۴۸۲؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرۃ: ۱۰/۱۹۴؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۶۶؛ آیات الاحکام: ۲۰۵

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۷ ح ۱۱۵۱؛ الخصال: ۲/۳۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳ ح ۷۲۷۳؛ الوافی: ۸/۶۴۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۶۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{827} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّكْبِيرُ فِي صَلاَةِ اَلْفَرْضِ اَلْخَمْسِ اَلصَّلَوَاتِ خَمْسٌ وَ تِسْعُونَ تَكْبِيرَةً مِنْهَا تَكْبِيرَاتُ اَلْقُنُوتِ خَمْسَةٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ فرض نمازوں میں پچانوے تکبیریں ہیں جن میں پانچ تکبیریں قنوت والی بھی شامل ہیں [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{828} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا أَنْتَ كَبَّرْتَ فِي أَوَّلِ صَلاَتِكَ بَعْدَ الاِسْتِفْتَاحِ بِإِحْدَى وَ عِشْرِينَ تَكْبِيرَةً ثُمَّ نَسِيتَ اَلتَّكْبِيرَ كُلَّهُ وَ لَمْ تُكَبِّرْ أَجْزَأَكَ اَلتَّكْبِيرُ اَلْأَوَّلُ عَنْ تَكْبِيرِ اَلصَّلاَةِ كُلِّهَا.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم (چار رکعتی) نماز کے ابتداء میں اکیس تکبیروں میں سے تکبیرۃ الاحرام کرلو اور پھر باقی ساری تکبیریں بھول جاؤ اور تکبیریں نہ کہو تو یہ تکبیر اولیٰ پوری نماز کی تکبیروں سے کافی ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹۴؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۰۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۲۹۵؛ جواھر الکلام: ۱۰/ ۹۰؛ الھدائق الناضرۃ: ۸/ ۲۴۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۲۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۴۰؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۸؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/ ۱۲۳؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۱۸۲؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۵۹؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/ ۵۹؛ کشف اللثام: ۳/ ۴۲۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۱۸

[2] الکافی: ۳/ ۳۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۷ ح ۳۲۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۶ ح ۸۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۸ ح ۷۲۳۳؛ الوافی: ۸/ ۷۵۳

[3] مدارک العروۃ: ۱۵/ ۴۳۸؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/ ۱۹۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۲۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۸۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۷/ ۲۱۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۹۹؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۳/ ۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۱۲۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۴۴ ح ۵۶۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۴۳ ح ۱۰۰۲؛ الوافی: ۸/ ۶۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۹ ح ۷۲۳۶؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹۲

[5] جواہر الکلام: ۵/ ۵۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۴۵۲؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/ ۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۶؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۴۱۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۴۴؛ کشف اللثام: ۳/ ۴۲۸؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۳۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۴؛ مدارک العروۃ: ۱۴/ ۴۰۵؛ مجمع الفائدہ: ۲/ ۲۶۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۷۹؛ معجم فقہ الجواہر: ۳/ ۶۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۳۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۰۷

قیام یعنی کھڑا ہونا:

{829} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِي ٱلصَّلاَةِ فَلاَ تُلْصِقْ قَدَمَكَ بِٱلْأُخْرَى دَعْ بَيْنَهُمَا فَصْلاً إِصْبَعاً أَقَلُّ ذَلِكَ إِلَى شِبْرٍ أَكْثَرُهُ وَ اُسْدُلْ مَنْكِبَيْكَ وَ أَرْسِلْ يَدَيْكَ وَ لاَ تُشَبِّكْ أَصَابِعَكَ وَ لْتَكُونَا عَلَى فَخِذَيْكَ قُبَالَةَ رُكْبَتَيْكَ وَ لْيَكُنْ نَظَرُكَ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِكَ ٱلْحَدِيثَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو پاؤں کو ایک دوسرے سے نہ ملاؤ بلکہ ان کے درمیان کم از کم ایک انگلی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فصلہ رکھو اور کاندھوں کو ڈھیلا چھوڑ دو اور ہاتھوں کو چھوڑ دو اور انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالو اور انہیں گھٹنوں کے بالمقابل رانوں پر رکھو اور اس حالت میں تمہاری نظر جائے سجدہ پر ہونی چاہیے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{830} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ عَلِيٍّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَوْماً: يَا حَمَّادُ تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْفَظُ كِتَابَ حَرِيزٍ فِي ٱلصَّلاَةِ فَقَالَ لاَ عَلَيْكَ يَا حَمَّادُ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَجِّهاً إِلَى ٱلْقِبْلَةِ فَاسْتَفْتَحْتُ ٱلصَّلاَةَ فَرَكَعْتُ وَ سَجَدْتُ فَقَالَ يَا حَمَّادُ لاَ تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمْ يَأْتِي عَلَيْهِ سِتُّونَ سَنَةً أَوْ سَبْعُونَ سَنَةً فَلاَ يُقِيمُ صَلاَةً وَاحِدَةً بِحُدُودِهَا تَامَّةً قَالَ حَمَّادٌ فَأَصَابَنِي فِي نَفْسِي ٱلذُّلُّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَعَلِّمْنِي ٱلصَّلاَةَ فَقَامَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مُسْتَقْبِلَ ٱلْقِبْلَةِ مُنْتَصِباً فَأَرْسَلَ يَدَيْهِ جَمِيعاً عَلَى فَخِذَيْهِ قَدْ ضَمَّ أَصَابِعَهُ وَ قَرَّبَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرُ ثَلاَثِ أَصَابِعَ مُنْفَرِجَاتٍ وَ اِسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ جَمِيعاً ٱلْقِبْلَةَ لَمْ يُحَرِّفْهُمَا عَنِ ٱلْقِبْلَةِ ٱلْحَدِيثَ.

❂ حماد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! کیا تم صحیح طریقے سے نماز پڑھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے مولا علیہ السلام! مجھے نماز کے متعلق حریز کا رسالہ یاد ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

چنانچہ میں نے رو بقبلہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی۔

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۳ ح ۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۱ ح ۷۰۷۹؛ الوافی: ۸/۸۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸/۳۳؛ کشف اللثام: ۴/۱۲۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۸۶؛ غنائم الایام: ۲/۴۵۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۲۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۵۷؛ الموسوعہ الفقھیہ: ۱۰/۴۹۰؛ جواھر الکلام: ۱۰/۷۰؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹۴؛ القواعد الفقھیہ: ۱/۹۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۶۰؛ المحجۃ البیضاء: ۱/۳۵۴؛ مھذب الاحکام: ۷/۲۲۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۸۷؛ منیۃ الراغب: ۲۲۱؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۶۱

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے حماد! تم نے اچھی طرح سے نماز ادا نہیں کی

پھر فرمایا: کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تم لوگوں کی ساٹھ ساٹھ ستر ستر سال عمر ہو جائے اور پھر بھی دو رکعت نماز صحیح نہ پڑھ سکو اور اس کے حدود و احکام کو اچھی طرح ادا نہ کر سکو۔

حماد کا بیان ہے کہ مجھے بڑی خجالت اور شرمندگی محسوس ہوئی اور میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام مجھے نماز کی (صحیح) تعلیم دیں۔

پس امام علیہ السلام قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر اپنی رانوں پر لٹکا دیئے اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملالیں اور اپنے پاؤں کو اتنا ایک دوسرے کے قریب کیا کہ ان کے درمیان قریباً کھلی تین انگلیوں کا فصلہ رہ گیا اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سیدھا قبلہ کی طرف کیا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{831} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ جَمَعَتْ بَيْنَ قَدَمَيْهَا وَ لَا تُفَرِّجُ بَيْنَهُمَا وَ تَضُمُّ يَدَيْهَا إِلَى صَدْرِهَا لِمَكَانِ ثَدْيَيْهَا الْحَدِيثَ.

زرارہ سے روایت ہے (کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: جب عورت نماز کے لئے کھڑی ہو تو اپنے دونوں قدموں کو باہم ملا کر رکھے اور ان کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر اپنے پستانوں کے اوپر رکھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۱۱ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۱ح ۳۰۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۰ح ۹۱۶؛ امالی صدوق: ۴۱۳ مجلس ۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۹ح ۷۰۷۷؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۸۵؛ الوافی: ۸/۵۸۳؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۱۱؛ الاربعون حدیثاً شہید اول: ۸۱

[2] مستمسک العروۃ: ۶/۵۳۳؛ المبسوط فی فقہ المسائل: ۲/۵۰۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۳۹؛ آیات الاحکام نجفی: ۶/۱۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۰۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۵۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ ۹: ۳۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۸؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۳۰۲؛ تنقیح مبانی العروہ: ۴/۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۰۵؛ شرح فروغ الکافی مازندرانی: ۳/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۶

[3] الکافی: ۳/۳۳۵ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۴ح ۳۵۰؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۵؛ الوافی: ۸/۸۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۲ح ۷۰۸۰

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۵۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۴۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۱۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۹؛ کفایۃ الفقہ: ۱/۱۰۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۱۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۲۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۴۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۱؛ الحبل المتین: ۲/۳۰۹

قول مؤلف:

کافی اور تہذیب میں راوی نے معصوم علیہ السلام کا نام نہیں لیا ہے لیکن علل الشرائع میں نام موجود ہے۔

{832} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلاَةِ فَعَلَيْكَ بِالْإِقْبَالِ عَلَى صَلاَتِكَ فَإِنَّمَا يُحْسَبُ لَكَ مِنْهَا مَا أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ وَ لاَ تَعْبَثْ فِيهَا بِيَدِكَ وَ لاَ بِرَأْسِكَ وَ لاَ بِلِحْيَتِكَ وَ لاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ وَ لاَ تَتَثَاءَبْ وَ لاَ تَتَمَطَّ وَ لاَ تُكَفِّرْ فَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْمَجُوسُ وَ لاَ تَلَثَّمْ وَ لاَ تَحْتَفِزْ وَ لاَ تَفَرَّجْ كَمَا يَتَفَرَّجُ الْبَعِيرُ وَ لاَ تُقْعِ عَلَى قَدَمَيْكَ وَ لاَ تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ وَ لاَ تُفَرْقِعْ أَصَابِعَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ نُقْصَانٌ مِنَ الصَّلاَةِ وَ لاَ تَقُمْ إِلَى الصَّلاَةِ مُتَكَاسِلاً وَ لاَ مُتَنَاعِساً وَ لاَ مُتَثَاقِلاً فَإِنَّهَا مِنْ خِلاَلِ النِّفَاقِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ نَهَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَقُومُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَ هُمْ سُكَارَى يَعْنِي سُكْرَ النَّوْمِ وَ قَالَ لِلْمُنَافِقِينَ وَ إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُنَ النَّاسَ وَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً .

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہوتو تم پر توجہ لازم ہے کیونکہ نماز میں سے تمہارے لئے وہی حصہ ہے جو تم توجہ سے ادا کرو گے اور نماز میں ہاتھوں سے، سر سے اور داڑھی سے بازی نہ کرو اور دل میں خیالات کو جگہ نہ دو، نہ جمائی لو اور نہ ہی انگڑائی لو اور نماز میں ہاتھ نہ باندھو کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اور منہ پر کپڑا نہ لپیٹو اور سکڑ کر نہ بیٹھو اور نہ اس طرح سجدہ کرو بلکہ اونٹ کی طرح پھیل کر بیٹھو اور قدموں کے اوپر (بطور اقعاء) نہ بیٹھو اور (سجدہ میں) کہنیوں کو زمین پر نہ پھیلاؤ اور انگلیوں کے کٹکارے نہ نکالو کیونکہ ان تمام باتوں سے نماز میں کمی واقع ہوتی ہے اور سستی، سہل انگیزی اور اونگھتے ہوئے بوجھل بن کر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو کہ یہ منافقت کی علامت ہے کیونکہ خدا نے اہل ایمان کو نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے اور نشہ سے مراد نیند کا نشہ ہے اور منافقوں کے متعلق ارشاد فرمایا: ''وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سہل انگیزی کے ساتھ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کا ذکر تو بہت کم ہی کرتے ہیں (النساء:۱۴۲)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن (کالصحیح) ہے۔[2]

{833} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ لَمْ يُقِمْ

---

[1] الکافی: ۲۹۹/۳ ح ۱؛ علل الشرائع: ۳۵۸/۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۳/۵ ح ۷۰۸۱؛ بحار الانوار: ۲۰۱/۸۱؛ الوافی: ۸۴۳/۸

[2] المحجۃ البیضاء: ۳۵۴/۱؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۱۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱۳/۲؛ جواھر الکلام: ۱۹۱/۱۰؛ کشف اللثام: ۱۰۷/۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵۷/۹؛ مھذب الاحکام: ۲۲۳/۷؛ مستمسک العروۃ: ۵۹۸/۶؛ معتصم الشیعہ: ۳۲۵/۳؛ مصابیح الظلام: ۱۰۱/۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱۷۳/۱؛ ریاض المسائل: ۳۰۱/۳؛ مدارک الاحکام: ۴۶۹/۳؛ مسالک الافہام: ۱۳۵/۱؛ آیات الاحکام: ۱۰۴/۱؛ مراۃ العقول: ۷۶/۱۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۹۲/۲

صُلْبَهُ فِي اَلصَّلاَةِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز میں اپنی پشت سیدھی نہ کرے اس کی نماز نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{834} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرِيضِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ اَلْقِيَامَ وَ اَلسُّجُودَ قَالَ يُومِئُ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً وَ أَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى اَلْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مریض شخص کے بارے میں پوچھا جو نہ کھڑا ہوسکتا ہے اور نہ ہی سجدہ کرسکتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (بیٹھ کر) سر کے اشارہ سے پڑھے اور اگر زمین پر پیشانی رکھ سکے تو یہ مجھے پسند ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{835} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرِيضِ لاَ يَسْتَطِيعُ اَلْجُلُوسَ قَالَ فَلْيُصَلِّ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ وَ لْيَضَعْ عَلَى جَبْهَتِهِ شَيْئاً إِذَا سَجَدَ فَإِنَّهُ يُجْزِي عَنْهُ وَ لَنْ يُكَلِّفَ اَللَّهُ مَا لاَ طَاقَةَ لَهُ بِهِ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس مریض کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ نہیں سکتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لیٹ کر پڑھے اور جب سجدہ کرنا چاہے تو کوئی چیز پیشانی پر رکھے کہ ایسا کرنا کافی ہے اور خدا طاقت برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۰ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۱ ح ۸۰۸۱؛ بحارالانوار: ۸۱/۳۳۳؛ الوافی: ۸/۷۰۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۳ ح ۹۱۶

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۵؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۰۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۵۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۰۱

[3] الکافی: ۳/۴۱۰ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۱ ح ۷۱۱۴؛ الوافی: ۸/۱۰۴۲

[4] ریاض المسائل: ۳/۲۱۹؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۷۵؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۴۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ: ۴/۱۱۵؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۴۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۸۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۴۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۸۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۷۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۱۱۴؛ جامع المدارک: ۱/۳۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۴/۲۲۲؛ جواہر الکلام: ۹/۲۷۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۱۶۶؛ غنایم الایام: ۲/۵۹۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۳۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۲۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۹۸

[5] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۶ ح ۹۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۲ ح ۷۱۱۸؛ الوافی: ۸/۱۰۴۴؛ الفصول المہمہ: ۱/۶۲۴

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{836} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمَرِيضُ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِداً كَيْفَ قَدَرَ صَلَّى إِمَّا أَنْ يُوَجَّهَ فَيُومِئُ إِيمَاءً وَ قَالَ يُوَجَّهُ كَمَا يُوَجَّهُ اَلرَّجُلُ فِي لَحْدِهِ وَ يَنَامُ عَلَى جَنْبِهِ اَلْأَيْمَنِ ثُمَّ يُومِئُ بِالصَّلاَةِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَنَامَ عَلَى جَنْبِهِ اَلْأَيْمَنِ فَكَيْفَ مَا قَدَرَ فَإِنَّهُ لَهُ جَائِزٌ وَ يَسْتَقْبِلُ بِوَجْهِهِ اَلْقِبْلَةَ ثُمَّ يُومِئُ بِالصَّلاَةِ إِيمَاءً.

⚙ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیمار جو بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کے لئے جس طرح ممکن ہو پڑھے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے پھر اشارہ سے پڑھے۔

پھر فرمایا: اسے اسی طرح دائیں کروٹ پر روبقبلہ لٹایا جائے جس طرح مردہ کو لحد میں لٹایا جاتا ہے پھر اشارے سے نماز پڑھے اور اگر دائیں کروٹ نہ لیٹ سکے تو پھر جس طرح ممکن ہو اسی طرح پڑھے جائز ہے البتہ اس کا منہ بہرحال قبلہ کی طرف ہونا چاہیے پھر اشارے سے پڑھے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{837} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرِيضِ هَلْ تُمْسِكُ لَهُ اَلْمَرْأَةُ شَيْئاً يَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُضْطَرّاً لَيْسَ عِنْدَهُ غَيْرُهَا وَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا حَرَّمَ اَللَّهُ إِلاَّ وَ قَدْ أَحَلَّهُ لِمَنِ اُضْطُرَّ إِلَيْهِ.

⚙ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص بیمار ہے تو کیا یہ روا ہے کہ عورت کوئی چیز اوپر اٹھائے جس پر وہ سجدہ کرے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۸۵؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۷۰؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۲۸؛ الحدائق الناضرہ: ۸/ ۷۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷/ ۴۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۲۴۸؛ رسالہ القلم: ۳۰/ ۱۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۷۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۵۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۲؛ منتھی المطلب: ۶/ ۴۴۱؛ مبانی الاحکام: ۲/ ۵۱۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۱۸؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۲۸

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۷۵ ح ۳۹۲؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۳۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۸۳ ح ۷۱۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۴۳

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۰۳؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۱۴؛ نہایۃ التقریر: ۲/ ۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۸۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۸۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۱۹؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۶۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۷۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۱۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۸۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۵۰۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۸۷؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۲۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۱۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/ ۴۲۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ وہ مضطر ہو اور عورت کے سوا کوئی اور شخص موجود نہ ہو کیونکہ خدا نے جس چیز کو بھی حرام قرار دیا ہے اضطرار کے وقت اسے حلال قرار دیا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق (کالصحیح) ہے۔[2]

{838} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَ هُوَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلَ يَتَوَكَّأُ مَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَ مَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى الْحَدِيثَ.

❂ محمد بن ابوحمزہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین (زین العابدین علیہ السلام) کو رات کے وقت صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا پس جب آپ علیہ السلام کا قیام بہت طویل ہو گیا تو کبھی آپ علیہ السلام دائیں پاؤں پر کھڑے ہوتے تھے اور کبھی بائیں پاؤں پر کھڑے ہوتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{839} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ الرَّجُلُ يُصَلِّي وَ هُوَ قَاعِدٌ فَيَقْرَأُ السُّورَةَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهَا قَامَ فَرَكَعَ بِآخِرِهَا قَالَ صَلاَتُهُ صَلاَةُ الْقَائِمِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص (کسی عذر کی وجہ سے) بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور (حمد کے بعد دوسری) سورہ پڑھتا ہے اور جب اسے ختم کرنا چاہتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کا آخری حصہ (آیت) پڑھ کر رکوع کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز کھڑے ہوئے آدمی کی نماز ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۷۷ح ۳۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۳ح ۷۱۱۹؛ الوافی: ۸/۱۰۴۴

[2] موسوعہ البرغانی: ۷/۵۷؛ مبانی الاحکام: ۲/۵۱۵؛ مصابیح الظلام: ۷/۵۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۰۶؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۸۱

[3] الکافی: ۲/۵۷۹ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۹۰ح ۷۱۳۸؛ الوافی: ۹/۱۶۶۹؛ عوالم العلوم: ۱۸/۱۲۰؛ بحار الانوار: ۴۶/۱۰۷

[4] الحدائق الناضرۃ: ۸/۶۳؛ آیات الاحکام نجفی: ۷/۵؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۴۶۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۱۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۲۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۴۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۲۶۱؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۵۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۶۹؛ ینابیع الاحکام: ۳/۸۵۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۱۸۷؛ جواہر الکلام: ۹/۲۵۱؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۱/۴۹۵؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۲/۴۵۱

[5] الکافی: ۳/۴۱۱ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۰ح ۶۷۵؛ الوافی: ۷/۱۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۹۸ح ۷۱۶۰

تحقیق:

حدیث موثق صحیح ہے [1] یا موثق کالصحیح ہے [2]

{840} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَسْتَنِدَ إِلَى حَائِطِ اَلْمَسْجِدِ وَ هُوَ يُصَلِّي أَوْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى اَلْحَائِطِ وَ هُوَ قَائِمٌ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَ لاَ عِلَّةٍ فَقَالَ لاَ بَأْسَ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ فِي صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ فَيَقُومُ فِي اَلرَّكْعَتَيْنِ اَلْأُولَيَيْنِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَنَاوَلَ جَانِبَ اَلْمَسْجِدِ فَيَنْهَضَ يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى اَلْقِيَامِ مِنْ غَيْرِ ضَعْفٍ وَ لاَ عِلَّةٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

- علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے درست ہے کہ وہ نماز پڑھتے وقت مسجد کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے جبکہ وہ نہ مریض ہو اور نہ ہی کوئی علت ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

اور میں نے اس شخص کے متعلق بھی پوچھا جو فریضہ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اٹھتے وقت مسجد کی دیوار کا سہارا لیتا ہے تو کیا یہ درست ہے جبکہ وہ نہ کمزور ہے اور نہ کوئی علت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

ایک روایت میں تندرست کے لئے سہارا لینے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ صورت حال کا فرق ہو یا سہارا لینا جواز یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{841} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي زَكَرِيَّا اَلْأَعْوَرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُصَلِّي قَائِماً وَ إِلَى جَانِبِهِ رَجُلٌ كَبِيرٌ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ وَ مَعَهُ عَصًا لَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا فَانْحَطَّ أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ هُوَ

---

[1] جواهر الکلام: ۱۲/۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۳/۲۶۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/۲۳۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۲۴۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۷

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۳۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۸۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۶ ح ۱۳۳۹؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۳۶۴ ح ۱۰۴۸؛ الوافی: ۸/۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۹۹ ح ۷۱۶۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۵ (مختصراً)؛ قرب الاسناد: ۲۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۹۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۶۰؛ جواہر الکلام: ۹/۲۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۱؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۵۶۰؛ جامع المدارک: ۱/۳۳۰؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۶۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۵۹؛ وسائل العباد: ۱/۴۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۱۸۷؛ ریاض المسائل: ۳/۱۳۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۱۷؛ کتاب الصلاۃ انصری: ۱/۲۲۲؛ مناهج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۸۷؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۸؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۴۵۹

قَائِمٌ فِي صَلاَتِهِ فَنَاوَلَ اَلرَّجُلَ اَلْعَصَا ثُمَّ عَادَ إِلَى مَوْضِعِهِ إِلَى صَلاَتِهِ .

❁ زکریا الاعور سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو کھڑے ہو کر (یعنی قیام کے دوران) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ علیہ السلام کے پہلو میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے پاس ایک عصا تھا۔ اس نے اٹھنا اور عصا پکڑنا چاہا تو امام علیہ السلام جو نماز میں حالت قیام میں تھے نیچے جھکے اور عصا پکڑ کر اس شخص کو دیا پھر بدستور اپنی نماز میں مشغول رہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{842} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَلاَةٌ مِنْ قُعُودٍ فَنَسِيَ حَتَّى قَامَ وَ اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ يَقْعُدُ وَ يَفْتَتِحُ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ وَ لاَ يَعْتَدُّ بِافْتِتَاحِهِ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ كَذَلِكَ إِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَلصَّلاَةُ مِنْ قِيَامٍ فَنَسِيَ حَتَّى اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْطَعَ صَلاَتَهُ وَ يَقُومَ فَيَفْتَتِحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ لاَ يَقْتَدِيَ بِافْتِتَاحِهِ وَ هُوَ قَاعِدٌ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جس پر (بوجہ عذر شرعی) بیٹھ کر نماز پڑھنا واجب تھا مگر وہ بھول جائے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دے اور پھر اسے یاد آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جائے اور بیٹھ کر شروع کرے اور جو کھڑے ہو کر پڑھی تھی اس کی پروا نہ کرے اور اسی طرح اگر اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض تھی مگر وہ بھول گیا اور بیٹھ کر نماز شروع کر دی تو اس پر واجب ہے کہ اس نماز کو قطع کر دے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دے اور جو بیٹھ کر شروع کی تھی اس کی پرواہ نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{843} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي اَلسَّفِينَةِ فَقَالَ تَسْتَقْبِلُ اَلْقِبْلَةَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تُصَلِّي كَيْفَ دَارَتْ تُصَلِّي قَائِماً فَإِنْ لَمْ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۳ ح ۱۰۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ ح ۱۳۶۹؛ الوافی: ۸/۹۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۵۰۳ ح ۱۷۳؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۰۴

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۴۶؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/۹۲ ح ۵۰۶۵؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۳ ح ۱۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۵۰۳ ح ۱۷۴؛ الوافی: ۸/۹۱۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۶۹؛ جواہر الکلام: ۹/۲۲۳؛ الحاشیہ علی مدارک العروۃ: ۳/۱۴؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۱/۱۵۵؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۲۳۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۱۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۴۵۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/۴۰۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۲۷

تَسْتَطِعْ فَصَلِّ جَالِساً يَجْمَعُ اَلصَّلاَةَ فِيهَا إِنْ أَرَادَ وَ يُصَلِّي عَلَى اَلْقِيرِ وَ اَلْقُفْرِ وَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کشتی میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: روبقبلہ ہوکر نماز شروع کرو پھر جدھر جدھر کشتی کا رخ پھرتا جائے تم کھڑے ہوکر ادھر ہی نماز پڑھتے جاؤ اور اگر کھڑے نہ ہوسکو تو پھر بیٹھ کر پڑھو اور نماز گزار چاہے تو جمع بن الصلاتین بھی کرسکتا ہے نیز قیر وقفر [1] پر بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور ان پر سجدہ بھی کرسکتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

قیر کے اوپر نماز پڑھنے کا عدم جواز مشہور ہے یا ممکن ہے کہ یہ جواز اضطرار کی صورت میں ہو یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{844} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ فِي اَلسَّفِينَةِ إِيمَاءٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کشتی میں نماز اشارے سے پڑھی جاتی ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

قرأت:

{845} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَ ذَكَرَ دُعَاءَ اَلتَّوَجُّهِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ اَلْإِحْرَامِ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ تَعَوَّذْ مِنَ اَلشَّيْطَانِ اَلرَّجِيمِ ثُمَّ اِقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے تکبیرۃ الاحرام کے بعد دعائے توجہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ پھر شیطان سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھو) پھر سورہ فاتحہ پڑھو۔ [6]

---

[1] قیر ایک قسم کا سیاہ روغن ہے جو کشتیوں کو لگایا جاتا ہے اور قفر وہ چٹیل میدان جس میں گھاس وغیرہ نہ ہو (المنجد)

[2] تہذیب الاحکام: ۲۹۵/۳ ح ۸۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۶/۵ ح ۱۸۲۷؛ الوافی: ۵۲۹/۷

[3] ملاذ الاخیار: ۵۶۵/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۸۰/۲؛ انوار الفقاھۃ: ۸۵/۲؛ ینابیع الاحکام: ۷۷۰/۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۹؛ مصابیح الظلام: ۲۸/۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲۶۳/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۷/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۴۱/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵۶/۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴۳/۱۳؛ ریاض المسائل: ۴۷/۳؛ جواھر الکلام: ۴۱۷/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۸۷/۲؛ غنائم الایام: ۶۰۸/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۳۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲۹۸/۳ ح ۹۰۷؛ الاستبصار: ۴۵۵/۱ ح ۹۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۶/۵ ح ۱۸۰۷؛ الوافی: ۵۳۲/۷

[5] ملاذ الاخیار: ۵۶۹/۵

[6] حدیث نمبر 822 کی طرف رجوع کیجئے

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{846} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَيَّاماً فَكَانَ يَقْرَأُ فِي فَاتِحَةِ اَلْكِتَابِ بِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمَنِ اَلرَّحِيمِ فَإِذَا كَانَ صَلاَةٌ لاَ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ جَهَرَ بِبِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمَنِ اَلرَّحِيمِ وَأَخْفَى مَا سِوَى ذَلِكَ.

صفوان سے روایت ہے کہ میں نے کئی دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھی تو آپ علیہ السلام سورۃ فاتحہ کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے اور جب نماز ی جہری نہیں بھی ہوتی تھی تب بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر سے پڑھتے تھے اور باقی نماز اخفات سے پڑھتے تھے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

قول مؤلف:

کافی کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ دونوں سورتوں سے پہلے بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے۔

{847} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلَّذِي لاَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ اَلْكِتَابِ فِي صَلاَتِهِ قَالَ لاَ صَلاَةَ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَقْرَأَ بِهَا فِي جَهْرٍ أَوْ إِخْفَاتٍ قُلْتُ أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ إِذَا كَانَ خَائِفاً أَوْ مُسْتَعْجِلاً يَقْرَأُ سُورَةً أَوْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ قَالَ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص اپنی نماز میں سورۂ حمد (فاتحہ) نہ پڑھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک جہر یا اخفات سے سورۂ حمد کی تلاوت نہ کرے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی شخص خائف ہو یا انتہائی جلدی میں ہو تو آپ علیہ السلام کو کون سی بات پسند ہے کہ کوئی بھی سورہ پڑھ لے یا

---

[1] ایضاً

[2] تہذیب الاحکام: ۶۸/۲ ح ۲۴۴؛ الاستبصار: ۳۱۰/۱ ح ۱۱۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۴/۶ ح ۷۵۴۳؛ الوافی: ۶۵۰/۸؛ بحار الانوار: ۳۵/۸۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۸۶/۴؛ الکافی: ۳۱۵/۳ ح ۷

[3] ملاذ الاخیار: ۵۰۶/۳؛ معتصم الشیعہ: ۵۳/۳؛ مدارک الاحکام: ۳۵۹/۳؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۵۰۵/۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۴۱۲/۶؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۵۰/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳۸۱/۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۷/۸؛ مدارک العروۃ: ۲۶۸/۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۶۸/۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۵۹:۳؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۴۱۶/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵۰۷/۶؛ مصباح الفقیہ: ۳۲۸/۱۲؛ منتہی المطلب: ۹۲/۵؛ مستند الشیعہ: ۱۷۰/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳۰۳/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۷۵/۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲۱۰/۲

سورہ فاتحہ ہی پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سورہ فاتحہ ہی پڑھے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{848} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ فَقَالَ لَا لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک رکعت میں (حمد کے بعد) دوسورتوں کو باہم ملا کر پڑھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ہر رکعت میں (حمد کے بعد) ایک سورہ ہے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{849} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الْفَرِيضَةِ فَأَمَّا النَّافِلَةُ فَلَا بَأْسَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کے اندر (حمد کے بعد) دوسورتوں کو ملا کر پڑھنا مکروہ ہے البتہ نافلہ میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [۵]

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۴ اح ۲۷۵؛ الکافی: ۳/ ۳۱۷ ح ۲۸؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۰ ح ۱۱۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۷ ح ۷۲۸۰؛ الوافی: ۸/ ۶۵۳

[۲] تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۲۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۰۱؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۳/ ۳۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۱۶؛ غنایم الایام: ۲/ ۴۹۶؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۹۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۷/ ۱۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۹۸؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۴۹؛ انوار الفقاھۃ: ۲/ ۱۴۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۰۲؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۶۹؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۱۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۴۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۱۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۹۴؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۱۲۹

[۳] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۰ ح ۲۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵۰ ح ۷۳۱۲؛ الوافی: ۸/ ۶۷۹؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۴ ح ۱۱۶۸؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۳۲۵

[۴] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۱۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۲۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۳۳۴؛ جواہر الکلام: ۹/ ۳۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۸۰؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۵۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۵۵؛ کشف اللثام: ۴/ ۱۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۴۶۰؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۹؛ ایضاح الفوائد: ۱/ ۱۱۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/ ۲۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/ ۲۴۴؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۵۹؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/ ۱۹۶؛ القواعد الاصولیہ: ۱/ ۳۲۶؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۷۷

[۵] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۰ ح ۲۵۸ و ۷۲ ح ۲۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵۰ ح ۷۳۱۳؛ الکافی: ۳/ ۳۱۴ ح ۱۰؛ الوافی: ۸/ ۶۷۹؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۷ ح ۴۰۴؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۵۳؛ المستطرفات السرائر: ۳/ ۶۱۴؛ الفصول المھمہ: ۲/ ۹۳؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۱۶۲ ح ۴۳۷۷

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[1]

{850} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ٱلْمُكَارِي وَ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ وَ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أُصَلِّي بِقُلْ هُوَ ٱللهُ أَحَدٌ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ صَلَّى رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي كِلْتَا ٱلرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ ٱللهُ أَحَدٌ وَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَ لاَ بَعْدَهَا بِقُلْ هُوَ ٱللهُ أَحَدٌ أَتَمَّ مِنْهَا

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں (حمد کے بعد) قل ھو اللہ احد پڑھ سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں رکعتوں میں قل ھو اللہ احد پڑھی اور آپ علیہ السلام نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جو قل ھو اللہ احد والی نماز سے تام وتمام ہو۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق (کالصحیح) ہے[3] یا موثق ہے[4]

{851} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا قُمْتُ لِلصَّلاَةِ أَقْرَأُ بِسْمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيمِ فِي فَاتِحَةِ ٱلْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِذَا قَرَأْتُ فَاتِحَةَ ٱلْقُرْآنِ أَقْرَأُ بِسْمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيمِ مَعَ ٱلسُّورَةِ قَالَ نَعَمْ.

❂ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں تو کیا سورہ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: جب فاتحۃ القرآن پڑھوں تو کیا سورہ کے ساتھ تب بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[5]

---

[1] مجمع الفائدۃ:۲/۲۲۱؛ مفاتیح الشرائع:۱/۱۰۷؛ کشف اللثام:۵/۴۲۸؛ جواھر الکلام:۱۹/۱۱/۳؛ انوار الفقاھۃ:۵/۱۳۵؛ جامع المدارک:۲/۴۹۷؛ تلخیص المرام (مناسک الحج):۱۲۴؛ مصابیح الظلام:۷/۳۱۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار:۳/۵۱۲و۵۱۸؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ:۱۵۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۲۴۸؛ الزبدۃ الفقھیہ:۲/۱۹۶؛ معتصم الشیعہ:۳/۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۳/۲۷۰؛ غنائم الایام:۲/۵۱۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۶۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۵/۲۴۴؛ مستند الشیعہ:۵/۱۱۰؛ فقہ الصادقؑ:۶/۵۰۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۱۰۵

[2] تہذیب الاحکام:۲/۹۶ح۳۵۹؛ وسائل الشیعہ:۶/۹۴ح۷۳۰۹؛ الوافی:۸/۶۶۰؛ بحار الانوار:۸۲/۲۶؛ ھدایۃ الامہ:۳/۳۶

[3] ملاذ الاخیار:۳/۵۸۲؛ منتھی المطلب:۵/۶۱

[4] مفتاح الفلاح:۷۱۵؛ منتھی المطلب:۵/۶۱

[5] الکافی:۳/۳۱۲ح۱؛ تہذیب الاحکام:۲/۶۹ح۲۵۱؛ الاستبصار:۱/۳۱۱ح۱۱۵۵؛ وسائل الشیعہ:۶/۵۸ح۷۳۴۰؛ الوافی:۸/۶۴۷؛ تفسیر کنز الدقائق:۱/۱۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{852} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلرَّجُلِ يَسْمَعُ ٱلسَّجْدَةَ فِي ٱلسَّاعَةِ ٱلَّتِي لاَ يَسْتَقِيمُ ٱلصَّلاَةُ فِيهَا قَبْلَ غُرُوبِ ٱلشَّمْسِ وَ بَعْدَ صَلاَةِ ٱلْفَجْرِ فَقَالَ لاَ يَسْجُدُ وَ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي ٱلْمَكْتُوبَةِ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ مِنَ ٱلْعَزَائِمِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ مَوْضِعَ ٱلسَّجْدَةِ فَلاَ يَقْرَأْهَا وَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْرَأَ سُورَةً غَيْرَهَا وَ يَدَعَ ٱلَّتِي فِيهَا ٱلسَّجْدَةُ فَيَرْجِعُ إِلَى غَيْرِهَا وَ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ قَوْمٍ لاَ يَقْتَدِي بِهِمْ فَيُصَلِّي لِنَفْسِهِ وَ رُبَّمَا قَرَءُوا آيَةً مِنَ ٱلْعَزَائِمِ فَلاَ يَسْجُدُونَ فِيهَا فَكَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ لاَ يَسْجُدُ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اس گھڑی میں سجدہ والی آیت سنتا ہے جس میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے جیسے غروب سے پہلے اور نماز صبح کے بعد تو وہ سجدہ نہ کرے۔

اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز فریضہ میں سورہ عزائم میں سے کوئی ایسی سورہ پڑھے جس میں واجبی سجدہ ہے تو جب آیت سجدہ پر پہنچے تو اس کی تلاوت نہ کرے اور اگر پسند کرے تو اس سورہ کو چھوڑ دے اور کسی ایسی سورہ کی طرف عدول کرے جس میں سجدہ نہ ہو۔

اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ (مجبوراً) نماز پڑھتا ہے جن کی وہ اقتداء نہیں کرتا اور وہ دل میں فرادیٰ کی نیت کر کے پڑھتا ہے اور وہ بسا اوقات سورہ عزائم کی کوئی آیت (سجدہ) پڑھتے ہیں مگر وہ سجدہ نہیں کرتے تو وہ کیا کرے؟ وہ بھی سجدہ نہ کرے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

---

[1] مراۃ العقول:۱۵/۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۳/۳۱؛ ملاذ الاخیار:۳/۵۰۹؛ منتھی المطلب:۵/۵۰؛فقہ الصادقؑ:۴/۳۹۲؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۳/۲۶۱؛ الحدائق الناضرۃ:۸/۱۰۵؛مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۱/۴۱۵؛مصباح الفقیہ:۱۲/۱۲۳؛ مدارک الاحکام:۳/۳۳۹؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۴/۳۲۶؛الزبدۃ الفقہیہ:۲/۱۷۲؛سندالعروۃ(الصلاۃ):۲/۳۳۲؛مجمع الفائدۃ:۲/۲۰۰؛کتاب الصلاۃ حائری:۱۵۷؛کتاب الصلاۃ انصاری:۱/۳۱۳؛ دروس تمہیدیہ:۱/۲۲۳؛الموسوعہ الفقہیہ:۶/۴۱۲

[2] تہذیب الاحکام:۲/۲۹۳ح ۱۱۷۷؛وسائل الشیعہ:۶/۱۰۵ح ۷۴۶۲؛الوافی:۸/۶۸۷

[3] ملاذ الاخیار:۴/۴۱۴؛ مصباح الفقیہ:۱۲/۲۰۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۳/۷۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی:۲/۳۸؛الحدائق الناضرۃ:۸/۱۵۳؛ فقہ الصادقؑ:۷/۹۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۱/۴۱۱؛مستند الشعیہ:۵/۳۱۳؛سندالعروۃ(الطہارۃ):۴/۱۴۳؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۷۷؛مستمسک العروۃ: ۳/۵۱؛جواھر الکلام:۱۰/۲۱۹؛مدارک العروۃ:۳/۲۵۴؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۲۰۳

قول مؤلف:

نماز میں سورہ عزائم کا پڑھنا بعض احادیث میں منع ہے لہٰذا کوئی دوسری سورہ پڑھی جائے تو یہی سہل و افضل ہوگا ان شأاللہ۔ (واللہ اعلم)

{853} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقْرَأُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي ٱلرَّكْعَتَيْنِ مِنَ ٱلْفَرِيضَةِ وَهُوَ يُحْسِنُ غَيْرَهَا فَإِنْ فَعَلَ فَمَا عَلَيْهِ قَالَ إِذَا أَحْسَنَ غَيْرَهَا فَلاَ يَفْعَلْ وَإِنْ لَمْ يُحْسِنْ غَيْرَهَا فَلاَ بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فریضہ کی دونوں رکعتوں میں (فاتحہ کے بعد) ایک ہی سورہ پڑھتا ہے جبکہ وہ دوسری سورہ بھی پڑھ سکتا ہے تو اگر وہ ایسا کرے تو اس میں کوئی حرج ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ کوئی دوسری سورہ پڑھ سکتا ہے تو پھر ایسا نہ کرے اور اگر نہیں پڑھ سکتا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{854} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ مَعَ ٱلْإِمَامِ فَيَمُرُّ بِٱلْمَسْأَلَةِ أَوْ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَسْأَلَ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَتَعَوَّذَ فِي ٱلصَّلاَةِ مِنَ ٱلنَّارِ وَيَسْأَلَ ٱللَّهَ ٱلْجَنَّةَ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اور اثناء نماز میں کسی آیت کے پاس سے گزرتا ہے جس میں خدا سے کوئی سوال کیا گیا ہے یا اس میں جنت و دوزخ کا تذکرہ کیا گیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہاں خدا سے کسی اچھی چیز کا سوال کرے یا جنت طلب کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{855} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ

---

[1] تہذیب الاحکام:۲ /۷۱ح ۲۲۳؛ وسائل الشیعہ:۶ /۴۷ح ۷۳۰۴؛ الاستبصار:۱ /۳۱۵ح ۱۱۷۴؛ الوافی:۸ /۶۷۵؛ بحارالانوار:۸۲ /۲۴؛ قرب الاسناد:۲۰۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۱۶۴

[2] ملاذ الاخیار:۳/۵۱۵؛ منتھی المطلب:۵/۵۸؛ مصباح الفقیہ:۱۲/۲۹۷

[3] الکافی:۳/۳۰۲ح ۳؛ وسائل الشیعہ:۴/۶۹ح ۷۳۰۷؛ الوافی:۸/۸۸۲؛ ھدایۃ الامہ:۳/۴۸

[4] منیۃ الراغب:۱۸۷؛ مدارک العروۃ:۱۵/۲۷۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۸/۱۲۲؛ تفسیر الصراط المستقیم:۲/۲۷۴؛ جواہر الکلام:۹/۴۲۰؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۶۲؛ مراۃ العقول:۱۵/۸۰

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَدَعْ أَنْ تَقْرَأَ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَيِ الزَّوَالِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ أَوَّلِ صَلاَةِ اللَّيْلِ وَ رَكْعَتَيِ الْإِحْرَامِ وَ الْفَجْرِ إِذَا أَصْبَحْتَ بِهَا وَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکافرون کو سات مقامات پر پڑھنا ترک نہ کرو۔ نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں میں، سوال کی نافلہ دو رکعتوں میں، مغرب کے بعد دو رکعتوں میں، نماز شب کی پہلی دو رکعتوں میں، نماز احرام کی (دو) رکعتوں میں، نماز فجر کی دو رکعتوں میں اور نماز طواف کی رکعتوں میں۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

قول مؤلف:

احادیث میں کچھ دیگر سورتوں کو بھی پڑھنے کا حکم وارد ہے یعنی ان کو ترجیح دی گئی ہے جیسے سورہ قدر وغیرہ، نیز سورہ فجر کے بارے میں حکم ہوا کہ اسے فرض اور نافلہ میں پڑھا کرو کیونکہ یہ سورہ امام حسین علیہ السلام کے لئے ہے اور اس حدیث کو ہم نے اپنی کتاب ''مقتل سید الصابرین علیہ السلام بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام'' (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) میں بہت ساری کتب کے حوالے سے درج کیا ہے اور ایسی دیگر احادیث کو بھی یہاں درج نہیں کر رہے ہیں (واللہ اعلم)

{856} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: لاَ تَقْرَأْ فِي الْفَجْرِ شَيْئاً مِنَ الْحم.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فجر میں الف لام حامیم (حوامیم) میں سے کوئی سورہ نہ پڑھو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اس کی ممانعت دیگر احادیث میں بھی آئی ہے اور یہ کہ بہت لمبی سورتیں پڑھنے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے (واللہ اعلم)

{857} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى

---

[1] الکافی: ۳/۳۱۶ح۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۴ح۲۷۳؛ الخصال: ۲/۳۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۶۵ح۷۳۵۸؛ الوافی: ۸/۶۶۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۴۷۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۸۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۱

[2] عین الحیاۃ: ۲/۲۴۱؛ ریاض المسائل: ۶/۲۰۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۲۲؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۵۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۶ح۸۰۳؛ الوافی: ۸/۱۲۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۱۱ح۷۴۷۹

[4] موسوعہ البرغانی: ۸/۲۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۷۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۳؛ مستند الشعیہ: ۵/۱۰۵؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۹۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۱۲

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي اَلْفَرِيضَةِ بِفَاتِحَةِ اَلْكِتَابِ وَ سُورَةٍ أُخْرَى فِي اَلنَّفَسِ اَلْوَاحِدِ قَالَ إِنْ شَاءَ قَرَأَ فِي نَفَسٍ وَ إِنْ شَاءَ فِي غَيْرِهِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص فریضہ میں ایک ہی سانس میں حمد وسورہ کو پڑھ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چاہے تو ایک سانس میں پڑھے اور چاہے تو اس سے زیادہ میں پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{858} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ غَلِطَ فِي سُورَةٍ فَلْيَقْرَأْ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ لْيَرْكَعْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی شخص سورہ پڑھنے میں غلطی کرے اسے چاہیے کہ وہ سورہ قل ھواللہ احد پڑھے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{859} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ اَللَّهَ فَرَضَ مِنَ اَلصَّلاَةِ اَلرُّكُوعَ وَ اَلسُّجُودَ أَلاَ تَرَى لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ فِي اَلْإِسْلاَمِ لاَ يُحْسِنُ أَنْ يَقْرَأَ اَلْقُرْآنَ أَجْزَأَهُ أَنْ يُكَبِّرَ وَ يُسَبِّحَ وَ يُصَلِّيَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے نماز سے رکوع اور سجود فرض کئے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اسلام میں

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۲۹۶ح ۱۱۹۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۶ ۲۳؛ الوافی:۸/۲۹۹؛ وسائل الشیعہ :۶/۱۱۳ح ۷۴۸۵؛

[2] ملاذ الاخیار:۴/۴۴۴؛ منتھی المطلب:۵/۹۵؛ تفسیر صراط المستقیم:۲/۴۱۹؛ مصابیح الظلام:۷/۴۰۸؛ معتصم الشیعہ :۳/۵۵؛ المرشد الوجیز لقرأ کتاب اللہ العزیز:۱/۱۷۳؛ رسائل الشیخ بہأالدین:۷ ۲۲؛ الانظار التفسیریہ:۵۷؛ کشف اللثام:۴/۵۱؛ مہذب الاحکام:۶/۳۶۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۱/۴۲۳؛ مصباح الفقیہ :۱۲/۲۸۹؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۷۸؛ مدارک الاحکام:۳/۳۶۲

[3] تہذیب الاحکام:۲/۲۹۵ح ۱۱۸۷؛ وسائل الشیعہ :۶/۱۱۰ح ۷۴۵۷؛ الوافی:۸/۶۹۷

[4] ملاذ الاخیار:۴/۴۲۱؛ غنائم الایام:۲/۵۲۸؛ کشف اللثام:۴/۶۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۲۶۰؛ مہذب الاحکام:۶/۲۵۲؛ معتصم الشیعہ : ۳/۳۹؛ موسوعہ البرغانی:۸/۲۰؛ فقہ الصادقؑ:۴/۳۹۴؛ مستند الشیعہ :۵/۱۲۰؛ مصابیح الظلام:۷/۳۳۴؛ مفاتیح الشرائع:۱/۲۴۲؛ انوار الفقاحۃ:۲/۱۴۳؛ مستمسک العروۃ:۶/۱۵۰؛ مصباح الفقیہ :۱۲/۱۸۰؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۶۹؛ مجمع الفائدۃ:۲/۲۴۹

داخل ہوا ہو جو اچھی طرح قرآن نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ (صرف) تکبیر و تسبیح کر کے نماز پڑھ لے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{860} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ تَبْعِيضِ السُّورَةِ قَالَ أَكْرَهُ ذَلِكَ وَ لاَ بَأْسَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا (حمد کے بعد) کسی سورہ کے بعض حصے پر اکتفا کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں البتہ نافلہ نماز میں ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{861} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ خَلْفَ إِمَامٍ فَقَرَأَ الْحَمْدَ وَ فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهَا فَقُلْ أَنْتَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ لاَ تَقُلْ آمِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو اور وہ اس کی قرأت سے فارغ ہو جائے تو تم الحمد اللہ رب العالمین کہو اور آمین ہرگز نہ کہو۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۷۴ ح ۵۷۵؛ الاستبصار: ۱/۳۱۰ ح ۱۱۳۵؛ الوافی: ۸/۹۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲ ح ۷۲۹۲

[2] جواھر الکلام: ۹/۳۰۶؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۸۶؛ ریاض المسائل: ۳/۱۴۶؛ کشف اللثام: ۴/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۳۶؛ بحوث فی الفقہ: ۱۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۳۹؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۱۴۸؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۸۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷/۱۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۰۵؛ قرأت فقہیہ معاصرہ: ۲/۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/۲۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۶ ح ۱۱۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۴ ح ۷۲۹۷؛ الاستبصار: ۱/۳۱۶ ح ۱۱۷۸؛ الوافی: ۸/۶۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۲۳؛ شرح العروۃ: ۱۴/۴۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۵؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۶۴؛ جواھر الکلام: ۱۳/۱۸۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۱/۵۰۳؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۲۵۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۵۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۴۱؛ نہایۃ التقریر: ۲/۱۴۱؛ بحوث فی الفقہ: ۱۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۹۶؛ کشف اللثام: ۴/۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۰۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۳۲؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۱۱؛ مفتاح الکرامہ: ۷/۱۰۳؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۲۶۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۴

[5] الکافی: ۳/۳۱۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۴ ح ۲۷۵؛ الاستبصار: ۱/۳۱۸ ح ۱۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۶۷ ح ۷۳۶۲؛ الوافی: ۸/۶۵۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱/۸۷

تحقیق:

حدیث صحیح[1] یا حسن ہے۔[2]

{862} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: لِأَيِّ عِلَّةٍ يُجْهَرُ فِي صَلاَةِ الْجُمُعَةِ وَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ وَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ وَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ الظُّهْرُ وَ الْعَصْرُ لاَ يُجْهَرُ فِيهِمَا وَ لِأَيِّ عِلَّةٍ صَارَ التَّسْبِيحُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ أَفْضَلَ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ كَانَ أَوَّلَ صَلاَةٍ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ الظُّهْرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَضَافَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ الْمَلاَئِكَةَ تُصَلِّي خَلْفَهُ وَ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَضْلَهُ ثُمَّ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَصْرَ وَ لَمْ يُضِفْ إِلَيْهِ أَحَداً مِنَ الْمَلاَئِكَةِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُخْفِيَ الْقِرَاءَةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ وَرَاءَهُ أَحَدٌ ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الْمَغْرِبَ وَ أَضَافَ إِلَيْهِ الْمَلاَئِكَةَ وَ أَمَرَهُ بِالْإِجْهَارِ وَ كَذَلِكَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْفَجْرِ نَزَلَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ الْفَجْرَ وَ أَمَرَهُ بِالْإِجْهَارِ لِيُبَيِّنَ لِلنَّاسِ فَضْلَهُ كَمَا بَيَّنَ لِلْمَلاَئِكَةِ فَلِهَذِهِ الْعِلَّةِ يُجْهَرُ فِيهَا وَ صَارَ التَّسْبِيحُ أَفْضَلَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمَّا كَانَ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ ذَكَرَ مَا رَأَى مِنْ عَظَمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَدَهِشَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَلِذَلِكَ صَارَ التَّسْبِيحُ أَفْضَلَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

❁ محمد بن عمران نے ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا سبب ہے نماز جمعہ و نماز مغرب و نماز عشاء و نماز صبح بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے اور دوسری نمازوں ظہر و عصر میں جہر نہیں کیا جاتا اور کیا سبب ہے کہ آخر کی دو رکعتوں میں تسبیح اربعہ پڑھنا سوروں کی قرأت سے افضل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج میں آسمان پر تشریف لے گئے تو سب سے پہلی نماز جو اللہ نے فرض کی وہ روز جمعہ ظہر کی نماز تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ قرأت بلند آواز سے کریں تا کہ ملائکہ پر ان کا فضل و شرف ظاہر ہو جائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز عصر فرض کی اور ملائمہ میں سے کسی ایک کو بھی حکم نہیں تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ قرأت آہستہ آہستہ کریں اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والا کوئی نہ

---

[1] مدارک العروۃ:۱۵/۲۷۴؛دروس تمہیدیہ:۱/۲۵۴؛الزبدۃ الفقہیہ:۲/۲۴۶؛تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۴/۲۸۵؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۳۵۸؛مجموع الرسائل الفقہیہ:۳۰؛روض الجنان:۲۶۷؛غنائم الایام:۳/۱۹۸؛مصابیح الظلام:۷/۲۴۵؛تفسیر الصراط المستقیم:۳/۳۳۷؛الفقہ المقارن:۱/۱۳۱؛رسالہ القلم طلاب البحرین:۳۰/۱۵۱؛مستمسک العروۃ:۶/۲۷۷؛مہذب الاحکام:۶/۳۶۴؛مجمع الفائدۃ:۲/۲۳۴؛تعالیق مبسوطہ:۳/۳۶۵؛سند العروۃ(الصلاۃ):۳۲۱؛ریاض المسائل:۳/۱۸۰؛شرح الرسالہ الصلاتیہ:۲۰۶؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۵۱۱؛دراسات فقہیہ:۱۱۷؛مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۲/۸۲؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ):۴۹۷

[2] شرح مازندرانی:۳/۵۰؛مراۃ العقول:۱۵/۱۰۸؛رسائل الشیخ بہاالدین:۲۲۳؛کتاب الصلاۃ اراکی:۲/۴۱۹؛فقہ الصادقؑ:۶/۵۱۷؛معتصم الیعہ:۳/۲۸؛کتاب الصلاۃ حائری:۳۰۷؛مصباح الفقیہ:۱۲/۳۳۰؛مستند الشیعہ:۵/۱۸۸

تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نماز مغرب کو فرض کیا اور ملائکہ کو بھیج دیا کہ وہ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھیں اور آپ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ قرأت بالجہر کریں اور اسی طرح نماز عشاء میں بھی ہوا پھر جب فجر قریب ہوئی تو آپ ﷺ آسمان سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نماز فجر فرض کی اور حکم دیا کہ اس میں قرأت بالجہر کریں تا کہ جس طرح ملائکہ پر آپ ﷺ کا فضل وشرف ظاہر ہوا تھا اسی طرح انسانوں پر بھی آپ ﷺ کا فضل وشرف ظاہر ہو جائے اس لئے نماز فجر میں قرأت بالجہر کی جاتی ہے۔ اور آخر کی دو رکعتوں میں تسبیح پڑھنا سوروں کی قرأت سے افضل اس لئے ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ آخر کی دو رکعتوں میں مشغول تھے کہ اسی اثناء میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی وہ عظمت یاد آئی جو وہ معراج پر دیکھ آئے تھے پس آپ ﷺ حیرت میں آئے اور کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس اس لئے تسبیح (اربع) سوروں کی قرأت سے افضل ٹھہری۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{863} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ جَهَرَ فِيمَا لاَ يَنْبَغِي الْإِجْهَارُ فِيهِ أَوْ أَخْفَى فِيمَا لاَ يَنْبَغِي الْإِخْفَاءُ فِيهِ فَقَالَ أَيَّ ذَلِكَ فَعَلَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ نَقَضَ صَلاَتَهُ وَعَلَيْهِ الْإِعَادَةُ وَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ نَاسِياً أَوْ سَاهِياً أَوْ لاَ يَدْرِي فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے وہاں جہر کیا (بلند آواز سے پڑھی) جہاں جہر نہیں کرنا چاہیے تھا اور وہاں آہستہ پڑھی جہاں اخفات نہیں کرنا چاہیے تھا تو اگر اس نے ایسا عمداً کیا ہے تو اس کی نماز ناقص ہے اور اس پر اعادہ واجب ہے اور اگر اس نے ایسا بھول چوک یا لاعلمی کی وجہ سے کیا ہے تو پھر اس کی نماز مکمل ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۰۹ ح ۹۲۵؛ الوافی: ۸/ ۸۵۴؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۲۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/ ۴۴۲؛ بحار الانوار: ۱۸/ ۳۶۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۱۲۸؛ تفسیر البرہان: ۳/ ۴۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۸۳ ح ۷۴۰۷ و ۱۲۳ ح ۷۵۱۱

[2] موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۳۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۶۰؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۱۱؛ مصابیح الانوار: ۱/ ۶۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۶۲ ح ۶۳۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۴۴ ح ۱۰۰۳؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۳ ح ۱۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۸۶ ح ۷۴۱۲؛ الوافی: ۸/ ۶۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/ ۵۳؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۷۷؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹۴

[4] تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۱۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۲۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۷؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۴۱۸؛ منتھی المطلب: ۵/ ۸۶؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۱۴۴؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۲۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۴۲۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۴۲؛ الخلل فی الصلاۃ: ۳۵۹؛ منتھی الدرایہ: ۶/ ۴۴۰؛ بدایۃ الوصول: ۷/ ۲۴۷؛ المباحث فی علم الاصول: ۲/ ۱۶۵؛ الہدایہ الی غوامض: ۴/ ۳۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۴؛ شرح حلقات الاصول: ۲۰/ ۳۵۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۱/ ۵۰۰؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۳۱؛ ھدایۃ العقول: ۵/ ۲۸۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۲۵۰؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱/ ۱۹۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۱۳۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۰۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۱۸

{864} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَرَضَ اَلرُّكُوعَ وَ اَلسُّجُودَ وَ اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ فَمَنْ تَرَكَ اَلْقِرَاءَةَ مُتَعَمِّداً أَعَادَ اَلصَّلاَةَ وَ مَنْ نَسِيَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رکوع وسجود کو فرض کیا ہے اور قرأت سنت ہے لیکن جس نے عمداً قرأت کو ترک کیا وہ نماز کا اعادہ کرے اور جو بھول کر ایسا کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

(865) مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَؤُمُّ اَلنِّسَاءَ مَا حَدُّ رَفْعِ صَوْتِهَا بِالْقِرَاءَةِ وَ اَلتَّكْبِيرِ فَقَالَ قَدْرُ مَا تُسْمِعُ.

✿ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جب کوئی عورت عورتوں کی نماز پڑھائے تو کس حد تک وہ اپنی قرأت اور تکبیر میں آواز بلند کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس قدر کہ (مقتدیوں کو) سنا سکے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{866} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۵ ح۱۰۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۶ ح۵۶۹؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح۱؛ الاستبصار: ۱/۳۵۳ ح۵۶۱؛ الوافی: ۸/۹۱۹؛ بحارالانوار: ۸۵/۱۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۸۷ ح۷۴۱۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۸۳

[2] فقہ الصادقؑ: ۵/۳۱۲؛ مجمع الفائدہ: ۳/۱۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۴۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۵۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۸۶؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۶۹؛ جواھرالکلام: ۱۲/۲۴۷؛ مھذب الاحکام: ۸/۳۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۸؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۷؛ قرأت فقھیہ: ۲/۵۷؛ مھذب القوانین داماد: ۴۶۷؛ المباحث فی علم الاصول: ۲/۱۵۸؛ تعلیقہ علی معالم الاصول: ۳/۵۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۲۶۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۲۰؛ شرح العروۃ: ۱۴/۲۶۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۱؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۶۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۸ ح۷۶۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۵؛ الوافی: ۸/۱۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۴ ح۷۴۳۴؛ بحارالانوار: ۸۲/۸۳؛ قرب الاسناد: ۲۲۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۵

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۵۶؛ منتھی المطلب: ۶/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۲۷۰؛ مھذب الاحکام: ۸/۱۳۶؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۵۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۵۰؛ جواھرالکلام: ۱۳/۳۳۸؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۴۱۳؛ مدارک العروہ: ۱۵/۱۳۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۳۵۰؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۵۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۱۴۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۸۸؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۱۰؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۱۴۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۸۸؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۱۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۲۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۱۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۴

بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَقْرَأُ سُورَةً فَأَسْهُو فَأَنْتَبِهُ وَأَنَا فِي آخِرِهَا فَأَرْجِعُ إِلَى أَوَّلِ اَلسُّورَةِ أَوْ أَمْضِي قَالَ بَلِ اِمْضِ.

معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک سورہ پڑھتا ہوں جس میں غلطی کر جاتا ہوں اور اس وقت متوجہ ہوتا ہوں جب نماز کے آخر میں ہوتا ہوں تو کیا پلٹ کر پہلی سورہ کی طرف جاؤں (یعنی اس کا اعادہ کروں) یا نماز کو جاری رکھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کو جاری رکھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{867} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا قَالَ: اَلْمُخَافَتَةُ مَا دُونَ سَمْعِكَ وَاَلْجَهْرُ أَنْ تَرْفَعَ صَوْتَكَ شَدِيداً.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے خدا کے قول: "(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ تو اپنی نماز چلا کر پڑھو ورنہ بالکل چپکے سے بلکہ اس کے درمیان اوسط طریقہ اختیار کرو (الاسرا:۱۱۰)" کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا اخفات (جو ممنوع ہے) یہ ہے کہ اپنے آپ کو بھی نہ سنائے اور جہر (جو ممنوع ہے) یہ ہے کہ اپنی آواز کو بہت بلند کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{868} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَقُومُ فِي اَلصَّلاَةِ فَيُرِيدُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةً فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا اَلْكَافِرُونَ فَقَالَ يَرْجِعُ مِنْ كُلِّ سُورَةٍ إِلاَّ مِنْ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَمِنْ قُلْ يَا أَيُّهَا اَلْكَافِرُونَ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۱ ح ۱۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۵ ح ۷۴۳۳؛ الوافی: ۸/۹۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۵۵۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/۲۸۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۵۹۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۰۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۷۲؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۴۳۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۲۴

[3] الکافی: ۳/۳۱۵ ح ۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۰ ح ۱۱۶۴؛ تفسیر العیاشی: ۲/۳۱۸؛ تفسیر البرہان: ۳/۵۹۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۲۳۳؛ الوافی: ۸/۶۸۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۹۸ ح ۴۴۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۶ ح ۷۴۴۰؛ بحار الانوار: ۸۲/۲۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/۵۳۶

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۱۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۱۰۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۱۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/۶۴؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۱۹۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۶۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۶۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۲۷؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/۵۰؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۹۹؛ کتاب الصلاۃ بروجردی: ۴۸۷

❁ عمرو بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ (حمد کے بعد) ایک سورہ پڑھے مگر سورہ اخلاص یا ایھا الکافرون شروع کر دی تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر سورہ کو چھوڑ کر رجوع کیا جا سکتا ہے سوائے قل ھو اللہ احد اور یا ایھا الکافرون کے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{869} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَقْرَأَ اَلسُّورَةَ فَيَقْرَأُ غَيْرَهَا فَقَالَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَيْهَا .

❁ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کوئی خاص سورہ پڑھنا چاہتا تھا مگر شروع کوئی اور سورہ کر دیا تو جب تک وہ اس سورہ کے دوثلث (دوتہائی) نہ پڑھ لے اس وقت تک اس سے رجوع کر سکتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{870} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ قَرَأَ سُورَةً فِي رَكْعَةٍ فَغَلِطَ أَ يَدَعُ اَلْمَكَانَ اَلَّذِي غَلِطَ فِيهِ وَ يَمْضِي فِي قِرَاءَتِهِ أَوْ يَدَعُ تِلْكَ اَلسُّورَةَ وَ يَتَحَوَّلُ مِنْهَا إِلَى غَيْرِهَا فَقَالَ كُلُّ ذَلِكَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ قَرَأَ آيَةً وَاحِدَةً فَشَاءَ أَنْ يَرْكَعَ بِهَا رَكَعَ .

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک رکعت میں کوئی سورہ پڑھنی شروع کی مگر اس سے قرأت میں غلطی ہو گئی تو کیا اس غلط پڑھتے ہوئے مقام کو چھوڑ کر اس سورہ کی تلاوت کو جاری رکھے یا اسے چھوڑ کر کسی

---

[1] الکافی: ۳/۱۷/۳ح۲۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۰ح۷۵۲؛ الوافی: ۸/۶۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۹ح۷۴۴۷؛ تفسیر البرہان: ۵/۷۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۲/۷۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۸۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۹۵

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۴۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۸۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ: ۸/۲۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۴؛ غنائم الایام: ۲/۵۲۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۸۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۵۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۳۵۴؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۵۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۲۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۸۶؛ جواھر الکلام: ۱۰/۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۱۲۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۴۳۳؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۱۲۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۳ح۱۱۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۰۱ح۷۴۵۱؛ الوافی: ۸/۶۷۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۷

[4] مصابیح الظلام: ۷/۳۳۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۱۶؛ منتھی المطلب: ۵/۱۰۷؛ شرح العروۃ: ۱۴/۳۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۴۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۱۴؛ جواھر الکلام: ۱۰/۵۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۸۹؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۱۲۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۵۶؛ غنائم الایام: ۲/۵۲۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۸۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۳۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۳۴

اور سورہ کی تلاوت شروع کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سب کچھ میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس سورہ کی صرف ایک آیت پڑھی ہو (اور پھر بھول جائے) اور چاہے کہ رکوع کرے تو کرسکتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{871} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْقِرَاءَةِ خَلْفَ ٱلْإِمَامِ فِي ٱلرَّكْعَتَيْنِ ٱلْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ ٱلْإِمَامُ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ ٱلْكِتَابِ وَ مَنْ خَلْفَهُ يُسَبِّحُ فَإِذَا كُنْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَأْ فِيهِمَا وَ إِنْ شِئْتَ فَسَبِّحْ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیش نماز کے پیچھے آخری دو رکعتوں میں قرأت کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز سورہ فاتحہ پڑھے اور جو پیچھے ہوں وہ تسبیح (اربعہ) پڑھیں اور اگر تم فرادیٰ پڑھ رہے ہو تو پھر دونوں میں سے سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر چاہو تو تسبیح (اربعہ) پڑھو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{872} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۳ ح ۱۱۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۵ ح ۷۳۰۰؛ الوافی: ۸/ ۹۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۱۷؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۷۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۹۸؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۰۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۲۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۲۷۶؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۴۸؛ مدارک العروۃ: ۵/ ۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۷۸؛ جواھر الکلام: ۱۰/ ۶۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۰؛ کشف اللثام: ۶/ ۶۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۴۱۰؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۵۳

[3] الکافی: ۳/ ۳۱۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۴ ح ۱۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۰۸ ح ۷۴۶۸؛ الوافی: ۸/ ۶۷۷؛ المعتبر: ۲/ ۱۶۶

[4] مدارک الاحکام: ۳/ ۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۶۲؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۰۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۳۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۱۷؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۶۱؛ جواھر الکلام: ۱۳/ ۱۸۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۱؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/ ۶۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۳۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۴۵۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۳۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۹۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۲۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۱۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۱۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۷۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۳۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۴۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۴۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۱۹؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۹۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۱۵۷

ٱلْإِمَامِ إِذَا أَخْطَأَ فِي ٱلْقُرْآنِ فَلاَ يَدْرِي مَا يَقُولُ قَالَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ خَلْفَهُ ٱلْحَدِيثَ.

✿ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر پیش نماز قرأت کرتے ہوئے اس طرح بھول جائے کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہ آئے کہ کیا پڑھے تو (کیا کیا جائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے مقتدیوں میں سے کوئی اسے (لقمہ دے کر) اس کی گرہ کھول دے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{873} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ مَنْ لاَ يَقْتَدِي بِصَلاَتِهِ وَ ٱلْإِمَامُ يَجْهَرُ بِٱلْقِرَاءَةِ قَالَ اِقْرَأْ لِنَفْسِكَ وَإِنْ لَمْ تُسْمِعْ نَفْسَكَ فَلاَ بَأْسَ.

✿ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جس کی وہ اقتداء نہیں کرتا اور وہ پیش نماز بالجہر قرأت کرتا ہے تو (یہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی قرأت خود کرو اور (اگر اس قدر آہستہ ہو کہ) خود کو بھی نہ سنا سکو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{874} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَجُوزُ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقْرَأَ فِي ٱلْفَرِيضَةِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۴ ح ۱۲۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱۰ ح ۷۴۷۶

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۸۹؛ الحدائق الناضرہ: ۱۱/ ۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۲۲؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۱۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۵۱؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۴۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۵۵؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۶۷؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۹۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۵۸؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/ ۲۷۲؛ آیات الاحکام نجفی: ۴/ ۱۴۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۸/ ۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۹۶؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۳۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۶ ح ۱۲۹ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۲۷ ح ۷۵۲۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۰۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۰ ح ۸۸۹

[4] مصابیح الظلام: ۸/ ۳۶۱؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۲۷۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۶۰؛ المحاسن النفسانیہ: ۱۷؛ رسائل فقہیہ: ۱۰۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۲۵؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۶۸؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۷۵؛ شرح العروۃ: ۳/ ۲۸۹؛ الرسالات الفقہیہ خمینی: ۶۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۵؛ القواعد الاصولیہ: ۲۸۴؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۹۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۴۰؛ القواعد الفقہیہ: ۸/ ۴۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۷؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۸۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۰۷؛ الرسائل خمینی: ۲/ ۲۰۷

فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ وَحْدَهَا وَ يَجُوزُ لِلصَّحِيحِ فِي قَضَاءِ صَلاَةِ اَلتَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیمار کے لئے جائز ہے کہ فریضہ میں صرف فاتحہ پر اکتفاء کرے اور تندرست کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ شب وروز کی مستحبی نمازوں کی قضا میں ایسا کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{875} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِفْتَتَحْتَ صَلاَتَكَ بِقُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَقْرَأَ بِغَيْرِهَا فَامْضِ فِيهَا وَ لاَ تَرْجِعْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَإِنَّكَ تَرْجِعُ إِلَى اَلْجُمُعَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ مِنْهَا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم کوئی اور سورہ پڑھنا چاہتے تھے مگر سورہ قل ھواللہ احد شروع کر دی تو پھر اسے ہی جاری رکھو مگر یہ کہ یوم جمعہ (جمعہ یا ظہر کی نماز) ہو تو پھر تم (عدول کر کے) سورہ جمعہ اور منافقون کی طرف رجوع کر سکتے ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{876} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ أَخِيهِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ اَلْجُمُعَةِ بِغَيْرِ سُورَةِ اَلْجُمُعَةِ مُتَعَمِّداً قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

۞ حسین بن علی بن یقطین نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز جمعہ میں عمداً سورۂ جمعہ نہیں پڑھتا تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۰ ۷ ح ۲۵۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۵ ح ۱۱۷۱؛ الکافی: ۳/ ۳۱۴ ح ۹؛ الوافی: ۸/ ۶۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۰ ۴ ح ۷۲۹۰؛

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۱۲؛ منتھی المطلب: ۵/ ۵۶؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۷۲؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۷۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۰۴؛ ارشاد العقول: ۲/ ۴۷۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۹۹؛ المحصول فی علم الاصول: ۲/ ۴۴۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۸۵؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۲ ح ۶۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۵۳ ح ۷۵۹۷؛ الوافی: ۸/ ۱۱۳۵

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۵۳؛ منتھی المطلب: ۵/ ۴۱۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۶۰؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۷۴؛ غنایم الایام: ۲/ ۵۲۶؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۸۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/ ۷۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۹۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۸۵؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۰۲؛ جامع المقاصد: ۲/ ۲۸۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{877} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :مَنْ صَلَّى اَلْجُمُعَةَ بِغَيْرِ اَلْجُمُعَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ أَعَادَ اَلصَّلاَةَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سفر یا حضر میں نماز جمعہ سورۂ جمعہ اور منافقون کے بغیر پڑھے تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

دوسری روایات سے ماخذ ہے کہ اس نماز کو نافلہ قرار دے اور جمعہ ومنافقون کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے اور یہ استحباب پر محمول ہوگا (واللہ اعلم)

{878} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقِرَاءَةِ فِي يَوْمِ اَلْجُمُعَةِ إِذَا صَلَّيْتُ وَحْدِي أَرْبَعاً أَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَ قَالَ اِقْرَأْ بِسُورَةِ اَلْجُمُعَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ .

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب میں جمعہ کے دن نماز (ظہر) فرادیٰ پڑھوں تو کیا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۷ح۱۹؛ الاستبصار: ۱/۱۴۱۴ح۸۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۵۷ح۶۱۱۷؛ الوافی: ۸/۱۱۳۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۸۴

[2] غنائم الایام: ۲/۵۵۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۲۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۷۴؛ المہذب البارع: ۱/۳۶۵؛ مسالک الافہام: ۱/۲۶۹؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۱۸۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۸۴؛ جامع المقاصد: ۲/۲۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۶۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۰۹؛ خیرۃ المعاد: ۲/۲۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۸۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۱۰۱؛ ریاض المسائل: ۳/۱۷۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۴۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۶۷؛ منتھی المطلب: ۵/۴۰۸؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۷ح۲۱؛ الکافی: ۳/۴۶۲ح۷؛ الاستبصار: ۱/۴۱۴ح۸۱۴؛ الوافی: ۸/۱۱۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۵۹ح۷۶۱۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۲۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۲۴۳

[4] مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۵۰؛ منتھی المطلب: ۵/۴۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۸۰؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۰۴؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۴۱۱؛ جواھر الکلام: ۹/۴۰۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۶۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۸۴؛ غنائم الایام: ۲/۵۵۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۶۷

قرأت بالجہر کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور جمعہ کے دن سورۂ جمع اور منافقون کی تلاوت کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{879} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقِرَاءَةِ فِي اَلْوَتْرِ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَبِي بَابٌ فَكَانَ إِذَا صَلَّى يَقْرَأُ فِي اَلْوَتْرِ بِقُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ فِي ثَلاَثَتِهِنَّ وَ كَانَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ كَذَلِكَ اَللَّهُ أَوْ كَذَلِكَ اَللَّهُ رَبِّي.

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے وتر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے اور میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) کے درمیان ایک دروازہ تھا پس وہ جب نماز وتر پڑھتے تھے تو تینوں رکعتوں میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے اور جب سورہ پڑھ کے فارغ ہوتے تو كَذَلِكَ اَللَّهُ یا كَذَلِكَ اَللَّهُ کہتے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

رکوع:

{880} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ فَقُلْ وَ أَنْتَ مُنْتَصِبٌ اَللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ اِرْكَعْ وَ قُلِ اَللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام؛ ۳/۱۴ح ۴۹؛ الکافی: ۳/۴۲۵ح ۵؛ الوافی: ۸/۱۱۳۴و ۱۱۳۴؛ وسائل الشیعہ :۶/۱۶۰ح ۷۶۲۲؛تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۲۱؛ الاستبصار: ۱/۲۱۶ح ۸۱۹؛تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۲۴۲

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۴۶؛الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۸۴؛المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷/ ۴۵۰؛فقہ الصادق ؑ: ۴/ ۴۶۷؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۰۱؛مہذب الاحکام: ۶/۲۹۵؛مستمسک العروۃ: ۶/۲۸۰مصباح الفقیہ : ۱۲/۳۰۷؛النجعہ : ۲/۲۵۱؛ریاض المسائل: ۳/۱۷۵؛مستند الشیعہ : ۵/ ۱۸۴؛جواھر الکلام: ۹/ ۳۰۷؛کشف الرموز: ۱/ ۱۷۹؛موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۳۸۱؛مجمع الفائدہ: ۲/ ۳۹۴؛غنائم الایام: ۲/ ۵۴۲؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۲۹؛جامع المقاصد: ۲/ ۲۶۸؛معتصم الشیعہ : ۳/۶۱؛جامع المدارک: ۱/ ۳۵۱؛ ملاذ الاخیار : ۴/ ۶۶۴؛ مناھج الاخبار علوی عاملی: ۱/ ۵۸۳؛منتھی المطلب: ۵/ ۴۱۲؛مختلف الشیعہ : ۲/۱۶۳

[3] تہذیب الاحکام: ۶/۱۲۶ح ۳۳ ۵۷؛الفصول المہمہ : ۳/۳۱۲؛بحار الانوار: ۸۴/۲۲۶؛تفسیر البرہان: ۵/۷۹۶

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۶۶۴؛ بحار الانوار: ۸۴/۲۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۸؛ مصباح الفقیہ : ۱۲/۳۱۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۶۳؛ جواھر الکلام: ۷/۶۰؛ رسالہ القلم: ۳۰/۱۵۲؛ مصابیح الاحکام: ۴/۳۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۹۴؛ مجموع الرسائل: ۳۱

أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ قَلْبِي وَ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ مُخِّي وَ عِظَامِي وَ عَصَبِي وَ مَا أَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَ لاَ مُسْتَكْبِرٍ وَ لاَ مُسْتَحْسِرٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فِي تَرْتِيلٍ وَ تَصُفُّ فِي رُكُوعِكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ تَجْعَلُ بَيْنَهُمَا قَدْرَ شِبْرٍ وَ تُمَكِّنُ رَاحَتَيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ وَ تَضَعُ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِكَ الْيُمْنَى قَبْلَ الْيُسْرَى وَ بَلِّغْ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ وَ فَرِّجْ أَصَابِعَكَ إِذَا وَضَعْتَهَا عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَ أَقِمْ صُلْبَكَ وَ مُدَّ عُنُقَكَ وَ لْيَكُنْ نَظَرُكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ ثُمَّ قُلْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ أَنْتَ مُنْتَصِبٌ قَائِمٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَهْلَ الْجَبَرُوتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَجْهَرُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ يَدَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ وَ تَخِرُّ سَاجِداً.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رکوع کرنے کا ارادہ کرو تو سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کہو "اللہ اکبر" پھر رکوع کرو اور اس میں پڑھو:

اَللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ قَلْبِي وَ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ مُخِّي وَ عِظَامِي وَ عَصَبِي وَ مَا أَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَ لاَ مُسْتَكْبِرٍ وَ لاَ مُسْتَحْسِرٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ

یہ (تسبیح) تین بار ترتیل سے پڑھو اور رکوع کی حالت میں اپنے قدموں کو صف بستہ (برابر) رکھو اور ان کے درمیان ایک بالشت کے برابر فاصلہ رکھو اور اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر خوب دبا کر رکھو اور دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر خوب دبا کر رکھو اور دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر بائیں سے پہلے رکھو اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کی آنکھوں تک پہنچاؤ اور گھٹنوں پر انگلیاں کھول کر رکھو، اپنی پشت سیدھی رکھو اور گردن کو دراز کرو اور اس وقت تمہاری نگاہ دونوں قدموں کے درمیان ہونی چاہیے اور پھر (رکوع ختم کرکے) سیدھے کھڑے ہو کر بلند آواز سے یہ پڑھو:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ أَنْتَ مُنْتَصِبٌ قَائِمٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَهْلَ الْجَبَرُوتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہو اور سجدہ میں گر جاؤ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

---

[1] الکافی: ۳/۱۹ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۷ح ۲۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۵ح ۸۰۰۸؛ الوافی: ۸/۱۰۷

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۵۸؛ جواہر الکلام: ۱۰/۱۰۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۹۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۰۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۱۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۲۶؛ ابواب الجنان: ۱/۱۸۶؛ منیۃ الراغب: ۲۰۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۲۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۶۸؛ جامع المقاصد: ۲/۲۹۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۳۳؛ التوضیح النافع: ۷/۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۱۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۵۶

{881} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ اَلرُّكُوعِ وَ إِذَا سَجَدَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ اَلسُّجُودِ وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ اَلثَّانِيَةَ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب آپ علیہ السلام رکوع میں جاتے یا اس سے سر اٹھاتے یا دوسرا سجدہ کرنا چاہتے تو رفع یدین کرتے (یعنی ہاتھ بلند کرتے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{882} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَالِسٌ فِي اَلْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَ لاَ سُجُودَهُ فَقَالَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَقَرَ كَنَقْرِ اَلْغُرَابِ لَئِنْ مَاتَ هَذَا وَ هَكَذَا صَلاَتُهُ لَيَمُوتَنَّ عَلَى غَيْرِ دِينِي.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنا شروع کر دی مگر اس نے نہ رکوع مکمل کیا اور نہ سجود تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے نماز ہی نہیں پڑھی بلکہ اس نے کوے کی طرح ٹھنگے مارے ہیں پس اگر یہ شخص مرجائے اور اس کے نامۂ اعمال میں یہی نماز درج ہو تو یہ میرے دین پر نہیں مرے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۵۷ ح ۲۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۶ ح ۸۰۱۰؛ الوافی: ۸/۷۰۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۱۴؛ ذکری الشیعہ: ۳/۷۹ ۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۲۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۶۰؛ منتھی المطلب: ۵/۱۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۵۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۴۱۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۳۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۰۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۳۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۷۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۰۹؛ منیۃ الراغب: ۲۰۱؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۳/۳۳

[3] الکافی: ۳/۲۶۸ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۹ ح ۹۴۸؛ الوافی: ۷/۴۹؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۳ ح ۴۴۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۴/۴۲۱ ح ۵۰۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۴۷؛ الاربعون حدیث شہید اول: ۴۰

[4] شرح العروہ: ۱۵/۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۰/۸۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۲۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۳۳۸؛ محراب التقویٰ: ۹/۵۱۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۰۳؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۹۲؛ اثنی عشر رسالہ: ۱۸؛ جامع المدارک: ۱/۴۱۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۰؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۱۴۴؛ دراسات فقہیہ: ۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۲؛ غنائم الایام: ۲/۵۶۷؛ الحبل المتین: ۱/۵۷۸

{883} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا يُجْزِي مِنَ اَلْقَوْلِ فِي اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ فَقَالَ ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ فِي تَرَسُّلٍ وَ وَاحِدَةٌ تَامَّةٌ تُجْزِي.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ رکوع وسجود میں کس قدر تسبیح کافی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھہر ٹھہر کر تین بار تسبیح پڑھنا اور مکمل ایک تسبیح بھی کافی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{884} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي اَلصُّهْبَانِ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُجْزِيكَ مِنَ اَلْقَوْلِ فِي اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ أَوْ قَدْرُهُنَّ مُتَرَسِّلاً وَ لَيْسَ لَهُ وَ لاَ كَرَامَةَ أَنْ يَقُولَ سُبْحَ سُبْحَ سُبْحَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے رکوع وسجود کے ذکر میں تین بار ٹھہر ٹھہر کر تسبیح پڑھنا یا اس کی مقدار کے مطابق (ذکر خدا) پڑھنا کافی ہے لیکن اس کے لئے یہ روا نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنے میں کوئی کرامت ہے کہ وہ اس طرح کہے سُبْحَ سُبْحَ سُبْحَ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۶ ح ۲۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۹۹ ح ۸۰۱۹؛ الوافی: ۸/ ۷۰۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۲۳ ح ۱۲۰۵

[2] مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۱۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۳۲۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۶۷؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۹۱؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۱۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۸۷؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۴۵۱؛ منیۃ الراغب: ۱۹۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۰۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۹۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۲۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۹۰؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۴۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۷۷؛ جامع المقاصد: ۲/ ۲۸۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۶۷؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۸/ ۳۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۲۹؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۱۸؛ تنقیح مبانی العرہ: ۴/ ۱۸؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۱۸۲؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۲۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۷ ح ۲۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۰۲ ح ۸۰۲۷؛ السرائر: ۳/ ۶۰۲؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۱۱۵؛ الوافی: ۸/ ۷۰۶؛

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۳۰؛ موسوعہ شہید الاول: ۱/ ۱۰۲؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۸۷؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۲۱؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۴۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۶؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۹۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۴۳؛ منیۃ الراغب: ۱۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۶۶؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/ ۱۰۲

قول مؤلف:

یعنی ترتیل کے ساتھ مکمل سبحان اللہ پڑھے نیز حدیث نمبر 900 کی طرف رجوع کیجئے۔

{885} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيّ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ هُوَ يُصَلِّي فَعَدَدْتُ لَهُ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ سِتِّينَ تَسْبِيحَةً.

۞ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے پس میں نے رکوع وسجود میں ان کی تسبیحات کو شمار کیا تو وہ ساٹھ تھیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{886} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يُجْزِي أَنْ أَقُولَ مَكَانَ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَعَمْ كُلُّ هَذَا ذِكْرُ اللَّهِ.

۞ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا رکوع وسجود میں تسبیح کی بجائے لا الہ الا اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کہنا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کافی ہے کیونکہ) یہ سب خدا کا ذکر ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{887} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ ثَلاَثَةُ أَثْلاَثٍ ثُلُثٌ طَهُورٌ وَ ثُلُثٌ رُكُوعٌ وَ ثُلُثٌ سُجُودٌ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۹ ح ۱۲۰۵؛ الکافی: ۳/۳۲۹ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۰۴ ح ۸۰۳۳؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۳۸؛ الوافی: ۸/۷۰۸؛ بحارالانوار: ۷۴/۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۱۳۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۶۶؛ شرح العروۃ: ۱۵/۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۹؛ غنایم الایام: ۲/۵۷۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۲ ح ۱۲۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۰۷ ح ۸۰۴۱؛ الکافی: ۳/۳۲۹ ح ۵؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۶؛ الوافی: ۸/۷۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۵۳۴؛ منتھی المطلب: ۵/۱۲۰؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۷۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۹۵؛ ریاض المسائل: ۳/۲۰۱؛ وسائل العباد: ۱/۷۴۴؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/۱۰۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۱۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۴؛ التنقیح الرائح: ۱/۲۰۷؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۵۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۶۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۲

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کے تین ثلث ہیں: ایک تہائی طہارت، ایک تہائی رکوع اور ایک تہائی سجود ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{888} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَنْسَى أَنْ يَرْكَعَ حَتَّى يَسْجُدَ وَ يَقُومَ قَالَ يَسْتَقْبِلُ.

رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص رکوع کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ میں چلا جاتا ہے اور کھڑا ہو جاتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: از سر نو نماز پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{889} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عِمْرَانَ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ يَشُكُّ وَ هُوَ قَائِمٌ فَلاَ يَدْرِي أَ رَكَعَ أَمْ لاَ قَالَ فَلْيَرْكَعْ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کو قیام کی حالت میں شک پڑ جائے کہ اس نے رکوع کیا ہے یا نہیں تو (کیا کرے)؟

---

[1] الکافی: ۳/۲۷۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۰ ح ۵۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۱۰ ح ۸۰۴۹؛ بحارالانوار: ۸۰/۱۶۲؛ الوافی: ۷/۴۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳ ح ؛الفصول المہمہ: ۲/۲۰

[2] دروس تمہیدیہ: ۱/۴۱؛ تحقیق الاصول میلانی: ۱/۲۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۳۴۱؛ مواھب الرحمن: ۱۱/۴۶؛ دراسات الاصول: ۳/۲۷؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۰۴؛ قرأت فقہیہ: ۲/۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۴۱؛ المباحث الاصولیہ: ۲/۱۷۲؛ دروس فی مسائل: ۱/۱۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۴/۱۸۷؛ محاضرات فی الصول: ۱/۱۶۴؛ عمدۃ الصول: ۱/۳۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۶؛ بحارالانوار: ۸۰/۱۶۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۷۰؛ کشف اللثام: ۴/۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۳۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۸ ح ۵۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۱۲ ح ۸۰۵۶؛ بحارالانوار: ۸۵/۱۳۹؛ الکافی: ۳/۳۴۸ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/۳۵۵ ح ۱۳۴۴؛ الوافی: ۸/۹۲۵؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۶۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۰؛ منتھی المطلب: ۷/۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/۴۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۳۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۱۷؛ شرح العروۃ: ۱۸/۵۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۶۹؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۶۷؛ الخلل فی الصلاۃ: ۳۹۲؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۲۱۴؛ ریاض المسائل: ۴/۹۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۱؛ غنائم الایام: ۲/۵۵۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۶۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۱۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۷۷؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۹۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ رکوع کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{890} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَشُكُّ وَ أَنَا سَاجِدٌ فَلاَ أَدْرِي رَكَعْتُ أَمْ لاَ قَالَ امْضِ.

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں سجدہ کرتا ہوں کہ مجھے شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے رکوع کیا تھا یا نہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (شک کی پروانہ کرو اور) نماز جاری رکھو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{891} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ اَلْخَنْدَقِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ اَلرُّكُوعِ فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتَّى تَرْجِعَ مَفَاصِلُكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو کمر کو سیدھا کرو یہاں تک کہ تمہارے جوڑ اپنے مقام پر لوٹ آئیں۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۱۵۰ح۵۸۹؛الاستبصار:۱/۳۵۷ح۱۳۵۱؛وسائل الشیعہ:۶/۳۱۵ح۸۰۶۴؛الوافی:۸/۹۴۸؛بحارالانوار:۸۵/۱۶۰

[2] ملاذ الاخیار:۴/۳۶؛بحارالانوار:۸۵/۱۶۰؛الحدائق الناضرۃ:۹/۱۹۱؛مجمع الفائدۃ:۳/۱۶۶؛فقہ الصادقؑ:۵/۳۸۵؛منتھی المطلب:۷/۳۱؛مبانی الاستنباط:۴/۳۴۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۴؛مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۲/۱۹۸؛مستند الشیعہ:۷/۱۷۵؛غنائم الایام:۲/۵۵۹؛ مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ): ۲۸۶؛جامع المدارک:۱/۴۴۰؛شرح الرسالہ الصلاتیہ:۲۲۱؛معتصم الشیعہ:۳/۳۷

[3] تہذیب الاحکام:۲/۱۵۱ح۵۹۳؛الاستبصار:۱/۳۵۸ح۱۳۵۵؛وسائل الشیعہ:۶/۳۱۷ح۸۰۶۸؛الوافی:۸/۹۵۰

[4] مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۲/۲۰۱؛ موسوعہ الامال الخوئی:۱۴/۱۸۱؛ دروس فی علم الاصول:۶/۱۷۱؛المناظر الناضرۃ(الصلاۃ):۱۴/۲۰۸؛ الحدائق الناضرۃ:۹/۱۶۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۱۷۳؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ):۵۹۵؛منتھی المطلب:۷/۳۰؛خلل الصلاۃ و احکامہ:۲۵۹؛ مجمع الفائدہ: ۳/۱۶۶؛مہذب الاحکام:۳/۱۱۱؛شرح حلاقات الاصول:۱۶/۶۲؛ مدارک العروۃ:۱۷/۴۳۳؛مختلف الشیعہ:۲/۳۵۹؛ ملاذ الاخیار:۴/۳۷؛شرح العروۃ: ۱۴/۱۸۱؛ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۵؛دروس فی علم الاصول:۶/۱۷۱؛قاعدۃ الفراغ والتجاوز:۱/۳۴

[5] تہذیب الاحکام:۲/۳۲۵ح۱۳۳۲؛وسائل الشیعہ:۵/۴۶۵ح۷۰۸۵؛الوافی:۸/۸۵۰؛الکافی:

[6] فقہ الصادقؑ:۵/۴۴؛ملاذ الاخیار:۴/۴۹۶؛مستمسک العروۃ:۶/۴۴۷؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۲۶

{892} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَرْكَعُ رُكُوعاً أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِ كُلِّ مَنْ رَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَ كَانَ إِذَا رَكَعَ جَنَّحَ بِيَدَيْهِ.

۞ اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو رکوع کرتے ہوئے دیکھا جو ان تمام لوگوں سے زیادہ جھک کر رکوع کر رہے تھے جن کو میں نے رکوع کرتے ہوئے دیکھا تھا اور جب رکوع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو (پرندہ کے) پر کی مانند بناتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{893} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِذَا قَامَتِ اَلْمَرْأَةُ فِي اَلصَّلاَةِ جَمَعَتْ بَيْنَ قَدَمَيْهَا وَ لاَ تُفَرِّجُ بَيْنَهُمَا وَ تَضُمُّ يَدَيْهَا إِلَى صَدْرِهَا لِمَكَانِ ثَدْيَيْهَا فَإِذَا رَكَعَتْ وَضَعَتْ يَدَيْهَا فَوْقَ رُكْبَتَيْهَا عَلَى فَخِذَيْهَا لِئَلاَّ تُطَأْطِئَ كَثِيراً فَتَرْتَفِعَ عَجِيزَتُهَا اَلْحَدِيثَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: عورت جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو تو دونوں قدم ملا کر رکھے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے پستانوں پر رکھے اور جب رکوع میں جائے تو اپنے رانو کے اوپر سے اپنے اپنے گھٹنوں پر رکھے تا کہ اس طرح زیادہ نہ جھکے کہ اس کے سرین بلند ہو جائیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{894} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: رَآنِي أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِالْمَدِينَةِ وَ أَنَا أُصَلِّي وَ أَنْكُسُ بِرَأْسِي وَ أَتَمَدَّدُ فِي رُكُوعِي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ لاَ تَفْعَلْ

۞ علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یا امام علی رضا علیہ السلام) نے مجھے مدینہ میں نماز پڑھتے

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۰ ح ۵؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۳ ح ۸۰۸۸؛ الوافی: ۸/۷۰۳

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۵؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۹۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۸۳؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۳۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۱

[3] الکافی: ۳/۳۳۵ ح ۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۴ ح ۳۵۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۳ ح ۸۰۸۹؛ الوافی: ۸/۸۴۱؛ مستدرک الوسائل: ۴/۴۳۴ ح ۵۰۹۸؛ فقہ الرضاؑ: ۱۱۵

[4] حدیث 831 کی طرف رجوع کیجئے۔

ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اپنا سر بہت نیچے جھکایا ہوا تھا اور اپنے رکوع میں بدن پھیلایا ہوا تھا۔ پس امام علیہ السلام نے مجھے پیغام بھیجا کہ ایسا نہ کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{895} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَذْكُرُ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ فِي اَلصَّلاَةِ اَلْمَكْتُوبَةِ إِمَّا رَاكِعاً وَ إِمَّا سَاجِداً فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ اَلْحَالِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ اَلصَّلاَةَ عَلَى نَبِيِّ اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَهَيْئَةِ اَلتَّكْبِيرِ وَ اَلتَّسْبِيحِ وَ هِيَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ يَبْتَدِرُهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَلَكاً أَيُّهُمْ يُبَلِّغُهَا إِيَّاهُ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا ہے اور رکوع یا سجود میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا ہے تو ان پر درود بھیجتا ہے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا تکبیر اور تسبیح کی طرح ہے اور اس پر دس نیکیاں ملتی ہیں کہ جن (کو لکھنے) کی طرف اٹھارہ فرشتے دوڑتے ہیں کہ پہلے کون پہنچتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{896} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ لَهُ أَنْ يَجْهَرَ بِالتَّشَهُّدِ وَ اَلْقَوْلِ فِي اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ وَ اَلْقُنُوتِ قَالَ إِنْ شَاءَ جَهَرَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ.

✪ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے تشہد، ذکر رکوع و سجود اور قنوت میں جہر کرنا درست ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۱ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۵ ح ۸۰۹۴؛ الوافی: ۸/۷۰۳

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۶۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۹ ح ۱۲۰۶؛ الکافی: ۳/۳۲۲ ح ۵؛ الوافی: ۸/۸۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۶ ح ۸۰۹۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۳۲؛ منتھی المطلب: ۵/۳۲۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۲۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۵۲؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۸۰؛ جواہر الکلام: ۱/۱۲۰؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۴۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۴۳۴؛ مجموع الرسائل: ۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ الشہادۃ الثالثۃ فی تشہد الصلاۃ سند: ۳۶؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۱۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۶۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو جہر کرے اور اگر چاہے تو جہر نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{897} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَ يَكُونُ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ وَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ وَ رَفْعُ رَأْسِهِ مِنَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ سَوَاءً.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے تشہد، ذکر رکوع و سجود اور قنوت میں جہر کرنا درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو جہر کرے اور اگر چاہے تو جہر نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{898} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ إِذَا رَكَعْتَ فَصُفَّ فِي رُكُوعِكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ وَ تُمَكِّنُ رَاحَتَيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ وَ تَضَعُ يَدَكَ اَلْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِكَ اَلْيُمْنَى قَبْلَ اَلْيُسْرَى وَ بَلِّغْ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِكَ عَيْنَ اَلرُّكْبَةِ فَإِنْ وَصَلَتْ أَطْرَافُ أَصَابِعِكَ فِي رُكُوعِكَ إِلَى رُكْبَتَيْكَ أَجْزَأَكَ ذَلِكَ وَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُمَكِّنَ كَفَّيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رکوع کرو تو اپنے قدموں کو صف بستہ کرو اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر دبا کر رکھو اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر بائیں سے پہلے رکھو اور انگلیوں کے سروں کو گھٹنے کی آنکھ تک پہنچاؤ پس اگر رکوع میں تمہاری انگلیاں

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۳ ح ۱۲۷۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۷؛ قرب الاسناد: ۱۹۸؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۳؛ الوافی: ۸/۶۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۰ ح ۷۹۹۹ و ۸۰۰۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۲ ح ۳۸۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۰۶؛ فقہ الصادقؑ ۴/۲۴۴؛ غنایم الایام: ۲/۵۳۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۵؛ شرح العروہ: ۱۴/۳۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۳۷۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۳۱۳؛ ریاض المسائل: ۳/۱۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۸۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۰۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۲۳ ح ۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۲ ح ۸۱۱۱؛ الوافی: ۷/۳۴۳؛ ذکری الشیعہ: ۲/۳۱۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۶۵۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۴؛ جواہر الکلام: ۹/۴۱۷

گھٹنوں تک پہنچ جائیں جو یہ تمہارے لئے کافی ہے مگر مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر دبا کر رکھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

سجود:

{899} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ رَفَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

❁ محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے اٹھاتے تھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{900} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَوْماً تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ يَا حَمَّادُ قَالَ قُلْتُ يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْفَظُ كِتَابَ حَرِيزٍ فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ عَلَيْكَ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَجِّهاً إِلَى اَلْقِبْلَةِ فَاسْتَفْتَحْتُ اَلصَّلاَةَ وَ رَكَعْتُ وَ سَجَدْتُ فَقَالَ يَا حَمَّادُ لاَ تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ أَنْ تَأْتِيَ عَلَيْهِ سِتُّونَ سَنَةً أَوْ سَبْعُونَ سَنَةً فَمَا يُقِيمُ صَلاَةً وَاحِدَةً بِحُدُودِهَا تَامَّةً قَالَ حَمَّادٌ فَأَصَابَنِي فِي نَفْسِيَ اَلذُّلُّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَعَلِّمْنِي اَلصَّلاَةَ فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مُسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةِ مُنْتَصِباً فَأَرْسَلَ يَدَيْهِ جَمِيعاً عَلَى فَخِذَيْهِ قَدْ ضَمَّ أَصَابِعَهُ وَ قَرَّبَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۴ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۳ح۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۴ح۸۱۱۵؛ الوافی: ۸/۸۳۱

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۹؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۴۹؛ معتصم الشیعہ: ۱۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۹۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۴۸۲؛ دراسات فقہیہ: ۹۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ) ۱۲؛ منتھی المطلب: ۵/۱۱۵؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۱۵؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۷۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۶۵؛ کشف اللثام: ۴/۷۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۲۷؛ معجم المصطلحات: ۲۱۹؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۲۷؛ منیۃ الراغب: ۱۹۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۷۸ح۲۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۷ح۸۱۱۷؛ الوافی: ۸/۷۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۵ح۱۲۱۵

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۳۵؛ منتھی المطلب: ۵/۱۵۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۵؛ غنایم الایام: ۲/۶۳۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۵۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۸؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۲۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۱۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۳۲؛ جواھر الکلام: ۱۰/۱۸۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۷۷

ثَلاَثُ أَصَابِعَ مُفَرَّجَاتٍ فَاسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ جَمِيعاً لَمْ يُحَرِّفْهُمَا عَنِ الْقِبْلَةِ بِخُشُوعٍ وَ اِسْتِكَانَةٍ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِيلٍ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ صَبَرَ هُنَيْئَةً بِقَدْرِ مَا يَتَنَفَّسُ وَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ مَلَأَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ مُفَرَّجَاتٍ وَ رَدَّ رُكْبَتَيْهِ إِلَى خَلْفِهِ حَتَّى اِسْتَوَى ظَهْرُهُ حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ قَطْرَةُ مَاءٍ أَوْ دُهْنٍ لَمْ تَزُلْ لاِسْتِوَاءِ ظَهْرِهِ وَ رَدَّ رُكْبَتَيْهِ إِلَى خَلْفِهِ وَ نَصَبَ عُنُقَهُ وَ غَمَّضَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ سَبَّحَ ثَلاَثاً بِتَرْتِيلٍ وَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ ثُمَّ اِسْتَوَى قَائِماً فَلَمَّا اِسْتَمْكَنَ مِنَ الْقِيَامِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ وَجْهِهِ وَ سَجَدَ وَ وَضَعَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَ بِحَمْدِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ لَمْ يَضَعْ شَيْئاً مِنْ بَدَنِهِ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ وَ سَجَدَ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَ الْكَفَّيْنِ وَ عَيْنَيِ الرُّكْبَتَيْنِ وَ أَنَامِلِ إِبْهَامَيِ الرِّجْلَيْنِ وَ الْأَنْفِ فَهَذِهِ السَّبْعَةُ فَرْضٌ وَ وَضْعُ الْأَنْفِ عَلَى الْأَرْضِ سُنَّةٌ وَ هُوَ الْإِرْغَامُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَلَمَّا اِسْتَوَى جَالِساً قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ وَ وَضَعَ ظَاهِرَ قَدَمِهِ الْيُمْنَى عَلَى بَاطِنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَ هُوَ جَالِسٌ وَ سَجَدَ الثَّانِيَةَ وَ قَالَ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى وَ لَمْ يَسْتَعِنْ بِشَيْءٍ مِنْ بَدَنِهِ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ فِي رُكُوعٍ وَ لاَ سُجُودٍ وَ كَانَ مُجَنِّحاً وَ لَمْ يَضَعْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَلَى هَذَا ثُمَّ قَالَ يَا حَمَّادُ هَكَذَا صَلِّ.

❂ حماد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ایک بار امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! کیا تم صحیح طریقے سے نماز پڑھ سکتے ہو؟

میں نے عرض کیا: میرے مولا علیہ السلام: مجھے تو نماز کے متعلق حریز کا رسالہ یاد ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

چنانچہ میں نے رو بقبلہ ہو کر نماز شروع کی اور رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے حماد! تم نے اچھی طرح نماز ادا نہیں کی کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تم لوگوں کی ساٹھ ستر سال عمر جائے اور پھر بھی دو رکعت نماز صحیح نہ پڑھ سکو اور اس کے حدود و احکام کو اچھی طرح ادا نہ کر سکو۔

حماد کا بیان ہے کہ مجھے اس سے بڑی خجالت اور شرمندگی محسوس ہوئی اور میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام مجھے نماز کی تعلیم دیجئے۔

پس امام علیہ السلام قبلہ رو کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر اپنے دونوں رانوں پر لٹکا دیئے اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملالیں اور اپنے پاؤں کو اتنا ایک دوسرے کے قریب کیا کہ ایک کے درمیان قریباً کھلی تین انگلیوں کا فاصلہ رک گیا اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سیدھا قبلہ کی طرف کیا اور بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ کہا اللہ اکبر۔ پھر ترتیل کے ساتھ سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھی اور بقدر سانس لینے کے توقف فرمایا۔ اس کے بعد ایسی حالت میں کہ ہنوز سیدھے کھڑے تھے (رکوع کے لئے) منہ کے برابر ہاتھ اٹھا کر تکبیر

کہی اور پھر رکوع میں چلے گئے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا درآنحالیکہ آپ علیہ السلام کی انگلیاں کھلی تھیں اور اس طرح گھٹنوں کو پیچھے دبایا کہ آپ علیہ السلام کی پشت اس طرح سیدھی ہوگئی کہ اگر پر پانی یا تیل کا کوئی قطرہ گرایا جاتا تو پشت کے بالکل سیدھا ہونے کی وجہ سے نیچے نہ گرتا۔ اس وقت آپ علیہ السلام نے اپنی گردن کو (آگے کی طرف) سیدھا تان لیا اور آنکھوں کے نیچے (پاؤں کی طرف) جھکا لیا پھر ترتیل کے ساتھ تین بار کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ ٱلْعَظِيمِ ۔ بعدازاں کھڑے ہوگئے اور جب اچھی طرح سیدھے ہوگئے تو کہا: سَمِعَ ٱللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ پھر وہیں کھڑے کھڑے کانوں تک ہاتھ بلند کرکے (سجدہ کے لئے) تکبیر کہی اور پھر سجدہ میں جھک گئے اور دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر جبکہ ان کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں گھٹنوں کے آگے منہ کے بالمقابل رکھا اور تین بار کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ ٱلْأَعْلَى ۔ اور اس حالت میں اپنے جسم کا کوئی حصہ دوسرے کسی حصے پر نہ رکھا اور آٹھ اعضاء پر سجدہ کیا: دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، پاؤں کے دو انگوٹھے، پیشانی اور ناک۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ ان میں سے سات اعضا پر سجدہ فرض ہے جس کا خدا نے اس آیت میں تذکرہ فرمایا ہے:

''اور بے شک مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو (الجن: ۱۸)''

اور یہ ہیں پشانی، دو ہتھیلیاں اور پاؤں کے دو انگوٹھے باقی رہی ناک کی بات تو اس کا زمین پر رکھنا سنت ہے بعدازاں آپ علیہ السلام نے سجدہ سے سر بند کیا اور جب اچھی طرح سیدھے ہوکر بیٹھ گئے تو کہا: اللہ اکبر۔ اور بیٹھے اس طرح کی جسم کا بوجھ بائیں ران پر ڈالا اور دونوں پاؤں اس طرح دایں جانب نکالے کہ دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر تھی اور تب کہا: استغفر اللہ ربی واتوب الیہ۔ پھر اسی حالت میں کہ جس طرح بیٹھے تھے (دوسرے سجدے کے لئے) تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا اور اس میں وہی تسبیح پڑھی جو پہلے سجدہ میں پڑھی تھی اور رکوع و سجود میں اپنے جسم مبارک کا کوئی حصہ دوسرے پر نہیں رکھا اور سجدہ میں کہنیوں کو زمین پر نہ رکھا بلکہ ان جناح (پرندہ کے پر) کی طرح پھیلائے رکھا اور اس طرح دو رکعت نماز پڑھی اور جب بیٹھ کر تشہد پڑھ رہے تھے تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں۔ جب تشہد پڑھ چکے تو فرمایا: اے حماد! اس طرح نماز پڑھا کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

---

[1] من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۱/ ۳۰۰ح ۹۱۶؛ الکافی: ۳/ ۳۱۱ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۱ح ۳۰۱؛ امالی صدوق: ۴۱۳ مجلس ۶۴؛ تفسیر البرہان: ۵/ ۵۱۱؛ بحارالانوار: ۱۸۵/۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۵۹/۵ ح ۷۰۷۷؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۸۳ح ۴۲۰۳؛ الوافی: ۸/ ۸۳۵؛ الاے عن حدیثاً: ۸۱

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۲۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴؛ تنقیح المقال فی علم الرجال: ۲۴/ ۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۳۵؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۲۰؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/ ۱۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۳۰۶؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۴۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۲۷؛ فقہ الصادق ؑ: ۷/ ۳۸؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۰۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۲۱؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۴۲۷؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۶۹؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۲۴۰؛ اعیان الشیعہ: ۲۰/ ۶۱۹؛ منیۃ الراغب: ۲۲۳

{901} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ ٱلْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ إِذَا سَجَدْتَ قُلْتُ عَلِّمْنِي جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ يَا رَبَّ ٱلْأَرْبَابِ وَ يَا مَلِكَ ٱلْمُلُوكِ وَ يَا سَيِّدَ ٱلسَّادَاتِ وَ يَا جَبَّارَ ٱلْجَبَابِرَةِ وَ يَا إِلَهَ ٱلْآلِهَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اِفْعَلْ بِي كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ قُلْ فَإِنِّي عَبْدُكَ نَاصِيَتِي فِي قَبْضَتِكَ ثُمَّ اُدْعُ بِمَا شِئْتَ وَ اِسْأَلْهُ فَإِنَّهُ جَوَادٌ وَ لاَ يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سب حالات سے زیادہ بندہ اپنے رب کے اس وقت قریب تر ہوتا ہے جب وہ حالت سجدہ میں اپنے رب سے دعا کرتا ہے پس تم سجدہ میں کیا پڑھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوں! مجھے کوئی دعا تعلیم دیجئے جسے میں پڑھوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پڑھو: رَبَّ ٱلْأَرْبَابِ وَ يَا مَلِكَ ٱلْمُلُوكِ وَ يَا سَيِّدَ ٱلسَّادَاتِ وَ يَا جَبَّارَ ٱلْجَبَابِرَةِ وَ يَا إِلَهَ ٱلْآلِهَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ۔ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرو۔ پھر پڑھو: فَإِنِّي عَبْدُكَ نَاصِيَتِي فِي قَبْضَتِكَ ۔ پھر جو چاہو دعا کرو اور اس سے سوال کرو کیونکہ وہ بڑا جواد ہے اور اس سے کوئی شئے عظمت والی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا مجہول کالصحیح ہے [3] یا پھر صحیح کے قریب ہے [4] یا پھر معتبر ہے۔ [5]

قول مؤلف:

سجدہ میں مختلف اذکار بیان ہوئے ہیں لہٰذا جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے اور انہی میں سے وہ حدیث بھی ہے جسے ثقۃ الاسلام نے نقل کیا ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سجدہ کرو تو تکبیر کرو اور (سجدہ میں چلے جاؤ اور) کہو:

اَللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ تَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَالِقِينَ

پھر تین بار کہو:

سُبْحَانَ رَبِّيَ ٱلْأَعْلَى وَ بِحَمْدِهِ

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۲۳ ح ۷؛ الوافی: ۹/ ۱۶۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۴۰ ح ۸۱۲۶؛ بحارالانوار: ۸۲/ ۱۳۱ و ۸۳/ ۲۳۳

[2] منیۃ الراغب فی شرح بلغۃ الطالب کاشف الغطا: ۲۲۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۱۳؛ المحجۃ البیضا فیض کاشانی: ۱/ ۳۴۷

[3] مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۳۰

[4] بحارالانوار: ۱۳۱/ ۸۲/

[5] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/ ۳۶۴؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/ ۸۰

پس جب سجدہ سے سر اٹھاؤ تو دونوں سجدوں کے درمیان کہو:

اَللّٰهُمَّ اِغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَجِرْنِي وَادْفَعْ عَنِّي إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ [1]

اور یہ حدیث صحیح یا حسن ہے [2] (واللہ اعلم)

{902} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ بَسَطَتْ ذِرَاعَيْهَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنے بازوؤں کو پھیلا دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{903} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ إِقْعَاءً

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو سجدوں کے درمیان بطور اقعاء (یعنی کتے کی مانند) نہ بیٹھو۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

{904} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۹ ح ۲۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۹ ح ۸۱۲۴؛ الوافی: ۸/۷۱۱؛ مفتاح الفلاح: ۵۴؛ بحارالانوار: ۸۲/۷ ۱۳؛ هدایۃ الامہ: ۳/۱۵۷

[2] فقہ الصادقؑ: ۵/۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۱؛ منیۃ الراغب: ۲۲۸؛ ابواب الجنان: ۱/۱۸۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۱۲؛ غنایم الایام ۲/۶۲۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۳۴

[3] الکافی: ۳/۳۳۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۳؛ الوافی: ۸/۷۲۳؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۴۸ ح ۸۱۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۷ ح ۱۲۲۵؛ مسند ابی بصیر: ۲/۱۱۴

[4] مستند الشیعہ: ۵/۲۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۶۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۸؛ منیۃ الراغب: ۲۲۱؛ غنائم الایام: ۲/۶۳۰

[5] الکافی: ۳/۳۳۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۳؛ الوافی: ۸/۷۲۳؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۴۸ ح ۸۱۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۷ ح ۱۲۲۵؛ مسند ابی بصیر: ۲/۱۱۴

[6] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۴۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۳۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/۱۹۰؛ مناهج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱/۳۴۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۱۴۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۹۰؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۷؛ غنائم الایام: ۲/۲۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۲۸۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۰۵

عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى اَلْحَصَى وَ لاَ يُمَكِّنُ جَبْهَتَهُ مِنَ اَلْأَرْضِ قَالَ يُحَرِّكُ جَبْهَتَهُ حَتَّى يَتَمَكَّنَ فَيُنَحِّي اَلْحَصَى عَنْ جَبْهَتِهِ وَ لاَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کنکریوں پر سجدہ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی پیشانی زمین پر نہیں جمتی تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی پیشانی کو اس طرح حرکت دے (ادھر ادھر گھسیٹے) کہ پیشانی سے ہی کنکریاں دور کردے یہاں تک کہ وہ زمین پر جم جائے اور اپنا سر (سجدہ سے) بلند نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یعنی سر کو سجدہ سے اتنا بلند کرے کہ ایسا لگنے لگے جیسے وہ سجدہ سے اٹھ گیا ہے بلکہ پیشانی کو رگڑ کر ہی کنکریاں ادھر ادھر کرے یا اگر سر کسی ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جہاں سجدہ جائز نہیں ہے یا بہت بلند جگہ پر رکھا جاتا ہے تو ممکن حد تک گھسیٹ کر صحیح جگہ پر لائے اور اگر معمولی اٹھانا بھی پڑے تو جائز ہوگا جیسا کہ محمد بن عبداللہ حمیرہ کے سوال کے جواب میں امام زمانہ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ جب تک بالکل اٹھ کر نہ بیٹھ جائے اس وقت تک صرف سجدہ گاہ کی تلاش میں معمولی سا سر اٹھانے کی وجہ سے اس پر کچھ عائد نہیں ہوتا ہے۔ [3]

{905} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَسْجُدُ وَ عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ أَوْ عِمَامَةٌ فَقَالَ إِذَا مَسَّ جَبْهَتُهُ اَلْأَرْضَ فِيمَا بَيْنَ حَاجِبِهِ وَ قُصَاصِ شَعْرِهِ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سجدہ کرتا ہے جبکہ اس کے سر پر عمامہ یا ٹوپی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سر کے بالوں کے اُگنے سے لے کر اس کے ابروؤں تک اگر پیشانی کا کچھ حصہ بھی زمین کے اوپر لگ جائے تو اس کے لئے کافی ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۱۲ح۳۰۷؛ الاستبصار:۱/۳۳۱ح۱۲۴۰؛ قرب الاسناد:۲۰۲؛ بحار الانوار:۱۲۹/۸۲؛ وسائل الشیعہ:۶/۵۳ح۸۱۶۶؛ الوافی:۸/۷۲۲

[2] ملاذ الاخیار:۴/۶۳۴؛ شرح العروۃ:۱۵/۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/۱۰۰؛ مدارک العروۃ:۱۳/۵۷۹؛ غنائم الایام:۲/۵۸۶؛ فقہ الصادقؑ:۵/۴۳؛ مستمسک العروۃ:۶/۳۴۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۳/۸۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۳۱۰؛ مصابیح الظلام:۸/۵۹؛ ریاض المسائل:۳/۲۱۷؛ مستند الشیعہ:۵/۲۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۹۳؛ مہذب الاحکام:۶/۴۲۰

[3] الاحتجاج:۲/۴۸۳؛ الغیبۃ للطوسی (مترجم از مترجم کتاب ہذا):۳۸۷ح۳۴۶؛ بحار الانوار:۵۳/۱۵۴ و۱۲۸/۸۲؛ وسائل الشیعہ:۶/۵۴ح۸۱۶۹

[4] تہذیب الاحکام:۲/۸۵ح۳۱۴؛ من لایحضرہ الفقیہ:۱/۲۷۲ح۸۳۳؛ وسائل الشیعہ:۶/۵۵ح۸۱۷۰؛ الوافی:۸/۷۱۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{906} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْجَبْهَةُ كُلُّهَا مِنْ قُصَاصِ شَعْرِ ٱلرَّأْسِ إِلَى ٱلْحَاجِبَيْنِ مَوْضِعُ ٱلسُّجُودِ فَأَيُّمَا سَقَطَ مِنْ ذَلِكَ إِلَى ٱلْأَرْضِ أَجْزَأَكَ مِقْدَارُ ٱلدِّرْهَمِ وَ مِقْدَارُ طَرَفِ ٱلْأَنْمُلَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بالوں کے اگنے سے لے کر دونوں ابروؤں تک تمام پیشانی سجدہ گاہ ہے لہٰذا اس میں سے جتنی مقدار بھی زمین کو لگ جائے بقدر ایک درہم کے ہو یا انگلی کے کنارے کے برابر وہی کافی ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{907} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ الْمُرْتَفِعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَوْضِعُ جَبْهَتِكَ مُرْتَفِعاً عَنْ مَوْضِعِ يَدَيْكَ قَدْرَ لَبِنَةٍ فَلَا بَأْسَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں بلند جگہ پر سجدہ کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہاری پیشانی والی جگہ تمہارے بدن والی جگہ سے بقدر ایک اینٹ بلند ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۵۵/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱۰۰/۳؛ مصابیح الظلام: ۱۳/۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴۷۴/۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰۷/۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۲۴؛ تحقیق الاصول میلانی: ۸۹/۴؛ مدارک الاحکام: ۴۰۴/۳؛ مہذب الاحکام: ۴۲۹/۶؛ مصابیح الظلام: ۱۳/۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۵۵/۲؛ مدارک العروۃ: ۴۰۴/۱۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۳۶۴/۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱۰۴/۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۸؛ ریاض المسائل: ۲۱۳/۳؛ غنائم الایام: ۶۰۲/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۸۵/۲

[2] الکافی: ۳۳۳/۳ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۶/۶ ح۸۱۷۴؛ الوافی: ۱۵۷/۸؛ ھدایۃ الامہ: ۱۶۳/۳

[3] کتاب الصلاۃ انصاری: ۶۱/۲؛ انوار الفقاھۃ: ۱۸۵/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳/۵؛ معجم المصطلاحات: ۲۸۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱۰۵/۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲۲/۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۸۲/۴؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۷۰/۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۳۱/۲؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲۶۹/۲؛ جامع المدارک: ۳۷۱/۱؛ مدارک العروۃ: ۴۰۵/۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۰۵/۲؛ منیۃ الراغب: ۲۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۸۳/۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۵۱۷/۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷۶/۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۳۶۲/۶؛ شرح العروۃ: ۱۰۷/۱۵؛ روض الجنان: ۷۲۹/۲؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲۴۴/۲؛ معتصم الشیعہ: ۱۰۱/۳؛ جواہر الکلام: ۱۳۷/۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۸۵/۲؛ مدارک الاحکام: ۴۰۵/۳؛ ریاض المسائل: ۲۱۴/۳؛ مصابیح الظلام: ۱۵/۸؛ مراۃ العقول: ۱۵۱/۱۵؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱۶/۲؛ مستند الشیعہ: ۲۴۱/۵

[4] تہذیب الاحکام: ۳۱۳/۲ ح۱۲۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۸/۶ ح۸۱۸۰؛ الوافی: ۷۲۱/۸؛ الکافی: ۳۳۳/۳ ح

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{908} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرِيضِ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى فِرَاشِهِ وَ يَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْفِرَاشُ غَلِيظاً قَدْرَ آجُرَّةٍ أَوْ أَقَلَّ اسْتَقَامَ لَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهِ وَ يَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ وَ إِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلاَ.

❁ مصدق بن صدقہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک بیمار شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے بستر پر کھڑا ہو کر زمین پر سجدہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بستر بقدر ایک اینٹ کے موٹا ہو یا اس سے کچھ کم تو پھر اس کے لئے درست ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر زمین پر سجدہ کرے اور اگر بستر اس سے موٹا ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{909} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ مِنَ السُّجُودِ قُلْتَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ وَ إِنْ شِئْتَ قُلْتَ وَ أَرْكَعُ وَ أَسْجُدُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سجدہ کر کے کھڑے ہونے لگو تو یہ کہو:

اللَّهُمَّ رَبِّي بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۲۱۵؛شرح العروۃ:۱۵/۹۸؛غنائم الایام:۲/۵۸۳؛ملاذ الاخیار:۴/۶۳۴

[2] الکافی:۳/۴۱۱ح ۱۳؛تہذیب الاحکام:۳/۳۰۷ح ۹۴۹؛الوافی:۸/۱۰۴۳؛وسائل الشیعہ:۶/۳۵۸ح ۸۱۸۰

[3] مراۃ العقول:۱۵/۳۳۶؛ملاذ الاخیار:۵/۵۸۶؛غنائم الایام:۲/۵۸۳؛مصابیح الظلام:۷/۴۹۹؛مجمع الفائدۃ:۳/۲۸۲؛کتاب الصلاۃ انصاری:۲/۴۸؛ جواھر الکلام:۱۰/۱۵۳؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۸۵؛ وسائل العباد:۱/۴۰۷؛ دروس تمہیدیہ:۱/۲۴۴؛فقہ الصادق:۵/۳۸؛ مستند الشیعہ:۵/۲۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۱۳۳؛جامع المدارک:۱/۳۷۶؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۱۰۱؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۴/۷۸؛سند العروۃ (الصلاۃ):۶۴؛معتصم الشیعہ: ۵/۲۷۳؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۱۳۳؛ جامع المدارک:۱/۳۷۶؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۱۰۱؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۴/۷۸؛سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۴؛ معتصم الشیعہ:۳/۹۸؛مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۳۰۷؛ الموسوعہ الفقہیہ:۱/۸۴؛ موسوعہ البرغانی:۸/۱۱۰؛ ریاض المسائل:۳/۲۱۶؛مدارک الاحکام:۳/۴۰۷؛انوار الفقاھۃ:۲/۱۸۴؛معجم فقہ الجواھر:۳/۶۵۹

اوراگر چاہوتو یہ کہہ لو: وَ أَرْكَعُ وَ أَسْجُدُ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{910} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ السُّجُودِ قَالَ بِحَوْلِ اللَّهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی آدمی سجدہ کر کے کھڑا ہونے لگے تو کہے: بِحَوْلِ اللَّهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب نماز گزار (نماز میں) ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو تو اس پر تکبیر کہنا لازم ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کہہ کر بیٹھ جائے اور پھر اٹھنا چاہے تو اس قیام کے وقت تکبیر نہیں ہے اور پہلے تشہد کے بعد (تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوتے وقت بھی) یہی صورت حال ہے اور تم دونوں میں سے من باب تسلیم (یعنی دونوں کو تسلیم کرتے ہوئے) جس پر چاہو عمل کرو وہ درست ہوگا۔ [5]

{911} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يَسْجُدَ سَجْدَةَ الثَّانِيَةِ حَتَّى قَامَ فَذَكَرَ وَ هُوَ قَائِمٌ أَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ قَالَ فَلْيَسْجُدْ مَا لَمْ يَرْكَعْ فَإِذَا رَفَعَ فَذَكَرَ بَعْدَ رُكُوعِهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ فَلْيَمْضِ عَلَى صَلاَتِهِ حَتَّى يُسَلِّمَ ثُمَّ يَسْجُدُهَا فَإِنَّهَا قَضَاءٌ وَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنْ شَكَّ فِي الرُّكُوعِ بَعْدَ مَا سَجَدَ فَلْيَمْضِ وَ إِنْ شَكَّ فِي

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸۶/۲ ح ۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۱/۶ ح ۸۱۸۵؛ الوافی: ۷۲۷/۸؛ بحارالانوار: ۱۸۶/۸۲؛ السرائر: ۶۰۳/۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵۵۹/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱۱۷/۳؛ منتھی المطلب: ۱۷۳/۵؛ غنائم الایام: ۶۲۹/۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱۴۳/۸؛ مستند الشیعہ: ۳۰۰/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۹۰/۷؛ کشف اللثام: ۱۰۴/۴؛ مفتاح الفلاح: ۱۵۵؛ جامع المقاصد: ۳۰۷/۲؛ مدارک الاحکام: ۴۱۴/۳؛ مستمسک العروۃ: ۳۹۸/۶؛ مہذب الاحکام: ۱۴/۷

[3] تہذیب الاحکام: ۸۷/۲ ح ۳۲۱؛ الوافی: ۷۲۷/۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۱/۶ ح ۸۱۸۶؛ موسوعہ شہید اول: ۳۲۷/۷

[4] الحدائق الناضرۃ: ۳۰۸/۸؛ غنائم الایام: ۶۳۰/۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱۴۳/۸؛ جواھر الکلام: ۱۸۶/۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۵۶۰/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱۱۷/۳

[5] الاحتجاج: ۴۸۳/۲؛ غیبۃ طوسی (مترجم از مترجم کتاب ہذا): ۵۵۳ ح ۳۴۶ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور)؛ بحارالانوار: ۱۵۴/۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۲/۶ ح ۸۱۹۲

اَلسُّجُودِ بَعۡدَ مَا قَامَ فَلۡیَمۡضِ كُلُّ شَیۡءٍ شَكَّ فِیهِ مِمَّا قَدۡ جَاوَزَهُ وَ دَخَلَ فِی غَیۡرِهِ فَلۡیَمۡضِ عَلَیۡهِ.

✿ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دوسرا سجدہ کرنا بھول جائے اور قیام کی حالت میں اسے یاد آئے کہ اس نے سجدہ نہیں کیا تو جب تک وہ رکوع میں نہیں چلا گیا سجدہ بجالائے اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یہ بات یاد آئے تو نماز کو جاری رکھے اور سلام پڑھ کر اس کی قضا کرے۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر سجدہ میں جانے کے بعد رکوع میں شک کرے (کہ کیا ہے یا نہیں) تو نماز میں مشغول رہے اور اگر کھڑا ہونے کے بعد سجد میں شک کرے تو نماز کو جاری رکھے اور ہر وہ چیز جس کا محل گزر جائے اور آدمی دوسرے فعل میں داخل ہو جائے اور پھر اس میں شک پڑے تو (ایسے شک کی پروا نہ کرے اور) نماز کو جاری رکھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{912} مُحَمَّدُ بۡنُ یَعۡقُوبَ عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ إِبۡرَاهِیمَ عَنۡ أَبِیهِ عَنۡ حَمَّادِ بۡنِ عِیسَى عَنۡ إِبۡرَاهِیمَ بۡنِ عُمَرَ الۡیَمَانِیِّ عَنۡ زَیۡدٍ الشَّحَّامِ عَنۡ أَبِی جَعۡفَرٍ عَلَیۡهِ السَّلَامُ قَالَ: اُدۡعُ فِی طَلَبِ الرِّزۡقِ فِی الۡمَكۡتُوبَةِ وَ أَنۡتَ سَاجِدٌ یَا خَیۡرَ الۡمَسۡئُولِینَ وَ یَا خَیۡرَ الۡمُعۡطِینَ اُرۡزُقۡنِی وَ اُرۡزُقۡ عِیَالِی مِنۡ فَضۡلِكَ الۡوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیمِ.

✿ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کے سجدہ میں وسعت رزق کے لئے یہ دعا مانگا کرو۔

یَا خَیۡرَ الۡمُعۡطِینَ اُرۡزُقۡنِی وَ اُرۡزُقۡ عِیَالِی مِنۡ فَضۡلِكَ الۡوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیمِ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن کالصحیح ہے۔ [5]

{913} مُحَمَّدُ بۡنُ یَعۡقُوبَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ یَحۡیَى عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابۡنِ أَبِی عُمَیۡرٍ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ سَالِمٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ ح ۶۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۴ ح ۸۱۹۳ و ۳۶۹ ح ۸۲۰۵؛ الاستبصار: ۱/۳۵۸ ح ۱۳۶۱؛ الوافی: ۸/۹۴۹؛ بحارالانوار: ۱۵۹/۸۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۶۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۳؛ المباحث الاصولیہ: ۱۵/۵۰؛ کفایۃ الاصول: ۵/۶۰؛ ماوراٗ الفقہ: ۱/۱۶۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۰۶؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۱۸۱؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۱۲۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۲۲۹؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۱۲۳؛ غنائم الایام: ۲/۵۹۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۹۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۳۲۷؛ منتہی المطلب: ۷/۳۲؛ قواعد الحقیہ: ۲۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۰۹

[3] الکافی: ۲/۵۵۱ ح ۴؛ الوافی: ۹/۱۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۲ ح ۸۲۱۲ و ۷/۱۲۱ ح ۸۹۰۲

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۵۲

[5] مراۃ العقول: ۱۲/۳۸۷

مُسْلِمٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو بَصِيرٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ وَ هُوَ سَاجِدٌ وَ قَدْ كَانَتْ ضَلَّتْ نَاقَةٌ لِجَمَّالِهِمْ اَللَّهُمَّ رُدَّ عَلَى فُلاَنٍ نَاقَتَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ وَ فَعَلَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ فَعَلَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسَكَتَ قُلْتُ فَأُعِيدُ اَلصَّلاَةَ قَالَ لاَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ مکہ کے راستہ میں ہمیں ابوبصیر نے نماز پڑھائی جبکہ اس کے شتربان کی ایک اونٹنی گم ہوگئی تھی تو انہوں نے نماز کے سجدہ میں کہا: ”اَللَّهُمَّ رُدَّ عَلَى فُلاَنٍ نَاقَتَهُ“

محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کو یہ واقعہ سنایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے ایسا کیا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر آپ علیہ السلام خاموش ہوگئے تو میں نے عرض کیا: آیا میں نماز کا اعادہ کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (کیونکہ سجدہ میں ہر جائز دعا جائز ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{914} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ أَ يَمْسَحُ اَلرَّجُلُ جَبْهَتَهُ فِي اَلصَّلاَةِ إِذَا لَصِقَ بِهَا تُرَابٌ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ فِي اَلصَّلاَةِ إِذَا لَصِقَ بِهَا اَلتُّرَابُ.

۞ عبید اللہ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر نماز پڑھتے وقت پیشانی پر خاک لگ جائے تو کیا اس کا پونچھنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نماز میں اپنی پیشانی کو پونچھ دیتے تھے جب اس پر خاک لگ جاتی۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۰ ح ۱۲۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۰ ح ۸۲۰۹؛ الوافی: ۸/۸۸۱

[2] مدارک الاحکام: ۳/۳۶۷؛ میراث حدیث شیعہ: ۱۳/۴۰۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۳۲؛ بہجۃ الآمال: ۷/۲۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۹۹؛ تنقیح المقال: ۲/۴۶؛ کشف اللثام: ۴/۱۴۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۶؛ تکملۃ الرجال کاظمی: ۲/۳۰۳؛ جواھر الکلام: ۱/۱۱۹؛ غنائم الایام: ۳/۱۲۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۳۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۳۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۳۷؛ حاوی الاقوال جزائری: ۲/۱۷۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۱۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۶۸؛ منتھی المطلب: ۵/۳۲۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۶؛ الوافی: ۸/۹۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۳ ح ۸۲۱۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{915} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يُسَوِّي الْحَصَى فِي مَوْضِعِ سُجُودِهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

✪ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ دو سجدوں کے درمیان سنگریزوں کو برابر کر رہے تھے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح بلکہ صحیح ہے یا موثق بالحسن یا موثق ہے[3]

{916} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ فَلاَ يَعْجِنُ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ وَ لَكِنْ يَبْسُطُ كَفَّيْهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَ مَقْعَدَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی سجدہ کرے اور پھر اٹھنا چاہے تو ہاتھوں کو بند کر کے زمین پر نہ رکھے بلکہ ہتھیلیوں کو پھیلا دے اور سرینوں کو زمین پر نہ رکھے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

{917} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُومِئُ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَ النَّوَافِلِ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يَسْجُدُ عَلَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَوْضِعٌ يَسْجُدُ فِيهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ هَكَذَا فَلْيُومِ فِي

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۵ ۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۱۵/۱۵؛ مصابیح الظلام: ۴۱/۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۵؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲۶۹/۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۷؛ ریاض المسائل: ۲۸۷/۳؛ مہذب الاحکام: ۲۲۹/۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۴۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۸۳/۳

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۲ ح ۸۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۵؛ الوافی: ۹۰۸/۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۳ ح ۸۲۱۵؛ موسوعہ شہداول: ۸۴/۷

[3] لوامع صاحبقرانی: ۳/۶۳ ۴؛ مصابیح الظلام: ۵۸/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۶ ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱۰۶/۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۴۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۵

[4] الکافی: ۳/۳۳۶ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۳ ح ۱۲۲۳؛ الوافی: ۷۲۶/۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۴ ح ۸۲۱۹؛ ھدایۃ الامہ: ۱۶۱/۳

[5] مدارک العروۃ: ۱۵/۳۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱۴۹/۸؛ مصابیح الظلام: ۶۱/۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۸ ۴۳؛ مراۃ العقول: ۱۵۹/۱۵؛ منتھی المطلب: ۱۷۶/۵؛ غنائم الایام: ۶۲۹/۲؛ معتصم الشیعہ: ۱۱۵/۳؛ کشف اللثام: ۱۰۵/۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۶؛ مستند الشیعہ: ۳۰۰/۵

اَلصَّلاَةِ كُلِّهَا.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا کہ اگر کسی شخص کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرے یا اسے جائے سجدہ میسر نہ ہو تو کیا وہ نماز فریضہ ونافلہ میں صرف اشارہ کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر صورت حال یہی ہو تو پھر ہر قسم کی نماز میں اشارہ کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{918} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذَا سَجَدَ يُحَرِّكُ ثَلاَثَ أَصَابِعَ مِنْ أَصَابِعِهِ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ تَحْرِيكاً خَفِيفاً كَأَنَّهُ يَعُدُّ اَلتَّسْبِيحَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ.

✪ محمد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ جب سجدہ میں جاتے تھے تو یکے بعد دیگرے تین انگلیوں کو حرکت دیتے تھے کہ وہ ان سے تسبیح کو شمار کرتے تھے اور پھر اپنا سر اٹھاتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{919} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدٍ اَلشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَحَبُّ اَلْأَعْمَالِ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلصَّلاَةُ وَ هِيَ آخِرُ وَصَايَا اَلْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ فَمَا أَحْسَنَ اَلرَّجُلَ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ اَلْوُضُوءَ ثُمَّ يَتَنَحَّى حَيْثُ لاَ يَرَاهُ أَنِيسٌ فَيُشْرِفُ عَلَيْهِ وَ هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ إِنَّ اَلْعَبْدَ إِذَا سَجَدَ فَأَطَالَ اَلسُّجُودَ نَادَى إِبْلِيسُ يَا وَيْلاَهُ أَطَاعَ وَ عَصَيْتُ وَ سَجَدَ وَ أَبَيْتُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۱ح ۱۲۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۷۵ح ۸۲۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۶۶؛ موسوعہ شہید اول: ۷/ ۸۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۱۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۱۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۰۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۶۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۱۹۳؛ جواھر الکلام: ۸/ ۴۲۸؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۳۱۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۸۱

[3] الکافی: ۳/ ۳۲۲ح ۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۷۷ح ۸۲۲۸؛ الوافی: ۸/ ۷۱۳؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۳۰۰و ۸۲/ ۱۰۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۳۲

[4] مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۲۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۴۲۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۱۶۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۳

✿ زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل نماز ہے اور وہ انبیاء علیہم السلام کی آخری وصیت ہے پس کیا خوب ہے وہ بندہ جو (واجب ہو تو) غسل کرے یا کامل وضو کرے پھر کسی ایسے گوشے کنارے میں چلا جائے جہاں اسے کوئی مونس و انیس نہ دیکھے تب خدا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جبکہ وہ رکوع و سجود کی حالت میں ہوتا ہے۔ یقیناً جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے اور اسے طول دیتا ہے تو ابلیس کہتا ہے: ہائے افسوس! ان لوگوں نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی اور ان لوگوں نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{920} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُعَادُ اَلصَّلاَةُ إِلاَّ مِنْ خَمْسَةٍ اَلطَّهُورِ وَ اَلْوَقْتِ وَ اَلْقِبْلَةِ وَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے مگر پانچ چیزوں کی وجہ سے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے:

{921} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَخْبِرْنِي عَمَّا يَجُوزُ اَلسُّجُودُ عَلَيْهِ وَ عَمَّا لاَ يَجُوزُ قَالَ اَلسُّجُودُ لاَ يَجُوزُ إِلاَّ عَلَى اَلْأَرْضِ أَوْ عَلَى مَا أَنْبَتَتِ اَلْأَرْضُ إِلاَّ مَا أُكِلَ أَوْ لُبِسَ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا اَلْعِلَّةُ فِي ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّ اَلسُّجُودَ خُضُوعٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلاَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا يُؤْكَلُ أَوْ يُلْبَسُ لِأَنَّ أَبْنَاءَ اَلدُّنْيَا عَبِيدُ مَا يَأْكُلُونَ وَ يَلْبَسُونَ وَ اَلسَّاجِدُ فِي سُجُودِهِ فِي عِبَادَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلاَ

---

[1] الکافی: ۳/۲۶۴ح۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۱۰ح۶۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸ح۴۴۵۴؛ الوافی: ۷/۲۲؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۳۳؛ دعایم الاسلام: ۱/۱۳۶؛ مستدرک الوسائل: ۳/۲۴ح۲۹۶۹

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۳۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۱۰۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۹ح۹۹۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۲ح۵۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۱ح۸۲۳۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۳۶

[4] روضۃ المتقین: ۲/۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۰۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۱۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۵۸ و ۳/۷۰؛ جواھر الکلام: ۱۲/۲۴۹؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۴۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۲۶؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۵۰؛ نہایۃ المقال: ۳۱۴؛ مصطلحات الفقہ: ۲۷۴؛ الرسائل التسع الفقہیہ: ۱۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۴۴

يَنْبَغِي أَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهُ فِي سُجُودِهِ عَلَى مَعْبُودِ أَبْنَاءِ اَلدُّنْيَا اَلَّذِينَ اِغْتَرُّوا بِغُرُورِهَا وَ اَلسُّجُودُ عَلَى اَلْأَرْضِ أَفْضَلُ لِأَنَّهُ أَبْلَغُ فِي اَلتَّوَاضُعِ وَ اَلْخُضُوعِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

❂ ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے بتائیں کہ کس چیز پر سجدہ کرنا جائز ہے اور کس چیز پر جائز نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سجدہ کرنا جائز نہیں ہے مگر زمین پر یا اس چیز پر جو زمین سے اُگتی ہے ماسوائے اس کے جو کھائی جائے یا پہنی جائے۔

راوی نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اس کی علت کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سجدہ خدائے عزوجل کے لئے انتہائی خضوع وخشوع ہے لہٰذا اسے ان چیزوں پر جو کھائی جاتی ہیں اور پہنی جاتی ہیں ان پر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ابناء دنیا تو خورات و پوشاک کے پہلے ہی غلام ہیں اور سجدہ گزار چونکہ سجدہ کی حالت میں خدا کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے تو اسے ابناء دنیا کے معبود (ماکول وملبوس) پر اپنی پیشانی کو سجدہ میں نہیں رکھنا چاہیے جو اس کے دھوکے میں آ گئے ہیں اور زمین پر سجدہ کرنا افضل ہے کہ اس سے اللہ کی بارگاہ میں تواضع اور خضوع کا زیادہ اظہار ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{922} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِيَامِ عَلَى اَلْمُصَلَّى مِنَ اَلشَّعْرِ وَ اَلصُّوفِ إِذَا كَانَ يَسْجُدُ عَلَى اَلْأَرْضِ فَإِنْ كَانَ مِنْ نَبَاتِ اَلْأَرْضِ فَلاَ بَأْسَ بِالْقِيَامِ عَلَيْهِ وَ اَلسُّجُودِ عَلَيْهِ.

❂ فضیل بن یسار اور برید بن معاویہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر بالوں یا اون کے مصلیٰ پر کھڑا ہو کر کوئی شخص نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ سجدہ زمین پر کرے اور اگر جائے نماز زمین کا کوئی پودہ ہو تو پھر اس پر کھڑے ہونے اور اس پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۱/ ۲۷۲ح ۸۴۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۴ح ۹۲۵؛ الوافی: ۸/ ۷۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۴۳ح ۶۷۴۰؛ بحارالانوار: ۸۲/ ۱۴۷؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۴۱

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۱۹۰؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۱۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۵۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۰۲؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۴۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۳۰۲؛ غنائم الایام: ۲/ ۶۱۳؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۷۶۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۴۸۷؛ کشف اللثام: ۳/ ۳۴۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۴۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۹۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۱۵۳؛ منیۃ الراغب: ۲۲۶؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۶۶؛ جواھر الکلام: ۸/ ۴۱۸

[3] الکافی: ۳/ ۳۳۱ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۵ح ۱۲۳۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۵ح ۱۲۶۰؛ الوافی: ۸/ ۷۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۴۴ح ۶۷۴۴

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [1]

{923} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَسْجُدُ عَلَى الزِّفْتِ يَعْنِي الْقِيرَ فَقَالَ لاَ وَ لاَ عَلَى الثَّوْبِ الْكُرْسُفِ وَ لاَ عَلَى الصُّوفِ وَ لاَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَ لاَ عَلَى طَعَامٍ وَ لاَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ثِمَارِ الْأَرْضِ وَ لاَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الرِّيَاشِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں تارکول یعنی قیر [2] پر سجدہ کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور نہ روئی اور اون کے کپڑے پر اور نہ حیوان کی کسی شئے پر، نہ طعام وغذا پر، نہ زمین کے کسی پھل فروٹ پر اور نہ ہی پرندوں کے پروں پر (سجدہ کیا جا سکتا ہے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{924} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ يَجْعَلُهَا عَلَى الطِّنْفِسَةِ وَ يَسْجُدُ عَلَيْهَا فَإِذَا لَمْ تَكُنْ خُمْرَةٌ جُعِلَ حَصًى عَلَى الطِّنْفِسَةِ حَيْثُ يَسْجُدُ.

❂ حمران سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار علیہ السلام خمرہ (سجدہ گاہ) پر نماز پڑھتے تھے اور اسے فرش پر رکھ کر اس پر سجدہ کرتے تھے اور جب خمرہ دستیاب نہیں ہوتا تھا تو پھر فرش کی جائے سجدہ پر کچھ سنگریزے رکھ کر ان پر سجدہ کرتے تھے۔ [5]

---

[1] دروس تمہیدیہ:۱/۲۴۳؛المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ:۲/۲۶۹؛مستند الشیعہ:۵/۲۵۱؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۲۹۵؛سند العروۃ (الصلاۃ):۴۷؛مراۃ العقول: ۱۵/۱۴۶؛ملاذ الاخیار:۴/۳۴۵؛مدارک الاحکام:۳/۲۴۷؛منتھی المطلب:۴/۳۴۵؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۴۰؛غنایم الایام:۲/۶۰۶

[2] قیر ایک قسم کا سیاہ روغن ہے جو کشتیوں وغیرہ کو لگایا جاتا ہے

[3] الکافی:۳/۳۳۰ح۲؛تہذیب الاحکام:۲/۳۰۳ح۱۲۲۶؛الوافی:۸/۷۳۰؛الاستبصار:۱/۳۳۱ح۱۲۴۲؛وسائل الشیعہ:۵/۳۴۶ح۶۷۵۱

[4] جواہر الکلام:۸/۴۱۷؛تفصیل الشریعہ:۷/۳۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۴/۶۲۶؛تنقیح مبانی العروۃ:۲/۲۸۶؛ شرح العروۃ:۱۳/۱۴۴؛مستمسک العروۃ: ۵/۴۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۳/۱۴۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۱/۲۷۶؛معتصم الشیعہ:۳/۱۰۳؛کتاب الصلاۃ اراکی:۱/۳۴۴؛مدارک العروۃ: ۱۳/۵۴۱؛فقہ الصادقؑ:۶/۲۲۷؛الحدائق الناضرۃ:۷/۲۴۵؛جامع المدارک:۱/۳۰۰؛سند العروۃ (الصلاۃ):۱۰؛مصباح الفقیہ:۱/۱۸۰؛مہذب الاحکام: ۵/۴۴۴؛وسائل الشعباد:۱/۴۰۴؛مجمع الفائدۃ:۲/۱۱۶؛ینابیع الاحکام:۳/۷۶۴؛انوار الفقاھۃ:۲/۹۰

[5] الکافی:۳/۳۳۲ح۱۱؛تہذیب الاحکام:۲/۳۰۵ح۱۲۳۴؛الاستبصار:۱/۳۳۵ح۱۲۵۹؛وسائل الشیعہ:۵/۳۴۷ح۶۷۵۲؛الوافی:۸/۷۳۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{925} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلْمَاضِيَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى اَلْمِسْحِ وَ اَلْبِسَاطِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا كَانَ فِي حَالِ تَقِيَّةٍ.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اونی کمبل اور قالین پر سجدہ کرے تو (کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تقیہ کی حالت میں ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{926} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلْمُثَنَّى اَلْحَنَّاطِ عَنْ عُيَيْنَةَ بَيَّاعِ اَلْقَصَبِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَدْخُلُ اَلْمَسْجِدَ فِي اَلْيَوْمِ اَلشَّدِيدِ اَلْحَرِّ فَأَكْرَهُ أَنْ أُصَلِّيَ عَلَى اَلْحَصَى فَأَبْسُطُ ثَوْبِي فَأَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

عیینہ بانس فروش سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ سخت گرمی کے وقت مسجد میں داخل ہونا اور (گرم) سنگریزوں پر سجدہ کرنا مجھے ناگوار گزرتا ہے (کیونکہ پیشانی جلتی ہے) لہٰذا میں کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا ہوں تو (کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (اس صورت میں) کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

---

[1] سندالعروۃ (الصلاۃ): ۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۶۵؛ الحبل المتین: ۲/ ۱۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۵۴؛ غنائم الایام: ۲/ ۶۰۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۲۷؛ رسائل الشیخ بہاؑ الدین: ۱۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۰؛ منیۃ الراغب: ۲۲۶؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۶۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۵۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۲۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۱۱۷؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۴۴۹

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۷ ح ۱۲۴۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۷۰ ح ۸۳۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۲ ح ۱۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۴۹ ح ۶۷۵۸؛ الوافی: ۸/ ۷۴۱؛ تہذیب الاھکام: ۲/ ۲۳۵ ح ۹۳۰

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۵۲؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۱۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۵۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۱۶؛ منتھی المطلب: ۴/ ۳۶۷؛ ریاض المسائل: ۳/ ۴۵؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/ ۱۸۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۱۷؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۴۵۵؛ سندالعروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۹۸

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۶ ح ۱۲۳۹؛ الوافی: ۸/ ۷۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۵۰ ح ۶۷۶۱؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۲ ح ۱۲۴۸

تحقیق:

حدیث حسن ہے[1] یا موثق ہے[2]

{927} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طَالِبِ بْنِ اَلصَّلْتِ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَلرَّجُلُ يَسْجُدُ عَلَى كُمِّهِ مِنْ أَذَى اَلْحَرِّ وَ اَلْبَرْدِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ قاسم بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ایک آدمی گرمی یا سردی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنی آستین پر سجدہ کرتا ہے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{928} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَسْجُدْ عَلَى اَلْقِيرِ وَ لاَ عَلَى اَلْقُفْرِ وَ لاَ عَلَى اَلصَّارُوجِ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: قیر (سیاہ روغن) پر سجدہ نہ کرو اور نہ قفر (بیابان) پر سجدہ کرو اور نہ ہی چونے پر سجدہ کرو[5]

تحقیق:

حدیث حسن (کالصحیح) ہے۔[6]

قول مؤلف:

اضطرار کے وقت ان پر سجدہ جائز ہوگا جیسا حدیث نمبر 843 کے تحت ذکر ہوا یا دیگر احادیث میں درج ہے (واللہ اعلم)

{929} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْقِيرُ مِنَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۹

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۶۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۶ ح ۱۲۴۲؛ الاستبصار: ۱/۳۳۳ ح ۱۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۵۰ ح ۶۷۶۳؛ الوافی: ۸/۷۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۵۰؛ جواہر الکلام: ۸/۴۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۶۴۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۶؛ شرح العروۃ: ۱۳/۱۶۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۰۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۰۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۸۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۵۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۷۹۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۶؛ الدر الباھر: ۶۲۳؛ المسالک الجامعیہ: ۸۴۴؛ غنایم الایام: ۲/۶۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۶۹

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۲۸؛ الاستبصار: ۱/۳۳۴ ح ۱۲۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۵۳ ح ۶۷۷۳؛ الوافی: ۸/۷۳۵؛ الکافی: ۳/۳۳۱ ح ۶

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۴۷

نَبَاتِ ٱلْأَرْضِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیر زمین کی نباتات میں سے ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{930} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى قِرْطَاسٍ عَلَيْهِ كِتَابَةٌ.

❁ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اس کاغذ پر سجدہ کرنے کو مکروہ جانتے تھے جس پر کوئی تحریر موجود نہ ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{931} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلسُّجُودِ عَلَى ٱلثَّلْجِ فَقَالَ لاَ تَسْجُدْ فِي ٱلسَّبَخَةِ وَلاَ عَلَى ٱلثَّلْجِ.

❁ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے برف پر سجدہ کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ شورہ والی زمین پر سجدہ کرو اور نہ برف پر سجدہ کرو۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۲۵۷ ح ۱۳۲۵؛ الوافی :۸/۷۳۶؛ وسائل الشیعہ :۵/۳۵۵ ح ۶۷۸۰

[2] لوامع صاحبقرانی :۵/۷۳؛ مصباح الفقیہ :۱۱/۱۷۹؛ فقہ الصادقؑ :۶/۲۲۸

[3] الکافی :۳/۳۳۲ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام :۲/۳۰۴ ح ۱۲۳۲؛ الاستبصار :۱/۳۳۴ ح ۱۲۵۶؛ وسائل الشیعہ :۵/۳۵۶ ح ۶۷۸۳؛ الوافی :۸/۷۳۷؛ بحارالانوار :۸۲/۱۵۵

[4] مراۃ العقول :۱۵/۱۴۹؛ مدارک الاحکام :۳/۲۴۹؛ تفصیل الشریعہ :۲/۴۵۰؛ مصباح الفقیہ :۱/۱۹۵؛ کتاب الصلاۃ اراکی :۱/۳۵۵؛ نہایۃ التقریر :۱/۳۷۴ ذخیرۃ المعاد :۲/۲۴۲؛ مستمسک العروۃ :۵/۴۸۹؛ مہذب الاحکام :۵/۴۵۲؛ فقہ الصادقؑ :۴/۲۷۹؛ مصابیح الظلام :۸/۳۶؛ ریاض المسائل :۳/۵۰؛ وسائل العباد :۱/۴۰۶؛ غنائم الایام :۲/۶۱۴؛ کتاب الصلاۃ حائری :۱۰۱؛ کشف اللثام :۳/۳۴۸؛ مجمع الفائدۃ :۲/۱۲۱؛ منیۃ الراغب :۲۱۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) :۳۳۳؛ موسوعہ البرغانی :۵/۳۳۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ) :۱۲

[5] تہذیب الاحکام :۲/۳۱۰ ح ۱۲۵۷؛ الوافی :۸/۷۴۳؛ وسائل الشیعہ :۵/۱۶۴ ح ۶۲۲۹ و ۳۵۸ ح ۶۷۸۷؛ الاستبصار :۱/۳۳۵ ح ۱۲۶۲

[6] ملاذ الاخیار :۴/۴۵۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی :۳۴/۴۸؛ الحدائق الناضرۃ :۷/۲۱۲؛ مجمع الفائدۃ :۲/۱۲۱؛ مدارک العروۃ :۱۴/۲۶

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر(751) کی طرف رجوع کیجئے۔

{932} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجِصِّ يُوقَدُ عَلَيْهِ بِالْعَذِرَةِ وَعِظَامِ الْمَوْتَى ثُمَّ يُجَصَّصُ بِهِ الْمَسْجِدُ أَيُسْجَدُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيَّ بِخَطِّهِ إِنَّ الْمَاءَ وَالنَّارَ قَدْ طَهَّرَاهُ.

۞ حسن بن محبوب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس چونا گچ کے متعلق پوچھا جسے تیار کرنے کے لئے پاخانہ اور مردوں کی ہڈیاں جلائی جاتی ہیں اور پھر اس سے مسجد کو چونا گچ کیا جاتا ہے تو کیا اس پر سجدہ کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے مجھے جواب لکھا کہ پانی اور آگ نے اسے پاک کر دیا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

حدیث میں چونا گچ پر سجدہ کرنے کی صراحت موجود نہیں ہے صرف پاک ہونے کی صراحت ہے اور حدیث نمبر(928) میں گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{933} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الزُّجَاجِ قَالَ فَلَمَّا نَفَذَ كِتَابِي إِلَيْهِ تَفَكَّرْتُ وَقُلْتُ هُوَ مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ وَ مَا كَانَ لِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ لاَ تُصَلِّ عَلَى الزُّجَاجِ وَ إِنْ حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ أَنَّهُ مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّهُ مِنَ الْمِلْحِ وَالرَّمْلِ وَهُمَا مَمْسُوخَانِ.

۞ محمد بن الحسین سے روایت ہے کہ بعض اصحاب نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو خط لکھا جس میں شیشہ پر سجدہ کے متعلق سوال کیا تھا۔

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۰ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۵ح۹۲۸؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۱/۲۷۰ح۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۷ح۴۳۶۶؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۵۲؛ الوافی: ۶/۲۳۴

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۴۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۱۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۸۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۷۷؛ جواھر الکلام: ۸/۴۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۱؛ غنایم الایام: ۱/۴۸۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۴۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۷۷؛ فقہ الصادق: ۵/۱۹۶؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۲۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۲۶۲؛ الحدائق الناضرہ: ۴/۳۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۲۰۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷

راوی کا بیان ہے کہ خط بھیجنے کے بعد میں نے یہ سوچا کہ یہ (شیشہ) تو ان چیزوں میں سے ہے جو زمین سے اگتی ہیں (لہٰذا اس پر سجدہ جائز نہیں ہونا چاہیے لہٰذا) مجھے اس سوال کے لئے نہیں لکھنا چاہیے تھا۔

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ شیشہ پر نماز نہ پڑھو اگر چہ تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو زمین سے اگتی ہیں اور یہ (شیشہ) نمک اور ریت کی قسم سے ہے جو (زمین کی) مسوخات (مسخ شدہ شکلیں) ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{934} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى الرَّطْبَةِ النَّابِتَةِ قَالَ فَقَالَ إِذَا أَلْصَقَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلاَ بَأْسَ وَ عَنِ الْحَشِيشِ النَّابِتِ الثَّيِّلِ وَ هُوَ يُصِيبُ أَرْضاً جَدَداً قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کھجور کے نئے اگنے والے پتوں پر نماز پڑھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پیشانی زمین سے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے تازہ اور ملائم گھاس پر سجدہ کرنے کے بارے میں فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{935} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۳۱؛ الکافی: ۳/۳۳۲ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۰ ح ۶۷۹۲؛ الوافی: ۸/۷۳۷؛ بحار الانوار: ۸۴/۷۳؛ عوالم العلوم: ۲۱/۷۸۷؛ علل الشرائع: ۲/۳۴۲؛ مدینۃ المعاجز: ۶/۳۴۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۴۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۳؛ غنایم الایام: ۲/۶۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۷۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۷۶؛ نہایۃ التقریر: ۱/۴۶۶؛ منتھی المطلب: ۴/۳۶۱؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۱۴؛ المسالک الجامعیہ: ۲۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۵۴۹؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۴۳۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۶؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۴۳؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۱۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۳۰؛ الفردوس الاعلیٰ کاشف الغطاءؒ: ۲۰۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۲۷

[3] الکافی: ۳/۳۳۲ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۱ ح ۶۷۹۴؛ الوافی: ۸/۷۳۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۴ (مختصراً)؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۵۸؛ قرب الاسناد: ۱۸۷

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۲؛ غنایم الایام: ۲/۶۰۶؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۱۷۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۰

سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْجُدُ وَ عَلَيْهِ الْعِمَامَةُ لاَ تُصِيبُ جَبْهَتُهُ الْأَرْضَ قَالَ لاَ يُجْزِيهِ ذَلِكَ حَتَّى تَصِلَ جَبْهَتُهُ إِلَى الْأَرْضِ.

❂ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس طرح سجدہ کرتا ہے کہ اس کی پیشانی پر پگڑی بندھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی پیشانی زمین پر نہیں لگتی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے یہ کافی نہیں ہے یہاں تک کہ اس کی پیشانی زمین سے متصل ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا موثق کالصحیح ہے [3] یا موثق ہے [4]

{936} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُولُ قُصَّتُهَا فَإِذَا سَجَدَتْ وَقَعَ بَعْضُ جَبْهَتِهَا عَلَى الْأَرْضِ وَ بَعْضٌ يُغَطِّيهِ الشَّعْرُ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ قَالَ لاَ حَتَّى تَضَعَ جَبْهَتَهَا عَلَى الْأَرْضِ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کے پیشانی والے بال لمبے ہیں پس جب وہ سجدہ کرتی ہے تو اس کی پیشانی کا کچھ حصہ زمین پر لگتا ہے اور کچھ حصے کو بال چھپا لیتے ہیں تو کیا اس طرح سجدہ جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس کی ساری پیشانی زمین پر لگی چاہیے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸۶/۲ ح ۳۱۹؛ الکافی: ۳۳۴/۳ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۲/۵ ح ۶۷۹۶؛ الوافی: ۷۱۷/۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۴؛ بحارالانوار: ۱۴۴/۸۲

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱۳/۱۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۳۱/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۵۲۱/۱؛ مستمسک العروۃ: ۳۶۴/۶

[3] ملاذ الاخیار: ۵۵۹/۳

[4] التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷

[5] تہذیب الاحکام: ۳۱۳/۲ ح ۱۲۷۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۹؛ الوافی: ۷۱۷/۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۳/۵ ح ۶۸۰۰؛ قرب الاسناد: ۲۲۴؛ بحارالانوار: ۱۳۰/۸۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۲/۴ ح ۴۰۵۴

[6] ملاذ الاخیار: ۴۶۵/۴؛ شرح العروۃ: ۱۰۹/۱۵؛ غنایم الایام: ۶۰۳/۲؛ مہذب الاحکام: ۴۲۸/۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰۹/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴/۵؛ مستمسک العروۃ: ۳۶۲/۶؛ منیۃ الراغب: ۲۰۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱۰۵/۸؛ ریاض المسائل: ۲۱۴/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۸۵/۲؛ مدارک العروۃ: ۴۰۸/۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۰۶/۲؛ مستند الشیعہ: ۲۴۱/۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۰۱/۸؛ جواھر الکلام: ۴۳۵/۵

{937} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْمَرِيضِ كَيْفَ يَسْجُدُ فَقَالَ عَلَى خُمْرَةٍ أَوْ عَلَى مِرْوَحَةٍ أَوْ عَلَى سِوَاكٍ يَرْفَعُهُ إِلَيْهِ هُوَ أَفْضَلُ مِنَ ٱلْإِيمَاءِ إِنَّمَا كَرِهَ مَنْ كَرِهَ ٱلسُّجُودَ عَلَى ٱلْمِرْوَحَةِ مِنْ أَجْلِ ٱلْأَوْثَانِ ٱلَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ مِنْ دُونِ ٱللَّهِ وَ إِنَّا لَمْ نَعْبُدْ غَيْرَ ٱللَّهِ قَطُّ فَاسْجُدُوا عَلَى ٱلْمِرْوَحَةِ وَ عَلَى ٱلسِّوَاكِ وَ عَلَى عُودٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مریض کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسے سجدہ کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خمرہ پر یا پنکھے پر یا مسواک پر اگر کوئی اس کے لئے بلند کرے تو یہ اشارہ سے سجدہ کرنے سے افضل ہے۔ اور پنکھے پر سجدہ کرنا مکروہ اس لئے ہے کہ اس سے بتوں کی پرستش سے مشابہت ہوتی ہے جن کو خدا کے سوا پوجا جاتا ہے اور ہم اللہ کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہیں کرتے ہیں پس تم پنکھے پر، مسواک پر اور لکڑی پر سجدہ کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{938} أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ٱلطَّبْرِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ٱلْحِمْيَرِيِّ عَنْ صَاحِبِ ٱلزَّمَانِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنِ ٱلسَّجْدَةِ عَلَى لَوْحٍ مِنْ طِينِ ٱلْقَبْرِ هَلْ فِيهِ فَضْلٌ فَأَجَابَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَجُوزُ ذَلِكَ وَ فِيهِ ٱلْفَضْلُ.

❂ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ انہوں نے امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ کیا امام حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک کی ٹکڑی (سجدہ گاہ) پر سجدہ کیا جا سکتا ہے اور کیا اس میں کوئی فضیلت بھی ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: ہاں جائز بھی ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث مرسل ہے لیکن صاحب احتجاج نے اپنی نقل کردہ روایت کی توثیق کی ہے اور اس توثیق پر اعتماد بھی کیا گیا ہے اور اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی استحباب کا حکم ممانعت نہیں رکھے گا (واللہ اعلم)

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۲ح ۱۰۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۷۷ح ۳۹۸ (بفرق الفاظ)؛ الوافی: ۸/۷۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۴ح ۶۸۰۲؛ تہذی الاحکام: ۲/۳۱۱ح ۱۲۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۲۳۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/۴۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۰۷ و ۴/۴۶۱؛ منتھی المطلب: ۴/۳۶۸ و ۵/۱۵۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ تنقیح مبانی: ۴/۱۱۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۵۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۳۳؛ غنائم الایام: ۲/۵۹۱؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۵۶۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۸۳؛ جواھر الکلام: ۹/۲۷۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۲۴۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۳۴؛ کشف اللثام: ۴/۹۳؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۳۱۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۲۵

[3] الاحتجاج: ۲/۴۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۶ح ۶۸۰۷؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۶۲ و ۸۲/۱۴۹ و ۳۲۷

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث قبل ازیں مکان مصلی (وغیرہ) کے ابواب میں بھی گزر چکی ہیں۔

سجدہ کے مستحبات ومکروہات:

{939} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَنْفُخُ فِي الصَّلاَةِ مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ فَقَالَ لاَ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا کوئی شخص نماز میں جائے پیشانی (یعنی سجدہ والی جگہ) پر پھونک مار سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے۔ [3]

{940} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْفَعُ مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَضَعَ وَجْهِي فِي مَوْضِعِ قَدَمِي وَ كَرِهَهُ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص مسجد میں اپنی سجدہ کی جگہ کو بلند کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنی پیشانی کو ایسی جگہ پر رکھوں جو میرے قدم گاہ کے برابر ہو اور اس کو بلند کرنا مکروہ ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۲ ح ۱۲۲۲؛ الاستبصار: ۱/۳۲۹ ح ۱۲۳۵؛ الوافی: ۸/۷۰۹ ح ۷۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۰ ح ۸۱۵۵

[2] فقہ الصادقؑ: ۵/۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۰۶؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۴۴

[3] مدارک الاحکام: ۳/۴۰۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۸۵ ح ۳۱۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۶۰ ح ۹۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۷ ح ۸۱۷۶؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۳۱ ح ۶؛ مستدرک الوسائل: ۴/۴۵۹ ح ۵۱۵۷؛ الاصول الستۃ عشر: ۱۶۱؛ الوافی: ۸/۷۲۲

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۷؛ غنایم الایام: ۲/۵۸۳؛ منتھی المطلب: ۵/۱۶۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۵۴؛ الحدائق لناضرۃ: ۸/۲۸۵؛ مدارک التحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۳۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۰۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹۹؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۷/۵۰۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۹۴

{941} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ ٱلْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ سَوَّى ٱلْحَصَى حِينَ أَرَادَ ٱلسُّجُودَ.

✿ عبدالملک بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب آپ علیہ السلام سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو پہلے کنکریوں کو ہموار کر لیتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا موثق ہے۔[3]

{942} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَسْجُدَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ وَ خِرَّ سَاجِداً وَ اِبْدَأْ بِيَدَيْكَ فَضَعْهُمَا عَلَى ٱلْأَرْضِ قَبْلَ رُكْبَتَيْكَ تَضَعُهُمَا مَعاً وَ لاَ تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ اِفْتِرَاشَ ٱلسَّبُعِ ذِرَاعَيْهِ وَ لاَ تَضَعَنَّ ذِرَاعَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَ فَخِذَيْكَ وَ لَكِنْ تَجَنَّحْ بِمِرْفَقَيْكَ وَ لاَ تُلْزِقْ كَفَّيْكَ بِرُكْبَتَيْكَ وَ لاَ تُدْنِهِمَا مِنْ وَجْهِكَ بَيْنَ ذَلِكَ حِيَالَ مَنْكِبَيْكَ وَ لاَ تَجْعَلْهُمَا بَيْنَ يَدَيْ رُكْبَتَيْكَ وَ لَكِنْ تُحَرِّفُهُمَا عَنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَ اُبْسُطْهُمَا عَلَى ٱلْأَرْضِ بَسْطاً وَ اِقْبِضْهُمَا إِلَيْكَ قَبْضاً وَ إِنْ كَانَ تَحْتَهُمَا ثَوْبٌ فَلاَ يَضُرُّكَ وَ إِنْ أَفْضَيْتَ بِهِمَا إِلَى ٱلْأَرْضِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَ لاَ تُفَرِّجَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فِي سُجُودِكَ وَ لَكِنِ اُضْمُمْهُنَّ جَمِيعاً ٱلْحَدِيثَ.

✿ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب سجدہ میں جانا چاہو تو تکبیر کے لئے ہاتھ بلند کرو اور سجدہ میں گر جاؤ اور گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھو اور اپنی کہنیاں اس طرح زمین پر پھیلا کر نہ رکھو جس طرح شیر (یا درندہ) رکھتا ہے اور نہ ہی کہنیوں کو اپنے گھٹنوں اور رانوں کے اوپر رکھو بلکہ پرندہ کے پر کی طرح انہیں پھیلا کر رکھو اور دونوں ہتھیلیوں کو نہ تو گھٹنوں سے ملاؤ اور نہ ہی ان کو چہرہ کے بالکل قریب لاؤ اور نہ ہی دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھو بلکہ اسے سے قدرے الگ رکھو اور (کانوں کی لوؤں کے برابر) پھیلا کر زمین پر رکھو اور اگر ان کے نیچے کپڑا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر زمین کے اوپر رکھو تو افضل ہے اور سجدہ میں انگلیاں پھیلا کر نہ رکھو بلکہ ملا کے رکھو۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۴ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۲ح ۶۷۹۵ و ۶/۳۷۳ح ۸۶۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۶۶ح ۱۰۳۶؛ الوافی: ۸/۹۰۸

[2] مصابیح الظلام: ۸/۶۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴؛ المختار من کلمات الامام المھدیؑ: ۳/۳۳

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۴

[4] تھذیب الاحکام: ۲/۸۳ح ۳۰۸؛ الکافی: ۳/۳۳۴ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۱ح ۷۰۷۹؛ الوافی: ۸/۸۳۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۹ح ۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قرآن مجید کے واجب سجدے:

{943} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَرَأْتَ شَيْئاً مِنَ الْعَزَائِمِ الَّتِي يُسْجَدُ فِيهَا فَلاَ تُكَبِّرْ قَبْلَ سُجُودِكَ وَلَكِنْ تُكَبِّرُ حِينَ تَرْفَعُ رَأْسَكَ وَالْعَزَائِمُ أَرْبَعٌ حم السَّجْدَةُ وَ تَنْزِيلٌ وَ النَّجْمُ وَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سورۂ عزائم میں سے کوئی بھی شے تلاوت کرو کہ جن میں سجدہ (واجب) ہے تو اپنے سجدہ سے پہلے تکبیر نہ کہو بلکہ اس وقت تکبیر کہو جب اپنا سر (سجدہ سے) اٹھاؤ اور سورہ عزائم چار ہیں: حٰم سجدہ؛ تنزیل (السجدہ)، النجم اور اقرأ باسم ربک۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

قول مؤلف:

مشہور یہ ہے کہ سورہ سجدہ آیت ۱۵؛ سورہ فصلت آیت ۳۷؛ سورہ النجم آیت ۶۲ اور سورہ علق آیت ۱۹ میں سجدہ واجب ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مخصوص آیات کے علاوہ بھی جب ان سورتوں سے کچھ پڑھا جائے یا سنا جائے تو سجدہ کرنا چاہیے کیونکہ احادیث میں مخصوص آیات کا نہیں بلکہ مکمل سوروں کا ذکر ہے۔ (واللہ اعلم)

{944} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْعَزَائِمِ فَتُعَادُ عَلَيْهِ مِرَاراً فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ قَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَ كُلَّمَا سَمِعَهَا وَ عَلَى الَّذِي يُعَلِّمُهُ أَيْضاً أَنْ يَسْجُدَ.

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۵۲/۳؛ مراۃ العقول: ۱۵۶/۱۵؛ شرح مازندرانی: ۱۴۰/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱۵۳/۳؛ مصابیح الظلام: ۱۵۱/۸؛ کشف اللثام: ۱۲۴/۴؛ دراسات فقہیہ: ۹۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۱۱/۲۷؛ غنائم الایام: ۴۵۰/۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۴۶/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷۸/۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۴۹۰/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۷؛ مدارک العروۃ: ۴۰۹/۱۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۹؛ القواعد الفقہیہ: ۹۹/۱؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۹۸؛ مہذب الاحکام: ۳۷۹/۶

[2] الکافی: ۳۱۷/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۹۱/۲ ح ۱۱۷۰؛ الوافی: ۱۷۴۹/۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۹/۶ ح ۷۸۳۴

[3] مدارک الاحکام: ۴۱۸/۳؛ منتہی المطلب: ۱۰۶/۵ و ۲۵۵؛ مراۃ العقول: ۱۱۶/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۹/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲۵۹/۳؛ شرح العروۃ: ۳۲۵/۱۴ و ۱۸۸/۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۴۲۵/۶؛ سند العروۃ (لصلاۃ): ۳۲۹؛ آیات الاحکام استرابادی: ۲۹۶؛ مہذب الاحکام: ۳۳/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰۷/۷؛ مستند الشیعہ: ۳۱۰/۵؛ زبدۃ البیان: ۱۳۳؛ حدود الشریعہ: ۴۱۹/۲

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سورہ عزائم میں سے کوئی سورہ پڑھتا ہے تو ایک ہی نشست میں بار بار اس کا تکرار کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سننے والے پر اور پڑھانے والے پر ہر بار سجدہ کرنا واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{945} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ اَلسَّجْدَةَ تُقْرَأُ قَالَ لاَ يَسْجُدُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُنْصِتاً لِقِرَاءَتِهِ مُسْتَمِعاً لَهَا أَوْ يُصَلِّيَ بِصَلاَتِهِ فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فِي نَاحِيَةٍ وَ أَنْتَ تُصَلِّي فِي نَاحِيَةٍ أُخْرَى فَلاَ تَسْجُدْ لِمَا سَمِعْتَ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ سجدہ پڑھی جارہی تھی کہ ایک شخص کی کانوں میں (اتفاقاً) آواز پڑگئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سجدہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کی قرأت کان لگا کر سنے یا اس کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو لیکن وہ ایک کونے میں نماز پڑھ رہا ہو اور یہ دوسرے کونے میں نماز پڑھ رہا ہو تو پھر جو سنے اس پر سجدہ نہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (852) کی طرف رجوع کیجئے۔

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۲۹۳ح۱۱۷۹؛وسائل الشیعہ :۶/۲۴۵ح۷۸۵۰؛الوافی:۹/۱۷۵۰؛الفصول المہمہ :۳/۳۲۰

[2] ملاذ الاخیار:۴/۴۱۶؛غنائم الایام:۲/۵۱۹؛مستمسک العروۃ:۶/۴۱۱؛مصابیح الظلام:۱/۱۹۳؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۱۳۹؛مہذب الاحکام:۷/۲۳؛فقہ الصادقؑ :۵/۶۳؛حدودالشریعہ:۲/۴۱۹؛جامع المقاصد:۲/۳۱۴؛جواھرالکلام:۱۰/۲۱۸؛مستندالشیعہ :۵/۳۱۱؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۲۰۹؛ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۷؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۲۸/۳۶۸؛موسوعہ البرغانی:۸/۱۶۷

[3] الکافی:۳/۳۱۸ح۳؛وسائل الشیعہ :۶/۲۴۲ح۷۸۴۴؛الوافی:۹/۱۷۴۹؛تہذیب الاحکام:۲/۲۹۱ح۱۱۶۹؛المعتبر :۱/۲۲۹

[4] مراۃ العقول:۱۵/۱۱۷؛مستمسک العروۃ:۶/۴۱۴؛منتھی المطلب:۵/۲۵۶؛غنائم الایام:۲/۵۲۰؛کتاب الصلاۃ اراکی:۲/۳۰۹؛ سندالعروۃ:۴/۳۶۲؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/۱۳۶؛فقہ الصادقؑ :۵/۶۴؛مختلف الشیعہ :۲/۱۶۸؛مہذب الاحکام:۷/۲۴؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۱۸۹؛ حدودالشریعہ:۲/۴۲۰؛ الجامع فی اصول الفقہ :۱/۲۱؛انوارالفقاھۃ :۱/۲۴۸؛مدارک العروۃ:۳/۳۹۹؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۱۴۰؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ):۱/۵۶۰؛جامع المدارک:۱/۳۸۳؛موسوعہ الفاضل القطیفی :۱/۱۹۰؛القواعدالفقہیہ :۹/۱۶۳؛مصباح الہدیٰ:۵/۶۰؛الرسائل الرجالیہ:۸/۶۴

{946} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ٱلْحَذَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلطَّامِثِ تَسْمَعُ ٱلسَّجْدَةَ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ مِنَ ٱلْعَزَائِمِ فَلْتَسْجُدْ إِذَا سَمِعَتْهَا.

❂ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حایض کے متعلق سوال کیا کہ وہ سجدہ کو سنے تو (کیا سجدہ کرے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ عزائم میں سے سنے تو سنتے ہی سجدہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (317) کی طرف رجوع کیجئے اور حائض پر سجدہ کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہوگا اور اس سے معلوم ہوگا کہ اس سجدہ کے لئے طہارت واجب نہیں ہے (واللہ اعلم)

{947} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ٱبْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ٱلْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمُ ٱلسَّجْدَةَ مِنَ ٱلْعَزَائِمِ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّداً وَ رِقّاً لاَ مُسْتَكْبِراً عَنْ عِبَادَتِكَ وَ لاَ مُسْتَنْكِفاً وَ لاَ مُتَعَظِّماً بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ.[3]

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی عزائم میں سے سجدہ کو پڑھے (یا سنے اور سجدہ کرے) تو وہ اپنے سجدہ میں یہ پڑھے: سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّداً وَ رِقّاً لاَ مُسْتَكْبِراً عَنْ عِبَادَتِكَ وَ لاَ مُسْتَنْكِفاً وَ لاَ مُتَعَظِّماً بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ۔

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی:۳/۱۰۶ح۳؛ تہذیب الاحکام:۱/۱۲۹ح۳۵۳؛ الاستبصار:۱/۱۱۵ح۳۸۵؛ وسائل الشیعہ:۲/۳۴۰ح۲۳۰۸؛ الوافی:۶/۴۸۷؛ عوالی اللئالی:۳/۳۴

[2] مراۃ العقول:۱۳/۲۵۱؛ منتھی المطلب:۲/۳۸۱؛ مدارک الاحکام:۱/۳۴۸؛ کشف اللثام:۴/۱۱۳؛ سندالعروۃ (الصلاۃ):۹/۱۰۹؛ الرسائل الفشارکیہ:۳۲۸؛ مختلف الشیعہ:۱/۳۴۵؛ شرح العروۃ:۵/۳۰۴؛ موسوعہ البرغانی:۸/۱۷۶؛ المناظر الناضرۃ (کتاب الطہارۃ):۶/۸۲؛ مدارک العروۃ:۳/۳۹۹؛ جامع المدارک:۱/۳۸۴؛ ذخیرۃ المعاد:۷/۱۷؛ المھذب البارع:۱/۱۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۲۲۲؛ الدرالباھر:۲۳۵؛ مستمسک العروۃ:۳/۵۱؛ ریاض المسائل:۱/۲۹۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۱/۲۷۵؛ مصباح الفقیہ:۴/۱۳۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۶/۲۶۲؛ مفتاح البصیرۃ:۶/۱۹۸؛ مستند الشیعہ:۵/۳۱۸

[3] الکافی:۳/۳۲۸ح۲۳؛ وسائل الشیعہ:۶/۲۴۵ح۷۸۵۱؛ الوافی:۹/۱۷۵۰؛ تفسیر کنزالدقائق:۱۴/۳۵۱؛ تفسیر نورالثقلین:۵/۶۱۱؛ بحارالانوار:۸۲/۱۷۹

[4] مراۃ العقول:۱۵/۱۴۰؛ حدود الشریعہ:۲/۴۲۲؛ مفاتیح الشرائع:۱/۱۴۵؛ زبدۃ البیان:۱۳۳؛ مستند الشیعہ:۵/۳۲۲؛ موسوعہ البرغانی:۸/۱۶۶؛ تفسیر الصراط المستقیم:۲/۵۳۴؛ مسالک الافہام:۱/۳۰۸؛ مہذب الاحکام:۷/۳۵

قول مؤلف:

باقی احکام سارے وہی ہیں جو نماز کے لئے سجود میں ذکر ہو چکے ہیں لہٰذا ان کی طرف رجوع کیا جائے (واللہ اعلم)

تشہد:

{948} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فَإِذَا قَعَدْتَ فِي تَشَهُّدِكَ فَأَلْصِقْ رُكْبَتَيْكَ بِالْأَرْضِ وَ فَرِّجْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً وَ لْيَكُنْ ظَاهِرُ قَدَمِكَ اَلْيُسْرَى عَلَى اَلْأَرْضِ وَ ظَاهِرُ قَدَمِكَ اَلْيُمْنَى عَلَى بَاطِنِ قَدَمِكَ اَلْيُسْرَى وَ أَلْيَتَاكَ عَلَى اَلْأَرْضِ وَ طَرَفُ إِبْهَامِكَ اَلْيُمْنَى عَلَى اَلْأَرْضِ وَ إِيَّاكَ وَ اَلْقُعُودَ عَلَى قَدَمَيْكَ فَتَتَأَذَّى بِذَلِكَ وَ لاَ تَكُونُ قَاعِداً عَلَى اَلْأَرْضِ فَتَكُونَ إِنَّمَا قَعَدَ بَعْضُكَ عَلَى بَعْضٍ فَلاَ تَصْبِرَ لِلتَّشَهُّدِ وَ اَلدُّعَاءِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تشہد میں بیٹھو تو دونوں گھٹنوں کو زمین سے ملا کر رکھو اور ان کے درمیان قدرے فاصلہ رکھو اور چاہیے کہ اس طرح بیٹھو کہ تمہارے بائیں پاؤں کی پشت زمین پر لگی ہوئی ہو اور دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر ہو اور تمہارے سرین زمین پر ہوں اور تمہارے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کا کنارہ زمین پر ہونا چاہیے۔ خبردار! قدموں کے اوپر (بطور اقعاء) نہ بیٹھنا کہ اس سے تمہیں اذیت ہوگی اور زمے نکے اوپر بھی نہ بیٹھنا اس طرح تمہارا حصہ دوسرے بعض پر ہو جائے گا جس کی وجہ سے تم تشہد اور دعا کے لئے زیادہ دیر تک نہ بیٹھ سکو گے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{949} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِذَا قَامَتِ اَلْمَرْأَةُ فِي اَلصَّلاَةِ جَمَعَتْ بَيْنَ قَدَمَيْهَا وَ لاَ تُفَرِّجُ بَيْنَهُمَا وَ تَضُمُّ يَدَيْهَا إِلَى صَدْرِهَا لِمَكَانِ ثَدْيَيْهَا فَإِذَا رَكَعَتْ وَضَعَتْ يَدَيْهَا فَوْقَ رُكْبَتَيْهَا عَلَى فَخِذَيْهَا لِئَلاَّ تُطَأْطِئَ كَثِيراً فَتَرْتَفِعَ عَجِيزَتُهَا فَإِذَا جَلَسَتْ فَعَلَى أَلْيَتَيْهَا لَيْسَ كَمَا يَقْعُدُ اَلرَّجُلُ وَ إِذَا سَقَطَتْ لِلسُّجُودِ بَدَأَتْ بِالْقُعُودِ بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ اَلْيَدَيْنِ ثُمَّ تَسْجُدُ لاَطِئَةً بِالْأَرْضِ فَإِذَا كَانَتْ فِي جُلُوسِهَا ضَمَّتْ فَخِذَيْهَا وَ رَفَعَتْ رُكْبَتَيْهَا مِنَ اَلْأَرْضِ وَ إِذَا نَهَضَتْ اِنْسَلَّتْ اِنْسِلاَلاً لاَ تَرْفَعُ عَجِيزَتَهَا أَوَّلاً.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ (امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: جب عورت نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو تو اپنے دونوں قدموں کو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۸۳ ح ۳۰۸؛ الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۱ ح ۷۰۷۹؛ الوافی: ۸/۸۳۱؛ ہدایۃ الامہ حر عاملی: ۳/۹ ح ۱

[2] حدیث نمبر 898 کی طرف رجوع کیجئے۔

باہم ملاکر رکھے اور ان کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر اپنے دونوں پستانوں کے اوپر رکھے اور جب رکوع میں جائے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے اوپر رانوں پر رکھے تاکہ زیادہ نہ جھکے جس کی وجہ سے اس کے سرین اوپر اٹھ جائیں اور جب بیٹھے تو مرد کی طرح نہ بیٹھے بلکہ سرینوں کے اوپر بیٹھے اور جب سجدہ کے لئے جھکے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھے بعد ازاں ہاتھ رکھے اور جب سجدہ کرے تو زمین سے چمٹ جائے اور جب (تشہد وغیرہ میں) بیٹھے تو دونوں رانوں کو ملاکر اور گھٹنوں کو زمین سے اٹھا کر (سرینوں پر) بیٹھے اور جب اٹھنا چاہے تو پہلے گھٹنے اٹھا کر اٹھ کھڑی ہو اور پہلے سرین نہ اٹھائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{950} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ فِي اَلتَّشَهُّدِ وَ اَلْقُنُوتِ قَالَ قُلْ بِأَحْسَنِ مَا عَلِمْتَ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مُوَقَّتاً لَهَلَكَ اَلنَّاسُ.

❂ بکر بن حبیب سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میں تشہد اور قنوت میں کون سی شئے پڑھوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو تم جانتے ہو اس میں سے احسن کو پڑھو کیونکہ اگر یہ معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[5]

---

[1] الکافی:۳/۵۳۳ح۲؛تہذیب الاحکام:۲/۹۴ح۳۵۰؛علل الشرائع:۲/۳۵۵؛وسائل الشیعہ:۵/۴۶۲ح۷۰۸۰؛الوافی:۸/۸۴۱؛ھدایۃ الامہ: ۳/۱۱؛المعتبر:۲/۲۷۰؛ذکری الشیعہ:۳/۴۴۰

[2] غنائم الایام:۲/۵۸۰؛تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۴/۴۴؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۵/۱۹۵؛فقہ الصادقؑ:۷/۱۴؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ): ۳۰۴؛مہذب الاحکام:۷/۵۹؛کفایۃ الفقہ:۱/۱۰۰؛الزبدۃ الفقہیہ:۲/۲۶۸؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۵/۵۴؛مدارک العروۃ:۱۵/۳۷۰؛مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۱؛موسوعہ البرغانی:۸/۹۹؛جواھر الکلام:۱۰/۱۸۲؛مراۃ العقول:۱۵/۱۵۸؛مصباح الفقیہ:۱۲/۴۱۰؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۵؛مدارک الاحکام:۳/۴۵۱؛ منتھی المطلب:۵/۳۲۸؛مستند الشیعہ:۵/۴۰۳؛مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۱/۵۵۸؛سند العروۃ(الصلاۃ):۳۷؛الحبل المتین:۲/۳۰۹؛وسائل العباد: ۱/۴۸۲؛

[3] تہذیب الاحکام:۲/۱۰۲ح۳۸۱؛الکافی:۳/۳۳ح۲؛وسائل الشیعہ:۶/۳۹۹ح۸۲۷۸؛الوافی:۸/۸۴۲

[4] الشہادۃ الثالثۃ السند:۴۰۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۸۸؛الشہادۃ الثالثۃ فی تشہد الصلاۃ وتسلیما السند:۴۸

[5] ملاذ الاخیار:۳/۶۰۰؛مراۃ العقول:۵/۱۶۱

{951} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّشَهُّدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پہلی دونوں رکعتوں میں تشہد یوں ہے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن موثق یا موثق ہے۔[2]

{952} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا يُجْزِي مِنَ الْقَوْلِ فِي التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ قُلْتُ فَمَا يُجْزِي مِنْ تَشَهُّدِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ الشَّهَادَتَانِ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ پہلی دونوں رکعتوں کے تشہد میں قول (بیان) سے کیا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کہا جائے:

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ

میں نے عرض کیا: اور آخری دونوں رکعتوں کے تشہد سے کیا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں گواہیاں (کافی ہیں)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹۲/۲ ح ۳۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۳/۶ ح ۸۲۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۱۷/۳ ح ۱۰۶۹؛ الوافی: ۷۶۷/۸

[2] مصابیح الظلام: ۱۱۸/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۷۱/۳؛ غنایم الایام: ۵۳/۳؛ مستمسک العروۃ: ۴۳۶/۶؛ جواہر الکلام: ۲۵۰/۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۷۶/۴؛ ملاذ الاخیار: ۵۷۱/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۷/۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۴۵/۲؛ مہذب الاحکام: ۵۰/۷؛ مینۃ الراغب: ۲۴۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱۰۰/۲ ح ۳۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۶/۶ ح ۸۲۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۷/۳ ح ۱۰۷۴؛ الاستبصار: ۳۴۱/۱ ح ۱۲۸۴؛ الوافی: ۷۶۷/۸

[4] ملاذ الاخیار: ۵۹۵/۳؛ غنایم الایام: ۵۴/۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۶۹/۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۹۹/۲۷؛ کشف اللثام: ۱۱۸/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۱/۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱۸۶/۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲۰۷/۲؛ معجم المصطلحات: ۲۰۴؛ جواہر الکلام: ۲۵۱/۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۸۸/۲؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۳۲۲/۲؛ مستمسک العروۃ: ۴۵۱/۷؛ مصباح الفقیہ: ۳۶۲/۱۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۵۸۰/۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱۹۹/۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ: ۲۸۷/۹

{953} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ وَ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا فَرَغَ مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ مُسْتَعْجِلًا فِي أَمْرٍ يَخَافُ أَنْ يَفُوتَهُ فَسَلَّمَ وَ انْصَرَفَ أَجْزَأَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب بندہ دو گواہیوں سے فارغ ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہے اور اگر اسے کسی کام میں جلدی ہو کہ وہ کام فوت ہو جائے گا تو وہ سلام پڑھے اور چلا جائے یہ (نماز) اسے کافی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{954} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ التَّشَهُّدُ الَّذِي فِي الثَّانِيَةِ يُجْزِي أَنْ أَقُولَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ نَعَمْ.

احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! دوسری رکعت میں جو تشہد ہے کیا وہی چوتھی میں کہہ دینا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کافی ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{955} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ مَرَّتَيْنِ قَالَ قُلْتُ: وَ كَيْفَ مَرَّتَيْنِ قَالَ إِذَا اسْتَوَيْتَ جَالِساً

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۷ا۳ح ۱۲۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۷ ۹۳ح ۳۷ ۸۲ و ۱۶ ۴ح ۱۴ ۸۳؛ الوافی: ۸/۶ ۷۷؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۰۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳ ۱۷ح ۱۰۷۵ و ۸ ۱۷ح ۱۱۰۶

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۲/ ۳۳ ۳؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۳۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/ ۲۲۰؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۲۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۳۴؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۸۵؛ جواھر الکلام: ۱۰/ ۲۹۴؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۹؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۹۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۷۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۳۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۷۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۲۷؛ الشہادۃ الثالثہ: ۱/ ۴۰۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۰۱ح ۳۷۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۲ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۹۷ح ۸۲۴۷؛ الوافی: ۸/ ۶۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۱۸؛ غنائم الایام: ۳/ ۵۴؛ منتہی المطلب: ۵/ ۱۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/ ۳۴۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۲۴۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۳۹؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۳؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۰۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۸۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۴۵

فَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ثُمَّ تَنْصَرِفُ قَالَ قُلْتُ: قَوْلُ الْعَبْدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ قَالَ هَذَا اللُّطْفُ مِنَ الدُّعَاءِ يَلْطُفُ الْعَبْدَ رَبُّهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز میں تشہد کے بارے میں عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دومرتبہ ہے۔

میں نے عرض کیا: دومرتبہ کیسے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب صحیح طریقہ پر بیٹھ جاؤ تو کہو: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

پھر مڑ جاؤ (یعنی نماز ختم کردو)

میں نے عرض کیا: بندے کا یہ قول: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ (کیا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دعا میں سے ایک لطف ہے جو بندے پر اس کا رب کرم کرتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{956} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا جَلَسْتَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ- ثُمَّ تَحْمَدُ اللَّهَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً ثُمَّ تَقُومُ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي الرَّابِعَةِ قُلْتَ:

(بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۱ ح ۳۷۹؛ الاستبصار: ۱/۳۴۲ ح ۱۲۸۹؛ الوافی: ۸/۷۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۳ ح ۱۰۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹۷ ح ۸۲۷۵؛ المعتبر: ۲/۲۲۲

[2] جواہر الکلام: ۱۰/۲۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۹؛ غنائم الایام: ۳/۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۴۲؛ الشہادۃ الثالثۃ السند: ۴۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۹۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۱۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۲۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۷؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۴۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۷۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۷۷۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۳۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۷۷؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۴۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۳۲۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۲۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۶۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲/۶۸

رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّاهِرَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ السَّابِغَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلَّهِ مَا طَابَ وَ زَكَا وَ طَهُرَ وَ خَلَصَ وَ صَفَا فَلِلَّهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فِيها وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لِهذا وَ ما كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لا أَنْ هَدانَا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ- كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ- وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ- وَ اغْفِرْ لَنا وَ لِإِخْوانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونا بِالْإِيمانِ وَ لا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- وَ امْنُنْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ وَ عَافِنِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَباراً)-

ثُمَّ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ثُمَّ تُسَلِّمُ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب دوسری رکعت میں بیٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ

پھر دو یا تین مرتبہ اللہ کی حمد کرو (یعنی الحمد للہ کہو) پھر اٹھ کھڑے ہو۔ پس جب چوتھی رکعت میں بیٹھو تو یوں کہو:

"بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّاهِرَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ السَّابِغَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلَّهِ مَا طَابَ وَ زَكَا وَ طَهُرَ وَ خَلَصَ وَ صَفَا فَلِلَّهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فِيها وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لِهذا

وَ ما كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لا أَنْ هَدانَا اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لَنا وَ لِإِخْوانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونا بِالْإِيمانِ وَ لا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ امْنُنْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ وَ عَافِنِي مِنَ النَّارِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ لا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَاراً"

پھر کہو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

پھر سلام کرو (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو)۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس تشہد کو افضل واکمل قرار دیا گیا ہے چنانچہ الفقیہ المحدث الشیخ یوسف البحرانی نے "افضل التشہد" کے عنوان میں پہلے اس تشہد کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اور فقہ رضاؑ میں امامؑ نے فرمایا: جب دوسرا تشہد پڑھو تو یوں کہو: بِسْمِ اَللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَلْأَسْمَاءُ اَلْحُسْنَى كُلُّهَا لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ اَلسَّاعَةِ۔

اور اس میں اضافہ نہیں کیا جائے گا پھر تیسری رکعت کے لیے اٹھو اور جب اٹھنے لگو تو کہو: بِحَوْلِ اَللّٰهِ وَ قُوَّتِهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ۔

اور آخری دو رکعتوں میں رکعتوں میں اگر چاہو تو ایک مرتبہ سور الحمد پڑھو یا چاہو تو تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھو اور جب چوتھی

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۹۹ح ۳۷۳؛ الوافی: ۸/ ۰۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۹۳ح ۸۲۶۵؛ عوالی اللئالی: ۴/ ۱۷؛ بحارالانوار: ۸۲/ ۲۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲/ ۱۷ح ۰۷ ۱۰؛ المعتبر: ۲/ ۲۳۱؛ مسند ابی بصیر: ۲/ ۱۱۷

[2] منتھی المطلب: ۵/ ۱۹۲؛ التعلیقہ علی العروۃ: ۱/ ۵۶۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۲۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۹۴؛ حقیقۃ الشریعہ: ۱/ ۸۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۲۸؛ الحاشیہ علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۱۵۷؛ العروۃ الوثقیٰ (اردبیلی): ۱/ ۴۸۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۲۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۰۲ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۴۹؛ العروۃ الوثقیٰ (سیستانی): ۲/ ۱۷۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۳۴

رکعت پڑھو تو اپنے تشہد میں یوں کہو:

"بِسْمِ اَللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَلْأَسْمَاءُ اَلْحُسْنَى كُلُّهَا لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ اَلسَّاعَةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ اَلصَّلَوَاتُ اَلطَّيِّبَاتُ اَلزَّاكِيَاتُ اَلْغَادِيَاتُ اَلرَّائِحَاتُ اَلتَّامَّاتُ اَلنَّاعِمَاتُ اَلْمُبَارَكَاتُ اَلصَّالِحَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَ زَكَا وَ طَهُرَ وَ نَمَا وَ خَلَصَ فَلِلّٰهِ وَ مَا خَبُثَ فَلِغَيْرِ اَللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ اَلرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ اَلرَّسُولُ وَ أَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ اَلْمَوْلَى وَ أَنَّ اَلْجَنَّةَ حَقٌّ وَ اَلنَّارَ حَقٌّ وَ اَلْمَوْتَ حَقٌّ وَ اَلْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ اَلسّٰاعَةَ آتِيَةٌ لاٰ رَيْبَ فِيهٰا وَ أَنَّ اَللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي اَلْقُبُورِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلَّذِي هَدٰانٰا لِهٰذٰا وَ مٰا كُنّٰا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لاٰ أَنْ هَدٰانَا اَللّٰهُ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي اَلْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ اَلْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ اَلْمُرْتَضَى وَ فَاطِمَةَ اَلزَّهْرَاءِ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ وَ عَلَى اَلْأَئِمَّةِ اَلرَّاشِدِينَ مِنْ آلِ طه وَ يس اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِكَ اَلْأَنْوَرِ وَ عَلَى حَبْلِكَ اَلْأَطْوَلِ وَ عَلَى عُرْوَتِكَ اَلْأَوْثَقِ وَ عَلَى وَجْهِكَ اَلْأَكْرَمِ وَ عَلَى جَنْبِكَ اَلْأَوْجَبِ وَ عَلَى بَابِكَ اَلْأَدْنَى وَ عَلَى سَبِيلِكَ اَلصِّرَاطِ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى اَلْهَادِينَ اَلْمَهْدِيِّينَ اَلرَّاشِدِينَ اَلْفَاضِلِينَ اَلطَّيِّبِينَ اَلطَّاهِرِينَ اَلْأَخْيَارِ اَلْأَبْرَارِ. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ عِزْرَائِيلَ وَ عَلَى مَلاَئِكَتِكَ اَلْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ اَلْمُرْسَلِينَ وَ رُسُلِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرَضِينَ وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ أَكْتَعِينَ وَ اُخْصُصْ مُحَمَّداً بِأَفْضَلِ اَلصَّلاَةِ وَ اَلتَّسْلِيمِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ اَلطَّيِّبِينَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللّٰهِ اَلصَّالِحِينَ"

پھر اپنے دائیں طرف سلام کریں (یعنی اسلام علیکم و رحمة الله و بر کاته کہیں) اور اگر چاہیں تو دائیں بائیں اور چاہیں تو قبلہ کی طرف سلام کریں۔ [1]

اور اسی طرح العلامہ الفقیہ المولی احمد بن محمد مہدی النراقی فرماتے ہیں: اس میں سے دو تشہد اکمل ہیں، ایک وہ جو موثق ابوبصیر میں ہے۔۔ (یہاں انہوں نے تہذیب الاحکام والا تشہد نقل کیا ہے)۔۔۔

یا دوسرا (اکمل تشہد) وہ ہے جو فقہ رضوی میں مروی ہے (یہاں انہوں نے فقہ الرضاؑ والا تشہد نقل کیا جو اوپر نقل ہو چکا)۔ [2]

اور اس مزید تفصیل درکار ہو تو ہماری دوسری کتب (احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور اور تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ مطبوعہ القائمؑ پبلیکیشنز لاہور) کی طرف رجوع کیجیے (واللہ اعلم)۔

---

[1] الحدائق الناضرۃ فی احکام العروۃ الطاہرۃ: ۲۵۰/۸

[2] مستند الشیعہ: ۳۳۲/۵

{957} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَقْرَأُ فِي التَّشَهُّدِ مَا طَابَ لِلَّهِ وَ مَا خَبُثَ فَلِغَيْرِهِ فَقَالَ هَكَذَا كَانَ يَقُولُ عَلِيٌّ ع.

❂ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں تشہد میں مَا طَابَ لِلَّهِ وَ مَا خَبُثَ فَلِغَيْرِهِ پڑھ سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{958} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ لَهُ أُسَمِّي الْأَئِمَّةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَجْمِلْهُمْ.

حلبی سے روایت ہے کہ وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض گزار ہوا کہ کیا میں نماز میں آئمہ (طاہرین علیہ السلام) کے نام لوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے نام خوبصورتی سے لو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا موثق کالصحیح ہے[5] یا موثق حسن ہے[6]

قول مؤلف:

حدیث سے پوری نماز میں آئمہ معصومین علیہ السلام کے نام لینے کی اجازت ثابت ہے نہ کہ صرف تشہد میں اجازت ہے کیونکہ راوی نے سوال تشہد یا کسی ایک رکن کا نہیں کیا بلکہ اس نے پوری نماز کا سوال کیا ہے لہٰذا اس حوالے سے قوم کی مزید دھجیاں بکھیرنا درست نہیں ہے نیز یہ کہ ہم نے تشہد میں شہادت ثالثہ کے اثبات پر احادیث اور تحقیق کو اپنی کتاب ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام''[7]

---

[1] الکافی: ۳/۷ ۳۳ ح ۴؛ الوافی: ۸/ ۷۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۹۵ ح ۸۲۶۸

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۶۱؛ الشہادۃ الثالثہ: ۴۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۳۲

[3] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۱/ ۳۱۷ ح ۹۳۸ و ۹۳۴ ح ۱۴۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۳۱ ح ۵۰۶ و ۳/ ۱۸ ح ۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۸۵ ح ۷۹۸۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۹۱ ح ۵۳۹؛ الوافی: ۸/ ۸۸۶

[4] لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۱۰۳ و ۵/ ۱۹۳؛ الشہادۃ الثالثہ: ۶۸ و ۲۰۲ و ۴۰۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۶۳؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۳۲

[5] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۶۷ و ۴۹۹

[6] التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۳۴

[7] مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور

میں تفصیل سے درج کیا ہے اور کتاب کے ساتھ ضمیمہ تحقیق درشہادت ثالثہ کو شامل کیا ہے لہٰذا اس کتاب کی طرف رجوع فرمایا جائے یا یہ کہ ہماری دوسری کتاب ''تیسری گواہی سے انکار کیوں؟''[1] بھی اس سلسلے میں تشنگی دور کرنے کے لئے کافی ہوگی لیکن اس کتاب میں اس سب تحقیق کو شامل کرنے کی گنجائش نہیں ہے اس لئے اسی پر اکتفا کیا جارہا ہے (واللہ اعلم)۔

{959} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: التَّشَهُّدُ فِي النَّافِلَةِ بَعْضُ تَشَهُّدِ الْفَرِيضَةِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز نافلہ میں تشہد نماز فریضہ کے تشہد کا بعض (حصہ) ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[3]

{960} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادُ بْنُ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ زُرَارَةَ قَالاَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ اَلصَّوْمِ إِعْطَاءُ اَلزَّكَاةِ يَعْنِي اَلْفِطْرَةَ كَمَا أَنَّ اَلصَّلاَةَ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ تَمَامِ اَلصَّلاَةِ لِأَنَّهُ مَنْ صَامَ وَ لَمْ يُؤَدِّ اَلزَّكَاةَ فَلاَ صَوْمَ لَهُ إِذَا تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً وَ لاَ صَلاَةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ اَلصَّلاَةَ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً زکوٰۃ ادا کرنا یعنی فطرہ روزے کی تمامیت (تکمیل) سے ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا نماز کی تمامیت سے ہے لہٰذا جس نے روزہ رکھا اور زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا روزہ نہیں جب وہ اسے عمداً ترک کرے اور اس کی کوئی نماز نہیں ہے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ترک کردے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] مطبوعہ القائمؑ پبلیکیشنز لاہور

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۱۶۳ح ۱۲۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹۴ح ۸۲۶۶؛ الوافی: ۸/۷۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۲ح ۱۰۷۱

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۱۷۴

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۸۳ح ۲۰۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۷ح ۸۲۹۷و ۹/۳۱۸ح ۱۲۱۱۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۲۳۷؛ اقبال الاعمال: ۱/۲۷۵ اقبال بالاعمال: ۱/۴۶۶؛ المقنعۃ: ۲۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۹ح ۶۲۵ و ۴/۱۰۸ح ۳۱۴؛ الوافی: ۱۰/۲۷۳؛ الاستبصار: ۱/۳۴۳ح ۵۱۶؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۵۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۵۵۶

[5] روضۃ المتقین: ۳/۴۹۵؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۰۶؛ غنایم الایام: ۴/۲۲۵؛ مستند الشیعہ: ۹/۳۷۸؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۰۸؛ دراسات فقہیہ: ۱۵۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲/۲۵۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۹؛ جواھر الکلام: ۱۵/۴۸۴

قول مؤلف:

حدیث کا حکم پوری نماز کو شامل ہے نہ کہ صرف تشہد کو اور کسی بھی حدیث میں کسی رکن کا تعین نہیں ہے کہ فلاں جگہ ہی صرف درود پڑھنا واجب ہے البتہ مشہور یہی ہے لہٰذا معین (توفیقی) ارکان کو چھوڑ کر باقی ہر رکن میں آئمہ معصومین علیہ السلام کے نام اور درود ذکر کرنے میں امید ہے حرج نہیں ہوگا (واللہ اعلم)۔

{961} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: شَيْئَانِ يُفْسِدُ النَّاسُ بِهِمَا صَلَاتَهُمْ قَوْلُ الرَّجُلِ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْجِنُّ بِجَهَالَةٍ فَحَكَى اللَّهُ عَنْهُمْ وَ قَوْلُ الرَّجُلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگ اپنی نمازیں فاسد کرتے ہیں: (1) آدمی کا تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ کہنا اور یہ وہ شئے ہے جسے جنوں نے جہالت کی وجہ سے کہا تھا پس اللہ نے اس کی حکایت کی ہے اور (2) آدمی کا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہنا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{962} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع قُلْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ أَنْ تَنْهَضَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

❂ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: پہلی دونوں رکعتوں میں تشہد کے بعد اٹھنے سے پہلے سات بار سبحان اللہ سبحان اللہ کہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۶ ح ۱۲۹۰؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۰۶؛ الوافی: ۸/۷۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۹ ح ۸۳۰۱ و ۷/۲۸۲ ح ۹۳۵۹؛ الخصال: ۱/۵۰؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۰۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۴۳۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۴۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۷ ح ۱۰۹۷

[2] الرسالات الفقہیہ والاصولیہ خمینی: ۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۴۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۸۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۵۴؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۱۱۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۳۶؛ غنایم الایام: ۳/۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۲؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۷۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۵ ح ۱۲۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۹ ح ۸۳۰۰؛ الوافی: ۸/۷۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۴ ح ۱۰۸۵

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۴

{963} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهُ التَّشَهُّدَ وَ لَا يُسْمِعُونَهُ شَيْئاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز کو چاہیے کہ اپنے مقتدیوں کو (جہر کرکے) تشہد سنائے مگر وہ لوگ (اخفات کریں اور) اسے کوئی چیز نہ سنائیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{964} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ صَفْوَانَ جَمِيعاً عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع فِي الرَّجُلِ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ وَ قَدْ نَسِيَ التَّشَهُّدَ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَرِيباً رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَتَشَهَّدَ وَ إِلَّا طَلَبَ مَكَاناً نَظِيفاً فَتَشَهَّدَ فِيهِ وَ قَالَ إِنَّمَا التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ فِي الصَّلَاةِ.

محمد نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز سے فارغ ہوگیا اور تشہد پڑھنا بھول گیا یہاں تک کہ چلا گیا تو اگر وہ قریب ہے تو واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئے اور تشہد پڑھلے ورنہ کوئی پاک جگہ تلاش کرکے اس میں تشہد پڑھ لے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماسوائے اس کے نہیں کہ تشہد نماز میں سنت ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۲ ح ۳۸۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۰ ح ۱۱۹۰؛ الکافی: ۳/۳۳۷ ح ۵؛ الوافی: ۸/۱۲۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۰ ح ۸۲۸۱ و ۸/۳۹۶ ح ۱۱۰۰۰؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۴۴؛ بحارالانوار: ۸۲/۲۰۲

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۶۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۶۴۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۲۸۱؛ منتھی المطلب: ۵/۹۱؛ غنائم الایام: ۳/۱۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۴۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶۰؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۵۸؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۱۹؛ مجمع الفائدہ: ۲/۲۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳۲؛ وسائل العباد: ۲/۵۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۶۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۷ ح ۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۱ ح ۸۲۸۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۵ ح ۱۰۸۸؛ بحارالانوار: ۸۵/۱۵۲؛ الوافی: ۸/۹۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۸؛ شرح العروۃ: ۱۸/۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۴۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۲۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۴۲؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۷۵؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۳۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ ۹: ۲/۳۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۹۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۲۶۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۴۲۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۱۲۱؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۳۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۷۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۷؛ ریاض المسائل: ۴/۱۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۸۰؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲۶۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۰/۹۵؛ قرأت فقہیہ: ۲/۵۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۷۵؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۳۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۸

{965} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ قَالَ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ إِلَّا مِنْ خَمْسَةٍ الطَّهُورِ وَ الْوَقْتِ وَ الْقِبْلَةِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَ لَا تَنْقُضُ السُّنَّةُ الْفَرِيضَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے سوائے پانچ چیزوں کے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرأت سنت ہے اور تشہد بھی سنت ہے اور کوئی سنت فریضہ کو ناقص (باطل) نہیں کرتی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

قرات اور تشہد کا وجوب مشہور ہے (واللہ اعلم)

{966} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يَجْلِسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ فَقَالَ إِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى يَرْكَعَ فَلْيُتِمَّ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پہلی دونوں رکعتوں میں بیٹھنا بھول جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر (تیسری رکعت کے) رکوع سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے (اور تشہد پڑھے) اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو نماز کو تمام کرے اور سلام پڑھ کر دو سجدۂ سہو ادا کرے۔[3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۹ح ۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۲ح ۵۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۱ح ۷۴۲۲ و ۷۴۰۱ح ۸۲۸۴؛ الوافی: ۸/۹۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۹۶ح ۴۴۷۴ و ۵/۱۳ح ۸۲۵۰؛ الخصال: ۱/۲۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۵ح ۱۰۸۹؛ الفصول المھمہ: ۲/۱۰۱؛ مجمع البحرین: ۶/۲۶۸ (مختصراً)؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۳۶

[2] روضۃ المتقین: ۲/۳۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۸/۹۱؛ القواعد الفقہیہ مکارم: ۱/۵۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۴۵؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۳۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۶۸؛ رسالہ فی فروع العلم الاجمالی زنجانی: ۳۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۵۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۸۳؛ المحصول فی علم الاصول: ۳/۵۸۷؛ قرأت فقہیہ: ۲/۴۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۷۰۷؛ المواعظ العدیہ مشکینی: ۲/۲۵۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۶؛ المباحث الاصولیہ: ۱۱/۱۰۷؛ الہدایہ الی عوامج: ۵/۴۹۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۸ح ۶۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۲ح ۸۲۸۶؛ الوافی: ۸/۹۴۱؛ الاستبصار: ۱/۳۶۲ح ۱۳۷۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{967} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فَلاَ يَجْلِسُ فِيهِمَا حَتَّى يَرْكَعَ فَقَالَ يُتِمُّ صَلاَتَهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَ هُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ.

❂ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص دو رکعتیں فرض پڑھتا ہے لیکن ان میں (تشہد) بیٹھنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز تمام کرے پھر سلام پڑھے اور کلام کرنے سے پہلے بیٹھ کر دو سجدہ سہو ادا کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{968} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى أَنْ يَتَشَهَّدَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا.

❂ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو سجدہ سہو کرے جن میں تشہد پڑھ لے۔[4]

---

[1] مدارک الاحکام: ۴/۷ ۲۳؛ موسوعہ شہید اول: ۱/ ۸ ۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۶ ۱۴؛ غنایم الایام: ۳/ ۲ ۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۱۲ ۴؛ نظرۃ مسعوبہ فی حدیث لاتعاد: ۱/ ۹۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۴ ۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۴ ۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۹۹ ۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۷ ۵ ۳؛ مدارک العروۃ: ۱۷/ ۱۵ ۴؛ مجموع الرسائل: ۷۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۸ ۱۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳ ۱۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۱۵۵؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۲۱ ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۸۶؛ المسائل الجامعیہ: ۸۲ ۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۱۴ ۷؛ القواعد الفقہیہ: ۱/ ۱۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۵ ۱۴ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۹۰

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۸ ح ۶۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۲ ح ۸۲۸۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۶۳ ح ۱۳۷۵؛ الوافی: ۸/ ۹۴۰

[3] مصابیح الظلام: ۸/ ۱۲۱؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۲۴ ۴؛ غنایم الایام: ۳/ ۴ ۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۱؛ منتہی المطلب: ۷/ ۵۴؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۱/ ۴ ۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۳۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۹۹ ۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۹ ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۸۶؛ الحدائق الناضرہ: ۹/ ۱۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲ ۷ ۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۱۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۸ ۷ ۳؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۷ ۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۵ ۴۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۷ ۲۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۸ ح ۶۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۳ ح ۸۲۸۹؛ الوافی: ۸/ ۹۴۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۴۲

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[1]

{969} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ إِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَقَطْ فَقَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ شَيْئاً مِنَ التَّشَهُّدِ أَعَادَ الصَّلاَةَ الحديث

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے تو اگر اسے اتنا یاد آجائے کہ اس نے فقط بسم اللہ بھی پڑھ لی تھی تو اس کی نماز ہوگئی اور اگر اسے تشہد میں کچھ بھی شئے یاد نہ آئے تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

قول مؤلف:

ممکن ہے نماز کا اعادہ استحباب پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{970} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ وَ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ قَالَ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ إِنْ شَاءَ فَفِي بَيْتِهِ وَ إِنْ

---

[1] دروس تمہیدیہ:۱/۶/۲۴۶؛ مصابیح الظلام:۸/۱۲۱؛ غنائم الایام:۳/۴۵؛ شرح العروۃ:۱۸/۳۹۵؛ ملاذ الاخیار:۴/۶۲؛ فقہ الصادقؒ:۵/۳۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ علی تحریر الوسیلہ مشکینی:۱/۴۲۲؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۲/۴۰۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۸/۳۹۵؛ کتاب الصلاۃ حائری ۴۰۰؛ جامع المدارک:۱/۴۳۴؛ خلل الصلاۃ واحکامہ:۹/۶۴؛ الرسالات الفقہیہ:۹۳؛ جواہر الکلام:۱۲/۲۹۸؛ معتصم الشیعہ:۳/۱۴۶؛ الرسائل العشرہ خمینی: ۱۱۷؛ الحدائق الناضرۃ:۹/۱۵۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۳۶۹؛ مہذب الاحکام:۸/۳۲۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۲۴/۴۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۲۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۱۴/۱۳۳

[2] تہذیب الاحکام:۲/۱۹۲ح ۷۵۸؛ الاستبصار:۱/۳۴۳ح ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ:۶/۴۰۳ح ۸۲۹۰؛ الوافی:۸/۹۴۳؛ بحار الانوار:۸۵/۱۵۵

[3] مفتاح الکرامہ:۹/۳۰۵؛ الرسائل الاحمدیہ:۲/۱۷۸؛ جواہر الکلام:۳۰۰؛ مستمسک العروۃ:۶/۴۳۵؛ الحدائق الناضرۃ:۹/۱۳۰؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۸/۸۰؛ الانوار الالہیہ:۴۷؛ مصابیح الاحکام:۹/۱۱۹؛ معتصم الشیعہ:۳/۲۳۵؛ مدارک الاحکام:۴/۲۲۸؛ خلل الصلاۃ واحکامہ:۲۱۴؛ تنقیح مبنی العروۃ (الصلاۃ):۴/۱۷۰؛ احکام الخلل فی الصلاۃ:۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۲/۲۴؛ مستند الشیعہ:۵/۳۲۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۳/۱۴۵؛ شرح العروۃ الوثقیٰ:۱۵/۲۴۹؛ ملاذ الاخیار:۴/۱۴۵؛ فقہ الصادقؒ:۵/۳۳۵

شَاءَ حَيْثُ شَاءَ قَعَدَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَإِنْ كَانَ اَلْحَدَثُ بَعْدَ اَلشَّهَادَتَيْنِ فَقَدْ مَضَتْ صَلاَتُهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس سے دوسرے سجدے سے سر اٹھانے اور تشہد پڑھنے سے پہلے حدث سرزد ہو جاتا ہے تو وہ لوٹ جائے گا اور وضو کر کے چاہے تو مسجد کی طرف رجوع کرے یا چاہے تو اپنے گھر میں یا جہاں کہیں چاہے بیٹھ کر تشہد پڑھے گا پھر سلام پڑھے گا اور اگر حدث شہادتین کے بعد سرزد ہوا تو پھر اس کی نماز (مکمل) ہوگئی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{971} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا جَلَسْتَ فِي اَلرَّكْعَتَيْنِ اَلْأَوَّلَتَيْنِ فَتَشَهَّدْتَ ثُمَّ قُمْتَ فَقُلْ بِحَوْلِ اَللَّهِ وَقُوَّتِهِ أَقُومُ وَأَقْعُدُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پہلی دونوں رکعتوں کے تشہد میں بیٹھو اور پھر اٹھنے لگو تو کہو: بِحَوْلِ اَللَّهِ وَقُوَّتِهِ أَقُومُ وَأَقْعُدُ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

نماز کا سلام:

{972} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: فِي رَجُلٍ صَلَّى اَلصُّبْحَ فَلَمَّا جَلَسَ فِي اَلرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ رَعَفَ

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۸ ح ۱۳۰۱؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/۳۴۳ ح ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۰ ح ۸۳۰۴؛ الوافی: ۸/۸۶۶

[2] جواہر الکلام: ۱۲/۲۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۵/۴۱۸؛ غنائم الایام: ۳/۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۲۹؛ جامع المدارک: ۱/۴۰۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۳۱۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۳۹۳؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/۱۸۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۱۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۱۴؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۲۱۵؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۳۲؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۱۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۲۰۷

[3] الکافی: ۳/۳۳۸ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۸ ح ۳۲۶؛ الاستبصار: ۱/۳۳۷ ح ۴۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۱ ح ۸۱۸۷؛ الوافی: ۸/۷۷۳؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۸۶

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۱۶۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۴۳؛ ریاض المسائل: ۳/۲۲۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۸۱؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۸

قَالَ فَلْيَخْرُجْ فَلْيَغْسِلْ أَنْفَهُ ثُمَّ لْيَرْجِعْ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ فَإِنَّ آخِرَ اَلصَّلاَةِ اَلتَّسْلِيمُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جو اس شخص کے بارے میں فرما رہے تھے جو صبح کی نماز پڑھ رہا تھا اور جب دوسری رکعت کا تشہد پڑھنے بیٹھا تو اس کی نکسیر پھوٹ پڑی تو وہ باہر نکل جائے گا اور ناک کو دھو کر واپس آئے گا اور اپنی نماز کو مکمل کرے گا کیونکہ سلام نماز کا آخر (حصہ) ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{973} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى اَلسَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلتَّسْلِيمِ مَا هُوَ فَقَالَ هُوَ إِذْنٌ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (نماز ختم کرنے کا) اذن ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 953 کی طرف رجوع کیجئے۔

{974} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اَللَّهِ وَ رُسُلِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ اَلْمَلاَئِكَةِ اَلْمُقَرَّبِينَ اَلسَّلاَمُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ خَاتَمِ اَلنَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ ثُمَّ تُسَلِّمُ اَلْحَدِيثَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (تشہد کے بعد اس طرح) کہو:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۰ح ۱۳۰۷؛ الاستبصار: ۱/۳۴۵ح ۱۳۰۲؛ الوافی: ۸/۸۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۶ح ۸۳۱۳؛

[2] ریاض المسائل: ۳/۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۴؛ دراسات اصولیہ: ۱/۱۵۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۹۲؛ غنایم الایام: ۳/۶۵؛ شرح العروہ: ۱۵/۳۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۱؛ ذکری الشیعہ: ۳/۴۳۲؛ روض الجنان: ۲/۷۴۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۷ح ۱۲۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۶ح ۸۳۱۶؛ الوافی: ۸/۷۸۲ح ۷۱۱؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۱۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۷۴؛ غنائم الایام: ۳/۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۱۹۵؛ منتھی المطلب: ۵/۲۱۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۷۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۹۱؛ المسائل الجامعیہ: ۲۰۶

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اَللَّهِ وَ رُسُلِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ اَلْمَلاَئِكَةِ اَلْمُقَرَّبِينَ اَلسَّلاَمُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ خَاتَمِ اَلنَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ

(اور) پھر سلام کرو (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو)۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (957) میں بھی سلام کے کلمات گزر چکے ہیں (واللہ اعلم)

{975} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ اَلْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تَؤُمُّ قَوْماً أَجْزَأَكَ تَسْلِيمَةٌ وَاحِدَةٌ عَنْ يَمِينِكَ وَ إِنْ كُنْتَ مَعَ إِمَامٍ فَتَسْلِيمَتَيْنِ وَ إِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ فَوَاحِدَةً مُسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم لوگوں کو جماعت کرا رہے ہو تو اپنی دائیں طرف ایک سلام کرنا تمہارے لئے کافی ہے اور اگر پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو پھر دو سلام کرو اور اگر تم اکیلے نماز پڑھ رہے ہو تو قبلہ کی طرف ایک سلام (کافی) ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{976} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ هُوَ لَيْثٌ اَلْمُرَادِيُّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۹۹ ح ۳۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۳ ح ۸۲۶۵؛ الوافی: ۸/۷۷۰؛ عوالی اللئالی: ۴/۱۷؛ بحارالانوار: ۸۲/۲۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۲ ح ۱۰۷۰

[2] حدیث نمبر 956 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۹۲ ح ۳۴۵؛ الاستبصار: ۱/۳۴۶ ح ۱۳۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۹ ح ۸۳۲۵؛؛ الوافی: ۸/۷۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۷۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۹۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۴۷؛ ریاض المسائل: ۳/۲۵۳؛ جواھر الکلام: ۱۰/۳۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳/۳۱۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۶۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۸۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۱۱۲؛ مستند الشعیہ: ۵/۳۶۴

كُنْتَ فِي صَفٍّ فَسَلِّمْ تَسْلِيمَةً عَنْ يَمِينِكَ وَ تَسْلِيمَةً عَنْ يَسَارِكَ لِأَنَّ عَنْ يَسَارِكَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَ إِذَا كُنْتَ إِمَاماً فَسَلِّمْ تَسْلِيمَةً وَ أَنْتَ مُسْتَقْبِلُ اَلْقِبْلَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم صف کے اندر (مقتدی) ہو ایک سلام اپنے دائیں جانب اور ایک سلام اپنے بائیں جانب کرو کیونکہ جو لوگ تمہارے بائیں جانب ہیں وہ بھی تمہیں سلام کر رہے ہیں اور اگر تم پیش نماز ہو تو پھر ایک سلام قبلہ رو کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{977} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: رَأَيْتُ إِخْوَتِي مُوسَى وَ إِسْحَاقَ وَ مُحَمَّداً بَنِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُسَلِّمُونَ فِي اَلصَّلاَةِ عَنِ اَلْيَمِينِ وَ اَلشِّمَالِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ .

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، اسحاق اور محمد بن امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نماز میں دائیں اور بائیں سلام کرتے ہوئے کہتے تھے: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{978} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنِّي أُصَلِّي بِقَوْمٍ فَقَالَ سَلِّمْ وَاحِدَةً وَ لاَ تَلْتَفِتْ قُلِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ .

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۸ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۹ح ۸۳۲۳؛ الوافی: ۸/۷۷۹

[2] ریاض المسائل: ۳/۲۵۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۸۰؛ جواھر الکلام: ۱۰/۳۳۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۱۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۱؛ کشف اللثام: ۴/۱۳۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۸۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۶۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۴۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۷ح ۱۲۹۷؛ الوافی: ۸/۷۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۹ح ۸۳۲۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۷۴؛ معجم رجال الحدیث: ۱۶/۱۷۶؛ شرح العروۃ: ۱۵/۳۳۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۸۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۹۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۱۹۷؛ الحبل المتین: ۲/۴۵۸؛ رسائل الشیخ بہاؑالدین: ۲۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۱؛ الرسائل الرجالیہ: ۳/۵۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۲۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۷؛ مفتاح الکرامہ: ۷/۵۴۴؛ جامع المدارک: ۱/۳۹۹؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۲۰؛ غنائم الایام: ۳/۶۷؛ مجمع الفائدہ: ۲/۲۸۷؛ جواھر الکلام: ۱۰/۳۳۱؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۹۰

❁ ابوبکر حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں تو (کیسے سلام پڑھوں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک سلام کرو اور التفات نہ کرتے ہوئے کہو: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

{979} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى وَ إِسْمَاعِيلَ كُلِّهِمْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً إِمَاماً كَانَ أَوْ غَيْرَهُ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز ہو یا اس کے علاوہ ہو وہ ایک ہی سلام کرے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{980} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِذَا وَلَّى وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ- فَقَدْ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص سلام کرنا بھول جائے تو جب قبلہ سے منہ پھیرنے لگے تو کہا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ۔ تو اس طرح وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے گا۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۸۴ح۱۶۸و۲/۶۷ح۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۱ح۱۳۳۱؛ الوافی: ۸/۱۲۶۵

[2] سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۹۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۱۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۴۷و۵/۵۲۲ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۲۲۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۱۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۳۳؛ المسالک الجامعیہ: ۱۳۴؛ موسوعہ شرح العروۃ: ۱۵/۳۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۹۳ح۳۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۰ح۸۳۲۷؛ الوافی: ۸/۸۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۹ح۱۱۱۱؛ الاستبصار: ۱/۳۴۶ح۱۳۰۶

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۵؛ منتھی المطلب: ۵/۲۰۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۹۷؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۰/۱۶؛ غنائم الایام: ۳/۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۹۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۱۳؛ جواھر الکلام: ۵/۵۸۴

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۹ح۶۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۳ح۸۳۴۰و۴۲۶ح۸۳۵۰؛ الوافی: ۸/۹۴۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۸۲ح۱۱۲۵؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۴۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/۴۲۹

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [1]

{981} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُحْدِثُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ قَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ إِمَامٍ فَوَجَدَ فِي بَطْنِهِ أَذًى فَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ وَقَامَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھتا ہے پھر (تشہد) بیٹھتا ہے مگر سلام سے پہلے اسے حدث سرزد ہوجاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز تمام ہوگئی اور اگر وہ امام کے ساتھ (پڑھ) رہا ہو اور اس کے پیٹ میں تکلیف ہوجائے وہ دل میں ہی سلام پڑھ لے اور کھڑا ہوجائے تو اس کی نماز تمام ہوجائے گی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{982} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع صَلَّيْتُ بِقَوْمٍ صَلاَةً فَقَعَدْتُ لِلتَّشَهُّدِ ثُمَّ قُمْتُ وَنَسِيتُ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مَا سَلَّمْتَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَ لَمْ تُسَلِّمْ وَ أَنْتَ جَالِسٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ وَ لَوْ نَسِيتَ حِينَ قَالُوا لَكَ ذَلِكَ اسْتَقْبَلْتَهُمْ بِوَجْهِكَ وَقُلْتَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

❁ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے لوگوں کو نماز پڑھائی پس تشہد کے لئے بیٹھا اور پھر کھڑا ہوگیا اور ان کو سلام کرنا بھول گیا تو ان لوگوں نے کہا: آپ نے ہم پر سلام نہیں کیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم بیٹھے تھے تو کیا اس وقت سلام نہیں کیا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

---

[1] موسوعہ البرغانی:۲۷۲/۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۶/۳۵۵؛ مستند الشیعہ :۳۴۹/۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱۴۹/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۴۰۹/۹؛ مستمسک العروۃ:۴۵۴/۱۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۳۹۱؛ جواھر الکلام:۳۰۷/۱۰؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام:۱۰۹/۳؛ شرح العروۃ:۳۲۶/۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱۹۱/۴؛ غنایم الایام:۱۷/۳؛ معتصم الشیعہ :۱۶۶/۳؛ ملاذ الاخیار:۶۶/۴

[2] تہذیب الاحکام:۳۲۰/۲ ح۱۳۰۶؛ الاستبصار:۳۴۵/۱ ح۱۳۰۱؛ وسائل الشیعہ :۴۲۴/۶ ح۸۳۴۱؛ الوافی:۸۶۷/۸؛ عوالی اللئالی:۹۴/۳

[3] ذخیرۃ المعاد:۲۹۰/۲؛ رسائل آل طوق القطیفی:۴۴/۲؛ مختلف الشیعہ :۱۷۵/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۱۴/۱۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۷۸/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۶۱۷/۱؛ مجمع الفائدۃ:۲۸۰/۲؛ خلل الصلاۃ و احکامہ:۱۱۴؛ کنز الفوائد اعرجی:۱۱۴/۱؛ قواعد فقہیہ بجنوردی:۳۶۸/۲؛ فقہ الصادقؑ:۱۳۳/۷؛ انوار الفقاھۃ:۲۰۰/۲؛ مصابیح الظلام:۱۹۳/۸؛ جواہر الکلام:۲۹۶/۱۰؛ مستمسک العروۃ:۴۵۸/۶؛ جواہر الکام فی ثوبہ:۵۵۴/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱۹۰/۴؛ غنایم الایام:۵۱/۳؛ ملاذ الاخیار:۴۸۰/۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۱۷۰/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی:۳۱۷/۱۵؛ معتصم الشیعہ :۱۶۴/۱۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم بھول گئے اور جب لوگوں نے کہا تو اسی طرح ان کی طرف منہ کرو اور کہو: السلام علیکم: [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{983} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَيَقْضِي صَلَاتَهُ وَ يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ رُعَافاً غَسَلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَسَلَّمَ.

۞ غالب بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو نماز فریضہ پڑھتا ہے پس اس کی نماز ختم ہوجاتی ہے اور وہ تشہد پڑھتا ہے پھر سلام پڑھنے سے پہلے سوجاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز تمام ہوگئی اور اگر اس کی نکسیر پھوٹ پڑے تو اسے دھوئے پھر واپس آ کر سلام پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{984} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُلُّ مَا ذَكَرْتَ اللَّهَ بِهِ وَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَهُوَ مِنَ الصَّلَاةِ وَإِنْ قُلْتَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَقَدِ انْصَرَفْتَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اللہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے تو وہ نماز میں سے ہے اور جب کہا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۴۸ ح ۱۴۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲۵ ح ۸۳۴۴؛ الوافی: ۸/ ۹۴۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۸۲ ح ۱۱۲۷

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۱۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۶۵؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۷۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۳۱۳؛ غنایم الایام: ۳/ ۲۷؛ فقہ الصادق ؑ: ۵/ ۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۷۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۴۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۷۴؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۱۰۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۱۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/ ۱۷۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۷۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/ ۳۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۰؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۵۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۶۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۶۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۹۲؛ جواھر الکلام: ۱۰/ ۲۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۴۸۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۹ ح ۱۳۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲۵ ح ۸۳۴۵؛ الوافی: ۸/ ۸۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۸۱ ح ۱۱۲۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۸۰؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۶۵؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۴۶؛ جواھر الکلام: ۱۰/ ۲۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۱۵/ ۳۰۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/ ۱۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۷۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/ ۱۲۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۹۴؛ حاشیہ جامع المشارک: ۱/ ۱۷۸

جائے: اَلسَّلاَمُ عَلَيۡنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ تو نماز سے فارغ ہوجاؤ گے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{985} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْصَرِفْ عَنْ يَمِينِكَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہوتو اپنی دائیں طرف سے فارغ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

ترتیب:

قول مؤلف:

نماز کو ترتیب سے پڑھنا واجب ہے یعنی اگر کوئی سجدہ میں پہلے بیٹھے اور رکوع بعد میں کرے تو نماز باطل ہوگئی اور اس سلسلے کے احکام ہم نے اپنے اپنے عنوانات کے تحت ہی ذکر کردیئے ہیں (واللہ اعلم)

موالات:

قول مؤلف:

نماز کے ارکان کو تسلسل سے پڑھنا چاہیے اور اس سلسلے کے احکام بھی ہم نے الگ الگ عنوانات کے تحت ہی ذکر کردیئے ہیں نیز کچھ آئندہ بھی ذکر کئے جائیں گے انشاء اللہ لیکن بعض افعال کے لئے اگر تسلسل ٹوٹ بھی جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی اس کے لئے

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۳۷ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۶ ح ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲۶ ح ۸۳۴۶ و ۷/ ۲۶۳ ح ۹۲۸۹؛ الوافی: ۸/ ۷۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۸۱ ح ۱۱۱۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۰۲ ح ۱۳۸۳؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۴۲؛ موسوعہ شہید اول: ۷/ ۳۵۰

[2] مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۶۲؛ غنایم الایام: ۳/ ۶۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۶۹؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۵؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۶۴؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۸۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۳۹؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۶۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۶۶؛ الحاشیہ علی مدارک: ۳/ ۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۱؛ مفتاح الفلاح: ۱۶۲؛ مجموع الرسائل: ۱۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۱۴؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۵۲۴؛ الجواھر الغوالی فی فروع العلم الاجمالی جزائری: ۱/ ۳؛ الرسالات الفقہیہ: ۸۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۹۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۳۳؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۲/ ۵۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۷۲؛ المسالک الجامعیہ: ۷/ ۴۰

[3] من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۱/ ۳۷۵ ح ۱۰۹۰؛ الکافی: ۳/ ۳۳۸ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۱۲۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵۰۰ ح ۸۵۴۱ و ۸۵۴۳؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۰۳؛ الوافی: ۸/ ۷۸۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۸۰

[4] لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۶۷؛ منتھی المطلب: ۵/ ۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۸۵

احادیث 1041 سے 1051 کی طرف رجوع کیجئے نیز اگر بھول کر یا مجبوراً تسلسل ٹوٹے تو یہ مضر نہیں ہوگا انشاء اللہ (واللہ اعلم)

قنوت:

{986} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلْقُنُوتُ فِي كُلِّ اَلصَّلَوَاتِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قنوت تمام نمازوں میں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{987} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ٱلْقُنُوتَ رَغْبَةً عَنْهُ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے قنوت کو اس سے رغبت (ناپسندیدگی) سے ترک کیا تو اس کی نماز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{988} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْفَرْضِ فِي اَلصَّلاَةِ فَقَالَ ٱلْوَقْتُ وَ ٱلطَّهُورُ وَ ٱلْقِبْلَةُ وَ ٱلتَّوَجُّهُ وَ ٱلرُّكُوعُ وَ ٱلسُّجُودُ وَ ٱلدُّعَاءُ قُلْتُ مَا سِوَى ذَلِكَ قَالَ سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز میں فرض چیزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقت، طہارت، قبلہ، توجہ، رکوع، سجود اور دعاء (قنوت)۔

میں نے عرض کیا: جو اس کی علاوہ چیزیں وہ (کیا ہیں)؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۱۶ ح ۹۳۵؛ الوافی: ۸/۷۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۰ ح ۳۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۱ ح ۷۹۰۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۹۷؛ المعتبر: ۲/۲۴۲

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۰۱؛ شرح العروۃ: ۱/۶۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۲؛ منتھی المطلب: ۵/۲۱۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۳؛ غنائم الایام: ۳/۱۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۳۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۸؛ مصابیح الظلام: ۸/۸۰

[3] الکافی: ۳/۳۳۹ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۳ ح ۷۹۱۱؛ الوافی: ۸/۷۴۸

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۱۶۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تجلیل: ۴/۱۳؛ ریاض المسائل: ۳/۲۶۲؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۷۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ فریضہ میں سنت ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{989} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْقُنُوتُ فِي الْجُمُعَةِ وَ الْعِشَاءِ وَ الْعَتَمَةِ وَ الْوَتْرِ وَ الْغَدَاةِ فَمَنْ تَرَكَ الْقُنُوتَ رَغْبَةً عَنْهُ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ، عشاء، مغرب، وتر اور صبح (کی نمازوں) میں قنوت ہے پس جس نے بے رغبتی کی وجہ سے قنوت ترک کی اس کی نماز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{990} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ جَمِيعاً فَقَالَ أَقْنُتْ فِيهِنَّ جَمِيعاً قَالَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بَعْدُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا جَهَرْتَ فِيهِ فَلاَ تَشُكَّ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے جملہ پنجگانہ نمازوں میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان سب میں قنوت پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے (یہی سوال) اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رہی وہ (نماز) جس میں جہر کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۲۷۲ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۴۱ح ۹۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۹۵ح ۵۱۹۳ و ۶/۳۱۱ح ۸۰۵۳؛ الوافی: ۷/۴۱

[2] ذکری الشیعہ: ۳/۲۸۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۱۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۲۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۶۹؛ قرأت فقہیہ: ۲/۶۷؛ بیان الفقہ: ۲۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۰۲؛ مستند الشیعہ: ۵/۸۷۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۳۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۱۷۳؛ المسالک الجامعیہ: ۴۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۸۶؛ کشف اللثام: ۴/۱۴۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۳؛ دراسات اصول الفقہ علی ترتیب اصول الامامیہ کاشانی: ۲/۵۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۶۰؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۸۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۹۰ح ۳۳۵؛ الاستبصار: ۱/۳۳۹ح ۱۲۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۵ح ۷۹۱۵؛ الوافی: ۸/۷۵۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۸۸

[4] مستند الشیعہ: ۵/۳۷۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تحلیل: ۱۳۴؛ غنائم الایام: ۳/۲۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۰۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۵۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۳

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۸۹ح ۳۳۱؛ الکافی: ۳/۳۳۹ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۳۳۸ح ۱۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۲ح ۷۹۰۷؛ الوافی: ۸/۷۴۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا موثق ہے [2]

قول مؤلف:

قنوت کے وجوب اور استحباب میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ وجوب کی طرف گیا ہے جبکہ ایک گروہ استحباب کا قائل ہے اور متاثرین میں یہی زیادہ مشہور ہے اور جہری نمازوں میں قنوت کی زیادہ تاکید کی گئی ہے (واللہ اعلم)

{991} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْقُنُوتُ فِي كُلِّ صَلاَةٍ فِي ٱلرَّكْعَةِ ٱلثَّانِيَةِ قَبْلَ ٱلرُّكُوعِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قنوت ہر نماز میں دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 586 کی طرف رجوع کیجئے جس میں نماز جمعہ کی قنوت کا ذکر کیا گیا ہے۔

{992} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ ٱلْفَضْلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْقُنُوتِ وَ مَا يُقَالُ فِيهِ فَقَالَ مَا قَضَى ٱللَّهُ عَلَى لِسَانِكَ وَ لاَ أَعْلَمُ فِيهِ شَيْئاً مُوَقَّتاً.

---

[1] مدارک العروۃ:۱۵/۳۷۳؛۵۷۵؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۳؛ریاض المسائل:۳/۲۶۲؛المناظر الناضرۃ(الصلاۃ):۱۰/۴۲؛جواھر الکلام:۱۰/۳۵۶؛مصابیح الظلام: ۸/۸۰؛

[2] ملاذ الاخیار:۳/۵۶۵؛موسوعہ البرغانی:۸/۳۴۵؛مستمسک العروۃ:۶/۴۹۱؛مہذب الاحکام:۷/۸۹؛مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۱/۷۶۳؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۳۴۶؛الحدائق الناضرۃ:۸/۳۵۴؛مستند الشیعہ:۵/۳۸۷؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ۹:۳۴۹؛غنائم الایام:۳/۲۰؛سند العروۃ(الصلاۃ): ۵۳

[3] تہذیب الاحکام:۲/۸۹ح۳۳۰؛الاستبصار:۱/۳۳۸ح۱۲۷۱؛الوافی:۸/۷۵۹؛الکافی:۳/۳۴۰ح　؛وسائل الشیعہ:۶/۲۶۶ح۷۹۲۳؛المعتبر: ۲/۲۳۹

[4] منتھی المطلب:۵/۲۱۷و۲۲۶؛شرح العروۃ:۱۵/۳۰۷؛جامع المقاصد:۲/۳۳۱؛ملاذ الاخیار:۳/۵۶۵؛التنقیح فی شرح العروۃ:۶/۹۵؛موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۰۷؛فقہ الصادقؑ:۷/۱۶۲؛تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۴/۳۲۷؛کتاب الصلاۃ کاشف الغطاءؒ:۱۹؛الزبدۃ الفقھیہ:۲/۲۳۰؛مفتاح الفلاح:۶۵۱؛ رسائل الشیخ بہاالدین:۲۳۳؛وسائل العباد:۱/۴۸۰؛مہذب الاحکام:۷/۸۸؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۳؛غنائم الایام:۳/۱۹؛مدارک العروۃ:۱۵/۵۷۷؛مصابیح الظلام:۸/۷۷؛معتصم الشیعہ:۳/۱۲۲؛سند العروۃ(الصلاۃ):۲۰۹

❁ اسماعیل بن فضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ اس میں کیا کہا جائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو اللہ تمہاری زبان پر جاری کر دے اور میں اس میں معین کوئی شے نہیں جانتا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{993} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: تَقُولُ فِي قُنُوتِ اَلْفَرِيضَةِ فِي اَلْأَيَّامِ كُلِّهَا إِلاَّ فِي اَلْجُمُعَةِ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِوُلْدِي وَ أَهْلِ بَيْتِي وَ إِخْوَانِيَ اَلْمُؤْمِنِينَ فِيكَ اَلْيَقِينَ وَ اَلْعَفْوَ وَ اَلْمُعَافَاةَ وَ اَلرَّحْمَةَ وَ اَلْمَغْفِرَةَ وَ اَلْعَافِيَةَ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر قنوت با آواز بلند ہے اور سوائے جمعہ کے دن کے باقی تمام دنوں میں یہ کہو اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِوُلْدِي وَ أَهْلِ بَيْتِي وَ إِخْوَانِيَ اَلْمُؤْمِنِينَ فِيكَ اَلْيَقِينَ وَ اَلْعَفْوَ وَ اَلْمُعَافَاةَ وَ اَلرَّحْمَةَ وَ اَلْمَغْفِرَةَ وَ اَلْعَافِيَةَ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{994} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُجْزِيكَ فِي اَلْقُنُوتِ اَللَّهُمَّ اِغْفِرْ لَنَا وَ اِرْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَ اُعْفُ عَنَّا فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے قنوت میں (یہ کہنا) کافی ہے کہ: اَللَّهُمَّ اِغْفِرْ لَنَا وَ اِرْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَ اُعْفُ عَنَّا فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۳ح ۱۲۸۱؛ الکافی: ۳/۳۴۰ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷۷ح ۷۹۵۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۴۴؛ الوافی: ۸/۷۵۵

[2] مدارک الاحکام: ۳/۴۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۹۶؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/۳۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۶۸؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۰۶؛ مجموع الرسائل: ۱۰۰؛ وسائل العباد: ۱/۴۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۳۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱/۶۴۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۵۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۹۳؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۶۸؛ مجمع الفائدہ: ۲/۳۰۰؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۶۲؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۸۵

[3] من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۱/۲۰۹ح ۹۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷۵ح ۷۹۵۰؛ بحار الانوار: ۸۲/۲۰۹و۸۶/۲۵۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹۰ح ۵۲۶؛ مصباح المتہجد: ۳۲۵؛ جمال الاسبوع: ۴۱۶؛ المقنعہ: ۱۶۰

[4] روضۃ المتقین: ۳/۵۱۶؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۶۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۶۰۵؛ منتھی المطلب: ۵/۲۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۰۹

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۸۷ح ۳۲۲؛ الکافی: ۳/۳۴۰ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷۴ح ۷۹۴۹؛ الوافی: ۸/۷۵۶؛ بحار الانوار: ۸۲/۲۰۷

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{995} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: عَلَى الْإِمَامِ فِيهَا أَيْ فِي الْجُمُعَةِ قُنُوتَانِ قُنُوتٌ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَ مَنْ صَلَّاهَا وَحْدَهُ فَعَلَيْهِ قُنُوتٌ وَاحِدٌ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَبْلَ الرُّكُوعِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز جمعہ میں پیش نماز کو دو قنوت پڑھنے چاہییں ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد اور جو تنہا (ظہر) پڑھے تو اسے ایک ہی قنوت دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھنا چاہیے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{996} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ بِالدُّعَاءِ فِي الْمَكْتُوبَةِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ میں دعا (قنوت) کے لئے ہاتھوں کو اتنا بلند نہ کرو کہ سر سے بھی زیادہ بلند ہو جائیں۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔[5]

{997} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ الْيَسَعَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ.

۞ سہل بن یسع نے اپنے باپ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فریضہ

---

[1] معتصم الشیعہ: ۳/۱۳۶؛ روض الجنان: ۲/۸۴۷؛ منتھی المطلب: ۵/۲۳۱؛ جامع المقاصد: ۲/۳۳۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۰؛ الاثناعشریات الخمس شیخ بہائی: ۱۴۹؛ الاثناعشریہ فی الصلاۃ الیومیہ شیخ بہائی: ۴۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۴

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۹ ح ۱۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷۱ ح ۷۹۳۶؛ بحار الانوار: ۸۶/۲۰۹ و ۲۶۰ و ۱۵۳؛ الخصال: ۲/۲۲۴ ح ۲۱

[3] روضۃ المتقین: ۲/۵۶۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۸۵؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۷۸؛ غنائم الایام: ۳/۲۵؛ شرح العروۃ: ۱۵/۳۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۹۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۲۶۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۰۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۶۵ ح ۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۳ ح ۷۹۷۵؛ الوافی: ۸/۶۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۹ ح ۱۰۸ و ۹۳ ح ۵۵۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۰۴؛ فقہ الرضاؑ: ۹۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/۸۷ ح ۴۲۰۹

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۴۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۴؛ مجموع الرسائل: ۹۵

میں قنوت بھول گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر نماز کا اعادہ (واجب) نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{998} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تَدْعُو فِي اَلْوَتْرِ عَلَى اَلْعَدُوِّ وَ إِنْ شِئْتَ سَمَّيْتَهُمْ وَ تَسْتَغْفِرُ وَ تَرْفَعُ يَدَيْكَ فِي اَلْوَتْرِ حِيَالَ وَجْهِكَ وَإِنْ شِئْتَ تَحْتَ ثَوْبِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وتر (کی قنوت) میں دشمن پر بددعا کرو اور اگر چاہو تو ان کے نام بھی لو اور (اپنے لئے) استغفار کرو اور وتر میں اپنے منہ کے بالمقابل ہاتھوں کو بلند کرو اور اگر چاہو تو کپڑے کے نیچے ہی رکھو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{999} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْسَى اَلْقُنُوتَ فِي اَلْوَتْرِ أَوْ غَيْرِ اَلْوَتْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ إِنْ ذَكَرَهُ وَقَدْ أَهْوَى إِلَى اَلرُّكُوعِ قَبْلَ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى اَلرُّكْبَتَيْنِ فَلْيَرْجِعْ قَائِماً وَلْيَقْنُتْ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِنْ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى اَلرُّكْبَتَيْنِ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا جو وتر یا غیر وتر میں قنوت پڑھنا بھول جاتا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر رکوع کے لئے جھک رہا ہو اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو پھر لوٹ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور اگر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ چکا ہو تو پھر اپنی نماز کو جاری رکھے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۶۱/۲ ح ۹۳۲؛ الاستبصار: ۳۴۵/۱ ح ۱۲۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۵/۶ ح ۷۹۸۳؛ الوافی: ۹۳۶/۸

[2] ذخیرۃ المعاد: ۲۹۵/۲؛ ملاذ الاخیار: ۶۹/۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱۳۱/۲ ح ۵۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۲/۶ ح ۷۹۷۲ و ۲۸۳ ح ۷۹۷۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۰۹/۱ ح ۱۴۱۰؛ الوافی: ۷۵۸/۸

[4] ملاذ الاخیار: ۶۷۳/۳؛ غنائم الایام: ۳۸/۳؛ منتہی المطلب: ۲۲۹/۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۹/۱؛ مفتاح الکرامہ: ۴۹۸/۲؛ مہذب الاحکام: ۱۰۱/۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱۸۳/۸؛ مدارک الاحکام: ۴۵۰/۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۶۴؛ مدارک العروۃ: ۲۰۵/۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۸۵/۸؛

[5] تہذیب الاحکام: ۱۳۱/۲ ح ۵۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۶/۶ ح ۷۹۸۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۴ ح ۴۰۴۶؛ الوافی: ۹۳۶/۸؛ ھدایۃ الامہ: ۹۳/۳ ح ۵۵۳؛ المعتبر: ۲۴۱/۲

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{1000} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: فِي الرَّجُلِ إِذَا سَهَا فِي الْقُنُوتِ قَنَتَ بَعْدَ مَا يَنْصَرِفُ وَ هُوَ جَالِسٌ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تذکرہ سنا تو آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں فرمایا جو قنوت میں سہو کرے تو وہ چلے جانے کے بعد قنوت پڑھے جبکہ وہ بیٹھا ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1001} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الْغَدَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَيَقْنُتُ الْإِمَامُ أَيَقْنُتُ مَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَ يُجْزِيهِ مِنَ الْقُنُوتِ لِنَفْسِهِ.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز صبح کی آخری رکعت میں پیش نماز کے ساتھ آکر شامل ہوتا ہے اور پیش نماز (چونکہ دوسری رکعت میں ہے اس لئے) قنوت پڑھتا ہے تو کیا یہ بھی اس کے ساتھ قنوت پڑھے یا نہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور یہی قنوت اس کے اپنے لئے بھی کافی ہے (یعنی اسے دوسری رکعت میں پڑھنا ضروری نہیں ہے)۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۷ ۶۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۸۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۶۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۸۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۴/ ۲۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۱۱؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۱۰۶؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۶۱۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۱۱

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۶۰ ح ۶۳۱؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۵ ح ۱۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۸۷ ح ۷۹۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۹۴ ح ۵۵۸؛ الوافی: ۸/ ۹۳۶

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۹؛ غنایم الایام: ۳/ ۳۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۱۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۶۲؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۶۷؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۶۱۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۶۳۹؛ شرح الرسالہ الصاتیہ: ۱۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۳۵

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۵ ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۸۷ ح ۷۹۸۸؛ الوافی: ۸/ ۷۵۳

[5] جواھر الکلام: ۱۴/ ۵۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۱۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۱۲؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۲۶۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۲۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۱؛

{1002} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي صَلاَةِ اَلْفَرِيضَةِ بِكُلِّ شَيْءٍ يُنَاجِي رَبَّهُ قَالَ نَعَمْ.

علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز فریضہ میں ہر قسم کا کلام کر کے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (درست ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1003} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى اَلْعُبَيْدِيِّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَخِيهِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلْمَاضِيَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَجْهَرَ بِالتَّشَهُّدِ وَ اَلْقَوْلِ فِي اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ وَ اَلْقُنُوتِ فَقَالَ إِنْ شَاءَ جَهَرَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے یہ درست ہے کہ وہ تشہد، رکوع و سجود کے ذکر اور قنوت میں جہر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو جہر کرے اور اگر چاہے تو جہر نہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۶ ح ۱۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۹ ح ۷۹۹۵ و ۷/۲۶۳ ح ۹۲۸۸؛ الوافی: ۸/۸۷۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۱۶ ح ۹۳۶ ھدایۃ الامہ: ۳/۹۵ ح ۵۶۳ و ۲۲۱ ح ۴۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۰۰ ح ۱۳۷۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۹۸؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۲؛ الشہادۃ الثالثہ: ۶۵ و ۲۰۲؛ غنایم الایام: ۳/۴۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۶؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۳۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۸۱؛ الدرر النجفیہ: ۲/۱۶؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۰/۴۲۰؛ مجموع الرسائل: ۲۸؛ رسالہ القلم: ۳۰/۱۴۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۴۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۶۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۸۶؛ النور الساطع: ۱/۱۶۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۶۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۳۶ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۳۰؛ وسائل العباد: ۱/۴۸۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۳۵۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۲ ح ۳۸۵ و ۳۱۳ ح ۱۲۷۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۷ ح ۵۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۰ ح ۷۹۹۹ و ۳۳۲ ح ۸۱۱۰؛ الوافی: ۸/۶۹۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۳؛ قرب الاسناد: ۱۹۸ ح ۷۵۸

[4] منتھی المطلب: ۵/۱۹۵؛ شرح العروۃ: ۱۴/۳۷۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۰۱ و ۴/۴۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۴۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۳۴۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۷۸؛ غنائم الایام: ۲/۵۳۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۸۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۳۷۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۹

قول مؤلف:

✪ یعنی ہر طرح پڑھنا جائز ہے اور قنوت میں جہر کا استحباب مشہور ہے۔ نیز واضح رہے کہ امام زمانہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فریضہ کے قنوت میں ہاتھوں کا سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس میں معمول یہ ہے کہ جب نماز گزار دعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سینہ کے اوپر سے نہایت آہستگی کے ساتھ گھٹنوں تک نیچے لے جائے اور تکبیر کہہ کر رکوع کرے اور وہ روایت (کہ اللہ اس سے بلند ہے کہ بندہ کے ہاتھوں کو خالی لوٹائے بلکہ انہیں اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے) صحیح ہے مگر وہ شب و روز کے نوافل کے بارے میں ہے نہ کہ فرائض کے بارے میں لہٰذا نوافل میں اس پر عمل کرنا افضل ہے [1] (واللہ اعلم)۔

نماز کا ترجمہ:

طوالت سے بچنے کے لئے ہم ترجمہ درج نہیں کر رہے ہیں امید ہے صرف نظر کی جائے گی۔

۱. سورۂ الحمد کا ترجمہ: ایضاً
۲. سورہ اخلاص کا ترجمہ: ایضاً
۳. رکوع، سجود اور ان کے بعد کے مستحب اذکار کا ترجمہ: ایضاً
۴. قنوت کا ترجمہ: ایضاً
۵. تسبیحات اربعہ کا ترجمہ: ایضاً
۶. تشہد اور سلام کا ترجمہ: ایضاً

تعقیباتِ نماز:

{1004} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلدُّعَاءُ بَعْدَ اَلْفَرِيضَةِ أَفْضَلُ مِنَ اَلصَّلاَةِ تَنَفُّلاً (فَبِذَلِكَ جَرَتِ اَلسُّنَّةُ).

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز فریضہ کے بعد دعا کرنا نماز نافلہ پڑھنے سے افضل ہے (پس اسی طرح سنت جاری ہے)۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۳۱ ح ۵۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۲ ح ۷۹۷۲ و ۲۸۳ ح ۷۹۷۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۹ ح ۱۴۱۰؛ الوافی: ۸/۷۵۸

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۲۸ ح ۹۶۳؛ الکافی: ۳/۳۴۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۳ ح ۳۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۳۷ ح ۸۳۸۰؛ الوافی: ۸/۷۸۳؛ مستدرک الوسائل: ۵/۲۳ ح ۵۲۹۳؛ دعایم الاسلام: ۱/۱۶۶؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۵؛ مفتاح الفلاح: ۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۸۵؛ بحارالانوار: ۸۲/۳۲۴

[3] روضۃ المتقین: ۲/۸۷۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۳۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۲؛ غنائم الایام: ۳/۸۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۹۶

{1005} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَنْ سَبَّحَ تَسْبِيحَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلاَةِ الْفَرِيضَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلْيَبْدَأْ بِالتَّكْبِيرِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز فریضہ کے بعد زانو پر اپنے سے پہلے سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھے تو اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور اس کی ابتداء تکبیر (اللہ اکبر) سے کرنا چاہیے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1006} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى أَحْصَاهَا أَرْبَعاً وَ ثَلاَثِينَ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعاً وَ سِتِّينَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ حَتَّى بَلَغَ مِائَةً يُحْصِيهَا بِيَدِهِ جُمْلَةً وَاحِدَةً.

۞ محمد بن غذافر سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے آپ علیہ السلام سے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں سوال کیا۔ پس آپ علیہ السلام نے اللہ اکبر کہا حتیٰ کہ اسے چونتیس مرتبہ شمار کیا پھر الحمد اللہ کہا حتیٰ کہ سڑسٹھ تک پہنچ گئے پھر سبحان اللہ کہا حتیٰ کہ سو تک پہنچ گئے اور آپ علیہ السلام اپنے ہاتھ میں ایک ہی جملہ میں شمار کرتے رہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۴۲ ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۵ ح ۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۳۹ ح ۸۳۸۴؛ قرب الاسناد: ۶ ح ۱۱؛ السرائر: ۳/۵۹۲؛ الوافی: ۸/۷۸۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۳۲ ح ۱۱؛ ثواب الاعمال: ۱۶۴؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۶۸؛ کشف الغمہ: ۱/۴۷۱؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۵/۵۳ ح ۵۳۰۱؛ فلاح السائل: ۱۶۵؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۳۲؛ مفتاح الفلاح: ۶۵

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۸۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۶۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۹۴؛ مفاتیح الجنان: ۷۹۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۳۷

[3] الکافی: ۳/۳۴۲ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۵ ح ۴۰۰؛ المحاسن: ۱/۳۶ ح ۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۴۴ ح ۸۳۹۸؛ الوافی: ۸/۷۸۹؛ مفتاح الفلاح: ۲۷۵؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۳۳؛ منہاج النجاح: ۳۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۸۷ ح ۲۸

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۱۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۵۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۶؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۹/۳۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/۴۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۳۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۵۱۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۱۲؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۱۵؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۳۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۱۰۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۹۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۱۰۴؛ مفتاح الفلاح: ۵۸۸

قول مؤلف:

یعنی ایک سے شروع کر کے سوتک شمار کیا اور اللہ اکبر چونتیس بار کہا اور پھر الحمد اللہ کو سڑسٹھ تک کہتے رہے یعنی تینتیس مرتبہ کہا اور پھر سبحان اللہ کو شروع کیا اور سوتک وہ کہتے رہے تو اس طرح تینتیس مرتبہ اسے کہا (واللہ اعلم)

{1007} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا صَلَّى وَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَوْقَ رَأْسِهِ.

صفوان بن مہران جمال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر کے اوپر تک بلند کرتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1008} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَجْدَةُ الشُّكْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ تُتِمُّ بِهَا صَلَاتَكَ وَ تُرْضِي بِهَا رَبَّكَ وَ تَعْجَبُ الْمَلَائِكَةُ مِنْكَ وَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ فَتَحَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْحِجَابَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ يَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي أَدَّى فَرْضِي وَ أَتَمَّ عَهْدِي ثُمَّ سَجَدَ لِي شُكْراً عَلَى مَا أَنْعَمْتُ بِهِ عَلَيْهِ مَلَائِكَتِي مَا ذَا لَهُ عِنْدِي قَالَ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا رَحْمَتُكَ ثُمَّ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ مَا ذَا لَهُ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا جَنَّتُكَ ثُمَّ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ مَا ذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا كِفَايَةُ مُهِمِّهِ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ مَا ذَا قَالَ وَ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا قَالَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا مَلَائِكَتِي ثُمَّ مَا ذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ رَبَّنَا لَا عِلْمَ لَنَا قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَشْكُرُ لَهُ كَمَا شَكَرَ لِي وَ أُقْبِلُ إِلَيْهِ بِفَضْلِي وَ أُرِيهِ وَجْهِي.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سجدۂ شکر ہر مسلمان پر واجب ہے جس سے تم اپنی نماز کو مکمل کرتے ہو، اپنے پروردگار کو راضی کرتے ہو اور فرشتے تم پر تعجب کرتے ہیں۔ پس جب کوئی بندہ نماز پڑھے پھر سجدۂ شکر ادا کرے تو خدا بندہ اور فرشتوں کے درمیان حجاب ہٹا دیتا ہے اور اس وقت خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف دیکھو جس نے میرا قرض ادا کیا ہے اور میرا عہد و پیمان پورا کر دیا ہے اور پھر میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ شکر ادا کر رہا ہے۔ اے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۲۵ ح ۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۵۲ ح ۸۴۱۹؛ الوافی: ۸/۸۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۶ ح ۴۰۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۹۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/۳۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۱۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۶۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۴۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۶۳۳؛ مجمع الفائدہ: ۳/۴۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۴/۱۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۶؛ الفوائد المدنیہ: ۵۶۷

میرے فرشتو! بتاؤ وہ مجھ سے کس چیز کا حقدار ہے؟

ملائکہ عرض کرتے ہیں: تیری رحمت کا (حقدار ہے)

پھر خدا فرماتا ہے: پھر اور کس چیز کا (حقدار ہے)؟

ملائکہ عرض کرتے ہیں: تیری جنت کا (حقدار ہے)

تب خداوند عالم فرماتا ہے: اور کس چیز کا (حقدار ہے)؟

ملائکہ عرض کرتے ہیں: مہمات کی کفایت کا (یعنی مشکل کی آسانی کا)

پھر خدا فرماتا ہے: اور کس چیز کا؟

چنانچہ (اس کے جواب میں) کوئی ایسی خیر وخوبی باقی نہیں رہ جاتی مگر یہ کہ ملائکہ اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

پھر خدا فرماتا ہے: اور کس چیز کا (حقدار ہے)؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: اب ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کس چیز کا حقدار ہے۔

تب خدا بزرگ وبرتر فرماتا ہے کہ میں اس کا اسی طرح شکریہ ادا کروں گا جس طرح اس نے میرا (شکر) ادا کیا ہے اور میں اپنے فضل وکرم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوں گا اور اسے اپنا چہرہ دکھاؤں گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

تہذیب الاحکام کے آخر میں ہے کہ اسے اپنی رحمت دکھاؤں گا تو ہر دو صورت مفہوم ایک ہی ہے کیونکہ چہرہ سے مراد انبیاء وآئمہ علیہم السلام ہیں اور رحمت سے بھی وہی مراد ہیں اور جو یہ کہے کہ خدا کا مخلوق کی طرح چہرہ ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ احادیث سے ثابت ہے اس سلسلے میں تفصیل کے لئے میری کتاب ''عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام'' کو دیکھا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)۔

{1009} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۳۳۳ح۹۷۹؛ تہذیب الاحکام:۲/۱۱۰ح۴۱۵؛ وسائل الشیعہ:۷/۶ح۸۵۶۴؛ مفتاح الفلاح:۱۴۱؛ الوافی:۸/۸۱۷؛ بحارالانوار:۸۳/۲۰۵؛الجواھرالسنیہ:۶۸۰؛مکارم الاخلاق:۲۸۶

[2] منتھی المطلب:۵/۲۴۵؛ مدارک الاحکام:۳/۴۲۲؛ غنایم الایام:۳/۹۵؛ روضۃ المتقین:۲/۳۸۸؛ لوامع صاحبقرانی:۴/۲۰۰؛ ملاذ الاخیار:۳/۶۲۴؛ مفاتیح الشرائع:۱/۱۵۷؛معتصم الشیعہ:۳/۱۹۷؛موسوعہ البرغانی:۸/۱۸۵؛منیۃ الراغب:۲۳۳؛شرح الصحیفہ الکاملہ السجادیہ:۴۹۷؛مصابیح الظلام:۸/۲۴۲؛ رسائل الشیخ بہأالدین:۲۴۴؛ الحبل المتین:۲/۴۳۴؛مفاتیح الجنان:۸۰۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۱/۵۷۷؛مستند الشیعہ:۵/۳۹۶؛مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۴۱۱؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۶؛جامع المقاصد:۲/۳۱۵

مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا صَلَّى لَمْ يَنْفَتِلْ حَتَّى يُلْصِقَ خَدَّهُ ٱلْأَيْمَنَ بِالْأَرْضِ وَ خَدَّهُ ٱلْأَيْسَرَ بِالْأَرْضِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نماز پڑھتے تھے تو اس وقت تک وہاں سے نہیں لوٹتے تھے جب تک اپنا دایاں اور بایاں رخسار زمین پر نہیں رکھ لیتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{1010} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا نَزَلَتْ بِرَجُلٍ نَازِلَةٌ أَوْ شَدِيدَةٌ أَوْ كَرَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَكْشِفْ عَنْ رُكْبَتَيْهِ وَ ذِرَاعَيْهِ وَ لْيُلْصِقْهُمَا بِالْأَرْضِ وَ لْيُلْزِقْ جُؤْجُؤَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لْيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَ هُوَ سَاجِدٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی پر کوئی سخت مصیبت نازل ہو یا کوئی امر اسے الم و رنج پہنچائے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھٹنوں اور کہنیوں سے کپڑا اہٹائے اور اپنے آپ کو زمین سے لگائے نیز اپنے سینے کو بھی زمین سے چسپاں کرے اور اس طرح سجدہ میں جا کر خدا سے اپنی حاجت کی دعا کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1011} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ: أَنَّ ٱلصَّادِقَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ لِرَجُلٍ إِذَا أَصَابَكَ هَمٌّ فَامْسَحْ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِكَ ثُمَّ امْسَحْ يَدَكَ عَلَى وَجْهِكَ مِنْ جَانِبِ خَدِّكَ ٱلْأَيْسَرِ وَ عَلَى جَبْهَتِكَ إِلَى جَانِبِ خَدِّكَ ٱلْأَيْمَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ كَذَلِكَ وَصَفَهُ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَالِمُ ٱلْغَيْبِ وَ ٱلشَّهَادَةِ ٱلرَّحْمٰنُ ٱلرَّحِيمُ ٱللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي ٱلْغَمَّ وَ ٱلْحَزَنَ ثَلاَثاً.

۞ ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی ہم و غم لاحق ہو تو اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر لگا کر اپنے چہرے پر بائیں جانب سے اور پیشانی پر دائیں رخسار کی طرف ملو۔ ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ ابراہیم

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۳۲ ح ۹۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۰۹ ح ۴۱۴؛ الوافی: ۸/ ۸۱۸؛ الزھد الاھوازی: ۵۸ ح ۱۵۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۶؛ علل الشرائع: ۱/ ۵۶؛ بحارالانوار: ۲۷/ ۱۲۲ و ۸۳/ ۲۰۰؛ مشکاۃ الانوار: ۲۲۷؛ تفسیر کنزالدقائق: ۵/ ۱۷۷؛ الجواھر السنیہ: ۱۳۰؛ النور المبین: ۲۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۱ ح ۸۵۷۶

[2] تحفۃ الابرار الملتقط من آثار: ۲/ ۳۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۱۸۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۰۰؛ منتھی المطلب: ۵/ ۲۴۷

[3] الکافی: ۲/ ۵۵۶ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۲ ح ۸۵۷۹؛ بحارالانوار: ۸۳/ ۲۱۸؛ الوافی: ۹/ ۱۶۲۰؛ عدۃ الداعی: ۲۷۶

[4] روش جدید اخلاق اسلامی محسنی: ۲۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۲/ ۴۱۹

بن عبدالحمید نے مجھے اسی طرح بتایا پھر کہو:

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلَّذِی لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ عَالِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَ ٱلشَّهَادَةِ ٱلرَّحۡمٰنُ ٱلرَّحِيمُ ٱللَّهُمَّ أَذۡهِبۡ عَنِّی ٱلۡغَمَّ وَ ٱلۡحَزَنَ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [2]

{1012} مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيِّ بۡنِ ٱلۡحُسَيۡنِ بِإِسۡنَادِهِ عَنۡ أَبِي ٱلۡحُسَيۡنِ ٱلۡأَسَدِيِّ يَعۡنِی مُحَمَّدَ بۡنَ جَعۡفَرٍ أَنَّ ٱلصَّادِقَ عَلَيۡهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا يَسۡجُدُ ٱلۡمُصَلِّي سَجۡدَةً بَعۡدَ ٱلۡفَرِيضَةِ لِيَشۡكُرَ ٱللَّهَ تَعَالَى ذِكۡرُهُ فِيهَا عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيۡهِ مِنۡ أَدَاءِ فَرۡضِهِ وَ أَدۡنَى مَا يُجۡزِی فِيهَا شُكۡراً لِلَّهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کے بعد نماز گزار اس لیے سجدۂ شکر ادا کرتا ہے کہ خدا کے اس احسان کا شکر ادا کرے جو اس نے فرض ادا کرنے کی توفیق دے کر اس پر کیا ہے اور سجدۂ (شکر) میں کم از کم تین بار شکراً للہ کہنا کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا پھر موثق ہے۔ [4]

{1013} مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيِّ بۡنِ ٱلۡحُسَيۡنِ بِإِسۡنَادِهِ عَنۡ عَبۡدِ ٱللَّهِ بۡنِ جُنۡدَبٍ عَنۡ مُوسَى بۡنِ جَعۡفَرٍ عَلَيۡهِمَا ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: تَقُولُ فِی سَجۡدَةِ ٱلشُّكۡرِ:

(ٱللَّهُمَّ إِنِّي أُشۡهِدُكَ وَ أُشۡهِدُ مَلاَئِكَتَكَ وَ أَنۡبِيَاءَكَ وَ رُسُلَكَ وَ جَمِيعَ خَلۡقِكَ أَنَّكَ أَنۡتَ ٱللَّهُ رَبِّي وَ ٱلۡإِسۡلاَمَ دِينِي وَ مُحَمَّداً نَبِيِّي وَ عَلِيّاً وَ ٱلۡحَسَنَ وَ ٱلۡحُسَيۡنَ وَ عَلِيَّ بۡنَ ٱلۡحُسَيۡنِ وَ مُحَمَّدَ بۡنَ عَلِيٍّ وَ جَعۡفَرَ بۡنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بۡنَ جَعۡفَرٍ وَ عَلِيَّ بۡنَ مُوسَى وَ مُحَمَّدَ بۡنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بۡنَ مُحَمَّدٍ وَ ٱلۡحَسَنَ بۡنَ عَلِيٍّ وَ ٱلۡحُجَّةَ بۡنَ ٱلۡحَسَنِ بۡنِ عَلِيٍّ أَئِمَّتِي بِهِمۡ أَتَوَلَّى وَ مِنۡ أَعۡدَائِهِمۡ أَتَبَرَّأُ ٱللَّهُمَّ إِنِّي أَنۡشُدُكَ دَمَ ٱلۡمَظۡلُومِ) ثَلاَثاً۔

{ٱللَّهُمَّ إِنِّي أَنۡشُدُكَ بِإِيوَائِكَ عَلَى نَفۡسِكَ لِأَعۡدَائِكَ لَتُهۡلِكَنَّهُمۡ بِأَيۡدِينَا وَ أَيۡدِي ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱللَّهُمَّ إِنِّي أَنۡشُدُكَ بِإِيوَائِكَ عَلَى نَفۡسِكَ لِأَوۡلِيَائِكَ لَتُظۡفِرَنَّهُمۡ بِعَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمۡ أَنۡ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى ٱلۡمُسۡتَحۡفَظِينَ مِنۡ آلِ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۳۳۱ح ۹۶۹؛ وسائل الشیعہ :۷/۱۳ح ۸۵۸۲؛ مکارم الاخلاق :۲۸۷؛ بحارالانوار :۲۰۶/۸۳؛ دعائم الاسلام :۲/۱۳۷؛ الوافی :۹/۱۶۳۳؛ تہذیب الاحکام :۲/۱۱۲ح ۴۲۰

[2] لوامع صاحبقرانی :۴/۱۸۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۳۳۳ح ۹۷۸؛ وسائل الشیعہ :۷/۵ح ۸۵۶۱؛ الوافی :۸/۸۵۸؛ ھدایۃ الامہ :۳/۲۰۸ح ۱۵۲؛ علل الشرائع :۲/۳۶۰؛ تفسیر نورالثقلین :۲/۵۲۹؛ بحارالانوار :۸۳/۱۹۸؛ تفسیر کنزالدقائق :۷/۳۴؛ عیون اخبار الرضاؑ :۱/۲۸۱

[4] روضۃ المتقین :۲۰/۵۵۰ (طرق محمد بن جعفر ابوالحسین الاسدی)؛ المفاتیح الجدیۃ مکارم شیرازی :۲۱۷

مُحَمَّدٍ} ثَلاَثاً۔

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ اَلْيُسْرَ بَعْدَ اَلْعُسْرِ

ثَلاَثاً۔

ثُمَّ ضَعْ خَدَّكَ اَلْأَيْمَنَ عَلَى اَلْأَرْضِ وَ تَقُولُ:

[يَا كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي اَلْمَذَاهِبُ وَ تَضِيقُ عَلَيَّ اَلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ يَا بَارِءَ خَلْقِي رَحْمَةً بِي وَ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي غَنِيّاً صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى اَلْمُسْتَحْفَظِينَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ] ثَلاَثاً۔

ثُمَّ تَضَعُ خَدَّكَ اَلْأَيْسَرَ عَلَى اَلْأَرْضِ وَ تَقُولُ:

يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ وَ يَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ قَدْ وَ عِزَّتِكَ بَلَغَ مَجْهُودِي

ثَلاَثاً۔

ثُمَّ تَعُودُ لِلسُّجُودِ وَ تَقُولُ مِائَةَ مَرَّةٍ شُكْراً شُكْراً ثُمَّ تَسْأَلُ حَاجَتَكَ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اپنے سجدۂ شکر میں تین مرتبہ یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ مَلاَئِكَتَكَ وَ أَنْبِيَاءَكَ وَ رُسُلَكَ وَ جَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اَللَّهُ رَبِّي وَ اَلْإِسْلاَمَ دِينِي وَ مُحَمَّداً نَبِيِّي وَ عَلِيّاً وَ اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ اَلْحُجَّةَ بْنَ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَئِمَّتِي بِهِمْ أَتَوَلَّى وَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ دَمَ اَلْمَظْلُومِ

پھر تین بار یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ بِإِيوَائِكَ عَلَى نَفْسِكَ لِأَعْدَائِكَ لَتُهْلِكَنَّهُمْ بِأَيْدِينَا وَ أَيْدِي اَلْمُؤْمِنِينَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ بِإِيوَائِكَ عَلَى نَفْسِكَ لِأَوْلِيَائِكَ لَتُظْفِرَنَّهُمْ بِعَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى اَلْمُسْتَحْفَظِينَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ

پھر تین مرتبہ یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ اَلْيُسْرَ بَعْدَ اَلْعُسْرِ

پھر دایاں رخسار زمین پر رکھو اور تین مرتبہ یہ پڑھو:

يَا كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي اَلْمَذَاهِبُ وَ تَضِيقُ عَلَيَّ اَلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ يَا بَارِءَ خَلْقِي رَحْمَةً بِي وَ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي غَنِيّاً صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى اَلْمُسْتَحْفَظِينَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ

پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھو اور تین بار یہ پڑھو:

يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ وَيَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ قَدْ وَعِزَّتِكَ بَلَغَ مَجْهُودِي

پھر پیشانی سجدہ میں رکھو اور سو بار شکراً پڑھو۔

پھر اپنی حاجت کا سوال کرو انشاءاللہ (پوری ہوگی)۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1014} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ مِائَةَ مَرَّةٍ شُكْراً شُكْراً وَإِنْ شِئْتَ عَفْواً عَفْواً.

سلیمان بن حفص مروزی سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے میری طرف لکھا کہ سجدۂ شکر میں سو بار شکراً پڑھو اور اگر چاہو تو عفواً عفواً پڑھ لو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا معتبر ہے۔ [4]

{1015} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ ثَنَى رِجْلَهُ عَنْ دَابَّتِهِ فَخَرَّ سَاجِداً فَأَطَالَ وَ أَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ رَكِبَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ فَقَالَ إِنَّنِي ذَكَرْتُ نِعْمَةً أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي.

ہشام بن احمر سے روایت ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کے بعض اطراف میں گھوم رہا تھا کہ اچانک آپ علیہ السلام نے سواری سے جست لگائی اور نیچے اتر کر سجدہ میں گر گئے اور بہت طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔

پس میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام نے اتنا طویل سجدہ کیا؟

---

[1] من لایحضرہٗ الفقیہ :۱/۳۲۹ ح ۹۶۷؛ وسائل الشیعہ :۷/۱۵ ح ۸۵۸۵؛ الکافی :۳/۳۲۵ ح ۱۷؛ تہذیب الاحکام :۲/۱۱۰ ح ۴۱۶؛ مفتاح الفلاح :۲۴۲ مصباح المتہجد :۲۳۸؛ بحارالانوار :۸۳/۲۳۵؛ ھدایۃ الامہ :۳/۲۱۱؛ الوافی :۸/۸۱۹

[2] روضۃ المتقین :۲/۳۸۳؛ العروۃ الوثقی یزدی :۱/۶۸۸؛ غنایم الایام :۳/۹۸؛ منتھی المطلب :۵/۲۴۸؛ مدارک الاحکام :۳/۴۲۳؛ معتصم الشیعہ :۳/۲۰۱

[3] من لایحضرہٗ الفقیہ :۱/۳۳۲ ح ۹۷۰؛ الکافی :۳/۳۴۴ ح ۲۰؛ عیون اخبار الرضاؑ :۱/۲۸۰ ح ۲۳؛ ھدایۃ الامہ :۳/۲۱۲ ح ۱۷۱؛ بحارالانوار :۸۳/۱۹۷؛ الوافی :۸/۸۲۲؛ مکاتیب الآئمہؑ :۵/۱۲۷؛ تہذیب الاحکام :۲/۱۱۱ ح ۴۱۷

[4] روضۃ الواعظین :۲۰/۴۴۷؛ مفاتیح الجنان :۸۰۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ایک نعمت کو یاد کیا جو خدا نے مجھ پر انعام کی تھی تو میں نے چاہا کہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کروں۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا صحیح ہے۔[2]

{1016} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ إِذْ نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا رَكِبَ قَالُوا يَا رَسُولَ ٱللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئاً لَمْ تَصْنَعْهُ فَقَالَ نَعَمْ اِسْتَقْبَلَنِي جَبْرَئِيلُ فَبَشَّرَنِي بِبِشَارَاتٍ مِنَ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَسَجَدْتُ شُكْراً لِلَّهِ لِكُلِّ بُشْرَى سَجْدَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقہ پر سوار ہو کر کہیں سفر پر جا رہے تھے کہ اچانک ناقہ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے دیکھا ہے کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے (پانچ) بشارتیں دیں تو میں نے ہر بشارت کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ کیا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{1017} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرٍ وَ أَبِي سَلَمَةَ ٱلسَّرَّاجِ قَالاَ : سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ هُوَ يَلْعَنُ فِي دُبُرِ كُلِّ مَكْتُوبَةٍ أَرْبَعَةً مِنَ ٱلرِّجَالِ وَ أَرْبَعاً مِنَ ٱلنِّسَاءِ----

حسین بن ثویر اور ابوسلمہ السراج سے روایت ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ہر فریضہ نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں کے نام لے کر ان پر لعنت کرتے تھے۔[5]

---

[1] الکافی: ۹۸/۲ ح ۲۶؛ الوافی: ۴/ ۵۳ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۹ ح ۸۵۹۳؛ بحار الانوار: ۶۸/ ۵ ۳ و ۸۳/ ۲۲۰؛ عوالم العلوم: ۲۱/ ۱۹۴؛ الفصول المہمہ: ۳/ ۳۲۱؛ مشکاۃ الانوار: ۲۹؛ مستدرک الوسائل: ۵/ ۱۵۲ ح ۵۵۴۱

[2] مراۃ العقول: ۸/ ۱۶۱؛ تحفۃ الابرار الملتقط من آثار: ۲/ ۳۲۸

[3] الکافی: ۹۸/۲ ح ۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۸ ح ۸۵۹۰؛ الوافی: ۴/ ۵۳ ۳؛ بحار الانوار: ۱/ ۲۶۴ و ۶۸/ ۵ ۳ و ۸۳/ ۲۰۷؛ مکارم الاخلاق: ۲۶۵

[4] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰/ ۲۳۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۰۸؛ مراۃ العقول: ۸/ ۱۶۰

[5] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۲۱ ح ۱۳۱۳؛ الوافی: ۸/ ۸۰۳؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۱۲۸ و ۳۰/ ۹۷ و ۳ ۸۳/ ۵۸؛ الکافی: ۳/ ۳۴۲ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۶۲ ح ۸۴۴۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۰۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

قول مؤلف:

حدیث میں کچھ لوگوں کے نام درج ہیں جن پر امام علیہ السلام لعنت کرتے تھے مگر حالات کی وجہ سے ہم نے حدیث کا وہ حصہ حذف کردیا ہے۔

{1018} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَلْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْكُوفِيِّ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اَلْعَلاَءِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرِ قَالَ: إِنَّ عَبْداً مَكَثَ فِي اَلنَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفاً وَ اَلْخَرِيفُ سَبْعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَ اَللَّهَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمَّا رَحِمْتَنِي قَالَ فَأَوْحَى اَللَّهُ جَلَّ جَلاَلُهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ أَنِ اِهْبِطْ إِلَى عَبْدِي فَأَخْرِجْهُ قَالَ يَا رَبِّ وَ كَيْفَ لِي بِالْهُبُوطِ فِي اَلنَّارِ قَالَ إِنِّي قَدْ أَمَرْتُهَا أَنْ تَكُونَ عَلَيْكَ بَرْداً وَ سَلاَماً قَالَ يَا رَبِّ فَمَا عِلْمِي بِمَوْضِعِهِ قَالَ إِنَّهُ فِي جُبٍّ مِنْ سِجِّينٍ قَالَ فَهَبَطَ فِي اَلنَّارِ فَوَجَدَهُ وَ هُوَ مَعْقُولٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَخْرَجَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ يَا عَبْدِي كَمْ لَبِثْتَ تُنَاشِدُنِي فِي اَلنَّارِ قَالَ مَا أُحْصِيهِ يَا رَبِّ قَالَ أَمَا وَ عِزَّتِي لَوْ لاَ مَا سَأَلْتَنِي بِهِ لَأَطَلْتُ هَوَانَكَ فِي اَلنَّارِ وَ لَكِنَّهُ حَتَمْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لاَ يَسْأَلَنِي عَبْدٌ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلاَّ غَفَرْتُ لَهُ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ اَلْيَوْمَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بیشک ایک بندہ آتش (جہنم) میں ستر خریف تک ٹھہرا رہا اور ایک خریف ستر سال پر مشتمل ہوتا ہے پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت علیہ السلام کے حق کے واسطے سے رحمت کا سوال کیا تو اللہ نے جبرئیل کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندے کی طرف جاؤ اور اسے (آگ سے) باہر نکال لاؤ۔

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں آگ میں کیسے اتروں؟

اللہ نے فرمایا: میں نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے ٹھنڈی اور لسامی والی بن جائے۔

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! مجھے اس کی جگہ بتادے؟

اللہ نے فرمایا: وہ سجیل کے گڑھے میں ہے۔

چنانچہ جبرئیل علیہ السلام آگ کی طرف اس کے روبرو گئے اور اس کو نکال لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! کتنا عرصہ آگ میں رہے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۴

عرض کیا: پروردگار! میں شمار نہیں کرسکتا۔

اللہ نے اس سے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر تم نے اس (محمد ﷺ واہلبیت علیہم السلام کے) حق سے سوال نہ کیا ہوتا تو میں تیری آگ کی ذلت کو طول دے دیتا لیکن میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جو بندہ بھی مجھ سے محمد ﷺ اور ان کی اہلبیت علیہم السلام کے حق سے سوال کرے گا تو میں اپنے اور اس کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے ان کو معاف کردوں گا اور آج میں نے تمہارے بھی گناہ معاف کردیئے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

پیغمبر اکرم ﷺ پر درود:

{1019} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ اَلسَّمَاءِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ دعا جو خدا سے مانگی جاتی ہے وہ اس وقت تک آسمان پر بلند ہونے سے رکی رہتی ہے جب تک محمد و آل محمد ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1020} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اِرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلاَةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا

---

[1] امالی شیخ صدوق:۲: ۶۷ مجلس ۹۶؛ ثواب الاعمال:۱۵۴؛ معانی الاخبار:۲۲۶؛ امالی شیخ مفید:۲۱۸ مجلس ۲۵؛ امالی طوسی:۶۷۵:۵؛ جامع الاخبار:۱۴۲:۲؛ مجموعہ ورام:۲ /۸۲؛ غررالاخبار:۳۲۶؛ مستدرک الوسائل:۵ /۲۲۸ح ۵۷۵۹؛ وسائل الشیعہ :۷ /۹۸ح ۸۸۴۲؛ بحارالانوار:۲۷ /۳۱۲و۸ /۲۸۲و۱ /۹۱؛ الخصال:۲ /۵۸۴؛ بشارۃ المصطفیٰؐ (مترجم):۵۴۱ح ۴۳۳ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز)؛ عدۃ الداعی:۱۶۳؛ روضۃ الواعظین:۲۷۱؛ نوادرالاخبار:۳۶۸؛ کلیات حدیث قدسی:۴۹۳

[2] قرۃ عین فی صلاۃ اللیل خفاجی:۹۶

[3] الکافی :۲ /۴۹۳ح ۱۰؛ تفسیر البرہان:۴ /۴۸۹ح ۱؛ الوافی:۹ /۱۵۱۴؛ ھدایۃ الامہ:۳ /۱۱۶ح ۷۰۰؛ روضۃ الواعظین:۲ /۳۲۹؛ جامع الاخبار:۶۱؛ بحارالانوار:۹۰ /۳۱۲و۹۱ /۵۷و۶۵؛ وسائل الشیعہ :۷ /۹۲ح ۸۸۲۳و۹۶ح ۸۸۳۸؛ تفسیر کنز الدقائق:۱۰ /۴۳۷؛ امالی طوسی:۶۶۲؛ الدعوات:۳۱؛ مکارم الاخلاق:۳۱۲؛ تاویل الآیات:۴۵۳؛ ثواب الاعمال:۱۵۵

[4] مراۃ العقول:۱۲ /۹۹؛ مستمسک العروۃ:۶ /۵۰۳؛ ائمہ اھل البیتؑ:۱۸؛ الحدائق الناضرۃ:۸ /۴۶۸؛ مجموع الرسائل:۱۰۹؛ مہذب الاحکام:۷ /۹۹

تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجتے ہوئے اپنی آوازوں کو بلند کیا کرو کیونکہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1021} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ فِي وَصِيَّةِ ٱلنَّبِيِّ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَا عَلِيُّ مَنْ نَسِيَ ٱلصَّلاَةَ عَلَيَّ فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ ٱلْجَنَّةِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے وہ دراصل جنت کا راستہ بھول گیا۔[3]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[4]

{1022} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا اِجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ يَذْكُرُونَا إِلاَّ كَانَ ذَلِكَ ٱلْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَ ذِكْرِ عَدُوِّنَا مِنْ ذِكْرِ ٱلشَّيْطَانِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں اور وہ نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہمارا (یعنی محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر کریں تو ان کے لئے یہ مجلس قیامت کے دن حسرت وندامت کا باعث ہوگی۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے

---

[1] الکافی: ۲/۹۳ ۴ح ۱۳؛ مکارم الاخلاق: ۳۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۹۲ح ۹۰۸۸و ۲۰۰ح ۹۱۰۸؛ الوافی: ۹/۱۵۱۸؛ ثواب الاعمال: ۱۵۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۴۰ح ۸۵۸؛ بحارالانوار: ۹۱/۵۹ح ۴۱؛ المحتضر: ۲۷ح ۱۱۰

[2] شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/۴۰۳؛ مراۃ العقول: ۹۹/۱۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۵۲ح ۵۷۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۰۲ح ۹۱۱۴؛ الوافی: ۲۶/۱۶۸؛ مکارم الاخلاق: ۴۳۳؛ الفصول المھمہ: ۳/۳۳۳ح ۳۰۵۶؛ بحارالانوار: ۷۴/۴۶و ۹۱/۵۳؛ امالی طوسی: ۱۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۵/۳۳۷ح ۶۰۳۸؛ جامع الاخبار: ۶۰

[4] روضۃ المتقین: ۲۰/۲۴۷

ذکر سے ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

مبطلاتِ نماز:

{1023} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ يُرَخَّصُ فِي النَّوْمِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کی کسی شئے (یعنی کسی حصے) میں بھی سونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1024} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ: لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ الْخَلاَءُ وَ الْبَوْلُ وَ الرِّيحُ وَ الصَّوْتُ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں نے فرمایا: چار چیزوں کے سوا کوئی چیز نماز کو باطل نہیں کرتی: پاخانہ، پیشاب، ریح اور آواز (یعنی کلام)۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق یا حسن یا پھر صحیح ہے۔ [6]

---

[1] الکافی :۲/ ۹۶ ۴ح ۲؛ وسائل الشیعہ :۷/ ۱۵۳ ح ۸۹۸۱ و ۸۹۸ ح ۹۱۰۴؛ الوافی :۹ /۱۴۴۱؛ بحارالانوار :۴۲/ ۴۶۸؛ عدۃ الداعی ونجاح الساعی :۲۵۶؛ الفصول المہمہ :۳/ ۳۳۱ ح ۳۰۴۹؛ ھدایۃ الامہ :۳/ ۱۴۱ ح ۸۶۱ و ۸۶۳؛

[2] مراۃ العقول :۱۲/ ۱۲۰؛ الشہادۃ الثالثہ :۲۰۵ و ۳۸۸؛ الصلاۃ خیر من النوم فی الاذان/ الوجہ الآخر شہرستانی :۳۵؛ الاذان بین الاصالہ والتحریف شہرستانی :۳/ ۲۰۶

[3] الکافی :۳/ ۳۷۱ ح ۱۶؛ الوافی :۸/ ۸۶۸؛ وسائل الشیعہ :۱/ ۲۵۴ ح ۶۶۰ و ۷/ ۲۳۳ ح ۹۲۰۱؛ الفصول المہمہ :۲/ ۱۸ ح ۱۴۱۱ و ۱۰۲ ح ۱۳۸۱؛ ھدایۃ الامہ :۳/ ۲۱۲ ح ۶

[4] مراۃ العقول :۱۵/ ۲۵۰؛ مستمسک العروۃ :۶/ ۵۲۸؛ مہذب الاحکام :۷/ ۱۶۴

[5] الکافی :۳/ ۳۶۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام :۲/ ۳۳۱ ح ۱۳۶۲؛ الاستبصار :۱/ ۴۰۰ ح ۱۵۳۰؛ وسائل الشیعہ :۷/ ۲۳۳ ح ۹۲۰۲؛ الوافی :۸/ ۸۶۳؛ ھدایۃ الامہ :۳/ ۲۱۵ ح ۱

[6] مراۃ العقول :۱۵/ ۲۳۷؛ ملاذ الاخیار :۴/ ۵۰۹؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام :۱۱/ ۵؛ مستند الشیعہ :۷/ ۱۱

{1025} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ قَالَ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ إِلَّا مِنْ خَمْسَةٍ الطَّهُورِ وَ الْوَقْتِ وَ الْقِبْلَةِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَ لَا تَنْقُضُ السُّنَّةُ الْفَرِيضَةَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے سوائے پانچ چیزوں کے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود پھر فرمایا: قرأت سنت ہے اور تشہد بھی سنت ہے اور کوئی سنت فریضہ کو ناقص (باطل) نہیں کرتی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1026} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْعُفُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ وَ قَدْ صَلَّى بَعْضَ صَلَاتِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الْمَاءُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ عَنْ خَلْفِهِ فَلْيَغْسِلْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَفِتَ وَ لْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ حَتَّى يَلْتَفِتَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ قَالَ وَ الْقَيْءُ مِثْلُ ذَلِكَ.

۞ عمر بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کچھ نماز پڑھ چکا تھا کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی اس کے دائیں بائیں یا پچھلی جانب ہو تو قبلہ سے انحراف کئے بغیر خون کو دھو ڈالے اس کے بعد جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کر دے اور اگر وہاں پانی دستیاب نہ ہو اور اس کی تلاش میں قبلہ سے منہ پھیرنا پڑے تو پھر نماز کا اعادہ کرے اور قئے کا بھی یہی حکم ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۹ح ۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ح ۵۹۷؛ الوافی: ۷/۴۴و۸/۹۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۹۶ح ۴۴۷۴و۵/۱۳ح ۵۲۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۱ح ۷۲۴۷و۷/۲۳۴ح ۹۲۰۴؛ الخصال: ۱/۲۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۵۷ح ۳۰۵؛ بحارالانوار: ۸۵/۱۳۶

[2] مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۰۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ القواعد الفقھیہ مکارم: ۱/۵۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۴۵؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۳۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۶۸؛ مہذب الاحکام: ۵/۷۷؛ معجم المصطلحات: ۲۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۵۱؛ المحصول فی علم الاصول: ۳/۵۸۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۶ح ۱۰۵۶؛ الوافی: ۸/۸۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۳۸ح ۹۲۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۹ح ۳۱

[4] مدارک العروۃ: ۲/۲۳۴؛ غنایم الایام: ۲/۲۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۶۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۲۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۱۶؛ استقصا الاعتبار: ۶/۳۹۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۹۷؛ لوامع الاحکام: ۷/۱۰۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۶۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۹۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۵؛ العمل الابقی: ۱/۴۶۴؛ وسائل العباد: ۱/۱۲۸؛ مصابیح الظلام: ۹/۸۹؛ معالم الدین: ۲/۴۶۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۶۳؛ بغیۃ الھدٰۃ: ۲/۹۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳/۳۰۸؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۳۴؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۰

{1027} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلاِلْتِفَاتُ يَقْطَعُ اَلصَّلاَةَ إِذَا كَانَ بِكُلِّهِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ التفات (قبلہ سے منہ پھیرنا) نماز کو قطع (باطل) کر دیتا ہے جب وہ کلی طور پر ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1028} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ تَكَلَّمْتَ أَوْ صَرَفْتَ وَجْهَكَ عَنِ اَلْقِبْلَةِ فَأَعِدِ اَلصَّلاَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم کلام کرو یا قبلہ سے اپنا چہرہ پھیر لو تو نماز کا اعادہ کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{1029} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْقَهْقَهَةُ لاَ تَنْقُضُ اَلْوُضُوءَ وَ تَنْقُضُ اَلصَّلاَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قہقہہ لگانا وضو کو باطل نہیں کرتا اور نماز کو باطل کر دیتا ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۹ح ۷۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۴۴ح ۹۲۳۳؛ الوافی: ۸/۸۷۵؛ بحارالانوار: ۸۱/۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷ح ۱۱؛ الاستبصار: ۱/۴۰۵ح ۴

[2] جواہرالکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۲۲؛ مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام: ۳/۴۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۶۸؛ مناھج الاخبار علوی عاملی: ۱/۵۷؛ غنائم الایام: ۳/۲۵۶؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۵۹؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۲۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۱؛ مصابیح الظلام: ۹/۸۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۶۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۱۶۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۶۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۷؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۳۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۶ح ۱۰۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۳ح ۵۲۴۴ و ۷/۲۴۵ح ۹۲۳۶؛ الوافی: ۸/۸۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۷ح ۱۳ و ۲/۶۷ح ۳۹۸

[4] موسوعہ کتب الامام الشہید الصدر: ۱۷/۹۱؛ بیان الفقہ: ۷/۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۳۶؛ دراسات فقہیہ: ۱۱۶؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۱۹۱

[5] الکافی: ۳/۳۶۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۴ح ۱۳۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۶۱ح ۶۷۷ و ۷/۲۵۰ح ۹۲۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۸ح ۱۹؛

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{1030} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ جَمِيعاً عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَضَعُ يَدَهُ فِي اَلصَّلاَةِ وَ حَكَى اَلْيُمْنَى عَلَى اَلْيُسْرَى فَقَالَ ذَلِكَ اَلتَّكْفِيرُ لاَ تَفْعَلْ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نماز میں ہاتھ باندھ لیتا ہے اور پھر میں نے (با قاعدہ) دایاں ہاتھ بائیں پر باندھ کر دکھایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تکفیر ہے پس ایسا مت کرو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1031} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: شَيْئَانِ يُفْسِدُ اَلنَّاسُ بِهِمَا صَلاَتَهُمْ قَوْلُ اَلرَّجُلِ تَبَارَكَ اِسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ اَلْجِنُّ بِجَهَالَةٍ فَحَكَى اَللَّهُ عَنْهُمْ وَ قَوْلُ اَلرَّجُلِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے لوگ اپنی نمازوں کو باطل کر لیتے ہیں: ایک یہ کہنا: تَبَارَكَ اِسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ اور یہ وہ چیز ہے جسے جنوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے کہا تھا اور اللہ نے اس کی (سورہ

---

[1] شرح رسالہ الصلاتیہ: ۲۰۰؛ جامع المدارک: ۱/۴۰۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۲۶؛ مستند الشیعہ: ۷/۴۰؛ بیان الفقہ: ۴/۴۳۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۷/۵۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۰۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۷۵؛ تبصرۃ الفقہاً: ۱/۳۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۱۹۰؛ جواھر الکلام: ۱۱/۵۲؛ ریاض المسائل: ۳/۲۸۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۲۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۲؛ شرح العروۃ: ۴/۴۶۰؛ مصابیح الظلام: ۹/۷۵؛ جامع المقاصد: ۲/۳۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۳۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۶۴؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۳

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۸۴ ح ۳۱۰؛ الوافی: ۸/۸۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۶۵ ح ۹۲۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۸ ح ۲۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۵

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۵؛ مستمسک العروہ: ۶/۵۳۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۳۵۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۱۴؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/۴۲۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۴۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۹۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۳۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۳۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۳؛ التوضیح النافع: ۲۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۳۰؛ مصابیح الظلام: ۷/۶۵؛ روض الجنان: ۲/۸۸۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/۲۴؛ غنائم الایام: ۲/۴۵۲؛ الفقہ المقارن: ۱۲۹

جن) میں حکایت کی ہے اور دوسرا (بے محل) اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1032} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ فِي صَلاَتِهِ فَيَظُنُّ أَنَّ ثَوْبَهُ قَدِ اِنْخَرَقَ أَوْ أَصَابَهُ شَيْءٌ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِيهِ أَوْ يَمَسَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي مُقَدَّمِ ثَوْبِهِ أَوْ جَانِبَيْهِ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ فِي مُؤَخَّرِهِ فَلاَ يَلْتَفِتُ فَإِنَّهُ لاَ يَصْلُحُ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا کپڑا پھٹ گیا ہے یا اسے کوئی چیز لگی ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اسے دیکھے یا اسے ہاتھ سے چھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ صورت حال کپڑے کے اگلے یا دائیں بائیں والے حصے میں ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر پچھلی جانب ہو (کہ جسے دیکھنے کے لئے قبلہ سے کلی انحراف ہو جائے) تو پھر ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1033} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي اَلْمُرَادِيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَقْطَعُ اَلصَّلاَةَ شَيْءٌ كَلْبٌ وَ لاَ حِمَارٌ وَ لاَ اِمْرَأَةٌ وَ لَكِنِ اِسْتَتِرُوا بِشَيْءٍ فَإِنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ قَدْرَ ذِرَاعٍ رَافِعٌ مِنَ اَلْأَرْضِ فَقَدِ اِسْتَتَرْتَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی چیز (جو نمازی کے آگے سے گزرے) چاہے کتا ہو یا گدھا ہو یا عورت ہو وہ نماز

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۶ ح ۱۲۹۰؛ الخصال: ۱/۵۰؛ الوافی: ۸/۲۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۹ ح ۸۳۰۱ و ۷/۲۸۶ ح ۹۳۵۹؛ بحارالانوار: ۸۱/۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۹ ح ۸۳۰۱ و ۷/۲۸۷ ح ۹۳۵۹؛ بحارالانوار: ۸۱/۳۲۰؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۰۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۴۳۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۴۷۵

[2] حدیث نمبر 961 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۳ ح ۱۳۷۴؛ الوافی: ۸/۹۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۴۵ ح ۹۲۳۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۶؛ بحارالانوار: ۸۱/۵۸ و ۳۹۲؛ قرب الاسناد: ۱۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۳؛ استقصاء الاعتبار: ۶/۴۰۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/۴۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۸۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۲۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۴؛ ریاض المسائل: ۳/۲۷۷؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۶۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۷۴؛ کشف اللثام: ۴/۱۷۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۳۲

کو باطل نہیں کرتی لیکن اپنے آگے کسی چیز کا ستر بناؤ پس اگر ایک ہاتھ کی مقدار کے برابر کوئی چیز کھڑی کر دو تو گویا تم نے ستر کا اہتمام کر دیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1034} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ بُزُرْجَ: أَنَّهُ سَأَلَ اَلصَّادِقَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَبَاكَى فِي اَلصَّلاَةِ اَلْمَفْرُوضَةِ حَتَّى يَبْكِيَ فَقَالَ قُرَّةُ عَيْنٍ وَ اَللَّهِ وَ قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاذْكُرْنِي عِنْدَهُ.

منصور بن یونس بزرج سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فریضہ نماز میں رونے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ رو پڑتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بخدا یہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ایسا ہو تو اس وقت مجھے بھی یاد کرنا۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [4]

{1035} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنِ اَلنُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ اَلسَّلاَمِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْبُكَاءِ فِي اَلصَّلاَةِ أَ يَقْطَعُ اَلصَّلاَةَ قَالَ إِنْ بَكَى لِذِكْرِ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ فَذَلِكَ هُوَ أَفْضَلُ اَلْأَعْمَالِ فِي اَلصَّلاَةِ وَ إِنْ كَانَ ذَكَرَ مَيِّتاً لَهُ فَصَلاَتُهُ فَاسِدَةٌ.

❂ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز میں رونا نماز کو قطع کر دیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو نمازی جنت یا دوزخ کو یاد کر کے روئے تو یہ نماز میں افضل ترین عمل ہے اور اگر کسی میت کو یاد کر کے روئے تو اس کی نماز باطل ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲ /۳۲۳ ح ۱۳۱۹؛ الاستبصار: ۱ /۴۰۶ ح ۷۷۷؛ الفصول المہمہ: ۲ /۱۰۲؛ الوافی: ۷ /۴۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۷ /۲۴۶ ح ۹۲۳۹؛ الکافی: ۳/۲۹۷ ح ؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۱۵۴

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۹؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۰۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۶۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۹۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۱

[3] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۳۱۷ ح ۹۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۴۷ ح ۹۲۴۰؛ الوافی: ۸/۸۸۰

[4] لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۰۴

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۷ ح ۱۲۹۵؛ الاستبصار: ۱/۴۰۸ ح ۱۵۵۸؛ الوافی: ۸/۸۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۴۷ ح ۹۲۴۳

تحقیق:

حدیث ضعیف ہے [1] لیکن اس پر عمل کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ موجود ہے۔ [2]

{1036} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَهْطٍ سَمِعُوهُ يَقُولُ: إِنَّ اَلتَّبَسُّمَ فِي اَلصَّلاَةِ لاَ يَنْقُضُ اَلصَّلاَةَ وَ لاَ يَنْقُضُ اَلْوُضُوءَ إِنَّمَا يَقْطَعُ اَلضَّحِكُ اَلَّذِي فِيهِ اَلْقَهْقَهَةُ.

❁ ابن ابی عمیر ایک گروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز میں مسکرانا نہ نماز کو باطل کرتا ہے اور نہ ہی وضو کو باطل کرتا ہے لیکن وہ ہنسنا جس میں قہقہہ ہو وہ نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1037} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُرِيدُ اَلْحَاجَةَ وَ هُوَ يُصَلِّي فَقَالَ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَ يُسَبِّحُ وَ اَلْمَرْأَةُ إِذَا أَرَادَتِ اَلْحَاجَةَ وَ هِيَ تُصَلِّي تُصَفِّقُ بِيَدَيْهَا .

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اسے کسی کام کی ضرورت پڑ جاتی ہے (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے سر اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور (بلند آواز سے) تسبیح پڑھے (یعنی سبحان اللہ کہے) اور اگر عورت کو ضرورت پیش آئے جبکہ وہ نماز پڑھ رہی ہو تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [6]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۷

[2] توضیح المسائل فاضل لنکرانی: ۲۴۴ف ۱۱۷۳؛ توضیح المسائل صادق شیرازی: ۲۴۱ف ۱۲۴۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۲ح ۲۴؛ الاستبصار: ۱/۸۶ح ۲۷۴؛ الوافی: ۶/۲۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۶۳ح ۶۸۳ و ۷/۲۵۰ح ۹۲۴۹

[4] منتھی المطلب: ۱/۲۲۴؛ شرح العروۃ: ۱۵/۴۹۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۱/۸۳؛ الاخبار الدخیلۃ: ۴/۲۲۳؛ مصباح المنھاج (الطھارۃ): ۳/۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۷۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۰۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۴۹۷ مھذب الاحکام: ۷/۲۰۵؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۱۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۷۵

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۷۰ح ۱۰۷۵؛ الکافی: ۳/۳۶۵ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۴ح ۱۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۵۴ح ۹۲۶۰

[6] شرح مبانی العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۸۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۴۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۲۷۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۳۸؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۶؛ منتھی المطلب: ۵/۲۸۳؛ مھذب الاحکام: ۷/۲۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۸/۸۹؛ مدارک العروۃ: ۴/۳۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۵۰۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۵؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۴۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ ۹: ۶/۲۵۲؛ جواھر الکلام: ۹/۱۹۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۱۶؛ کشف اللثام: ۴/۱۷۵

قول مؤلف:

اس طرح کی توجہ دلانے کے لئے بعض دیگر طریقے بھی ذکر ہوئے ہیں جیسے عورت کا ران پر ہاتھ مارنا یا مرد کا دیوار پر ہاتھ مارنا یا نماز کو بلند آواز سے پڑھنا وغیرہ تو یہ سب نماز کو باطل نہیں کرتے ہیں (واللہ اعلم)۔

(1038) مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَجِيلٍ أَخُو عَلِيِّ بْنِ بَجِيلٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُصَلِّي فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَ هُوَ بَيْنَ اَلسَّجْدَتَيْنِ فَرَمَاهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ بِحَصَاةٍ فَأَقْبَلَ اَلرَّجُلُ إِلَيْهِ.

۞ علی بن بجیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو آپ علیہ السلام نے اسے کنکر مارا تو وہ شخص آپ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو گیا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1039} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : كُلُّ مَا ذَكَرْتَ اَللَّهَ بِهِ وَ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَهُوَ مِنَ اَلصَّلاَةِ وَ إِنْ قُلْتَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ فَقَدِ اِنْصَرَفْتَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اللہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرو تو یہ نماز میں سے ہے اور اگر تم (کہیں بھی) السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہہ دو تو یہ نماز کا خاتمہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1040} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي صَلاَةِ اَلْفَرِيضَةِ بِكُلِّ شَيْءٍ يُنَاجِي رَبَّهُ قَالَ نَعَمْ.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی نماز فریضہ میں ہر قسم کے کلام سے اپنے

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۷ ۳ح ۵ ۷ ۰ ۱؛ تہذیب الاحکام :۲/ ۷ ۲ ۳ح ۲ ۴ ۳ ۱؛ الوافی :۸/ ۷ ۹ ۸؛ وسائل الشیعہ :۷/ ۵۸ ۲ح ۹۲۶۹

[2] لوامع صاحبقرانی :۴/ ۵ ۴ ۳؛ مصابیح الظلام :۹/ ۵۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) :۵۵۶

[3] الکافی :۳/ ۷ ۳ ۳ح ۶؛ تہذیب الاحکام :۲/ ۱۶ ۳ح ۱۲۹۳؛ الوافی :۸/ ۶۶ ۷؛ وسائل الشیعہ :۶/ ۲۶ ۴ح ۶ ۴ ۸۳؛ ھدایۃ الامہ :۳/ ۱۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۹۱/۲؛ مفتاح الفلاح :۱۶۲؛ مجموع الرسائل :۱۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/ ۲۱۴؛ مفتاح الکرامہ :۷/ ۵۲۴؛ الجواھر الغوالی :۱: ۳۱؛ الرسالات الفقہیہ :۸۹؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام :۳/ ۹۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری :۲/ ۲؛ مستمسک العروۃ :۷/ ۴۰۲؛ مستند الشیعہ :۵/ ۳۳۳؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ :۲/ ۵۷؛ موسوعہ البرغانی :۸/ ۲۷۲؛ المسالک الجامعیہ :۷ ۴۰

[4] جواہر الکلام فی ثوبہ :۶/ ۹۳؛ معتصم الشیعہ :۳/ ۱۶۹؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع :۱۱/ ۱۱۹؛ مراۃ العقول :۱۵/ ۱۶۲؛ منتھی المطلب :۵/ ۱۸۴؛ الشہادۃ الثالثہ :۲۰۵ و ۴۱۴

رب سے مناجات کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1041} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ هُوَ فِي الصَّلاَةِ فَقُلْتُ السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ فَسَكَتَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ أَيَرُدُّ السَّلاَمَ وَ هُوَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ نَعَمْ مِثْلَ مَا قِيلَ لَهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے پس میں نے کہا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ

آپ علیہ السلام نے جواب دیا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ (اور وعلیکم السلام نہیں کہا)

پھر میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام نے کس حال میں صبح کی؟

لیکن امام علیہ السلام خاموش رہے اور پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا: کیا نماز گزار سلام کا جواب دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اسی طرح (جواب دے) جس طرح اسے سلام کیا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۶ ح ۱۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۹ ح ۷۹۹۸ و ۷/۲۶۳ ح ۹۲۸۸؛ الوافی: ۸/۸۷۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۰۰؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۹۸؛ المعتبر: ۲/۲۶۵

[2] مدارک الاحکام: ۳/۴۷۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۹۸؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۳۸؛ الشہادۃ الثالثۃ: ۳۹۰؛ غنایم الایام: ۳/۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۸۱؛ الدر النجفیہ: ۲/۱۶؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۴۲۰؛ مجمع الرسائل: ۲۸؛ رسالہ القلم: ۱۴۹/۳۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۴۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۶۰؛ غنائم الایام: ۳/۴۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۸۶؛ النور الساطع: ۱/۱۶۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۶۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۳۶؛ مستند الشیعہ: ۷/۳۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۹ ح ۱۳۴۹؛ الوافی: ۸/۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۶۷ ح ۹۳۰۲؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۳؛ المعتبر: ۲/۲۶۳

[4] منتھی المطلب: ۵/۳۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۲۲؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/۴۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۴۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۷۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۶؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۴۵۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۲۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۵۹؛ ماوراۂ الفقہ: ۳/۱۵۹؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۵۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۹۵؛ روض الجنان: ۲/۹۰۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۵

{1042} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ اَلرَّجُلُ وَ أَنْتَ تُصَلِّي قَالَ تَرُدُّ عَلَيْهِ خَفِيّاً كَمَا قَالَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور کوئی شخص تم پر سلام کرے تو آہستگی سے اسی طرح جواب دے دو جس طرح اس نے کہا۔ (1)

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

قول مؤلف:

یعنی اگر اس نے سلام علیک یا السلام علیک کہا تو تم بھی یہی الفاظ دوہراؤ اور علیک السلام یا وعلیکم السلام نہ کہو البتہ یہ واضح رہے کہ نماز گزار کو سلام کرنا منع ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہودیوں اور نصرانیوں پر سلام نہ کرو اور نہ ہی نماز گزار پر سلام کرو کیونکہ نمازی جواب نہیں دے سکتا کیونکہ مسلمان کا سلام کرنا سنت اور جواب دینا فرض ہے اور نہ ہی سود کھانے والے شخص پر سلام کرو، اور نہ ہی پاخانہ کرتے ہوئے بیٹھے شخص پر اور نہ ہی اس پر سلام کرو جو حمام میں ہو۔ (3)

{1043} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا عَطَسَ اَلرَّجُلُ فِي اَلصَّلاَةِ فَلْيَقُلِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی شخص کو نماز میں چھینک آجائے تو الحمد للہ کہو۔ (4)

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (5)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ح ۱۳۶۶؛ الوافی: ۸/۸۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۶۸ح ۹۳۰۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۱ح ۱۰۶۵

(2) ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۳؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۱/۲۳۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۲۳؛ العروۃ الوثقیٰ والتعلیقات علیہا یزدی: ۷/۵۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۴۷۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۳۶۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۵۲؛ مستند الشیعہ: ۷/۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۵

(3) الخصال: ۲/۴۸۴؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۰ح ۹۳۰۹ و ۱۲/۵۱ح ۱۵۶۱۷؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۸۷؛ الوافی: ۵/۶۰۱؛ بحار الانوار: ۷۳/۹؛ مشکاۃ الانوار: ۱۹۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۲۶

(4) تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ح ۱۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۱ح ۹۳۱۲؛ الوافی: ۸/۸۹۰

(5) ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۱۴؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۶۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۹۱

{1044} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَسْمَعُ الْعَطْسَةَ وَ أَنَا فِي الصَّلاَةِ فَأَحْمَدُ اللَّهَ وَ أُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ نَعَمْ وَ إِذَا عَطَسَ أَخُوكَ وَ أَنْتَ فِي الصَّلاَةِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَ إِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ صَاحِبِكَ الْيَمُّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اور چھینک کی آواز سنتا ہوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (درست ہے) اور جب تمہارے کسی (دینی) بھائی کو چھینک آئے اور تم نماز پڑھ رہے ہو تو اللہ کی حمد کرو (یعنی الحمدللہ کہو) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور اگر تمہارے اور (چھینکنے والے) تمہارے صاحب کے درمیان سمندر بھی حائل ہو تب بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{1045} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ يَرَى الْعَقْرَبَ وَ الْأَفْعَى وَ الْحَيَّةَ وَ هُوَ يُصَلِّي أَيَقْتُلُهَا قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ فَعَلَ.

زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے بچھو، ناگ اور سانپ کو دیکھتا ہے تو کیا انہیں مار سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر چاہے تو ایسا کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۶۶ح ۳؛ الوافی: ۸/۸۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۷۲ح ۹۳۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ح ۱۳۶۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۷ح ۱۰۵۸؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۳

[2] مصابیح الظلام: ۹/۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۲۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۱؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۶۶؛ غنائم الایام: ۳/۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۴۹؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۹۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۷ح ۷۸۶؛ الوافی: ۸/۸۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۳ح ۹۳۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۸

[4] روضۃ المتقین: ۲/۱۴۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۰۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/۵۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۴۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۷۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۴۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۲

{1046} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ فِي اَلصَّلاَةِ فَيَرَى حَيَّةً بِحِيَالِهِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا فَيَقْتُلَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا خُطْوَةٌ وَاحِدَةٌ فَلْيَخْطُ وَ لْيَقْتُلْهَا وَ إِلاَّ فَلاَ.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے سانپ موجود ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اسے پکڑ کر مار دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس (سانپ) کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے تو قدم آگے بڑھائے اور اسے مار دے اور اگر فاصلہ زیادہ ہے تو پھر نہ مارے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1047} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَقْتُلُ اَلْبَقَّةَ وَ اَلْبُرْغُوثَ وَ اَلْقَمْلَةَ وَ اَلذُّبَابَ فِي اَلصَّلاَةِ أَ يَنْقُضُ صَلاَتَهُ وَ وُضُوءَهُ قَالَ لاَ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے مچھر، کھٹمل، جوں اور مکھی کو مار دیتا ہے تو کیا اس کی نماز اور اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1048} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۱ ح ۱۳۶۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۹ ح ۱۰۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۳ ح ۹۳۲۰؛ الوافی: ۸/۹۰۴

[2] جواہر الکلام: ۱۱/۵۸؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۹۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۵۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴

[3] الکافی: ۳/۳۶۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۰ ح ۱۳۵۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۸ ح ۱۰۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۳/۴ ح ۷۷۰ و ۷/۲۷۴ ح ۹۳۲۲؛ الوافی: ۸/۹۰۵؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۸

[4] بحار الانوار: ۸۱/۲۹۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۶؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۶؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۷۰؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴

تُؤْذِيهِ ٱلدَّابَّةُ وَ هُوَ يُصَلِّي قَالَ يُلْقِيهَا عَنْهُ إِنْ شَاءَ أَوْ يَدْفِنُهَا فِي ٱلْحَصَى.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی رینگنے والا جانور (جیسے جوں اور کھٹمل وغیرہ) اسے اذیت پہنچاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو اسے دور پھینک دے یا اسے کنکریوں میں دفن کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1049} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَقُلْتُ أَكُونُ أُصَلِّي فَتَمُرُّ بِي جَارِيَةٌ فَرُبَّمَا ضَمَمْتُهَا إِلَيَّ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❂ مسمع سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں بعض اوقات نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں کہ میری کنیز، میرے پاس سے گزرتی ہے اور میں اسے اپنی طرف کھینچتا ہوں تو (کیا نماز باطل ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن ہے [5]

{1050} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ٱلنَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَيْثَمٍ ٱلتَّيْمِيِّ عَنْ سَعِيدٍ ٱلْأَعْرَجِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنِّي أَبِيتُ وَ أُرِيدُ ٱلصَّوْمَ فَأَكُونُ فِي ٱلْوَتْرِ فَأَعْطَشُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقْطَعَ ٱلدُّعَاءَ فَأَشْرَبَ وَ أَكْرَهُ أَنْ أُصْبِحَ وَ أَنَا عَطْشَانُ وَ أَمَامِي قُلَّةٌ بَيْنِي وَ بَيْنَهَا خُطْوَتَانِ أَوْ ثَلاَثَةٌ قَالَ تَسْعَى إِلَيْهَا وَ تَشْرَبُ مِنْهَا حَاجَتَكَ وَ تَعُودُ فِي ٱلدُّعَاءِ.

❂ سعید الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں رات کو سوتا ہوں اور صبح روزہ رکھنے کا ارادہ بھی ہے پس جب نماز وتر پڑھ رہا ہوتا ہوں تو میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ دعا کو قطع کرکے پانی پیوں اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ پیاس

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۸ ح ۱۰۶۸؛ الوافی: ۸/۹۰۶؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۵ ح ۹۳۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۸

[2] مہذب الاحکام: ۷/۲۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۹ ح ۱۳۵۰؛ الوافی: ۸/۸۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۸ ح ۹۳۳۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۴؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۳۲ و ۹/۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۴۸؛ بحوث فی الفقہ (الخمس) شاھرودی: ۱/۱۹۲

[5] الحدائق الناضرۃ: ۹/۴۶

کی حالت میں صبح کروں (اور پیاسا روزہ رکھوں) جبکہ پانی کا مٹکا میرے سامنے رکھا ہوا ہے بس دو یا تین قدم کا فاصلہ ہے تو (کیا کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ادھر چل کر جاؤ اور بقدر ضرورت پانی پیو اور پھر اپنی دعا (نماز) کی طرف لوٹ آؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1051} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَحْمِلَ الْمَرْأَةُ صَبِيَّهَا وَ هِيَ تُصَلِّي وَ تُرْضِعَهُ وَ هِيَ تَتَشَهَّدُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی عورت نماز پڑھتے ہوئے اپنے بچے کو اٹھائے اور تشہد پڑھتے ہوئے اسے دودھ پلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

ایک حدیث میں اس کی ممانعت بھی وارد ہے لہٰذا ممکن ہے کہ یہ جواز یا اضطرار یا ضرورت پر محمول ہو۔ (واللہ اعلم)

{1052} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَنَّ فِي صَلاَتِهِ فَقَدْ تَكَلَّمَ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنی نماز میں کراہتا ہے تو گویا وہ کلام کرتا ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۹ ح ۱۳۵۴؛ الوافی: ۸/۹۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۹ ح ۹۳۳۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۴ ح ۱۳۲۱

[2] لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۰۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۵؛ غنایم الایام: ۳/۲۵۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۰ ح ۱۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۰ ح ۹۳۳۸؛ الوافی: ۸/۹۰۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۵؛ مختارات من احکام النسا: ۵۷؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۴۸؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۱۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۱۳؛ فقہ الصادق: ۶/۴۰؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۷۴؛ فقہ المسائل المستحدثہ: ۱۷۰؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۱۳۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۴۸

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۰ ح ۱۳۵۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۵۴ ح ۱۵۶۹؛ الوافی: ۸/۸۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۱ ح ۹۳۴۴؛

تحقیق:

حدیث موثق ہے [1] یا معتبر ہے [2] نیز واضح رہے کہ اس کے مطابق فتویٰ ان الفاظ میں موجود ہے کہ آخ اور آہ اوران ہی جیسے الفاظ کا عمداً کہنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ [3]

{1053} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ دَعَاهُ رَجُلٌ وَ هُوَ يُصَلِّي فَسَهَا فَأَجَابَهُ بِحَاجَتِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَمْضِي عَلَى صَلاَتِهِ.

✪ عقبہ بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے کسی شخص نے آواز اور اس نے بھول کر اس کی ضرورت کے مطابق اسے جواب دے دیا تو اب کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز کو جاری رکھے۔ [4]

تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔ [5]

قول مؤلف:

تہذیب الاحکام اور الاستبصار میں حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی درج ہیں کہ وہ کثرت سے تکبیر کہے (واللہ اعلم)

{1054} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَعْبَثُ بِذَكَرِهِ فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ وَ مَا لَهُ فِعْلٌ قُلْتُ عَبِثَ بِهِ حَتَّى مَسَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نماز فریضہ کے دوران اپنے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے تو (نماز باطل ہوگی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ یہ فعل کرتا کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا: عبث کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے اسے مس کرتا ہے؟

---

[1] روضۃ المتقین: ۴۳۸/۲

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۴۳۹/۱۵؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳۲۴/۲

[3] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۸۳ف ۱۱۲۰

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۶۶/۱ح ۱۵۶۹؛ تہذیب الاحکام: ۳۵۱/۲ح ۱۴۵۶؛ الوافی: ۸۷۷/۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۱/۷ح ۹۳۴۳؛ الاستبصار: ۴۰۳/۱ح ۱۵۳۸؛ ۳۷۸/۱ح ۱۴۳۵؛ ۴۰۳/۱ح ۱۵۳۸ ۸/۱ ۳۷ح ۶۶۱؛

[5] لوامع صاحبقرانی: ۴۱۸/۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1055} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَتَظُنُّ أَنَّهَا قَدْ حَاضَتْ قَالَ تُدْخِلُ يَدَهَا فَتَمَسُّ الْمَوْضِعَ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئاً انْصَرَفَتْ وَإِنْ لَمْ تَرَ شَيْئاً أَتَمَّتْ صَلاَتَهَا.

❂ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو نماز پڑھ رہی تھی تو اسے گمان ہوا کہ اسے حیض آ گیا ہے تو وہ اپنا ہاتھ (اپنی شلوار وغیرہ میں) داخل کرے اور (متعلقہ) جگہ (یعنی اندام نہانی) کو مس کرے پس اگر وہاں کوئی چیز (خون) نظر آئے تو نماز توڑ دے اور اگر کوئی شئے نظر نہ آئے تو اپنی نماز مکمل کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1056} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُحَرِّكُ بَعْضَ أَسْنَانِهِ وَ هُوَ فِي الصَّلاَةِ هَلْ يَنْزِعُهُ قَالَ إِنْ كَانَ لاَ يُدْمِيهِ فَلْيَنْزِعْهُ وَ إِنْ كَانَ يُدْمِيهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الثَّالُولُ أَوِ الْجُرْحُ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَقْطَعَ الثَّالُولَ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ أَوْ يَنْتِفَ بَعْضَ لَحْمِهِ مِنْ ذَلِكَ الْجُرْحِ وَ يَطْرَحَهُ قَالَ إِنْ لَمْ يَتَخَوَّفْ أَنْ يَسِيلَ الدَّمُ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ تَخَوَّفَ أَنْ يَسِيلَ الدَّمُ فَلاَ يَفْعَلْهُ وَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي صَلاَتِهِ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَشَجَّهُ فَسَالَ الدَّمُ فَانْصَرَفَ وَ غَسَلَهُ وَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ هَلْ يَعْتَدُّ بِمَا صَلَّى أَوْ يَسْتَقْبِلُ الصَّلاَةَ قَالَ يَسْتَقْبِلُ الصَّلاَةَ وَ لاَ يَعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِمَّا صَلَّى وَ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ خُرْءَ الطَّيْرِ أَوْ غَيْرَهُ هَلْ يَحُكُّهُ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ هُوَ يُصَلِّي.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۳ ح ۱۳۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۸۳ ح ۹۳۵۰؛ الوافی: ۸/ ۸۹۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۱۳؛ منتھی المطلب: ۵/ ۳۰۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۱۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۵۶

[3] الکافی: ۳/ ۱۰۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹۴ ح ۱۲۲۲؛ الوافی: ۶/ ۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۷۰ ح ۷۰۴ و ۲/ ۳۵۵ ح ۲۳۵۱ و ۷/ ۲۸۳ ح ۹۳۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۲۰۷

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۴۰؛ مصباح المنھاج: ۴/ ۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۱۳۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۲۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۳۹۴؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۱۶۳؛ لوامع الاحکام: ۲۷۷

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا دانت ہلتا ہے تو کیا اسے اکھیڑ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر خون نہ نکلتا ہو تو اکھیڑ دے اور اگر خون نکل آئے تو پھر نماز چھوڑ دے۔

اور میں نے اس شخص کے بارے پوچھا جسے پھوڑا نکلا ہوا ہے یا کوئی زخم ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس پھوڑے یا زخم سے مسے کو توڑے یا زخم کے کھرنڈ کو نکال کر دور پھینک دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر خون نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ خون بہے گا تو پھر ایسا نہ کرے۔

اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہے کہ کسی دوسرے شخص نے اسے پتھر مار کر زخمی کر دیا اور خون بہنے لگا تو وہ وہاں سے پلٹا اور زخم کو دھویا مگر کسی سے کوئی بات نہیں کی اور واپس مسجد میں آ گیا تو کیا وہ جتنی نماز پڑھ چکا اسے دوبارہ پڑھے یا اس سے آگے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ آگے نماز پڑھے اور جتنی پڑھ چکا اس میں سے کسی شئے کا اعادہ نہ کرے۔

اور میں نے پوچھا کہ ایک شخص نماز میں ہے اور اس نے اپنے کپڑے پر کسی چڑیا وغیرہ کی کوئی بیٹ دیکھی تو کیا وہ اسے رگڑ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ ایک شخص آسمان کی طرف نگاہ بلند کرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1057} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحْتَكُّ وَ هُوَ فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے بدن کو کھجلتا ہے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۳ح ۷۷۶؛ الوافی: ۸/۳-۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۴ح ۹۳۵۳؛ قرب الاسناد: ۱۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۸ح ۱۵۷۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱/۲۴؛ الاستبصار: ۱/۴۰۴ح ۷۶۸؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۹۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ کشف اللثام: ۹/۲۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۴۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۴۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/۴۶۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۳۷۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۷؛ العمل الابقی: ۱/۲۳۹؛ لوامع الاحکام: ۱۰۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۸ح ۱۰۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۵ح ۹۳۵۵؛ الوافی: ۸/۹۰۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

دوسری حدیث میں ہے کہ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حالت رکوع یا سجود میں ہے اور اسے بدن کے کسی حصے میں کھجلی محسوس ہوتی ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ رکوع وسجود سے ہاتھ اٹھائے اور اس جگہ کو کھجلے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کے لئے اسے برداشت کرنا شاق ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر فراغت تک صبر کر سکے تو یہ افضل ہے۔[2]

{1058} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَسْتَدْخِلَ الدَّوَاءَ ثُمَّ يُصَلِّيَ وَ هُوَ مَعَهُ أَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ قَالَ لاَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يَطْرَحَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے اندر دوا داخل کرے اور پھر نماز پڑھے اور کیا اس (دوا) کے ساتھ اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ نماز نہ پڑھے جب تک کہ اسے منہا نہ کرے (یعنی نکال نہ لے یا اثر ختم نہ کرے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1059} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كَانَ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةُ وَ لَيْسَ فِيهِنَّ وَهْمٌ يَعْنِي سَهْواً فَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَبْعاً وَ فِيهِنَّ الْوَهْمُ وَ لَيْسَ فِيهِنَّ قِرَاءَةٌ فَمَنْ شَكَّ فِي الْأُولَيَيْنِ أَعَادَ حَتَّى يَحْفَظَ وَ يَكُونَ عَلَى

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۱۷۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۷؛ مهذب الاحکام: ۷/۲۳۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶

[2] قرب الاسناد: ۱۸۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۰ ح ۸۱۰۵؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۱۹

[3] الکافی: ۳/۳۶ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۵ ح ۱۰۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۹۱ ح ۷۶۶ و ۷/۲۸۹ ح ۹۳۶۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۶؛ الوافی: ۶/۲۵۱؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۱۲؛ قرب الاسناد: ۱۸۹؛ هدایۃ الامہ: ۳/۲۲۶ ح ۸۱؛

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۱۷؛ مستند العروۃ: ۱/۳۹۸؛ منتهی المطلب: ۱/۱۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵؛ کشف اللثام: ۱/۱۹۰؛ تبصرۃ الفقهاء: ۱/۳۷۸

يَقِينٍ وَ مَنْ شَكَّ فِي اَلْأَخِيرَتَيْنِ عَمِلَ بِالْوَهْمِ .

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز جو خدا نے بندوں پر فرض کی تھی وہ دس رکعت تھی جن میں قرأت ہے اور وہم (شک) کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات رکعت کا اضافہ کیا تو ان میں ہی شک ہوتا ہے اور ان میں قرأت نہیں ہے پس جس شخص کو پہلی دو رکعتوں میں شک پڑ جائے (اور زائل نہ ہو) تو وہ نماز کا اعادہ کرے تا کہ اسے نماز کی صحت کا یقین ہو جائے اور جسے آخری دو رکعتوں میں شک پڑے تو وہ وہم (شکیات) کا احکام پر عمل کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1060} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ لاَ يَدْرِي وَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ قَالَ يَسْتَقْبِلُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ وَ فِي اَلْجُمُعَةِ وَ فِي اَلْمَغْرِبِ وَ فِي اَلصَّلاَةِ فِي اَلسَّفَرِ .

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے مگر (شک کی وجہ سے) نہیں جانتا کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: از سرِ نو نماز پڑھے تا کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے پوری نماز پڑھی ہے اور یہی حکم نماز جمعہ، مغرب اور سفر میں (قصر) نماز کا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۲۰۱ ح ۶۰۵؛ الکافی: ۳/۲۷۲ ح ۲؛ السرائر: ۳/۵۸۵؛ وسائل الشیعہ :۸/۱۸۷ ح ۱۰۳۴۵؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۷

[2] مستمسک العروۃ: ۷/۴۴۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۳۶۸؛ الرسالات الفقہیہ :۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۱۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۱۵۹؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲/ ۳۸۸؛ القواعد الفقہیہ :۱/ ۱۶۹؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/ ۲۲۶؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۵۳۳؛ مستند الشیعہ : ۷/ ۱۶۷؛ الرسائل الفشارکیہ: ۴۲۰؛ کفایۃ الاصول: ۵/ ۳۲۳؛ ریاض المسائل: ۴/ ۱۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۴۹؛ استقصائے الاعتبار: ۵/ ۱۹۰؛ اصول الفقہ حلی: ۶/ ۱۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۴۳۴؛ شرح العروۃ: ۱۸/ ۱۵۹

[3] الکافی: ۳/۳۵۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۹ ح ۷۱۵؛ الاستبصار: ۱/۳۶۵ ح ۱۳۹۱؛ وسائل الشیعہ :۸/ ۱۹۴ ح ۱۰۴۰۰؛ ہدایۃ الامہ: ۳/ ۳۳۶

[4] شرح العروۃ: ۱۸/ ۱۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۳۵۴؛ منتھی المطلب: ۷/ ۲۲؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۱۱؛ معتصم الشیعہ : ۳/ ۲۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/ ۸۴؛ روض الجنان: ۲/ ۸۹۸؛ مختلف الشیعہ : ۲/ ۳۷۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۳۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۴۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/ ۱۵۰؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۲۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ : ۲/ ۳۸۷؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۱۸۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۳۹؛ الرسالات الفقہیہ : ۱۱۲؛ القواعد الفقہیہ : ۲/ ۱۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۱۶۲

{1061} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ بُكَيْرٍ ابْنَيْ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِسْتَيْقَنَ أَنَّهُ زَادَ فِي صَلاَتِهِ اَلْمَكْتُوبَةِ لَمْ يَعْتَدَّ بِهَا وَ اِسْتَقْبَلَ صَلاَتَهُ اِسْتِقْبَالاً إِذَا كَانَ قَدِ اِسْتَيْقَنَ يَقِيناً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کو یقین ہوجائے کہ اس نے نماز فریضہ میں اضافہ کیا ہے تو وہ اس نماز کی کوئی پرواہ نہ کرے (کیونکہ وہ باطل ہے) اور از سرنو نماز پڑھے بشرطیکہ وہ اپنے یقین پر قائم ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی ان شاءاللہ۔

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں:

{1062} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَلْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ صَلاَةَ لِحَاقِنٍ وَ لاَ لِحَاقِبٍ وَ لاَ لِحَازِقٍ. وَ اَلْحَاقِنُ اَلَّذِي بِهِ اَلْبَوْلُ وَ اَلْحَاقِبُ اَلَّذِي بِهِ اَلْغَائِطُ وَ اَلْحَاذِقُ اَلَّذِي بِهِ ضَغْطَةُ اَلْخُفِّ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حاقن، حاقب اور حازق کی نماز نہیں ہے اور حاقن سے پیشاب روکنے والا، حاقب سے پاخانہ روکنے والا اور حازق سے تنگ موزہ پہننے والا مراد ہے[3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۴ ح ۷۶۳؛ الاستبصار: ۱/۳۷۶ ح ۱۴۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۱ ح ۱۰۵۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۳۷ ح ۱۶؛ الوافی: ۸/۹۶۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۴

[2] القواعد الفقہیہ سبزواری: ۱/۱۷۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۲؛ رسالہ القلم: ۱۸/۱۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۵۷؛ وسائل العباد: ۲/۸۶؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۰۷؛ مستمسک العوۃ: ۷/۳۸۷؛ المباحث الاصولیہ: ۱۱/۱۰۷؛ عمدۃ الاصول: ۶/۳۶۰؛ جواھر الکلام: ۱۲/۲۵۴؛ العناوین الفقہیہ مراغی: ۱/۴۴۳؛ قاعدۃ الفراغ شاھرودی: ۳۷؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۶۵؛ فقہ الصادق ؑ: ۷/۴۶۵؛ اوثق الوسائل: ۵۹۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۳۲؛ ارشاد العقول: ۳/۶۰۲؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۲۲۵؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۸/۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۴؛ منتھی المطلب: ۷/۱۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۰۰؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۹۵؛ المھذب البارع: ۱/۳۸۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۸

[3] معانی الاخبار: ۲۳۷؛ امالی صدوق: ۴۱۳ مجلس ۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۵۲ ح ؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۱۹

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے کیونکہ شیخ صدوق نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے: ابی رحمہ اللہ [1] قال حدثنا سعد بن عبداللہ [2] عن یعقوب بن یزید [3] عن یحییٰ بن المبارک [4] عن عبداللہ بن جبلہ [5] عن اسحاق بن عمار [6] قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام

{1063} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا قُمْتَ فِي اَلصَّلاَةِ فَعَلَيْكَ بِالْإِقْبَالِ عَلَى صَلاَتِكَ فَإِنَّمَا يُحْسَبُ لَكَ مِنْهَا مَا أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ وَ لاَ تَعْبَثْ فِيهَا بِيَدِكَ وَ لاَ بِرَأْسِكَ وَ لاَ بِلِحْيَتِكَ وَ لاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ وَ لاَ تَتَثَاءَبْ وَ لاَ تَتَمَطَّ وَ لاَ تُكَفِّرْ فَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ اَلْمَجُوسُ وَ لاَ تَلَثَّمْ وَ لاَ تَحْتَفِزْ وَ لاَ تَفَرَّجْ كَمَا يَتَفَرَّجُ اَلْبَعِيرُ وَ لاَ تُقْعِ عَلَى قَدَمَيْكَ وَ لاَ تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ وَ لاَ تُفَرْقِعْ أَصَابِعَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ نُقْصَانٌ مِنَ اَلصَّلاَةِ وَ لاَ تَقُمْ إِلَى اَلصَّلاَةِ مُتَكَاسِلاً وَ لاَ مُتَنَاعِساً وَ لاَ مُتَثَاقِلاً فَإِنَّهَا مِنْ خِلاَلِ اَلنِّفَاقِ فَإِنَّ اَللَّهَ سُبْحَانَهُ نَهَى اَلْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَقُومُوا إِلَى اَلصَّلاَةِ وَ هُمْ سُكَارَى يَعْنِي سُكْرَ اَلنَّوْمِ وَ قَالَ لِلْمُنَافِقِينَ وَ إِذَا قَامُوا إِلَى اَلصَّلاٰةِ قَامُوا كُسَالىٰ يُرَاؤُنَ اَلنَّاسَ وَ لاٰ يَذْكُرُونَ اَللّٰهَ إِلاّٰ قَلِيلاً .

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہوتو تم پر توجہ لازم ہے کیونکہ نماز میں سے تمہارے لئے وہی حصہ ہے جو تم توجہ سے ادا کرو گے اور نماز میں ہاتھوں سے، سر سے اور داڑھی سے مت کھیلو اور دل میں خیالات کو جگہ نہ دو اور نہ جمائی لو اور نہ ہی انگڑائی لو اور نماز میں تکفیر نہ کرو (ایک ہاتھ کو دوسرے پر نہ رکھو) کیونکہ یہ مجوسیوں کا فعل ہے اور منہ پر کپڑا نہ لپیٹو اور سکڑ کر نہ بیٹھو اور نہ اس طرح سجدہ کرو بلکہ اونٹ کی طرح پھیل کر بیٹھو اور قدموں کے اوپر (بطور اقعاء) نہ بیٹھو اور (سجدہ میں) کہنیوں کو زمین پر نہ پھیلاؤ اور انگلیوں کے کٹکارے نہ نکالو کیونکہ ان تمام باتوں سے نماز کا نقصان ہوتا ہے (کمی واقع ہوتی ہے) اور سستی، سہل انگیزی اور اونگھتے ہوئے بوجھل بن کر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو کہ یہ منافقت کی علامت ہے کیونکہ خدا نے اہل ایمان کو نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے اور اس نشہ سے مراد نیند کا نشہ ہے اور منافقوں کے متعلق فرمایا کہ: ''اور جب وہ نماز کے لئے

---

[1] علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ ثقہ ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹۲)

[2] سعد بن عبداللہ بن ابی خلف الاشعری القمی ابوالقاسم ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴۷)

[3] یعقوب بن یزید بن حماد الانباری السلمی ابویوسف ثقہ صدوق ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ یہ امام رضاؑ، امام کاظمؑ اور امام ہادیؑ کے اصحاب میں سے ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۶۷۴)

[4] یحییٰ بن المبارک نے سڑسٹھ روایات کی ہیں یہ امام علی رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۶۶۶)

[5] عبداللہ بن جبلہ بن حنان بن الحر الکنانی ابومحمد عربی صلیب ثقہ ہیں اور امام موسیٰ کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۳۲۸)

[6] اسحاق بن عمار بن حیان الکوفی الصیرفی ثقہ ہیں اور امام صادقؑ اور امام کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً: ۵۷)

کھڑے ہوتے ہیں تو سہل انگیزی کے ساتھ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کا ذکر تو وہ بہت ہی کم کرتے ہیں۔‘‘ (النساء:۱۴۲)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1064} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَلْتَفِتُ فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ لاَ وَ لاَ يَنْقُضُ أَصَابِعَهُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی شخص نماز التفات کرسکتا ہے (یعنی ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اپنی انگلیاں چٹخائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1065} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْعِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا غَلَبَ اَلرَّجُلَ اَلنَّوْمُ وَ هُوَ فِي اَلصَّلاَةِ فَلْيَضَعْ رَأْسَهُ فَلْيَنَمْ فَإِنِّي أَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقُولَ اَللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي اَلْجَنَّةَ أَنْ يَقُولَ اَللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي اَلنَّارَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز میں ہو اور اس پر نیند غالب آنے لگے تو وہ (کسی چیز پر) سر رکھ کر سو جائے کیونکہ مجھے اس کے بارے اندیشہ ہے کہ وہ کہنا تو یہ چاہے کہ اے اللہ! مجھے جنت میں داخل فرما اور (الٹا) یہ کہہ بیٹھے کہ اے اللہ! مجھے آگ میں داخل فرما۔[5]

---

[1] الکافی:۳/۲۹۹ح۱؛علل الشرائع:۲/۳۵۸؛وسائل الشیعہ:۵/۴۶۳ح۷۰۸۱؛الوافی:۸/۸۴۳؛بحارالانوار:۸۱/۲۰۱

[2] معتصم الشیعہ:۳/۳۲۵؛مصابیح الظلام:۹/۱۰۱؛ریاض المسائل:۳/۳۰۱؛مدارک الاحکام:۳/۴۶۹؛مسالک الافہام:۱/۱۳۵؛آیات الاحکام استرآبادی:۱/۱۰۴؛المحجۃ البیضاء:۱/۳۵۴؛وسائل العباد:۱/۴۹۷؛مدارک العروۃ:۱۶/۱۵؛مدارک تحریرالوسیلہ(الصلاۃ):۲/۱۳؛ریاض المسائل:۳/۳۰۱؛کشف اللثام:۴/۱۰۷؛التعلیقات علی شرح اللمعہ:۲۵۳؛الحدائق الناضرۃ:۹/۵۷؛مہذب الاحکام:۷/۲۲۳؛مستمسک العروۃ:۶/۵۹۸؛مفاتیح الشرائع:۱/۲۹۸؛جواہر الکلام:۱۱/۸۹؛آیات الاحکام نجفی:۳/۴۶؛تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۴/۲۳۸؛المناظر الناضرۃ(الصلاۃ):۱۰/۳۱۱

[3] الکافی:۳/۳۶۶ح۱۲؛تہذیب الاحکام:۲/۱۹۹ح۷۸۱؛وسائل الشیعہ:۷/۲۴۴ح۹۲۳۱؛الوافی:۸/۸۷۶؛الاستبصار:۱/۴۰۵ح۱۵۴۴؛

[4] مراۃ العقول:۱۵/۲۴۰؛ذخیرۃ المعاد:۲/۳۵۴؛الحاشیہ علی مدارک الاحکام:۳/۱۳۱؛مدارک العروۃ:۱۶/۳۰؛مدارک تحریرالوسیلہ(الصلاۃ):۲/۱۹؛مجمع الفائدۃ:۳/۶۰؛الزبدۃ الفقہیہ:۲/۲۶۶؛جواہر الکلام:۱۱/۲۶

[5] من لایحضرہ الفقیہ:۱/۴۷۹ح۱۳۸۸؛وسائل الشیعہ:۷/۲۹۱ح۹۳۷۳؛الوافی:۸/۸۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1066} عَلِيّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِي نَقْشِ خَاتَمِهِ وَ هُوَ فِي اَلصَّلاَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ قِرَاءَتَهُ أَوْ فِي اَلْمُصْحَفِ أَوْ فِي كِتَابٍ فِي اَلْقِبْلَةِ قَالَ ذَلِكَ نَقْصٌ فِي اَلصَّلاَةِ وَ لَيْسَ يَقْطَعُهَا.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز کی حالت میں آدمی کے لئے یہ بات درست ہے کہ اپنی انگوٹھی کی تحریر پر اس طرح نگاہ کرے کہ گویا اسے پڑھ رہا ہے یا مصحف (قرآن) یا کسی اور کتاب پر نگاہ کرے جو قبلہ کی جانب پڑی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ نماز میں نقص ہے لیکن یہ نماز کو باطل نہیں کرتی ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] نیز کتاب مسائل علی طائفہ کے درمیان اصل معتبرہ سے ہے۔[4] اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔[5]

قول مؤلف:

کتاب مسائل علی بن جعفر علیہ السلام کے دو نسخے ہمارے پاس موجود ہیں نیز واضح رہے کہ اس کتاب تک کوئی صحیح طرق موجود ہیں۔خود شیخ صدوق نے مشیخہ میں دو طرق ذکر کئے ہیں جو صحیح ہیں لیکن علامہ مجلسی (اول) نے شیخ صدوق کے پانچ طرق کہے جن میں سے تین صحیح اور دو قوی ہیں۔[6] اور ایک عبداللہ بن جعفر حمیری کا طرق ہے۔[7] اور ایک طرف علامہ مجلسی نے بیان کیا ہے جو حمیری کے علاوہ ہے۔[8]

وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جاسکتی ہیں:

{1067} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي صَلاَةِ اَلْفَرِيضَةِ فَرَأَيْتَ غُلاَماً لَكَ قَدْ أَبَقَ أَوْ غَرِيماً لَكَ عَلَيْهِ مَالٌ أَوْ حَيَّةً تَتَخَوَّفُهَا عَلَى نَفْسِكَ فَاقْطَعِ اَلصَّلاَةَ وَ اِتَّبِعْ

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/ ۶۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۱۴۱

[2] مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۱؛ قرب الاسناد: ۱۹۰؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۲۸۲ و ۸۱/ ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۶۳ ح ۶۲۲۸ و ۷/ ۲۹۰ ح ۹۳۷۱

[3] مدارک العروۃ: ۱۴/ ۳۳

[4] الذریعہ بزرگ طہرانی: ۲۰/ ۲۶۰

[5] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۸۶ ف ۱۱۴۴

[6] روضۃ المتقین شرح من لایحضرہ الفقیہ: ۱۴/ ۱۵۲

[7] قرب الاسناد: ۸۳

[8] بحار الانوار: ۱۰/ ۲۴۹

غُلاَمَكَ أَوْ غَرِيمَكَ وَ اُقْتُلِ اَلْحَيَّةَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نماز فریضہ پڑھ رہے ہو اور دیکھو کہ تمہارا غلام یا تمہارا وہ قرض دار جس کے ذمے تمہارا مال ہے وہ بھاگ رہا ہے یا کوئی سانپ (وغیرہ) ہے جس سے تمہیں اپنی جان کا خطرہ ہے تو نماز کو قطع کر دو اور بھگوڑے غلام اور قرضدار کا تعاقب کرو اور سانپ کو مارو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1068} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ قَائِماً فِي اَلصَّلاَةِ اَلْفَرِيضَةِ فَيَنْسَى كِيسَهُ أَوْ مَتَاعاً يَتَخَوَّفُ ضَيْعَتَهُ أَوْ هَلاَكَهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلاَتَهُ وَ يُحْرِزُ مَتَاعَهُ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ فَيَكُونُ فِي اَلْفَرِيضَةِ فَتَفَلَّتُ عَلَيْهِ دَابَّةٌ أَوْ تَفَلَّتُ دَابَّتُهُ فَيَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ أَوْ يُصِيبَ مِنْهَا عَنَتاً فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَقْطَعَ صَلاَتَهُ (وَ يُحْرِزَ وَ يَعُودَ إِلَى صَلاَتِهِ)

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا تھا کہ (اسے یاد آیا کہ) وہ مال و متاع والی تھیلی یا کوئی اور مال و متاع کہیں بھول آیا ہے جس کے گم ہونے یا تلف ہونے کا اندیشہ ہے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز قطع کر دے اور اپنے مال کو تلف ہونے سے بچائے اور نماز کو از سر نو پڑھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا ہے کہ اچانک کوئی جانور یا اس کا اپنا جانور رسی تڑوا کر کہیں جانے لگتا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ کہیں گم ہو جائے گا یا اسے قابو میں لانے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنی نماز کو قطع کر دے (اور اپنے جانور کی حفاظت کر کے پھر نماز کی طرف لوٹ آئے)۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۹ ح ۱۰۷۳؛ الکافی: ۳/۳۶۷ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۱ ح ۱۳۶۱؛ الوافی: ۸/۹۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۶ ح ۹۳۳۰؛ بحارالانوار: ۸۱/۲۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۹

[2] روضۃ المتقین: ۲/۳۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۲۸؛ مصابیح الظلام: ۹/۶۴؛ شرح العروۃ: ۶/۸۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۴؛ مصابیح الہدیٰ: ۷/۳۹۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۳۷۴؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۵/۲۵۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/۳۳۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی ۳/۴۱؛ کشف اللثام: ۴/۱۸۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۲۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۳۴۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۶۲

[3] الکافی: ۳/۳۶۷ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۹ ح ۱۰۷۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۰ ح ۱۳۶۰؛ الوافی: ۸/۹۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۷ ح ۹۳۳۱؛ بحارالانوار: ۸۱/۲۸۹

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{1069} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلاَةَ فَنَسِيتَ أَنْ تُؤَذِّنَ وَ تُقِيمَ ثُمَّ ذَكَرْتَ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ فَانْصَرِفْ فَأَذِّنْ وَ أَقِمْ وَ اسْتَفْتِحِ الصَّلاَةَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ رَكَعْتَ فَأَتِمَّ عَلَى صَلاَتِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اذان و اقامت کہنا بھول جاؤ اور نماز شروع کر دو اور رکوع میں جانے سے پہلے یاد آ جائے تو نماز ختم کر کے اذان و اقامت کہو اور پھر نماز پڑھو اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو پھر اپنی نماز کو مکمل کرو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

ممکن ہے یہ صرف جواز یا استحباب پر محمول ہو کیونکہ پہلے یہ احادیث گزر چکی ہیں کہ اذان و اقامت سنت ہے اور اگر بھول جائے تو نماز کو جاری رکھ سکتا ہے نیز اس قسم کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ عنقریب گزریں گی انشاءاللہ (واللہ اعلم)

شکیاتِ نماز:

وہ شک جو نماز کو باطل کرتے ہیں:

---

[1] مصابیح الظلام:۸/۴۹۹؛ منتھی المطلب:۵/۳۰۲؛ جواہرالکلام:۱۱/۶۱؛ مستمسک العروۃ:۶/۶۱۱؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/۳۰۲؛ شرح العروۃ:۱۵/۵۲۷؛ ریاض المسائل:۳/۲۹۴؛ مراۃ العقول:۱۵/۲۴۳؛ مدارک العروۃ:۱۶/۱۴۵؛ کتاب الصلاۃ اراکی:۲/۴۱۴؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۵۲۷؛ موسوعہ الفقہ السلامی:۱۷/۸۳؛ فقہ الصادقؑ:۷/۲۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/۴۵۴؛ سندالعروہ (الصلاۃ):۳/۳۳۶؛ ریاض المسائل:۳/۲۹۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۵۲۸؛ معجم المحاسن:۱۶/۲۵؛ جامع المدارک:۱/۴۱۵؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ):۲/۹۲؛ مستندالشیعہ:۷/۶۲؛ الحدائق الناضرۃ:۹/۴۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۱۰/۲۵۹

[2] تہذیب الاحکام:۲/۲۷۸ح ۱۱۰۳؛ الاستبصار:۱/۳۰۴ح ۱۱۲۷؛ وسائل الشیعہ:۵/۴۳۴ح ۷۰۱۵؛ الوافی:۷/۶۲۰؛ المعتبر:۲/۱۲۹

[3] ملاذ الاخیار:۴/۳۷۵؛ شرح مازندرانی:۲/۵۵۳؛ غنایم الایام:۲/۴۲۴؛ جامع المقاصد:۲/۱۹۸؛ شرح العروۃ:۱۳/۳۵۶؛ منتھی المطلب:۴/۴۲۰؛ مصباح الفقیہ:۱/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ:۲/۳۳۸؛ فقہ الصادقؑ:۴/۳۳۰؛ مصابیح الظلام:۷/۱۱؛ جواہرالکلام:۹/۶۴؛ ریاض المسائل:۳/۶۰؛ کشف اللثام:۳/۳۹۱؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ):۳/۵۶۶؛ معتصم الشیعہ:۲/۳۷۹؛ وسائل العباد:۱/۴۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۵/۹۰؛ مہذب الاحکام:۶/۹۰؛ ایضاح الفوائد:۱/۹۷؛ مختلف الشیعہ:۲/۱۲۸؛ الاثناعشریہ فی الصلاۃ الیومیہ شیخ بہائی:۶۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۵۸؛ موسوعہ البرغانی:۶/۳۴۶؛ موسوعہ الفاضل القطیفی:۲/۲۴۷؛ مستمسک العروۃ:۱۴/۲۸۵؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/۱۳۹

{1070} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْوَشَّاءِ وَ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْوَشَّاءِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : ٱلْإِعَادَةُ فِي ٱلرَّكْعَتَيْنِ ٱلْأَوَّلَتَيْنِ وَ ٱلسَّهْوُ فِي ٱلرَّكْعَتَيْنِ ٱلْأَخِيرَتَيْنِ.

۞ حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اعادہ (ہمیشہ) پہلی دو رکعتوں میں ہوتا ہے اور سہو (اور شک) آخری دو رکعتوں میں ہوتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{1071} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فِي ٱلْمَغْرِبِ فَأَعِدْ وَ إِذَا شَكَكْتَ فِي ٱلْفَجْرِ فَأَعِدْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز مغرب (کی رکعتوں میں) شک پڑ جائے تو نماز کا اعادہ کرو اور جب نماز فجر میں شک پڑ جائے تو بھی اعادہ کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{1072} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ لاَ يَدْرِي وَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ قَالَ يَسْتَقْبِلُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ وَ فِي ٱلْجُمُعَةِ وَ فِي ٱلْمَغْرِبِ وَ فِي ٱلصَّلاَةِ فِي ٱلسَّفَرِ.

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۷ ح ۷۰۹؛ الاستبصار: ۱/۳۶۴ ح ۱۳۸۶؛ الوافی: ۸/۹۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹۰ ح ۱۰۳۸۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۷۱

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۱۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۰۸؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۱۲۰

[3] فقہ الصادقؑ: ۵/۳۲۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۸۱؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۷؛ غنائم الایام: ۳/۲۷۸

[4] الکافی: ۳/۳۵۰ ح ؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۸ ح ۷۱۴؛ الاستبصار: ۱/۳۶۵ ح ۱۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹۴ ح ۱۰۴۰۳؛ الوافی: ۸/۹۷۲؛ الفصول المہمہ ۲/۱۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۰۳ ح ۷۰۸۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۱۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۱۸

[5] مصابیح الظلام: ۹/۱۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۰۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۴۴؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۵۰؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۱۸۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۲۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۲؛ تحقیق فی القواعد الفقہیہ فرحی: ۱۷۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۱۶۶

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے مگر اسے معلوم نہیں ہے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو (تو وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ازسرنو نماز پڑھے یہاں تک کہ اسے یقین ہوجائے کہ اس نے مکمل نماز پڑھی ہے اور جمعہ میں، مغرب میں اور سفر کی نماز (قصر) میں بھی اسی طرح کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1073} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لاَ تَدْرِي كَمْ صَلَّيْتَ وَلَمْ يَقَعْ وَهْمُكَ عَلَى شَيْءٍ فَأَعِدِ ٱلصَّلاَةَ.

۞ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب (شک کی وجہ سے) تمہیں یہ پتہ ہی نہ چل سکے کہ کس قدر نماز پڑھی ہے اور کسی جانب تمہارا زیادہ خیال نہ جائے تو نماز کا اعادہ کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1074} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنِ اِبْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فَلَمْ تَدْرِ أَفِي ثَلاَثٍ أَنْتَ أَمْ فِي اِثْنَتَيْنِ أَمْ فِي وَاحِدَةٍ أَمْ فِي أَرْبَعٍ فَأَعِدْ وَلاَ تَمْضِ عَلَى ٱلشَّكِّ.

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۱ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۹ح ۷۱۵؛ الوافی: ۸/۹۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۸۹ح ۱۰۳۸۱ و ۱۹۴ح ۱۰۴۰۰؛ الاستبصار: ۱/۳۶۵ح ۱۳۹۱؛

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۸۴؛ روض الجنان: ۲/۸۹۸؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۴۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۰؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۲۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۸۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۹؛ الرسالات الفقہیہ: ۱۱۲؛ القواعد الفقہیہ مصطفی: ۵/۱۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۶۲؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۴۲؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۳۵؛ منتھی المطلب: ۷/۲۲؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۰

[3] الکافی: ۳/۳۵۸ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۷ح ۷۴۴؛ الاستبصار: ۱/۳۷۳ح ۱۴۱۹؛ الوافی: ۸/۹۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۵ح ۱۰۴۸۹؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۱۳ح ۷۱۰۹

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۴؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۲/۲۶۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۸۷؛ غایۃ المامول خوئی: ۲/۵۴۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۳/۱۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۴۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۲۳۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۱۸۹؛ مجموع الرسائل: ۸۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۲

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں شک ہو اور تمہیں معلوم ہی نہ ہو کہ تیسری رکعت میں ہو، دوسری میں ہو، ایک ہو یا چوتھی میں ہو تو نماز کا اعادہ کرو اور شک (کے احکام) پر عمل نہ کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1075} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَدْرِ رَكْعَتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلاَثاً قَالَ يُعِيدُ قُلْتُ أَلَيْسَ يُقَالُ لاَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ فَقِيهٌ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الثَّلاَثِ وَ الْأَرْبَعِ.

❁ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (کو نماز میں شک پڑ گیا اور وہ) نہیں جانتا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ کہا نہیں جاتا کہ فقیہ نماز کا اعادہ نہیں کرتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تب ہے جب معاملہ تیسری اور چوتھی رکعت کا ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۷ ح ۷۴۳؛ الوافی: ۸/۹۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۷ ۳۳؛ الاستبصار: ۱/۳۷۳ ح ۱۴۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۶ ح ۱۰۴۹۰؛ ذکری الشیعہ: ۴/۶۷؛ المعتبر: ۲/۳۸۸

[2] مہذب الاحکام: ۸/۲۸۶؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۱۳۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۱۶۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۳۳۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۳۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۳۰۰؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۲۳۶؛ کشف اللثام: ۴/۴۳۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۹۴؛ منتھی المطلب: ۷/۲۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۴۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۲۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۳؛ شرح العروۃ: ۸/۱۵۹؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۴۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۳ ح ۷۶۰؛ الاستبصار: ۱/۳۷۵ ح ۱۴۲۴؛ الوافی: ۸/۹۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۵ ح ۱۰۴۵۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۴۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۲۰؛ شرح مازندرانی: ۳/۲۲۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۶؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۹۶؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۲۰۱؛ التنقیح: ۴/۳۱۱؛ باب مدینۃ العلم کاشف الغطاءؒ: ۹؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۴۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۸۱؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۵۳۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۰۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۳؛ ریاض المسائل: ۴/۱۳۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۳۸

﴿وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے﴾

{۱} جس فعل کا موقع گزر گیا ہو اس میں شک کرنا:

{1076} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ شَكَّ فِي اَلْأَذَانِ وَ قَدْ دَخَلَ فِي اَلْإِقَامَةِ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ رَجُلٌ شَكَّ فِي اَلْأَذَانِ وَ اَلْإِقَامَةِ وَ قَدْ كَبَّرَ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ رَجُلٌ شَكَّ فِي اَلتَّكْبِيرِ وَ قَدْ قَرَأَ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ شَكَّ فِي اَلْقِرَاءَةِ وَ قَدْ رَكَعَ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ شَكَّ فِي اَلرُّكُوعِ وَ قَدْ سَجَدَ قَالَ يَمْضِي عَلَى صَلاَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ دَخَلْتَ فِي غَيْرِهِ فَشَكُّكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص اقامت میں داخل ہو چکا تھا جب اسے اذان میں شک ہو گیا (کہ کہی ہے یا نہیں تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اقامت جاری رکھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص نے تکبیر کہی تو اسے شک اذان و اقامت میں شک ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز جاری رکھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص قرأت کر رہا تھا کہ اسے تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کو جاری رکھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص سجدے میں تھا کہ اسے رکوع میں شک ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز جاری رکھے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ! جب ایک چیز (حالت) سے نکل کر دوسری چیز (حالت) میں داخل ہو جاؤ اور پھر تمہیں (پہلی حالت میں) شک ہو تو یہ کوئی شئے نہیں ہے (یعنی اس شک کا اعتبار نہ کرو)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۵۲ ح ۱۴۵۹؛ الوافی: ۸/ ۹۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۳۷ ح ۱۰۵۲۴؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۱۶۴ و ۸۵/ ۱۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۴۷ ح ۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۵؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۵۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۳۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۶۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۳۵۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۴۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۴۰؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۵۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۲۸۱؛ کتاب نکاح شبیری: ۵/ ۱۴۴۷؛ ارشاد العقول: ۴/ ۴۵۲؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/ ۷۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۷/ ۴۳۶؛ رسالہھای فقہی: ۱۳۴؛ روض الجنان: ۹/ ۳۴۹؛ العم الابقیٰ: ۲/ ۲۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۲۳؛ براھین الحج: ۴/ ۱۶۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۳۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۱۷۴؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۵۱۳؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۳۰۴؛ احکام الخلل فی الصلاۃ انصاری: ۸۶؛ بیان الاصول: ۸/ ۱۱۶

{1077} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَا شَكَكْتَ فِيهِ مِمَّا قَدْ مَضَى فَامْضِهِ كَمَا هُوَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز (حالت) کہ جس میں تم شک کرو جبکہ وہ گزر چکی ہو تو اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو (اور شک کی پروانہ کرو)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے ہی نماز کے مختلف احکامات کے تحت ہم نے درج کردی ہیں (واللہ اعلم)

{۲} سلام کے بعد شک:

{1078} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا شَكَكْتَ فَابْنِ عَلَى اَلْيَقِينِ قَالَ قُلْتُ: هَذَا أَصْلٌ قَالَ نَعَمْ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم نے مجھ سے فرمایا: جب بھی تمہیں شک ہو تو یقین پر بنا رکھو۔
میں نے عرض کیا: کیا یہ اصل (یعنی بنیاد) ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۴ح ۱۴۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۷ح ۱۰۵۲۶؛ الوافی: ۸/۹۴۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۶

[2] العمل الابقی: ۲/۲۴۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۵۶۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۳۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۴۰۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۶۷؛ الہدایہ الی غوامض الکفایہ: ۵/۲۷۷؛ براھین الحج: ۴/۱۶۷؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۳۲۹؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۶/۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۴/۵۴۲؛ قواعد الفقہیہ موسوی: ۲/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۴۲؛ منتھی المطلب: ۷/۳۰؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۲۹۳؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۱/۳۲۶؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۱۰۵؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۳۰۹؛ النور الساطع: ۱/۳۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۸۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۶۷؛ الاستصحاب خمینی: ۱۴۷؛ کفایۃ الاصول: ۲/۲۳۲؛ الرسائل خمینی: ۱/۲۹۳؛ غایۃ الاصول: ۵/۲۷۸؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۴۰۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۶۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۱۵۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱/۲۷۶

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۵۱ح ۱۰۲۵؛ الوافی: ۸/۹۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۲ح ۱۰۴۵۲

[4] الرسائل کلباسی: ۹۱۳؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱۰/۵۹۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۹۸؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۵۵ و ۸/۸۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۷۳؛ ارشاد العقول: ۴/۴۷؛ غنایم الایام: ۳/۲۸۳؛ عمدۃ الاصول: ۷/۳۳۸؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۷۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۳؛ شرح مازندرانی: ۳/۲۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۶؛ مستمسک العروہ: ۷/۴۵۰؛ الحدائق الناضرہ: ۱/۱۵۶؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۴/۴۷؛ فرائد الاصول: ۳/۶۶؛ مبانی الاحکام: ۳/۲۹؛ ارشاد العقول: ۴/۴۷؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۲/۲۰۲؛ الرسائل خمینی: ۱/۱۰۷؛ التنقیح طباطبائی: ۵/۹۲

قول مؤلف:

یہ حکم عام ہے اوراس میں مکمل نماز شامل ہے نیز یہ کہ سلام کے بعد بھی شک کا وہی حکم ہے جو حدیث نمبر(1076) میں بیان ہو چکا ہے (واللہ اعلم)

﴿۳﴾ وقت کے بعد شک کرنا:

{1079} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَى مَا اِسْتَيْقَنْتَ أَوْ شَكَكْتَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّهَا أَوْ فِي وَقْتِ فَوْتِهَا صَلَّيْتَهَا فَإِنْ شَكَكْتَ بَعْدَ مَا خَرَجَ وَقْتُ اَلْفَوْتِ فَقَدْ دَخَلَ حَائِلٌ فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْكَ مِنْ شَكٍّ حَتَّى تَسْتَيْقِنَ فَإِنِ اِسْتَيْقَنْتَ فَعَلَيْكَ إِعَادَةُ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي أَيِّ حَالٍ كُنْتَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں کسی نماز کے وقت میں یقین ہو یا شک ہو کہ وہ نماز نہیں پڑھی یا ایسا اس کے وقت فوت میں ہو تو اسے پڑھو اور اگر وقت فوت نکل جانے کے بعد شک ہو جبکہ حائل (وقت) داخل ہو جائے تو تمہارے اوپر اس شک کی وجہ سے اعادہ نہیں ہے یہاں تک کہ تمہیں یقین ہو جائے اور اگر تمہیں یقین ہو جائے تو پھر چاہے تم جس حال میں بھی ہو تمہارے اوپر اعادہ واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1080} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَشُكُّ بَعْدَ مَا يَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَتِهِ قَالَ فَقَالَ لاَ يُعِيدُ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد شک کرتا ہے تو نہ وہ نماز کا اعادہ کرے گا اور نہ ہی اس پر کچھ ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۶۷ ۲ح ۱۰۹۸؛الکافی:۳/۲۹۴ح ۱۰؛وسائل الشیعہ :۴/۲۸۲ح ۵۱۶۸؛الوافی:۸/۱۰۰۵؛بحارالانوار:۸۵/۱۹۰

[2] شرح العروۃ:۱۶/۱۷؛کتاب الخلل فی الصلاۃ:۲۵۳؛کتاب الزکاۃ منتظری:۴/۲۷ ۳؛مستمسک العروۃ:۷/۴۴؛فقہ الصادقؑ:۵/۳۳ ۷؛سندالعروۃ:۱/۲۵۸؛تنقیح مبانی العروۃ:۱/۳۳۶؛مصباح المنہاج:۳/۳۳؛الرسائل خمینی:۲۸۶؛حدودالشریعہ:۲/۲۷ ۴؛زبدۃ الاصول:۲/۴۰۵؛مہذب الاحکام:۷/۲۸۵؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۳۸۳؛بیان الاصول شیرازی:۶/۲۶۰؛مستند الشیعہ:۷/۲۶۷؛المحکم فی اصول الفقہ:۵/۴۶۲؛محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ):۲۸۲؛کتاب الزکاۃ منتظری:۴/۳۲ ۲۷؛الکافی فی اصول الفقہ:۲/۴۹۸؛تعلیقہ شریفہ علی فرائدالاصول:۱/۱۷۵

[3] تہذیب الاحکام:۲/۳۴۸ح ۱۴۴۳؛الاستبصار:۱/۳۶۹ح ۱۴۰۴؛وسائل الشیعہ:۸/۲۴۶ح ۱۰۵۵۰؛الوافی:۸/۹۴۹؛الفصول المہمہ:۲/۱۱۶؛ہدایۃ الامہ:۳/۳۴۵ح ۶۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1081} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ شَكَّ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا صَلَّى فَلَمْ يَدْرِ أَ ثَلاَثاً صَلَّى أَمْ أَرْبَعاً وَ كَانَ يَقِينُهُ حِينَ انْصَرَفَ أَنَّهُ كَانَ قَدْ أَتَمَّ لَمْ يُعِدِ الصَّلاَةَ وَ كَانَ حِينَ انْصَرَفَ أَقْرَبَ إِلَى الْحَقِّ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد شک ہوا اور اسے معلوم نہ ہو کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت اور جس وقت وہ سلام پڑھ رہا تھا اسے یقین تھا کہ اس نے پوری نماز پڑھی ہے تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ سلام پڑھتے وقت وہ حق کے زیادہ قریب تھا بہ نسبت اس کے بعد کے۔ [2]

تحقیق:

حدیث کالصحیح ہے۔ [3]

(۴) کثیر الشک کا شک:

{1082} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَثُرَ عَلَيْكَ السَّهْوُ فَامْضِ فِي صَلاَتِكَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَدَعَكَ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کثرت سے بھولتے ہو تو اپنی نماز میں اس کی پروا نہ کرو (اور نماز جاری رکھو) پس شاید وہ تمہیں چھوڑ جائے کیونکہ یہ (شک) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۲۲/۲؛ مبانی الفقیہ: ۱۶۷/۱؛ المحصول فی علم الاصول: ۲۹۴/۴؛ مدارک العروۃ: ۸۳/۱۸؛ قاعدۃ الفراغ والتجاوز: ۳۳؛ بحوث فی قاعدۃ الفراغ لنکرانی: ۱۹۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۹۶/۲؛ مستمسک العروۃ: ۴۳۱/۷؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۹۷؛ القواعد الفقہیہ مصطفی: ۱۸۸؛ تعلیقہ شریفہ علی فرائد الاصول: ۱۷۵/۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۸۶/۲؛ مہذب الاحکام: ۲۲۶/۸؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴۱۷/۵؛ القواعد الفقہیہ سبزواری: ۱۲۰/۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۲۷/۲؛ مستند الشیعہ: ۲۰۱/۷؛ لئالی الاصول گرگانی: ۴۶۳/۸؛ وسائل العباد: ۹۹/۲

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۵۲/۱ ح ۱۰۲۷؛ الوافی: ۹۹۹/۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۶/۸ ح ۱۰۵۵۲؛ السرائر: ۶۱۴/۳

[3] لوامع صاحبقرانی: ۲۷۶/۴؛ زبدۃ الاصول: ۴۷/۶؛ مدارک العروۃ: ۲۵۰/۲؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴۲۳/۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۵۲۳/۱؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۲۹/۴؛ قواعد الفقیہ: ۲۸۰/۱؛ مبانی الفقیہ: ۱۶۷/۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴۳۳/۲؛ سند العروۃ: ۳۵۴/۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۸۸/۲؛ زبدۃ الاصول؛ ۴۸/۶؛ مستمسک العروۃ: ۴۳۲/۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۹۸/۱؛ کفایۃ الاصول: ۶۴/۵؛ البدایہ والکفایہ: ۱۷۶؛ مہذب الاحکام: ۲۲۶/۸

[4] الکافی: ۳۵۹/۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۳۴۳/۲ ح ۱۴۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۷/۸ ح ۱۰۴۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳۴۵/۳ ح ۶۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۳۹/۱ ح ۹۸۹؛ الوافی: ۹۹۸/۸؛ بحار الانوار: ۲۷۲/۸۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1033} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ الرَّجُلُ يَشُكُّ كَثِيراً فِي صَلاَتِهِ حَتَّى لاَ يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى وَ لاَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ يُعِيدُ قُلْنَا لَهُ فَإِنَّهُ يَكْثُرُ عَلَيْهِ ذَلِكَ كُلَّمَا عَادَ شَكَّ قَالَ يَمْضِي فِي شَكِّهِ ثُمَّ قَالَ لاَ تُعَوِّدُوا الْخَبِيثَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ بِنَقْضِ الصَّلاَةِ فَتُطْمِعُوهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ خَبِيثٌ يَعْتَادُ لِمَا عُوِّدَ فَلْيَمْضِ أَحَدُكُمْ فِي الْوَهْمِ وَ لاَ يُكْثِرَنَّ نَقْضَ الصَّلاَةِ فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّاتٍ لَمْ يَعُدْ إِلَيْهِ الشَّكُّ قَالَ زُرَارَةُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ الْخَبِيثُ أَنْ يُطَاعَ فَإِذَا عُصِيَ لَمْ يَعُدْ إِلَى أَحَدِكُمْ.

⦿ زرارہ اور ابوبصیر سے روایت ہے کہ ہم نے ان (امام علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کو بسا اوقات نماز میں ایسا شک پڑتا ہے کہ اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ اس نے کس قدر پڑھی ہے اور کس قدر باقی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ کرے۔

ہم نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: وہ کثیر الشک ہے کہ اگر اعادہ کرتا ہے تو پھر اسے شک پڑ جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم خبیب (شیطان) کو اپنی نماز تڑوانے کا عادی بنا کر اسے طمع ولالچ نہ دلاؤ کیونکہ شیطان خبیث ہے کہ اسے جس چیز کا عادی بنایا جائے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے لہٰذا تمہیں چاہیے کہ (کثرت شک کی صورت میں) نماز کو جاری رکھو اور بار بار نماز نہ توڑو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو پھر یہ شک پر عود نہیں کرے گا۔

زرارہ کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام نے پھر فرمایا: خبیث یہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے پس جب اس کی نافرمانی کی جائے گی تو پھر وہ نہیں لوٹے گا۔ [2]

---

[1] مراۃ العقول:۱۵/۲۲۸؛ منتھی المطلب:۷/۲۸؛ مدارک الاحکام:۴/۲۷۱؛ القواعد الفقھیہ:۲/۳۴۵؛ سند العروۃ:۲/۲۶۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۶/۶۹۳؛ جواہر الکلام:۱۲/۴۱۶؛ معتصم الشیعہ:۳/۲۵۲؛ مجمع الفائدۃ:۳/۱۴۲؛ مصباح الہدیٰ:۳/۵۲۹؛ مستند الشیعہ:۲/۲۳۷؛ فقہ الصادقؑ:۱/۵۸۷؛ ذکری الشیعہ:۴/۵۴؛ مستمسک العروۃ:۲/۵۲۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۲/۴۱۲؛ مصابیح الظلام:۹/۲۷۵؛ عمدۃ الاصول:۴/۵۲۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۳۷؛ کتاب الصلاۃ حائری:۴۱۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۲/۱۹۷؛ عمدۃ الاصول:۴/۵۱۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ:۳/۱۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۲۸۸؛ روض الجنان:۲/۹۱۶؛ ریاض المسائل:۴/۱۴۷

[2] الکافی:۳/۵۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام:۲/۱۸۸ ح ۷۴۷؛ بحار الانوار:۸۵/۲۷۰؛ الاستبصار:۱/۳۷۴ ح ۱۴۲۲؛ الوافی:۸/۹۹۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1084} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ اَلْعَبْدِ اَلصَّالِحِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَشُكُّ فَلاَ يَدْرِي أَ وَاحِدَةً صَلَّى أَوِ اِثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثاً أَوْ أَرْبَعاً تَلْتَبِسُ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ فَقَالَ كُلُّ ذَا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ وَ لْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ اَلشَّيْطَانِ اَلرَّجِيمِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ.

۞ علی بن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو نماز میں شک پڑ جاتا ہے اور اسے پتہ نہیں چلتا کہ کیا ایک رکعت پڑھی ہے یا دو یا تین یا چار پڑھی ہیں الغرض اس پر نماز مشتبہ ہوگئی ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا ایسا ہوا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز کو جاری رکھے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پس امید ہے کہ وہ اس سے دور ہو جائے گا۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1085} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَكْثُرُ عَلَيْهِ اَلْوَهْمُ فِي اَلصَّلاَةِ فَيَشُكُّ فِي اَلرُّكُوعِ فَلاَ يَدْرِي أَ رَكَعَ أَمْ لاَ وَ يَشُكُّ فِي اَلسُّجُودِ فَلاَ يَدْرِي أَ سَجَدَ أَمْ لاَ فَقَالَ لاَ يَسْجُدُ وَ لاَ يَرْكَعُ وَ يَمْضِي فِي صَلاَتِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ يَقِيناً اَلْحَدِيثَ.

۞ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا مجھے نماز میں کثرت سے شک پڑتا ہے پس کبھی رکوع میں شک پڑ جاتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے رکوع کیا ہے یا نہیں اور کبھی سجدے میں شک پڑ جاتا ہے کہ

---

[1] معتصم الشیعہ: ۲۵۱/۳؛ القواعد الفقہیہ: ۳۴۵/۲؛ شرح العروۃ: ۵/ ۱۹؛ منتھی المطلب: ۳۶/۷؛ مدارک الاحکام: ۲۱۷/۴؛ مستمسک العروۃ: ۵۶۵/۷؛ عمدۃ الاصول: ۵۱۵/۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۴۲/۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ ۹: ۴۶/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴۱۳/۲؛ عمدۃ الاصول: ۵۱۶/۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۸۹/۲؛ غنائم الایام: ۳۱۷/۲؛ عمدۃ الاصول: ۵۱۶/۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۸۹/۲؛ غنائم الایام: ۳۱۷/۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ)؛ ۵۱/۴؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ: ۴۷۷/۳؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲۳/۵؛ مدارک العروۃ: ۸۶/۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۴۰۱/۲؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام؛ ۱۳۶/۳؛ روض الجنان: ۹۱۶/۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲۷/۱۸

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۵۰ ح ۱۰۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۸۸ح ۷۴۶؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۷۳؛ الاستبصار: ۱/ ۳۷۴ح ۱۴۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۸/۸ح ۱۰۴۹۸؛ الوافی: ۹۹۸/۸

[3] لوامع صاحبقرانی: ۲۷۰/۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۶۱/۳

سجدہ کیا ہے یا نہیں تو وہ نہ سجدہ کرے اور نہ رکوع کرے اور اپنی نماز کو جاری رکھے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

﴿۵﴾ امام اور مقتدی کا شک

{1086} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ ٱلْإِمَامِ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى هَلْ عَلَيْهِ سَهْوٌ قَالَ لاَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے مگر (شک کی وجہ سے) اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو کیا اس پر (سجدۂ) سہو ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1087} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْإِمَامُ يَحْمِلُ أَوْهَامَ مَنْ خَلْفَهُ إِلاَّ تَكْبِيرَةَ ٱلِافْتِتَاحِ.

۞ محمد بن سہل سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز اپنے مقتدیوں کے شکوک کا حامل (یعنی ضامن) ہوتا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ح ۶۰۴؛ الوافی: ۸/۹۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۹ح ۱۰۴۹۹؛ بحارالانوار: ۸۵/۲۷۴؛ الاستبصار: ۱/۳۶۲ح ۱۳۷۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۶۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۶۸؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۸۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱/۶۳۱؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۱۳۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۱۶؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۳۴۳؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۶۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۲؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۸؛ جواھر الکلام: ۶/۴۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۲۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۰۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۰ح ۱۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۹ح ۱۰۵۳۳؛ الوافی: ۸/۱۰۰۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۹ح ۸۱۸؛ الوافی: ۸/۱۲۵۲؛ بحارالانوار: ۸۵/۲۳۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۶

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۵۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۷۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۸؛ منتھی المطلب: ۷/۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۱۸؛ القواعد الفقہیہ مصطفی: ۲۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تجلیل: ۱۶۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۵۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۴۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۷۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۰۹؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۷۷؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۵۱۳

ہے سوائے تکبیرۃ الاحرام کے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[2]

{1088} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ فِي حَدِيثٍ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ مَعَ الْإِمَامِ وَ قَدْ صَلَّى الْإِمَامُ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ فَسَهَا الْإِمَامُ كَيْفَ يَصْنَعُ الرَّجُلُ فَقَالَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلاَ يَسْجُدُ الرَّجُلُ الَّذِي دَخَلَ مَعَهُ وَ إِذَا قَامَ وَ بَنَى عَلَى صَلاَتِهِ وَ أَتَمَّهَا وَ سَلَّمَ سَجَدَ الرَّجُلُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَ عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَمْ يَفْتَتِحِ الصَّلاَةَ قَالَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ وَ لاَ صَلاَةَ بِغَيْرِ اِفْتِتَاحٍ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اس وقت جماعت میں شامل ہوا جب پیش نماز ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھ چکا تھا پھر پیش نماز کو سہو ہو گیا تو یہ شخص کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب پیش نماز سلام کرے تو وہ دو سجدۂ سہو ادا کرے گا اور یہ شخص اپنی پڑھی ہوئی نماز پر بنا رکھے گا اور بیٹھ کر اپنی باقیماندہ نماز مکمل کرے گا اور سلام پڑھ کر سجدۂ سہو ادا کرے گا اور پھر آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو پیش نماز کے پیچھے تکبیرۃ الاحرام کہنا بھول گیا تو یہ نماز کا اعادہ کرے گا کیونکہ تکبیرۃ الافتتاح کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

مستحب نماز میں شک:

{1089} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ

---

[1] من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۱/۴۰۶ح ۱۲۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۴ح ۵۶۳؛ الکافی: ۳/۳۴۷ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۴ح ۷۲۲۳ و ۸/۲۴۰ح ۱۰۵۳۴؛ الوافی: ۸/۹۱۳؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۳۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۷۴

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/۸۷۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۵۷؛ دروس فقہ مظاہری: ۲/۱۹۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۳ح ۱۴۶۶؛ الوافی: ۸/۹۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴۱ح ۱۰۵۳۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۴۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۶۹؛ غنائم الایام: ۳/۳۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۸۹؛ جواہر الکلام: ۲/۴۱۲؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۳۲۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۴۵۹؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۵؛ ریاض المسائل: ۴/۱۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۲۷؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/۱۰۰؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۸۸

بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلسَّهْوِ فِي اَلنَّافِلَةِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر نماز نافلہ میں سہو ہو جائے (شک ہو جائے) تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر کچھ نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1090} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَشُكُّ فِي اَلْفَجْرِ قَالَ يُعِيدُ قُلْتُ اَلْمَغْرِبِ قَالَ نَعَمْ وَ اَلْوَتْرِ وَ اَلْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ.

✪ علاء سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو نماز فجر میں شک پڑ گیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: اور مغرب (میں کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (اعادہ کرے گا)۔

پھر آپ علیہ السلام نے میرے سوال کے بغیر ہی فرمایا کہ وتر اور جمعہ کا بھی یہی حکم ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۹ ۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۳ ح ۱۴۲۲؛ الوافی: ۸/۱۰۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ ح ۱۰۵۰۴

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۲۲۶؛ منتقد المنافع: ۱/۴۰۵؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۳۱۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۹۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۲۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۱۸۵ مہذب الاحکام: ۶/۱۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۴۴۶؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۹۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تجلیل: ۱۱۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۵۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۶۰؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۲۴۳؛ غنائم الایام: ۳/۳۲۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۷۴؛ المعجم الشامل: ۱/۲۴۶؛ مجموعہ الرسائل اخوند: ۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۰ ح ۷۲۲؛ الاستبصار: ۱/۳۶۶ ح ۱۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ ح ۱۰۵۰۶؛ الوافی: ۸/۹۷۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۶۵؛ قرب الاسناد: ۳۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۱۳؛ منتھی المطلب: ۷/۲۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۳۳۶؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۱/۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۴۰؛ شرح العروۃ: ۱۹/۶۳؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۴۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۲۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۷۹؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۱؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۸۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ ۹): ۱۴/۱۸۵

قول مؤلف:

ممکن ہے وتر میں اعادہ استحباب پر محمول ہ کیونکہ نافلہ میں سہو اور شک پر کچھ واجب نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

{1091} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ سَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ النَّافِلَةِ فَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا حَتَّى قَامَ فَرَكَعَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَدَعُ رَكْعَةً وَ يَجْلِسُ وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الصَّلَاةَ بَعْدُ.

✪ عبید اللہ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کو نماز نافلہ میں سہو (شک) ہو گیا اور وہ دوسری رکعت میں نہیں بیٹھا (اور سلام نہیں پڑھا بلکہ) اٹھ کر تیسری رکعت پڑھ دی (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رکعت کو چھوڑ دے اور بیٹھ کر تشہد و سلام پڑھے پھر از سرنو اس کے بعد (کوئی) نماز پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1092} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَدْرِي أَ ثَلَاثاً صَلَّى أَمِ اثْنَتَيْنِ قَالَ يَبْنِي عَلَى النُّقْصَانِ وَ يَأْخُذُ بِالْجَزْمِ وَ يَتَشَهَّدُ بَعْدَ انْصِرَافِهِ تَشَهُّداً خَفِيفاً كَذَلِكَ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ وَ آخِرِهَا.

✪ محمد بن سہل نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی نماز (نافلہ) پڑھ رہا تھا کہ (شک کی وجہ سے) اسے معلوم نہ رہا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا دو (تو وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کمی پر (یعنی دو رکعتوں پر) بنیاد رکھے گا اور قطعی چیز کو لے گا اور سلام پڑھنے کے بعد مختصر تشہد پڑھے گا۔ نماز کے اول و آخر میں اسی طرح نافذ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے[4] یا قوی ہے[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۹ ح ۷۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۱ ح ۱۰۵۰۷؛ الوافی: ۸/۹۴۲؛ بحار الانوار: ۸۴/۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۷ ۱۳؛ منتهی المطلب: ۷/۵۷؛ شرح العروة: ۱۹/۷۹؛ الحدائق الناضرہ: ۹/۳۴۷؛ غنائم الایام: ۳/۵۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۷۹؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۲۶؛ مستمسک العروة: ۶/۳۴۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۳۲۱؛ مناهج الاحکام (کتاب الصلاة): ۵۷۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۳۰۱؛ سند العروہ (الصلاة): ۱۰؛ مدارک العروة: ۱۵/۳۷۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۳ ح ۷۶۱؛ الاستبصار: ۱/۳۷۵ ح ۱۴۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۳ ح ۱۰۴۵۶؛ الوافی: ۸/۹۸۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۴۹؛ الشہادة الثالثہ فی تشہد الصلاة و تسلیمها سند: ۱۲۸

[5] ذخیرة المعاد: ۲/۳۷۶

قول مؤلف:

حدیث میں نافلہ اور فریضہ کی تصریح موجود نہیں ہے لیکن فریضہ میں یہ دیگر بہت ساری احادیث کے ظاہراً خلاف ہے جبکہ نافلہ میں مشہور نظریہ کے مطابق ہے اس لیے ہم نے اسے نافلہ نماز پر محمول کیا ہے اور نافلہ میں کمی پر بنیاد رکھنا مشہور ہے چنانچہ آقا کلینی فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب کسی آدمی کو نماز نافلہ میں سہو ہو (یا شک پڑے) تو اقل (کم) پر بنا رکھے [1] اور آقا حر عاملی نے کم پر بنا رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

تصحیح شکوک:

{1093} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَنَّهُ قَالَ لَهُ يَا عَمَّارُ أَجْمَعُ لَكَ ٱلسَّهْوَ كُلَّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ مَتَى مَا شَكَكْتَ فَخُذْ بِالْأَكْثَرِ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَأَتِمَّ مَا ظَنَنْتَ أَنَّكَ نَقَصْتَ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے عمار! میں تمام سہو (شکیات) کو تمہارے لئے دو کلموں میں اکٹھا کئے دیتا ہوں پس جب بھی (چار رکعتی نماز کی رکعتوں میں) شک ہو تو اکثر پر بنا رکھو اور سلام کے بعد جس قدر کمی کا خیال ہو اسے (نماز احتیاط کے ذریعے) تمام کرلو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{1094} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ لَمْ يَدْرِ أَ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلاَثاً فَقَالَ إِنْ دَخَلَهُ ٱلشَّكُّ بَعْدَ دُخُولِهِ فِي ٱلثَّالِثَةِ مَضَى فِي ٱلثَّالِثَةِ ثُمَّ صَلَّى ٱلْأُخْرَى وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ يُسَلِّمُ قُلْتُ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْرِ فِي ثِنْتَيْنِ هُوَ أَمْ فِي أَرْبَعٍ قَالَ يُسَلِّمُ وَ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص (شک کی وجہ سے) نہیں جان پاتا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین (تو وہ کیا کرے)؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۹ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ح ۱۰۵۰۵

[2] وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ عنوان باب ۱۸

[3] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۳۴۰ح ۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۳ح ۷۶۲؛ الاستبصار: ۱/۳۷۶ح ۶۵۲؛ الوافی: ۸/۹۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۲ح ۱۰۴۵۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۴؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۰۷ح ۷۰۹۶؛

[4] روضۃ المتقین: ۲/۴۰۶؛ کفایۃ الاصول: ۵/۳۲۳؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۱۸۴؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۲۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۶؛ التعلیقہ لاستدلالیہ: ۱/۳۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۵۶؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵/۴۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۳۱؛ الرسالات الفقہیہ: ۱۱۴؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۴۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۳۰۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۸۴؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۱۴۱؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۳۳۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۲۳؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۲۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تیسری رکعت میں داخل ہونے کے بعد شک میں داخل ہو (یعنی دو سجدے مکمل کرنے کے بعد) تو اسے تیسری سمجھ کر مکمل کرے پھر ایک رکعت (نماز احتیاط) پڑھے اور اس پر کچھ نہیں ہے اور سلام پڑھے (اور نماز مکمل کرے)۔

میں نے عرض کیا: اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ وہ دوسری رکعت میں ہے یا چوتھی میں (یعنی دو سجدے مکمل کرنے کے بعد شک ہو تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (چار سمجھ کر) سلام پڑھے گا اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھے گا پھر سلام کرے گا اور اس پر کچھ (گناہ) نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[2]

{1095} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ اِثْنَتَيْنِ صَلَّيْتَ أَمْ أَرْبَعاً وَ لَمْ يَذْهَبْ وَهْمُكَ إِلَى شَيْءٍ فَتَشَهَّدْ وَ سَلِّمْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ تَقْرَأُ فِيهِمَا بِأُمِّ اَلْكِتَابِ ثُمَّ تَشَهَّدُ وَ تُسَلِّمُ فَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ كَانَتَا هَاتَانِ تَمَامَ اَلْأَرْبَعِ وَ إِنْ كُنْتَ صَلَّيْتَ أَرْبَعاً كَانَتَا هَاتَانِ نَافِلَةً.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں (شک کی وجہ سے) معلوم نہ ہو سکے کہ تم نے دو رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت اور تمہارا شک کسی طرف زیادہ مائل نہ ہو تو (چار پر بنا رکھ کر اور) تشہد پڑھ کر سلام کرو پھر دو رکعت نماز (احتیاط) چار سجدوں کے ساتھ پڑھو جن میں صرف ام الکتاب (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھو پھر تشہد پڑھ کے سلام پڑھو پس اگر تم نے (فی الواقع) دو رکعت پڑھی تھیں تو ان سے چار مکمل ہو جائیں گی اور اگر چار پڑھی تھیں تو یہ نافلہ بن جائیں گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۰ ح ۳؛ الوافی: ۹۸۰/۸؛ تہذیب الاحکام: ۱۹۲/۲ ح ۷۵۹ (مختصراً)؛ الاستبصار: ۳۷۵/۱ ح ۱۴۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۴/۸ ح ۱۰۴۵۷

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶۶/۱۸؛ ریاض المسائل: ۱۳۶/۴؛ مدارک العروۃ: ۴۸۵/۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱۳۹/۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۸۸/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۲۴/۲؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۱۲۹؛ مجمع الفائدۃ: ۱۷۷/۳؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۱۶۴/۱؛ جواہر الکلام: ۳۳۲/۱۲؛ دروس تمہیدیہ: ۲۶۵/۱؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۱۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۱۳/۱۸؛ المسالک الجامعیہ: ۴۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۴۵۶/۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲۶۵/۸؛ مہذب الاحکام: ۲۵۰/۸؛ مختلف الشیعہ: ۳۸۱/۲؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۱۳۶/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴۱۰/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۴۹/۳؛ مصابیح الظلام: ۲۲۵/۹؛ مراۃ العقول: ۱۹۰/۱۵؛ غنائم الایام: ۲۹۱/۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳۴۹/۱ ح ۱۰۱۵؛ الکافی: ۳۵۳/۳ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۹/۸ ح ۱۰۴۶۹؛ الوافی: ۹۸۲/۸؛ بحار الانوار: ۱۷۶/۸۵؛

[4] روضۃ المتقین: ۴۶۲/۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲۱۳/۲؛ معتصم الشیعہ: ۲۴۷/۳؛ شرح العروۃ: ۱۹۰/۱۸؛ مستمسک العروۃ: ۴۶۲/۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴۲۱/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴۰۳/۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۱۱/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۰۱/۲؛ جامع المدارک: ۴۴۵/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱۸/۱۸؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۴۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۹۲/۲؛ مہذب الاحکام: ۲۵۳/۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۲۹۷/۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳۴۱/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۴۳/۷؛ ریاض المسائل: ۱۴۱/۴؛ مبانی الاستنباط خوئی: ۲۵۰/۴

{1096} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ صَلَّى فَلَمْ يَدْرِ اِثْنَتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلاَثاً أَمْ أَرْبَعاً قَالَ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مِنْ قِيَامٍ وَ يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مِنْ جُلُوسٍ وَ يُسَلِّمُ فَإِنْ كَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَتِ الرَّكْعَتَانِ نَافِلَةً وَ إِلاَّ تَمَّتِ الْأَرْبَعُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں، تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نماز (احتیاط) کھڑا ہو کر پڑھے اور سلام پڑھے پھر دو رکعت نماز (احتیاط) بیٹھ کر پڑھے اور سلام پڑھے پس اگر اس کی نماز فی الواقع چار رکعت تھی تو یہ (نماز احتیاط) نافلہ بن جائے گی اور اگر ناقص تھی (دو یا تین رکعت تھی) تو اس سے چار رکعت مکمل ہو جائے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1097} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ أَرْبَعاً صَلَّيْتَ أَمْ خَمْساً أَمْ نَقَصْتَ أَمْ زِدْتَ فَتَشَهَّدْ وَ سَلِّمْ وَ اُسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بِغَيْرِ رُكُوعٍ وَ لاَ قِرَاءَةٍ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا تَشَهُّداً خَفِيفاً.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم (شک کی وجہ سے) سمجھ نہ سکو کہ چار رکعت پڑھی ہیں یا پانچ یا کم یا زیادہ پڑھی ہیں تو (چار پر بنا رکھ کر) تشہد و سلام پڑھو اور دو سجدۂ سہو کرو کہ جن میں نہ رکوع ہے اور نہ ہی قرأت ہے پس ان میں مختصر تشہد پڑھو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۷ ح ۷۴۲؛ الوافی: ۸/۹۸۱؛ بحارالانوار: ۸۵/۱۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۳ ح ۱۰۴۸۲

[2] دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۶؛ ریاض المسائل: ۴/۱۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۴۷۴؛ مفتاح الکرامہ: ۷/۵۱۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۷۴؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۲۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۶ ح ۷۷۲؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۳۵۰ ح ۱۰۱۹؛ بحارالانوار: ۸۵/۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۴ ح ۱۰۴۸۶؛ الوافی: ۸/۹۸۸؛ فقہ الرضاؑ: ۱۱۸؛ الاستبصار: ۱/۳۸۰ ح ۱۴۴۱؛ نزہۃ لناظر: ۴۰؛ المعتبر: ۲/۴۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۵۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۷۷؛ منتھی المطلب: ۷/۲۷؛ شرح مازندرانی: ۳/۲۳۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۴۵؛ موسوعہ شہید اول: ۱/۱۳۹؛ التوضیح النافع: ۳۹؛ جواھر الکلام: ۱۲/۴۳۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۴۸۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۷۷؛ مھذب الاحکام: ۸/۲۵۶؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۴۵؛ مختلف الشیعہ: ۲/۴۲۵؛ الھدائق الناضرۃ: ۹/۳۳۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۶۵؛ فقہ الصادقؑ ۸/۲۸۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۹

نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ:

قول مؤلف:

پچھلی تینوں حدیثوں میں نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے۔ اس نماز میں سورہ اور قنوت نہیں ہے باقی وہی طریقہ ہے جو دوسری نماز کا ہے چاہے بیٹھ کر ہو یا چاہے کھڑے ہو کر اور اس میں تشہد مختصر پڑھا جائے (واللہ اعلم)

سجدہ سہو:

{1098} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ نَاسِياً فِي ٱلصَّلاَةِ يَقُولُ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَقَالَ يُتِمُّ صَلاَتَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ فَقُلْتُ سَجْدَتَا ٱلسَّهْوِ قَبْلَ ٱلتَّسْلِيمِ هُمَا أَوْ بَعْدُ قَالَ بَعْدُ.

۞ عبد الرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز میں بھول کر کلام کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اپنی صفوں کو قائم رکھو (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز تمام کرے پھر دو سجدہ سہو کرے میں نے عرض کیا: سہو کے دو سجدے سلام سے پہلے کرتے ہیں یا بعد میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بعد میں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1099} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي ٱلْخَطَّابِ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ٱلْقَدَّاحِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَجْدَتَا ٱلسَّهْوِ بَعْدَ ٱلتَّسْلِيمِ وَ قَبْلَ ٱلْكَلاَمِ.

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۵۶ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۱ح ۷۵۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۷۸ح ۱۴۳۳؛ الوافی: ۸/ ۹۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۰۶ح ۱۰۴۳۵ و ۲۰۷ح ۱۰۴۳۸؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۴۹

[2] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۴۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۸۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۵۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۰۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۳۷؛ منتھی المطلب: ۷/ ۳۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۴۶۳؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۹۹؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۳۸۵؛ روض الجنان: ۲/ ۸۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۵۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۷۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تجلیل: ۱۵۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۱۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۷۷؛

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دو سجدۂ سہو سلام کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے کئے جاتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{1100} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ لاَ تَدْرِي ثَلاَثاً صَلَّيْتَ أَمْ أَرْبَعاً وَ لَمْ يَذْهَبْ وَهْمُكَ إِلَى شَيْءٍ فَسَلِّمْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ أَنْتَ جَالِسٌ تَقْرَأُ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ إِنْ ذَهَبَ وَهْمُكَ إِلَى الثَّلاَثِ فَقُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَةَ الرَّابِعَةَ وَ لاَ تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنْ ذَهَبَ وَهْمُكَ إِلَى الْأَرْبَعِ فَتَشَهَّدْ وَ سَلِّمْ ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں پتا نہ چلے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور کسی طرف ظن غالب نہ ہو تو پھر (چار پر بنا رکھ کر) سلام پڑھو اور پھر بیٹھ کر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھو جن میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو اور اگر تین رکعت پڑھنے کا ظن غالب ہو تو پھر اٹھ کر چوتھی رکعت پڑھو اور اس صورت میں سجدۂ سہو نہ کرو (کیونکہ ظن کے غلبہ سے شک زائل ہو گیا) اور اگر چار کا ظن ہو تو پھر تشہد پڑھ کر اور سلام پڑھ کر دو سجدہ سہو کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1101} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ أَرْبَعاً صَلَّيْتَ أَمْ رَكْعَتَيْنِ فَقُمْ وَ ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ وَ ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ وَ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ أَنْتَ جَالِسٌ ثُمَّ تُسَلِّمُ بَعْدَهُمَا.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب (شک کی وجہ سے) تمہیں پتہ نہ چلے کہ تم نے چار رکعت پڑھی ہیں یا دو تو (چار پر بنا رکھ کر سلام پڑھو اور) اٹھ کر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھو اور سلام پڑھو اور پھر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھو پھر سلام پڑھو اور بیٹھ کر دو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۹۵/۲ ح ۷۶۸؛ الاستبصار: ۳۸۰/۱ ح ۱۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۸/۸ ح ۱۰۴۴۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۴۱/۱ ح ۹۹۴؛ الوافی: ۹۹۴/۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳۳۹/۳

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۳۸۱/۱۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۳۵/۴؛ مصابیح الظلام: ۱۵۰/۹؛ منتھی المطلب: ۸۲/۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۵۶/۴

[3] الکافی: ۳۵۳/۳ ح ۸؛ الوافی: ۹۸۲/۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۷/۸ ح ۱۰۴۶۴

[4] مستند الشیعہ: ۱۴۱/۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۳۵۴؛ مستمسک العروۃ: ۴۶۲/۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹۰/۱۸؛ دروس تمہیدیہ: ۲۶۴/۱؛ جامع المدارک: ۴۴۵/۱؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۱۵۹/۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۱۴/۴؛ مہذب الاحکام: ۲۵۲/۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۹۲/۲؛ مبانی الاستنباط خوئی: ۲۵۰/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۹۳/۱؛ ریاض المسائل: ۱۴۱/۴؛ القواعد الفقہیہ: ۲۰۸/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴۳۶/۵؛ حدود الشریعہ: ۴۲۵/۲؛ فقہ الصادق: ۳۸۶/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۴۶/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۷۷/۲؛ مراۃ العقول: ۱۹۷/۱۵

سجدہ (سہو) ادا کرو پھر ان کے بعد (مختصر تشہد اور) سلام پڑھو۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{1102} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ لاَ تَدْرِي أَرْبَعاً صَلَّيْتَ أَمْ خَمْساً فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ تَسْلِيمِكَ ثُمَّ سَلِّمْ بَعْدَهُمَا.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ چار رکعت پڑھی ہیں یا پانچ تو (چار پر بنا رکھو اور) سلام کے بعد دو سجدہ سہو کرو اور پھر (مختصر تشہد پڑھ کر) سلام پڑھو۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{1103} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ السَّهْوِ فَقَالَ مَنْ حَفِظَ سَهْوَهُ فَأَتَمَّهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَ إِنَّمَا السَّهْوُ عَلَى مَنْ لَمْ يَدْرِ أَ زَادَ فِي صَلاَتِهِ أَمْ نَقَصَ مِنْهَا.

۞ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سہو کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کو اپنا سہو یاد ہو تو وہ اسے پورا کرے پس ایسے شخص پر سجدہ سہو نہیں ہے اور ماسوائے اس کے نہیں کہ سجدہ سہو (صرف) اس شخص پر ہے جو یہ جانتا ہی نہ ہو کہ اس نے نماز میں زیادتی کی ہے یا اس سے کمی کی ہے۔ [۵]

---

[۱] تہذیب الاحکام:۲/۱۸۵ح ۷۳۸؛الافی:۸/۹۸۵؛وسائل الشیعہ:۸/۲۲۱ح ۱۰۴۶۷؛بحارالانوار:۸۵/۱۸۳

[۲] ملاذالاخیار:۴/۱۲۷؛ بحارالانوار:۸۵/۱۸۳؛ شرح العروۃ:۱۸/۱۹۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۷؛ حدود الشریعہ:۲/۴۲۵؛منتھی المطلب:۷/۶۲؛مختلف الشیعہ:۲/۴۱۴؛مدارک تحریرالوسیلہ(الصلاۃ):۲/۴۶۷؛مصابیح الظلام:۹/۱۵۸؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۸/۱۹۲؛روض الجنان:۳۵۳؛ رسالہ فی حکم الظن یزدی:۸۷؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ):۶۰۷؛شرح الرسالہ الصلاتیہ:۲۴۵؛بہجۃ الآمال:۷/۲۹۲

[۳] تہذیب الاحکام:۲/۱۹۵ح ۷۶۷؛الکافی:۳/۳۵۵ح ۳؛الوافی:۸/۹۸۸؛وسائل الشیعہ:۸/۲۰۷ح ۱۰۴۳۹؛بحارالانوار:۸۵/۲۰۶

[۴] موسوعہ الامام الخوئی:۱۸/۳۸۸؛الزبدۃ الفقھیہ:۲/۳۹۵؛التوضیح النافع:۳۹؛ جامع المدارک:۱/۴۵۶؛مھذب الاحکام:۸/۲۵۶؛تعالیق مبوطہ:۴/۲۶۳؛ مصابیح الظلام:۹/۱۲۵؛مستندالشیعہ:۷/۱۵۱؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۲۰۲؛ریاض المسائل:۴/۱۷۲؛مفتاح الکرامہ:۲/۴۷۵؛مستمسک العروۃ:۷/۵۵۷؛ فقہ الصادقؑ:۸/۲۸۷؛وسائل العباد:۲/۱۰۵؛الحدائق الناضرۃ:۹/۳۳۱؛ملاذالاخیار:۴/۱۵۵؛ مدارک الاحکام:۴/۲۸۱؛منتھی المطلب:۷/۷۷؛معتصم الشیعہ:۳/۱۸۰؛استقصاالاعتبار:۶/۲۳۲؛القواعدالفقھیہ:۲/۲۲۱؛ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۹

[۵] من لایحضرہ الفقیہ:۱/۳۵۰ح ۱۰۱۸؛ وسائل الشیعہ:۸/۲۲۵ح ۱۰۴۸۸و۲۳۸ح ۱۰۵۲۹؛ الفصول المھمہ:۲/۱۱۶؛ بحارالانوار:۸۵/۲۲۶؛ الکافی:۳/۳۵۵ح ۴؛الوافی:۸/۹۹۱؛موسوعہ شھیداوّل:۷/۴۶۳؛ھدایۃ الامہ:۳/۳۴۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1104} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ إِمَامٍ بَعْدَ مَا اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً وَ لَمْ يُكَبِّرْ وَ لَمْ يُسَبِّحْ وَ لَمْ يَتَشَهَّدْ حَتَّى يُسَلِّمَ فَقَالَ قَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا سَهَا خَلْفَ اَلْإِمَامِ وَ لاَ سَجْدَتَا اَلسَّهْوِ لِأَنَّ اَلْإِمَامَ ضَامِنٌ لِصَلاَةِ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے پیش نماز کے پیچھے تکبیرۃ الاحرام کہہ کر نماز شروع کی پھر اس سے سہو ہو گیا تو اس نے اس کے بعد کچھ بھی نہیں پڑھا نہ تکبیر، نہ تسبیح اور نہ ہی تشہد یہاں تک کہ سلام پڑھ لیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز ہو گئی اور جب وہ امام کے پیچھے بھولا تو اس پر کوئی سجدۂ سہو نہیں ہے کیونکہ امام اپنے مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہوتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1105} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلسَّهْوِ مَا يَجِبُ فِيهِ سَجْدَتَا اَلسَّهْوِ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَقُمْتَ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تَقُومَ فَقَعَدْتَ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تَقْرَأَ فَسَبَّحْتَ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تُسَبِّحَ فَقَرَأْتَ فَعَلَيْكَ سَجْدَتَا اَلسَّهْوِ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَتِمُّ بِهِ اَلصَّلاَةُ سَهْوٌ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْعُدَ فَقَامَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقَدِّمَ شَيْئاً أَوْ يُحْدِثَ شَيْئاً قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا اَلسَّهْوِ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ وَ عَنِ

---

[1] مدارک الاحکام: ۴/۲۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۱؛ شرح العروۃ: ۱۸/۳۷۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۱۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۸۰؛ ریاض المسائل: ۴/۱۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۶۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۱۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۷۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۳۷؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۰۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۳۷۱

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۶ ح ۱۲۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۸ ح ۸۱۷؛ الاستبصار: ۱/۴۳۹ ح 919؛ الوافی: ۸/۱۲۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴۰ ح ۱۰۵۳۷

[3] روضۃ المتقین: ۲/۵۵۷؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۳۰۶؛ غنایم الایام: ۳/۳۱۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۹۱؛ جواہر الکلام: ۱۲/۴۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۱۰۱؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۲۲؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۵۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۲۰

اَلرَّجُلِ إِذَا سَهَا فِي اَلصَّلاَةِ فَيَنْسَى أَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ قَالَ يَسْجُدُهُمَا مَتَى ذَكَرَ وَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ وَ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا أَرْبَعٌ فَلَمَّا سَلَّمَ ذَكَرَ أَنَّهَا ثَلاَثٌ قَالَ يَبْنِي عَلَى صَلاَتِهِ مَتَى مَا ذَكَرَ وَ يُصَلِّي رَكْعَةً وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ وَ قَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْسَى اَلرُّكُوعَ أَوْ يَنْسَى سَجْدَةً هَلْ عَلَيْهِ سَجْدَةُ اَلسَّهْوِ قَالَ لاَ قَدْ أَتَمَّ اَلصَّلاَةَ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَدْخُلُ مَعَ اَلْإِمَامِ وَ قَدْ صَلَّى اَلْإِمَامُ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ فَسَهَا اَلْإِمَامُ كَيْفَ يَصْنَعُ اَلرَّجُلُ قَالَ إِذَا سَلَّمَ اَلْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ فَلاَ يَسْجُدُ اَلرَّجُلُ اَلَّذِي دَخَلَ مَعَهُ وَ إِذَا قَامَ وَ بَنَى عَلَى صَلاَتِهِ وَ أَتَمَّهَا وَ سَلَّمَ سَجَدَ اَلرَّجُلُ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْهُو فِي صَلاَتِهِ فَلاَ يَذْكُرُ ذَلِكَ حَتَّى يُصَلِّيَ اَلْفَجْرَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ لاَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ حَتَّى تَطْلُعَ اَلشَّمْسُ وَ يَذْهَبَ شُعَاعُهَا وَ عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ اَلْإِمَامِ فَلَمْ يَفْتَتِحِ اَلصَّلاَةَ قَالَ يُعِيدُ اَلصَّلاَةَ وَ لاَ صَلاَةَ بِغَيْرِ اِفْتِتَاحٍ وَ عَنْ رَجُلٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَلاَةٌ مِنْ قُعُودٍ فَنَسِيَ حَتَّى قَامَ وَ اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ يَقْعُدُ وَ يَفْتَتِحُ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ وَ كَذَلِكَ إِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَلصَّلاَةُ مِنْ قِيَامٍ فَنَسِيَ حَتَّى اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْطَعَ صَلاَتَهُ وَ يَقُومَ فَيَفْتَتِحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ لاَ يَعْتَدَّ بِافْتِتَاحِهِ وَ هُوَ قَاعِدٌ.

❁ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سہو کے بارے میں پوچھا جس میں دو سجدۂ سہو واجب ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں بیٹھنے کا ارادہ تھا وہاں کھڑے ہو گئے یا جہاں کھڑے ہونے کا ارادہ تھا وہاں بیٹھ گئے یا قرأت کا ارادہ تھا مگر تسبیح پڑھ دی یا تسبیح پڑھنے کا ارادہ تھا مگر قرأت کر دی تو (ان مقامات میں) تم پر دو سجدۂ سہو ہیں اور ہر وہ شئے جس سے نماز تمام ہوتی ہے اس میں (سجدۂ) سہو نہیں ہے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر کھڑا ہو گیا لیکن مکمل کھڑا ہونے اور کچھ بیان کرنے سے پہلے یاد آ گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے یہاں تک کہ کسی شئے سے کلام کرے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نماز میں سہو ہوا (جس کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب تھا) لیکن وہ دو سجدۂ سہو کرنا بھول جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اسے یاد آئے دو سجدۂ سہو کرے۔ اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے تین رکعتیں پڑھیں اور اسے چار پڑھنے کا گمان ہوا اور جب سلام پڑھ لیا تو اسے یاد آ گیا کہ تین پڑھی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اسے یاد آئے تو (تین پر) اپنی نماز کی بنا رکھے اور ایک رکعت مزید پڑھ لے اور تشہد پڑھ کر سلام کرے اور دو سجدۂ سہو کرے تو اس کی نماز (مکمل) ہو جائے گی۔

اور آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رکوع یا سجدہ بھول جاتا ہے تو کیا اس پر سجدۂ سہو ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (بلکہ) اس نے نماز کو تمام کر لیا۔[1]

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب پیش نماز ایک رکعت یا زیادہ پڑھ چکا تھا پس امام کو سہو ہو گیا تو اب یہ شخص کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب امام سلام پڑھ لے تو وہ دو سجدۂ سہو کرے اور جو شخص جماعت میں شامل ہوا وہ سجدۂ سہو نہ کرے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پر بنا رکھ کر کھڑا ہو جائے اور (آگے) اسے مکمل کرے اور سلام پڑھ کر یہ شخص دو سجدۂ سہو کرے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے (رات کی) نماز میں سہو ہوتا ہے اور اسے یہ یاد نہیں آیا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے تو یہ کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سجدۂ سہو نہ کرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور اس کی شعاعیں پھیل جائیں۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس سے پیش نماز کے پیچھے سہو ہوا اور نے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ کرے گا کیونکہ تکبیرۃ الاحرام کے بغیر نماز نہیں ہے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس پر نماز میں بیٹھنا واجب تھا مگر وہ بھول گیا حتیٰ کہ کھڑا ہو گیا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر لی پھر اسے یاد آ گیا (کہ بیٹھنا واجب ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیٹھ جائے گا اور بیٹھ کر نماز شروع کرے گا اور اسی طرح اگر اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا واجب ہوا اور وہ بھول جائے یہاں تک کہ بیٹھ کر نماز شروع کرے تو اس پر واجب ہے کہ اپنی نماز قطع کر دے اور کھڑا ہو جائے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور اپنی اس تکبیر کی کوئی پرواہ نہ کرے جو اس نے بیٹھ کر کہی تھی۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1106} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ

---

[1] قبل ازیں متعدد احادیث میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ رکوع و سجود کی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس کا معنی یہی مراد لینا پڑے گا کہ اس نے نماز کا کام تمام کر لیا یعنی باطل کر لی تو سجدۂ سہو کیسا؟ اور اگر یہ معنی مراد لیا جائے کہ اس نے نماز مکمل کر لی تو پھر اس کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ اسے سہو کے بعد محل تدارک کے فوت ہونے سے پہلے یاد آ گئی ہو اور وہ اسے مکمل کر لے (واللہ اعلم)

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۵۳ ح ۱۴۶۶؛ الوافی: ۸/ ۹۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۴۱ ح ۱۰۵۳۹ و ۵/ ۵۰۳ ح ۴۱۷ و ۸/ ۲۰۳ ح ۱۰۴۲۷؛ بحارالانوار: ۲۴۹/۸۵ (مختصراً)؛ ھدایۃ الامہ: ۱۵/۳ ح ۲۷ (مختصراً)؛ نزھۃ الناظر: ۴۰ (مختصراً)

[3] ملاذ الاخیار: ۵۶۹/۴؛ بحارالانوار: ۲۴۹/۸۵؛ جواھر الکلام: ۲۲۳/۹؛ مصابیح الظلام: ۱۶۵/۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۲۳/۹؛ مہذب الاحکام: ۳۴۳/۸؛ جامع المدارک: ۳۲۶/۱۱؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴۲۰/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۴۵۹/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۰۳/۳۱؛ مستند الشیعہ: ۲۷/۵؛ ریاض المسائل: ۱۶۳/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۷/۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸

اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى اَلْإِمَامِ سَهْوٌ وَ لاَ عَلَى مَنْ خَلْفَ اَلْإِمَامِ سَهْوٌ وَ لاَ عَلَى اَلسَّهْوِ سَهْوٌ وَ لاَ عَلَى اَلْإِعَادَةِ إِعَادَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز پر سہو نہیں ہے (جبکہ مقتدیوں کو سہو نہ ہو) اور نہ ہی مقتدیوں پر سہو ہے (جبکہ پیش نماز کو سہو نہ ہو) اور نہ ہی سہو پر سہو ہے اور نہ اعادہ پر اعادہ ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث نماز کے مختلف عنوانات کے تحت بھی ہم نے ذکر کردی ہیں (واللہ اعلم)

سجدہ سہو کا طریقہ:

{1107} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: فِي سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ بِسْمِ اَللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى يَقُولُ فِيهِمَا بِسْمِ اَللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دونوں سجدۂ سہو میں یہ پڑھو: بِسْمِ اَللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

راوی کہتا ہے کہ دوسری مرتبہ میں آپ علیہ السلام کو دونوں (سجدوں) میں یہ کہتے ہوئے سنا: بِسْمِ اَللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ[3]

---

[1] الکافی: ۵۹/۳ ۳ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳۴۴/۲ ح ۱۴۲۸؛ بحارالانوار: ۲۳۹/۸۵؛ الوافی: ۹۹۹/۸؛ الفصول المہمہ: ۱۱۶/۲ ح ۱۴۱۹ و ۳۴۸/۳ ح ۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۰/۸ ح ۱۰۵۳۵

[2] ریاض المسائل: ۱۵۲/۴؛ مستمسک العروۃ: ۵۱۶/۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۰۰/۱۸؛ مہذب الاحکام: ۳۰۷/۸؛ مستند الشیعہ: ۲۰۴/۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۱۸۲/۳؛ جواھر الکلام: ۳۸۹/۱۲؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۵۷۱/۲؛ شرح العروۃ: ۳۲/۱۹؛ کتاب الصلاۃ بروجردی: ۵۲۷؛ الواعد الفقہیہ: ۲۵۸/۲؛ مراۃ العقول: ۲۲۶/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۳/۴؛ ذکری الشیعہ: ۵۸/۴؛ مصابیح الظلام: ۲۵۹/۹؛ مختلف الشیعہ: ۴۳۹/۲؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۸۰/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۶۸/۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱۹۶/۲ ح ۷۷۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۴۲/۱ ح ۹۹۷؛ الکافی: ۳۵۶/۳ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۴/۸ ح ۱۰۵۱۷؛ الوافی: ۹۹۶/۸؛ بحارالانوار: ۲۱۳/۸۵ و ۲۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۴۱۵/۶ ح ۷۱۱۷؛ فقہ الرضاؑ: ۹۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1108} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ خَمْساً صَلَّيْتَ أَمْ أَرْبَعاً فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ بَعْدَ تَسْلِيمِكَ وَ أَنْتَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلِّمْ بَعْدَهُمَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نے پانچ رکعت پڑھی ہیں یا چار تو اپنا سلام پڑھنے کے بعد دو سجدۂ سہو کرو اور تم بیٹھے ہوئے ہو پھر دونوں سجدوں کے بعد سلام پڑھو (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو)[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1109} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ هَلْ فِيهِمَا تَكْبِيرٌ أَوْ تَسْبِيحٌ فَقَالَ لاَ إِنَّهُمَا سَجْدَتَانِ فَقَطْ فَإِنْ كَانَ اَلَّذِي سَهَا هُوَ اَلْإِمَامَ كَبَّرَ إِذَا سَجَدَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ لِيُعْلِمَ مَنْ خَلْفَهُ أَنَّهُ قَدْ سَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُسَبِّحَ فِيهِمَا وَ لاَ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ بَعْدَ اَلسَّجْدَتَيْنِ.

عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سجدہ ہائے سہو کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان میں تکبیر یا تسبیح ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ یہ تو صرف دو سجدے ہیں اور اگر سہو پیش نماز کو ہوا ہو وہ جب سجدہ کرے اور جب اپنا سر اٹھائے تو تکبیر کہے تا کہ مقتدی جان لیں کہ اس سے سہو ہوا ہے اور اس پر واجب نہیں ہے کہ ان دونوں سجدوں میں تسبیح پڑھے اور نہ ہی ان دونوں

---

[1] مصابیح الظلام:۹/۱۶۹؛ منتھی المطلب:۷/۸۷؛ مدارک الاحکام:۴/۲۸۴؛ ملاذ الاخیار:۴/۱۶۱؛ روضۃ المتقین:۲/۴۱۲؛ لوامع صاحبقرانی:۴/۲۳۶؛ مصابیح الشرائع:۱/۱۷۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۸۱؛ غنایم الایام:۳/۲۷۳؛ معتصم الشیعہ:۳/۱۸۴؛ النجعہ فی شرح اللمعہ:۳/۱۴۶؛ شرح العروۃ:۱۸/۳۸۸؛ مہذب الاحکام:۸/۳۵۷؛ مبانی منہاج الصالحین:۵/۴۳۷؛ مستند الشیعہ:۷/۲۴۵؛ کفایۃ الفقہ:۱/۱۳۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۵۸۶؛ حدود الشریعہ:۲/۴۲۸

[2] الکافی:۳/۳۵۵ح۶؛ تہذیب الاحکام:۲/۱۹۵ح۷۶۷؛ الوافی:۸/۹۸۸؛ وسائل الشیعہ:۸/۲۲۴ح۱۰۴۸۵

[3] منتھی المطلب:۷/۶۲؛ حدود الشریعہ:۲/۴۲۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۷؛ شرح العروۃ:۱۸/۱۹۲؛ مراۃ العقول:۱۵/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار:۴/۱۲۷؛ بحار الانوار:۸۵/۱۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۲/۴۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۸/۳۸۱؛ جواہر الکلام:۱۲/۳۵۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۳۲۳؛ دروس تمہیدیہ:۱/۲۶۷

سجدوں کے بعد تشہد واجب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 1097 اور 1101 بھی ساتھ دیکھئے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا:

{1110} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى سَجْدَةً فَذَكَرَهَا بَعْدَ مَا قَامَ وَ رَكَعَ قَالَ يَمْضِي فِي صَلاَتِهِ وَ لاَ يَسْجُدُ حَتَّى يُسَلِّمَ فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ مِثْلَ مَا فَاتَهُ قُلْتُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ إِلاَّ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ إِذَا ذَكَرَهُ

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو ایک سجدہ کرنا بھول گیا تھا اور کھڑا ہونے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آیا تو وہ نماز کو جاری رکھے اور جب تک سلام نہ پڑھ لے سجدہ نہ کرے پس جب سلام پڑھ لے تو جو فوت ہوا اسی کے مثل (قضا) سجدہ کرے۔

میں نے عرض کیا: اور اگر اس کے بعد یاد آئے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فوت شدہ (سجدہ) جب بھی یاد آئے تو اس کی قضا کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{1111} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ صَفْوَانَ جَمِيعاً عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۹۶/۲ ح ۷۷۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۴۱/۱ ح ۹۹۶؛ الاستبصار: ۳۸۱/۱ ح ۱۴۴۲؛ الوافی: ۹۹۵/۸؛ بحار الانوار: ۲۲۱/۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۵/۸ ح ۱۰۵۱۹؛ عوالی اللئالی: ۱۰۶/۳؛ ہدایۃ الامہ: ۳۴۶/۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۵۸/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۳۵/۴؛ مصابیح الظلام: ۱۴۷/۹؛ معتصم الشیعہ: ۱۸۳/۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۷۷/۶؛ ریاض المسائل: ۱۷۲/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۸۲/۲؛ غنائم الایام: ۲۷۳/۳؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۱۷۲/۲؛ مستمسک العروۃ: ۵۵۴/۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۸۹/۱۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۴۷۵/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴۵/۶

[3] تہذیب الاحکام: ۱۵۳/۲ ح ۶۰۴؛ الاستبصار: ۳۵۹/۱ ح ۱۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۴/۶ ح ۸۱۹۴ و ۲۴۵/۸ ح ۱۰۵۴۸؛ الوافی: ۹۳۰/۸

[4] ملاذ الاخیار: ۴۶/۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۵؛ جواہر الکلام: ۳۸۴/۱۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۳۱؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۱۳۸/۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱۵/۲؛ مہذب الاحکام: ۳۱۶/۸؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۳۴۳/۲؛ احکام الخلل فی الصلاۃ انصاری: ۶۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۸۸/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۷۰/۲؛ مدارک العروۃ: ۴۵۴/۱۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱۹۶/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۷/۵؛ مستند الشیعہ: ۱۱۵/۷؛ فقہ الصادق: ۲۱/۶

أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ وَ قَدْ نَسِيَ اَلتَّشَهُّدَ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَرِيباً رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَتَشَهَّدَ وَ إِلاَّ طَلَبَ مَكَاناً نَظِيفاً فَتَشَهَّدَ فِيهِ وَ قَالَ إِنَّمَا اَلتَّشَهُّدُ سُنَّةٌ فِي اَلصَّلاَةِ.

❂ محمد سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز سے فارغ ہو گیا مگر تشہد پڑھنا بھول گیا تو اگر وہ اس جگہ کے قریب ہو جہاں نماز پڑھی تھی تو وہاں جا کر (بطور قضا) تشہد پڑھے ورنہ کوئی پاک جگہ تلاش کر کے وہاں تشہد پڑھے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تشہد نماز میں سنت ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

نماز میں سہو کے لئے دو سجدہ سہو ضروری ہیں اور ان کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے اور سجدہ اور تشہد کی قضاء میں شرائط وہی ہیں جو نماز کے سجدہ و تشہد کی ہوتی ہیں اور وہ پہلے گزر چکی ہیں رجوع فرما لیا جائے (واللہ اعلم)

نماز کے اجزاء اور شرائط کو کم یا زیادہ کرنا:

قول مؤلف:

ہم نے اس طرح کے تمام احکامات نماز کی شرائط اور مختلف موضوعات کے تحت بالترتیب ذکر کر دیئے ہیں یہاں مکرر درج نہیں کر رہے ہیں (واللہ اعلم)

﴿مسافر کی نماز﴾

{1112} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنِ

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۷ ح ۶۱۷؛ الوافی: ۸/۰ ۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۰۴ ح ۸۲۸۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۵

[2] جواہر الکلام: ۱۰/۲۴۶؛ شرح العروۃ: ۱۸/۹۷؛ القواعد الفھیہ: ۱/۱۲۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۲۶۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۶۷؛ قواعد فقہیہ: ۲/۳۶۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۰؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۱۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۱۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۹۷؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۴/۴۲۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۴؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۴۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۱۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۷؛ ریاض المسائل: ۴/۱۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۸۰؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲۶۰

اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ فِي اَلسَّفَرِ رَكْعَتَانِ لَيْسَ قَبْلَهُمَا وَ لاَ بَعْدَهُمَا شَيْءٌ إِلاَّ اَلْمَغْرِبَ فَإِنَّ بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لاَ تَدَعْهُنَّ فِي حَضَرٍ وَ لاَ سَفَرٍ وَ لَيْسَ عَلَيْكَ قَضَاءُ صَلاَةِ اَلنَّهَارِ وَ صَلِّ صَلاَةَ اَللَّيْلِ وَ اِقْضِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں نماز دو رکعت ہوجاتی ہے (اور) ان سے پہلے یا ان کے بعد کچھ بھی نہیں ہے سوائے نماز مغرب کے (کہ یہ تین رکعت ہی رہتی ہے) پس اس کے بعد چار رکعت (نافلہ) ہیں اسے سفر وحضر میں ترک نہ کرو اور تم پر دن کی (نافلہ) نماز کی قضا نہیں ہے اور نماز شب (سفر میں بھی) پڑھو اور (اگر قضا ہوجائے تو) اس کی قضا بھی کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1113} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ اَلْقَلاَّءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْسَى فَيُصَلِّي فِي اَلسَّفَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَالَ إِنْ ذَكَرَ فِي ذَلِكَ اَلْيَوْمِ فَلْيُعِدْ وَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى يَمْضِيَ ذَلِكَ اَلْيَوْمُ فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے بھول کر سفر میں دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسی دن یاد آجائے تو اس کا اعادہ کرے اور اگر اس وقت یاد آئے جب وہ دن گزر چکا ہو تو پھر اس پر اعادہ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۴۳۹ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴ ح ۳۶ و ۳/۱۶۹ ح ۳۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۸۳ ح ۴۵۷۱؛ الوافی: ۷/۱۱۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۶۷

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۳۹۱؛ سند العروۃ: ۱/۲۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۱؛ مفتاح الکرامی: ۵/۳۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۵۳۵؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۴؛ ریاض المسائل: ۲/۱۶۵؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۲۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۴۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۹ ح ۳۷۳ و ۳/۲۲۵ ح ۵۷۰؛ الاستبصار: ۱/۲۴۱ ح ۸۶۱؛ الوافی: ۸/۹۶۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۰۶ ح ۱۱۲۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۸ ح ۱۲۷۴؛ المعتبر: ۲/۴۷۸

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۲۸۶ و ۴۲۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۲؛ تعالیق مسبوطہ: ۴/۱۷۴؛ سند العروۃ: ۱/۲۹۱؛ منتھی المطلب: ۶/۳۶۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۴۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۱۸۳؛ بہجۃ الآمال: ۷/۲۹۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۱۴؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۳/۷۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۳۰۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/۵۷

{1114} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُمَا قَالاَ: قُلْنَا لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ كَيْفَ هِيَ وَ كَمْ هِيَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ فَصَارَ التَّقْصِيرُ فِي السَّفَرِ وَاجِباً كَوُجُوبِ التَّمَامِ فِي الْحَضَرِ قَالاَ قُلْنَا إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ وَ لَمْ يَقُلْ إِفْعَلُوا فَكَيْفَ أَوْجَبَ ذَلِكَ كَمَا أَوْجَبَ التَّمَامَ فِي الْحَضَرِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ وَ لَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا أَ لاَ تَرَوْنَ أَنَّ الطَّوَافَ بِهِمَا وَاجِبٌ مَفْرُوضٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهِ وَ صَنَعَهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَذَلِكَ التَّقْصِيرُ فِي السَّفَرِ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِي كِتَابِهِ قَالاَ قُلْنَا لَهُ فَمَنْ صَلَّى فِي السَّفَرِ أَرْبَعاً أَ يُعِيدُ أَمْ لاَ قَالَ إِنْ كَانَ قَدْ قُرِئَتْ عَلَيْهِ آيَةُ التَّقْصِيرِ وَ فُسِّرَتْ لَهُ فَصَلَّى أَرْبَعاً أَعَادَ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ قُرِئَتْ عَلَيْهِ وَ لَمْ يَعْلَمْهَا فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا فِي السَّفَرِ الْفَرِيضَةُ رَكْعَتَانِ كُلُّ صَلاَةٍ إِلاَّ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا ثَلاَثٌ لَيْسَ فِيهَا تَقْصِيرٌ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ وَ قَدْ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى ذِي خُشُبٍ وَ هِيَ مَسِيرَةُ يَوْمٍ مِنَ الْمَدِينَةِ يَكُونُ إِلَيْهَا بَرِيدَانِ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ مِيلاً فَقَصَّرَ وَ أَفْطَرَ فَصَارَتْ سُنَّةً الْحَدِيثَ.

۞ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام سفر میں نماز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ وہ کیسے ہے اور کس قدر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جب تم زمین میں مسافر ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ نماز میں قصر کرو (النساء:۱۰۱)''

پس اس (آیت) سے سفر میں قصر اسی طرح واجب ہے جس طرح حضر میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔

ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ: ''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ: ''تم ایسا کرو'' (یعنی حکمیہ جملے تو نہیں ہیں) پس اس سے کیسے قصر اسی طرح واجب ہوگا جیسے حضر میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے صفاء و مروہ کے بارے میں (اسی طرح) نہیں فرمایا کہ: ''جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان دو (پہاڑیوں) کے درمیان طواف کرے (یعنی سعی کرے)۔ (البقرۃ:۱۵۸)''

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان پہاڑیوں کے درمیان طواف (یعنی سعی) کرنا فرض واجب ہے کیونکہ اللہ نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عمل کیا ہے اور اسی طرح سفر میں قصر ہے کہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں بطور ذکر کیا ہے۔

ہم نے عرض کیا: ایک شخص نے سفر میں چار رکعت نماز پڑھی تو کیا وہ اعادہ نہ کرے گا یا نہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس شخص کے سامنے قصر والی آیت پڑھی گئی تھی اور اس کے لئے تفسیر کی گئی تھی پھر اس نے چار رکعت پڑھی تو اعادہ کرے گا اور اگر اس پر اس آیت کو نہیں پڑھا گیا ہے اور نہ وہ اسے جانتا ہے تو پھر اس پر اعادہ نہیں ہے۔ اور تمام نمازیں سفر میں دو رکعت رہ جاتی ہیں سوائے مغرب کے کہ یہ تین رکعت رہتی ہے اور اس میں تقصیر نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی خُشُب کی طرف سفر کیا جو مدینہ سے دو برید یعنی چوبیس میل (شرعی)[1] کے فاصلہ پر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نماز قصر کی اور روزہ افطار کیا پس یہ سنت جاری ہوئی۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1115} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي التَّقْصِيرِ فِي الصَّلاَةِ بَرِيدٌ فِي بَرِيدٍ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ مِيلاً ثُمَّ قَالَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ إِنَّ التَّقْصِيرَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى الْبَغْلَةِ السَّفْوَاءِ وَ الدَّابَّةِ النَّاجِيَةِ وَ إِنَّمَا وُضِعَ عَلَى سَيْرِ الْقِطَارِ.

✪ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز میں قصر دو برید یعنی چوبیس میل (شرعی) پر ہے

پھر فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے کہ قصر (کی مسافت) تیز رفتار خچر یا تیز رفتار ناقہ (وغیرہ) کی رفتار پر مقرر نہیں کی گئی ہے بلکہ عام اونٹوں کی قطار کی رفتار پر مقرر کی گئی ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح[5] یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[6]

---

[1] شرعی یا ہاشمی میل انگریزی میل سے قدرے بڑا ہوتا ہے۔

[2] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۴۳۴ح۱۲۶۶؛الوافی:۷/۳۸؛تفسیر العیاشی:۱/۱۷۲؛تفسیر کنز الدقائق:۲/۲۰۲؛تفسیر نور الثقلین:۱/۵۴۱؛تفسیر البرہان:۲/۱۶۳؛ تفسیر الصافی:۱/۴۹۲؛دعائم الاسلام:۱/۱۹۵؛بحار الانوار:۸۶/۵۱؛مستدرک الوسائل:۶/۵۴۲؛وسائل الشیعہ :۸/۵۱۷ح۱۱۳۲۷

[3] روضۃ المتقین:۲/۶۱۱؛لوامع صاحبقرانی:۵/۹؛ذخیرۃ المعاد:۲/۴۰۵؛مسالک الافہام:۱/۲۷۲؛زبدۃ البیان:۱۱۹؛نموذج فی الفقہ الجعفری:۲۸۵؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ):۶۸۶؛ کتاب الصلاۃ اراکی:۲/۴۵۹؛مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۳/۲۵۰؛الحدائق الناضرہ:۱/۱۱۳؛ضیأ الناظر:۳۵۲؛ مبانی الفقہ الفعال:۳/۱۵۳؛الخلل فی الصلاۃ خمینی:۳۶؛المحصول فی علم الاصول:۳/۶۳۱؛ھدایۃ العقول:۵/۲۷۹؛مستند الشیعہ :۸/۱۷۹؛فقہ الصادقؑ :۹/۳۱۲

[4] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۴۳۶ح۱۲۶۹؛تہذیب الاحکام:۴/۲۲۳ح۶۵۲؛وسائل الشیعہ :۸/۴۵۲ح۱۱۱۴۱؛الوافی:۷/۱۳۳؛الاستبصار:۱/۲۲۳ح۷۸۷

[5] التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۲۸۰؛ایضاح الفوائد:۱/۱۶۴؛فقہ الصادقؑ :۹/۳۱۰؛مختلف الشیعہ :۳/۱۰۲

[6] روضۃ المتقین:۲/۶۱۴؛لوامع صاحبقرانی:۵/۱۲؛انوار الفقاھۃ:۲/۳۱۷؛معتصم الشیعہ :۱/۱۴۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۴۰۶؛مدارک الاحکام:۴/۴۳۱؛ جواھر الکلام:۱۵/۱۹۵؛بحوث فی الفقہ اصفہانی:۵؛ملاذ الاخیار:۶/۵۷۲

{1116} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُسَافِرِ فِي كَمْ يُقَصِّرُ اَلصَّلاَةَ فَقَالَ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ وَ ذَلِكَ بَرِيدَانِ وَ هُمَا ثَمَانِيَةُ فَرَاسِخَ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ مسافر کم از کم کتنی مسافت پر نماز قصر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن کی مسافت میں اور یہی دو برید (یا چوبیس میل شرعی) بنتے ہیں اور وہ آٹھ فرسخ ہوتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1117} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ كَمْ أَدْنَى مَا يُقَصَّرُ فِيهِ الصَّلَاةُ قَالَ جَرَتِ السُّنَّةُ بِبَيَاضِ يَوْمٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَيَاضَ يَوْمٍ يَخْتَلِفُ يَسِيرُ الرَّجُلُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَرْسَخاً فِي يَوْمٍ وَ يَسِيرُ الْآخَرُ أَرْبَعَةَ فَرَاسِخَ وَ خَمْسَةَ فَرَاسِخَ فِي يَوْمٍ قَالَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ إِلَى ذَلِكَ يُنْظَرُ أَ مَا رَأَيْتَ سَيْرَ هَذِهِ الْأَمْيَالِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ- ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ أَرْبَعَةً وَ عِشْرِينَ مِيلًا يَكُونُ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ.

عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ نماز قصر کرنے کی کم از کم مسافت کس قدر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن کی سفیدی (میں مسافت) پر سنت جاری ہوئی ہے۔

میں نے عرض کیا: دن کی سفیدی میں مسافت تو آدمیوں کے سفر میں مختلف ہے کہ ایک شخص ایک دن میں پندرہ فرسخ کرتا ہے اور دوسرا چار کرتا ہے اور ایک شخص ایک دن میں پانچ کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو اس طرح نہیں دیکھا جائے گا کیا تم نے مکہ و مدینہ کے درمیان ان میلوں کے فاصلہ کو نہیں دیکھا ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے چوبیس میل (شرعی) کا اشارہ کیا جو آٹھ فرسخ ہوتے ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح[4] یا موثق ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۷ ح ۴۹۲ و ۴/۲۲۲ ح ۶۵۰؛ الاستبصار: ۱/۲۲۲ ح ۷۸۶؛ الوافی: ۱۱/۸۰۳ و ۷/۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۳ ح ۱۱۱۴۶

[2] نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۰/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۸۲ و ۶/۵۷۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۴۷۸؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۵۰۵؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۵؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۷۱؛ صراط النجاۃ تبریزی: ۷/۲۲۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۵۴؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۳۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۷۵؛ النجم الزاھر: ۴۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۲ ح ۶۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۵ ح ۱۱۱۵۳؛ الوافی: ۷/۱۳۲

[4] بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۵۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۵

[5] ملاذ الاخیار: ۶/۵۷۰؛ صراط النجاۃ: ۲/۵۱۸

{1118} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ أَدْنَى مَا يَقْصُرُ فِيهِ اَلْمُسَافِرُ اَلصَّلاَةَ قَالَ بَرِيدٌ ذَاهِباً وَ بَرِيدٌ جَائِياً.

معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام کی خدمت میں) عرض کیا کہ کم از کم کس قدر مسافت پر مسافر نماز قصر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک برید جاتے وقت اور ایک برید آتے وقت۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1119} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي حَاجَةٍ فَيَسِيرُ خَمْسَةَ فَرَاسِخَ أَوْ سِتَّةَ فَرَاسِخَ فَيَأْتِي قَرْيَةً فَيَنْزِلُ فِيهَا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا فَيَسِيرُ خَمْسَةَ فَرَاسِخَ أُخْرَى وَ سِتَّةً لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ ثُمَّ يَنْزِلُ فِي ذَلِكَ اَلْمَوْضِعِ قَالَ لاَ يَكُونُ مُسَافِراً حَتَّى يَسِيرَ مِنْ مَنْزِلِهِ أَوْ قَرْيَتِهِ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ فَلْيُتِمَّ اَلصَّلاَةَ.

❂ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی ضرورت کے تحت گھر سے نکلا اور پانچ فرسخ یا چھ فرسخ تک برابر چلا گیا اور ایک بستی میں جا کر ٹھہرا پھر وہاں سے نکلا اور پانچ چھ فرسخ مزید سفر کیا مگر اس فاصلہ تک نہیں پہنچتا پھر اسی جگہ قیام کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ مسافر نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر یا اپنی بستی سے آٹھ فرسخ کا فاصلہ طے نہ کرے لہٰذا وہ پوری نماز پڑھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۴ ح ۶۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۶ ح ۱۱۱۵۸؛ الوافی: ۷/۱۳۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۸ ح ۴۹۶؛ الاستبصار: ۱/۲۲۳ ح ۷۹۲ الفصول المہمہ: ۲/۱۲۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴۹ ح ۱۳۰۴ (عن زرارہ)

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۵۷۳ و ۵/۳۸۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۶۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۳۶؛ ضیاء الناضر: ۵۸؛ سند العروۃ: ۱/۱۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۳۶؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۱/۲۸؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۶؛ دراسات فقہیہ: ۱۱۹؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۰۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۸؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۹۵؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۸۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۵۷؛ ایضاح الفوائد: ۱/۱۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۳۱۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۵ ح ۶۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۲۶ ح ۸۰۵؛ الوافی: ۷/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۶۹ ح ۱۱۱۹۲؛

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۵۷۵؛ سند العروۃ: ۱/۶۷؛ شرح العروۃ: ۲۰/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۶۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۳۱؛ محاضرات فی فقہ (کتاب الصلاۃ): ۶/۷ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۴۷؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۹۸؛ القول الفاخر: ۵۵؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۱/۱۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۷؛ النجم الزاہر: ۸۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۶۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۱۴؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر): ۲۹؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۳۹۰؛ مہذب الاحکام: ۹/۱۵۵

{1120} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي حَاجَةٍ لَهُ وَ هُوَ لاَ يُرِيدُ اَلسَّفَرَ فَيَمْضِي فِي ذَلِكَ وَ يَتَمَادَى بِهِ اَلْمُضِيُّ حَتَّى يَمْضِيَ بِهِ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي صَلاَتِهِ قَالَ يُقَصِّرُ وَ لاَ يُتِمُّ اَلصَّلاَةَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی حاجت کے تحت گھر سے نکلا جبکہ وہ سفر کا ارادہ نہیں رکھتا تھا پس وہ چلتے چلتے آٹھ فرسخ تک جا پہنچا تو وہ اپنی نماز کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ قصر کرے گا اور پوری نماز نہیں پڑھے گا یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

یعنی اگر سفر کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو چاہے قصر کی شرعی مسافت طے بھی کرے تب بھی شرعی مسافر نہیں کہلائے گا چنانچہ قصر میں شرعی مسافت کا قصد کرنا شرط ہوگا (واللہ اعلم)

{1121} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي كُنْتُ خَرَجْتُ مِنَ اَلْكُوفَةِ فِي سَفِينَةٍ إِلَى قَصْرِ اِبْنِ هُبَيْرَةَ وَ هُوَ مِنَ اَلْكُوفَةِ عَلَى نَحْوٍ مِنْ عِشْرِينَ فَرْسَخاً فِي اَلْمَاءِ فَسِرْتُ يَوْمِي ذَلِكَ أُقَصِّرُ اَلصَّلاَةَ ثُمَّ بَدَا لِي فِي اَللَّيْلِ اَلرُّجُوعُ إِلَى اَلْكُوفَةِ فَلَمْ أَدْرِ أُصَلِّي فِي رُجُوعِي بِتَقْصِيرٍ أَمْ بِتَمَامٍ وَ كَيْفَ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ أَصْنَعَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ سِرْتَ فِي يَوْمِكَ اَلَّذِي خَرَجْتَ فِيهِ بَرِيداً كَانَ عَلَيْكَ حِينَ رَجَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالتَّقْصِيرِ لِأَنَّكَ كُنْتَ مُسَافِراً إِلَى أَنْ تَصِيرَ إِلَى مَنْزِلِكَ قَالَ وَ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَسِرْ فِي يَوْمِكَ اَلَّذِي خَرَجْتَ فِيهِ بَرِيداً فَإِنَّ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ كُلَّ صَلاَةٍ صَلَّيْتَهَا فِي يَوْمِكَ ذَلِكَ بِالتَّقْصِيرِ بِتَمَامٍ (مِنْ قَبْلِ تَؤُمَّ) مِنْ مَكَانِكَ ذَلِكَ لِأَنَّكَ لَمْ تَبْلُغِ اَلْمَوْضِعَ اَلَّذِي يَجُوزُ فِيهِ اَلتَّقْصِيرُ حَتَّى رَجَعْتَ فَوَجَبَ عَلَيْكَ قَضَاءُ مَا قَصَّرْتَ وَ عَلَيْكَ إِذَا رَجَعْتَ أَنْ تُتِمَّ اَلصَّلاَةَ حَتَّى تَصِيرَ إِلَى مَنْزِلِكَ.

❂ ابوولاد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کشتی کے ذریعے کوفہ سے قصر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۲۶/۴؛ الاستبصار: ۲۲۷/۱ ح ۸۰۷؛ الوافی: ۱۳۸/۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۹/۸ ح ۱۱۱۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۲/۳ ح ۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۵۷/۶؛ جواہر الکلام: ۲۳۱/۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۲۸/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶۹/۶؛ سند العروۃ: ۱۶/۱ و ۲۴؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۴۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲۲/۳؛ مستند الشیعہ: ۲۱۵/۸؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۵۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۸۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۹۰/۳؛ النجم الزاھر: ۱۷/۷؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۴۹

ابوہریرہ، جوکوفہ سے (تقریباً) بیس فرسخ کے فاصلے پر پانی کے اندر موجود ہے، میں دن بھر نماز قصر پڑھتا رہا پھر جب رات ہوئی تو میرا ارادہ بدل گیا اور واپس کوفہ جانے کا ارادہ کرلیا پس میں نہیں جانتا کہ اپنے رجوع میں تقصیر کروں یا پوری نماز پڑھوں اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے اس دن میں ایک برید (یعنی چار فرسخ) طے کرلیا تھا تو واپسی پر گھر پہنچنے تک تمہیں قصر نماز پڑھنی چاہیے کیونکہ تم مسافر ہو اور اگر تم نے دن بھر میں ایک برید سے کم تر مسافت طے کی تھی تو تمہیں ہر اس نماز کی پوری نماز کے ساتھ قضا کرنی چاہیے جو اس سفر میں قصر پڑھی تھی کیونکہ تم ابھی اس مقام پر پہنچے ہی نہیں جہاں نماز قصر ہوتی ہے کہ تم نے ارادہ بدل دیا لہٰذا تم پر قصر پڑھی ہوئی نماز واجب ہے اور تم پر لازم ہے کہ واپس لوٹتے وقت اور گھر پہنچنے تک پوری نماز پڑھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

ممکن ہے یہاں قصر پڑھی ہوئی نماز کی قضا کا حکم اس نماز کے ساتھ مخصوص ہو جو واپس لوٹنے کے ارادہ کے بعد پڑھی گئی یا استحباب پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{1122} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ٱلرَّجُلُ يُرِيدُ ٱلسَّفَرَ مَتَى يُقَصِّرُ قَالَ إِذَا تَوَارَى مِنَ ٱلْبُيُوتِ قَالَ قُلْتُ ٱلرَّجُلُ يُرِيدُ ٱلسَّفَرَ فَيَخْرُجُ حِينَ تَزُولُ ٱلشَّمْسُ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کب قصر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب گھروں سے پوشیدہ ہوجائے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر عرض کیا: ایک شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے اور اس وقت نکلتا ہے جب زوالِ شمس ہوجاتا ہے تو (کیا کرے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۹۸/۳ ح ۹۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۶۹/۸ ح ۱۱۱۹۳؛ الوافی: ۱۳۸/۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴۱۲/۳

[2] جواہرالکلام: ۲۳۳/۱۴؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۴۸۵/۷؛ شرح العروۃ: ۱۷/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۵۷۰/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۰۶/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷۳/۶؛ النجم الزاھر: ۱۸؛ ضیاء الناظر: ۸۶؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۳۸۹؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۴۲؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۵۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۹۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۹۴/۳؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۵۹؛ مفتاح الکرامہ: ۳۸۴/۱۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۲۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۸۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب گھر سے نکل پڑے تو دو رکعت پڑھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1123} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارُ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلتَّقْصِيرِ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي ٱلْمَوْضِعِ ٱلَّذِي تَسْمَعُ فِيهِ ٱلْأَذَانَ فَأَتِمَّ وَإِذَا كُنْتَ فِي ٱلْمَوْضِعِ ٱلَّذِي لاَ تَسْمَعُ فِيهِ ٱلْأَذَانَ فَقَصِّرْ وَإِذَا قَدِمْتَ مِنْ سَفَرٍ فَمِثْلُ ذَلِكَ.

۞ عبداللہ سنان سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قصر کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اس جگہ پر موجود ہو جہاں اذان کی آواز سنائی دیتی ہو تو پوری پڑھو اور جب اس مقام پر پہنچ جاؤ کہ اذان سنائی نہ دے تو پھر قصر پڑھو اور جب سفر سے واپس لوٹو تو اسی طرح عمل کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1124} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعِيصِ بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: لاَ يَزَالُ ٱلْمُسَافِرُ مُقَصِّراً حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ.

---

[1] الکافی: ۳/۴۳۴ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۵ح۱۲۶۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۲ح۲۷ و ۳/۲۲۴ح۵۶۶ و ۴/۲۳۰ح۶۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۰ح۱۱۱۹۴؛ الوافی: ۷/۱۴۱

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۸۷۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۶۱۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۵۲ و ۵/۴۱۸ و ۶/۵۸۴؛ میراث حدیث شیعہ: ۱۳/۸۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۲۷؛ جامع المدارک: ۱/۵۸۵؛ ضیاٗ الناظر: ۱۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۴۱۴؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۹۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/۴۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۵۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۹۲؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۲۷۳؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۱۷۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۶۶؛ جواھر الکلام: ۱۴/۲۸۵؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۸/۱۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۵۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۹۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۰ح۶۷۵؛ الاستبصار: ۱/۲۴۲ح۸۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۲ح۱۱۱۹۶؛ الوافی: ۷/۱۴۲

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۳؛ منتھی المطلب: ۶/۳۴۳؛ شرح العروۃ: ۲۰/۲۱۳؛ شرح حلاقات الاصول حیدری: ۲۰/۳۵۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۰؛ القول الفاخر: ۱۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۱۱؛ دراسات فقہیہ: ۱۲۰؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۴۲۴؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۷۹؛ مہذب الاحکام: ۱۴/۹۲؛ النجم الزاھر: ۵۳؛ رسائل فقہیہ: ۲۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۴۰۲؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۸/۱۷؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۱۷۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۴۹؛ فقہ الصادق: ۹/۴۰۵

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسافر برابر نماز قصر پڑھتا رہے جب تک اپنے گھر کے اندر داخل نہ ہو جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

مشہور یہ ہے کہ مسافر اذان کی آواز سنائی دینے کی حد پر تقصیر کی بنا رکھے اور سید مرتضیٰ علی بن بابویہ اور ابن جنید نے گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کو حد ترخص اختیار کیا ہے اور شیخ طوسی نے الگ سے تاویل کی ہے اور شیخ حر عاملی نے گھر کو حد ترخص قرار دینے والی حدیثوں کے لئے امکان ظاہر کیا ہے کہ تقیہ پر محمول ہیں لیکن ہمارے نزدیک یہ تینوں حد ترخص درست ہیں جس پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{1125} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ إبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَافَرَ قَصَّرَ وَ أَفْطَرَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلاً سَفَرُهُ إِلَى صَيْدٍ أَوْ فِي مَعْصِيَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْ رَسُولاً لِمَنْ يَعْصِي اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْ طَلَبِ عَدُوٍّ أَوْ شَحْنَاءَ أَوْ سِعَايَةٍ أَوْ ضَرَرٍ عَلَى قَوْمٍ مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ .

۞ عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سفر کرے تو وہ نماز قصر پڑھے اور روزہ افطار کرے مگر یہ کہ (اس کا سفر معصیت نہ ہو جیسے) شکار کھیلنے کے لئے، خدا کی کسی نافرمانی کے لئے، خدا کے کسی نافرمان بندے کی پیغامبری کے لئے، دشمن کو تلاش کرنے کے لئے، عداوت کی آگ بجھانے کے لئے، چغلخوری کرنے کے لئے یا کسی اور طریقہ سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے سفر کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۲ ح ۵۵۶؛ الاستبصار: ۱/۲۴۲ ح ۸۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۰۷ ح ۱۱۲۰۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۲۸؛ الوافی: ۷/۱۴۲

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۴۱۴؛ ضیاء الناضر فی احکام صلاۃ المسافر: ۱/۱۹۶؛ سند العروۃ الوثقی: ۱/۱۸۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۵۷؛ سند العروۃ: ۱/۱۸۱؛ فقہ الصادق: ۶/۴۲۱؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۸/۹۳؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۱۹؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۳۹۷؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۱۷؛ ریاض المسائل: ۴/۳۱۷؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۸۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۲ ح ۴۰۹؛ الکافی: ۴/۱۲۹ ح ۳؛ الوافی: ۷/۱۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۹ ح ۶۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۶ ح ۱۱۲۱۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲۴؛ شرح العروۃ الوثقی: ۲۰/۹۵؛ منتہی المطلب: ۶/۳۴۹

[4] روضۃ المتقین: ۳/۳۹۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۱۸؛ ضیاء الناضر: ۱/۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۵۲؛ سند العروۃ الوثقی: ۱/۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۲۵۸؛ ریاض المسایل: ۴/۳۵۲؛ فقہ الصادق: ۹/۳۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۱۰۶؛ جامع المدارک: ۲/۱۹۲؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۵؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۳۲۷؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۶۱؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۸۹

{1126} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الصَّيْدِ تَقْصِيرٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِذَا جَاوَزَ الثَّلَاثَةَ لَزِمَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شکاری پر تین دن تک قصر نہیں ہے اور جب تین دن سے تجاوز کر جائے تو پھر قصر لازم ہے۔[1]

تحقیق:

شیخ صدوق کی سند سے حدیث موثق ہے [2]

قول مؤلف:

یہ حکم اس شکاری پر محمول ہوگا جس کا روزگار شکار سے جڑا ہوا اور جو شوقیہ شکار کرتا ہے اس کا سفر معصیت ہوتا ہے اس کے لئے قصر نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{1127} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِهِ بِالصُّقُورِ وَ الْبُزَاةِ وَ الْكِلاَبِ يَتَنَزَّهُ اللَّيْلَةَ وَ اللَّيْلَتَيْنِ وَ الثَّلاَثَةَ هَلْ يُقَصِّرُ مِنْ صَلاَتِهِ أَمْ لاَ يُقَصِّرُ قَالَ إِنَّمَا خَرَجَ فِي لَهْوٍ لاَ يُقَصِّرُ قُلْتُ الرَّجُلُ يُشَيِّعُ أَخَاهُ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ يُفْطِرُ وَ يُقَصِّرُ فَإِنَّ ذَلِكَ حَقٌّ عَلَيْهِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص شکروں، بازوں اور کتوں (وغیرہ) کا شکار کھیلنے کے لئے ایک رات، دو راتوں یا تین راتوں کے لئے گھر سے نکلے تو کیا وہ اپنی نماز قصر پڑھے یا قصر نہ پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چونکہ وہ لہو لعب کے لئے نکلا ہے اس لئے وہ قصر نہ کرے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص ماہ رمضان المبارک میں ایک یا دو دن کے لئے اپنے (دینی) بھائی کی مشایعت کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ روزہ افطار کرے گا اور نماز قصر پڑھے گا کیونکہ اس پر یہ حق (لازم) ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح [4] یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۲۴ ح ۱۳۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱۸ ح ۵۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۹ ح ۱۱۲۱۸؛ الوافی: ۷/۱۷۷؛ الاستبصار: ۱/۲۳۶ ح ۸۴۴

[2] روضۃ المتقین: ۲/۶۴۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۱۸ ح ۵۴۰؛ الوافی: ۷/۱۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۸۰ ح ۱۱۲۱۶ و ۴۸۳ ح ۱۱۲۲۸

[4] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/۴۰۹؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۲۵؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۶۱؛ القول الفاخر: ۱۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۱۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۵۸۲؛ الرسائل الفقہیہ بروجردی: ۱/۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۸/۵۲؛ مہذب الاحکام: ۹/۱۷۸؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۲۷

[5] ملاذ الاخیار: ۵/۴۰۴؛ الآراء الفقہیہ نجفی: ۳/۹۸؛ آیات الاحکام فی التراث الامام الخمینی: ۶۸۳؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۱/۴۰۰؛ ارشاد الطالب: ۱/۱۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۱۶

{1128} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمُكَارِي وَ الْجَمَّالُ الَّذِي يَخْتَلِفُ وَ لَيْسَ لَهُ مُقَامٌ يُتِمُّ الصَّلاَةَ وَ يَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مکاری اور شتربان جو ہمیشہ چلتے پھرتے رہتے ہیں اور ایک جگہ ان کا قیام نہیں ہوتا تو وہ پوری نماز پڑھیں گے اور ماہ رمضان المبارک کا روزہ بھی رکھیں گے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1129} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَرْبَعَةٌ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِمُ التَّمَامُ فِي السَّفَرِ كَانُوا أَوِ الْحَضَرِ الْمُكَارِي وَ الْكَرِيُّ وَ الرَّاعِي وَ الْأَشْتَقَانُ لِأَنَّهُ عَمَلُهُمْ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن پر ان کے سفر وحضر (ہر دو حال) میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے، مکاری (چوپائے (وغیرہ) کرایہ پر دینے والا) کری (کرایہ پر لینے والا)، چرواہا اور ڈاکیہ، کیونکہ یہ ان کا کام ہے[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1130} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلاَّحِينَ وَ الْأَعْرَابِ هَلْ عَلَيْهِمْ تَقْصِيرٌ قَالَ لاَ بُيُوتُهُمْ مَعَهُمْ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے ملاحوں (کشتی بانوں) اور اعرابیوں (خانہ بدوشوں) کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر قصر ہے؟

---

[1] الکافی: ۱۲۸/۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۸/۴ ح ۶۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۸۴/۸ ح ۱۱۲۳۳؛ الوافی: ۱۶۶/۷؛ البدر الزاھر: ۱۶۲/۱؛ مالع فقہ الشیعہ: ۹۱۶/۲۲

[2] ضیاء الناظر: ۱۷۱/۱؛ مدارک الاحکام: ۴۵۰/۴؛ منتھی المطلب: ۲۸۵/۹؛ مراۃ العقول: ۳۳۰/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۵۶۵/۶

[3] الکافی: ۴۳۶/۳ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴۳۹/۱ ح ۱۲۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۵/۳ ح ۵۲۶؛ الاستبصار: ۲۳۲/۱ ح ۸۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۵/۸ ح ۱۱۲۳۴؛ الخصال: ۲۵۲/۱؛ بحار الانوار: ۱۹/۸۶

[4] مراۃ العقول: ۳۸۵/۱۵؛ روضۃ المتقین: ۶۲۰/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۲/۵؛ ملاذ الاخیار: ۳۹۷/۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (کیونکہ) ان کے گھر ان کے ہمراہ ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یعنی ہر وہ شخص جس کا مشغلہ ہی سفر کرنا ہے جبکہ وہ سفر معصیت نہ ہو تو اس پر قصر نہیں ہے (واللہ اعلم)

{1131} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُكَارِي إِذَا لَمْ يَسْتَقِرَّ فِي مَنْزِلِهِ إِلاَّ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَقَلَّ قَصَّرَ فِي سَفَرِهِ بِالنَّهَارِ وَ أَتَمَّ صَلاَةَ اللَّيْلِ وَ عَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَ إِنْ كَانَ لَهُ مُقَامٌ فِي الْبَلَدِ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَيْهِ عَشَرَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَكْثَرَ وَ يَنْصَرِفُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ يَكُونُ لَهُ مُقَامُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ أَوْ أَكْثَرَ قَصَّرَ فِي سَفَرِهِ وَ أَفْطَرَ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مکاری (وغیرہ) اپنے گھر میں پانچ دن یا اس سے بھی کم قیام کرے تو وہ سفر میں دن کے وقت قصر کرے گا اور رات کی نماز پوری پڑھے گا اور اس پر ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب ہیں اور اگر وہ شہر میں اس مقام کی طرف جا رہا ہے جہاں اسے دس دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو وہ اپنے سفر میں قصر نماز پڑھے گا اور روزہ بھی افطار کرے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1132} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُكَارِي وَ الْجَمَّالُ إِذَا جَدَّ بِهِمَا السَّيْرُ فَلْيَقْصُرَا

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: مکاری اور شتربان (وغیرہ) کو سفر میں بہت جلدی ہو تو وہ نماز قصر کریں گے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳ /۴۳۸ ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۳ /۲۱۵ ح۵۲۷؛ الوافی: ۷ /۱۶۷؛ الاستبصار: ۱ /۲۳۳ ح۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۸ /۴۸۵ ح۱۱۲۳۷؛ بحارالانوار: ۲۲/۸۶

[2] مصابیح الظلام: ۲/۱۴۸؛ منتھی المطلب: ۶/۳۵۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۱۵۰؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۵۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۹۸

[3] الکافی: ۳ /۴۳۸ ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۳ /۲۱۵ ح۵۲۷؛ الوافی: ۷ /۱۶۷؛ الاستبصار: ۱ /۲۳۳ ح۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۸ /۴۸۵ ح۱۱۲۳۷؛ بحارالانوار: ۲۲/۸۶

[4] مصابیح الظلام: ۲/۱۴۸؛ منتھی المطلب: ۶/۳۵۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۱۵۰؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۵۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۹۸

[5] تہذیب الاحکام: ۳/۲۱۵ ح۵۲۸؛ الاستبصار: ۱/۲۳۳ ح۸۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۹۰ ح۱۱۲۵۱؛ الوافی: ۷/۱۶۸؛ الاستقصاء الاعتبار: ۴/۱۰۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۱۷؛ موسوعہ شہید اوّل: ۸/۱۹۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1133} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ لِي ضِيَاعاً وَ مَنَازِلَ بَيْنَ الْقَرْيَةِ وَ الْقَرْيَتَيْنِ الْفَرْسَخَانِ وَ الثَّلاَثَةُ فَقَالَ كُلُّ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِكَ لاَ تَسْتَوْطِنُهُ فَعَلَيْكَ فِيهِ التَّقْصِيرُ.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک دو شہروں میں جن کے درمیان ایک، دو اور تین فرسخ کا فاصلہ بھی ہے وہاں میری زمینیں اور گھر ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا ہر وہ گھر جہاں تم نے بطور وطن قیام نہیں کیا وہاں تمہارے اوپر قصر پڑھنا واجب ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1134} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُقَصِّرُ فِي ضَيْعَتِهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَنْوِ مُقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِيهَا مَنْزِلٌ يَسْتَوْطِنُهُ فَقُلْتُ مَا الاِسْتِيطَانُ فَقَالَ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِيهَا مَنْزِلٌ يُقِيمُ فِيهِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ يُتِمُّ فِيهَا مَتَى يَدْخُلُهَا.

❂ اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی زمین میں قصر میں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس نے دس دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ کیا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ وہاں اس کا گھر ہو جس کو وطن بنانے کا قصد کیا ہو۔

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۹۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۵۵؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۱۵۴؛ سند العروۃ: ۱/ ۱۵۵؛ شرح العروۃ: ۲۰/ ۱۵۸؛ مختلف الشیعہ ۳/ ۱۰۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۳۹۲؛ ضیاٗ الناظر: ۱۶۰؛ ریاض المسائل: ۴/ ۳۶۵؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۹۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۳۸۸؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۲۲۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۲۰؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۸۷

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۳ ح ۵۱۹؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۰ ح ۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۹۴ ح ۱۱۲۶۵؛ الوافی: ۷/ ۱۶۰؛ الاستقصا الاعتبار فی شرح الاستبصار: ۴/ ۶۷

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/ ۴۱۶؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ کتاب الصلاۃ: ۱۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۸؛ ماوراٗ الفقہ: ۱/ ۴۳۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۴۴؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۶۴۳؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۱۷؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) غازی: ۷/ ۱۴؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۳۲۵؛ موسوعہ کتب الامام الشہید الصدر: ۱۱/ ۲۶۷؛ المسالک الجامعیہ: ۳۲۴؛ مقالات حسینی حائری: ۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۳۶۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۳۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۱۰۴

میں نے عرض کیا: وطن بنانے کا مطلب کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جگہ اس کا گھر ہو جس میں چھ ماہ قیام کرتا رہا ہو پس جب ایسا ہو تو جب بھی اس میں داخل ہو گا پوری نماز پڑھے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1135} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ مَنْ قَدِمَ بَلْدَةً إِلَى مَتَى يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكُونَ مُقَصِّراً وَ مَتَى يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُتِمَّ فَقَالَ إِذَا دَخَلْتَ أَرْضاً فَأَيْقَنْتَ أَنَّ لَكَ بِهَا مُقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَأَتِمَّ اَلصَّلاَةَ وَ إِنْ لَمْ تَدْرِ مَا مُقَامُكَ بِهَا تَقُولُ غَداً أَخْرُجُ أَوْ بَعْدَ غَدٍ فَقَصِّرْ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ أَنْ يَمْضِيَ شَهْرٌ فَإِذَا تَمَّ لَكَ شَهْرٌ فَأَتِمَّ اَلصَّلاَةَ وَ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ سَاعَتِكَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب کوئی (مسافر) کسی شہر میں قدر رکھے تو آپ علیہ السلام کی نظر میں کب تک اسے نماز قصر پڑھنی چاہیے اور کب تک پوری پڑھنی چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی زمین میں داخل ہو اور یقین ہو کہ دس دن قیام کرنا ہے تو پوری نماز پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنا قیام کرنا ہے بلکہ تم یہی کہتے ہو کہ کل نکلوں گا یا پرسوں نکلوں گا تو پھر ایک ماہ گزرنے تک قصر پڑھو پس جب ایک ماہ مکمل ہو جائے تو پھر پوری نماز پڑھو اگرچہ اسی وقت روانگی کا ارادہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۳ ح ۵۲۰؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/ ۴۵۱ ح ۱۳۱۰؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۱ ح ۸۲۱؛ الوافی: ۷/ ۱۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۹۴ ح ۱۱۲۶۶؛ بحارالانوار: ۸۶/ ۳۶؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۲۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۱۷۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۶۴۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۴۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/ ۲۴۲؛ غنایم الایام: ۲/ ۱۱۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۲۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۴۱؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۳/ ۲۷۸؛ مقالات حسینی حائری: ۸۸؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۸۴؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۲۳۲؛ المسالک الجامعیہ: ۳۲۴؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۴۳۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/ ۱۰۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۰۵

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۹ ح ۵۴۶؛ الکافی: ۳/ ۴۳۵ ح ۱؛ الوافی: ۷/ ۱۴۹؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۷ ح ۸۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۵۰۰ ح ۱۱۲۸۳؛ بحارالانوار: ۸۶/ ۳۸؛ السرائر: ۳/ ۵۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۰۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۴۴؛ روض الجنان: ۲/ ۱۰۲۸؛ جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/ ۵۳۸؛ منتھی المطلب: ۶/ ۳۷۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۵۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۴/ ۳۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۱۱؛ جواھر الکلام: ۱۴/ ۳۰۳؛ دراسات الفقہیہ: ۱/ ۱۲۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۸۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۰۶؛ فقہ الخلاف: ۵/ ۳۰۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۳۹۹؛ القول الفاخر: ۲۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۸۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۳۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۱۱۶

{1136} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي كُنْتُ نَوَيْتُ حِينَ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ أَنْ أُقِيمَ بِهَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَأُتِمَّ الصَّلاَةَ ثُمَّ بَدَا لِي بَعْدُ أَنْ لاَ أُقِيمَ بِهَا فَمَا تَرَى لِي أُتِمُّ أَمْ أُقَصِّرُ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ صَلَّيْتَ بِهَا صَلاَةً فَرِيضَةً وَاحِدَةً بِتَمَامٍ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْصُرَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْهَا وَإِنْ كُنْتَ حِينَ دَخَلْتَهَا عَلَى نِيَّتِكَ التَّمَامَ فَلَمْ تُصَلِّ فِيهَا صَلاَةً فَرِيضَةً وَاحِدَةً بِتَمَامٍ حَتَّى بَدَا لَكَ أَنْ لاَ تُقِيمَ فَأَنْتَ فِي تِلْكَ الْحَالِ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ فَانْوِ الْمُقَامَ عَشْراً وَأَتِمَّ وَإِنْ لَمْ تَنْوِ الْمُقَامَ فَقَصِّرْ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ شَهْرٍ فَإِذَا مَضَى لَكَ شَهْرٌ فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ.

۞ ابوولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب میں مدینہ میں داخل ہوا تو نیت کر لی تھی کہ وہاں دس دن قیام کروں گا اور پوری نماز پڑھوں گا لیکن پھر قیام کرنے کے بعد میری نیت بدل گئی تو آپ علیہ السلام کی نظر میں میں پوری نماز پڑھوں یا قصر کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم مدینہ میں داخل ہوئے اور تم نے ایک فرض نماز پوری پڑھ لی تو اب تمہارے لئے (درست) نہیں ہے کہ قصر کرو یہاں تک کہ وہاں سے روانہ ہو جاؤ اور اگر داخل ہوتے وقت پوری نماز پڑھنے (اور دس دن ٹھہرنے) کی نیت تھی لیکن تم نے کوئی ایک فریضہ نماز بھی پوری نہیں پڑھی یہاں تک کہ ارادہ بدل گیا کہ قیام نہیں کرو گے تو اس حال میں تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو دس دن قیام کی نیت کرو اور پوری نماز پڑھو اور اگر قیام کی نیت نہ کرو تو ایک ماہ تک قصر نماز پڑھو اور جب ایک ماہ گزر جائے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1137} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُسَافِرِ يَنْزِلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ يَوْماً وَلَيْلَةً قَالَ يُقَصِّرُ الصَّلاَةَ.

۞ فضل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسافر اپنے بعض رشتہ داروں کے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۱ ح ۵۵۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۷ ح ۱۲۷۱؛ الاستبصار: ۱/۲۳۸ ح ۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۰۸ ح ۱۱۳۰۵؛ الوافی: ۷/۱۵۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۴۱۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۶۱۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۴۰۷؛ منتھی المطلب: ۶/۳۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۴۶؛ محاضرات فی فقہ: ۱/۲۸۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۴۵؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۲۸۴؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۲۲۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) ۶۹۹؛ مقالات ایازی: ۶۱۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۳۰۷؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۱۱۱۳؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۵۱۸؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۲/۱۵۲؛ القول الفاخر: ۵۲۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۲۹۳؛ التعلیقہ الاستدالیہ: ۵۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۲۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۹۶

ہاں ایک دن اور ایک رات ٹھہر جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز قصر پڑھے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

ایک دوسری حدیث میں امام علیہ السلام نے ایسی صورت میں قصر کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ حدیث موثق ہے[3] تو ممکن ہے کہ قصر جواز پر یا اختیار پر محمول ہو البتہ شیخ حر عاملی نے واجب قرار دیا ہے[4] (واللہ اعلم)

{1138} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي اَلسَّفَرِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ فِي اَلْإِقَامَةِ وَهُوَ فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ يُتِمُّ إِذَا بَدَتْ لَهُ اَلْإِقَامَةُ .

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر پر روانہ ہوتا ہے اور نماز پڑھنے کے دوران (دس دن) قیام کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب قیام کا ارادہ کرے تو پوری نماز پڑھے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

{1139} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَقْتُ اَلصَّلاَةِ وَ أَنَا فِي اَلسَّفَرِ فَلاَ أُصَلِّي حَتَّى أَدْخُلَ أَهْلِي فَقَالَ صَلِّ وَ أَتِمَّ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ فَيَدْخُلُ عَلَيَّ وَقْتُ اَلصَّلاَةِ وَ أَنَا فِي أَهْلِي أُرِيدُ اَلسَّفَرَ فَلاَ أُصَلِّي حَتَّى أَخْرُجَ قَالَ صَلِّ وَ قَصِّرْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ .

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۱۷ ح ۵۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۰ ح ۱۱۳۰۷؛ الوافی: ۷/۱۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۳۱ ح ۸۲۴

[2] موسوعہ الشہید الاول: ۸/۲۱۳؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۴۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۳۳؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۲۰۳؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۱۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۰۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۳۳ ح ۶۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۳۵

[4] وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۰ درضمن باب ۱۹

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴۶ ح ۱۲۹۹؛ الکافی: ۳/۴۳۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۴ ح ۵۶۴؛ الوافی: ۷/۱۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۱ ح ۱۱۳۱۰؛

[6] روضۃ المتقین: ۲/۶۳۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۵۹۵؛ القول الفاخر: ۲۵۲؛ ریاض المسائل: ۴/۳۵۱؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۶۶؛ التعلیقہ الاستدالیہ: ۱/۳۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۳۵۷؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲۱۶؛ مدارک العروۃ: ۲۱/۵۴

۞ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھ پر سفر کی حالت میں نماز کا وقت داخل ہوتا ہے مگر میں نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ اپنے گھر داخل ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھو اور پوری پڑھو۔

میں نے عرض کیا: میں اپنے گھر میں ہوتے ہوئے سفر کا ارادہ کرتا ہوں تو مجھ پر نماز کا وقت داخل ہو جاتا ہے مگر میں نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سفر کے لئے نکل پڑا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھو اور قصر کرو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یعنی ایسی صورت میں وقت ادا کو ملحوظ رکھا جائے گا (واللہ اعلم)

{1140} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَراً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَخْرُجُ مَعَ اَلْقَوْمِ فِي اَلسَّفَرِ يُرِيدُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَلْوَقْتُ وَ قَدْ خَرَجَ مِنَ اَلْقَرْيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ فَصَلَّوْا وَ اِنْصَرَفَ بَعْضُهُمْ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُقْضَ لَهُ اَلْخُرُوجُ مَا يَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ اَلَّتِي كَانَ صَلاَّهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ تَمَّتْ صَلاَتُهُ وَلاَ يُعِيدُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جماعت کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا اور جب اپنے گاؤں سے دو فرسخ کی مسافت پر جا چکا تو نماز کا وقت داخل ہو گیا اور سب نے نماز (قصر) پڑھی بعد ازاں کچھ لوگ کسی ضروری کام کے سلسلے میں واپس لوٹ آئے جن میں یہ بھی تھا مگر یہ پھر سفر پر نہ جا سکا تو اب کی (قصر) دو رکعت پڑھی ہوئی نماز کا کیا ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز پوری ہے اور اعادہ نہیں کرے گا۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴۳ ح ۱۲۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۳ ح ۲۹ و ۳/۱۶۳ ح ۳۵۳ و ۲۲۲ ح ۵۵۸؛ الاستبصار: ۱/۲۴۰ ح ۸۵۶؛ الوافی: ۷/۱۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۲ ح ۱۱۳۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۱۱؛ بحار الانوار: ۸۶/۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۴۲۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/۶۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۴۳۱؛ تعالیق مبسوط علی العروۃ الوثقیٰ: ۴/۴۶۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۳۸۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۷۵؛ جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۵۷۶؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۳۰۶؛ تبیان الصلاہ: ۲/۱۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۴۳۶؛ کتاب الصلاہ حایری: ۱/۶۴۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۷۷؛ ضیا الناظر: ۱/۳۸۶؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۲۵؛ منتھی المطلب: ۶/۳۷۲؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۲۲۷؛ ریاض المسائل: ۴/۳۹۳؛ المسالک الجامعیہ: ۳۰۴؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ ۹: ۳۶۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۷۲؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۹۴؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۵۱۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۸ ح ۱۲۷۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۷ ح ۶۶۵؛ الاستبصار: ۱/۲۲۸ ح ۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۲۱ ح ۱۱۳۳۹؛ الوافی: ۷/۱۳۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

متفرق مسائل:

{1141} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع أَنَّ الرِّوَايَةَ قَدِ اخْتَلَفَتْ عَنْ آبَائِكَ فِي الْإِتْمَامِ وَ التَّقْصِيرِ لِلصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ فَمِنْهَا أَنْ يَأْمُرَ بِتَتْمِيمِ الصَّلَاةِ وَلَوْ صَلَاةً وَاحِدَةً وَ مِنْهَا أَنْ يَأْمُرَ بِقَصْرِ الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَنْوِ مُقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَلَمْ أَزَلْ عَلَى الْإِتْمَامِ فِيهِمَا إِلَى أَنْ صَدَرْنَا مِنْ حَجِّنَا فِي عَامِنَا هَذَا فَإِنَّ فُقَهَاءَ أَصْحَابِنَا أَشَارُوا عَلَيَّ بِالتَّقْصِيرِ إِذَا كُنْتُ لَا أَنْوِي مُقَامَ عَشَرَةٍ وَ قَدْ ضِقْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَعْرِفَ رَأْيَكَ فَكَتَبَ بِخَطِّهِ ع قَدْ عَلِمْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ عَلَى غَيْرِهِمَا فَأَنَا أُحِبُّ لَكَ إِذَا دَخَلْتَهُمَا أَنْ لَا تُقَصِّرَ وَ تُكْثِرَ فِيهِمَا مِنَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَتَيْنِ مُشَافَهَةً إِنِّي كَتَبْتُ إِلَيْكَ بِكَذَا فَأَجَبْتَ بِكَذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ تَعْنِي بِالْحَرَمَيْنِ فَقَالَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةَ وَ إِذَا تَوَجَّهْتَ مِنْ مِنًى فَقَصِّرِ الصَّلَاةَ فَإِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى مِنًى وَ زُرْتَ الْبَيْتَ وَ رَجَعْتَ إِلَى مِنًى فَأَتِمَّ الصَّلَاةَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامِ و قال بِإِصْبعِهِ ثلاثا.

❁ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں یہ لکھا تھا کہ حرمین میں نماز کے قصر یا تمام پڑھنے کے بارے میں آپ علیہ السلام کے آبائے طاہرین علیہم السلام سے مختلف روایات ہم تک پہنچی ہیں جن میں سے بعض میں تمام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور بعض میں قصر کا حکم ہے، بعض میں ہے کہ پوری نماز پڑھے خواہ ایک ہی پڑھے اور بعض میں وارد ہے کہ جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ کرے اس وقت تک قصر پڑھے اور میں ہمیشہ یہاں پوری نماز پڑھتا رہا ہوں یہاں تک کہ جب میں اس سال حج سے مشرف ہوا اور یہاں پہنچا تو ہمارے اصحاب کے فقہاء نے مجھ سے کہا کہ جب تک تم دس دن کے قیام کا ارادہ نہیں رکھتے ہو تو قصر پڑھو تو میں نے قصر پڑھنا شروع کر دی مگر تنگی محسوس کر رہا ہوں اور جب تک آپ علیہ السلام کی رائے گرامی معلوم نہیں ہوگی اس وقت تک اس کا ازالہ نہیں ہوگا۔

امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے خط مبارک سے لکھا: خدا تم پر رحم کرے! تم باقی جگہوں کی نسبت حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کی فضیلت جانتے ہو بس میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ جب یہاں آؤ تو قصر نہ کرو اور حرمین میں نماز کثرت سے پڑھو۔

---

[1] روضۃ المتقین: ۶۱۸/۲؛ معتصم الشیعہ: ۱۴۴/۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۸۴/۲۰؛ ضیاء الناظر: ۸۳/۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۰/۵؛ مصابیح الظلام: ۱۴۰/۲؛ مدارک الاحکام: ۴۴۰/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۰۷/۲؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶۸/۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۷۶/۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۹۰؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۱۹۸؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۹۸؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۴۵؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۲۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳۰۰/۳؛ مہذب الاحکام: ۱۶۶/۹

پس جب دو سال بعد امام علیہ السلام سے بالمشافہ ملاقات ہوگئی تو میں نے عرض کیا: میں نے آپ علیہ السلام کی طرف اس طرح سے خط لکھا تھا اور آپ علیہ السلام نے اس طرح مجھے اس کا جواب دیا تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: حرمین شریفین کا تعین کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مکہ اور مدینہ (مکمل حرمین کہلاتے ہیں) اور جب منیٰ سے (مکہ) لوٹو تو نماز قصر پڑھو اور جب عرفات سے منیٰ آؤ اور بیت اللہ کی زیارت کرو اور منیٰ کی طرف لوٹو تو ان تین دنوں میں پوری نماز پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1142} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ وَ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِ اَللَّهِ اَلْإِتْمَامُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ حَرَمِ اَللَّهِ وَ حَرَمِ رَسُولِهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ حَرَمِ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ حَرَمِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار مقامات پر پوری نماز پڑھنا اللہ کے مخزون علم میں سے ہے: حرم اللہ (مکہ)؛ حرم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ)؛ حرم امیر المومنین علیہ السلام (کوفہ) اور حرم امام حسین علیہ السلام (کربلا)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۴۲۸ ح ۱۴۸۷؛ الاستبصار: ۲/۳۳۳ ح ۱۱۸۳؛ بحار الانوار: ۸۶/۸۳؛ الکافی: ۴/۵۲۵ ح ۸؛ الوافی: ۷/۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۲۵ ح ۱۱۳۴۶ و ۸/۵۳۷ ح ۱۱۳۸۴؛

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۷۴۴؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۲۱؛ سند العروۃ: ۱/۳۱۸؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳۳۲؛ شرح العروۃ: ۲۰/۳۹۹؛ النجعۃ فی شرح اللمعۃ: ۳/۲۷۶؛ الحاشیہ علی مدارک: ۳/۴۲۴؛ ریاض المسائل: ۴/۳۸۰؛ اتمام المسافر سند: ۴۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۸؛ الشعائر الحسینیہ السند: ۳/۳۴؛ بحوث فی القواعد الفقھیہ سند: ۴/۴۳۱؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۲/۲۵۱؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) غازی: ۲۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۵۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۲۲؛ ضیاء الناظر: ۴۲۴؛ مفتاح الناظر: ۴۲۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۵۱۷؛ کشف القناع: ۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۴۳۰ ح ۱۴۹۴؛ کامل الزیارات: ۲۴۹؛ الاستبصار: ۲/۳۳۴ ح ۱۱۹۱؛ الخصال: ۱/۲۵۲؛ الوافی: ۷/۱۸۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۲۴ ح ۱۱۳۴۳؛ الصحیح من سیرۃ الامام الحسینؑ: ۷/۳۷

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۹۴۴؛ شرح العروۃ: ۲۰/۳۹۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۱۹۱؛ تعالیق مبسوطۃ علی العروۃ: ۴/۴۸۳؛ ذخیرۃ العباد فی شرح الارشاد: ۲/۴۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۴۹۸؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳۳۷؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۳۱۶

قول مؤلف:

ممکن ہے ان مقامات پر پوری نماز پڑھنا افضل ہو اور جواز پر محمول ہو جس کا ذکر احادیث میں موجود ہے (واللہ اعلم)

{1143} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ صَلَاةُ الْخَوْفِ وَ صَلَاةُ السَّفَرِ تُقْصَرَانِ جَمِيعاً قَالَ نَعَمْ وَ صَلَاةُ الْخَوْفِ أَحَقُّ أَنْ تُقْصَرَ مِنْ صَلَاةِ السَّفَرِ لِأَنَّ فِيهَا خَوْفاً.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز خوف اور نماز سفر دونوں قصر ہوتی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور نماز خوف تو نماز سفر سے قصر کی زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس میں خوف ہوتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1144} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُتِمُّونَ الصَّلَاةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ وَيْلَهُمْ أَوْ وَيْحَهُمْ وَ أَيُّ سَفَرٍ أَشَدُّ مِنْهُ لَا تُتِمَّ.

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اہل مکہ عرفات میں پوری نماز پڑھتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں پر ویل ہے یا ان پر افسوس ہے اور اس سے سخت سفر کون سا ہوگا۔ پوری نماز نہیں پڑھی جائے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۶۴ ح ۱۳۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۰۲ ح ۹۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۳۳ ح ۱۱۰۹۴؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۱۶۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۴۰۳؛ بحار الانوار: ۸۶/ ۱۱۹؛ دعائم الاسلام: ۱/ ۱۹۹؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۵۱۵ ح ۷۳۹۷؛ مواھب الرحمٰن سبزواری: ۹/ ۲۱۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۶۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۴۳ و ۹/ ۲۹۷؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۱۱؛ منتھی المطلب: ۶/ ۴۰۹؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۴۲۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۴۶۶ ح ۲۹۸۴؛ الکافی: ۴/ ۵۱۹ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۴۳۳ ح ۱۵۰۱ و ۴۸۷ ح ۱۷۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۶۳ ح ۱۱۱۷۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۴۱۰؛ الوافی: ۷/ ۱۲۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۵۹؛ انوار الفقاھۃ: ۲/ ۳۱۱؛ جواھر الکلام: ۱۴/ ۱۵۷؛ زبدۃ التفاسیر کاسانی: ۲/ ۱۳۹؛ کنز الفوائد اعرجی: ۱/ ۱۵۴؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۲/ ۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۳؛ الوافیہ صدر: ۷۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۳۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۷۳؛ ذکری الشعیہ: ۴/ ۳۴۳؛ مہذب الاحکام: ۱۹/ ۳۰۹

[4] مدارک العروۃ: ۱۹/ ۳۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۷۷؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۲۱/ ۳۰؛ فقہ الخلاف: ۵/ ۲۸۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/ ۲۰؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۲۵۹؛ روضۃ المتقین: ۵/ ۱۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۸۸؛ سند العروۃ: ۱/ ۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۵۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۲۰۷؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۴۶۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۳۵؛ شرح العروۃ: ۲۰/ ۲۰؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۲۵۱؛ ضیاء الناضر: ۱/ ۴۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۳۵؛ محاضرات فی فقہ: ۱/ ۲۹

{1145} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَهْلُ مَكَّةَ إِذَا زَارُوا اَلْبَيْتَ وَ دَخَلُوا مَنَازِلَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مِنًى أَتَمُّوا اَلصَّلاَةَ وَ إِنْ لَمْ يَدْخُلُوا مَنَازِلَهُمْ قَصَرُوا.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مکہ والے جب بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئیں اور اپنے گھروں کی طرف داخل ہوجائیں پھر منیٰ کی طرف لوٹیں تو نماز پوری پڑھیں (کیونکہ ان کا سفر منقطع ہوگیا) اور اگر اپنے گھروں میں داخل نہ ہوں تو پھر قصر کریں۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{1146} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى اَلْعُبَيْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ اَلْمَرْوَزِيِّ قَالَ: قَالَ اَلْفَقِيهُ اَلْعَسْكَرِيُّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَجِبُ عَلَى اَلْمُسَافِرِ أَنْ يَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ يُقَصِّرُ فِيهَا سُبْحَانَ اَللَّهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ ثَلاَثِينَ مَرَّةً لِتَمَامِ اَلصَّلاَةِ.

۞ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: مسافر پر واجب ہے کہ ہر قصر نماز کے بعد تیس مرتبہ سُبْحَانَ اَللَّهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے تاکہ نماز مکمل ہوجائے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔ [۴]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول یا حسن ہے [۵]

---

[۱] ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۷۵؛ محاضرات فی فقہ: ۱/ ۲۹؛ سند العروۃ: ۱/ ۱۸۰

[۲] ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۷۵؛ مدارک العروۃ: ۱۹/ ۱۷۰؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۲۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۳ ۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/ ۲۰۱؛ النجم الزاھر: ۱۱؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۶؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۲۹۹؛ جواھر الکلام: ۱۴/ ۲۴۷؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/ ۴۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۹۳

[۳] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۳۰ ح ۵۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۵۲۳ ح ۱۱۳۴۱؛ الوافی: ۸/ ۸۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۵۴۴ ح ۷۴۷۱؛ مسند الامام العسکریؑ: ۱/ ۲۴۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۴۲۶؛ مسوسوعۃ الامام الھادیؑ: ۲/ ۲۳۰

[۴] سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱/ ۳۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/ ۴۲۲

[۵] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۲۹

﴿قضاء نماز﴾

{1147} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى بِغَيْرِ طَهُورٍ أَوْ نَسِيَ صَلَوَاتٍ لَمْ يُصَلِّهَا أَوْ نَامَ عَنْهَا فَقَالَ يَقْضِيهَا إِذَا ذَكَرَهَا فِي أَيِّ سَاعَةٍ ذَكَرَهَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَإِذَا دَخَلَ وَقْتُ صَلاَةٍ وَلَمْ يُتِمَّ مَا قَدْ فَاتَهُ فَلْيَقْضِ مَا لَمْ يَتَخَوَّفْ أَنْ يَذْهَبَ وَقْتُ هَذِهِ اَلصَّلاَةِ اَلَّتِي قَدْ حَضَرَتْ وَ هَذِهِ أَحَقُّ بِوَقْتِهَا فَلْيُصَلِّهَا فَإِذَا قَضَاهَا فَلْيُصَلِّ مَا قَدْ فَاتَهُ مِمَّا قَدْ مَضَى وَ لاَ يَتَطَوَّعْ بِرَكْعَةٍ حَتَّى يَقْضِيَ اَلْفَرِيضَةَ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے طہارت کے بغیر نماز پڑھ لی یا بھول گیا یا سونے کی وجہ سے نہیں پڑھی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رات اور دن کی جس گھڑی میں جب یاد آجائے تو اس کی قضا کرے اور اگر (حاضرہ) نماز کا وقت داخل ہوجائے اور ہنوز فوت شدہ نماز (کی قضا) مکمہ نہ ہوئی ہو تو جب تک حاضرہ نماز کے وقت کے ختم ہونے کا خدشہ نہ ہو برابر قضا پڑھتا رہے اور یہ نماز زیادہ حقدار ہے کہ اسے وقت پر پڑھا جائے اور جب اس سے فارغ ہوجائے تو پھر فوت شدہ کو پڑھے جب تک کہ فارغ نہ ہوجائے اور نافلہ کی ایک رکعت بھی نہ پڑھے جب تک فریضہ سے مکمل فارغ نہ ہوجائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1148} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: أَرْبَعُ صَلَوَاتٍ يُصَلِّيهَا اَلرَّجُلُ فِي كُلِّ سَاعَةٍ صَلاَةٌ فَاتَتْكَ فَمَتَى مَا ذَكَرْتَهَا أَدَّيْتَهَا وَ صَلاَةُ رَكْعَتَيْ طَوَافِ اَلْفَرِيضَةِ وَ صَلاَةُ اَلْكُسُوفِ وَ اَلصَّلاَةُ عَلَى اَلْمَيِّتِ هَذِهِ يُصَلِّيهِنَّ اَلرَّجُلُ فِي اَلسَّاعَاتِ كُلِّهَا.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار نمازیں ایسی ہیں جن کو آدمی ہر وقت پڑھ سکتا ہے: تمہاری فوت شدہ (یعنی قضا نماز) پس جب یاد آجائے تو پڑھو، دو رکعت نماز طواف جو فرض ہیں؛ نماز کسوف اور نماز جنازہ۔ ان کو آدمی ہر وقت پڑھ سکتا ہے[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۶ ح ۱۰۵۹ و ۳/۱۵۹ ح ۳۴۱؛ الکافی: ۳/۲۹۲ ح ۳؛ الوافی: ۸/۱۰۱۱؛ الاستبصار: ۱/۲۸۶ ح ۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۵۶ ح ۱۰۵۷۶؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۷ ۳۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/۱۶۵؛ جواھر الکلام: ۱۳/۸۶؛ تفصیل الشریعۃ فی شرح تحریر الوسیلہ: ۱/۲۱۸؛ احکام الصلاۃ: ۱/۲۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۳۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۸۶؛ منتھی المطلب: ۷/۱۰۶؛ مصابیح الظلام: ۹/۷ ۴۰؛ غنائم الایام: ۳/۳۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۹/۴۳۳؛ تعالیق مبسوطہ علی العروہ: ۳/۳۸۴؛ مجاھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۴۰؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۱/۷ ۱۲؛ الھدائق الناضرۃ: ۶/۲۵۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۶۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۱۵۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷ ۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۲۹؛ مشارق الاحکام: ۵۰۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۴ ح ۱۲۶۴؛ الخصال: ۱/۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۴۰ ح ۵۰۳۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۹۹ و ۸۸/۱۴۷؛ الکافی: ۳/۲۸۸ ح ۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1149} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْمَرِيضِ هَلْ يَقْضِي ٱلصَّلَوَاتِ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لاَ إِلاَّ ٱلصَّلاَةَ ٱلَّتِي أَفَاقَ فِيهَا .

حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کو بے ہوشی کا دورہ پڑ جائے (اور اس کی وجہ سے اس کی نمازیں چھوٹ جائیں) تو کیا وہ قضا نمازیں پڑھے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر وہ نماز جس میں اسے افاقہ ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1150} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي ٱلْمَرِيضِ يُغْمَى عَلَيْهِ أَيَّاماً فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي صَلاَةَ يَوْمِهِ ٱلَّذِي أَفَاقَ فِيهِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي صَلاَةَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ وَ يَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ يَقْضِي صَلاَةَ ٱلْيَوْمِ ٱلَّذِي يُفِيقُ فِيهِ .

✪ عبداللہ بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کی طرف خط ارسال کیا جس میں لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! جس بیمار کو کئی دن تک بے ہوشی کا دورہ پڑ جائے اس کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے (مختلف) روایت کیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ صرف اس دن کی نماز قضا پڑھے گا جس میں اسے افاقہ ہوا، بعض کہتے ہیں کہ تین دن کی نمازیں قضا پڑھے گا اور باقی چھوڑ دے گا اور بعض کہتے ہیں کہ اس پر قضاء ہے ہی نہیں ہے۔

---

[1] روضۃ المتقین ::۲/۶۰۹؛ لوامع صاحبقرانی:۵/۴؛ مدارک الاحکام:۳/۸۷؛ جواہر الکلام:۷/۲۹۶؛ التنقیح فی شرح العروہ:۶/۵۲۸؛ معتصم الشیعہ :۲/۲۳۱؛ شرح العروہ:۱۱/۳۵۸؛ مصباح الفقیہ :۹/۳۱۵؛ جواھر الکلام فی ثوبہ:۷/۶۴؛ مدارک الاحکام:۸/۱۴۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۵/۲۶۱؛ المحجۃ البیضاً: ۲/۷۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۷/۲۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۵۷۷؛ وسائل الشعباد:۱/۳۵۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ:۷/۳۵۷؛ تفصیل الشریعہ:۴/۲۴۲؛ فقہ الصادقؑ :۴/۶۱؛ جامع المدارک:۱/۲۵۳؛ کتاب الصلاۃ داماد:۱/۱۹۷؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۱/۳۵۸؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطأ:۴۴

[2] من لایحضرہٗ الفقیہ :۱/۳۶۳ح ۱۰۴۰؛ وسائل الشیعہ :۸/۲۵۸ح ۱۰۵۸۰؛ تہذیب الاحکام:۳/۳۰۴ح ۹۳۳؛ الوافی:۸/۱۰۵۷؛ الاستبصار:۱/۴۵۹ ح ۱۷۸۰؛ ھدایۃ الامہ:۳/۳۵۳

[3] روضۃ المتقین :۲/۴۵۸؛ لوامع صاحبقرانی:۴/۳۱۳؛ ملاذ الاخیار:۵/۵۸۲؛ الفقہ ومسائل طبیہ:۲/۷۴؛ شرح العروہ:۱۶/۸۷؛ منتھی المطلب:۷/۹۵؛ مدارک الاحکام:۴/۸۷؛ مصابیح الظلام:۹/۳۶۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/۴۳۹؛ معتصم الشیعہ :۳/۳۳۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۶۴۴؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۳/۱۰

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ صرف اس دن کی نماز قضا پڑھے گا جس میں اسے افاقہ ہوا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

بعض روایات میں ہے کہ بے ہوش شخص بھی قضا پڑھے گا تو ممکن ہے یہ استحباب پر محمول ہو اور تین دن کی قضا کرنے کی تاکید بھی ہے (واللہ اعلم)

{1151} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ فَاتَتْهُ صَلاَةٌ مِنْ صَلاَةِ اَلسَّفَرِ فَذَكَرَهَا فِي اَلْحَضَرِ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ كَمَا فَاتَهُ إِنْ كَانَتْ صَلاَةَ اَلسَّفَرِ أَدَّاهَا فِي اَلْحَضَرِ مِثْلَهَا وَإِنْ كَانَتْ صَلاَةَ اَلْحَضَرِ فَلْيَقْضِ فِي اَلسَّفَرِ صَلاَةَ اَلْحَضَرِ كَمَا فَاتَتْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص کی سفر میں نماز قضا ہوگئی جو اسے حضر میں یاد آئی تو (اس کی قضا کیسے کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح قضا پڑھے جس طرح اور جس حالت میں وہ فوت ہوئی تھی۔ اگر وہ نماز سفر تھی تو اسے حضر میں بھی اسی کے مثل ادا کرے اور اگر وہ نماز حضر تھی تو سفر میں بھی نماز حضر کی طرح قضا پڑھے جس طرح وہ فوت ہوئی تھی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح[4] یا پھر حسن ہے۔[5]

{1152} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ يُفِيقُ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ يُؤَذِّنُ فِي اَلْأُولَى وَيُقِيمُ فِي اَلْبَقِيَّةِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو بے ہوشی کا دورہ پڑ گیا پھر اسے افاقہ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۵ ح ۹۳۹؛ الوافی: ۸/۱۰۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۶۳ ح ۱۰۶۰۱؛ الاستبصار: ۱/۴۵۹ ح ۱۷۸۶

[2] مصابیح الظلام: ۹/۳۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۵

[3] الکافی: ۳/۴۳۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۲ ح ۳۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۶۸ ح ۱۰۶۲۱؛ الوافی: ۸/۱۰۰۹

[4] الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرا: ۲/۳۷۶؛ شرح العروہ الوثقیٰ: ۱۶/۱۲۴؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۷/۸۲؛ کتاب الطہارہ الخمینی: ۲/۲۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۶ ضیأ الناظر: ۳۹۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ)؛ ۳/۲۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۱۲۴؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) غازی: ۹/۲۳۹؛ مستند الشیعہ: ۸/۳۳۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۴۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۴۰؛ ریاض المسائل: ۴/۳۹۷؛ مدارک الاحکام: ۱۶/۲۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۶۶؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۵/۱۲۶؛ جواھر الکلام: ۱۳/۱۱۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۶۶

[5] مراۃ العقول: ۱۵/۳۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۵۱؛ منتھی المطلب: ۷/۱۱۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۰۴

ہو گیا تو (نماز کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو نمازیں اس کی فوت ہوئیں ان کی قضا کرے کہ پہلی میں اذان (واقامت) کہے اور باقیوں میں صرف اقامت کہے گا۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{1153} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ٱلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقْضِي عِشْرِينَ وَتْراً فِي لَيْلَةٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام ایک رات میں بیس بیس وتر کی قضا پڑھ لیتے تھے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر [۴] یا پھر حسن ہے۔ [۵]

{1154} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ صَاحِبِ ٱلسَّابِرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ تُقَامُ ٱلصَّلاَةُ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَقَالَ صَلِّ وَٱجْعَلْهَا لِمَا فَاتَ.

❂ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ نماز (باجماعت) قائم ہو جاتی ہے جبکہ میں وہ نماز پڑھ چکا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھو اور اسے وہ نماز قرار دے دو جو فوت (قضا) ہو چکی ہو۔ [۶]

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۳/۴۰۳ ح ۹۳۶ و ۴/۲۴۴ ح ۲۲۷؛ الاستبصار: ۱/۵۹۴ ح ۱۷۸۳؛ الوافی: ۸/۱۰۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۶۵ ح ۱۰۶۰۶ و ۲۷۰ ح ۱۰۶۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۵۵

[۲] ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۳ و ۷/۱۹؛ منتھی المطلب: ۷/۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۹۳؛ مستمسک العروۃ الوثقیٰ: ۵/۵۶۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۰۹؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۲۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۳۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۳۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۹۳ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۱۳؛ جواھر الکلام: ۹/۲۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/۳۵۷؛ کشف اللثام: ۳/۳۵۹

[۳] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۴ ح ۱۰۸۹؛ الکافی: ۳/۴۵۳ ح ۱۱؛ الوافی: ۸/۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۷۲ ح ۱۰۶۳۰ و ۱۶۶ ح ۱۰۳۲۴؛ عوالم العلوم: ۲۱۶/۱۹؛ حلیۃ الابرار: ۳/۴۰۴

[۴] ملاذ الاخیار: ۴/۳۵۹

[۵] مراۃ العقول: ۱۵/۴۱۹

[۶] تہذیب الاحکام: ۳/۵۱ ح ۱۷۸ و ۲۷۹ ح ۸۲۶؛ الوافی: ۸/۱۲۵۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۷ ح ۱۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۴ ح ۱۱۰۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۰۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹۳ ح ۲۱۰

تحقیق:

حدیث صحیح [1] یا پھر موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [3] لیکن اس حدیث کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ قضا نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے۔ [4] (واللہ اعلم)

باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں:

{1155} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَلاَةٌ أَوْ صِيَامٌ قَالَ يَقْضِي عَنْهُ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِمِيرَاثِهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِهِ اِمْرَأَةً فَقَالَ لاَ إِلاَّ ٱلرِّجَالُ.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق g نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مر جاتا ہے اور اس پر نماز اور روزے واجب (رہ گئے) ہیں تو ان کی قضا اس پر ہے جو اس کی وراثت کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر لوگوں میں سب سے زیادہ اس کی حقدار عورت ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ g نے فرمایا: نہیں (بلکہ) صرف مردوں میں سے جو سب سے زیادہ حقدار ہو (اس پر قضا ہے)۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۳۹۵/۲؛ روضۃ المتقین: ۵۶۰/۲؛

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹۱/۱۶؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۳۹۰/۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۴۵۰/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۵۰۴/۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۹/۴؛ شرح العروۃ: ۴۱/۱۷ و ۱۹۱/۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۸۳/۴ (موثق کالصحیح)

[3] ملاذ الاخیار: ۴۵۱/۴ و ۵۳۱/۵

[4] توضیح المسائل آیت اللہ سیستانی: ۲۱۸ ف ۱۳۶۹؛ توضیح المسائل آیت اللہ کاشانی: ۲۵۳ ف ۱۲۲۲؛ توضیح المسائل آغا گلپایگانی: ۲۰۲ ف ۱۳۹۷؛ توضیح المسائل آیت اللہ بشیر: ۳۰۳ ف ۱۳۸۵

[5] الکافی: ۱۲۳/۴ ح ۱؛ الوافی: ۳۴۳/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۰/۱۰ ح ۱۳۵۳۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲۵۱/۴ ح ۹۹؛ بحار الانوار: ۳۱۰/۸۵

[6] مدارک الاحکام: ۲۲۱/۶؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱۰۸/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴۰۶/۸ و ۵۱۰/۱۲؛ مصباح الہدیٰ فی شرح العروۃ الوثقیٰ: ۴۶۴/۸؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۶۳/۱۶؛ مستند العروۃ الوثقیٰ: ۴۶۴/۸؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۶۳/۱۶؛ مستند العروۃ الوثقیٰ: ۲۱۱/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴۶/۵؛ غنائم الایام فی مسائل الحلال والحرام: ۴۵/۵؛ نظام الارث فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرا: ۱۹۵/۱؛ مہذب الاحکام: ۳۵۸/۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۷۶/۳؛ مناط الاحکام طالقانی: ۲۵۸؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۱۴۹؛ مستمسک العروۃ: ۱۳/۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶۱/۱۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۵۳۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۴۸/۱؛ بحوث فی القواعد سند: ۵۲۲/۱؛ الرسائل الفقہیہ خواجوی: ۸۷؛ ریاض المسائل: ۴۴۹/۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۶۹/۳؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۵۵/۵؛ سند العروہ (الحج): ۳۷۵/۳

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث حسن کالصحیح ہے۔[1] اوران نمازوں کو پڑھنے کے باقی احکام ومسائل وہی ہیں جو دیگر قضا نمازوں کے بالخصوص اور باقی نمازوں کے بالعموم ذکر کئے جاچکے ہیں۔(واللہ اعلم)

{1156} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ نُصَلِّي عَنِ اَلْمَيِّتِ فَقَالَ نَعَمْ حَتَّى إِنَّهُ لَيَكُونُ فِي ضِيقٍ فَيُوَسِّعُ اَللَّهُ عَلَيْهِ ذَلِكَ اَلضِّيقَ ثُمَّ يُؤْتَى فَيُقَالُ لَهُ خُفِّفَ عَنْكَ هَذَا اَلضِّيقُ بِصَلاَةِ فُلاَنٍ أَخِيكَ عَنْكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَأُشْرِكُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فِي رَكْعَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

۞ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کی طرف سے نماز پڑھی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں یہاں تک کہ بعض اوقات اس پر تنگی ہوتی ہے تو اللہ اس سے اس تنگی کو دور کردیتا ہے پھر اسے بلایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تمہاری تنگی فلاں بھائی کی نماز سے خفیف ہوگئی ہے جو اس نے تمہاری طرف سے پڑھی ہے۔راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: کیا میں دو آدمیوں کو دو رکعتوں میں شامل کرلوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے)

پھر فرمایا: جب میت پر رحم کیا جاتا ہے اور اس کے لئے استغفار کیا جاتا ہے تو وہ اسی طرح خوش ہوتی ہے جس طرح زندہ آدمی تحفہ ہدیہ کیے جانے پر خوش ہوتا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

﴿نماز باجماعت﴾

{1157} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى كُلِّ صَلاَةِ اَلْفَرْدِ بِأَرْبَعٍ وَ عِشْرِينَ دَرَجَةً تَكُونُ خَمْساً وَ عِشْرِينَ صَلاَةً.

---

[1] مراۃ العقول:۱۶/۳۱۹؛ آیات الاحکام نجفی:۴/۲۲۴؛ مجمع الفائدۃ:۵/۲۶۴؛ جواھر الکلام:۱۲/۱۶

[2] من لایحضرہ الفقیہ:۱/۱۸۳ح ۵۵۴؛ تفسیر نور الثقلین:۵/۱۷۰؛ تفسیر کنز الدقائق:۱۲/۵۱۵؛ وسائل الشیعہ:۲/۴۴۳ح ۲۵۹۸ و ۸/۲۷۷ح ۱۰۶۵۰ بحار الانوار:۷۹/۶۲ و ۸۵/۳۰۹؛ عوالی اللئالی:۱/۳۳۸ و ۲/۵۳؛ نزھۃ الناظر:۱/۳؛

[3] لوامع صاحبقرانی:۲/۴۸۴؛ الارأ الفقھیہ:۳/۲۴۷؛ صراط الحق محسنی:۴/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ:۱۰/۵۴۷؛ منازل الآخرۃ قمی:۱۶۵؛ الصوم فی الشریعہ:۱/۳۴۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۷۷؛ المعادفی ضوالدین محسنی:۲/۷۲؛ منتھی المطلب:۷/۴۳۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۶/۱۹۹

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جماعت میں نماز پڑھنا فرادیٰ نماز سے چوبیس درجہ بلند ہوتی ہے جو (مجموعی طور پر ایک نماز اصل میں) پچیس نمازیں بن جاتی ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1158} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ اَلْفُضَيْلِ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ اَلصَّلَوَاتُ فِي جَمَاعَةٍ فَرِيضَةٌ هِيَ فَقَالَ اَلصَّلَوَاتُ فَرِيضَةٌ وَ لَيْسَ اَلاِجْتِمَاعُ بِمَفْرُوضٍ فِي اَلصَّلاَةِ كُلِّهَا وَ لَكِنَّهَا سُنَّةٌ وَ مَنْ تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا وَ عَنْ جَمَاعَةِ اَلْمُؤْمِنِينَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

۞ زرارہ اور فضیل سے روایت ہے کہ ہم نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نمازیں فرض ہیں لیکن ہر نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض نہیں ہے البتہ یہ سنت ہے اور جس نے اس سے اور مومنین کی جماعت سے غفلت کرتے ہوئے بغیر وجہ کے اسے ترک کیا تو اس کی نماز نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر حسن کالصحیح ہے۔ [5]

قول مؤلف:

یعنی نماز کامل نہیں ہے (واللہ اعلم)۔

{1159} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ صَلاَةَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵ح ۸۵؛ ثواب الاعمال: ۷ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۸۵ح ۱۰۶۷۵؛ الوافی: ۸/۱۱۶۸؛ بحار الانوار: ۱۲/۸۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۵۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۰؛ موسوعۃ الشہید الاوّل: ۸/۲۳۷؛ منتھی المطلب: ۴/۲۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۶۱؛ غنائم الایام: ۳/۱۰۳؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲/۴۹۹؛ محراب التقویٰ قاسم: ۷/۵۴۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۷۹؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/۷۶۴؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۲۶؛ الفقہ المقارن: ۵/۱۷۵؛ الحاشیہ علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۲۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۵۹؛ ریاض المسائل: ۴/۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۲۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۶۳؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۶؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۷۳؛ جامع المدارک: ۱/۴۶۹

[3] الکافی: ۳/۲۷۳ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴ح ۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۸۵ح ۱۰۶۷۶؛ الوافی: ۸/۱۱۶۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۷؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۵۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۵۰ح ۷۲۰۶

[4] مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۲۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۱۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۵۹؛ منتھی المطلب: ۶/۱۶۶؛ تنقیح مبانی العرۃ: ۴/۳۸۶؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/۱۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۵۷؛ شرح العروۃ: ۱۷/۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۴؛ غنائم الایام: ۳/۱۰۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۵۳؛ جواھر الکلام: ۱۳/۱۳۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۵۲

[5] مراۃ العقول: ۱۵/۲۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۰

لِمَنْ لاَ يَشْهَدُ اَلصَّلاَةَ مِنْ جِيرَانِ اَلْمَسْجِدِ إِلاَّ مَرِيضٍ أَوْ مَشْغُولٍ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص مسجد کا پڑوسی ہوتے ہوئے نماز (جماعت) میں حاضر نہ ہوتو اس کی کوئی نماز (کامل) نہیں ہے مگر یہ کہ وہ مریض ہو یا مصروف ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1160} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْفَجْرَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَصْحَابِهِ فَسَأَلَ عَنْ أُنَاسٍ يُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَقَالَ هَلْ حَضَرُوا اَلصَّلاَةَ فَقَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ. فَقَالَ أَ غُيَّبٌ هُمْ قَالُوا لاَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلاَةٍ أَشَدَّ عَلَى اَلْمُنَافِقِينَ مِنْ هَذِهِ اَلصَّلاَةِ وَ اَلْعِشَاءِ وَ لَوْ عَلِمُوا أَيُّ فَضْلٍ فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْواً.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور اپنے صحابہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ کیا وہ نماز (جماعت) میں حاضر ہیں؟

انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ کہیں گئے ہوئے ہیں؟

انہوں نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آگاہ رہو کہ اس نماز (صبح) اور نماز عشاء سے بڑھ کر سخت کوئی نماز نہیں ہے اور اگر ان کو معلوم ہوتا کہ ان دونوں (نمازوں) میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان دونوں (کی جماعت) میں ضرور شریک ہوتے چاہے گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۷۶ ح۱۰۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۹۱ ح۱۰۶۹۶؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۳۵؛ الوافی: ۸/۱۱۶۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۶۲؛ الشافی فی العقائد: ۲/۹۹۶

[2] منتھی المطلب: ۶/۱۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۷۲؛ روضۃ المتقین: ۲۰/۱۵۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵ ح۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۹۴ ح۱۰۷۰۶؛ الوافی: ۸/۱۱۶۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۷۶ ح۱۰۹۷؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۳۴؛ بحارالانوار: ۸۵/۹؛ ثواب الاعمال: ۲/۲۳۲؛ المحاسن: ۱/۸۴؛ امالی صدوق: ۱/۴۸۵ مجلس ۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۲؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۶۸؛ شرح العروۃ: ۱۷/۱۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۲؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/۲۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۲۹۲

{1161} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا يَرْوِي النَّاسُ أَنَّ الصَّلاَةَ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَ عِشْرِينَ صَلاَةً فَقَالَ صَدَقُوا فَقُلْتُ الرَّجُلاَنِ يَكُونَانِ جَمَاعَةً فَقَالَ نَعَمْ وَ يَقُومُ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو لوگ روایت بیان کرتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز آدمی کی اکیلے ایک نماز سے پچیس درجے افضل ہے (تو کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا صرف دو آدمیوں سے جماعت ہو جاتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور (اس صورت میں) آدمی پیش نماز کی دائیں جانب کھڑا ہوگا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1162} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ كَانَ كَمَنْ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ان (مخالفین) کے ساتھ پہلی صف میں نماز پڑھے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں پہلی صف میں نماز پڑھی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۷۱ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴ح ۸۲؛ بحارالانوار: ۸۵/۹۷؛ الاربعون حدیثا شہید اوّل: ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۹۶ح ۱۰۷۰۹؛ الوافی: ۸/۱۱۶۵

[2] الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۹۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۵۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۹۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۲۷؛ مدارک العروۃ: ۶/۴۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ معجم المصطلات: ۲۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۷۸؛ منتھی المطلب: ۶/۱۶۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۵۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۱؛ غنایم الایام: ۳/۱۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۸۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۶۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۲ح ۱۱۲۶؛ الکافی: ۳/۳۸۰ح ۶؛ الوافی: ۸/۱۲۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۰۰ح ۱۰۷۲۰؛ الاربعون حدیثا شہید اول: ۷۷؛ بحارالانوار: ۸۵/۹۸؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۵۷ح ۷۲۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۶۴؛ سفینۃ البحار: ۱/۶۵۱

[4] روضۃ المتقین: ۲/۵۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۱۱؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۷/۲۹۴؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۶۰؛ سند العروۃ: ۳/۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۶۳؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۶۳؛ الرسالات الفقہیہ خمینی: ۵۸؛ غنائم الایام: ۳/۱۵۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۴؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۵۹؛ المباحث الاصولیہ فیاض: ۳/۴۰۸؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۸۲؛ التقیہ بین الاعلام علوی: ۱۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۹؛ المھاسن النفسانیہ: ۱۹؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/۵۰؛ المحجۃ البیضا: ۱/۳۴۳

{1163} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُحْسَبُ لَكَ إِذَا دَخَلْتَ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ لاَ تَقْتَدِي بِهِمْ مِثْلَ مَا يُحْسَبُ لَكَ إِذَا كُنْتَ مَعَ مَنْ يُقْتَدَى بِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ان لوگوں کے ساتھ نماز با جماعت پڑھو گے جن کی تم اقتداء نہیں کرتے تو بھی تمہیں اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس کے ساتھ پڑھنے کا ملتا ہے جس کی تم اقتداء کرتے ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ آدمی تقیہ پر عمل کر رہا ہوتا ہے ورنہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے جیسا کہ آئندہ ذکر آئے گا اور ان کے پیچھے نیت فرادیٰ نماز کی ہی ہوگی (واللہ اعلم)

{1164} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ يُصَلِّي صَلاَةَ فَرِيضَةٍ فِي وَقْتِهَا ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُمْ صَلاَةً تَقِيَّةً وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ إِلاَّ كَتَبَ اَللَّهُ لَهُ بِهَا خَمْساً وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَارْغَبُوا فِي ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص جب نماز فریضہ اپنے وقت پر پڑھ لے پھر ان (مخالفین) کے ساتھ بطور تقیہ نماز (جماعت) پڑھے جبکہ وہ باوضو ہو تو اللہ اس عمل کی وجہ سے اس کے لئے پچیس درجے لکھتا ہے پس تم اس میں رغبت کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۳۸۳ ح ۱۱۲۷؛ وسائل الشیعہ :۸/۲۹۹ ح ۱۰۷۱۹؛ الکافی :۳/۳۷۳ ح ۹؛ الوافی :۸/۱۲۱۷؛ تہذیب الاحکام :۳/۲۶۵ ح ۷۵۲؛ ھدایۃ الامہ :۳/۳۶۴؛ المحاسن :۱/۱۹

[2] روضۃ المتقین :۲/۵۱۱؛ لوامع صاحبقرانی :۴/۴۱۱؛ معتصم الشیعہ :۳/۲۶۰؛ الانصاف فی مسائل :۲/۳۴۹؛ تفسیر جامع آیات الاحکام :۷/۲۹۴؛ منتھی المطلب :۶/۲۹۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی :۳/۲۹۸؛ المحجۃ البیضاء :۱/۳۴۳؛ غنائم الایام :۳/۱۵۸؛ الرسائل العشرۃ خمینینی :۶۴؛ الرسالات الفقھیہ خمینی :۷۴؛ التقیہ بین الاعلام :۲۲۲؛ بحوث فی القواعد سند :۱/۹۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) :۴۶۴؛ الرسائل خمینی :۲/۱۹۸

[3] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۳۸۲ ح ۱۱۲۵؛ وسائل الشیعہ :۸/۳۰۲ ح ۱۰۷۲۸؛ الوافی :۸/۱۲۱۸؛ ھدایۃ الامہ :۳/۳۶۴؛ ارشاد القول :۱/۳۶۹؛ القواعد الفقھیہ ناصر مکارم :۱/۴۵۵

[4] روضۃ المتقین :۲/۵۱۰؛ لوامع صاحقرانی :۴/۴۱۰؛ معتصم الشیعہ :۳/۲۶۰؛ مفتاح الاصول :۱/۳۳۹؛ غنائم الایام :۳/۱۵۹؛ ذخیرۃ المعاد :۲/۳۸۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) :۴۶۴؛ بحوث فی القواعد سند :۱/۹۲

{1165} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَعَلَيْهِ ٱلْإِعَادَةُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِيدُوا وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْلِمَهُمْ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ عَلَيْهِ لَهَلَكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ بِمَنْ قَدْ خَرَجَ إِلَى خُرَاسَانَ. وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ بِمَنْ لاَ يَعْرِفُ قَالَ هَذَا عَنْهُ مَوْضُوعٌ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کو نماز باجماعت پڑھائے جبکہ وہ جنب ہو یا بغیر وضو کے ہو تو اس پر اعادہ واجب ہے اور مقتدیوں پر واجب نہیں ہے کہ وہ اعادہ کریں اور نہ ہی اس (پیش نماز) پر واجب ہے کہ ان کو بتائے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ ہلاک ہو جاتا راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے جبکہ کوئی خراسان چلا گیا اور وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے اس سے جسے وہ جانتا ہی نہیں ہے۔

پھر فرمایا: (اس لئے) اس سے وجوب اٹھالیا گیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1166} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي قَوْمٍ خَرَجُوا مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ بَعْضِ ٱلْجِبَالِ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا صَارُوا إِلَى ٱلْكُوفَةِ. عَلِمُوا أَنَّهُ يَهُودِيٌّ قَالَ لاَ يُعِيدُونَ.

۞ ابن ابی عمیر نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو خراسان یا بعض پہاڑوں سے روانہ ہوئے اور راستہ میں ان کو ایک شخص باجماعت نماز پڑھاتا رہا مگر جب کوفہ پہنچے تو انہیں علم ہوا کہ وہ شخص تو یہودی ہے تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کریں گے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۷۱ ح ۱۰۹۳۲؛ الوافی: ۸/۱۲۴۵

[2] روضۃ المتقین: ۲/۵۵۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۷۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۰۷؛ مہذب الاحکام: ۸/۹۴؛ جامع المدارک: ۱/۵۰۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۱۱۷؛ فقہ الخلاف: ۶/۲۰۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۳۱۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/۴؛ شرح العروۃ: ۶/۲۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۶۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۱۲

[3] الکافی: ۳/۳۷۸ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۰ ح ۱۴۱؛ بحار الانوار: ۸۵/۳۳؛ الوافی: ۸/۱۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۷۴ ح ۱۰۹۴۱؛ المعتبر: ۲/۴۳۱؛ سفینۃ البحار: ۱/۶۴۹؛ درر الاخبار: ۱/۶۰۲؛ قاموس نہج البلاغہ شرقی: ۱/۳۰۴

[4] کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۳۲۳؛ ریاض المسائل: ۴/۲۷۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۷۳؛ منتہی المطلب: ۶/۲۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۸۵؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۳۵۱

{1167} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ ثُمَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى بِهِمْ إِلَى غَيْرِ اَلْقِبْلَةِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِعَادَةُ شَيْءٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ان کو غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں پر کسی شئے کا اعادہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1168} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِي صَلاَتِهِمْ وَ هُوَ لاَ يَنْوِيهَا صَلاَةً وَ أَحْدَثَ إِمَامُهُمْ وَ أَخَذَ بِيَدِ ذَلِكَ اَلرَّجُلِ فَقَدَّمَهُ فَصَلَّى بِهِمْ أَ يُجْزِئُهُمْ صَلاَتُهُمْ بِصَلاَتِهِ وَ هُوَ لاَ يَنْوِيهَا صَلاَةً فَقَالَ لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ مَعَ قَوْمٍ فِي صَلاَتِهِمْ وَ هُوَ لاَ يَنْوِيهَا صَلاَةً بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْوِيَهَا وَ إِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى فَإِنَّ لَهُ صَلاَةً أُخْرَى وَ إِلاَّ فَلاَ يَدْخُلْ مَعَهُمْ وَ قَدْ تُجْزِي عَنِ اَلْقَوْمِ صَلاَتُهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَنْوِهَا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوا جبکہ اس کی نیت نماز پڑھنے کی نہ تھی اور ان کے پیش نماز کو حدث ہو گیا تو اس نے اسی شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا اور اس نے (باقی) نماز لوگوں کو پڑھا دی تو کیا اس کی پڑھائی ہوئی نماز ان لوگوں کی نماز کے لئے کافی ہے جبکہ اس شخص کی نماز کے لئے نیت نہیں تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ نیت کئے بغیر ان لوگوں کے ساتھ شامل ہی نہ ہو اور اسے چاہیے کہ نماز کی نیت کرے (پھر شامل ہو) اور اگر یہ پہلے نماز پڑھ چکا تھا تو یہ اس کی کوئی دوسری نماز بن جائے گی مگر یہ جن لوگوں کے ساتھ شامل ہوا (اور ان کو نماز بھی پڑھائی) تو ان کی نماز کافی ہے اگرچہ اس نے نیت بھی نہیں کی تھی۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۰۴ح ۱۴۲؛ الوافی: ۸/۵/۱۲۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۷۵ ح ۱۰۹۴۴؛

[2] مستمسک العروۃ الوثقیٰ: ۷/۰۸ ۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۷/۳۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۳؛ منتھی المطلب: ۶/۰۶ ۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۷؛ مہذب الاحکام: ۸/۹۵؛ العدالۃ تنکابنی: ۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۳۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۳۱؛ مختلف الشیعہ: ۳/۴۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۱ ح ۱۴۳؛ الکافی: ۳/۳۸۲ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۷۶ ح ۱۰۹۴۶؛ الوافی: ۸/۱۲۴۱ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1169} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَ هُمْ فِي الصَّلاَةِ وَ قَدْ سَبَقَهُ الْإِمَامُ بِرَكْعَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَيَعْتَلُّ الْإِمَامُ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَ يَكُونُ أَدْنَى الْقَوْمِ إِلَيْهِ فَيُقَدِّمُهُ فَقَالَ يُتِمُّ صَلاَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنَ التَّشَهُّدِ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ عَنِ الْيَمِينِ وَ الشِّمَالِ وَ كَانَ الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ التَّسْلِيمَ وَ انْقِضَاءَ صَلاَتِهِمْ وَ أَتَمَّ هُوَ مَا كَانَ فَاتَهُ أَوْ بَقِيَ عَلَيْهِ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہو کر اس وقت جماعت میں شامل ہوتا ہے جبکہ پیش نماز ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھ چکا تھا پھر پیش نماز کو کوئی عارضہ لاحق ہو جاتا ہے پس وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہے کیونکہ لوگوں سے زیادہ یہ اس کے قریب ہوتا ہے اور وہ اسے آگے کر دیتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کی نماز مکمل کرائے پھر بیٹھ جائے یہاں تک کہ جب مقتدی تشہد سے فارغ ہو جائیں تو دائیں اور بائیں طرف سے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرے کہ وہ سلام پڑھ لیں اور اپنی نماز کو مکمل کر لیں اور جو فوت ہوگئی تھی یا باقی رہتی ہے وہ (خود) اسے مکمل کرے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۷۰۴؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۴۷؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۶۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۱۱؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۳۲۶؛ مصباح المنہاج: ۵/ ۱۵؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵/ ۱۱۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۶۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۲۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۱۶؛ مدارک العروۃ: ۱۷/ ۱۵۹؛ مفتاح الاصول: ۱/ ۳۳۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲/ ۵۳۲؛ دروس فی الکفایہ بامیانی: ۱/ ۴۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۰۸؛ منتھی المطلب: ۵/ ۴۵۰؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۳۲؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۹۵؛ المباحث الاصولیہ: ۳/ ۳۶۷؛ محاضرات فی اصول الفقہ خوئی: ۲/ ۲۲۵

[2] الکافی: ۳/ ۳۸۲ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۴۱ ح ۱۴۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۳ ح ۱۶۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۷۷ ح ۱۰۹۴۹؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۱۸؛ الوافی: ۸/ ۱۲۳۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۹۵ ح ۱۱۷۱

[3] منتھی المطلب: ۶/ ۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۶۷؛ جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/ ۲۸۲؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۷۷؛ جواھر الکلام: ۱۳/ ۳۶۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۶۰؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۱۲۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۰۲؛ المسالک الجامعیہ: ۷/ ۴۰؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۶۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۲۱۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۸۲

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول کالصحیح ہے۔[1] (واللہ اعلم)

{1170} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي اَلْوَلِيدِ حَفْصِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذَا قَالَ اَلْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ اَلصَّلاَةُ أَ يَقُومُ اَلْقَوْمُ عَلَى أَرْجُلِهِمْ أَوْ يَجْلِسُونَ حَتَّى يَجِيءَ إِمَامُهُمْ قَالَ لاَ بَلْ يَقُومُونَ عَلَى أَرْجُلِهِمْ فَإِنْ جَاءَ إِمَامُهُمْ وَ إِلاَّ فَلْيُؤْخَذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِنَ اَلْقَوْمِ فَيُقَدَّمَ.

❁ حفص بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ موذن قد قامت الصلاۃ کہے تو کیا لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجائیں یا (اگر پیش نماز نہ آیا ہو تو) بیٹھے رہیں یہاں تک وہ آجائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجائیں پس اگر ان کا پیش نماز آجائے تو ٹھیک ورنہ لوگوں میں سے کسی دوسرے (اہل) شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر آگے کرلیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1171} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ مَاتَ قَالَ يُقَدِّمُونَ رَجُلاً آخَرَ وَ يَعْتَدُّونَ بِالرَّكْعَةِ وَ يَطْرَحُونَ اَلْمَيِّتَ خَلْفَهُمْ وَ يَغْتَسِلُ مَنْ مَسَّهُ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے لوگوں کو نماز کی صرف ایک رکعت پڑھائی تھی کہ اچانک فوت ہوگیا تو مقتدی کسی دوسرے شخص کو آگے بڑھائیں اور اس ایک (پڑھی ہوئی) رکعت کو شمار کرلیں گے (باقی دوسرا مکمل کروائے گا) اور میت کو اپنے پیچھے رکھ دیں گے اور جو اسے مس کرے گا وہ غسل (مس میت) کرے گا۔[4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۶۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۵ ح ۱۱۴۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۵ ح ۱۱۳۶؛ الوافی: ۸/۱۲۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۰۵ ح ۷۰۵۸ و ۸/۳۷۹ ح ۱۰۹۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۵

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۱۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۱۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۹۵؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۳۶۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۵۹؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱/۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶۱

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۴۳ ح ۱۴۸؛ الکافی: ۳/۳۸۳ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۱ ح ۳۶۷۹ و ۸/۳۸۰ ح ۱۰۹۵۷؛ الوافی: ۸/۱۲۳۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

غسل مس میت تب واجب ہوگا جبکہ میت ٹھنڈا ہو چکا ہو اور اگر حرارت باقی ہو تو غسل واجب نہیں ہوگا اور اس کی تفصیل غسل مس میت کے تحت گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{1172} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ ٱلْإِمَامَ وَ قَدْ رَكَعَ فَكَبَّرْتَ وَ رَكَعْتَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ ٱلْإِمَامُ رَأْسَهُ فَقَدْ أَدْرَكْتَ ٱلرَّكْعَةَ وَ إِنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ فَقَدْ فَاتَتْكَ ٱلرَّكْعَةُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پیش نماز کو اس وقت پاؤ کہ جب وہ رکوع میں جا چکا ہو اور تم تکبیر کہہ کر اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاؤ تو تم نے اس (پوری) رکعت کو پا لیا اور اگر تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے وہ سر اٹھا لے تو پھر تمہاری وہ رکعت فوت ہوگئی۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1173} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ ٱلْمَسْجِدَ وَ ٱلْإِمَامُ رَاكِعٌ وَ ظَنَنْتَ أَنَّكَ إِنْ مَشَيْتَ إِلَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبِّرْ وَ ارْكَعْ فَإِذَا

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۳۴۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۸۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۷/۴۷؛ مستمسک العروۃ الوثقیٰ: ۷/۱۸۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/۲۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۵۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۷۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۱۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۰۴؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۶۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۲؛ مصابیح الاحکام: ۲/۱۸۷؛ موسوعہ تطبیقات القواعد الفقہیہ سعیدی: ۱/۱۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۳۴؛ فقہ الخلاف: ۶/۲۰۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۱۲

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۹ح ۱۱۴۹؛ الکافی: ۳/۳۸۲ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۳ح ۱۵۳؛ الاستبصار: ۱/۴۳۵ح ۱۶۸۰؛ الوافی: ۸/۱۲۲۷؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۸۸ح ۷۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۲ح ۱۰۶۳؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۰۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۲۲

[3] روضۃ المتقین: ۲/۵۲۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۳۱؛ شرح العروہ الوثقیٰ: ۱۷/۱۰۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ ۲/۲۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۱۰۹؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۴۳؛ جامع الشتات: ۱/۱۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۱۳۹؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۷۷؛ وسائل العباد: ۲/۵۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۰۴؛ مستند الشیعہ: ۶/۹۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۱۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۱۲۷؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۲۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۲۱؛ رسالہ الصلاۃ فی المشکوک نائینی: ۳۸۳

رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْجُدْ مَكَانَكَ فَإِذَا قَامَ فَالْحَقْ بِالصَّفِّ وَإِنْ جَلَسَ فَاجْلِسْ مَكَانَكَ فَإِذَا قَامَ فَالْحَقْ بِالصَّفِّ.

۞ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مسجد اس وقت داخل ہو جبکہ پیش نماز رکوع میں ہو اور تمہارا خیال ہو کہ اگر اس کی طرف گئے تو وہ (پہنچنے سے پہلے) اپنا سر اٹھالے گا تو تکبیر کہو اور (اسی جگہ) رکوع میں چلے جاؤ پس جب وہ اپنا سر اٹھائے (اور پھر سجدہ میں جائے تو تم اپنی جگہ پر ہی سجدہ کرو پس جب وہ کھڑا ہوجائے تو تم صف کے ساتھ ملحق ہوجاؤ اور اگر وہ بیٹھ جائے تو اپنی جگہ پر ہی بیٹھ جاؤ پس وہ جب بھی کھڑا ہو تو صف کے ساتھ ملحق ہوجاؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1174} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكَ اَلرَّجُلُ بَعْضَ اَلصَّلاَةِ وَ فَاتَهُ بَعْضٌ خَلْفَ إِمَامٍ يَحْتَسِبُ بِالصَّلاَةِ خَلْفَهُ جَعَلَ أَوَّلَ مَا أَدْرَكَ أَوَّلَ صَلاَتِهِ إِنْ أَدْرَكَ مِنَ اَلظُّهْرِ أَوِ اَلْعَصْرِ أَوِ اَلْعِشَاءِ اَلرَّكْعَتَيْنِ وَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَانِ قَرَأَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِمَّا أَدْرَكَ خَلْفَ اَلْإِمَامِ فِي نَفْسِهِ بِأُمِّ اَلْكِتَابِ وَ سُورَةٍ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ اَلسُّورَةَ تَامَّةً أَجْزَأَتْهُ أُمُّ اَلْكِتَابِ فَإِذَا سَلَّمَ اَلْإِمَامُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّ اَلصَّلاَةَ إِنَّمَا يُقْرَأُ فِيهَا فِي اَلْأَوَّلَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ اَلْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي اَلْأَخِيرَتَيْنِ لاَ يُقْرَأُ فِيهِمَا إِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَ تَكْبِيرٌ وَ تَهْلِيلٌ وَ دُعَاءٌ لَيْسَ فِيهِمَا قِرَاءَةٌ فَإِنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً قَرَأَ فِيهَا خَلْفَ اَلْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ اَلْإِمَامُ قَامَ فَقَرَأَ أُمَّ اَلْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ قَعَدَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا قِرَاءَةٌ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص (جماعت کے ساتھ) بعض نماز پالے اور بعض رہ جائے تو وہ جس پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اس کے پیچھے جو (رکعت) پالے اسی کو اپنی نماز کی ابتداء قرار دے۔ اگر وہ ظہر، عصر یا عشاء کی دو رکعتیں پالے اور دو رکعتیں فوت ہوجائیں تو جو دو رکعتیں امام کے پیچھے پالے ان میں ہر رکعت میں اپنے دل میں سورۂ حمد اور دوسری سورہ کی قرأت کرے اور اگر وہ سورہ نہ پڑھ سکے تو سورۂ حمد اس کے لئے کافی ہوگی پس جب امام سلام پڑھ لے تو یہ کھڑا ہوجائے اور (فوت

---

[1] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۸۹ ح ۱۱۴۸؛ الکافی: ۳/۳۸۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۴ ح ۱۵۶؛ الاستبصار: ۱/۴۳۶ ح ۹۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۵ ح ۱۰۹۷۰؛ الوافی: ۸/۱۱۹۸؛ المعتبر: ۲/۲۷۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/۵۲۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۳۰؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۵۸۳؛ جواہر الکلام: ۱۴/۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۳۱۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۷/۱۳۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۱۴؛ غنائم الایام: ۳/۲۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۱۴۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ الحدائق الناضرہ: ۱۱/۲۳۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۴۰؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۴۹۷

شدہ) دو رکعتیں پڑھے جن میں قرأت نہ کرے اس لئے کہ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ہر ایک میں سورۂ حمد اور دوسری سورہ پڑھی جاتی ہے اور دوسری دونوں رکعتوں میں تسبیح، تکبیر، تحلیل اور دعا کے علاوہ کچھ نہیں پڑھا جاتا کیونکہ ان میں قرأت نہیں ہے اور اگر ایک رکعت امام کے ساتھ پالو تو اس میں امام کے پیچھے بھی قرأت کرو پس جب امام سلام پڑھے تو تم کھڑے ہو جاؤ اور سورۂ حمد و سورہ پڑھو پھر بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھو پھر کھڑے ہو جاؤ اور (باقیماندہ) دو رکعتیں پڑھو جن میں قرأت نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1175} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُدْرِكُ ٱلرَّكْعَةَ ٱلثَّانِيَةَ مِنَ ٱلصَّلاَةِ مَعَ ٱلْإِمَامِ وَهِيَ لَهُ ٱلْأُولَى كَيْفَ يَصْنَعُ إِذَا جَلَسَ ٱلْإِمَامُ قَالَ يَتَجَافَى وَلاَ يَتَمَكَّنُ مِنَ ٱلْقُعُودِ فَإِذَا كَانَتِ ٱلثَّالِثَةُ لِلْإِمَامِ وَهِيَ لَهُ ٱلثَّانِيَةُ فَلْيَلْبَثْ قَلِيلاً إِذَا قَامَ ٱلْإِمَامُ بِقَدْرِ مَا يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يَلْحَقُ بِٱلْإِمَامِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ ٱلَّذِي يُدْرِكُ ٱلرَّكْعَتَيْنِ ٱلْأَخِيرَتَيْنِ مِنَ ٱلصَّلاَةِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِٱلْقِرَاءَةِ فَقَالَ اِقْرَأْ فِيهِمَا فَإِنَّهُمَا لَكَ ٱلْأَوَّلَتَانِ وَلاَ تَجْعَلْ أَوَّلَ صَلاَتِكَ آخِرَهَا.

❂ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کی دوسری رکعت کے ساتھ آ کر شامل ہوا اور اس کی یہ پہلی رکعت ہے تو جب پیش نماز (تشہد کے لئے) بیٹھ جائے تو یہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹک کر نہ بیٹھے (بلکہ) گھٹنے اٹھا کر اور ہاتھ زمین پر ٹیک کر (اٹھنے کے انتظار کی صورت) بیٹھے اور جب پیش نماز کی تیسری رکعت ہو اور اس کی دوسری تو یہ مختصر بیٹھ جائے اور جب امام کھڑا ہو تو یہ تشہد پڑھ لے پھر امام کے ساتھ مل جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص آخری دو رکعتوں میں شامل ہو تو قرأت کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں میں قرأت کرے کیونکہ یہ اس کی تو پہلی رکعتیں ہیں اور تم اپنی نماز کے اول کو اس کا آخر نہ بناؤ۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۴۵ ح ۱۵۸؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۳۹۳ ح ۱۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۸ ح ۱۰۹۷۷؛ الوافی: ۸/۱۲۳۲؛ الاستبصار: ۱/۴۳۶ ح ۱۶۸۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۷۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۴۶؛ جواہر الکلام: ۱۴/۴۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۲؛ منتہی المطلب: ۶/۲۹۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۸۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۱۵۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۳۳ و ۳/۲۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۳۴۰؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۲۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۶۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۱۸۳؛ الحاشیہ علی مدارک العروۃ: ۳/۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۲۷۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۴۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۶؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوی: ۲۲۵؛ الرسائل الفقہیہ ایضاً: ۲/۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۱۲

[3] الکافی: ۳/۳۸۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۶ ح ۱۵۹؛ الاستبصار: ۱/۴۳۷ ح ۱۶۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۷ ح ۱۰۹۷۵ و ۴۱۸ ح ۱۱۰۵۹؛ الوافی: ۸/۱۲۳۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۵۱؛ المعتبر: ۲/۴۴۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1176} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ إِمَامٍ يَأْتَمُّ بِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ ٱلسُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ ٱلْإِمَامُ رَأْسَهُ مِنَ ٱلسُّجُودِ قَالَ فَلْيَسْجُدْ.

❂ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا جس کی وہ اقتداء کرتا ہے پھر اس نے اپنا سر سجدہ سے امام کے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے (بھول کر) اٹھالیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر سجدہ میں لوٹ جائے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1177} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ ٱلْإِمَامِ أَيَعُودُ فَيَرْكَعُ إِذَا أَبْطَأَ ٱلْإِمَامُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ قَالَ لاَ.

❂ غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی پیش نماز سے پہلے (عمداً) رکوع سے اپنا سر اٹھالیتا ہے پس اگر پیش نماز دیر کر رہا ہو تو کیا وہ دوبارہ رکوع میں لوٹ سکتا ہے تا کہ اس کے ساتھ اپنا سر رکوع سے اٹھائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۵/۲۷۲؛ ملاذ الاخیار:۴/۳۸۷؛ معتصم الشیعہ:۳/۳۰۳؛ منتھی المطلب:۶/۲۹۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۴۰۰؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۳۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ:۵/۲۳۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۳/۵۴۰؛ القواعد الفقہیہ فی فقہ الامامیہ زارعی:۱/۲۰۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۴/۳۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی؛ ۲۴/۳۹۳؛ مستمسک العروۃ:۷/۲۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۷/۴۱۱؛ الحدائق الناضرۃ:۱۱/۲۴۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۱۵؛ کتاب الصلاۃ نائینی:۲/۱۴۹؛ جواھر الکلام:۱۴/۴۹

[2] من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۳۹۶ح ۱۱۷۴؛ تہذیب الاحکام:۳/۴۸ح ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ:۸/۳۹۰ح ۱۰۹۸۲؛ الوافی:۸/۱۲۵۵؛ المعتبر:۲/۴۲۲؛ ھدایۃ الامہ:۳/۳۹۲

[3] جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید:۷/۱۶۲؛ جواھر الکلام:۳/۲۱۳؛ مدارک الاحکام:۴/۳۲۸؛ غنائم الایام:۳/۱۴۴؛ فقہ الصادقؑ:۹/۱۰۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۳۲؛ مستمسک العروۃ:۷/۲۶۹؛ مستند الشیعہ:۸/۱۰۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۲/۶۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۳۵۱؛ مہذب الاحکام:۸/۵۶

[4] الکافی:۳/۳۸۴ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام:۳/۴۷ح ۱۶۴؛ الوافی:۸/۱۲۵۵؛ الاستبصار:۱/۴۳۸ح ۱۶۸۹؛ وسائل الشیعہ:۸/۳۹۱ح ۱۰۹۸۷؛ المعتبر: ۲/۴۲۲؛ ھدایۃ الامہ:۳/۳۹۲

تحقیق:

حدیث حسن[1] یا موثق ہے[2]۔

{1178} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ اَلْمَسْجِدَ وَ اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ فَبَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي إِذَا أَذَّنَ اَلْمُؤَذِّنُ وَ أَقَامَ اَلصَّلاَةَ قَالَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيَسْتَأْنِفِ اَلصَّلاَةَ مَعَ اَلْإِمَامِ وَ لْتَكُنِ اَلرَّكْعَتَانِ تَطَوُّعاً.

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز شروع کردی پس جب وہ نماز پڑھ رہا تھا اسی وقت مؤذن نے اذان (واقامت) کہی اور نماز (باجماعت) کھڑی ہوگئی تو (یہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دو رکعت پڑھے (اور نماز ختم کردے) پھر پیش نماز کے ساتھ ازسرنو نماز پڑھے اور ان (فرادیٰ) دو رکعتوں کو نافلہ قرار دے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1179} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يَؤُمُّ بِقَوْمٍ فَيُصَلِّي اَلْعَصْرَ وَ هِيَ لَهُمُ اَلظُّهْرُ قَالَ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَ أَجْزَأَتْ عَنْهُمْ.

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک پیش نماز ایک گروہ کو نماز عصر پڑھا رہا ہے جبکہ مقتدی نماز ظہر پڑھ رہے ہیں تو (کیا نماز ہو جائے گی)؟

---

[1] مراۃ العقول:۱۵/۲۸۰

[2] ملاذ الاخیار:۴/۱۴۷؛غنائم الایام:۳/۱۴۳؛مدارک الاحکام:۴/۳۲۷؛شرح العروۃ:۱۷/۲۳۵؛منتھی المطلب:۶/۲۶۷؛فقہ الصادقؑ:۶/۲۱۵؛جامع المدارک:۱/۴۸۱؛سند العروۃ(الصلاۃ):۴/۲۹۴؛کتاب الصلاۃ انصاری:۲/۶۱۲؛مناھج الاحکام(کتاب الصلاۃ۹:۴۵۲؛البحث فی رسالات عشر قدیری:۶۴؛ریاض المسائل:۴/۲۲۹؛مستند الشیعہ:۸/۱۰۲؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۷/۲۳۵؛الزبدۃ الفقہیہ:۲/۵۳۱؛جواھر الکلام:۱۳/۲۱۴؛مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۳/۵۵۷

[3] الکافی:۳/۳۷۹ح۳؛تہذیب الاحکام:۳/۲۷۴ح۷۹۲؛وسائل الشیعہ:۸/۴۰۴ح۱۱۰۲۶؛الوافی:۸/۱۲۴۹

[4] مراۃ العقول:۱۵/۲۶۹؛ملاذ الاخیار:۵/۵۱۸؛جواہر الکلام:۷/۲۴۵؛جواہر الکلام فی ثوبہ:۴/۱۸۲؛مصباح الفقیہ:۹/۳۲۹؛غنایم الایام:۳/۲۰۴؛مدارک الاحکام:۴/۳۸۰؛معتصم الشیعہ:۳/۲۹۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۲۰۳؛مصابیح الظلام:۸/۴۲۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس امام کے لئے بھی کافی ہے اور ان (مقتدیوں) کے لئے بھی کافی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1180} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ سُلَيْمٍ ٱلْفَرَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ مُؤَذِّنَ قَوْمٍ وَ إِمَامَهُمْ فَيَكُونُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فَيُصَلِّي بِهِمُ ٱلْعَصْرَ فِي وَقْتِهَا فَيَدْخُلُ ٱلرَّجُلُ ٱلَّذِي لاَ يَعْرِفُ وَيَرَى أَنَّهَا ٱلْأُولَى أَفَيُجْزِيهِ أَنَّهَا ٱلْعَصْرُ قَالَ لاَ.

❁ سلیم فرا سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص جو قوم کا موذن اور ان کا پیش نماز ہے وہ مکہ وغیرہ کے راستہ میں نماز عصر کے وقت لوگوں کو نماز عصر پڑھا رہا تھا کہ ایک آدمی آیا جو نہیں جانتا (کہ کون سی نماز ہے) اور اسے پہلی (یعنی ظہر) سمجھتا ہے (اور جماعت میں شامل ہو جاتا ہے) تو کیا یہ اس کے لئے عصر کی نماز کے لئے کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1181} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّى ٱلْمُسَافِرُ خَلْفَ قَوْمٍ حُضُورٍ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ رَكْعَتَيْنِ وَ يُسَلِّمُ وَ إِنْ صَلَّى مَعَهُمُ ٱلظُّهْرَ فَلْيَجْعَلِ ٱلْأَوَّلَتَيْنِ ٱلظُّهْرَ وَ ٱلْأَخِيرَتَيْنِ ٱلْعَصْرَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مسافر کسی حاضر کے پیچھے تو وہ دو رکعت پڑھ کر سلام پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ نماز ظہر پڑھے تو پہلی دو رکعتوں کو نماز ظہر اور آخری دو رکعتوں کو نماز عصر قرار دے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۹۴ح ۲۷۱؛ الوافی: ۸/۱۲۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۹۸ح ۱۱۰۰۵؛ الاستبصار: ۱/۴۳۹ح ۱۶۹۱؛ الفوائد الرجالیہ: ۱/۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۷۴۷؛ منتھی المطلب: ۶/۱۸۹؛ شرح العروۃ: ۱۷/۳۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۹۴ح ۱۷۱؛ الاستبصار: ۱/۴۳۹ح ۹۱۶؛ الوافی: ۸/۱۲۷۷؛ استقصائ الاعتبار: ۷/۲۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۱۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۴۷

[5] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۵۱۴ح ۱۳۰۶؛ الوافی: ۸/۱۲۵۸؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۴ح ۳۵۵و۲۲۶ح ۵۷۴؛ الاستبصار: ۱/۴۶۲ح ۸۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۹ح ۱۰۸۱۰و۴۰۰ح ۱۱۰۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۸۷۳

[6] روضۃ المتقین: ۲/۶۴۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۳۶؛ شرح العروہ: ۱۷/۴۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۸۲ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۲۸۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۷۴؛ جامع المدارک: ۱/۵۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ مہذب الاحکام: ۷/۳۹۷ وسائل العباد: ۲۰۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۸۷؛ غنائم الایام: ۳/۱۶۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۹۴۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳۳

{1182} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ قَوْمٍ وَ هُوَ يَرَى أَنَّهَا ٱلْأُولَى وَ كَانَتِ ٱلْعَصْرَ قَالَ فَلْيَجْعَلْهَا ٱلْأُولَى وَلْيُصَلِّ ٱلْعَصْرَ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کا خیال تھا کہ وہ نماز ظہر ہے جبکہ وہ نماز عصر تھی تو (کیا نماز درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اور اسے نماز ظہر قرار دے اور پھر عصر پڑھ لے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا موثق ہے۔[3]

{1183} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ٱلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ٱلْمُخْتَارِ وَ دَاوُدَ بْنِ ٱلْحُصَيْنِ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَاتَتْهُ صَلاَةُ رَكْعَةٍ مِنَ ٱلْمَغْرِبِ مَعَ ٱلْإِمَامِ فَأَدْرَكَ ٱلثِّنْتَيْنِ فَهِيَ ٱلْأُولَى لَهُ وَ ٱلثَّانِيَةُ لِلْقَوْمِ فَيَتَشَهَّدُ فِيهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ ٱلثَّانِيَةُ أَيْضاً قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كُلُّهُنَّ قَالَ نَعَمْ وَ إِنَّمَا هِيَ بَرَكَةٌ.

۞ حسین بن مختار اور داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص اس وقت جماعت کے ساتھ شامل ہوا کہ اس کی نماز مغرب کی پہلی رکعت فوت ہوگئی اور امام دوسری میں تھا یعنی اس کی پہلی اور جماعت کی دوسری رکعت تھی تو کیا وہ اس (پہلی) میں (جماعت کے ساتھ ہی) تشہد پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: تو اپنی دوسری رکعت میں (پھر) پڑھے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: ہر ایک رکعت میں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ یہ تو برکت ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۲ ح ۸۳۷؛ الکافی: ۳/۳۸۳ ح ۱۲؛ الوافی: ۸/۱۲۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۹۹ ح ۱۱۰۰۸

[2] مصابیح الظلام: ۸/۳۶۸

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۵۱۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۸۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۱۵۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۸۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۷؛ غنائم الایام: ۳/۱۶۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۴۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۸۵

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۵۶ ح ۱۹۶ و ۲۸۱ ح ۸۳۲؛ الوافی: ۸/۱۲۳۴؛ المحاسن: ۲/۳۲۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۱۶ ح ۱۱۰۵۵

تحقیق:

حدیث صحیح [1] یا موثق ہے [2]۔

{1184} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ إِمَامٍ يَقْتَدِي بِهِ فَرَكَعَ اَلْإِمَامُ وَ سَهَا اَلرَّجُلُ وَ هُوَ خَلْفَهُ فَلَمْ يَرْكَعْ حَتَّى رَفَعَ اَلْإِمَامُ رَأْسَهُ وَ اِنْحَطَّ لِلسُّجُودِ أَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَلْحَقُ بِالْإِمَامِ وَ اَلْقَوْمُ فِي سُجُودِهِمْ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَنْحَطُّ وَ يُتِمُّ صَلاَتَهُ مَعَهُمْ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

۞ عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا جس کی وہ اقتداء کرتا ہے پس امام نے رکوع کیا اور یہ پیچھے کھڑا ہوا شخص رکوع کرنا بھول گیا یہاں تک کہ امام نے اپنا سر اٹھا لیا اور سجدہ میں جانے لگا تو کیا یہ شخص رکوع کرے گا پھر امام اور جماعت سے ملے گا یا وہ کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رکوع کرے پھر سجدہ میں گر جائے گا اور لوگوں کے ساتھ نماز مکمل کرے گا اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1185} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ خَلْفَ اَلْإِمَامِ فَيُطَوِّلُ اَلْإِمَامُ اَلتَّشَهُّدَ فَيَأْخُذُ اَلرَّجُلَ اَلْبَوْلُ أَوْ يَتَخَوَّفُ عَلَى شَيْءٍ يَفُوتُ أَوْ يَعْرِضُ لَهُ وَجَعٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَشَهَّدُ هُوَ وَ يَنْصَرِفُ وَ يَدَعُ اَلْإِمَامَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے پس امام تشہد کو طول دیتا ہے اور اس کو پیشاب آجاتا ہے یا اسے کسی چیز (کام) کے فوت ہونے کا خدشہ ہوتا ہے یا اسے کوئی درد لاحق ہو جاتا ہے تو کیا کرے گا؟

---

[1] شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۷/۴۱۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۰۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۴۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۴۷و۵/۵۳۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۱؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۵۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۱۸؛ مہذب الاحکام: ۸/۴۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۴/۳۹۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۴۶؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۵۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۵؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۱۸۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۵۵ح۱۸۸؛ الوافی: ۸/۱۲۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳ح۹۵۱۷و۸/۴۱۳ح۱۱۰۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۹۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۷۶۰؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصار: ۲/۶۰۶؛ شرح العروۃ: ۱۷/۱۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۲۴۶؛ تعالیق مبسوطہ علی العروۃ: ۳/۴۷۱؛ کشف اللثام: ۴/۲۹۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۳؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰۸؛ جواھر الکلام: ۶/۲۴۶

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تشہد پڑھے گا اور چلا جائے گا اور امام کو وہیں چھوڑ دے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1186} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَدْخُلُ اَلْمَسْجِدَ وَ قَدْ صَلَّى اَلْقَوْمُ أَ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ وَ لَمْ يَتَفَرَّقِ اَلصَّفُّ صَلَّى بِأَذَانِهِمْ وَ إِقَامَتِهِمْ وَ إِنْ كَانَ تَفَرَّقَ اَلصَّفُّ أَذَّنَ وَ أَقَامَ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص مسجد میں اس وقت داخل ہوتا ہے جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو کیا یہ اذان و اقامت کہے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ داخل ہوا اور صف متفرق نہ ہوئی ہو تو یہ ان لوگوں کی اذان و اقامت پر نماز پڑھ لے اور اگر صف متفرق ہو چکی ہو تو پھر اذان و اقامت کہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح[4] یا موثق کالصحیح[5] یا موثق[6] ہے۔

{1187} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : عَنْ إِمَامٍ أَحْدَثَ وَ اِنْصَرَفَ وَ لَمْ يُقَدِّمْ أَحَداً مَا حَالُ اَلْقَوْمِ قَالَ لاَ صَلاَةَ لَهُمْ إِلاَّ بِإِمَامٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۴۹ ح ۱۴۴۶؛ الوافی: ۸/ ۱۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۱۳ ح ۱۱۰۴۷؛ قرب الاسناد: ۲۰۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۰۱ ح ۱۱۹۱؛ بحارالانوار: ۸۵/ ۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱۳/ ۳۹۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۵۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۶۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۹۰؛ کتاب الصلاہ تراث الانصاری: ۲/ ۷۹؛ شرح العروہ: ۱۷/ ۸۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۶۶؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرہ: ۹/ ۶۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۳۰؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۴۵؛ جواہرالکلام: ۱۴/ ۶۶؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۷۷؛ منتہی المطلب: ۶/ ۳۰۳؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۷/ ۳۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۱۴؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/ ۱۷۷؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۶۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۵۵؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۶۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ: ۳۸۴؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۳۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۸۱ ح ۱۱۲۰؛ الوافی: ۷/ ۶۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۳۰ ح ۷۰۰۴ و ۸/ ۴۱۴ ح ۱۱۰۸۱؛ المعتبر: ۲/ ۱۳۶

[4] مصابیح الظلام: ۶/ ۴۸۵؛ غنایم الایام: ۲/ ۴۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۷۰؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۲۵۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۰۹

[5] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۸۵؛

[6] موسوعہ الفقہ الاسلامیؒ: ۸/ ۱۹۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۵۶۴؛ شرح العروہ: ۱۳/ ۲۸۹؛ فقہ الصادق: ۴/ ۳۰۶؛ غنایم الایام: ۲/ ۴۰۲؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/ ۳۷۸؛ انوار الفقاھۃ: ۲/ ۱۱۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۶۰؛ ریاض المسائل: ۳/ ۷۶؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۵۳۰

فَلْيُقَدِّمْ بَعْضُهُمْ بَعْضَهُمْ فَلْيُتِمَّ بِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْهَا وَ قَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُمْ.

❁ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر پیش نماز کو حدث ہوجائے اور چلا جائے جبکہ کسی کو آنے نہ بڑھا جائے تو لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کی نماز نہیں ہے مگر یہ کہ ان کا کوئی امام ہو پس ان کے بعض کسی کو آگے کر دیں جو ان کو باقی نماز مکمل کروائے گا اور اب ان کی نماز مکمل ہوگی۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{1188} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدٍ اَلشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: يَا زَيْدُ خَالِقُوا اَلنَّاسَ بِأَخْلاَقِهِمْ صَلُّوا فِي مَسَاجِدِهِمْ وَ عُودُوا مَرْضَاهُمْ وَ اِشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَ إِنِ اِسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُونُوا اَلْأَئِمَّةَ وَ اَلْمُؤَذِّنِينَ فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ قَالُوا هَؤُلاَءِ اَلْجَعْفَرِيَّةُ، رَحِمَ اَللَّهُ جَعْفَراً مَا كَانَ أَحْسَنَ مَا يُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ وَ إِذَا تَرَكْتُمْ ذَلِكَ قَالُوا هَؤُلاَءِ اَلْجَعْفَرِيَّةُ، فَعَلَ اَللَّهُ بِجَعْفَرٍ مَا كَانَ أَسْوَأَ مَا يُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ.

❁ زید الشحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے زید! (عام) لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ ان کی مساجد میں نمازیں پڑھو، ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت کرو اور اگر ممکن ہو تو ان کے امام (پیش نماز) اور موذن بنو پس جب تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ جعفری (امام جعفر صادق علیہ السلام کے ماننے والے) ایسے ہوتے ہیں، اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی کیا خوب تادیب کی ہے اور اگر تم ایسا کرنا ترک کرو گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ جعفری ہوتے ہی ایسے ہیں، اللہ (امام) جعفر صادق علیہ السلام کا برا کرے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی کیا بری تادیب کی ہے۔ [۳]

---

[۱] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۲۶ ح ۱۱۰۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۳ ح ۸۴۳؛ الوافی: ۸/۱۲۴۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۴۰۰

[۲] روضۃ المتقین: ۲/۵۵۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۷۴؛ شرح العروۃ: ۱۷/۲۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۱۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۲۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۸۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۶۷۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶۳؛ منتھی المطلب: ۶/۲۷۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۱؛ غنائم الایام: ۲/۴۶۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳۸؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۴۶۳؛ ریاض المسائل: ۴/۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۳۶

[۳] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۳ ح ۱۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۳۰ ح ۱۱۰۹۲؛ الوافی: ۸/۱۲۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۰۸ ح ۷۳۸۴ و ۸/۳۱۲ ح ۹۵۲۷؛ دعائم الاسلام: ۱/۶۶؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۷۰؛ موسوعہ الشہید اول: ۸/۲۳۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

امام جماعت کی شرائط:

{1189} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ يَحْيَى اَلْحَلَبِيِّ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ اَلْجُعْفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ يُحِبُّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ لاَ يَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِ وَ يَقُولُ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّنْ خَالَفَهُ فَقَالَ هَذَا مُخَلِّطٌ وَ هُوَ عَدُوٌّ لاَ تُصَلِّ خَلْفَهُ وَ لاَ كَرَامَةَ إِلاَّ أَنْ تَتَّقِيَهُ.

❂ اسماعیل جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام سے محبت کرتا لیکن ان کے دشمنوں سے تبرا نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ (یعنی امیر المومنین علیہ السلام) مجھے ان کے مخالفین سے زیادہ محبوب ہیں تو (کیا اس کی اقتداء میں نماز جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ شخص مخلط (حق کو گڈ مڈ کرنے والا) ہے اور یہ (اصل میں) دشمن ہے لہٰذا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی عزت ہے مگر یہ کہ تم تقیہ کرو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1190} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ اَلْبَرْقِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ يَجُوزُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَلصَّلاَةُ خَلْفَ مَنْ وَقَفَ عَلَى أَبِيكَ وَ جَدِّكَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا فَأَجَابَ لاَ تُصَلِّ وَرَاءَهُ.

❂ ابوعبداللہ برقی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر (محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں!

---

[1] لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۹۸/۳؛ ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۳۸۹/۲؛ مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام: ۳۱۲/۴؛ بحوث فی القواعد سند: ۹۰/۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۴

[2] تہذیب الاحکام: ۲۸/۳ ح ۹۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۸۰/۱ ح ۱۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۹/۸ ح ۱۰۷۵۱؛ الوافی: ۱۱۸۳/۸؛ ینابیع الحکمہ: ۳۲/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳۷۵/۳؛ ذکری الشیعہ: ۳۸۸/۴؛ المعتبر: ۴۳۲/۲

[3] ملاذ الاخیار: ۷۰۰/۴؛ روضۃ المتقین: ۵۰۰/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۰۰/۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۳۴۲/۱۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۹۹/۲؛ الانوار الحیریہ بحرانی: ۱۸۵؛ منتھی المطلب: ۲۰۴/۶؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۴۱۹/۸؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوی: ۵۱۷؛ مقباس الھدایہ: ۳۰۳/۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۲/۴؛ مفتاح الفلاح: ۳۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۴۲/۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۷۱/۵؛ الغلو والفرق الباطنیہ سند: ۳۶۲؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲۰۲/۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳۰۲۴۶؛ اسرار العارفین بحر العلوم: ۴۱۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۱۰؛ الرسائل الاحمدیہ: ۳۳۸/۱؛ الشہاب الثاقب بحرانی: ۱۴۴

جوشخص آپ علیہ السلام کے والد بزرگوار (امام علی رضا علیہ السلام) اور آپ علیہ السلام کے جد بزرگوار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) پر توقف کرتا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1191} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَلْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ اَلنَّيْسَابُورِيُّ اَلْعَطَّارُ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ اَلنَّيْسَابُورِيُّ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى اَلْمَأْمُونِ قَالَ: لاَ يُقْتَدَى إِلاَّ بِأَهْلِ اَلْوَلاَيَةِ.

۞ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو خط لکھا (جس میں یہ بھی لکھا) کہ کسی فاجر کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور سوائے اہل ولایت کے کسی کی اقتداء نہ کرو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا یہ کہ اسے اصطلاح میں صحیح نہیں کہا جا سکتا تب بھی صحیح سے کم نہیں ہے [5] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے [6] یا پھر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۸/۳ ح ۹۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۷۹/۱ ح ۱۱۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۰/۸ ح ۱۰۷۵۳؛ عوالم العلوم: ۳۳۴/۳۳ و ۴۰۲؛ الوافی: ۱۱۸۴/۸؛ موسوعہ امام الجوادؑ: ۴۹۶/۲؛ المعتبر: ۳۰۶/۲؛ جواہر الکلام: ۲۷۴/۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۷۰۰/۴؛ روضۃ المتقین: ۴۹۶/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۹۷/۴؛ منتھی المطلب فی تحقیق المذہب: ۲۰۴/۶؛ مدارک الاحکام: ۶۵/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۰۲/۲؛ معتصم الشیعہ: ۸۱/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۶/۶؛ مصابیح الظلام فی شرح مفاتیح الشرائع: ۲۹۲/۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۱۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۴۲/۱۷؛ مبانی افقہ الفعال: ۲۶۸/۲؛ مجمع الفائدہ: ۳۵۰/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۶/۶؛ الرسائل الاحمدیہ: ۳۳۹/۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۰؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۴۱۸/۸؛ جامع المدارک: ۴۸۷/۱

[3] عیون اخبار الرضاؑ: ۱۲۱/۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۲/۸ ح ۱۰۷۵۹؛ الخصال ۶۰۳/۲؛ بحار الانوار: ۳۵۲/۱۰ و ۲/۸۵ ۷؛ عوالم العلوم: ۵۷۹/۲۰؛ تفسیر الاثری الجامع: ۳۴۴/۵؛ ینابیع الحکمہ: ۵۲۴/۳

[4] سداد العباد و رشاد العباد: ۳۵۴؛ الانوار اللوامع فی شرح مفاتیح الشرائع: ۳۲۰/۱۴ و ۲۹۷/۱۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱۲۱/۲ باب ۳۵ ح ۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۴۴۶/۳

[5] شرح مکاسب: ۴۶۱/۲

[6] جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵۴۶/۵؛ الآرا الفقہیہ: ۴۰/۳ و ۱۱۰/۱ و ۳۸۲/۲ و ۷۰/۳؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۸۵/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۲/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۴/۲؛ بحار الانوار: ۲۷/۸۵

یہ حدیث حسن ہے [1]۔

قول مؤلف:

یہ طویل خط ہے جو امام علی رضا علیہ السلام نے ماموں کو لکھا تھا اور ہم نے حسب ضرورت نقل کیا ہے نیز واضح رہے کہ جو کتب ہم نے توثیق میں پیش کی ہیں ضروری نہیں ہے کہ اس جگہ مسئلہ بھی یہی موجود ہو لہٰذا ان کتب میں صرف حدیث کی توثیق دیکھی جائے اور ممکن ہے کہ اس خط سے کوئی مسئلہ نقل ہو اور اس میں توثیق کی گئی ہو نیز حدیث شرائع الدین میں بھی یہ حکم وارد ہوا ہے نیز حدیث 1203 اور 1570 کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

{1192} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُصَلِّ خَلْفَ مَنْ يَشْهَدُ عَلَيْكَ بِالْكُفْرِ وَ لاَ خَلْفَ مَنْ شَهِدْتَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص پر تم کفر کی گواہی دیتے ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور جو شخص تمہارے اوپر کفر کی گواہی دے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1193} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ خَلْفَ اَلْمُخَالِفِينَ فَقَالَ مَا هُمْ عِنْدِي إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ اَلْجُدُرِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مخالفین کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے نزدیک بمنزلہ دیواروں کے ہیں۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] حدودالشریعہ: ۲/ ۲۵۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۱۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۱۱ ح ۱۰۷۵۵؛ الوافی: ۸/ ۱۱۸۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۷۵؛ استقصاالاعتبار فی شرح الاستبصار: ۷/ ۱۴۱

[3] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۹۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۹۸؛ سندالعروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۳

[4] الکافی: ۳/ ۳۷۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۶۶ ح ۷۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۰۹ ح ۱۰۷۴۹ و ۳۶۶ ح ۱۰۹۲۰؛ الوافی: ۸/ ۱۲۱۴

[5] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۵۵؛ ملاذالاخیار: ۵/ ۵۰۳؛ منتھی المطلب فی تحقیق المذھب: ۶/ ۲۰۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۷۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۴۷؛ دراسات فقہیہ: ۱۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۲۶؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/ ۹۱؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۰۵؛ سندالعروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۴۰۷ وایضاً (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۲؛ مبانی فقہی تقیہ مداراتی موسوعی: ۹۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۱۸؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۲۶۷؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۸/ ۴۱۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۴۲

{1194} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ اَلْوَلِيدِ رَحِمَهُ اَللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ اَلْمَعْرُوفِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى اَلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أُصَلِّي خَلْفَ مَنْ يَقُولُ بِالْجِسْمِ وَ مَنْ يَقُولُ بِقَوْلِ يُونُسَ يَعْنِي اِبْنَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ تُصَلُّوا خَلْفَهُمْ وَ لاَ تُعْطُوهُمْ مِنَ اَلزَّكَاةِ وَ اِبْرَءُوا مِنْهُمْ بَرِءَ اَللَّهُ مِنْهُمْ.

❁ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! جو شخص (اللہ تعالیٰ کی) جسمانیت کا قائل ہے اور جو شخص یونس یعنی ابن عبدالرحمن کی طرح کہتا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھ لوں؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ ان کے پیچھے نہ نماز پڑھو اور نہ ہی ان کو زکوٰۃ میں سے دو اور ان سے بیزاری کا اظہار کرو اللہ ان سے بری ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

ممکن ہے کوئی ایسا قول بد یونس بن عبدالرحمن کی طرف منسوب ہو جو مشہور بھی ہو جس کی طرف امام علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہو ورنہ یونس بن عبدالرحمن تو عظیم المنز لت شخصیت ہیں اور امام کاظم علیہ السلام و امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ثقہ ہیں اور ان کی کثیر کتب ہیں[3] یا ممکن ہے کہ یہ یونس بن عبدالرحمیں کوئی اور شخص ہو (واللہ اعلم)

{1195} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ إِمَامٍ لاَ بَأْسَ بِهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ عَارِفٍ غَيْرَ أَنَّهُ يُسْمِعُ أَبَوَيْهِ اَلْكَلاَمَ اَلْغَلِيظَ اَلَّذِي يَغِيظُهُمَا أَقْرَأُ خَلْفَهُ قَالَ لاَ. تَقْرَأُ خَلْفَهُ مَا لَمْ يَكُنْ عَاقّاً قَاطِعاً.

❁ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک پیش نماز ہے جو اپنے تمام امور میں ٹھیک اور عارف ہے مگر وہ اپنے والدین کو ایسی درشت (سخت) باتیں کرتا ہے کہ جس سے ان دونوں کو غیظ آ جاتا ہے تو کیا اس کے پیچھے قرأت کروں (یعنی اس کی اقتداء نہ کروں)؟

---

[1] امالی صدوق: ۲۷۷ مجلس ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۲/۸ ح ۱۰۷۵۸؛ بحار الانوار: ۲۹۲/۳ و ۹/۸۵ ۷؛ عوالم العلوم: ۳۳۰/۲۳ و ۴۰۱؛ مکاتیب الآئمہ: ۳۱۰/۵؛ جواہر الکلام: ۲۷۴/۱۳

[2] اعیان الشیعہ: ۳۳۰/۱۰ (۳۳۰/۵۲)؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۳۴۲/۱۷؛ رسالہ فی حجیۃ الظن کلباسی: ۳۲۶؛ تنقیح المقال مامقانی: ۳۴۲/۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ) ۳۴۳/۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۴۳/۱۷

[3] رجال النجاشی: ۴۴۶ رقم ۱۲۰۸؛ الفہرست طوسی: ۲۶۶ رقم ۸۱۳؛ المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۹؛ جامع الرواۃ: ۳۵۶/۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے پیچھے قرأت نہ کرو (بلکہ اس کی اقتداء کرو) جب تک وہ قطعی عاق نہ ہو جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1196} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: خَمْسَةٌ لاَ يَؤُمُّونَ النَّاسَ عَلَى كُلِّ حَالٍ الْمَجْذُومُ وَ الْأَبْرَصُ وَ الْمَجْنُونُ وَ وَلَدُ الزِّنَا وَ الْأَعْرَابِيُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ اشخاص کیس حال میں بھی لوگوں کے پیش نماز نہ بنیں: مجذوم (کوڑھ زدہ)؛ مبروص (پھلبہری والا)؛ مجنون (دیوانہ)؛ ولد الزنا اور اعرابی (بدو یا جاہل)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1197} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الصَّلاَةُ خَلْفَ الْعَبْدِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فَقِيهاً وَ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ أَفْقَهُ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ أُصَلِّي خَلْفَ الْأَعْمَى قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُسَدِّدُهُ وَ كَانَ أَفْضَلَهُمْ قَالَ وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْمَجْذُومِ وَ الْأَبْرَصِ وَ الْمَجْنُونِ وَ الْمَحْدُودِ وَ وَلَدِ الزِّنَا وَ الْأَعْرَابِيُّ لاَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے غلام کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۳۷۹ح۱۱۱۳؛ تہذیب الاحکام:۳/۳۰ح۱۰۶؛ وسائل الشیعہ :۸/۳۱۳ح۱۰۷۶۴؛ بحارالانوار:۱۷/۴۴و۸۵/۴۰؛ ھدایۃ الامہ:۳/۳۷۳

[2] روضۃ المتقین:۲/۴۹۷؛ لوامع صاحبقرانی:۴/۳۹۷؛ ملاذ الاخیار:۴/۷۰۴؛ جواہرالکلام فی ثوبہ:۷/۲۱۱؛ مدارک الاحکام:۴/۶۶؛ شرح العروہ:۱۷/۳۴۵؛ معتصم الشیعہ:۱/۸۲؛ مراۃ العقول:۸/۳۹۲؛ جواہرالکلام:۱۳/۳۷۵؛ غنایم الایام:۳/۱۵۱؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۰۲؛ سندالعروۃ (الصلاۃ):۴/۳۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۷/۳۴۵؛ مفاتیح الشرائع:۱/۱۹؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (القضا):۲۹۴؛ مستمسک العروۃ:۷/۱۶۹

[3] الکافی:۳/۳۷۵ح۱؛ تہذیب الاحکام:۳/۲۶ح۹۲؛ الاستبصار:۱/۴۲۲ح۱۶۲۶؛ الخصال:۱/۲۸۷؛ وسائل الشیعہ :۸/۳۲۱ح۱۰۷۸۳و۱۲/۵۰ح۱۵۶/۴؛ بحارالانوار:۷۲/۱۵؛ الوافی:۸/۱۱۷۵

[4] مراۃ العقول:۱۵/۲۵۸؛ ملاذ الاخیار:۴/۶۹۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۹۳؛ مدارک الاحکام:۴/۷۲؛ منتھی المطلب:۱۱/۲۴؛ روض الجنان:۲/۶۹۷؛ جامع المقاصد:۲/۳۷۳؛ غنائم الایام:۳/۱۲۰؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ):۳/۵۷۰؛ ذکری الشیعہ :۴/۴۰۶؛ ریاض المسائل:۴/۲۶۷؛ التوضیح النافع فرطوسی:۳۴؛ مختلف الشیعہ :۳/۵۸؛ مستند الشیعہ :۳/۵۸؛ موسوعہ الشہید الاول:۸/۲۲؛ سندالعروۃ (الصلاۃ):۴/۳۶۱؛ جامع المدارک:۱/۴۸۷؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ منتظری:۱/۳۶۵؛ مستمسک العروۃ:۷/۳۱۸

اگروہ فقہیہ ہو اور وہاں اس سے زیادہ فقہیہ کوئی نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا اندھے کے پیچھے نماز پڑھ لوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جبکہ کوئی اس کی تسدید کر دے (یعنی قبلہ منہ کر دے) اور ان کا افضل آدمی ہو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے کوئی بھی مجذوم، مبروص، مجنون، محدود (جس پر شرعی حد جاری ہو چکی ہو) اور ولد الزنا کے پیچھے نماز نہ پڑھے اور اعرابی مہاجرین کی امامت نہ کروائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا حسن ہے۔[3]

{1198} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلْعَبْدِ يَؤُمُّ اَلْقَوْمَ إِذَا رَضُوا بِهِ وَ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآناً قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❂ محمد سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا غلام لوگوں کو نماز پڑھا سکتا ہے جبکہ لوگ اس پر راضی ہوں اور وہ ان سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۷۵ ح ۴؛ الوافی: ۸/۱۱۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۵ ح ۱۰۷۹۷ و ۳۲۱ ح ۱۰۷۸۴

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۴۷ و ۳۲۳ و ۲۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/۳۷۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۳۰۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۶۲۸؛ الموسوعہ الفقہیہ الانصاری: ۵/۹۴؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۳۵۵؛ موسوعہ الفقہ الاصلامی: ۱۵/۱۵۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۴۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۷۰؛ ماوراۂ الفقہ: ۶/۲۵۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۳۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۸۷؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۳۶۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۵۴؛ بیان الفقہ: ۵/۲۰۵؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۲۰۰؛ جواھر الکلام: ۱۳/۳۸۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۱۷؛ جامع المدارک: ۱/۴۹۶؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۶۴

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۲۶۰؛ غنائم الایام: ۳/۱۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۳۶۸؛ دراسات اصولیہ مباحث الفاظ: ۲/۳۳۵؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۱/۴۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۰۶؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۷

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۹ ح ۹۹؛ الاستبصار: ۱/۴۲۳ ح ۱۶۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۶ ح ۱۰۷۹۹؛ الوافی: ۸/۱۱۷۸؛ موسوعہ شہید اول: ۱/۱۱۳

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۱۰۷؛ غنایم الایام: ۳/۱۹۴؛ منتھی المطلب: ۵/۳۸۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۲۵۵؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۳۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۷۰؛ مختلف الشیعہ: ۳/۵۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۷؛ روض الجنان: ۲۸۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۲۳؛ غایۃ المراد: ۱/۱۶۲؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/۱۱۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۰۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۱؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۵/۹۷؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۷۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۳۰۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۷۰

قول مؤلف:

غلام کی امامت میں ہمارے اصحاب میں اختلاف ہے۔ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے علاوہ اس کو ترک کرنا احوط ہے۔ [1] (واللہ اعلم)

{1199} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِمَامُ قَوْمٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ اَلْمَاءِ مَا يَكْفِيهِ لِلْغُسْلِ أَ يَتَوَضَّأُ بَعْضُهُمْ وَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يَتَيَمَّمُ اَلْجُنُبُ وَ يُصَلِّي بِهِمْ فَإِنَّ اَللَّهَ جَعَلَ اَلتُّرَابَ طَهُوراً.

❂ محمد بن حمران اور جمیل بن درج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک قوم کا پیش نماز سفر کی حالت میں جنب ہوجاتا ہے مگر اس کے پاس بقدر غسل پانی نہیں ہے تو کیا دوسرے لوگوں میں سے کوئی شخص وضو کر کے لوگوں کو جماعت کرا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جنب تیمم کرے اور ان کو نماز پڑھائے کیونکہ اللہ نے مٹی کو طہور بنایا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1200} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْغُلاَمِ اَلَّذِي لَمْ يَبْلُغِ اَلْحُلُمَ أَنْ يَؤُمَّ اَلْقَوْمَ وَ أَنْ يُؤَذِّنَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس لڑکے کو ہنوز احتلام نہ ہوا ہو (یعنی بالغ نہ ہوا ہو) اس کے لوگوں کی امامت کرانے اور اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۶۰/۱۵

[2] تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۷ح ۳۶۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۲ح ۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۶ح ۳۹۴۱و ۸/۳۲۷ح ۱۰۸۰۳؛ الاستبصار: ۱/۴۲۵ح ۱۶۳۸؛ الوافی: ۶/۵۴۳؛ الکافی: ۳/۶۶ح ۳؛ منتقد المنافع: ۱/۱۴۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۰۶

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۲۸۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۱۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۶؛ روض الجنان: ۲/۹۸۱؛ منتھی المطلب: ۶/۲۲۹؛ شرح العروہ: ۱۰/۱۹۳؛ کتاب الطہارہ الخمینی: ۲/۱۸۵؛ غنایم الایام: ۱/۳۵۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۲۸۰؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۲۳۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۳۰۱؛ اثنی عشر رسالہ داماد: ۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۸۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۷۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۶۳؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۲۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۵۳؛ جامع المدارک: ۱/۵۰۱

[4] الکافی: ۳/۳۷۶ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۱ح ۱۰۷۸۵؛ الوافی: ۸/۱۱۷۹؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۲۶

تحقیق:

حدیث حسن [1] یا موثق [2] یا معتبر [3] ہے۔

نماز جماعت کے احکام:

{1201} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ بِأُمِّ عَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ عَنْ يَمِينِكَ يَكُونُ سُجُودُهَا بِحِذَاءِ قَدَمَيْكَ.

❂ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں (اپنی بیوی) ام علی کو فریضہ نماز پڑھا سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں مگر وہ تمہاری دائیں جانب کھڑی ہو کہ اس کے سجدہ کا مقام تمہارے پاؤں کے برابر ہو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1202} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ هَلْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ قَالَ تَؤُمُّهُنَّ فِي النَّافِلَةِ فَأَمَّا فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلاَ وَلاَ تَتَقَدَّمُهُنَّ وَلَكِنْ تَقُومُ وَسَطَهُنَّ.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت عورتوں کی پیش نماز بن سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نافلہ میں امامت کرا سکتی ہے مگر فریضہ میں نہیں اور (جب امامت کروائے تو) ان سے آگے نہ بڑھے بلکہ

---

[1] مراۃ العقول: ۲۶۲/۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۰۲/۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲۴۵/۳

[2] موسوعہ احکام الاطفال: ۵۰۴/۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۳۸۵/۲؛ القواعد الاصولیہ: ۲۸۳/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۲۵/۱۳؛ بدائع البحوث: ۱۰۱/۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۰/۴؛ مصابیح الظلام: ۲۶۷/۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱۶۰/۱

[3] موسوعہ احکام الاطفال: ۴۲۱/۴ و ۵۳۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲۶۷/۳ ح ۷۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۲/۸ ح ۱۰۸۲۰؛ الوافی: ۱۲۲۲/۸

[5] جواہر الکلام: ۲۵۳/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۲۸۵/۳؛ شرح العروۃ: ۵۰/۱۷؛ مدارک الاحکام: ۳۳۹/۴؛ مصابیح الظلام: ۳۸۵/۸؛ غنائم الایام: ۱۸۲/۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۹۰؛ فقہ الخلاف: ۲۷۲/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۵۱۸/۲؛ مدارک العروۃ: ۵۳۶/۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵۰/۱۷؛ مہذب الاحکام: ۱۵۱/۸؛ مستمسک العروۃ: ۳۵۳/۷؛ دروس تمہیدیہ: ۲۸۶/۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳۶۷/۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۲۱ ۷

ان کے درمیان کھڑی ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1203} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى الْمَأْمُونِ قَالَ: لاَ يَجُوزُ أَنْ يُصَلَّى تَطَوُّعٌ فِي جَمَاعَةٍ لِأَنَّ ذَلِكَ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَ كُلُّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ.

✪ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو خط لکھا (جس میں فرمایا) کہ نافلہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت (گمراہی) ہے اور ہر ضلالت آگ میں ہے۔[3]

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے[4] یا یہ کہ اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جائے پھر بھی صحیح سے کم نہیں ہے[5] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے[6]۔

قول مؤلف:

حدیث شرائع الدین میں بھی اسی کے مثل حکم وارد ہوا ہے۔[7] نیز اس سے اگلی حدیث بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہے نیز حدیث 1191 اور 1570 کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰۵ح ۴۸۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ :۱/ ۳۹۶ح ۱۱۷۶؛ وسائل الشیعہ :۸/ ۳۳۳ح ۱۰۸۲۵؛ الوافی:۸/ ۱۲۲۴؛ الکافی: ۳/ ۳۷۶ح ۲؛الاستبصار:۱/ ۴۲۶؛ذکری الشیعہ :۴/ ۳۷۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۷۹؛ روضۃ المتقین : ۲/ ۵۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۵۶؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۵۵۶؛ شرح العروہ: ۱۷/ ۲۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ مستمسک العروہ: ۷/ ۳۲۱؛ معتصم الشیعہ : ۳/ ۲۶۲؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۴۳؛ فقہ الصادقؑ :۶/ ۲۹۳؛ حاشیہ جامع المدارک:۱/ ۲۶۱؛ مصابیح الظلام :۸/ ۲۷۵؛ مستند الشیعہ :۸/ ۱۷؛ وسائل العباد: ۲/ ۷۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۷۸؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۵۲؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ؛ ۵/ ۲۰۳؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۳۲؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۳۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۵۱

[3] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۱۲۱؛ وسائل الشیعہ :۸/ ۳۳۵ح ۱۰۸۳۰؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۳۵۲ و ۸۵/ ۲۷؛ مصابیح الظلام :۸/ ۲۵۹؛ دراسات الفقہیہ فی مسائل خلافیہ:۱/ ۱۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۴

[4] سداد العباد:۱/ ۳۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۲۹۷ و ۱۴/ ۳۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۴۶

[5] شرح مکاسب: ۲/ ۴۶۱

[6] فقہ الصادقؑ :۶/ ۱۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۴۶؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰/ ۲۸۵؛ الآرأ الفقہیہ :۱/ ۱۱۰ و ۳۸۲ و ۳/ ۴۰ و ۴۰۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۴؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۷

[7] الخصال: ۲/ ۶۰۳؛ وسائل الشیعہ :۸/ ۳۳۵؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۲۲۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/ ۵۷۹

{1204} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِأَسَانِيدِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ اَلْفُضَيْلِ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَبَا جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ اَلصَّادِقَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَافِلَةً بِاللَّيْلِ فِي جَمَاعَةٍ فَقَالاَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ إِذَا صَلَّى اَلْعِشَاءَ اَلْآخِرَةَ اِنْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اَللَّيْلِ إِلَى اَلْمَسْجِدِ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي فَخَرَجَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِيُصَلِّيَ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فَاصْطَفَّ اَلنَّاسُ خَلْفَهُ فَهَرَبَ مِنْهُمْ إِلَى بَيْتِهِ وَ تَرَكَهُمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَقَامَ فِي اَلْيَوْمِ اَلرَّابِعِ عَلَى مِنْبَرِهِ فَحَمِدَ اَللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا اَلنَّاسُ إِنَّ اَلصَّلاَةَ بِاللَّيْلِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ اَلنَّافِلَةِ فِي جَمَاعَةٍ بِدْعَةٌ وَ صَلاَةَ اَلضُّحَى بِدْعَةٌ أَلاَ فَلاَ تَجْتَمِعُوا لَيْلاً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِصَلاَةِ اَللَّيْلِ وَ لاَ تُصَلُّوا صَلاَةَ اَلضُّحَى فَإِنَّ تِلْكَ مَعْصِيَةٌ أَلاَ وَ إِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَ كُلَّ ضَلاَلَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى اَلنَّارِ ثُمَّ نَزَلَ وَ هُوَ يَقُولُ قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ فِي بِدْعَةٍ.

✪ زرارہ، محمد بن مسلم اور فضیل (تینوں) سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رمضان المبارک میں نافلہ شب میں جماعت کے بارے میں پوچھا تو دونوں حضرات علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز عشاء پڑھ لیتے تھے تو اپنے گھر چلے جاتے تھے پھر آخر شب میں مسجد میں آتے اور نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان المبارک کی پہلی شب کو گھر سے نکل کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آئے جیسے پہلے آ کے پڑھتے تھے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صف باندھ لی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے واپس گھر چلے گئے اور ان کو وہیں چھوڑ دیا اور یہ لوگ تین راتوں تک ایسا ہی کرتے رہے چنانچہ چوتھی رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! ماہ رمضان المبارک میں رات کی یہ نماز نافلہ باجماعت پڑھنا بدعت ہے اور نماز چاشت بھی بدعت ہے۔ آگاہ ہوجاؤ اور ماہ رمضان المبارک میں کسی رات بھی نماز شب کے لئے جمع نہ ہونا اور نماز چاشت نہ پڑھنا کیونکہ یہ گناہ ہے۔ آگاہ رہو کہ ہر بدعت اور ضلالت کا راستہ آگ کی طرف ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے اترے کہ سنت کے مطابق قلیل سا عمل بدعت کے مطابق کثیر عمل سے بہتر ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۷ ح ۱۹۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۶۹ ح ۲۲۶؛ الاستبصار: ۱/۴۶۷ ح ۱۸۰۷؛ الوافی: ۱۱/۴۳۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/۲۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۵ ح ۱۰۰۶۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۲۱؛ غنائم الایام: ۳/۱۰۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۵۱۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۴۵۲

[2] جواہر الکلام: ۱۳/۱۴۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۱۰۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۳۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۹؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۸۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۹۱

{1205} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْمَرْأَةِ تَؤُمُّ ٱلنِّسَاءَ مَا حَدُّ رَفْعِ صَوْتِهَا بِٱلْقِرَاءَةِ وَ ٱلتَّكْبِيرِ فَقَالَ قَدْرُ مَا تَسْمَعُ.

❁ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت عورتوں کو نماز پڑھائے تو قرأت اور تکبیر کرتے وقت اس کی آواز بلند کرنے کی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس قدر جو خود سن لے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1206} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَدْخُلُ ٱلْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ مَعَ ٱلْإِمَامِ فَيَجِدُ ٱلصَّفَّ مُتَضَايِقاً بِأَهْلِهِ فَيَقُومُ وَحْدَهُ حَتَّى يَفْرُغَ ٱلْإِمَامُ مِنَ ٱلصَّلاَةِ أَ يَجُوزُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ سعید بن عبداللہ اعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد میں نماز با جماعت پڑھنے کے لئے داخل ہوتا ہے مگر تنگی کی وجہ سے صف میں گنجائش نہیں ہوتی تو وہ تنہا کھڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پیش نماز نماز سے فارغ ہو جاتا ہے کیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر موثق ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۸ ح ۸۱۵ و ۳/۲۶۷ ح ۷۶۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۵ ح ۷۴۳۵ و ۸/۳۳۵ ح ۱۰۸۳۱؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۳؛ الوافی: ۸/۱۲۲۶؛ قرب الاسناد: ۲۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۹ و ۵۰۵؛ مصابیح الفقیہ: ۱۲/۲۷۰؛ غنایم الایام: ۳/۱۱۵؛ منتھی المطلب: ۶/۱۹۶؛ کتاب الصلاۃ ترات الانصاری: ۱/۳۸۸؛ شرح العروۃ: ۱۴/۳۹۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۵۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۳۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۵۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۵۱ ح ۱۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۵ ح ۱۱۰۲۸؛ الوافی: ۸/۱۱۹۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۱۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۵۰

[5] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۳/۲۶۸

{1207} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَ خَلْفَهُ دَارٌ وَ فِيهَا نِسَاءٌ هَلْ يَجُوزُ لَهُنَّ أَنْ يُصَلِّينَ خَلْفَهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ كَانَ اَلْإِمَامُ أَسْفَلَ مِنْهُنَّ قُلْتُ فَإِنَّ بَيْنَهُنَّ وَ بَيْنَهُ حَائِطاً أَوْ طَرِيقاً فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے پیچھے ایک گھر ہے جس میں عورتیں موجود ہیں تو کیا ان کے لئے جائز ہے کہ وہ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر پیش نماز ان سے پست جگہ پر ہو۔

میں نے عرض کیا: اگر ان کے درمیان کوئی پردہ یا دیوار حائل ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1208} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي أُصَلِّي فِي اَلطَّاقِ يَعْنِي اَلْمِحْرَابَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا كُنْتَ تَتَوَسَّعُ بِهِ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں طاق یعنی محراب میں کھڑا ہو کر نماز پڑھتا (یعنی پڑھاتا) ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کے ذریعے وسعت پیدا کرتے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۵۳ ح ۱۸۳؛ الوافی: ۸/۱۱۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۹ ح ۱۱۰۳۶ و ۱۲ ۴ ح ۱۱۰۴۳

[2] الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۱۰۰؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۳۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵۳۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۱۶۱ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۳۸؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۷۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۲۳؛ غنایم الایام: ۳/۱۳۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/۱۴۸؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۴۷۵ و ۴۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۵۲ ح ۱۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۹ ح ۱۱۰۳۷؛ الوافی: ۸/۱۱۹۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۷۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۱۲۳؛ جواھر الکلام: ۱۴/۱۹

اس طرح کی بعض احادیث ہم نے ''نماز جماعت'' کے عنوان کے تحت ذکر کردی ہیں اور کچھ آئندہ بھی ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

جماعت میں امام اور مقتدی کے فرائض:

{1209} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ خَلْفَ إِمَامٍ تَأْتَمُّ بِهِ فَلاَ تَقْرَأْ خَلْفَهُ سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ أَمْ لَمْ تَسْمَعْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَلاَةً يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَ لَمْ تَسْمَعْ فَاقْرَأْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھو جس کی تم اقتداء کرتے ہو تو اس کے پیچھے قرأت نہ کرو چاہے اس کی قرأت سنو یا نہ سنو مگر یہ کہ وہ نماز ہو جس میں قرأت بالجہر ہوتی ہے تو تم کچھ نہ سن سکو تو پھر قرأت کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{1210} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْهُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ إِنْ سَمِعَ اَلْهَمْهَمَةَ فَلاَ يَقْرَأْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مقتدی پیش نماز (کی قرأت) کا ہمہمہ بھی سن لے تو پھر قرأت نہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1211} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ خَلْفَ اَلْإِمَامِ أَقْرَأُ خَلْفَهُ فَقَالَ أَمَّا اَلصَّلاَةُ اَلَّتِي لاَ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ جُعِلَ إِلَيْهِ فَلاَ تَقْرَأْ خَلْفَهُ وَ أَمَّا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۱ح ۱۱۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۴ح ۱۱۵؛ الکافی: ۳/۳۷۷ح ۲؛ الوافی: ۸/۱۱۹۹؛ الاستبصار: ۱/۴۲۸ح ۱۶۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۵ح ۱۰۸۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۶؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۳۹۸

[2] معتصم الشیعہ: ۳/۲۷۵؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۳۶۸و۵۹۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۹۴؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۳۱۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۷؛ وسائل العباد: ۲/۵۳؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۷/۱۴۷؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۷۲؛ غنائم الایام: ۳/۱۴۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۵۶؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۷۳؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۸/۱۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۱۹۸؛ فوائد السنیہ کلباسی: ۱۲۲؛ آیات الاحکام نجفی: ۴/۱۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۲ح ۱۱۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۵ح ۱۰۸۸۵؛ الوافی: ۸/۱۱۹۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۵۶؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۳۰۹

[4] تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۳۹؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۲۴۸؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۴۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۷۴

اَلصَّلاَةُ اَلَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا فَإِنَّمَا أُمِرَ بِالْجَهْرِ لِيُنْصِتَ مَنْ خَلْفَهُ فَإِنْ سَمِعْتَ فَأَنْصِتْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْ فَاقْرَأْ.

عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیش نماز کے پیچھے نماز کے بارے پوچھا کہ کیا اس کے پیچھے قرأت کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز جس میں قرأت بالجہر نہیں ہوتی تو اس کی قرأت پیش نماز کے سپرد کی گئی ہے پس اس کے پیچھے تم قرأت نہ کرو اور وہ نماز جس میں جہر ہے تو اس میں جہر کا حکم ہی اسی لئے دیا گیا ہے تاکہ مقتدی خاموشی سے سنے پس اگر تم سن سکو تو خاموش رہو اور اگر نہ سن سکو تو پھر قرأت کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1212} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالاَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ إِمَامٍ يَأْتَمُّ بِهِ فَمَاتَ بُعِثَ عَلَى غَيْرِ اَلْفِطْرَةِ.

زرارہ اور محمد بن مسلم دونوں سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس پیش نماز کے پیچھے قرأت کرے جس کی وہ اقتداء کرتا ہے پس وہ مر گیا تو فطرت (اسلام) پر مبعوث نہیں ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1213} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] الکافی: ۳/۳۷۷ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲ح۱۱۴؛ الاستبصار: ۱/۴۲۷ح۱۶۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۶ح۱۰۸۸۸؛ الوافی: ۸/۱۱۹۹

[2] جامع المدارک: ۱/۴۷۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۹۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۵۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۲۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۴۵؛ مجمع الفائدۃ؛ ۳/۲۹۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۳۵؛ فوائد السنیہ کلباسی: ۹۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۸۱؛ آیات الاحکام نجفی: ۴/۱۴۲؛ المہذب البارع: ۱۷/۴۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۷۰۹؛ منتہی المطلب: ۶/۲۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۶؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۴۶۰

[3] الکافی: ۳/۳۷۷ح۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۶ح۱۰۸۸۷؛ المحاسن: ۱/۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۶۹ح۷۷۰؛ السرائر: ۳/۵۸۸؛ الوافی: ۸/۱۲۰۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۰ح۱۱۵۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۴۷؛ ثواب اعمال: ۱/۲۳۰

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۲۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۰۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۲۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۳۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۷۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۷/۱۹۷ و ۲۰۵؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۲/۵۹۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۲۱۱؛ ریاض المسائل: ۴/۲۱۷؛ مفتاح الکرامہ: ۱۰/۱۶۰؛ فوائد السنیہ کلباسی: ۱۱۵؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۸۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۵۴؛ وسائل العباد: ۲/۵۳

إِذَا كُنْتَ خَلْفَ إِمَامٍ تَأْتَمُّ بِهِ فَأَنْصِتْ وَ سَبِّحْ فِي نَفْسِكَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اس پیش نماز کے پیچھے ہو جس کی اقتداء کرتے ہو تو پھر خاموش رہو اور اپنے دل میں تسبیح (سبحان اللہ) کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا پھر حسن کالصحیح[3] یا پھر حسن[4] ہے۔

{1214} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ مَنْ لاَ يَقْتَدِي بِصَلاَتِهِ وَ اَلْإِمَامُ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ اِقْرَأْ لِنَفْسِكَ وَ إِنْ لَمْ تُسْمِعْ نَفْسَكَ فَلاَ بَأْسَ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جس کی وہ اقتداء نہیں کرتا اور پیش نماز قرأۃ بالجہر کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے دل میں قرأت کرو اور اگر خود بھی نہ سن سکو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

{1215} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

---

[1] الکافی: ۳/۳۷۷ ح ۳؛ الوافی: ۸/۱۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۷ ح ۱۰۸۸۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۱۵؛ عوالی اللئالی: ۲/۶۳؛ تفسیر الصافی: ۲/۲۶۳؛ تفسیر الصافی: ۲/۲۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲ ح ۱۱۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۰۸؛ الاستبصار: ۱/۴۲۸ ح ۱۶۵۱؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۸۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۲۷۰؛ زبدۃ التفاسیر: ۲/۶۴۳

[2] سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۷۸؛ مکیال المکارم اصفہانی: ۲/۴۵۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۵۳؛ نہایۃ التقریر: ۳/۳۵۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۹؛ شرح العروۃ: ۱۷/۲۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۷؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۲۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۱۱۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۱۴۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۶۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۶۱؛ منتہی المطلب: ۶/۲۵۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۷؛ غنائم الایام: ۳/۱۵۰

[5] تہذیب الاحکام: ۳/۳۶ ح ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۲۷ ح ۷۵۲۳ و ۸/۳۶۳ ح ۱۰۹۱۱؛ الوافی: ۸/۱۲۰۷؛ الاستبصار: ۱/۴۳۰ ح ۱۶۶۳

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۱۱۹؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۸۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۸؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳/۳۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۰۷؛ الرسائل الخمینی: ۲/۲۰۷؛ رسائل فی الفقہ والاصول: ۱/۹۶؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۷۱؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۱۹۵؛ ریاض المسائل: ۳/۱۶۶؛ غنائم الایام: ۳/۱۶۰؛ المحاسن النفسانیہ: ۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۲۴؛ رسائل فقہیہ: ۱۷۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۲۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۶۸؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۷۵؛ شرح العروۃ: ۳/۲۸۹

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ صَلَّى قَوْمٌ وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اَلْإِمَامِ مَا لاَ يُتَخَطَّى فَلَيْسَ ذَلِكَ اَلْإِمَامُ لَهُمْ بِإِمَامٍ وَ أَيُّ صَفٍّ كَانَ أَهْلُهُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ إِمَامٍ وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اَلصَّفِّ اَلَّذِي يَتَقَدَّمُهُمْ قَدْرُ مَا لاَ يُتَخَطَّى فَلَيْسَ تِلْكَ لَهُمْ بِصَلاَةٍ فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ أَوْ جِدَارٌ فَلَيْسَ ذَلِكَ لَهُمْ بِصَلاَةٍ إِلاَّ مَنْ كَانَ بِحِيَالِ اَلْبَابِ قَالَ وَ قَالَ هَذِهِ اَلْمَقَاصِيرُ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَنِ أَحَدٍ مِنَ اَلنَّاسِ وَ إِنَّمَا أَحْدَثَهَا اَلْجَبَّارُونَ وَ لَيْسَ لِمَنْ صَلَّى خَلْفَهَا مُقْتَدِياً بِصَلاَةِ مَنْ فِيهَا صَلاَةٌ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ اَلصُّفُوفُ تَامَّةً مُتَوَاصِلَةً بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَ لاَ يَكُونَ بَيْنَ اَلصَّفَّيْنِ مَا لاَ يُتَخَطَّى يَكُونُ قَدْرُ ذَلِكَ مَسْقَطَ جَسَدِ اَلْإِنْسَانِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کچھ لوگ نماز (باجماعت) پڑھیں اور ان کے اور پیش نماز کے درمیان ایک قدم کی جگہ نہ ہو تو یہ پیش نماز ان کا پیش نماز نہیں ہے اور ہر وہ صف جس کے اہل پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں، ان کے اور اس صف کے درمیان جو ان کے آگے ہو ایک قدم کا فاصلہ نہ ہو تو یہ ان کے لئے ہے ہی نہیں اور اگر ان کے درمیان پردہ اور دیوار ہو تو یہ نماز بھی ان کے لئے نہیں ہے مگر یہ کہ جو دروازہ کے سامنے ہو (تو اس کے لئے جائز ہے)۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کوتاہیاں ایک زمانے میں لوگوں سے نہیں ہوتی تھیں اور ان (کوتاہیوں) کو جابر لوگوں نے پیدا کیا ہے (یعنی جابر حکمرانوں نے) تو جو ان کے پیچھے ان کی اقتداء کرتے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چاہیے کہ صفیں باہم متصل ہوں اور کامل ہوں اور دو صفوں کے درمیان ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور اس قدر ہو کہ جہاں انسان کا جسد سما سکے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا پھر حسن کالصحیح [3] اور یا پھر حسن [4] ہے۔

{1216} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقِيَامِ خَلْفَ اَلْإِمَامِ فِي اَلصَّفِّ مَا حَدُّهُ قَالَ إِقَامَةُ مَا

---

[1] الکافی: ۳/۳۸۵ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۶ ح ۱۱۴۴؛ الوافی: ۸/۱۱۹۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۵۲ ح ۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۷ ح ۱۱۰۳۳ و ۴۱۰ ح ۱۱۰۳۹

[2] شرح العروۃ: ۱۷/۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۲۱؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۳۳۵؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۱۳۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱/۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۳؛ تبصرۃ الفہا: ۱/۱۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۷۴؛ تنقیح مبانی العرۃ: ۵/۱۶۴؛ کتاب الصلاۃ بروجردی: ۵۵۹؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۳۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۴۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۸۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۸۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۷۵۳

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۲۸۴؛ منتہی المطلب: ۶/۱۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۷؛ مختلف الشیعہ: ۳/۸۴

اِسْتَطَعْتَ فَإِذَا قَعَدْتَ فَضَاقَ اَلْمَكَانُ فَتَقَدَّمْ أَوْ تَأَخَّرْ فَلاَ بَأْسَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ پیش نماز کے پیچھے کھڑے ہونے کی حد کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو استطاعت ہو اس کے مطابق قیام کرو اور جب بیٹھو اور جگہ تنگ ہو تو پھر آگے یا پیچھے ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1217} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي بِقَوْمٍ وَ هُمْ فِي مَوْضِعٍ أَسْفَلَ مِنْ مَوْضِعِهِ اَلَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ اَلْإِمَامُ عَلَى شِبْهِ اَلدُّكَّانِ أَوْ عَلَى مَوْضِعٍ أَرْفَعَ مِنْ مَوْضِعِهِمْ لَمْ تُجْزِ صَلاَتُهُمْ وَ إِنْ كَانَ أَرْفَعَ مِنْهُمْ بِقَدْرِ إِصْبَعٍ أَوْ كَانَ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ إِذَا كَانَ اَلاِرْتِفَاعُ مِنْهُمْ بِقَدْرِ شِبْرٍ فَإِنْ كَانَتْ أَرْضاً مَبْسُوطَةً وَ كَانَ فِي مَوْضِعٍ مِنْهَا اِرْتِفَاعٌ فَقَامَ اَلْإِمَامُ فِي اَلْمَوْضِعِ اَلْمُرْتَفِعِ وَ قَامَ مَنْ خَلْفَهُ أَسْفَلَ مِنْهُ وَ اَلْأَرْضُ مَبْسُوطَةٌ إِلاَّ أَنَّهُمْ فِي مَوْضِعٍ مُنْحَدِرٍ قَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سُئِلَ وَ إِنْ كَانَ اَلْإِمَامُ فِي أَسْفَلَ مِنْ مَوْضِعِ مَنْ يُصَلِّي خَلْفَهُ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ قَالَ وَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ فَوْقَ سَطْحٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ دُكَّاناً أَوْ غَيْرَهُ وَ كَانَ اَلْإِمَامُ يُصَلِّي عَلَى اَلْأَرْضِ أَسْفَلَ مِنْهُ جَازَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَهُ وَ يَقْتَدِيَ بِصَلاَتِهِ وَ إِنْ كَانَ أَرْفَعَ مِنْهُ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے لیکن وہ جس جگہ کھڑا ہے وہ مقتدیوں کے کھڑے ہونے کی جگہ سے پست ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پیش نماز دکان یا اس جیسی کسی بلند جگہ پر کھڑا ہے تو پھر ان کی نماز کافی نہیں ہے اور اگر وہ بقدر انگلی یا اس سے کم وبیش بلندی پر ہے جبکہ یہ بلندی کسی وادی (یعنی چٹیل میدان) میں ہو اور اگر زمین ہموار ہو یا اس میں کچھ ڈھلوان ہو اور پیش نماز اس کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور مقتدی پست جگہ پر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر پیش نماز پست جگہ پر ہو اور مقتدی بلندی پر ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۵ ح ۷۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۹۰ ح ۶۳۰۰ و ۸/۴۲۲ ح ۱۱۰۷۰؛ الوافی: ۸/۱۱۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۰۶ ح ۷۶۷۳ و ۳/۵۳ ح ۳۶۲۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۷۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۱۲؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۱۶۸

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۱؛ غنایم الایام: ۳/۱۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۳۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۳۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۶

حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا: اگر مقتدی دکان یا مکان کی چھت پر ہوں اور پیش نماز نیچے کھڑا ہو کر پڑھائے تو آدمی کے لئے جائز ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھے اور اپنی نماز میں اس کی اقتداء کرے اگر چہ وہ اس سے بہت بلندی پر ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1218} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ يَعْنِي اِبْنَ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلظُّهْرَ وَ اَلْعَصْرَ فَخَفَّفَ اَلصَّلاَةَ فِي اَلرَّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا اِنْصَرَفَ قَالَ لَهُ اَلنَّاسُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَ حَدَثَ فِي اَلصَّلاَةِ شَيْءٌ قَالَ وَ مَا ذَاكَ قَالُوا خَفَّفْتَ فِي اَلرَّكْعَتَيْنِ اَلْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ لَهُمْ أَ وَ مَا سَمِعْتُمْ صُرَاخَ اَلصَّبِيِّ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور آخری دو رکعتوں میں اختصار فرمایا پس جب فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: نماز کے لئے کوئی نیا حکم آیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی۔

وہ کہنے لگے: آپ علیہ السلام نے آخری دو رکعتوں میں اختصار جو کر دیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم نے بچے کی چیخ و پکار نہیں سنی تھی؟ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح [4] ہے۔

{1219} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ أَرَى بِالْوُقُوفِ بَيْنَ اَلْأَسَاطِينِ بَأْساً.

---

[1] الکافی: ۳/۳۸۶ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۷ ح ۱۱۴۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۵۳ ح ۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۱۱ ح ۱۱۰۴۲؛ الوافی: ۸/۱۱۹۳

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۲۸۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۲۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۶۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۶۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۱۲۴؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۳۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۶۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۰۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۲؛ التوضیح النافع: ۴۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۶۵؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۳۸؛ غنائم الایام: ۳/۱۳۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۴۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۲۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۴ ح ۷۹۶؛ الکافی: ۶/۴۸ ح ۴؛ الوافی: ۸/۱۲۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۱۹ ح ۱۱۰۶۲ و ۲۱/۴۸۰ ح ۲۷۶۴۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۰۳ ح ۷۳۶۷؛ بحار الانوار: ۸۵/۹۳؛ ینابیع الحکمہ: ۵/۳۴۹

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۳۳؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۳۶؛ المحجۃ البیضاء: ۲/۱۲

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ستونوں کے درمیان صفوں کے کھڑے ہونے میں میرے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{1220} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي لَيْثاً اَلْمُرَادِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَنْ لاَ أَقْتَدِي بِهِ فِي اَلصَّلاَةِ قَالَ اُفْرُغْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ فَإِنَّكَ فِي حِصَارٍ فَإِنْ فَرَغَ قَبْلَكَ فَاقْطَعِ اَلْقِرَاءَةَ وَارْكَعْ مَعَهُ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں جس کی اقتداء نہیں کرتا تو (کیا طریقہ اختیار کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے (قرأت سے) فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہو جاؤ کیونکہ تم حصار میں ہو اور اگر وہ تم سے پہلے فارغ ہو جائے تو قرأت قطع کر کے اس کے ساتھ رکوع کرو۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{1221} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَؤُمُّ اَلْقَوْمَ فَيَغْلَطُ قَالَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ مَنْ خَلْفَهُ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے غلطی کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص مدد کرے گا (لقمہ دے گا) جو اس کے پیچھے ہے۔ [۵]

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۵۲/۳ ح ۱۸۰؛ الکافی: ۳۸۶/۳ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۸۶/۱ ح ۱۱۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۰۸/۸ ح ۱۱۰۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۴۹۹/۶ ح ۷۳۵۵؛ فقہ الرضاؑ: ۱۲۵؛ بحارالانوار: ۱۰۳/۸۵؛ الوافی: ۱۱۹۲/۸؛ المعتبر: ۴۱۸/۲

[۲] ملاذ الاخیار: ۵۲۷/۴؛ روضۃ المتقین: ۵۱۶/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۲۲/۴؛ منتہی المطلب: ۱۷۸/۶؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۵۶۷/۲؛ مصابیح الظلام: ۲۸۸/۸؛ غنائم الایام: ۱۳۳/۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۴۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱۶۰/۱

[۳] تہذیب الاحکام: ۲۷۵/۳ ح ۸۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۷/۸ ح ۱۰۹۲۲؛ الوافی: ۱۲۱۰/۸

[۴] ملاذ الاخیار: ۵۲۲/۵؛ مصابیح الظلام: ۴۳۱/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۷/۶؛ معتصم الشیعہ: ۲۷۹/۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۶۷/۱۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ) ۴۶۷؛ شرح العروۃ: ۲۸۲/۳؛ مفاتیح الشرائع: ۴۳۱/۸؛ المحاسن النفسانیہ: ۱۷؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲۷۹/۲؛ بحوث فی القواعد سند: ۹۱/۱؛ المحجۃ البیضاء: ۲۸۴/۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳۷۴/۲؛ غنائم الایام: ۱۶۲/۳

[۵] الکافی: ۳۱۶/۳ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۱/۶ ح ۷۴۷۷ و ۳۰۵/۸ ح ۱۰۷۳۷؛ الوافی: ۶۹۷/۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی انشاءاللہ۔

نماز جماعت کے مکروہات:

{1222} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ اَلْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَؤُمُّ اَلْحَضَرِيُّ اَلْمُسَافِرَ وَ لاَ اَلْمُسَافِرُ اَلْحَضَرِيَّ فَإِنِ اُبْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَأَمَّ قَوْماً حَاضِرِينَ فَإِذَا أَتَمَّ اَلرَّكْعَتَيْنِ سَلَّمَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ بَعْضِهِمْ فَقَدَّمَهُ فَأَمَّهُمْ وَ إِذَا صَلَّى اَلْمُسَافِرُ خَلْفَ قَوْمٍ حُضُورٍ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ رَكْعَتَيْنِ وَ يُسَلِّمُ وَ إِنْ صَلَّى مَعَهُمُ اَلظُّهْرَ فَلْيَجْعَلِ اَلْأُولَيَيْنِ اَلظُّهْرَ وَ اَلْأُخْرَيَيْنِ اَلْعَصْرَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حاضر مسافر کی اور مسافر حاضر کی اقتداء نہ کرے اور اگر وہ کسی ایسی بات میں مبتلا ہو جائے پس اگر (تم مسافر اور مقتدی) لوگ حاضر ہوں تو تم دو رکعت مکمل کر کے سلام پڑھو پھر ان میں سے کسی کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے ان کا پیش نماز بنا دے (تا کہ وہ ان کی نماز مکمل کروائے) اور اگر کوئی مسافر حاضر کے پیچھے پڑھے تو وہ نماز کی دو رکعتیں مکمل کرے اور سلام پڑھ لے اور وہ ان کے ظہر پڑھے تو پہلی دو رکعتوں کو ظہر اور آخری دو رکعتوں کو عصر قرار دے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا پھر موثق ہے۔[4]

{1223} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلْمَرْأَةُ تَؤُمُّ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۱۴؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۹۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸/ ۳۲۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۶۰؛ موسوعہ الفقہ الصلامی: ۲۸/ ۹۰

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۶۴ ح ۳۵۵ و ۲۲۶ ح ۵۷۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۶ ح ۱۶۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۰ ح ۱۰۸۱۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۹۸ ح ۱۱۸۱؛ الوافی: ۸/ ۱۲۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۷۸

[3] مستمسک العروۃ: ۷/ ۱۷۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۴۶۳؛ جواھر الکلام: ۱۳/ ۳۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۱۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۴۲؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۷۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۵۸

[4] ملاذ الاخیار: ۲/ ۷۷۵ و ۴۲۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۴۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۸۸؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۲۵؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶۱؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۳۹۸

اَلنِّسَاءَ قَالَ لاَ إِلاَّ عَلَى اَلْمَيِّتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَوْلَى مِنْهَا تَقُومُ وَسَطَهُنَّ مَعَهُنَّ فِي اَلصَّفِّ فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرْنَ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ میت پر (جنازہ پڑھا سکتی ہے) جب اس سے کوئی اولیٰ موجود نہ ہو وہ عورتوں کے ساتھ صف میں ان کے درمیان کھڑی ہوگی پس وہ تکبیر کہے گی اور عورتیں بھی تکبیر کہیں گی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں (واللہ اعلم)

﴿نماز آیات﴾

{1224} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: وَقْتُ صَلاَةِ اَلْكُسُوفِ فِي اَلسَّاعَةِ اَلَّتِي تَنْكَسِفُ عِنْدَ طُلُوعِ اَلشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هِيَ فَرِيضَةٌ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کسوف کا وقت وہ گھڑی ہے جب گہن لگے خواہ سورج کے طلوع کا وقت ہو یا غروب کا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ (نماز کسوف) فرض ہے۔[3]

تحقیق:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ :۱/۷ ۳۹ح۸ ۱۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۱ ۳ح۳۸ ۱۰؛ وسائل الشیعہ :۸/ ۳۳۴ح ۱۰۸۲۷؛ بحارالانوار: ۸۵/ ۱۱۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۶۸ح۷۶۶ و ۳۶۲ح۱۰۱۹؛ وسائل الشیعہ : ۳/۱۱۷ح۳۱۷۹ و ۸/ ۳۳۴ح ۱۰۸۲۷؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۵و ۲۴/ ۴۱۸؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۷ح ۱۶۴۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۵۷؛ بحارالانوار: ۸۵/ ۱۱۶؛ ملاذالاخیار: ۵/ ۶۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ سندالعروۃ: ۵/ ۲۹۹؛ جواہرالکلام: ۶/ ۳۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۶۳؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۶/ ۳۸۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۶۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۳۱۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۲۱؛ شرح العروۃ: ۶/ ۳۶۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۳۸۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۷۶؛ مستندالشیعہ: ۶/ ۲۹۶؛ بحوث فی القواعد السند: ۱/ ۵۳۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۳۴۴؛ آیات الاحکام نجفی: ۴/ ۲۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۸۸

[3] الکافی: ۳/ ۴۶۴ح ۴؛ تہذیب الاحکام؛ ۳/ ۲۹۳ح ۸۸۶و ۱۵۵ح ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ : ۷/ ۴۸۳ح ۹۹۱۴؛ الوافی: ۹/ ۱۳۶۷؛ المعتبر: ۲/ ۳۴۲

حدیث صحیح ہے۔ [1]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 544 اور 1236 کی طرف رجوع کیا جائے۔

{1225} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِأَسَانِيدِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ أَ رَأَيْتَ هَذِهِ الرِّيَاحَ وَ الظُّلَمَ الَّتِي تَكُونُ هَلْ يُصَلَّى بِهَا قَالَ كُلُّ أَخَاوِيفِ السَّمَاءِ مِنْ ظُلْمَةٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ فَزَعٍ فَصَلِّ لَهَا صَلاَةَ الْكُسُوفِ حَتَّى تَسْكُنَ.

❁ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو سیاہ رنگ کی ہوائیں (یعنی آندھیاں) چلتی ہیں تو کیا ان کی وجہ سے نماز (آیات) پڑھی جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آسمان کہ ہر خوفناک چیز جیسے تاریکی یا آندھی یا کوئی خوفناک چیز (جیسے زلزلہ وغیرہ) کی وجہ سے نماز کسوف پڑھو یہاں تک کہ وہ ساکن ہو جائے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

(1226) مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَلاَةِ الْكُسُوفِ فِي وَقْتِ الْفَرِيضَةِ فَقَالَ اِبْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ فَقِيلَ لَهُ فِي وَقْتِ صَلاَةِ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلِّ صَلاَةَ الْكُسُوفِ قَبْلَ صَلاَةِ اللَّيْلِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے نماز فریضہ کے وقت میں نماز کسوف پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: فریضہ کی ابتداء کرو۔

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۱/۴۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۶۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۳؛ منتھی المطلب: ۶/۱۱۱؛ جواھر الکلام: ۱۱/۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۵۵؛ ریاض المسائل: ۴/۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۸۴۴؛ منھاج الملۃ علیاری: ۱۹۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۶۷؛ کشف اللثام: ۳/۹۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۸۸؛

[2] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۱/۵۴۱ ح ۱۵۲۶؛ الکافی: ۳/۴۶۴ ح ۳؛ تھذیب الاحکام: ۳/۱۵۵ ح ۳۳۰؛ الوافی: ۹/۱۳۶۶؛ الفصول المھمہ: ۲/۱۰۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۸۶ ح ۹۹۲۴؛ بحار الانوار: ۸۸/۱۵۹؛ المعتبر: ۲/۳۳۰

[3] روضۃ المتقین: ۲/۸۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۲۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۹۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۵۴؛ غنائم الایام: ۲/۱۶۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۷؛ شرح العروۃ: ۱۶/۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۱/۴۰۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۲۰۲؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳/۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۳۰۹؛ ریاض الجنان: ۲/۸۰۵؛ مستمسک العروہ: ۷/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۳؛ المقتصر من شرح المختصر؛ ۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۱۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۱۸۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۰۹؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۲۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۷۰

پھر آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ نماز شب کے وقت (نماز کسوف کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز شب سے پہلے نماز کسوف پڑھو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1227} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالاَ: إِذَا وَقَعَ ٱلْكُسُوفُ أَوْ بَعْضُ هَذِهِ ٱلْآيَاتِ فَصَلِّهَا مَا لَمْ تَتَخَوَّفْ أَنْ يَذْهَبَ وَقْتُ ٱلْفَرِيضَةِ فَإِنْ تَخَوَّفْتَ فَابْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ وَ اِقْطَعْ مَا كُنْتَ فِيهِ مِنْ صَلاَةِ ٱلْكُسُوفِ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ ٱلْفَرِيضَةِ فَارْجِعْ إِلَى حَيْثُ كُنْتَ قَطَعْتَ وَ اِحْتَسِبْ بِمَا مَضَى.

❂ محمد بن مسلم اور برید بن معاویہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسوف واقع ہو یا اس کی بعض دیگر آیات ہوں تو یہ نماز پڑھو جب تک کہ فریضہ (حاضرہ) کے وقت کے جانے کا خوف نہ ہو اور اگر خوف ہو تو پھر فریضہ (حاضرہ) سے ابتداء کرو اور نماز کسوف میں جہاں ہو وہیں قطع کردو پھر جب فریضہ (حاضرہ) سے فارغ ہو جاؤ تو نماز کسوف کو جہاں سے قطع کیا تھا وہیں سے شروع کر کے مکمل کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1228} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: اِنْكَسَفَ ٱلْقَمَرُ وَ أَنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ،فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَثَبَ وَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِذَا اِنْكَسَفَ ٱلْقَمَرُ وَ ٱلشَّمْسُ فَافْزَعُوا إِلَى مَسَاجِدِكُمْ.

---

[1] الکافی: ۳/ ۴۶۴ ح ۵؛ الوافی: ۹/ ۱۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۰ ح ۹۹۳۴

[2] مراۃ العقول: ۱۵/ ۴۴۱؛ منتھی المطلب: ۶/ ۱۱۰؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/ ۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۳۵؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۴۸؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۹۴؛ مستمسک العروۃ؛ ۷/ ۳۰؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۱۹۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۷۴؛ مبانی الفقہ الفعال: ۴/ ۵۰؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۵۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۲۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۲۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۶۰؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۳/ ۳۷۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۴۸ ح ۱۵۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۱ ح ۹۹۳۷؛ الوافی: ۹/ ۱۳۶۹؛ بحار الانوار: ۸۸/ ۱۶۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۸۴

[4] مفاتیح الشرائع: ۱/ ۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۲۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۱۹۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۷۱؛ غنایم الایام: ۲/ ۱۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۲۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۴۵۹؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۶؛ منتھی المطلب: ۶/ ۱۰۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۷۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۳۵۴؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۲۴

ابوبصیر سے روایت ہے کہ ایک بار میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور ماہ رمضان المبارک تھا کہ چاند گہن لگ گیا تو امام علیہ السلام یکدم کھڑے ہوگئے اور فرمایا: یہ کہا جاتا ہے کہ جب چاند اور سورج کو گہن لگے تو اپنی مساجد میں پناہ لو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1229} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صَلاَةُ اَلْكُسُوفِ إِذَا فَرَغْتَ قَبْلَ أَنْ يَنْجَلِيَ فَأَعِدْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب گہن کھلنے سے پہلے نماز کسوف سے فارغ ہوجاؤ تو اس کا اعادہ کرو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

یہ اعادہ استحباب پر محمول ہوگا کیونکہ دوسری حدیث میں اعادہ نہ کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ [5] (واللہ اعلم)

{1230} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِنْكَسَفَتِ اَلشَّمْسُ كُلُّهَا وَ اِحْتَرَقَتْ وَ لَمْ تَعْلَمْ ثُمَّ عَلِمْتَ بَعْدَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ اَلْقَضَاءُ وَ إِنْ لَمْ تَحْتَرِقْ كُلُّهَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ قَضَاءٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سورج کے پورے گولے کو گہن لگ جائے اور وہ سیاہی میں چھپ جائے جبکہ تمہیں (بروقت) علم نہ ہو اور بعد میں پتہ چلے تو تم پر قضا ہے اور اگر پورا گولہ نہ چھپے (یعنی مکمل گہن نہ لگے) تو تم پر قضا نہیں ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۹۳/۳ ح ۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۱/۷ ح ۹۹۳۸؛ الوافی: ۱۳۶۷/۹

[2] ملاذ الاخیار: ۵ /۵۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۱۶؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲ /۴۰۶ و۳۱۲؛ منتھی المطلب: ۶ /۷۹؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲ /۳۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۳۹/۱۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۱۶

[3] تہذیب الاحکام: ۱۵۶/۳ ح ۳۳۴؛ الوافی: ۱۳۱۷/۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۸/۷ ح ۹۹۵۵؛ عوالی اللئالی: ۲۲۲/۲؛ المعتبر: ۳۳۰/۲

[4] مھذب الاحکام: ۷ /۲۷۵؛ زبدۃ الاصول: ۲ /۱۶؛ حدود الشریعہ: ۲ /۴۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۷ /۳۶؛ مدارک العروۃ: ۱۶ /۱۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵ /۲۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲ /۳۲۶؛ ذکری الشیعہ: ۴ /۲۱۴؛ مستند الشیعہ: ۶ /۲۳۰؛ کشف اللثام: ۴ /۳۵۹؛ مختلف الشیعہ: ۲ /۲۸۵؛ وسائل العباد: ۲ /۱۱۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱۱۳/۸؛ ملاذ الاخیار: ۲۶۳/۵؛ شرح العروۃ: ۱۹/۱۶؛ مدارک الاحکام: ۱۴۲/۴؛ معتصم الشیعہ: ۱۹۶/۱؛ منتھی المطلب: ۱۰۶/۶؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۲۲۶/۲

[5] تہذیب الاحکام: ۲۹۱/۳ ح ۸۷۶؛ الوافی: ۱۳۰۷/۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۸/۷ ح ۹۹۵۶

[6] الکافی: ۴۶۵/۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۷/۳ ح ۳۳۹؛ الوافی: ۱۳۰۷/۹؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۰/۷ ح ۹۹۶۱؛ الاستبصار: ۴۵۴/۱ ح ۹۸۳؛ المعتبر: ۳۳۱/۲؛ ذکری الشیعہ: ۲۰۶/۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1231} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ هَلْ عَلَى مَنْ تَرَكَهَا قَضَاءٌ قَالَ إِذَا فَاتَتْكَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ قَضَاءٌ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نماز کسوف کے بارے میں پوچھا کہ جو اس کو ترک کردے کیا اس پر اس کی قضا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہاری یہ نماز فوت ہوجائے تو تم پر قضا نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

آج کل مشہور نظریہ وہی ہے جو اس سے پچھلی حدیث میں ذکر ہوا ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ قضا کو ترک نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

{1232} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْفَضْلِ ٱلْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ إِذَا ٱنْكَسَفَتِ ٱلشَّمْسُ وَ ٱلْقَمَرُ وَ أَنَا رَاكِبٌ لَا أَقْدِرُ عَلَى ٱلنُّزُولِ فَكَتَبَ إِلَيَّ صَلِّ عَلَى مَرْكَبِكَ ٱلَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ.

۞ علی بن فضل واسطی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا (اور پوچھا) کہ جب سورج اور چاند کو گہن لگے اور سواری پر سوار ہوا اور اترنے پر بھی قدرت نہ رکھتا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے میری طرف لکھا کہ تم جس سواری پر سوار ہو اسی پر اسے پڑھ لو۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۵/ ۴۴۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۳۸؛ تنقیح مبانی العرۃ: ۴/ ۳۳۱؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۵؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳/ ۳۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۴۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۳۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۲۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۳۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۸۴

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۹۲ ح ۸۸۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۵۳ ح ۱۷۵۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۵۰۱ ح ۹۹۶۶؛ الوافی: ۹/ ۱۳۸۱؛ السرائر: ۳/ ۵۷۳؛ قرب الاسناد: ۲۱۹؛ بحار الانوار: ۸۸/ ۱۴۰

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۳۳۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/ ۴۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۳۱؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۴۲۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۳۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۲۰۶؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۲/ ۲۲۲؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۷۱؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۳۷۵؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۳۸؛ موسوعہ الشہید الاول: ۸/ ۱۰۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۸۲

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۴۸ ح ۱۵۲۸؛ الکافی: ۳/ ۴۶۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۹۱ ح ۸۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۵۰۲ ح ۹۹۷۱؛ الوافی: ۹/ ۱۳۷۰؛ بحار الانوار: ۸۸/ ۱۶۴؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۰۴؛ قرب الاسناد: ۳۹۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۲۲۰

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے [1]

{1233} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْكُوفِيِّ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ ٱلرَّحِيمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ صَلاَةِ ٱلْكُسُوفِ تُصَلَّى جَمَاعَةً قَالَ جَمَاعَةً وَ غَيْرَ جَمَاعَةٍ.

روح بن عبدالرحیم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کسوف کو جماعت میں پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جماعت اور غیر جماعت (دونوں طرح جائز ہے)۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

نماز آیات پڑھنے کا طریقہ:

{1234} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَن رَهْطٍ عَنْ كِلَيْهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ وَ مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ: أَنَّ صَلاَةَ كُسُوفِ ٱلشَّمْسِ وَ ٱلْقَمَرِ وَ ٱلرَّجْفَةِ وَ ٱلزَّلْزَلَةِ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ صَلاَّهَا رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ٱلنَّاسُ خَلْفَهُ فِي كُسُوفِ ٱلشَّمْسِ فَفَرَغَ حِينَ فَرَغَ وَ قَدِ انْجَلَى كُسُوفُهَا وَ رَوَوْا أَنَّ ٱلصَّلاَةَ فِي هَذِهِ ٱلْآيَاتِ كُلِّهَا سَوَاءٌ وَ أَشَدُّهَا وَ أَطْوَلُهَا كُسُوفُ ٱلشَّمْسِ تَبْدَأُ فَتُكَبِّرُ بِافْتِتَاحِ ٱلصَّلاَةِ ثُمَّ تَقْرَأُ أُمَّ ٱلْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ ٱلرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ ٱلْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ ٱلثَّانِيَةَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ ٱلرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ ٱلْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ ٱلثَّالِثَةَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ ٱلرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ ٱلْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ ٱلرَّابِعَةَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ ٱلرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ ٱلْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ ٱلْخَامِسَةَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قُلْتَ سَمِعَ ٱللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ تَخِرُّ سَاجِداً فَتَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقُومُ فَتَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ فِي ٱلْأُولَى قَالَ قُلْتُ: وَ إِنْ هُوَ قَرَأَ سُورَةً وَاحِدَةً فِي ٱلْخَمْسِ رَكَعَاتٍ يُفَرِّقُهَا بَيْنَهَا قَالَ أَجْزَأَهُ أُمُّ ٱلْقُرْآنِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَإِنْ قَرَأَ خَمْسَ سُوَرٍ فَمَعَ كُلِّ سُورَةٍ أُمُّ ٱلْكِتَابِ، وَ ٱلْقُنُوتُ فِي ٱلرَّكْعَةِ ٱلثَّانِيَةِ قَبْلَ ٱلرُّكُوعِ إِذَا فَرَغْتَ مِنَ ٱلْقِرَاءَةِ ثُمَّ تَقْنُتُ فِي ٱلرَّابِعَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ

---

[1] لوامع صاحبقرانی:۵/۵۶ ۳؛ روضۃ المتقین: ۲۰ /۴۸ ۷

[2] تہذیب الاحکام: ۳/۲۹۲ح ۸۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۵۰۳ ح ۹۹۷۲؛ الوافی: ۹/۱۳۶۸؛ منتقد المنافع: ۱/۵۱۵؛ موسوعہ طبقات الفقہا: ۲/۴۴۱؛ منتھی المطلب: ۶/۹۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۴۰؛

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۵؛ ریاض المسائل: ۴/۲۱

فِي ٱلسَّادِسَةِ ثُمَّ فِي ٱلثَّامِنَةِ ثُمَّ فِي ٱلْعَاشِرَةِ.

۞ رھط (یعنی فضیل، زرارہ، برید اور محمد بن مسلم سب) سے روایت ہے جنہوں نے امامین علیہما السلام سے اور بعض نے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: سورج و چاند گہن اور زلزلہ (وغیرہ) کی نماز (یعنی نماز آیات) میں دس رکوع اور چار سجدے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج اسے پڑھا جبکہ بعض لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو سورج گہن کھل چکا تھا۔

اور روایت ہے کہ ہر قسم کی نماز آیات کا طریقہ یکساں ہے اور سب سے زیادہ سخت اور لمبی سورج گہن کی نماز ہے چنانچہ تکبیر سے ابتداء کرو پھر سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھ کر دوسرا رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھو اور تیسرا رکوع کرو۔ پھر اپنا سر رکوع سے اٹھاؤ اور سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھو اور چوتھا رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھو پھر پانچواں رکوع کرو پس جب اپنا سر اب اٹھاؤ تو سمع اللہ لمن حمدہٗ کہو۔ پھر سجدے میں گر جاؤ اور دو سجدے کرو پھر کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھو جیسے پہلی پڑھی تھی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر پانچوں رکوعوں میں ایک ہی سورہ متفرق کر کے پڑھی جائے تو (کیا جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلی مرتبہ اسے سورہ حمد کافی ہے اور اگر پانچ سورے پڑھے تو پھر ہر سورہ کے ساتھ سورہ حمد پڑھے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے قنوت ہے اور اسی طرح چوتھے رکوع سے پہلے اور اسی طرح چھٹے رکوع سے پہلے اور اسی طرح آٹھویں رکوع سے پہلے اور اسی طرح دسویں رکوع سے پہلے بھی قنوت پڑھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1235} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالاَ: سَأَلْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ صَلاَةِ ٱلْكُسُوفِ كَمْ رَكْعَةً هِيَ وَ كَيْفَ نُصَلِّيهَا فَقَالَ هِيَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ تَفْتَتِحُ ٱلصَّلاَةَ بِتَكْبِيرَةٍ وَ تَرْكَعُ بِتَكْبِيرَةٍ وَ تَرْفَعُ رَأْسَكَ بِتَكْبِيرَةٍ إِلاَّ فِي ٱلْخَامِسَةِ ٱلَّتِي تَسْجُدُ فِيهَا فَتَقُولُ سَمِعَ ٱللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ تَقْنُتُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ ٱلرُّكُوعِ وَ تُطَوِّلُ ٱلْقُنُوتَ وَ ٱلرُّكُوعَ عَلَى قَدْرِ ٱلْقِرَاءَةِ وَ ٱلرُّكُوعِ وَ ٱلسُّجُودِ فَإِذَا فَرَغْتَ قَبْلَ أَنْ يَنْجَلِيَ فَاقْعُدْ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۵ ح ۳۳۳؛ الوافی: ۹/۴۷ ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۹۲ ح ۹۹۴۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۴۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۲۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۷ ۱۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۵۴؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۴۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۱۹۴؛ جواھر الکلام: ۱۱/۴۵۶؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۲۷؛ منتھی المطلب: ۶/۹۹؛ ریاض المسائل: ۴/۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۳۵

أُدْعُ اَللّٰهَ حَتَّى يَنْجَلِيَ فَإِنْ تَجَلَّى قَبْلَ أَنْ تَفْرُغَ مِنْ صَلاَتِكَ فَأَتِمَّ مَا بَقِيَ تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَلْقِرَاءَةُ فِيهَا فَقَالَ إِنْ قَرَأْتَ سُورَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ فَإِنْ نَقَصْتَ مِنَ اَلسُّورَةِ شَيْئاً فَاقْرَأْ مِنْ حَيْثُ نَقَصْتَ وَ لاَ تَقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ قَالَ وَ كَانَ يَسْتَحِبُّ فِيهَا أَنْ يُقْرَأَ بِالْكَهْفِ وَ اَلْحِجْرِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً يَشُقُّ عَلَى مَنْ خَلْفَهُ فَإِنِ اِسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ صَلاَتُكَ بَارِزاً لاَ يُجِنُّكَ بَيْتٌ فَافْعَلْ وَ صَلاَةُ كُسُوفِ اَلشَّمْسِ أَطْوَلُ مِنْ صَلاَةِ كُسُوفِ اَلْقَمَرِ وَ هُمَا سَوَاءٌ فِي اَلْقِرَاءَةِ وَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ.

✿ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز کسوف کے بارے میں پوچھا کہ اس کی کتنی رکعتیں ہیں اور اسے کیسے پڑھا جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دس رکوع اور چار سجدے ہیں چنانچہ تکبیر سے ابتداء کرو اور رکوع کرتے ہوئے بھی تکبیر کرو اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی سوائے پانچویں رکوع کے کہ جس میں سجدہ کرو گے اور اس سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہٗ کہو اور ہر دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے قنوت پڑھو اور قنوت اور رکوع کو بقدر قرأت طول دو اور رکوع و سجود کو بھی طول دو پس اگر منجلی ہونے سے پہلے (یعنی گہن وغیرہ ختم ہونے سے پہلے) فارغ ہو جاؤ تو (اس نماز کا) اعادہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ منجلی ہو جائے اور اگر نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منجلی ہو جائے تو تم باقی نماز مکمل کرو اور قرأت بالجہر کرو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس میں قرأت کیسے کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھو تو سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر سورہ میں سے کچھ کم پڑھو تو جتنا کم چاہو پڑھو لیکن سورہ فاتحہ (ایسے) نہ پڑھو۔

پھر فرمایا: مستحب ہوگا کہ اگر اس میں سورہ کہف اور سورہ حجر کو پڑھا جائے مگر یہ کہ پیش نماز ہو اور مقتدی پر شاق گزرے (تو مختصر پڑھی جائے) اور اگر ممکن ہو کہ اس نماز کو اپنے گھر میں پڑھنے کی بجائے کھلی جگہ پر پڑھ سکو تو ایسا کرو اور سورج گہن کی نماز چاند گہن کی نماز سے طویل ہے مگر قرأت، رکوع اور سجود میں دونوں نمازیں یکساں ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا حسن کالصحیح ہے[3]۔

---

[1] الکافی: ۳/۴۶۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۶ ح ۳۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۹۴ ح ۹۹۴۶؛ الوافی: ۹/۱۳۷۳

[2] مدارک الاحکام: ۴/۱۳۸؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۱۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۲۶؛ غنائم الایام: ۲/۴۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۲/۳۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۲۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۲۶۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۳۴؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۷۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۳۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۱۹۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۷۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۹۵؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۸۵

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۴۴۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۶۴

قول مؤلف:

اور باقی احکامات وہی ہیں جو نماز پنجگانہ کے حوالے سے ذکر کئے جاچکے ہیں (واللہ اعلم)

﴿عید الفطر اور عید قربان کی نماز﴾

{1236} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: صَلاَةُ اَلْعِيدَيْنِ فَرِيضَةٌ وَ صَلاَةُ اَلْكُسُوفِ فَرِيضَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیدین کی نماز فرض ہے اور کسوف کی نماز بھی فرض ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1237} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صَلاَةُ اَلْعِيدَيْنِ مَعَ اَلْإِمَامِ سُنَّةٌ وَ لَيْسَ قَبْلَهُمَا وَ لاَ بَعْدَهُمَا صَلاَةٌ ذَلِكَ اَلْيَوْمَ إِلَى اَلزَّوَالِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عیدین کی نماز پیش نماز کے ساتھ سنت ہے اور اسے (عید والے) دن زوال تک اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1238} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَلاَةَ يَوْمَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۴ ح ۱۴۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۲۷ ح ۲۷۰؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴۳ ح ۱۷۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۱۹ ح ۹۷۳۹؛ الوافی: ۱۲۸۶/۹

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۳۹۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۰۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۳؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/ ۲۱۳ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۲/ ۹؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۳۲؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۳۲؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۱۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۸۲/۱۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۸۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۱/۵

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۶ ح ۱۴۵۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۳۴ ح ۲۹۲؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴۳ ح ۱۷۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۱۹ ح ۹۷۴۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۶۳

[4] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۳۹۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۳۳؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/ ۱۲۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۱۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۸۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ: ۳/ ۲۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۰۸؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/ ۳۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۸۴؛ منتھی المطلب: ۵۶/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۱۳؛ روض الجنان: ۳۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۳؛ مہذب الاحکام: ۶۸/۹

اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى إِلاَّ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: فطر اور اضحیٰ کے دن نماز نہیں مگر امام عادل کے ساتھ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1239} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ مَعَ اَلْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ يَوْمَ اَلْعِيدِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ وَ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عید کے دن پیش نماز کے ساتھ جماعت میں نماز نہ پڑھے اس کی کوئی نماز نہیں ہے اور نہ ہی اس پر قضا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1240} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْهَدْ جَمَاعَةَ اَلنَّاسِ فِي اَلْعِيدَيْنِ فَلْيَغْتَسِلْ وَ لْيَتَطَيَّبْ بِمَا وَجَدَ وَ لْيُصَلِّ فِي بَيْتِهِ وَحْدَهُ كَمَا يُصَلِّي فِي جَمَاعَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عیدین میں لوگوں کی جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو وہ غسل کرے اور جو مل جائے خوشبو لگائے اور اپنے گھر میں اسی طرح فرادیٰ نماز پڑھے جس طرح جماعت میں پڑھتا ہے۔ [5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۰۶/۱ ح ۱۴۶۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲۶۳/۳

[2] روضۃ المتقین: ۷۴۱/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۴۵/۵؛ مدارک العروۃ: ۳۹۹/۱۶؛ مہذب الاحکام: ۳۸۱/۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۷۱/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳۲/۱۲؛ جواھر الکلام: ۳۴۷/۱۱؛ النور الساطع: ۵۵۲/۱؛ الفقہ علی المذاھب الاربعہ جزیری: ۴۷۹/۱؛ نظریۃ الحکم فی الاسلام عراقی: ۲۹۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲۱۳/۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۳۱/۳؛ وسائل العباد: ۱۴۷/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱۲۸/۳ ح ۲۷۳؛ ثواب الاعمال: ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۱/۷ ح ۹۷۴۵؛ الوافی: ۱۲۸۸/۹؛ الفصول المہمہ: ۱۰۶/۲؛ الاستبصار: ۴۴۴/۱ ح ۱۷۱۴؛ بحار الانوار: ۳۶۴/۸۷

[4] الحدائق الناضرۃ: ۲۰۹/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۳۴۶/۲؛ ذکری الشیعہ: ۱۶۲/۴؛ کشف اللثام: ۳۳۷/۴؛ مدارک العروۃ: ۱۸۹/۱۸؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ) ۱۲/۱۲؛ الانور الساطع: ۵۵۲/۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۶۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۱۴/۱۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۲/۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۲۰/۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۹۴؛ مجمع الفائدۃ: ۳۹۸/۲؛ مدارک الاحکام: ۱۰۱/۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۳۱/۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۷۲/۵؛ مختلف الشیعہ: ۲۷۰/۲؛ مہذب الاحکام: ۳۸۱/۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۵۰۱/۲

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۰۷/۱ ح ۱۴۵۹؛ تہذیب الاحکام: ۱۳۶/۳ ح ۲۹۸؛ الاستبصار: ۴۴۴/۱ ح ۱۷۱۶؛ الوافی: ۱۲۹۲/۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۴/۷ ح ۹۷۵۴ و ۴۴۶ ح ۹۸۲۳؛ بحار الانوار: ۳۵۵/۸۷؛ تفسیر البرہان: ۵۳۰/۲؛ المقنعہ: ۲۰۲؛ ذکری الشیعہ: ۱۶۰/۴؛ موسوعہ شہید الاول: ۷۰/۸؛ المعتبر: ۳۰۹/۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1241} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ وَ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي اَلسَّفَرِ جُمُعَةٌ وَ لاَ أَضْحًى وَ لاَ فِطْرٌ.

امام جعفر صادق نے فرمایا: سفر میں نہ نماز جمعہ ہے، نہ عید الضحٰی ہے اور نہ ہی عید الفطر ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1242} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُسَافِرِ إِلَى مَكَّةَ وَ غَيْرِهَا هَلْ عَلَيْهِ صَلاَةُ اَلْعِيدَيْنِ اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى قَالَ نَعَمْ إِلاَّ بِمِنًى يَوْمَ اَلنَّحْرِ.

سعد بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے مکہ وغیرہ کے مسافر کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس پر عید الفطر اور عید قربان کی نماز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں سوائے منٰی میں قربانی والے دن کے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۲۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۴۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۵۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/۳۱۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ ریاض المسائل: ۳/۳۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۱۸۷؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۵؛ کشف اللثام: ۴/۳۳۹؛ مہذب الاحکام: ۹/۵۷؛ فقہ الصادق: ۵/۱۹۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۳۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۱۰؛ النور الساطع: ۱/۵۵۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۶۸

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۲۰ ح ۱۲۴۸ و ۴۴۳ ح ۱۲۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۹ ح ۸۶۷؛ المحاسن: ۲/۳۷۲؛ الاستبصار: ۱/۴۴۶ ح ۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۲ ح ۹۴۱۰ و ۳۳۸ ح ۹۵۲۰ و ۴۳۲ ح ۹۷۷۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۹۴ و ۸۷/۳۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۴۴ و ۲۶۵؛ الوافی: ۸/۱۱۲۹ و ۹/۱۲۹۵

[3] روضۃ المتقین: ۲/۵۸۵ و ۶۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۳۲ و ۵۳۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۵؛ سند العروۃ: ۱/۳۴۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۰۸؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۷۶؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۴۸؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱/۳۱۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۹؛ رسالہای فقہی: ۱/۴۴۹

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۸ ح ۸۲۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱۱ ح ۱۴۸۱؛ الاستبصار: ۱/۴۴۷ ح ۱۷۲۲؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۲ ح ۹۷۷۶؛ الوافی: ۹/۱۲۹۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۷۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۶۶

[5] ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۸۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۹؛ منتہی المطلب: ۶/۳۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۶؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۴۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۶۸؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۶۴؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۴

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ مسافر کے لئے نمازعید پڑھنا استحباب پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{1243} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي صَلاَةِ ٱلْعِيدَيْنِ إِذَا كَانَ ٱلْقَوْمُ خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً فَإِنَّهُمْ يُجَمِّعُونَ ٱلصَّلاَةَ كَمَا يَصْنَعُونَ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ، وَ قَالَ تَقْنُتُ فِي ٱلرَّكْعَةِ ٱلثَّانِيَةِ قَالَ قُلْتُ: يَجُوزُ بِغَيْرِ عِمَامَةٍ قَالَ نَعَمْ وَ ٱلْعِمَامَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے نمازعیدین کے بارے میں فرمایا: جب پانچ یا سات آدمی ہوں تو وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں گے جیسا جمعہ کے دن کرتے ہیں۔

پھر فرمایا: دوسری رکعت میں (دعائے) قنوت پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا (یہ نماز) عمامہ کے بغیر جائز ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور عمامہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1244} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَهِدَ عِنْدَ ٱلْإِمَامِ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا ٱلْهِلاَلَ مُنْذُ ثَلاَثِينَ يَوْماً أَمَرَ ٱلْإِمَامُ بِٱلْإِفْطَارِ ذَلِكَ ٱلْيَوْمَ إِذَا كَانَا شَهِدَا قَبْلَ زَوَالِ ٱلشَّمْسِ فَإِنْ شَهِدَا بَعْدَ زَوَالِ ٱلشَّمْسِ أَمَرَ ٱلْإِمَامُ بِإِفْطَارِ ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ وَ أَخَّرَ ٱلصَّلاَةَ إِلَى ٱلْغَدِ فَصَلَّى بِهِمْ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امام کے دو شاہد گواہی دیں کہ انہوں نے تیس دنوں کا چاند دیکھا ہے تو امام افطار کا حکم دے گا اور اس دن عید پڑھائے گا جبکہ گواہی زوال شمس سے پہلے ہو اور اگر زوال شمس کے بعد ہو تو امام اس دن افطار کا حکم دے گا لیکن نماز اگلے دن تک مؤخر کر کے (اگلے دن) پڑھائے گا۔ [3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۲۲ ح ۱۴۸۶؛ الوافی: ۹/۱۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۸۲ ح ۹۹۱۳؛ بحارالانوار: ۸۷/۳۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۸۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/۱۷۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۹۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۲۵۹؛ ریاض المسائل: ۳/۳۲۳؛ بحارالانوار: ۸۷/۳۵۵؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۸؛ دوازدہ رسالہ فقہی جعفریان: ۳۴۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۶۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۶۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۱۵۲؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۳۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۶۷؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۵؛ کشف اللثام: ۴/۳۳۷؛ مھذب الاحکام: ۹/۵۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (لصلاۃ): ۳/۱۱۱؛ رسالھای فقھی: ۱/۴۸۳؛ الحدائق الناضرہ: ۱۰/۴۷؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ صدر: ۱۱۰

[3] الکافی: ۴/۱۶۹ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۶۸ ح ۲۰۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۳۲ ح ۹۷۷۹ و ۱۰/۲۷۵ ح ۱۳۴۰۶؛ الوافی: ۹/۱۳۰۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1245} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَلاَةِ الْعِيدَيْنِ فَقَالَ رَكْعَتَانِ لَيْسَ قَبْلَهُمَا وَ لاَ بَعْدَهُمَا شَيْءٌ وَ لَيْسَ فِيهِمَا أَذَانٌ وَ لاَ إِقَامَةٌ يُكَبِّرُ فِيهِمَا اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ وَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَ الشَّمْسِ وَ ضُحَاهَا ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَ يَرْكَعُ فَيَكُونُ يَرْكَعُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ قَالَ وَ كَذَلِكَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ إِنَّمَا أَحْدَثَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلاَةِ عُثْمَانُ وَ إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ فَلْيَقْعُدْ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ قَلِيلاً وَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يَلْبَسَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ بُرْداً وَ يَعْتَمَّ شَاتِياً كَانَ أَوْ قَائِظاً وَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَرِّ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى آفَاقِ السَّمَاءِ وَ لاَ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ وَ لاَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ وَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ.

✪ معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عیدین کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو رکعت ہیں ان سے پہلے اور ان سے بعد کوئی چیز نہیں ہے اور ان میں اذان واقامت بھی نہیں ہے۔ان میں بارہ تکبیریں کہو پس تکبیر کہہ کر نماز کی ابتداء کرو پھر سورہ فاتحہ پڑھو پھر والشمس وضحاھا پڑھو پھر پانچ تکبیریں کہو (جن میں تین قنوت پڑھو) پھر تکبیر کر کے رکوع میں جاؤ تو یہ رکوع ساتویں تکبیر سے ہوگا پھر دو سجدے کرو پھر کھڑے ہوجاؤ اور سورہ فاتحہ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ (یعنی سورہ غاشیہ) پڑھو پھر چار تکبیریں کہو (اور دو قنوت پڑھو) پھر دو سجدے کرو اور تشہد وسلام پڑھو۔پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اسی طرح قرار دیا ہے اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور عثمان نے نماز سے پہلے خطبہ دینے کی بدعت شروع کی اور جب پیش نماز خطبہ دے تو دو خطبوں کے درمیان تھوڑی سی دیر کے لئے بیٹھ جائے اور عیدین کے بعد پیش نماز عباء پہلے اور گرمی ہو یا سردی عمامہ باندھی اور کسی بیابان (صحرا) کی طرف نکل جائے جہاں آفاق سماوی نظر آئے اور چٹائی پر نماز نہ پڑھے اور نہ اس پر سجدہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع کی طرف نکل جاتے تھے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔[2]

---

[1] مراۃ العقول:۴۰۹/۱۶؛ روضۃ المتقین:۴۶۲/۳؛ مجمع الفوائد:۴۳۰/۱؛ شرح العروۃ:۱۲۲/۱۶و۸۰/۲۲؛ حیویات فقہیہ:۱۷۸/۱؛ مستند العروۃ:۸۲/۲؛ ذخیرۃ المعاد:۳۲۰/۲؛ تنقیح مبانی العروہ:۳۶۳/۴و۱۵۳؛ کتاب الحج شاھرودی:۳۵۸/۳؛ تفصیل الشریعہ:۲۴۰/۸و۲۴۰؛ ولایۃ الفقیہ حیدری:۱۷۲/۱؛ تعالیق مبسوطہ:۱۸۸/۵؛ القواعد الاصولیہ:۱۶۳/۱؛ جواہر الکلام:۳۵۱/۱۱؛ مصابیح الظلام:۳۵۸/۲؛ فقہ الصادقؑ:۳۰۳/۷؛ رؤیت ھلال مختاری:۲۱۹۴/۳؛ کشف اللثام:۳۳۶/۴؛ رسالھای فقہی:۳۰۲/۱؛ مستمسک العروۃ:۶۴/۷؛ مدارک العروۃ:۲۱۷/۲۱

[2] الکافی:۴۶۰/۳ح۳؛ تہذیب الاحکام:۱۲۹/۳ح۲۷۸؛ الوافی:۱۳۱۳/۹؛ الاستبصار:۴۴۸/۱ح۱۷۳۳؛ وسائل الشیعہ:۴۳۰/۷ح۹۷۷۲و ۹۷۸۲ح۴۳۴

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔[1]

{1246} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْكَلاَمِ اَلَّذِي يُتَكَلَّمُ بِهِ فِي مَا بَيْنَ اَلتَّكْبِيرَتَيْنِ فِي اَلْعِيدَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ مِنَ اَلْكَلاَمِ اَلْحَسَنِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس کلام (یعنی دعائے قنوت) کے بارے میں پوچھا جس کو عیدین میں ہر دو تکبیروں کے درمیان پڑھا جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بہترین کلام میں سے جو چاہو پڑھو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

قول مؤلف:

عیدین کی نماز میں قرأت و ذکر معین نہیں ہے لہٰذا جو سورتیں حدیث میں ذکر ہوئی ہیں وہ فضیلت پر محمول ہوں گی اور اگر یہ نہ پڑھی جائیں تو سورہ حمد کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھی جا سکتی ہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان دعائے قنوت بھی جو بہتر لگے پڑھی جا سکتی ہے اور احادیث میں مختلف دعاؤں کا ذکر وارد ہوا ہے انہی میں سے ایک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: عیدین کی نماز میں ہر دو تکبیروں کی دعا (قنوت) میں یہ کہو: اللہ ربی ابداً و الاسلام دینی ابداً و محمد انبیی ابداً و القرآن کتابی ابداً والکعبۃ قبلتی ابداً و علی ابداً و الاوصیاء آئمتی ابداً اور آخری امام تک سب کے نام لو۔ ولا احد الا اللہ۔[4] (واللہ اعلم)

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی: ۳۱۵/۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۷۱/۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۴۱/۵؛ مختلف الشیعہ: ۲۵۶/۲؛ مستند الشیعہ: ۲۰۱/۶؛ مدارک العروۃ: ۲۲۳/۱۸؛ مصابیح الظلام: ۳۶۷/۲؛ مراۃ العقول: ۴۳۲/۱۵

[2] تہذیب الاحکام: ۲۸۸/۳ ح ۸۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۷/۷ ح ۹۸۸۰؛ عوالی اللئالی: ۱۰۲/۳؛ الوافی: ۱۳۱۸/۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۹۰/۸؛ ذکری الشیعہ: ۱۸۴/۴؛ المعتبر: ۳۱۳/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲۶۹/۳

[3] ملاذ الاخیار: ۵۴۸/۵؛ معتصم الشیعہ: ۱۳۸/۳؛ شرح العروۃ: ۳۱۸/۱۹؛ منتھی المطلب: ۲۰/۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲۸۲/۶؛ غنایم الایام: ۳۳/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۲۱/۲؛ مصابیح الظلام: ۳۶۹/۲ و ۳۸۳؛ عوالی اللئالی: ۱۰۲/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۲۲/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱۹۷/۶؛ مختلف الشیعہ: ۲۶۰/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵۴/۱۰؛ مدارک العروۃ: ۲۰۸/۱۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۱۱/۲؛ مجمع الفائدۃ: ۴۰۴/۲

[4] تہذیب الاحکام: ۲۸۶/۳ ح ۸۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۹/۷ ح ۹۸۸۳؛ الوافی: ۱۳۱۸/۹؛ غنایم الایام: ۳۲/۳؛ جواہر الکلام: ۳۶۳/۱۱؛ ذکری الشیعہ: ۱۸۶/۴؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۱۱/۳

{1247} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَعْتَمُّ فِي اَلْعِيدَيْنِ شَاتِياً كَانَ أَوْ قَائِظاً وَ يَلْبَسُ دِرْعَهُ وَ كَذَلِكَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ وَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ كَمَا يَجْهَرُ فِي اَلْجُمُعَةِ.

❂ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرمی ہوتی یا سردی عیدین میں عمامہ باندھتے تھے اور زرہ بھی پہنتے تھے اور پیش نماز کو اسی طرح کرنا چاہیے اور قرأت میں اسی طرح جہر کرے جس طرح نماز جمعہ میں کرتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1248} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ بُدَّ مِنَ اَلْعِمَامَةِ وَ اَلْبُرْدِ يَوْمَ اَلْأَضْحَى وَ اَلْفِطْرِ فَأَمَّا اَلْجُمُعَةُ فَإِنَّهَا تُجْزِي بِغَيْرِ عِمَامَةٍ وَ بُرْدٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں عمامہ اور چادر (عباء) بہت ضروری ہیں البتہ جمعہ بغیر عمامہ اور چادر بھی جائز ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1249} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ صَلاَةَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى خَفَضَ مِنْ صَوْتِهِ يُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ لاَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَ اَلْمَوَاعِظُ وَ اَلتَّذْكِرَةُ يَوْمَ اَلْأَضْحَى وَ اَلْفِطْرِ بَعْدَ اَلصَّلاَةِ.

❂ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز لوگوں کو پڑھاتے تھے تو آواز اپنی آہستہ کرتے صرف ساتھ کھڑے شخص کو سناتے تھے اور قرآں میں جہر نہیں کرتے تھے اور عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن وعظ ونصیحت

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۳۰ ح ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۴۱ ح ۹۸۰۴؛ الوافی: ۹/ ۱۳۲۳
[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۱۷۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۲۴؛ منتھی المطلب: ۶/ ۴۳
[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۴ ح ۸۴۵؛ الوافی: ۹/ ۱۳۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۴۱ ح ۹۸۰۵
[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۴۰؛ منتھی المطلب: ۶/ ۴۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۷۰

(کے خطبے) نماز کے بعد ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

ممکن ہے یہ جواز پر محمول ہو اور قرأت بالجہر کی حدیث پہلے گزر چکی ہے اور قرأت بالجہر کا استحباب مشہور ہے اور اگر پیش نماز قرأت جہر سے نہ کرے تو پھر مقتدی قرأت خود کرے گا جیسا کہ قرأت کے ابواب میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{1250} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: فِي أَحْوَالِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَ كَانَ لَهُ عَنَزَةٌ يَتَّكِئُ عَلَيْهَا وَ يُخْرِجُهَا فِي اَلْعِيدَيْنِ فَيَخْطُبُ بِهَا.

✪ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ڈنڈا تھا جس پر وہ ٹیک لگاتے تھے اور عیدین کے دن اسے باہر نکالتے اور اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

عیدین کے خطبے مثل نماز جمعہ کے ہیں اور یہ مواعظ و نصیحت پر مشتمل ہونا چاہیں اور ان کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا جائے۔[5] (واللہ اعلم)

{1251} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَخْرُجْ يَوْمَ اَلْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ شَيْئاً وَ لاَ تَأْكُلْ يَوْمَ اَلْأَضْحَى شَيْئاً إِلاَّ مِنْ هَدْيِكَ وَ أُضْحِيَّتِكَ إِنْ قَوِيتَ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ تَقْوَ فَمَعْذُورٌ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ يَأْكُلُ يَوْمَ اَلْأَضْحَى شَيْئاً حَتَّى يَأْكُلَ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ وَ لاَ يَخْرُجُ يَوْمَ اَلْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَ يُؤَدِّيَ اَلْفِطْرَةَ ثُمَّ قَالَ وَ كَذَلِكَ نَحْنُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۸۹/۳ ح ۸۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۱/۷ ح ۹۸۰۶؛ الوافی: ۱۳۳۸/۹

[2] ملاذ الاخیار: ۵۵۲/۵؛ منتھی المطلب: ۲۳/۶؛ شرح العروۃ: ۳۲۴/۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۲۴/۱۹

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۷۷/۴ ح ۵۴۰۳؛ الامالی صدوق: ۱۷ مجلس ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۲/۷ ح ۹۸۱۰؛ الوافی: ۵۷۷/۳؛ بحار الانوار: ۹۸/۱۶

[4] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴۶۹/۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۷۰/۱۰؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۱۱

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۱۷/۱ ح ۱۴۸۳؛ الوافی: ۱۳۲۸/۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۲/۷ ح ۹۸۰۸

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عیدالفطر کے دن باہر نہ نکلو یہاں تک کہ کچھ کھالو اور عیدالاضحیٰ کے دن کچھ نہ کھاؤ مگر اپنے جانور سے (کھاؤ) اور اگر قوت برداشت ہو تو اپنی قربانی کر کے کھاؤ اور اگر قوت نہ ہو تو تم معذور ہو۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام عیدالاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے یہاں تک کہ اپنی قربانی کر کے کھاتے تھے اور عیدالطفر کے دن (گھر سے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کچھ کھانہ لیتے تھے اور فطرہ ادانہ کر لیتے تھے اور ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1252} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحَى إِذَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اجْتَمَعَا فِي زَمَانِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَأْتِ وَ مَنْ قَعَدَ فَلاَ يَضُرُّهُ وَ لْيُصَلِّ الظُّهْرَ وَ خَطَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خُطْبَتَيْنِ جَمَعَ فِيهِمَا خُطْبَةَ الْعِيدِ وَ خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ.

حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں سے کوئی جمعہ کے ساتھ اکٹھی ہو جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام کے زمانے میں یہ اکٹھی ہوئی تھیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو چاہے کہ جمعہ میں آئے تو وہ آسکتا ہے اور جو گھر بیٹھ جائے تو اس کو نقصان نہیں ہے اور وہ نماز ظہر پڑھے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن دو خطبے جمع کر دیئے تھے ایک خطبہ عید کا دیا اور ایک خطبہ جمعہ کا دیا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

(1253) مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيِّ بْنُ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۹؛ الوافی: ۹/۱۳۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۳ ح ۹۸۱۴ و ۹۸۱۵

[2] روضۃ المتقین: ۲/۴۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۲۲۷؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۳۲۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۰۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۱۲۰؛ ریاض المسائل: ۳/۳۹۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۹ ح ۱۴۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۷ ح ۹۸۲۶؛ الوافی: ۸/۱۱۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۷۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۹۳

[4] روضۃ المتقین: ۲/۶۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۰۲۵۶؛ شرح العروۃ: ۱۱/۳۹؛ روض الجنان فی شرح ارشاد الاذہان: ۲/۷۹۷؛ تنقیح فی شرح العروۃ: ۶/۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۹/۳۴۰؛ منتھی المطلب: ۶/۴۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۸۵؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۲۴۷؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۹۵؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۰۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۶۱؛ وسائل العباد: ۲/۱۵۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۱۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ خوئی: ۶/۵۳؛ موسوعہ الشہید الاول: ۸/۹۶؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۱۴۷

لاَ يَنْبَغِي أَنْ تُصَلَّى صَلاَةُ اَلْعِيدَيْنِ فِي مَسْجِدٍ مُسَقَّفٍ وَ لاَ فِي بَيْتٍ إِنَّمَا تُصَلَّى فِي اَلصَّحْرَاءِ أَوْ فِي مَكَانٍ بَارِزٍ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز عیدن کسی چھت والی مسجد اور کسی گھر میں نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ صحرا میں یا کھلے مکان میں پڑھنی چاہیے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1254} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ عَلَى أَهْلِ اَلْأَمْصَارِ أَنْ يَبْرُزُوا مِنْ أَمْصَارِهِمْ فِي اَلْعِيدَيْنِ إِلاَّ أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ يُصَلُّونَ فِي اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ .

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: شہر والوں کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ عیدن کے دن اپنے شہروں سے باہر (کھلی جگہ) جائیں سوائے اہل مکہ کے کہ وہ مسجد الحرام میں پڑھیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق (کالصحیح) ہے۔ [4]

{1255} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى أَبَى أَنْ يُؤْتَى بِطِنْفِسَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا وَ يَقُولُ هَذَا يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَخْرُجُ فِيهِ حَتَّى يَبْرُزَ لِآفَاقِ اَلسَّمَاءِ ثُمَّ يَضَعُ جَبْهَتَهُ عَلَى اَلْأَرْضِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کیا ہے کہ جب آپ علیہ السلام (یعنی امام محمد باقر) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن باہر تشریف لے جاتے تو چٹائی لانے کو منع فرما دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ دن ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے یہاں تک کہ اوپر کھلا آسمان ہوتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر رکھتے تھے۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۷؛ وسائل الشیعہ :۷/۴۴۹ ح ۹۸۳۱؛ الوافی :۹/۱۲۹۸؛ ھدایۃ الامہ :۳/۲۷۱

[2] روضۃ المتقین :۲/۴۴۷؛ لوامع صاحبقرانی :۵/۲۵۳؛ شرح العروۃ :۱۹/۳۳۴؛ مدارک الاحکام :۴/۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ :۷/۳۰۸؛ مصابیح الظلام :۲/۳۹۷؛ معتصم الشیعہ :۲/۲۷۴؛ ریاض المسائل :۳/۳۹۴؛ مستند الشیعہ :۶/۲۰۱؛ وسائل العباد :۲/۱۵۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ) :۳/۲۴۴؛ ذخیرۃ المعاد :۲/۳۲۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۶؛ الکافی :۳/۴۶۱ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام :۳/۱۳۸ ح ۳۰۷؛ وسائل الشیعہ :۷/۴۴۹ ح ۹۸۳۲؛ مستدرک الوسائل :۶/۱۳۵ ح ۶۶۳۲؛ بحار الانوار :۸۷/۳۷۹؛ ھدایۃ الامہ :۳/۲۷۲؛ ذکری الشیعہ :۴/۱۶۶؛ موسوعہ الشہید الاول :۸/۴۷

[4] لوامع صاحبقرانی :۵/۲۵۲؛ روضۃ المتقین :۲/۴۴۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ :۱۹/۳۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی :۱۹/۳۲۶

[5] من لایحضرہ الفقیہ :۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۸؛ وسائل الشیعہ :۷/۴۴۹ ح ۹۸۳۰؛ الوافی :۹/۱۲۹۸؛ سنن الرسول الاعظمؐ :۱/۲۹۶؛ ھدایۃ الامہ :۳/۲۷۳؛ حکم النبی الاعظمؐ :۶/۲۰۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1256} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ ٱلنَّاسُ لِأَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَ لاَ تُخَلِّفُ رَجُلاً يُصَلِّي فِي ٱلْعِيدَيْنِ فَقَالَ لاَ أُخَالِفُ ٱلسُّنَّةَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام کسی شخص کو نائب کیوں نہیں بناتے جو لوگوں کو عیدین کی نماز پڑھائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں سنت کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1257} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ٱلْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ ٱلشُّخُوصَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَانْفَجَرَ ٱلصُّبْحُ وَأَنْتَ بِٱلْبَلَدِ فَلاَ تَخْرُجْ حَتَّى تَشْهَدَ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر عید والے دن سفر کرنے کا ارادہ ہو اور صبح فجر ہوجائے اور تم ابھی شہر میں ہو تو سفر کے لئے نہ نکلو یہاں تک کہ اس عید میں حاضر ہو (پھر سفر پر نکلو)۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۴۷ ۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۲

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۳۷ ح ۳۰۲؛ الاصول الستۃ عشر: ۳۲؛ المحاسن: ۱/ ۲۲۲؛ الوافی: ۹/ ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۵۱ ح ۹۸۳۸؛ بحارالانوار: ۸۷/ ۳۵۶ و ۳۷۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۱۳۴ ح ۶۶۳۱؛ موسوعہ شہید اول: ۸/ ۷۶

[3] منتھی المطلب: ۶/ ۴۴؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۹۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۵۳؛ الولایۃ الالہیہ موھن: ۱/ ۴۰۱؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۳۴۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۹۶؛ النور الساطع: ۱/ ۵۵۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۲۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۹؛ ریاض المسائل: ۳/ ۳۷۷؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۵۳

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۶ ح ۸۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۷۱ ح ۹۸۸۶؛ الوافی: ۹/ ۱۲۹۶؛ بحارالانوار: ۸۰/ ۱۱۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۱۰ ح ۱۴۷۶؛ موسوعہ شہید الاول: ۸/ ۷۴؛ المعتبر: ۲/ ۳۲۵

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۴۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۴۷۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۲۵۸؛ فقہ الصادق: ۷/ ۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۱۱۹ و ۴۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۸۴؛ منتھی المطلب: ۶/ ۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۴؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۱۳۵؛ التوضیح النافع: ۳۷؛ جواھر الکلام: ۱/ ۳۹۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۷۷؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۴۷؛ علی شاطئ الجمعہ: ۶۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۰۶

{1258} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ هَلْ يَؤُمُّ اَلرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فِي صَلاَةِ اَلْعِيدَيْنِ فِي اَلسَّطْحِ أَوْ فِي بَيْتٍ قَالَ لاَ يَؤُمُّ بِهِنَّ وَ لاَ يَخْرُجْنَ وَ لَيْسَ عَلَى اَلنِّسَاءِ خُرُوجٌ وَ قَالَ أَقِلُّوا لَهُنَّ مِنَ اَلْهَيْئَةِ حَتَّى لاَ يَسْأَلْنَ اَلْخُرُوجَ.

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اپنی اہلیہ کو گھر کی چھت یا مکان میں عیدین کی نماز پڑھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو امامت نہ کرواؤ اور نہ وہ باہر جائیں کیونکہ عورتوں پر باہر جانا نہیں ہے۔

پھر فرمایا: ان کو بننے سنورنے کی مہلت اتنی قلیل دو کہ باہر نکلنے کا سوال ہی نہ کریں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1259} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: إِنَّمَا رَخَّصَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِلنِّسَاءِ اَلْعَوَاتِقِ فِي اَلْخُرُوجِ فِي اَلْعِيدَيْنِ لِلتَّعَرُّضِ لِلرِّزْقِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھی عورتوں کے لئے عیدین میں نکلنے کی اجازت اس لئے دی ہے تاکہ وہ اس بہانے روزی کما سکیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1260} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لَيْسَ فِي يَوْمِ اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى أَذَانٌ وَ لاَ إِقَامَةٌ أَذَانُهُمَا طُلُوعُ اَلشَّمْسِ إِذَا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۸۹/۳ ح ۸۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۷۱/۷ ح ۹۸۸۸؛ الوافی: ۱۲۹۵/۹

[2] مدارک العروۃ: ۲۴۱/۱۸؛ مستند الشیعہ: ۱۷۲/۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲۳/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۳۹۱/۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۳۶۲/۲؛ معتصم الشیعہ: ۱۷۵/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۱۲/۲؛ جواہر الکلام: ۳۴۹/۱۱؛ مہذب الاحکام: ۵۶/۹؛ ملاذ الاخیار: ۵۵۳/۵؛ منتھی المطلب: ۳۱/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۱۹/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲۸۷/۳ ح ۸۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۷۱/۷ ح ۹۸۸۷؛ الوافی: ۱۲۹۵/۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴۵/۶ ح ۶۶۵۶؛ بحار الانوار: ۳۵۳/۸۷ و ۳۸۷؛ دعائم الاسلام: ۱۸۶/۱؛ موسوعہ شہید اول: ۷۰/۸؛ ذکری الشیعہ: ۱۶۱/۴

[4] ملاذ الاخیار: ۵۶۴۵/؛ معتصم الشیعہ: ۱۷۵/۱؛ غنایم الایام: ۶۴/۲؛ مدارک الاحکام: ۹۷/۴؛ مصابیح الظلام: ۳۴۹/۲؛ مجموعہ فتاوی ابن جنید: ۶۶/۱؛ منتھی المطلب: ۳۲/۶؛ جواہر الکلام: ۳۴۶/۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۲۷۳/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۷۶/۶؛ کشف اللثام: ۳۴۳/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۱۹/۲؛ مدارک العروۃ: ۲۴۳/۱۸

طَلَعَتْ خَرَجُوا وَلَيْسَ قَبْلَهُمَا وَلاَ بَعْدَهُمَا صَلاَةٌ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ مَعَ إِمَامٍ فِي جَمَاعَةٍ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عید فطر اور عید قربان کے دن (نماز عیدین کے لئے) اذان واقامت نہیں ہے۔ ان کی اذان سورج کا طلوع ہونا ہے پس جب طلوع ہو جائے تو نکل پڑو اور ان سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں ہے اور جو ان کو امام کے ساتھ جماعت میں نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے اور اس پر قضا بھی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن کالصحیح یا حسن ہے [3]

{1261} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ صَلاَةَ الْعِيدَيْنِ هَلْ فِيهِمَا أَذَانٌ وَ إِقَامَةٌ قَالَ لَيْسَ فِيهِمَا أَذَانٌ وَلاَ إِقَامَةٌ وَلَكِنْ يُنَادَى الصَّلاَةَ الصَّلاَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَلَيْسَ فِيهِمَا مِنْبَرٌ الْمِنْبَرُ لاَ يُحَوَّلُ مِنْ مَوْضِعِهِ وَلَكِنْ يُصْنَعُ لِلْإِمَامِ شَيْءٌ شِبْهُ الْمِنْبَرِ مِنْ طِينٍ فَيَقُومُ عَلَيْهِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ ثُمَّ يَنْزِلُ.

۞ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عیدین کی نماز میں اذات واقامت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت ہے البتہ ان میں تین بار الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی ندا دی جائے گی اور میں منبر بھی نہیں ہے (کیونکہ یہ صحرا میں پڑھی جاتی ہے جبکہ منبر شہر میں ہوتا ہے اور) منبر اپنی جگہ سے منتقل نہیں کیا جاتا ہے لیکن پیش نماز کے لئے مٹی سے منبر کی شبیہ بنائی جائے گی جس پر وہ کھڑا ہو کر لوگوں کو خطبہ دے گا پھر اتر آئے گا۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۲۹/۳ ح ۲۷۶؛ الکافی: ۴۵۹/۳ ح۱؛ ثواب الاعمال: ۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۹/۷ ح ۹۷۶۶؛ بحارالانوار: ۱۱۵/۸۰ و ۳۶۵/۸۷؛ الوافی: ۱۲۸۵/۹

[2] الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲۵۷/۳؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱۲۹/۲؛ بحارالانوار: ۱۱۵/۸۰؛ مدارک العروۃ: ۲۳۵/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۷/۵؛ مدارک تحریرالوسیلہ (الصلاۃ): ۲۱/۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱۶/۱۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۰۹/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۶۵/۶؛ معتصم الشیعہ: ۱۷۲/۱؛ کشف اللثام: ۳۳۴/۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۱۴/۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۰۹/۱۰؛ وسائل العباد: ۱۴۸/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۳/۲؛ ریاض المسائل: ۳۸۵/۳؛ مفتاح الکرامہ: ۱۸۸/۳؛ مہذب الاحکام: ۱۴/۶

[3] ملاذ الاخیار: ۱۷۳/۵؛ مراۃ العقول: ۴۳۱/۵؛ مصابیح الظلام: ۴۲۳/۲؛ مختلف الشیعہ: ۲۷۰/۲؛ مدارک الاحکام: ۹۹/۴

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۰۸/۱ ح ۱۴۶۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۹۰/۳ ح ۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۸/۷ ح ۹۷۶۲ و ۹۷۶۴ ح ۹۹۰۱؛ الوافی: ۱۲۸۷/۹

[5] روضۃ المتقین: ۴۵۷/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۵۴/۵؛ ملاذ الاخیار: ۵۵۳/۵؛ مدارک الاحکام: ۱۲۲/۴؛ مصابیح الظلام: ۳۹۸/۲؛ مہذب الاحکام: ۶۸/۹؛ مستند الشیعہ: ۲۱۹/۶؛ وسائل العباد: ۱۵۸/۲

{1262} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ ٱلْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ ٱلْعَطَّارُ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى ٱلْمَأْمُونِ قَالَ: ٱلتَّكْبِيرُ فِي ٱلْعِيدَيْنِ وَاجِبٌ فِي ٱلْفِطْرِ فِي دُبُرِ خَمْسِ صَلَوَاتٍ وَ يُبْدَأُ بِهِ فِي دُبُرِ صَلاَةِ ٱلْمَغْرِبِ لَيْلَةَ ٱلْفِطْرِ وَ فِي ٱلْأَضْحَى فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ يُبْدَأُ بِهِ مِنْ صَلاَةِ ٱلظُّهْرِ يَوْمَ ٱلنَّحْرِ وَ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلاَةً.

✪ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو خط لکھا (جس میں فرمایا) کہ عیدین میں تکبیریں کہنا واجب ہے۔ عیدالفطر میں پانچ نمازوں کے بعد ہیں اور اس کی ابتداء عیدالفطر کی شب نماز مغرب کے بعد سے کی جائے گی اور عید قربان میں دس نمازوں کے بعد ہیں اور اس کی ابتداء قربانی کے دن نماز ظہر (کے بعد) سے کی جائے گی اور منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد ہیں۔ [1]

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے [2] یا یہ کہ اگر اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جائے تب بھی صحیح سے کم نہیں ہے [3] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے [4]

قول مؤلف:

حدیث شرائع الدین میں بھی اسی کے مثل حکم وارد ہوا ہے۔ [5] نیز ممکن ہے کہ ان کے واجب ہونے کا حکم مستحب مؤکد پر محمول ہوگا کیونکہ احادیث میں ان کو سنت قرار دیا گیا ہے جو بعد میں آئیں گی انشاءاللہ (واللہ اعلم)

{1263} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدٍ ٱلنَّقَّاشِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لِي: أَمَا إِنَّ فِي ٱلْفِطْرِ تَكْبِيراً وَ لَكِنَّهُ مَسْنُونٌ قَالَ قُلْتُ وَ أَيْنَ هُوَ قَالَ فِي لَيْلَةِ ٱلْفِطْرِ فِي ٱلْمَغْرِبِ وَ ٱلْعِشَاءِ ٱلْآخِرَةِ وَ فِي صَلاَةِ ٱلْفَجْرِ وَ فِي صَلاَةِ ٱلْعِيدِ ثُمَّ يُقْطَعُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ تَقُولُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ وَ ٱللَّهُ أَكْبَرُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ وَ لِلَّهِ ٱلْحَمْدُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ هُوَ قَوْلُ

---

[1] عیون اخبار الرضاؑ: ۱۲۱/۲؛ بحار الانوار: ۳۵۲/۱۰ و ۱۲۸/۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۶/۷ ح ۹۸۵۰ و ۴۶۰ ح ۹۸۵۸؛ مسند الامام الرضاؑ: ۵۰۱/۲؛ ہدایۃ الامہ: ۲۷۵/۳؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۲۲/۳

[2] سداد العباد: ۳۵۴/۱؛ الانوار اللوامع: ۲۹۷/۱۰ و ۳۲۰/۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۴۴۶/۳

[3] شرح مکاسب: ۴۶۱/۲

[4] جواہر الکلام: ۲۸۵/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۲/۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵۴۶/۵؛ الآرأ الفقہیہ: ۳۸۲ و ۴۰۷ و ۴۰/۳ و ۱۱۰/۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۴/۲؛ بحار الانوار: ۲۷/۸۵

[5] الخصال ۶۰۳/۲؛ بحار الانوار: ۲۲۲/۱۰؛ عوالم العلوم: ۵۷۹/۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۷/۷ ح ۹۸۵۱

اَللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ يَعْنِي الصِّيَامَ: وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلىٰ مٰا هَدٰاكُمْ.

۞ سعید النقاش سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جان لو کہ عید الفطر میں تکبیر ہے لیکن وہ مسنون ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کب ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عید الفطر کی رات میں مغرب اور عشاء کے بعد اور نماز فجر اور نماز عید کے بعد ہیں پھر قطع ہو جائیں گی۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں کس طرح کہوں گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہو: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الاّ اللہ و اللہ اکبر علیٰ مَا ھدانا۔

اور اسی بارے خدا کا قول ہے کہ: ''اور تاکہ تعداد کو پورا کرو (البقرہ: ۱۸۵)'' یعنی روزوں کو پورا کرو۔ ''اور تاکہ تم اللہ کی کبریائی بیان کرو جو اس نے تمہیں ہدایت دی (البقرۃ: ایضاً)''[۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[۲]

{1264} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيّٰامٍ مَعْدُودٰاتٍ قَالَ التَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الثَّالِثِ وَ فِي الْأَمْصَارِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ فَإِذَا نَفَرَ بَعْدَ الْأُولَى أَمْسَكَ أَهْلُ الْأَمْصَارِ وَ مَنْ أَقَامَ بِمِنًى فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ فَلْيُكَبِّرْ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''گنے چنے دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔ (البقرۃ: ۲۰۳)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ایام تشریق (۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) عید قربان کے دن نماز ظہر سے لے کر تیرھویں تاریخ کی نماز صبح تک اور عام شہروں میں دس دن تک تکبیر کہنا ہے پس جب لوگ پہلی نفر میں (بروز عید مکہ) چلے جائیں تو عام شہروں والے تو یہ سلسلہ قطع کر دیں گے مگر جو منیٰ میں رہ جائیں اور وہاں ظہر و عصر پڑھیں تو وہ تکبیر کہیں۔[۳]

---

[۱] الکافی: ۴/۱۶۶ ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۶۷ ح ۲۰۳۴ و ۲۰۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۸ ح ۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۵ ح ۹۸۴۷؛ تفسیر البرہان: ۱/۳۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۴۸؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۲۲؛ الوافی: ۹/۱۳۴۱

[۲] روضۃ المتقین: ۳/۴۶۰

[۳] تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۹ ح ۳۱۲؛ الکافی: ۴/۵۱۶ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۷ ح ۹۸۵۲؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۳۶ و ۳/۸۸۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۰۰؛ کنز الدقائق: ۲/۲۹۹؛ الوافی: ۱۴/۱۲۵۹؛ الاستبصار: ۲/۲۹۹ ح ۱۰۶۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۷۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر حسن کالصحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]۔

{1265} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلتَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ اَلتَّشْرِيقِ فِي دُبُرِ اَلصَّلَوَاتِ فَقَالَ اَلتَّكْبِيرُ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلاَةً وَفِي سَائِرِ اَلْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ

أَوَّلُ اَلتَّكْبِيرِ فِي دُبُرِ صَلاَةِ اَلظُّهْرِ يَوْمَ اَلنَّحْرِ تَقُولُ فِيهِ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا اَللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ اَلْأَنْعَامِ وَ إِنَّمَا جُعِلَ فِي سَائِرِ اَلْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ اَلتَّكْبِيرُ أَنَّهُ إِذَا نَفَرَ اَلنَّاسُ فِي اَلنَّفْرِ اَلْأَوَّلِ أَمْسَكَ أَهْلُ اَلْأَمْصَارِ عَنِ اَلتَّكْبِيرِ وَ كَبَّرَ أَهْلُ مِنًى مَا دَامُوا بِمِنًى إِلَى اَلنَّفْرِ اَلْأَخِيرِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایام تشریق میں کتنی نمازوں کے بعد تکبیر کہنی چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بمقام منیٰ پندرہ نمازوں کے بعد اور دوسرے عام شہروں میں دس نمازوں کے بعد اور دس تکبیر کہنے کی ابتداء عید قربان کے دن نماز ظہر سے کی جائے گی اور تکبیر میں یہ کہو: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الاّ اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ اکبر علی ما ھدانا اللہ اکبر علیٰ مارزقنا من بہیمۃ الانعام۔

اور عام شہروں میں صرف دس نمازوں کے بعد یہ تکبیر اس لئے مقرر کی گئی ہے کیونکہ جب لوگ پہلی پہلی نفر (دس ذی الحجہ) میں مکہ چلے جائیں گے تو وہ تکبیر کا سلسلہ قطع کردیں گے اور منیٰ والے جب تک منیٰ میں آخری نفر (۱۳ ذی الحجہ) تک کہتے رہیں گے۔ [4]

---

[1] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۰/ ۳۴۴؛ مستند الشیعہ: ۱۳/ ۱۷؛ آیات الاحکام نجفی: ۱/ ۳۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۷/ ۳۱۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۳۸۷؛ مدارخ العروۃ: ۱۸/ ۲۳۱؛ جواھر الکلام: ۲۰/ ۳۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۱۲؛ آلاءُ الرحمٰن بلاغی: ۱/ ۱۸۲؛ مہذب الاحکام: ۱۴/ ۳۸۵

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۱۹۴

[3] مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۰۸؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۹۳؛ منتھی المطلب: ۶/ ۶۴؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۰۵؛ مسالک الافہام: ۲/ ۲۱۸

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۳۹ ح ۱۳۳ و ۵/ ۲۶۹ ح ۹۲۱؛ الکافی: ۴/ ۵۱۶ ح ۲؛ الوافی: ۹/ ۱۳۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۵۸ ح ۹۸۵۳؛ الاستبصار: ۲/ ۲۹۹ ح ۶۱۹ (مختصراً)؛ بحار الانوار: ۹۶/ ۳۰۷؛ الخصال: ۲/ ۵۰۲؛ علل الشرائع: ۲/ ۴۴۷

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے [1] یا پھر حسن ہے [2]

{1266} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَ وَاجِبٌ هُوَ أَمْ لاَ قَالَ يُسْتَحَبُّ وَ إِنْ نَسِيَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ عَلَيْهِنَّ التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالَ نَعَمْ وَ لاَ يَجْهَرْنَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایام تشریق میں تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مستحب ہے اور اگر بھول جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر بھی ایام تشریق میں تکبیر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ آواز کو بلند نہیں کریں گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1267} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: التَّكْبِيرُ وَاجِبٌ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ أَوْ نَافِلَةٍ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایام تشریق میں ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے بعد تکبیر واجب ہے۔ [5]

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی:۱۹/۲ ۳۳؛ مدارک العروۃ:۱۸/۲ ۲۳؛ الحدائق الناضرۃ:۱۰/۲۹۰

[2] مراۃ العقول:۱۸/۲۰۸؛ ملاذ الاخیار:۸/۷ ۳۱؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۶۹۲ و ۶۹۲؛ مجمع الفائدۃ:۲/۱۰ ۴؛ منتھی المطلب:۶/۶۵؛ مفتاح الکرامہ:۸/۶۴۹؛ ذکری الشیعہ:۴/۱۸۱

[3] تہذیب الاحکام:۵/۸۸ ۴ح ۵ ۴۷ ۱؛ الوافی:۹/۴ ۴ ۳۱؛ بحار الانوار:۸۸/۱۲۹؛ وسائل الشیعہ:۷/۶۱ ۴ح ۹۸۶۱ و ۶۳ ۴ح ۹۸۶۴؛ قرب الاسناد:۲۲۱ و ۲۲۴

[4] ملاذ الاخیار:۸/۲/۵۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۲ ۳ و ۶۹۲؛ کتاب الحج قمی:۳/۲ ۳۳؛ شرح العروۃ:۹/۳۱ ۳؛ مسالک الافہام:۲/۲۲۰؛ مدارک الاحکام:۸/۳ ۲۴؛ زبدۃ البیان فی احکام القرآن:۱/۹ ۲۷؛ جواہر الکلام:۲۰/۴ ۳؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۹/۳۳۱؛ مہذب الاحکام:۱۴/۳۸۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۱/۳۸۶؛ مستند الشیعہ:۶/۲۰۸؛ آیات الاحکام نجفی:۱/۹۳ ۴؛ الحدائق الناضرۃ:۱۰/۲۸۹؛ آلاء الرحمٰن بلاغی:۱/۱۸۲؛ الموسوعہ الفقہیہ:۶/۲۲۳؛ دلیل الناسک حکیم:۵۲ ۴؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/۳۱۷؛ فقہ الصادقؑ:۵/۲۰۳؛ وسائل العباد:۲/۱۵۷

[5] تہذیب الاحکام:۵/۸۸ ۴ح ۴ ۴۷ ۱ و ۵/۲۷۰ ح ۹۲۳؛ وسائل الشیعہ:۷/۶۶ ۴ح ۹۸۷۷؛ الاستبصار:۲/۲۹۹ ح ۱۰۷۰؛ الوافی:۹/۴۳ ۱۳

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{1268} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ شَوَّالٍ نَادَى مُنَادٍ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ اُغْدُوا إِلَى جَوَائِزِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جَوَائِزُ اللَّهِ لَيْسَتْ كَجَوَائِزِ هَؤُلاَءِ الْمُلُوكِ ثُمَّ قَالَ هُوَ يَوْمُ الْجَوَائِزِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب یکم شوال (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے مومنو! صبح سویرے اپنے اپنے انعامات وصول کرنے کے لئے گھروں سے نکلو۔

پھر فرمایا: اے جابر! اللہ کے انعامات دینوی بادشاہوں کے انعامات جیسے نہیں ہیں۔

پھر فرمایا: وہ انعامات کا دن ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث کاصحیح ہے۔[3]

﴿نماز کے لیے اجیر بنانا﴾

قول مؤلف:

اجرت کے کر نمازیں پڑھانے کی براہ راست حدیث ہمیں نہیں مل سکی ہے البتہ مومن کے لئے نمازیں پڑھنا اور صدقہ وخیرات کرنا اور اس کی طرف سے حج ادا کرنے کی احادیث موجود ہیں جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر کیا گیا ہے اور اجارہ کے احکام بھی اپنے مقام پر ذکر ہوں گے انشاء اللہ (واللہ اعلم)

﴿روزے کے احکام﴾

{1269} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ عِلَّةِ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنَّمَا فَرَضَ اللَّهُ الصِّيَامَ لِيَسْتَوِيَ بِهِ الْغَنِيُّ وَ الْفَقِيرُ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْغَنِيَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجِدَ مَسَّ الْجُوعِ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۸/۱۷۵و۸/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۱۰؛ الحدائق الناضرہ: ۱۰/۲۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۳۳۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۱۴۲؛ مہذب الاحکام: ۹/۶۷؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۸۲؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۲۱۹

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱۱ح ۱۴۷۸؛ الکافی: ۴/۱۶۸ح ۳؛ الوافی: ۱۱/۳۷و۱۰/۱۳۱۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۵ح ۲۰۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۸۰ح ۹۹۰۸؛ اقبال الاعمال: ۱/۲۸۲؛ تفسیر جابر جعفی: ۱۰۵؛ حکم النبی الاعظمؐ: ۶/۱۹۸

[3] لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۹و۶/۶۵۵

فَيَرْحَمَ اَلْفَقِيرَ لِأَنَّ اَلْغَنِيَّ كُلَّمَا أَرَادَ شَيْئاً قَدَرَ عَلَيْهِ فَأَرَادَ اَللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ خَلْقِهِ وَ أَنْ يُذِيقَ اَلْغَنِيَّ مَسَّ اَلْجُوعِ وَ اَلْأَلَمِ لِيَرِقَّ عَلَى اَلضَّعِيفِ وَ يَرْحَمَ اَلْجَائِعَ.

✪ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روزہ کی علت کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لیے فرض کیا ہے تا کہ مالدار اور غریب و نادار کو برابر کرے کیونکہ (اگر روزہ نہ ہوتا تو) مالدار کو غریب کی بھوک و پیاس کا کس طرح احساس ہوتا اس لئے کہ وہ تو جو چیز چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنی مخلوق کے درمیان برابری کرے اور سرمایہ دار کو بھوک کا رنج والم دکھائے تا کہ اس کے دل میں کمزور کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو اور وہ بھوکے پر ترس کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1270} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ فِي حَدِيثٍ: إِذَا جِئْتَ بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ تُسْأَلْ عَنْ صَوْمٍ.

✪ معمر بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تو (روز قیامت) ماہ رمضان المبارک کے روزے لے کر آئے گا تو تجھ سے اور کسی روزے کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1271} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ اَلْعِجْلِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ شُهُودٌ أَنَّهُ أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ قَالَ يُسْأَلُ هَلْ عَلَيْكَ فِي إِفْطَارِكَ إِثْمٌ فَإِنْ قَالَ لاَ فَإِنَّ عَلَى اَلْإِمَامِ أَنْ يَقْتُلَهُ وَ إِنْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّ عَلَى اَلْإِمَامِ أَنْ يَنْهَكَهُ ضَرْباً.

✪ برید عجلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کے متعلق گواہوں نے گواہی دی ہے کہ اس نے ماہ رمضان المبارک میں مسلسل تین دن تک روزہ نہیں رکھا تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۷ح ۱۷۴۴؛ فضایل الاشھر الثلاثہ: ۱۰۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۷۸؛ فقہ القرآن: ۱/۲۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷ح ۱۲۶۹۷؛ الوافی: ۱۱/۳۳؛ اقبال الاعمال: ۱/۴

[2] روضۃ المتقین: ۳/۲۲۲؛ غنایم الایام: ۵/۲۷؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۳۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۴۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۷ح ۱۷۴۴؛ فضایل الاشھر الثلاثہ: ۱۰۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۷۸؛ فقہ القرآن: ۱/۲۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷ح ۱۲۶۹۷؛ الوافی: ۱۱/۳۳؛ اقبال الاعمال: ۱/۴

[4] لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۷؛ الدرر النجفیہ: ۳/۲۷

آپؑ نے فرمایا: اس شخص سے پوچھا جائے کہ کیا وہ ماہ رمضان المبارک میں اپنے افطار کرنے (یعنی روزہ نہ رکھنے) پر اپنے آپ کو گناہگار مانتا ہے یا نہیں پس اگر وہ کہے کہ نہیں تو امامؑ پر (واجب) ہے کہ اسے قتل کردے اور اگر وہ کہے کہ ہاں تو پھر امام پر (واجب) ہے کہ اسے (تعزیراً) مار مار کر کمزور کردے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1272} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَيَصُومُ شَهْراً ثُمَّ يَمْرَضُ هَلْ يَعْتَدُّ بِهِ قَالَ نَعَمْ أَمْرُ اَللَّهِ حَبَسَهُ قُلْتُ اِمْرَأَةٌ نَذَرَتْ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ تَصُومُ وَ تَسْتَأْنِفُ أَيَّامَهَا اَلَّتِي قَعَدَتْ حَتَّى تُتِمَّ اَلشَّهْرَيْنِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ هِيَ يَئِسَتْ مِنَ اَلْمَحِيضِ هَلْ تَقْضِيهِ قَالَ لاَ يُجْزِئُهَا اَلْأَوَّلُ.

❂ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے تھے پس جب ایک ماہ کے روزے رکھ چکا تو بیمار ہوگیا تو کیا ان (رکھے ہوئے) روزوں کو شمار کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں (رکھے ہوئے روزوں پر بنا رکھے کیونکہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے اس لئے) خدا نے اسے روکا ہے۔

میں نے عرض کیا: ایک عورت نے مسلسل دو ماہ روزے رکھنے کی منت مانی (مگر تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہ تھا تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روزے رکھے اور جن دنوں (حیض کی وجہ سے) بیٹھ جائے تو ان کی قضا بجالائے یہاں تک کہ اسی طرح دو ماہ پورے ہوجائیں۔

میں نے عرض کیا: جب عورت یائسہ ہوجائے تو کیا (سابقہ) روزوں کی قضا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ اسے سابقہ روزے کافی ہیں۔[3]

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۳ ح۵ و ۷/۲۵۹ ح۲۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۷ ح۱۸۹۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۵ ح۶۲۴ و ۱۰/۱۴۱ ح۵۵۸؛ الوافی: ۱۱/۲۷۷ و ۱۵/۵۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۴۸ ح۱۳۳۴۴؛ المقنعہ: ۳۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۳۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۴؛ ریاض المسائل: ۵/۳۸۹؛ منتھی المطلب: ۹/۱۷۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۴۷؛ دراسات فی ولایت الفقیہ: ۱/۹۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۱؛ شرح العروۃ: ۲۱/۶؛ النجعہ: ۱۰/۳۴۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۱۷؛ غنایم الایام: ۵/۱۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۲؛ فقہ الحدود: ۴/۵۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۳۰۷

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۳۱۵ ح۱۲۷۲؛ الکافی: ۴/۱۳۷ ح۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۷۱ ح۱۳۶۲۰ و ۲۲/۳۹۵ ح۲۸۸۷۸؛ النوادر للاشعری: ۴۸؛ الوافی: ۱۱/۵۱۶؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۴۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1273} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صِيَامُ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ فِي الظِّهَارِ شَهْرَانِ مُتَتَابِعَانِ وَ التَّتَابُعُ أَنْ يَصُومَ شَهْراً وَ يَصُومَ مِنَ الْآخَرِ أَيَّاماً أَوْ شَيْئاً مِنْهُ فَإِنْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ يُفْطِرُ مِنْهُ أَفْطَرَ ثُمَّ قَضَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ وَ إِنْ صَامَ شَهْراً ثُمَّ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ فَأَفْطَرَ قَبْلَ أَنْ يَصُومَ مِنَ الْآخَرِ شَيْئاً فَلَمْ يُتَابِعْ فَلْيُعِدِ الصَّوْمَ كُلَّهُ وَ قَالَ صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ مُتَتَابِعَاتٌ وَ لاَ يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ظہار کی قسم کا کفارہ مسلسل دو ماہ روزے رکھنا ہے اور تسلسل یہ ہے کہ ایک ماہ مکمل اور دوسرے ماہ کا ایک دن یا چند دن مسلسل رکھے پس اگر اس کے بعد اسے کوئی عارضہ لاحق ہوجائے تو اس کی وجہ سے قطع کرسکتا ہے پھر (عذر کی برطرفی کے بعد) جو اس پر باقی ہیں ان کی قضا کرسکتا ہے اور اگر صرف ایک ماہ کے روزے رکھے ہوں اور دوسرے ماہ کا کوئی بھی روزہ رکھنے سے پہلے اسے عارضہ لاحق ہوجائے تو اس طرح تسلسل نہیں رہے گا اور پھر وہ سارے روزے ازسرنو رکھے گا۔

پھر امامؑ نے فرمایا: کفارہ قسم کے تین روزے مسلسل رکھے جائیں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ کیا جائے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1274} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ صَامَ فِي ظِهَارٍ شَعْبَانَ ثُمَّ أَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ يَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ يَسْتَأْنِفُ الصَّوْمَ فَإِنْ صَامَ فِي الظِّهَارِ فَزَادَ فِي النِّصْفِ يَوْماً بَنَى وَ قَضَى بَقِيَّتَهُ.

❂ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ظہار کے (دو ماہ کے

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۴/ ۳؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۲۹؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۴۸؛ جامع المدارک: ۲/ ۲۴۰؛ منتھی المطلب: ۹/ ۲۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۲/ ۲۹۰

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۸۳ ح ۸۵۶؛ الکافی: ۴/ ۱۳۸ ح ۲ و ۱۴۰ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۷۳ ح ۱۳۶۲۸؛ الوافی: ۱۱/ ۲۸۱ و ۲۲/ ۹۳۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۲۵۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/ ۱۲۲

[3] ملاذ الاخیار: ۷/ ۸۴؛ منتھی المطلب: ۹/ ۴۲۵؛ غنایم الایام: ۶/ ۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۳۴؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۵۰؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف مدرسی: ۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۶۴؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۲۲۳؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۴۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۶۱

روزوں میں سے) شعبان کا مہینہ روزے رکھے پھر اس نے ماہ رمضان کو پالیا تو وہ ماہ رمضان کے روزے رکھے گا اور بعد از اں (سابقہ روزے) از سرنو رکھے گا اور اگر وہ ظہار کے روزے نصف سے زیادہ ایک دن بھی رکھ چکا ہو تو پھر ان پر بنا رکھے اور باقیماندہ روزوں کی قضا کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1275} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً فِي اَلْحَرَمِ قَالَ عَلَيْهِ دِيَةٌ وَ ثُلُثٌ وَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ اَلْحُرُمِ وَ يُعْتِقُ رَقَبَةً وَ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ قُلْتُ يَدْخُلُ فِي هَذَا شَيْءٌ قَالَ وَ مَا يَدْخُلُ قُلْتُ اَلْعِيدَانِ وَ أَيَّامُ اَلتَّشْرِيقِ قَالَ يَصُومُهُ فَإِنَّهُ حَقٌّ لَزِمَهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو حرم میں قتل کر دیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر ایک دیت اور دوسری کا ثلث واجب ہے اور (چار) محترم مہینوں میں سے دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور ایک غلام آزاد کرے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

میں نے عرض کیا: ان مہینوں میں ایک چیز داخل ہو جاتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا داخل ہو جاتی ہے؟

میں نے عرض کیا: دو عیدیں اور ایام تشریق۔

آپؑ نے فرمایا: ان میں بھی روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے ذمے لازمی حق ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۸۳ ح ۸۵۷؛ الکافی: ۴/۱۳۹ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۷۵ ح ۱۳۶۳۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۲ ح ۲۰۰۶؛ الوافی: ۲۲/۹۴۰

[2] مدارک الاحکام: ۶/۲۵۰؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۷/۵۴۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۶۹؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۹۴؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۲۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۶۴؛ مسالک الافہام: ۱۰/۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۳۵؛ مصباح الہدیٰ: ۹/۱۹؛ شرح العروۃ: ۲۲/۳۶۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۲۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۶۰

[3] الکافی: ۴/۱۴۰ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۸۰ ح ۱۳۶۴۳؛ الوافی: ۱۶/۵۸۱

[4] تفصیل الشریعہ: ۲۷/۵۳؛ جامع المدارک: ۶/۱۷۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۳۸۹؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۳۶۳؛ رياض المسائل: ۵/۴۷۷؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۴۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۴۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۲؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۵۶

{1276} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي جَعَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَصُومَ حَتَّى يَقُومَ اَلْقَائِمُ فَقَالَ صُمْ وَلاَ تَصُمْ فِي اَلسَّفَرِ وَلاَ اَلْعِيدَيْنِ وَلاَ أَيَّامِ اَلتَّشْرِيقِ وَلاَ اَلْيَوْمِ اَلَّذِي تَشُكُّ فِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

کرام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ قیامِ قائمؑ تک برابر روزہ رکھوں گا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: روزہ رکھو لیکن سفر، عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھو اور نہ ماہ رمضان کے اس دن رکھو جس میں شک ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

دوسری حدیث میں بیماری میں بھی روزہ نہ رکھنے کا حکم وارد ہوا ہے (واللہ اعلم)

{1277} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَصُومَ بِالْكُوفَةِ أَوْ بِالْمَدِينَةِ أَوْ بِمَكَّةَ شَهْراً فَصَامَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْماً بِمَكَّةَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ فَيَصُومَ مَا عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَالَ نَعَمْ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے اوپر یہ لازم کیا کہ وہ کوفہ یا مدینہ یا مکہ میں ایک ماہ روزے رکھے گا چنانچہ اس نے مکہ میں چودہ روزے رکھے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ واپس گھر لوٹ جائے اور وہاں کوفہ میں جا کر باقی روزے رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1278} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى اَلْخَثْعَمِيِّ عَنْ

---

[1] الکافی: ۴/۱۴۱ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۳ح ۶۸۳؛ الاستبصار: ۲/۱۰۰ح ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۸۴ح ۱۳۶۵۱؛ الوافی: ۱۱/۵۰۹

[2] مصباح الشریعہ (الصوم): ۲۳۱؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۲۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۶۶؛ شرح العروۃ: ۲/۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۲

[3] قرب الاسناد: ۲۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۸۶ح ۱۳۶۵۵؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۳۴ و ۱۰۱/۲۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۶۵

[4] سند العروۃ الوثقیٰ کتاب الطہارۃ: ۴/۳۹۸

غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع لَا تَقُولُوا رَمَضَانُ وَ لَكِنْ قُولُوا شَهْرُ رَمَضَانَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا رَمَضَانُ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: صرف رمضان نہ کہو بلکہ "ماہ رمضان" کہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

{1279} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ الْتَمِسْهَا فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ أَوْ لَيْلَةِ ثَلاَثٍ وَ عِشْرِينَ.

❂ حسان بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اسے (ماہ رمضان کی) اکیسویں یا تیئسویں رات میں تلاش کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1280} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلتَّقْدِيرُ فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ الْإِبْرَامُ فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ الْإِمْضَاءُ فِي لَيْلَةِ ثَلاَثٍ وَ عِشْرِينَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (ماہ رمضان کی) انیسویں رات میں تقدیر (لکھی جاتی) ہے اور اکیسویں رات میں ابرام ہوتا ہے (یعنی تقدیر محکم کی جاتی ہے) اور تیئسویں رات امضاء (یعنی تقدیر کا نفاذ) ہوتا ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۶۹/۴ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۷۲/۲ ح ۲۰۵۱؛ الوافی: ۳۷۶/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۹/۱۰ ح ۱۳۵۰۴؛ بحارالانوار: ۳۷۷/۹۳؛ معانی الاخبار: ۳۱۵/۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱۶۶/۱؛ الجعفریات: ۵۹ و ۲۴۱؛ مستدرک الوسائل: ۴۳۸/۷ ح ۸۶۰۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۴۳/۲؛ اقبال الاعمال: ۳/۱؛ النوادر راوندی: ۴۶

[2] مراۃ العقول: ۲۱۲/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۴۰۷/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶۴۶/۶

[3] الکافی: ۱۵۶/۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۴/۱۰ ح ۱۳۵۹۰؛ الوافی: ۳۸۴/۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۶۲۵/۵؛ تفسیر الصافی: ۳۵۲/۵؛ نصوص فی علوم القرآن: ۵۳؛ ینابیع الحکمہ: ۳۷۹/۴؛ الخصال: ۵۱۹/۲؛ تفسیر البرہان: ۷۰۹/۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۵۸/۱۴

[4] مراۃ العقول: ۳۸۰/۱۶؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۴۵

[5] الکافی: ۱۵۹/۴ ح ۹؛ الوافی: ۳۸۵/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۴/۱۰ ح ۱۳۵۹۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۶۲۶/۵

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[1]

{1281} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ اَلْقَدْرِ قَالَ هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ أَوْ ثَلاَثٍ وَ عِشْرِينَ قُلْتُ أَ لَيْسَ إِنَّمَا هِيَ لَيْلَةٌ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ مَا عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلَ خَيْراً فِي لَيْلَتَيْنِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ اکیسویں یا تیئسویں کی رات ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ صرف ایک رات نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔

میں نے عرض کیا: مجھے اس (ایک رات) کی خبر دیجئے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر دوراتوں میں تم خیر کا کام کرو تو تمہیں کیا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[3]

{1282} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْلَةُ اَلْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ يَوْمُهَا مِثْلُ لَيْلَتِهَا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لیلۃ القدر ہر سال میں ہوتی ہے اور اس کا دن بھی اس کی رات کی مانند ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{1283} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ

---

[1] مراۃ العقول:۱۶/۳۸۸

[2] تہذیب الاحکام:۳/۵۸ح۲۰۰؛وسائل الشیعہ:۱۰/۳۵۹ح۱۳۶۰۳؛الوافی:۱۱/۳۸۶؛بحارالانوار:۹۴/۴

[3] ثبوت الجلال عراقی:۸۷؛ملاذ الاخیار:۵/۱۰

[4] تہذیب الاحکام:۴/۳۳۱ح۱۰۳۳؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۳۵۹ح۱۳۶۰۴؛ الوافی:۱۱/۳۸۶؛ بحارالانوار:۹۵/۱۲۱؛ الفصول المہمہ:۲/۱۶۵؛ اقبال الاعمال:۱/۱۹۰

[5] ملاذ الاخیار:۷/۱۷۱؛ منتھی المطلب:۹/۴۵۰

بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّ أُمِّي كَانَتْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا نَذْراً إِنِ ٱللَّهُ رَدَّ عَلَيْهَا بَعْضَ وُلْدِهَا مِنْ شَيْءٍ كَانَتْ تَخَافُ عَلَيْهِ أَنْ تَصُومَ ذَلِكَ ٱلْيَوْمَ ٱلَّذِي يَقْدَمُ فِيهِ مَا بَقِيَتْ فَخَرَجَتْ مَعَنَا مُسَافِرَةً إِلَى مَكَّةَ فَأَشْكَلَ عَلَيْنَا لِمَكَانِ ٱلنَّذْرِ أَ تَصُومُ أَمْ تُفْطِرُ فَقَالَ لاَ تَصُومُ وَضَعَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهَا حَقَّهُ وَ تَصُومُ هِيَ مَا جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا قُلْتُ فَمَا تَرَى إِذَا هِيَ رَجَعَتْ إِلَى ٱلْمَنْزِلِ أَ تَقْضِيهِ قَالَ لاَ قُلْتُ أَ فَتَتْرُكُ ذَلِكَ قَالَ لاَ لِأَنِّي أَخَافُ أَنْ تَرَى فِي ٱلَّذِي نَذَرَتْ فِيهِ مَا تَكْرَهُ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری والدہ نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کا بیٹا فلاں جگہ سے واپس اس کے پاس پلٹا دے جس چیز کا اسے خوف ہے تو وہ اپنی باقی زندگی اس دن کا روزہ رکھے گی جس دن وہ واپس آجائے گا (چنانچہ بیٹا واپس آ گیا اور) وہ ہمارے ساتھ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہوگئیں (اور دوران سفر وہ دن آ گیا) پس ہمارے لئے مشکل پیدا ہوگئی کہ وہ سفر میں (جنت کا) روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سفر میں) اس سے اپنا حق ساقط کر دیا ہے لیکن وہ روزہ رکھے گی جس کی اس نے منت مانی تھی۔

میں نے عرض کیا: تو کیا وہ جب اپنے گھر پہنچے گی تو اس کی قضا کرے گی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: تو کیا اسے ترک کر دے گی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ اس میں وہ چیز دیکھے جسے وہ پسند نہیں کرتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

نیت:

{1284} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ: فِي ٱلرَّجُلِ يَبْدُو لَهُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ وَ يَرْتَفِعُ ٱلنَّهَارُ فِي صَوْمِ ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ لِيَقْضِيَهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ لَمْ يَكُنْ نَوَى ذَلِكَ مِنَ ٱللَّيْلِ قَالَ نَعَمْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۴ ح ۶۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۹۶ ح ۱۳۲۰۶؛ بحار الانوار: ۲/۲۸۳؛ الاستبصار: ۲/۱۰۱ ح ۳۲۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۹؛ الکافی: ۷/۴۵۹ ح ۲۴؛ الوافی: ۱/۵۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۵۹۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۶؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۲۶؛ جواہر الکلام: ۳۵/۳۹۷؛ غنائم الایام: ۵/۲۵۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۲

لِيَصُمْهُ وَلْيَعْتَدَّ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحْدَثَ شَيْئاً.

✪ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے نہ صرف صبح کے بعد بلکہ سورج بلند ہوجانے کے بعد روزہ رکھنا چاہا تا کہ ماہ رمضان کے روزہ کی قضا کرے مگر رات سے اس نے نیت نہیں کی تھی تو اس وقت روزہ رکھ سکتا ہے بشرطیکہ اس نے (اس سے پہلے) کوئی مبطل چیز استعمال نہ کی ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1285} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ يُصْبِحُ لاَ يَنْوِي اَلصَّوْمَ فَإِذَا تَعَالَى اَلنَّهَارُ حَدَثَ لَهُ رَأْيٌ فِي اَلصَّوْمِ فَقَالَ إِنْ هُوَ نَوَى اَلصَّوْمَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ اَلشَّمْسُ حُسِبَ لَهُ يَوْمُهُ وَإِنْ نَوَاهُ بَعْدَ اَلزَّوَالِ حُسِبَ لَهُ مِنَ اَلْوَقْتِ اَلَّذِي نَوَى.

✪ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صبح کرتا ہے مگر وہ روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا پس جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو اس کا ارادہ روزہ رکھنے کا ہوجاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ روزے کی نیت زوال آفتاب سے پہلے کرتا ہے تو اسے پورے دن کا حساب ملے گا اور اگر وہ زوال کے بعد نیت کرے تو اس کا حساب اسی وقت سے شروع ہوگا جس وقت نیت کرے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1286} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ.

✪ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی عمل بغیر نیت کے عمل ہی نہیں ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۱۲۲/۴ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰ح ۱۲۷۰۳؛ الوافی: ۲۳۴/۱۱

[2] مراۃ العقول: ۳۱۶/۱۶؛ شرح العروۃ: ۴۲/۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۳۷/۱؛ مصباح الفقیہ: ۳۱۰/۱۴؛ مستند العروۃ: ۴۹/۱؛ الصوم فی الشریعہ: ۸۹/۱؛ کتاب الصوم تراث الانصار: ۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۲۲/۶

[3] تہذیب الاحکام: ۱۸۸/۴ح ۵۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۱۰ح ۱۲۷۰۹؛ الوافی: ۲۳۹/۱۱؛ عوالی اللئالی: ۱۳۳/۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱۷۳/۴؛ المعتبر: ۶۴۷/۲

[4] مستمسک العروۃ: ۲۱۷/۸؛ شرح العروۃ: ۴۹/۲۱؛ الصوم فی الشریعہ: ۵۹؛ غنایم الایام: ۳۸/۵؛ ملاذ الاخیار: ۵۰۲/۶؛ مصباح الفقیہ: ۳۱۱/۱۴؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۱۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۲۵/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۱۴/۲؛ منتھی المطلب: ۲۷/۹؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۵۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵۶۳/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸۵/۸

[5] حدیث نمبر 811 کی طرف رجوع کیجئے۔

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[1]

{1287} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ قَالَ هُوَ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَصْرِ وَإِنْ مَكَثَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَصُومَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى ذَلِكَ فَلَهُ أَنْ يَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِنْ شَاءَ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مستحبی روزہ دار کے بارے میں پوچھا کہ اسے کوئی حاجت درپیش آجاتی ہے (جس کی وجہ سے وہ نیت نہیں کرسکتا) تو (وہ کیا کرے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو عصر تک (نیت کرنے کا) اختیار ہے اور اگر عصر تک نیت نہ کرے اور بعدازاں روزہ رکھنے کا ارادہ ہوجائے تو اگرچہ پہلے نیت نہ کی ہو پھر بھی اس کے لئے جائز ہے کہ اگر چاہے تو اس دن کا روزہ رکھے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔[3]

{1288} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَتَى أَهْلَهُ فِي يَوْمٍ يَقْضِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كَانَ أَتَى أَهْلَهُ قَبْلَ الزَّوَالِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ إِلاَّ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَإِنْ أَتَى أَهْلَهُ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ صَامَ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَصَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ كَفَّارَةً لِمَا صَنَعَ.

۞ برید عجلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہا تھا کہ اپنی بیوی سے مباشرت کرلی تو اگر اس نے زوال سے پہلے ایسا کیا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے سوائے اس ایک روزے کی قضا کے اور اگر زوال آفتاب کے بعد ایسا کیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ (اس روزے کی قضا کے علاوہ) دس مکینوں کو ہر ایک کو ایک حد کے

---

[1] ایضاً

[2] الکافی: ۴/۱۲۲ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۹۱ ح ۱۸۱۹ و ۱۵۰ ح ۲۰۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۶ ح ۵۲۱؛ الوافی: ۱۱/۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۴ ح ۱۲۷۱۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۷۳

[3] مراۃ العقول: ۱۶/۳۱۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۶۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/۵۵؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۵۶؛ غنائم الایام: ۵/۳۹؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۴۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۶۴؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۹۶؛ ریاض المسائل: ۵/۲۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۵۲

حسب سے صدقہ دے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک روزہ کی جگہ ایک روزہ کی قضا اور تین روزے اپنے اس کرتوت کے کفارہ کے رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1289} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْخَثْعَمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَنْوِي ٱلصَّوْمَ فَيَلْقَاهُ أَخُوهُ ٱلَّذِي هُوَ عَلَى أَمْرِهِ فَيَسْأَلُهُ أَنْ يُفْطِرَ أَ يُفْطِرُ قَالَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً أَجْزَأَهُ وَ حُسِبَ لَهُ وَ إِنْ كَانَ قَضَاءَ فَرِيضَةٍ قَضَاهُ.

۞ صالح بن عبداللہ خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص روزے کی نیت کرتا ہے اور اس کا (دینی) بھائی آ کر اس سے روزہ کھولنے کی استدعا کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر مستحبی روزہ ہے تو (کھول دے وہ) اس کے لئے کافی ہے اور اس کے لیے ثواب ہے اور اگر وہ کسی فرض روزہ کی قضا ہے تو (پھر بھی کھول دے اور پھر کسی دن) اس کی قضا کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث کالصحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{1290} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي ٱلْخَطَّابِ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي ٱلَّذِي يَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ إِنَّهُ بِٱلْخِيَارِ إِلَى زَوَالِ ٱلشَّمْسِ وَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً فَإِنَّهُ إِلَى ٱللَّيْلِ بِٱلْخِيَارِ.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو ماہ رمضان کے روزوں کی قضاء کر رہا تھا کہ اسے زوال آفتاب تک روزہ کھولنے کا اختیار ہے اور اگر مستحبی روزہ ہے تو رات تک کھولنے کا اختیار رکھتا ہے۔[5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۹ح ۲۰۰۰؛ الکافی: ۴/۱۲۲ح ۵؛ الوافی: ۱۱/۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۵ح ۱۲۷۱۶ و ۳۴ح ۱۳۵۷۶؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۳/۴۱۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۷۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۴۴۸؛ جواہر الکلام: ۳۳/۱۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۸

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۹ح ۲۰۰۳؛ الکافی: ۴/۱۲۲ح ۷؛ الوافی: ۱/۲۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶ح ۱۲۷۱۸ و ۱۵۲ح ۱۳۰۸۵

[4] لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۵۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۹

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۲۸۰ح ۸۴۹؛ الاستبصار: ۲/۱۲۲ح ۳۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶ح ۱۲۷۱۹؛ الوافی: ۱۱/۲۳۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

مستحبی روزہ کوزوال کے بعد کھولنے کی ممانعت بھی ایک حدیث میں وارد ہے لہٰذا ایسا کرنا مکروہ ہوگا (واللہ اعلم)۔

{1291} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي اَلصُّهْبَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ بَشِيرٍ اَلنَّبَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ اَلشَّكِّ فَقَالَ صُمْهُ فَإِنْ يَكُ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ تَطَوُّعاً وَإِنْ يَكُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَوْمٌ وُفِّقْتَ لَهُ.

❁ بشیر نبال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یوم شک کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس دن روزہ رکھو پس اگر یہ ثابت ہوگیا کہ اس دن شعبان تھا تو وہ مستحبی روزہ بن جائے گا اور اگر ماہ رمضان کا ثابت ہوا تو پھر یہ ایسا دن ہوگا جس میں روزہ رکھنے کی تمہیں توفیق ہوگئی ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن یا حسن موثق یا موثق کالصحیح ہے۔[3]

{1292} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ صَامَ يَوْماً وَلاَ يَدْرِي أَمِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هُوَ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ فَجَاءَ قَوْمٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُ كَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُ اَلنَّاسِ عِنْدَنَا لاَ يُعْتَدُّ بِهِ فَقَالَ بَلَى فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَالُوا صُمْتَ وَأَنْتَ لاَ تَدْرِي أَمِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَذَا أَمْ مِنْ غَيْرِهِ فَقَالَ بَلَى فَاعْتَدَّ بِهِ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَفَّقَكَ اَللَّهُ لَهُ إِنَّمَا يُصَامُ يَوْمُ اَلشَّكِّ مِنْ شَعْبَانَ وَلاَ يَصُومُهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يَنْفَرِدَ اَلْإِنْسَانُ بِالصِّيَامِ فِي يَوْمِ اَلشَّكِّ وَإِنَّمَا يَنْوِي مِنَ اَللَّيْلَةِ أَنَّهُ يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنْ كَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَجْزَأَ عَنْهُ بِتَفَضُّلِ اَللَّهِ تَعَالَى وَبِمَا قَدْ وَسَّعَ عَلَى عِبَادِهِ وَلَوْ لاَ ذَلِكَ لَهَلَكَ اَلنَّاسُ.

---

[1] مدارک الاحکام:۶/۲۳۱؛ ملاذ الاخیار:۷/۸۱؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف):۴۶و۲۹۹؛ منتھی المطلب:۹/۴۱۹؛ مستند العروۃ کتاب الصوم:۲/۲۲۳؛ غنایم الایام:۵/۵۲۴؛ تذکرۃ الفقہا:۶/۲۲۱؛ مستمسک العروۃ:۸/۵۱۴؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم:۳۶۶؛ الصوم فی الشریعہ:۱/۲۹۹و۲/۲۵۰؛ شرح العروۃ:۲۲/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ:۸/۳۱۵؛ جواہر الکلام:۱۷/۱۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۹/۸۹

[2] الکافی:۴/۸۲ح۵؛ من لایحضرہ الفقیہ:۲/۱۲۷ح۱۹۲۴؛ تہذیب الاحکام:۴/۱۸۱ح۵۰۴؛ الاستبصار:۲/۷۸ح۲۳۶؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۲۱ح۱۲۷۳۲؛ الوافی:۱۱/۱۰۹

[3] مراۃ العقول:۱۶/۲۳۹؛ ملاذ الاخیار:۶/۴۸۸؛ روضۃ المتقین:۳/۳۵۳؛ لوامع صاحبقرانی:۶/۴۴۸؛ فقہ الصادقؑ:۸/۹۱؛ مستمسک العروۃ:۸/۲۲۶

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایسے دن روزہ رکھا جس کے بارے میں اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ ماہ رمضان کا دن ہے یا کوئی اور دن؟

بعد میں کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ وہ ماہ رمضان کا دن تھا۔تو ہمارے ہاں کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اس روزہ کی پروا نہیں کی جائے گی۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ تو نے روزہ تو رکھا مگر تو یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ماہ رمضان کا روزہ ہے یا کسی اور ماہ کا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں تو اس روزہ کی پروا کر اور اسے شمار کر کیونکہ اس کے لئے تمہیں خدا نے موفق کیا ہے۔ یوم الشک کا روزہ شعبان کا سمجھ کر ہی رکھا جاتا ہے اور ماہ رمضان کا سمجھ کر نہیں رکھا جاتا کیونکہ اس کی ممانعت ہے کہ آدمی یوم الشک کو تنہا کا ماہ رمضان کا روزہ رکھے بلکہ رات کو یہ نیت کرے کہ وہ صبح ماہ شعبان کا روزہ رکھے گا پس اگر وہ دن ماہ رمضان کا ثابت ہوگا کیونکہ خدا نے بندوں کو بڑی وسعت دی ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1293} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا لَمْ يَفْرِضِ اَلرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ صِيَاماً ثُمَّ ذَكَرَ اَلصِّيَامَ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ طَعَاماً أَوْ يَشْرَبَ شَرَاباً وَ لَمْ يُفْطِرْ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ .

❂ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے اوپر روزہ فرض نہ کرے (یعنی بروقت نیت نہ کرے) پھر کھانا کھانے یا پانی پینے سے پہلے روزہ رکھنا یاد آ جائے اور وہ افطار نہیں کرتا تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو افطار کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۸۲/۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۲/۴ ح ۵۰۸؛ الاستبصار: ۹۷/۲ ح ۲۴۰؛ الوافی: ۱۰۹/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۰ ح ۱۲۷۳۳

[2] مراۃ العقول: ۲۳۹/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۴۸۹/۶؛ مصباح الفقیہ: ۳۳۷/۱۴؛ مصباح الہدیٰ: ۴۶۲/۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱۸۷/۴ ح ۵۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۰ ح ۱۲۷۰۶؛ الوافی: ۲۳۸/۱۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴۹۹/۶؛ شرح العروۃ: ۴۷/۲۱؛ کتاب الصوم تراث الانصاری: ۱۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۳۱۰/۱۴؛ جواہر الکلام: ۱۹۴/۱۶؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۳۷/۱؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۲۸؛ غنائم الایام: ۳۷/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸۵/۸؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۴۹

مبطلات روزہ:

{1294} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَضُرُّ الصَّائِمَ مَا صَنَعَ إِذَا اجْتَنَبَ ثَلاَثَ خِصَالٍ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ وَ النِّسَاءَ وَ الاِرْتِمَاسَ فِي الْمَاءِ.

1۔ کھانا اور پینا:

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزہ دار کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی جب وہ تین چیزوں سے اجتناب کرے، کھانے پینے سے، عورتوں (سے مباشرت) سے اور پانی میں غوطہ زنی سے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

2۔ جماع:

{1295} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْبَثُ بِأَهْلِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُمْنِيَ قَالَ عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مِثْلُ مَا عَلَى الَّذِي يُجَامِعُ.

❁ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں اپنی اہلیہ سے اس قدر بوس و کنار کرتا ہے کہ اس کی منی خارج ہو جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اسی طرح (روزہ توڑنے کا) کفارہ واجب ہے جس طرح مجامعت کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۸۹/۴ ح ۵۳۵؛ الاستبصار: ۸۰/۲ ح ۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۱/۱۰ ح ۱۲۷۵۳؛ النوادر اشعری: ۲۳؛ بحار الانوار: ۲۷۷/۹۳؛ الفصول المہمہ: ۱۵۴/۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۰۷/۲ ح ۱۸۵۳؛ الوافی: ۱۶۵/۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۵۰۳/۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۶۱/۶؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۱۷/۲؛ شرح العروۃ: ۹۵/۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۲/۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۱۲/۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱۱۰/۸؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱۵۳؛ غنائم الایام: ۶۱/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۲/۸

[3] الکافی: ۱۰۲/۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳۲۷/۴ ح ۸۲۶؛ الاستبصار: ۸۱/۲ ح ۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۹/۱۰ ح ۱۲۷۷۶؛ الوافی: ۲۷۴/۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۶/۴ ح ۵۹۷

[4] مراۃ العقول: ۲۷۴/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۲/۶؛ شرح العروۃ: ۱۲۲/۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۸/۵؛ منتہی المطلب: ۶۰/۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۲۲/۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۸/۵؛ منتہی المطلب: ۶۰/۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۴۳۶/۱۴؛ غنائم الایام: ۱۲۱/۵؛ شرح مازندرانی: ۹۹/۴؛ الحج فی الشریعہ: ۲۱۲/۳؛ مدارک الاحکام: ۷۷/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۹۶/۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۴؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۱۸

3۔استمنا:

یعنی مرد اپنے ساتھ یا کسی دوسرے ذریعے سے جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو اور یہ حکم عورت کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

{1296} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمُحْرِمِ يَعْبَثُ بِأَهْلِهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى يُمْنِيَ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَا ذَا عَلَيْهِمَا قَالَ عَلَيْهِمَا جَمِيعاً اَلْكَفَّارَةُ مِثْلُ مَا عَلَى اَلَّذِي يُجَامِعُ.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے محرم کے بارے میں پوچھا جو احرام کی حالت میں اپنی اہلیہ سے مباشرت کئے بغیر بوس و کنار کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی منی خارج ہو جاتی ہے یا وہ ماہ رمضان میں ایسا کرتا ہے تو ان دونوں پر کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان دونوں پر وہی کفارہ ہے جو مباشرت کرنے والے پر ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

4۔خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام پر جھوٹ باندھنا۔

{1297} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْكَذِبَةُ تَنْقُضُ اَلْوُضُوءَ وَ تُفَطِّرُ اَلصَّائِمَ قَالَ قُلْتُ هَلَكْنَا قَالَ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا ذَلِكَ اَلْكَذِبُ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَى اَلْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ.

۞ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھوٹ بولنا وضو کو توڑ دیتا ہے اور روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جیسا تم سمجھے ہو بلکہ اس سے مراد اللہ عزوجل پر، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آئمہ معصومینؑ پر جھوٹ باندھنا ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۳۲۴ح ۱۱۱۴؛ الکافی: ۴/۳۷۶ح ۵؛ الوافی: ۱۳/ ۶۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۱۳۱ح ۱۷۴۰۸

[2] ملاذ الاخیار: ۸/ ۲۳۸؛ الحج فی الشریعہ: ۳/ ۲۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۳۹۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۱۵؛ سداد العباد: ۱/ ۲۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۸۱؛ سند العروۃ: ۳/ ۷۷؛ موسوعہ شہید اوّل: ۱/ ۳۰۰؛ جواہر الکلام: ۲۰/ ۳۶۷

[3] الکافی: ۴/ ۸۹ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۰۳ح ۵۸۵؛ الوافی: ۱۱/ ۱۶۷؛ بحار الانوار: ۶۹/ ۲۴۹؛ عوالم العلوم: ۲۰/ ۳۱ ۷؛ معانی الاخبار: ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۳ح ۱۲۷۵۷؛ الکافی: ۲/ ۲۵۴ح ۹

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[1]

5۔غبار کو حلق تک پہنچانا:

{1298} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَفْصٍ اَلْمَرْوَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا تَمَضْمَضَ اَلصَّائِمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوِ اِسْتَنْشَقَ مُتَعَمِّداً أَوْ شَمَّ رَائِحَةً غَلِيظَةً أَوْ كَنَسَ بَيْتاً فَدَخَلَ فِي أَنْفِهِ أَوْ حَلْقِهِ غُبَارٌ فَعَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ فِطْرٌ مِثْلُ اَلْأَكْلِ وَ اَلشُّرْبِ وَ اَلنِّكَاحِ.

۞ سلیمان بن حفص المروزی سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب روزہ دار ماہ رمضان میں عمداً کلی کرے یا ناک میں پانی ڈالے اور حلق تک پہنچائے یا غلیظ بو سونگھے یا گھر میں جھاڑو دے اور اس کے ناک اور حلق میں غبار داخل ہو جائے تو اس پر مسلسل دو ماہ کا روزہ واجب ہے کیونکہ کھانا، پینا اور نکاح (جماع) جیسی چیزیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[3] یا پھر معتبر ہے[4] لیکن اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے[5]۔

6۔اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا

{1299} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ اِحْتَلَمَ أَوَّلَ اَللَّيْلِ أَوْ أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ نَامَ مُتَعَمِّداً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ذَلِكَ ثُمَّ يَقْضِيهِ إِذَا أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے ماہ رمضان میں رات کے ابتدائی حصہ میں احتلام ہو یا اپنی اہلیہ سے ہمبستری کی اور پھر عمداً سو گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو وہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اور پھر اس کی قضا بھی

---

[1] مراۃ العقول:۱۶/۲۵۰؛تنقیح مبانی العروۃ:۱/۳۸؛فقہ الصادقؑ :۸/۱۷۱؛شرح العروۃ:۲۱/۱۳۲؛مستند العروۃ کتاب الصوم:۱/۱۲۷؛الدلیل الفقہی تطبیقات:۲۱۵؛تفصیل الشریعہ:۸/۱۰۲؛ملاذ الاخیار:۶/۵۳۵

[2] الکافی:۴/۱۰۵ح۱؛الوافی:۱۱/۲۵۹؛وسائل الشیعہ :۱۰/۶۳ح۱۲۸۳۶

[3] مدارک تحریر الوسیلہ(الصوم):۵۴؛موسوعہ الامام الخوئی:۲۱/۱۵۲

[4] مستند تحریر الوسیلہ مصطفیٰ خمینی:۱/۲۴۶

[5] توضیح المسائل سیستانی:۲۴۳ف۱۵۸۴

کرے جبکہ ماہ رمضان میں ایسا کرے اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{1300} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ ثُمَّ تَرَكَ ٱلْغُسْلَ مُتَعَمِّداً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ وَ قَالَ إِنَّهُ خَلِيقٌ أَنْ لاَ أَرَاهُ يُدْرِكُهُ أَبَداً.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ماہ رمضان کی کیس رات اپنے آپ کو جنب کیا اور پھر صبح صادق تک عمداً غسل نہ کیا تو وہ (کفارہ میں) ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپؑ نے فرمایا: وہ اس لائق ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ کبھی اس روز کے روزہ کی فضیلت کو نہیں پا سکے گا۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [۴]

{1301} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ٱلْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ طَهُرَتْ بِلَيْلٍ مِنْ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَوَانَتْ أَنْ تَغْتَسِلَ فِي رَمَضَانَ حَتَّى أَصْبَحَتْ عَلَيْهَا قَضَاءُ ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت رات میں (حیض وغیرہ سے) پاک ہو جائے اور ماہ رمضان میں غسل کرنے میں سہل انگیزی کرے یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جائے تو اس پر اس دن کی قضا واجب ہے۔ [۵]

---

[۱] الکافی: ۱۰۵/۴ ح ۱؛ الوافی: ۲۵۹/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۶۳/۱۰ ح ۱۲۸۳۶

[۲] مراۃ العقول: ۲۷۸/۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵۱/۱؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۸۱/۱؛ مصباح الفقیہ: ۴۰۲/۱۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۶۲/۶؛ مدارک الاحکام: ۵۹/۶؛ غنائم الایام: ۱۰۵/۵؛ النجعہ فی شرح ۲۰۹/۴؛ مدارک العروۃ: ۲۴۵/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۱/۸؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۰۰

[۳] تہذیب الاحکام: ۲۱۲/۴ ح ۶۱۷؛ الاستبصار: ۸۷/۲ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶۳/۱۰ ح ۱۲۸۳۷؛ الوافی: ۲۶۸/۱۱

[۴] تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۹۶؛ منتھی المطلب: ۷۲/۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵۱/۱؛ شرح العروۃ: ۱۸۶/۲۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۵۵۴/۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۸۰/۱؛ غنائم الایام: ۱۰۶/۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۹۶/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۱/۸

[۵] الکافی: ۱۰۵/۴ ح ۱؛ الوافی: ۲۵۹/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۶۳/۱۰ ح ۱۲۸۳۶

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

7۔حقنہ لینا:

{1302} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحْتَقِنُ تَكُونُ بِهِ اَلْعِلَّةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَلصَّائِمُ لاَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَحْتَقِنَ.

❂ محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ ماہ رمضان میں آدمی کو کچھ تکلیف ہوتی ہے تو کیا وہ حقنہ کرا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: روزہ دار کے لئے حقنہ کرنا جائز نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

8۔قے کرنا:

{1303} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَقَيَّأَ اَلصَّائِمُ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَ إِنْ ذَرَعَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَقَيَّأَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب روزہ دار (عمداً) قے کرے تو اس پر اس دن کی قضا واجب ہے اور اگر بے اختیار اسے قے آجائے تو پھر اپنے روزے کو مکمل کرے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۶۳۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۹۳؛ غنایم الایام: ۵/۱۱۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۵۵؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۱/۱۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۳

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۴ح ۵۸۹؛ الکافی: ۴/۱۱۰ح ۳؛ الاستبصار: ۲/۸۳ح ۲۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۲ح ۱۲۷۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۸۱

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۷۵۳؛ منتھی المطلب: ۹/۸۳؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ: ۱۹۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۶۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۶۹؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۱۲۱؛ غنایم الایام: ۵/۱۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۴۳؛ تنقیح مبانی العروہ: ۱/۶۷؛ الدلیل الفقہی: ۱/۲۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۰۶

[4] الکافی: ۴/۱۰۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۴ح ۷۹۱؛ الوافی: ۱۱/۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۶ح ۱۲۹۰۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

ان چیزوں کے احکام جو روزے کو باطل کرتی ہیں:

{1304} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَذَبَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ قَدْ أَفْطَرَ وَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ فَقُلْتُ فَمَا كَذِبَتُهُ قَالَ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں جھوٹ بولا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور اس پر اس کی قضا واجب ہے۔

میں نے عرض کیا: اس جھوٹ سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنا۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1305} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الصَّائِمُ يَسْتَنْقِعُ فِي الْمَاءِ وَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ وَيَتَبَرَّدُ بِالثَّوْبِ وَيَنْضِحُ بِالْمِرْوَحَةِ وَيَنْضِحُ الْبُورِيَاءَ تَحْتَهُ وَلَا يَغْمِسُ رَأْسَهُ فِي الْمَاءِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: روزہ دار پانی میں بیٹھ سکتا ہے، اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے، کپڑے سے ٹھنڈک حاصل کرسکتا ہے، پنکھے سے پانی چھڑک سکتا ہے اور اپنے نیچے بوریا پر پانی چھڑک سکتا ہے مگر پانی میں سر نہیں ڈبو سکتا ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۶/۲۸۵؛ ملاذ الاخیار:۷/۵۲؛ مدارک الاحکام:۶/۹۸؛ الصوم فی الشریعہ:۱/۲۳۸؛ مصباح المنهاج کتاب الصوم:۴؍۱۳؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف):۱/۱۲۵؛ مصباح الفقیہ:۱۴/۵۱۴؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ:۸۱

[2] تہذیب الاحکام:۴/۱۸۹ح۵۳۶؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۳۳ح۱۲۷۵۶؛ الوافی:۱۱/۱۶۸

[3] ملاذ الاخیار:۶/۵۰۴؛ تفصیل الشریعہ:۸/۱۰۲؛ مصباح الفقیہ:۱۴/۳۷۷؛ مصباح الہدیٰ:۸/۱۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۸۰؛ غنایم الایام:۵/۹۶؛ فقہ الصادقؑ:۸/۱۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱/۳۸؛ ریاض المسائل:۵/۳۴۰

[4] الکافی:۴/۱۰۶ح۳؛ تہذیب الاحکام:۴/۲۶۲ح۷۸۵؛ الوافی:۱۱/۱۷۰؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۳۶ح۱۲۷۶۷؛ الاستبصار:۲/۸۴ح۲۶۰؛ المعتبر:۲/۶۶۳؛ تہذیب الاحکام:۴/۲۰۴ح۵۹۱؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1306} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّائِمِ يَسْتَنْقِعُ فِي اَلْمَاءِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ لَكِنْ لاَ يَنْغَمِسُ وَ اَلْمَرْأَةُ لاَ تَسْتَنْقِعُ فِي اَلْمَاءِ لِأَنَّهَا تَحْمِلُ اَلْمَاءَ بِقُبُلِهَا .

❁ حنان بن سدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی میں بیٹھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ڈبکی نہ لگائے اور عورت پانی میں نہ بیٹھے کیونکہ وہ اپنی اندام نہانی سے پانی کو اندر جذب کرتی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق یا صحیح ہے۔ [3]

{1307} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ وَ اَلْمَرْأَةِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُمَا أَنْ يَسْتَدْخِلاَ اَلدَّوَاءَ وَ هُمَا صَائِمَانِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ مرد اور عورت روزہ سے ہوں تو کیا اپنے اندر دوا داخل کر سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول:۲۸۲/۱۶؛ ملاذ الاخیار:۵۳۸/۶؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم:۶۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱۱۹/۴؛ مدارک الاحکام:۱۳۲/۶؛ شرح العروۃ:۲۹۹/۲۱؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف:۷۷؛ مستمسک العروۃ:۲۶۳/۸

[2] من لایحضرہ الفقیہ:۱۱۵/۲ ح ۱۸۸۳؛ الکافی:۱۰۶/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام:۲۶۳/۴ ح ۷۸۹؛ الوافی:۱۷۱/۱۱؛ علل الشرائع:۳۸۸/۲؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۳۷ ح ۱۲۷۷۱؛ بحار الانوار:۲۹۰/۹۳؛ ھدایۃ الامہ:۱۸۳/۴

[3] لوامع صاحبقرانی:۳۹۵/۶؛ فقہ الصادقؑ:۱۹۳/۸؛ ذخیرۃ المعاد:۵۰۳/۲؛ روضۃ المتقین:۳۱۷/۳؛ الصوم فی الشریعۃ الاسلامیہ الغرا:۱۵۸/۱

[4] الکافی:۱۱۰/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام:۳۲۵/۴ ح ۱۰۰۵؛ قرب الاسناد:۲۳۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۲۶۱؛ بحار الانوار:۲۷۲/۹۳؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۴۱ ح ۱۲۷۸۱؛ الوافی:۱۸۲/۱۱؛ ھدایۃ الامہ:۱۸۸/۴

[5] مراۃ العقول:۲۹۰/۱۶؛ ملاذ الاخیار:۱۶۲/۷؛ النجعہ:۲۳۵/۴؛ غنایم الایام:۱۳۷/۵؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم:۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد:۵۰۰/۲؛ فقہ الصادقؑ:۱۶۸/۸؛ جواہر الکلام:۲۷۳/۱۶

{1308} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي ٱلتَّلَطُّفِ بِٱلْأَشْيَافِ يَسْتَدْخِلُهُ ٱلْإِنْسَانُ وَ هُوَ صَائِمٌ فَكَتَبَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ بَأْسَ بِالْجَامِدِ.

۞ علی بن حسن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کی خدمت میں خط لکھا جس میں پوچھا کہ آپؑ اس باریک شافہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے روزہ دار انسان اپنے اندر داخل کرے؟

آپؑ نے جواب لکھا کہ اگر خشک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1309} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ ٱلْمُرَادِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلصَّائِمِ يَحْتَجِمُ وَ يَصُبُّ فِي أُذُنِهِ ٱلدُّهْنَ قَالَ لاَ بَأْسَ إِلاَّ ٱلسُّعُوطَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

۞ لیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پچھنا لگوا سکتا ہے اور اپنے کان میں تیل ڈال سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے مگر ناک میں دوا چڑھانا مکروہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1310} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ٱلْقَمَّاطِ: أَنَّهُ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَمَّنْ أَجْنَبَ فِي أَوَّلِ ٱللَّيْلِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَامَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ أَنَّ جَنَابَتَهُ كَانَتْ فِي وَقْتٍ حَلاَلٍ.

۞ ابوسعید قماط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں اول شب میں اپنے آپ کو جنب کیا اور سو گیا اور جب جاگا تو صبح ہو چکی تھی تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۴ ح ۵۹۰؛ الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۶؛ الاستبصار: ۲/۸۳ ح ۲۵۷؛ الوافی: ۱۱/۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۱ ح ۱۲۷۸۲

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۱۲۱؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/۱۲۲؛ مستمسک العروہ: ۸/۳۰۷

[3] الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۴ ح ۵۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳ ح ۱۲۷۸۶؛ الوافی: ۱۱/۱۸۳

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۱۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۴؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۳۵۴

آپؑ نے فرمایا: (اس کا روزہ صحیح ہے اور) اس پر کچھ نہیں ہے کیونکہ اس کی جنابت جائز وقت میں تھی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1311} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْجَارِيَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ وَ يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلاَّ أَنْ يَسْتَيْقِظَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِنِ انْتَظَرَ مَاءً يُسَخَّنُ أَوْ يَسْتَقِي فَطَلَعَ الْفَجْرُ فَلاَ يَقْضِي يَوْمَهُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامینؑ میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں کنیز سے ملا (اور جنب ہوگیا) پھر غسل کرنے سے پہلے سوگیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے روزے کو مکمل کرے اور اس دن کی قضا بھی کرے مگر یہ کہ طلوع فجر سے پہلے جاگ جائے اور پانی کے گرم ہونے یا کھینچے جانے کا انتظار کرتا رہے اور اسی دوران صبح ہوجائے تو پھر اس کی قضا نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1312} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ فَيُجْنِبُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَ لاَ يَغْتَسِلُ حَتَّى يَجِيءَ آخِرُ اللَّيْلِ وَ هُوَ يَرَى أَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ قَالَ لاَ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَ يَصُومُ غَيْرَهُ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کررہا ہے اور وہ ایک رات کی ابتداء میں جنب ہوا اور غسل نہ کیا یہاں تک کہ اس کے خیال کے مطابق فجر طلوع ہوگئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس دن (قضا ماہ رمضان کا) روزہ نہ رکھے ہاں البتہ کوئی اور روزہ رکھ سکتا ہے۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۹ح ۱۸۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۷ح ۱۲۸۲۱؛ الوافی: ۱۱/۲۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۰۶؛ غنایم الایام: ۵/۱۱۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۲۸؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۳/۲۱۳؛ شرح العروہ: ۶/۱۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۷۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۳۸

[3] الکافی: ۴/۱۰۵ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۱ح ۶۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۶/۶۰ح ۱۲۸۲۹؛ الوافی: ۱۱/۶۲۱؛ الاستبصار: ۲/۸۶ح ۲۷۰

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۵۲؛ النجعہ: ۴/۲۰۹؛ منتھی المطلب: ۹/۱۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۸۸؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۰۸؛ غنایم الایام: ۵/۱۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۷؛ مصباح المنہاج کتاب لصوم: ۸۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۵۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴۰۴۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۴۲

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۰ح ۱۸۹۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۷ح ۸۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۷ح ۱۲۸۴۳؛ الوافی: ۱/۶۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۹۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1313} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ حَبِيبٍ ٱلْخَثْعَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَخْبِرْنِي عَنِ ٱلتَّطَوُّعِ وَ عَنْ هَذِهِ ٱلثَّلاَثَةِ ٱلْأَيَّامِ إِذَا أَجْنَبْتُ مِنْ أَوَّلِ ٱللَّيْلِ فَأَعْلَمُ أَنِّي أَجْنَبْتُ فَأَنَامُ مُتَعَمِّداً حَتَّى يَنْفَجِرَ ٱلْفَجْرُ أَصُومُ أَوْ لاَ أَصُومُ قَالَ صُمْ.

❂ حبیب خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ مجھے بتائیں کہ جب میں اول شب میں جنب ہوں اور طلوع فجر تک عمداً سوتا رہوں تو کیا اس دن مستحبی روزہ یا (ایام تشریق کے) تین روزے رکھ سکتا ہوں یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: روزہ رکھ۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1314} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلصَّائِمِ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ فَيَدْخُلُ ٱلْمَاءُ فِي حَلْقِهِ قَالَ إِنْ كَانَ وُضُوؤُهُ لِصَلاَةٍ فَرِيضَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَ إِنْ كَانَ وُضُوؤُهُ لِصَلاَةٍ نَافِلَةٍ فَعَلَيْهِ ٱلْقَضَاءُ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اس روزہ دار کے متعلق فرمایا جو نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور پانی اس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر تو یہ وضو فرض نماز کے لئے ہے تو اس پر قضا نہیں ہے اور اگر وضو نافلہ نماز کے لئے ہے تو اس پر قضا ہے۔[4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/۳۳۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۷۵؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۴۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۹۲؛ منتھی المطلب: ۲/۹۴۳؛ شرح العروۃ: ۶/۲۹۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۸۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۸/۲۶۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۱۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۱۲؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۸؛ مدارک الاحکام: ۶/۵۶؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱۸۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۷۴؛ ریاض المسائل: ۵/۳۱۵؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/۱۸۵

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۲ ح ۱۷۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۸ ح ۱۲۸۴۶؛ الوافی: ۱۱/۲۶۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵۲

[3] روضۃ المتقین: ۳/۲۳۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۸۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۷۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۵۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۳۴؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۷۱؛ غنایم الایام: ۵/۱۱۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱۸۱؛ شرح العروۃ: ۲۱/۱۹۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۸۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۳۰

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۴ ح ۹۹۹؛ الکافی: ۴/۱۰۷ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۰ ح ۱۲۸۵؛ الوافی: ۱/۱۷۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1315} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: فِي الصَّائِمِ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ لاَ يُبَالِغُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق فرمایا کہ ہاں (وہ ایسا کرے) لیکن مبالغہ نہ کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{1316} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ فَيَدْخُلُ فِي حَلْقِهِ الْمَاءُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ تَمَضْمَضَ الثَّانِيَةَ فَدَخَلَ فِي حَلْقِهِ الْمَاءُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قُلْتُ تَمَضْمَضَ الثَّالِثَةَ قَالَ فَقَالَ قَدْ أَسَاءَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلاَ قَضَاءٌ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک روزہ دار آدمی کلی کرتا ہے اور پانی اس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر عمداً ایسا نہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ دوبارہ کلی کرے اور پانی حلق میں چلا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: تیسری بار کلی کرے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ایسا کر کے اس نے اچھا تو نہیں کیا مگر اس پر قضا وغیرہ کچھ نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۶۰/۷؛ منتھی المطلب: ۱۶۸/۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱۷۶/۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۰۶/۵؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۲۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۱۶/۱؛ شرح العروۃ: ۲۴۴/۲۱؛ الصوم فی الشریعہ: ۳۸۹/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۰۶/۲؛ غنایم الایام: ۸۲/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶۴/۸؛ مدارک الاحکام: ۱۰۰/۶؛ مراۃ العقول: ۲۸۳/۱۶

[2] الکافی: ۱۰۷/۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۷۱/۱۰ ح ۱۲۸۵۳؛ الوافی: ۱۷۴/۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۸۳/۴

[3] ریاض المسائل: ۳۸۱/۵؛ غنایم الایام: ۸۱/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۰۶/۲؛ مراۃ العقول: ۲۸۴/۱۶

[4] تہذیب الاحکام: ۳۲۳/۴ ح ۹۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۷۲/۱۰ ح ۱۲۸۵۶؛ الوافی: ۱۷۵/۱۱

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{1317} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلصَّائِمِ يَشْتَكِي أُذُنَهُ يَصُبُّ فِيهَا اَلدَّوَاءَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ روزہ دار کے کان میں تکلیف ہے تو کیا وہ اس میں دوا ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1318} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سُلَيْمٍ اَلْفَرَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلصَّائِمِ يَكْتَحِلُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ لَيْسَ بِطَعَامٍ وَ لاَ شَرَابٍ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے کے متعلق فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ نہ طعام ہے اور نہ پانی ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1319} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ يُصِيبُهُ اَلرَّمَدُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ يَذُرُّ عَيْنَهُ بِالنَّهَارِ وَ هُوَ صَائِمٌ قَالَ يَذُرُّهَا إِذَا أَفْطَرَ وَ لاَ يَذُرُّهَا وَ هُوَ صَائِمٌ.

❁ سعد بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ روزہ دار کو ماہ رمضان میں آشوب چشم ہو تو کیا

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۱۶۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۵۹؛ شرح العروۃ: ۲۱/۴۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۶۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۳۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۶؛ ریاض المسائل: ۵/۳۸۱؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱/۲۱۳

[2] الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۱؛ الوافی: ۱۱/۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۲ ح ۱۲۸۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۸ ح ۷۶۴

[3] مراۃ العقول: ۱۶/۲۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۲؛ منتھی المطلب: ۹/۱۹۵؛ النجعہ: ۴/۲۳۵؛ غنائم الایام: ۵/۱۳۹

[4] الکافی: ۴/۱۱۱ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۴ ح ۱۲۸۶۲؛ الوافی: ۱۱/۱۸۹؛ تہذیب الاحکام؛ ۴/۲۵۸ ح ۷۶۵؛ الاستبصار: ۲/۸۹ ح ۲۷۸؛ المعتبر: ۲/۶۶۵

[5] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۳؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۵۵؛ غنائم الایام: ۵/۲۱۹؛ جامع المدارک: ۲/۱۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۱۳۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۹۲؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۴۱

وہ دن کے وقت اس میں دوا ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب روزہ افطار کرے تب آنکھ میں دوا ڈالے اور روزہ کی حالت میں دوا نہ ڈالے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1320} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الصَّائِمِ يَنْزِعُ ضِرْسَهُ قَالَ لاَ وَلاَ يُدْمِي فَاهُ وَلاَ يَسْتَاكُ بِعُودٍ رَطْبٍ.

❂ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے روزہ دار کے لئے اپنی داڑھ اکھیڑنے کے بارے میں فرمایا کہ نہ اکھیڑے اور نہ ہی منہ کو خون آلود کرے اور نہ تر شاخ سے مسواک کرے (کہ یہ مکروہ ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1321} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَيَسْتَاكُ الصَّائِمُ بِالْمَاءِ وَبِالْعُودِ الرَّطْبِ يَجِدُ طَعْمَهُ فَقَالَ (لاَ بَأْسَ بِهِ).

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی اور ایسی تر شاخ سے مسواک کر سکتا ہے جس کا ذائقہ اسے محسوس ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] الکافی: ۴/۱۱۱ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۷ ح ۱۲۸۶۴؛ الوافی: ۱۱/۱۹۱

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۱؛ غنایم الایام: ۵/۲۱۹؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۳۹؛ الحدائق الناضرہ: ۱۳/۱۵۳

[3] الکافی: ۴/۱۱۲ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۷ ح ۱۲۸۷۶؛ الوافی: ۱۱/۱۹۴؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۲/۱۱۲ ح ۱۸۷۱

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۷۰؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۱۶۴؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۵۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۸۲

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۲ ح ۷۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۳ ح ۱۲۸۹۲؛ الوافی: ۱۱/۱۹۵؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۸۰

[6] ملاذ الاخیار: ۷/۴۸؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۳؛ منتہی المطلب: ۹/۹۴؛ غنایم الایام: ۵/۸۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۵۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۷۹

{1322} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ الصَّائِمِ يَقْلِسُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ مِنَ الطَّعَامِ أَ يُفَطِّرُهُ ذَلِكَ قَالَ لاَ قُلْتُ فَإِنِ ازْدَرَدَهُ بَعْدَ أَنْ صَارَ عَلَى لِسَانِهِ قَالَ (لاَ يُفَطِّرُهُ ذَلِكَ).

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روزہ دار کے متعلق پوچھا گیا کہ جس کے پیٹ سے منہ تک کھانا وغیرہ آجائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: اگر زبان پر آنے کے بعد اسے نگل جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1323} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَلْسِ وَ هِيَ الْجُشَأَةُ يَرْتَفِعُ الطَّعَامُ مِنْ جَوْفِ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ تَقَيَّأَ وَ هُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلاَةِ قَالَ لاَ يَنْقُضُ ذَلِكَ وُضُوءَهُ وَ لاَ يَقْطَعُ صَلاَتَهُ وَ لاَ يُفَطِّرُ صِيَامَهُ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اس طرح ڈکار آیا کہ جس سے اس کے پیٹ سے کچھ طعام اس کے منہ تک پہنچ گیا مگر اس نے عمداً اس کی کوشش نہیں کی تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے، نہ نماز باطل ہوتی ہے اور نہ ہی روزہ ٹوٹتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۵ ح ۷۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۸ ح ۱۲۹۱۴؛ الوافی: ۱۱/۱۷۹

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۲۶؛ النجعہ: ۴/۲۳۱؛ غنایم الایام: ۵/۱۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۶۲؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۳۲؛ الدلایل فی شرح: ۳/۳۹۱؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۱۷؛ شرح العروہ: ۲۱/۲۵۲؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۸۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۰۸

[3] الکافی: ۴/۱۰۸ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۴ ح ۷۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۰ ح ۱۲۹۱۸؛ الوافی: ۱۱/۱۸۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۸۹؛ مستطرفات السرائر: ۱۰۲ ح ۳۷

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۳؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۲۹۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۲۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۴۵؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۱۲۱

{1324} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الصَّائِمُ يَشَمُّ الرَّيْحَانَ وَ الطِّيبَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار خوشبودار پودے اور خوشبو سونگھ سکتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1325} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي أُقَبِّلُ بِنْتاً لِي صَغِيرَةً وَ أَنَا صَائِمٌ فَيَدْخُلُ فِي جَوْفِي مِنْ رِيقِهَا شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ لِي لاَ بَأْسَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

ابولاد حناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک چھوٹی سی بیٹی ہے اور میں روزہ سے ہوتا ہوں تو (پیار کی وجہ سے اس کی زبان منہ میں لینے سے) اس کی تھوک میرے پیٹ میں چلی جاتی ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے تم پر کچھ بھی نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1326} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الصَّائِمُ يُقَبِّلُ قَالَ نَعَمْ وَ يُعْطِيهَا لِسَانَهُ تَمَصُّهُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا روزہ دار بوسہ دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور اسے (یعنی اپنی اہلیہ یا بچی کو) اپنی زبان بھی دے سکتا ہے تا کہ وہ اسے چوسے۔[5]

---

[1] الکافی: ۴/۱۱۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۱ ح ۱۲۹۲۲؛ الوافی: ۱۱/۲۰۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۶ ح ۸۰۰؛ الاستبصار: ۲/۹۲ ح ۲۹۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۵؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۳۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۷/۱۴؛ منتھی المطلب: ۹/۱۸۶

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۹ ح ۹۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰۲ ح ۱۲۸۶۰؛ الوافی: ۱۱/۲۰۳؛ موسوعہ شہید اول: ۱۴/۱۶۰

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۲؛ الدرر النجفیہ: ۴/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۰۶؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۸۸۴؛ غنایم الایام: ۵/۷۷

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۹ ح ۹۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰۲ ح ۱۲۹۶۱؛ الوافی: ۱۱/۲۱۶؛ موسوعہ شہید اول: ۱۴/۱۶۰؛ مسند ابی بصیر: ۲/۲۰۲

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{1327} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُفَطِّرْنَ اَلصَّائِمَ اَلْقَيْءُ وَ اَلاِحْتِلاَمُ وَ اَلْحِجَامَةُ وَ قَدِ اِحْتَجَمَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ كَانَ لاَ يَرَى بَأْساً بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوارؑ سے روایت کی ہے کہ تین چیزیں روزہ دار کے روزہ کو نہیں توڑتی ہیں: قے، احتلام اور پچھنے لگوانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا ہے اور وہ روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے تھے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{1328} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ اَلصَّائِمَةِ تَطْبُخُ اَلْقِدْرَ فَتَذُوقُ اَلْمَرَقَةَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سُئِلَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا اَلصَّبِيُّ وَ هِيَ صَائِمَةٌ فَتَمْضَغُ اَلْخُبْزَ وَ تُطْعِمُهُ فَقَالَ لاَ بَأْسَ وَ اَلطَّيْرَ إِنْ كَانَ لَهَا .

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی روزہ دار عورت ہانڈی پکا رہی ہو تو کیا شوربے کا ذائقہ چکھ سکتی ہے تاکہ (کمی وبیشی) دیکھ سکے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت کا بچہ ہے تو کیا وہ روزہ کی حالت میں اسے روٹی چبا کر کھلا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور اگر پرندہ ہو تو بھی ایسا کر سکتی ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۱؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۴۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۰۶؛ الدرر النجفیہ: ۴/۹

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[3] مستند العروہ: ۱/۱۲۱؛ وسائل العباد: ۲/۲۸۹؛ جواھر الکلام: ۱۶/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۲۴۸؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۷۸؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۶

[4] الکافی: ۴/۱۱۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۲ح ۹۴۲؛ الاستبصار: ۲/۹۵ح ۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰۵ح ۱۲۹۷۱ و ۱۰/۱۰۸ح ۱۲۹۷۹؛ الوافی: ۱۱/۱۹۸

[5] مدارک الاحکام: ۶/۱۷؛ منتھی المطلب: ۹/۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۷

{1329} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنِي غِيَاثٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَزْدَرِدَ ٱلصَّائِمُ نُخَامَتَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر روزہ دار اپنی بلغم نگل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{1330} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلرَّجُلِ يَعْطَشُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَمَصَّ ٱلْخَاتَمَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے ماہ رمضان میں پیاس لگتی ہے کہ اگر وہ انگوٹھی چوسے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1331} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَبْيَضِ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ فَقَالَ بَيَاضُ ٱلنَّهَارِ مِنْ سَوَادِ ٱللَّيْلِ قَالَ وَ كَانَ بِلاَلٌ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ٱبْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَ كَانَ أَعْمَى يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَ يُؤَذِّنُ بِلاَلٌ حِينَ يَطْلُعُ ٱلْفَجْرُ فَقَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ بِلاَلٍ فَدَعُوا ٱلطَّعَامَ وَ ٱلشَّرَابَ فَقَدْ أَصْبَحْتُمْ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ سفید دھاگہ کیا ہے جو سیاہ دھاگہ سے جدا ہوتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جب دن کی روشنی رات کی سیاہی سے الگ ہو جائے۔

پھر فرمایا: جناب بلال اور جناب ابن مکتوم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن تھے مگر ابن مکتوم نابینا ہونے کی وجہ سے رات کو اذان دیتے تھے اور بلال طلوع فجر کے بعد پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بلال کی اذان سنو تو کھانا پینا ترک کر دیا کرو کیونکہ

[1] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۶۶۴/۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۵۹/۷؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۳۲؛ مراۃ العقول: ۲۹۹/۱۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۶۶۴/۲

[4] مراۃ العقول: ۳۰۰/۱۶؛ غنایم الایام: ۷۸/۵؛ مصباح الفقیہ: ۴۶۶/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۶/۸؛ جواہر الکلام: ۲۶۱/۱۶

اس وقت صبح ہوجاتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1332} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقُلْتُ مَتَى يَحْرُمُ الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَ تَحِلُّ الصَّلاَةُ صَلاَةُ الْفَجْرِ فَقَالَ إِذَا اعْتَرَضَ الْفَجْرُ وَ كَانَ كَالْقُبْطِيَّةِ الْبَيْضَاءِ فَثَمَّ يَحْرُمُ الطَّعَامُ وَ يَحِلُّ الصِّيَامُ وَ تَحِلُّ الصَّلاَةُ صَلاَةُ الْفَجْرِ قُلْتُ فَلَسْنَا فِي وَقْتٍ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ شُعَاعُ الشَّمْسِ فَقَالَ هَيْهَاتَ أَيْنَ تَذْهَبُ تِلْكَ صَلاَةُ الصِّبْيَانِ.

❂ ابوبصیرلیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ روزہ دار پر کب کھانا پینا حرام ہوتا ہے اور کب نماز کا پڑھنا مباح ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب فجر سفید کتان سے بنے ہوئے کپڑے کی طرح افق پر پھیل جائے پس اس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے اور نماز صبح کا پڑھنا حلال ہوجاتا ہے

میں عرض گزار ہوا کہ کیا سورج کی شعاعیں پھوٹنے تک ہمارا وقت باقی نہیں رہتا؟

آپؑ نے فرمایا: تم کہاں چلے گئے یہ تو بچوں کا وقت ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1333} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ آمُرُ الْجَارِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْ لاَ فَتَقُولُ لَمْ يَطْلُعْ فَآكُلُ ثُمَّ أَنْظُرُ فَأَجِدُهُ قَدْ طَلَعَ حِينَ نَظَرَتْ قَالَ تُتِمُّ يَوْمَكَ ثُمَّ تَقْضِيهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي نَظَرْتَ مَا كَانَ عَلَيْكَ قَضَاؤُهُ.

---

[1] الکافی: ۴/۹۸ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۱ ح ۱۹۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۱ ح ۱۲۹۸۷؛ الوافی: ۱/۲۲۸؛ بحارالانوار: ۲۲/۲۶۵ و ۸۰/۱۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۴ ح ۵۱۳

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۶۶؛ بحارالانوار: ۸۰/۱۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۵۶

[3] الکافی: ۴/۹۹ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۵ ح ۵۱۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۰ ح ۱۹۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۹ ح ۱۹۴۱؛ الوافی: ۱۱/۲۲۹

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۹۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۶۰؛ منتھی المطلب: ۹/۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۵؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۹۱؛ شرح العروۃ: ۱۱/۱۹۹

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی کنیز کو حکم دیتا ہوں کہ دیکھ فجر طلوع ہوئی ہے یا نہیں پس وہ مجھے بتاتی ہے کہ ابھی طلوع نہیں ہوئی لہٰذا میں سحری کھالیتا ہوں پھر جب خود دیکھتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ جب اس نے دیکھا تھا تو صبح طلوع ہو چکی تھی (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے اس دن کے روزے کو مکمل کرو پھر اس کی قضا بھی کرو کیونکہ اگر تم نے خود دیکھ لیا ہوتا تو تم پر قضا نہ ہوتی۔ [1]

تحقیق: حدیث حسن اور صحیح ہے۔ [2]

{1334} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ خَرَجَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَصْحَابُهُ يَتَسَحَّرُونَ فِي بَيْتٍ فَنَظَرَ إِلَى الْفَجْرِ فَنَادَاهُمْ أَنَّهُ قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَكَفَّ بَعْضٌ وَ ظَنَّ بَعْضٌ أَنَّهُ يَسْخَرُ فَأَكَلَ فَقَالَ يُتِمُّ وَ يَقْضِي.

❂ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں باہر نکلا جبکہ اس کے ساتھ مکان کے اندر سحری کھا رہے تھے پس اس نے دیکھا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے تو اس نے ان کو جدا دے کر کہا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے چنانچہ بعض لوگوں نے کھانے سے ہاتھ روک لیا اور بعض یہ کہہ کر کھاتے رہے کہ وہ مزاق کر رہا ہے (مگر بعد میں معلوم ہوا کہ خبر سچی تھی تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس دن کا روزہ مکمل کرے اور قضا بھی کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1335} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ قَامَا فَنَظَرَا إِلَى الْفَجْرِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ ذَا وَ قَالَ الْآخَرُ مَا أَرَى شَيْئاً قَالَ فَلْيَأْكُلِ الَّذِي لَمْ يَسْتَبِنْ لَهُ الْفَجْرُ وَ قَدْ حَرُمَ عَلَى الَّذِي زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْفَجْرَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: كُلُوا وَ اشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

---

[1] الکافی: ۴/ ۹۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۶۹ ح ۸۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۱۸ ح ۱۳۰۰۲؛ الوافی: ۱۱/ ۲۸۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۳۱ ح ۳۶۸؛ المعتبر: ۲/ ۶۷۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۶۳؛ منتھی المطلب: ۹/ ۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۶۱؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۶۴؛ غنایم الایام: ۵/ ۱۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۵۲؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۰۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۳۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۳۱ ح ۱۹۳۹؛ الکافی: ۴/ ۹۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۷۰ ح ۸۱۴؛ الوافی: ۱۱/ ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۱۸ ح ۱۳۰۰۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۰۲

[4] مصباح المنھاج (کتاب الصوم): ۲۰۶؛ غنایم الایام: ۵/ ۱۵۶؛ منتھی المطلب: ۹/ ۱۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۸۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۵۴؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۴۲۳؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۶۴

لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ .

✪ سماعہ بن مھران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ دو شخص صبح صادق دیکھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک نے کہا کہ وہ یہ موجود ہے جبکہ دوسرے نے کہا کہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: جس شخص پر صبح صادق واضح نہیں ہوئی وہ کھائے پیئے مگر اس شخص پر کھانا پینا حرام ہے جس کا گمان ہے کہ اس نے صبح صادق دیکھی ہے چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ''اور خورد و نوش کرو یہاں تک کہ تم پر فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے۔(البقرہ:۱۸۷)''[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1336} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي قَوْمٍ صَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ فَغَشِيَهُمْ سَحَابٌ أَسْوَدُ عِنْدَ غُرُوبِ ٱلشَّمْسِ فَرَأَوْا أَنَّهُ ٱللَّيْلُ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ ثُمَّ إِنَّ ٱلسَّحَابَ ٱنْجَلَى فَإِذَا ٱلشَّمْسُ قَالَ عَلَى ٱلَّذِي أَفْطَرَ صِيَامُ ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ إِنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: أَتِمُّوا ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱللَّيْلِ فَمَنْ أَكَلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ ٱللَّيْلُ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ لِأَنَّهُ أَكَلَ مُتَعَمِّداً .

✪ ابو بصیر اور سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جنہوں نے سیاہ بادل کی وجہ سے رات سمجھ کر روزہ افطار کر دیا اور بعد از اں جب بادل پھٹا تو معلوم ہوا کہ ابھی تو دن موجود ہے تو جنہوں نے روزہ افطار کیا ہے ان پر اس کی قضا واجب ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''اور روزوں کو رات تک پورا کرو(البقرۃ:۱۸۷)''۔ پس جو شخص رات داخل ہونے سے پہلے کھائے اس پر اس کی قضا واجب ہے کیونکہ اس نے عمداً کھایا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{1337} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

---

[1] الکافی: ۴/ ۹۷ ح ۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۳۱ ح ۱۹۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۷ ۳ ح ۹۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۱۹ ح ۱۳۰۰۴؛ الوافی: ۱۱/ ۲۳۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۱۷۴

[2] مراۃ العقول: ۱۶/ ۳۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۲۷۹؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۶۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۶۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/ ۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/ ۱۸۶؛ المعتبر: ۲/ ۶۶۴

[4] مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۶۲؛ غنایم الایام: ۵/ ۱۶۲؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۲۰۹؛ کتاب الصوم (ترات الانصار): ۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۴۵۹؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۱۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۲؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۲۸۵؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۴۲۸؛ فقہ الصادق: ۸/ ۱۵۷

مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : وَقْتُ ٱلْمَغْرِبِ إِذَا غَابَ ٱلْقُرْصُ فَإِنْ رَأَيْتَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدْ صَلَّيْتَ أَعَدْتَ ٱلصَّلاَةَ وَ مَضَى صَوْمُكَ وَ تَكُفُّ عَنِ ٱلطَّعَامِ إِنْ كُنْتَ قَدْ أَصَبْتَ مِنْهُ شَيْئاً.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مغرب کا وقت وہ ہے جب آفتاب کا گولہ چھپ جائے اور اگر نماز پڑھنے کے بعد تمہیں سورج نظر آ جائے تو تمہیں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر کچھ طعام کھا چکا ہے تو اس سے رکنا پڑے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1338} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ إِفْطَارِ ٱلصَّائِمِ قَالَ حِينَ يَبْدُو ثَلاَثَةُ أَنْجُمٍ وَ قَالَ لِرَجُلٍ ظَنَّ أَنَّ ٱلشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ فَأَفْطَرَ ثُمَّ أَبْصَرَ ٱلشَّمْسَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روزہ دار کے لئے افطاری کا وقت پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: جب تین تارے نکل آئیں۔

پھر آپؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے رات کا گمان کر کے روزہ افطار کر دیا تھا اور بعد میں سورج کو دیکھا تو آپؑ نے فرمایا: اس پر قضا نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1339} عَلِيُّ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَمَضَانَ تُصَلِّي ثُمَّ تُفْطِرُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يَنْتَظِرُونَ ٱلْإِفْطَارَ فَإِنْ كُنْتَ مَعَهُمْ فَلاَ تُخَالِفْ عَلَيْهِمْ وَ أَفْطِرْ ثُمَّ صَلِّ وَ إِلاَّ فَابْدَأْ بِالصَّلاَةِ قُلْتُ وَ لِمَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّهُ قَدْ حَضَرَكَ فَرْضَانِ ٱلْإِفْطَارُ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۶۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۹۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۰۹؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱۸۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۹۴؛ جواہر الکلام: ۷/۱۰۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۶/۳۷۴؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۶/۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۸ ح ۹۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۲۴ ح ۱۳۰۱۶؛ الوافی: ۱۱/۲۳۲

[4] غنایم الایام: ۵/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۰۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۳۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۴۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۵۱؛ کشف اللثام: ۳/۳۹؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۰۸؛ مدارک الاحکام: ۶/۹۵

اَلصَّلاَةُ فَابْدَأْ بِأَفْضَلِهِمَا وَ أَفْضَلُهُمَا اَلصَّلاَةُ ثُمَّ قَالَ تُصَلِّي وَ أَنْتَ صَائِمٌ فَتُكْتَبُ صَلاَتُكَ تِلْكَ فَتَخْتِمُ بِالصَّوْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

❁ زرارہ اور فضیل سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان میں پہلے نماز پڑھ پھر روزہ افطار کر مگر یہ کہ تم کچھ لوگوں کے ہمراہ ہو جو تمہارے ہمراہ افطار کرنے کا انتظار کر رہے ہوں پس اگر تو ان کے ہمراہ افطار کرنے کا عادی ہے تو پھر اپنے معمول کی خلاف ورزی نہ کر اور افطار کر کے نماز پڑھ اور اگر یہ صورت حال نہ ہو تو پھر پہلے نماز پڑھ۔

راوی نے عرض کیا: ایسا کیوں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: دو فرض اکٹھے ہو گئے ہیں: افطار اور نماز تو ان میں سے افضل سے ابتداء کر اور افضل نماز ہے۔

پھر فرمایا: نماز پڑھ جبکہ تو روزہ سے ہو تو اس طرح تیری نماز لکھی جائے گی اور اس کا خاتمہ روزہ سے کر تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1340} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي اَلْيَوْمِ اَلَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَالَ يَا غُلاَمُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ أَ صَامَ اَلسُّلْطَانُ أَمْ لاَ فَذَهَبَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لاَ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَتَغَدَّيْنَا مَعَهُ.

❁ عیسیٰ بن ابو منصور سے روایت ہے کہ میں اس دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جس میں شک تھا کہ آج ماہ رمضان کا روزہ ہے یا نہیں؟

امامؑ نے نوکر سے فرمایا: جا اور جا کر دیکھ کہ حاکم نے روزہ رکھا ہے کہ نہیں؟

چنانچہ نوکر گیا اور آ کر بتایا کہ اس نے نہیں رکھا۔ پس امامؑ نے دوپہر کا کھانا طلب کیا اور ہم نے آپؑ کے ساتھ کھایا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1341} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۹۸/۴ح ۵۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۰/۱۰ح ۱۳۰۸۰؛ الوافی: ۲۴۵/۱۱؛ مصباح المتہجد: ۶۲۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵۲۵/۶؛ شرح العروۃ: ۴۴۹/۲۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷۰۸/۸؛ جواہر الکلام: ۳۸۵/۱۶؛ مستند العروۃ: ۴۲۰/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲۸۰/۸؛ مدارک الاحکام: ۱۹۱/۶

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۲۷/۲ح ۱۹۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۱/۱۰ح ۱۳۰۳۱؛ الوافی: ۱۵۸/۱۱؛ الفصول المہمہ: ۵۹۲/۱

[4] روضۃ المتقین: ۳۵۴/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۵۰/۶؛ الانصاف فی مسائل: ۳۳۸/۲؛ رویت ہلال: ۹۸۳/۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۸۶/۲؛ براھین الحج للفقہا: ۲۱۴/۳؛ ھیویات فقہیہ: ۱۸۵

مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَ بَصَرُكَ وَ جِلْدُكَ وَ عَدَّدَ أَشْيَاءَ غَيْرَ هَذَا قَالَ وَ لاَ يَكُونُ يَوْمُ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو چاہیے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھ، بال، تمہارا چمڑا اور امامؑ نے دیگر اعضاء بھی شمار کئے کہ ان سب کا بھی روزہ ہو اور تمہارے روزے کا دن تمہارے افطار والے دن کی مانند نہیں ہونا چاہیے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[2]

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں:

{1342} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ اَلْمُرَادِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّائِمِ يَحْتَجِمُ وَ يَصُبُّ فِي أُذُنِهِ اَلدُّهْنَ قَالَ لاَ بَأْسَ إِلاَّ اَلسُّعُوطُ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

۞ لیث مارد ی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پچھنا لگوا سکتا ہے اور اپنے کان میں تیل ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے مگر ناک میں دوا چڑھائے کہ یہ مکروہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1343} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ إِذَا كَانَ كُحْلاً لَيْسَ فِيهِ مِسْكٌ وَ لَيْسَ لَهُ طَعْمٌ فِي اَلْحَلْقِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ سماعہ بن مھران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ کیا روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۵۱۵؛ منتھی المطلب: ۹/۸۷ و ۶۰ ۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۹۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۳ ۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۷ ۲۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۲ غنائم الایام: ۵/۲۲۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۵۱

[3] الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۴ ح ۵۹۲؛ الوافی: ۱۱/۱۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳ ح ۱۲۷۸۶

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۱۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۴؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۳۵۴

آپؑ نے فرمایا: جب سرمہ ایسا ہو کہ اس میں مشک نہ ہو اور نہ ہی حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1344} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّائِمِ أَ يَحْتَجِمُ فَقَالَ إِنِّي أَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ أَ مَا يَتَخَوَّفُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ مَا ذَا يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ قَالَ الْغَشَيَانَ أَوْ تَثُورَ بِهِ مِرَّةٌ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ قَوِيَ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَخْشَ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پچھنے لگوا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے کیا اسے اپنے بارے میں اندیشہ نہیں ہے؟

میں نے عرض کیا: کس چیز کا اندیشہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: غشی کا یا صفراء وسوداء کے جوش مارنے کا

میں نے عرض کیا: اگر وہ طاقتور ہو اور اسے ان چیزوں میں سے کسی چیز کا اندیشہ نہ ہو تو پھر آپؑ کیا فرمائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: اس صورت میں اگر چاہے تو لگوا سکتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1345} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَ هُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَخْشَ ضَعْفاً.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی سے مسواک کر سکتا ہے؟

---

[1] الکافی: ۴/۱۱۱ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۹ح ۷۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۴ح ۱۲۸۶۳؛ الاستبصار: ۲/۹۰ح ۲۸۳؛ الوافی: ۱۱/۱۹۰

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۴؛ غنایم الایام: ۵/۲۱۹؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/۱۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۷؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم) ۱۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۲

[3] الکافی: ۴/۱۰۹ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۰ح ۱۸۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۱ح ۷۷۷؛ الاستبصار: ۲/۹۱ح ۲۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۷ح ۱۲۸۷۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۵

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۲۷؛ منتھی المطلب: ۹/۱۸۹؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۳۵۰؛ الذبدۃ الفقہیہ: ۳/۱۹۲؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۸/۱۴۸؛ مجمع الفائدۃ: ۵/۱۰۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۳

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ تر مسواک سے نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [2]

{1346} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلصَّائِمِ أَ يَسْتَاكُ بِالْمَاءِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ لاَ يَسْتَاكُ بِالسِّوَاكِ اَلرَّطْبِ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی سے مسواک کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ تر مسواک سے نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [4]

{1347} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يَسْتَاكَ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ وَ قَالَ لاَ يَضُرُّ أَنْ يَبُلَّ سِوَاكَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَنْفُضَهُ حَتَّى لاَ يَبْقَى فِيهِ شَيْءٌ .

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام روزہ دار کے لئے تر مسواک مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر وہ اپنے مسواک کو پانی سے بھگو کر جھاڑ دے تا کہ اس پر پانی کا کچھ اثر باقی نہ رہے تو پھر کوئی ضرر نہیں ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔ [6]

{1348} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْفَيْضِ اَلتَّيْمِيُّ عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : يَنْهَى عَنِ اَلنَّرْجِسِ لِلصَّائِمِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَلِمَ قَالَ لِأَنَّهُ رَيْحَانُ اَلْأَعَاجِمِ .

❁ ابن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا کہ آپؑ روزہ دار کو نرجس (نرگس کا خوشبودار پھول

---

[1] الکافی: ۱۰۹/۴ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۱۳/۲ ح ۲۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۲۶۱/۴ ح ۷۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۸۱/۱۰ ح ۱۲۸۸۸؛ الوافی: ۱۸۷/۱۱

[2] مراۃ العقول: ۲۸۸/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۳۱۰/۳؛ لوامع صاحبقرانی ۳۸۳/۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۷؛ غنائم الایام: ۲۲۱/۵؛ مدارک الاحکام: ۱۲۷/۶؛

[3] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۶۶۴/۲

[4] مستند الشیعہ: ۳۰۴/۱۰؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۳۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۵۸/۷؛ مراۃ العقول: ۲۹۲/۱۶

[5] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۶۶۴/۲

[6] مراۃ العقول: ۲۹۳/۱۶؛ مدارک الاحکام: ۴۷/۶؛ مصباح الفقیہ: ۴۰۷/۱۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶۱۲/۸؛ منتھی المطلب: ۹۵/۹

سونگھنے) سے منع کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ (منع) کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ یہ عجمیوں کا خوشبودار پودا ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث قوی یا حسن کالصحیح یا کالصحیح ہے۔ [۲]

{1349} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَرِهَ الْمِسْكَ أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ الصَّائِمُ .

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ روزہ دار کے لئے مشک کی خوشبو لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۴]

{1350} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَمَسُّ مِنَ الْمَرْأَةِ شَيْئاً أَ يُفْسِدُ ذٰلِكَ صَوْمَهُ أَوْ يَنْقُضُهُ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ الشَّابِّ مَخَافَةَ أَنْ يَسْبِقَهُ الْمَنِيُّ .

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی (روزہ دار) شخص عورت کو چھوئے تو کیا اس سے اس کا روزہ باطل ہوگا یا اس کو کوئی نقصان ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ بات ایک جوان کے لئے مکروہ ہے اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اس کی منی خارج نہ ہو جائے۔ [۵]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۶]

---

[۱] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۴ ح ۱۸۷۸؛ الکافی: ۴/۱۱۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۶ ح ۸۰۴؛ الاستبصار: ۲/۹۴ ح ۳۰۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۲ ح ۱۲۹۲۵؛ الوافی: ۱۱/۲۰۷

[۲] روضۃ المتقین: ۳/۳۱۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۸۹

[۳] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[۴] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۶

[۵] الکافی: ۴/۱۰۴ ح ۱؛ الوافی: ۱۱/۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۷ ح ۱۲۹۴۰

[۶] مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۶؛ کتاب الصوم منتظری: ۱۱۸؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۶۹؛ کتاب الصوم الانصاری: ۵۲

{1351} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي الصَّائِمِ يُقَبِّلُ الْجَارِيَةَ وَ الْمَرْأَةَ فَقَالَ أَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ مِثْلِي وَ مِثْلُكَ فَلاَ بَأْسَ وَ أَمَّا الشَّابُّ الشَّبِقُ فَلاَ لِأَنَّهُ لاَ يُؤْمَنُ وَ الْقُبْلَةُ إِحْدَى الشَّهْوَتَيْنِ قُلْتُ فَمَا تَرَى فِي مِثْلِي تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُلاَعِبُهَا فَقَالَ لِي إِنَّكَ لَشَبِقٌ يَا أَبَا حَازِمٍ الْحَدِيثَ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپؑ اس روزہ دار کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو اپنی کنیز یا بیوی کو بوسہ دے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر مجھ یا تجھ جیسا بوڑھا ہوتو پھر کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جوان کثیر الشہوۃ ہوتو وہ ایسا نہ کرے کیونکہ اسے (منی نکلنے کا) اطمینان نہیں ہے اور بوسہ بھی دو شہوتوں میں سے ایک ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر میرے جیسے (بوڑھے) کی کنیز ہوتو وہ اس سے ملاعبت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے مجھے فرمایا: اے ابوحازم! تم تو بہت شہوت والے ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1352} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَا مُحَمَّدُ إِيَّاكَ أَنْ تَمْضَغَ عِلْكاً فَإِنِّي مَضَغْتُ الْيَوْمَ عِلْكاً وَ أَنَا صَائِمٌ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئاً.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! گوند نہ چبانا کیونکہ میں نے اسے آج چبایا جبکہ میں روزہ سے تھا تو میں نے اس سے اپنے نفس میں کچھ (نفرت) محسوس کی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1353} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّائِمِ يَذُوقُ الشَّيْءَ وَ لاَ يَبْلَعُهُ قَالَ لاَ.

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۷ ح ۱۲۹۴۲؛ الوافی: ۱۱/۲۱۲

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۷؛ کتاب الصوم الانصاری: ۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۶؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۲۶؛ کتاب الصوم منتظری: ۲۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۶

❂ سعید اعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار نگلے بغیر صرف کسی چیز کا ذائقہ چھک سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1354} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: لاَ يُنْشَدُ الشِّعْرُ بِاللَّيْلِ وَ لاَ يُنْشَدُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ وَ لاَ نَهَارٍ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ يَا أَبَتَاهُ فَإِنَّهُ فِينَا قَالَ وَ إِنْ كَانَ فِينَا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رات میں شعر نہ پڑھا کرو اور نہ ہی ماہ رمضان کی رات اور دن میں شعر پڑھا کرو۔

اسماعیل نے آپؑ سے عرض کیا: اے بابا جان! اگرچہ (شعر) ہمارے بارے میں ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اگرچہ ہمارے حق میں ہو (پھر بھی نہ پڑھا کرو)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1355} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: يُكْرَهُ رِوَايَةُ الشِّعْرِ لِلصَّائِمِ وَ لِلْمُحْرِمِ وَ فِي الْحَرَمِ وَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَنْ يُرْوَى بِاللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ شِعْرَ حَقٍّ قَالَ وَ إِنْ كَانَ شِعْرَ حَقٍّ.

❂ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزہ دار کے لئے، محرم کے لئے، حرم کے اندر، جمعہ کے دن اور رات میں شعر پڑھنا مکروہ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگرچہ شعر حق ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اگرچہ شعر حق ہی ہو۔ [5]

---

[1] الکافی: ۴/۱۱۵ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۲ح ۹۴۳؛ الاستبصار: ۲/۹۵ح ۳۰۹؛ الوافی: ۱۱/۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰۶ح ۱۲۹۷۲

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۰؛ کتاب الصوم منتظری: ۲۳۴؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۸: ۱۳۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۹۳ح ۲۷۹؛ الکافی: ۴/۸۸ح ۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۰۸ح ۱۸۵۹؛ الوافی: ۱۱/۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶۹ح ۱۳۱۳۸

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۱؛ منتھی المطلب: ۹/۶۰۴؛ مقامع الفضل: ۶۲۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۵۰؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۴؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۱۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۴؛ المحجۃ البیضا: ۵/۲۳۱؛ البحوث الہامہ: ۶/۲۶۶

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۱۹۵ح ۵۵۸؛ الوافی: ۱۱/۲۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶۹ح ۱۳۱۳۷ و ۱۲/۵۶۵ح ۱۷۰۹۵ و ۷/۴۰۲ح ۹۶۹۱؛ مصباح المتہجد: ۶۶۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

ایسے مواقع جن میں روزے کی قضا اور کفارہ واجب ہوجاتے ہیں:

{1356} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُجْنِبُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ حَتَّى يُصْبِحَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ اِسْتَيْقَظَ ثُمَّ نَامَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ فَلْيَقْضِ ذَلِكَ الْيَوْمَ عُقُوبَةً.

❂ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اول شب میں جنب ہوتا ہے اور سوجاتا ہے اور ماہ رمضان میں صبح تک سوتا رہتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔

پھر عرض کیا: اگر ایک بار جاگے اور پھر سوجائے یہاں تک کہ صبح ہوجائے (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: بطور سزا اس دن کی قضا کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1357} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ ثُمَّ تَرَكَ الْغُسْلَ مُتَعَمِّداً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ وَ قَالَ إِنَّهُ خَلِيقٌ أَنْ لاَ أَرَاهُ يُدْرِكُهُ أَبَداً.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ماہ رمضان کی کسی رات اپنے آپ کو جنب کیا اور پھر صبح صادق تک عمداً غسل نہ کیا تو وہ (کفارہ) میں ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ

---

[1] سداد العباد: ۳۰۴؛ تذکرۃ الفقہا: ۲۳۸/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۴/۸؛ المفاتیح الجدیدہ مکارم: ۶۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۳۳۶/۸؛ مستند الشیعہ: ۳۱۳/۱۰؛ مہذب الاحکام: ۱۴۶/۱۰؛ المحجۃ البیضا: ۲۳۱/۵؛ مفاتیح الجنان: ۲۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲۱۲/۴ ح ۶۱۵؛ الاستبصار: ۸۷/۲ ح ۲۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۶۱/۱۰ ح ۱۲۸۳۱؛ الوافی: ۲۶۵/۱۱

[3] ملاذ الاخیار: ۶۲۵۵/؛ مدارک الاحکام: ۵۳/۶؛ منتھی المطلب: ۱۵۳/۹؛ غنایم الایام: ۱۰۶/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۳/۸؛ شرح العروۃ: ۲۲۰/۲۱؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲۰۷/۱؛ مصباح الفقیہ: ۴۲۵/۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۹۷/۲؛ کتاب الصوم تراث الانصار: ۳۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲۹۹/۵؛ کتاب الصوم منتظری: ۲۰۰؛ جواہر الکلام: ۲۵۰/۱۶؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۹۷؛ ریاض المسائل: ۳۱۷/۵

مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

پھر فرمایا: وہ اس لائق ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ کبھی اس روزہ کی فضیلت کو نہیں پا سکے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1358} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي رَمَضَانَ فَنَسِيَ أَنْ يَغْتَسِلَ حَتَّى خَرَجَ رَمَضَانُ قَالَ عَلَيْهِ قَضَاءُ ٱلصَّلاَةِ وَٱلصِّيَامِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہوا اور غسل کرنا بھول گیا حتیٰ کہ پورا ماہ رمضان گزر گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر نماز اور روزہ کی قضا (واجب) ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1359} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ٱلْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ طَهُرَتْ بِلَيْلٍ مِنْ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَوَانَتْ أَنْ تَغْتَسِلَ فِي رَمَضَانَ حَتَّى أَصْبَحَتْ عَلَيْهَا قَضَاءُ ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت رات میں (حیض وغیرہ سے) پاک ہو جائے اور ماہ رمضان میں غسل کرنے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۱۲/۴ ح ۶۱۶؛ الاستبصار: ۸۷/۲ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶۳/۱۰ ح ۱۲۸۳۷؛ الوافی: ۲۶۸/۱۱

[2] شرح العروۃ: ۱۸۶/۲۱؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۹۶؛ منتھی المطلب: ۲/۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۸۰؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵۱/۱؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۷۶؛ فقہ الصادق ۱۳۰/۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۹۶/۸؛ غنائم الایام: ۱۰۶/۵؛ مصباح الفقیہ: ۴۰۴/۱۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۶۲/۶؛ ملاذ الاخیار: ۵۵۴/۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳۲۲/۴ ح ۹۹۰؛ الکافی: ۱۰۶/۴ ح ۵؛ عوالی اللئالی: ۱۴۴/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۸/۱۰ ح ۱۳۳۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۳۳۲/۷ ح؛ بحار الانوار: ۳۰۱/۸۵؛ فقہ الرضاؑ: ۱۲۶؛ الوافی: ۲۶۲/۱۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۱۸/۲ ح ؛ المعتبر: ۷۰۵/۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۵۷/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۹۷/۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۰۶؛ منتھی المطلب: ۲۶۱/۲؛ المقتصر: ۱۲۰/۱؛ جواہر الکلام: ۵۸/۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳۸۷/۳؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۱۹۸؛ غنائم الایام: ۴۶۵/۵؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۸۱/۶؛ مصباح الہدیٰ: ۷۷/۸؛ شرح العروۃ: ۲۱۱/۲۱؛ مصابیح الظلام: ۲۴/۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۶۱/۶؛ روضۃ المتقین: ۳۲۸/۳

میں سہل انگیزی کرے حتیٰ کہ صبح ہوجائے تو اس پر اس دن (کے روزے کے ساتھ) قضا واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1360} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَيْءِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ إِنْ كَانَ شَيْءٌ يَبْدُرُهُ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ شَيْئاً يُكْرِهُ نَفْسَهُ عَلَيْهِ أَفْطَرَ وَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ عَبِثَ بِالْمَاءِ يَتَمَضْمَضُ بِهِ مِنْ عَطَشٍ فَدَخَلَ حَلْقَهُ قَالَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ وَ إِنْ كَانَ فِي وُضُوءٍ فَلاَ بَأْسَ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ اگر ماہ رمضان میں قے آجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر بے اختیار آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر روزہ دار طبعیت پر جبر و اکراہ کر کے کرے تو گویا اس نے روزہ توڑ دیا ہے اور اس پر اس کی قضا واجب ہے اور میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص (روزہ کی حالت میں) پیاس کی وجہ سے کلی کر رہا تھا کہ پانی اس کے حلق میں داخل ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر قضا لازم ہے اور اگر وضو (واجبی) کرتے ہوئے ایسا اتفاق ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1361} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَسَحَّرَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ وَ قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ وَ تَبَيَّنَ فَقَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ذَلِكَ ثُمَّ لْيَقْضِهِ وَ إِنْ تَسَحَّرَ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَفْطَرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَبِي كَانَ لَيْلَةً يُصَلِّي وَ أَنَا آكُلُ فَانْصَرَفَ فَقَالَ أَمَّا جَعْفَرٌ فَقَدْ أَكَلَ وَ شَرِبَ بَعْدَ الْفَجْرِ فَأَمَرَنِي فَأَفْطَرْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے (گھر کے اندر بیٹھ کر) سحری کھائی اور جب گھر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۳۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۹۳؛ بحار الانوار: ۰ ۸۰/۱۳؛ غنایم الایام: ۵/۱۱۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۹؛ الدر الباھر: ۱/۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۷؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۱۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۲ ح ۹۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۷ ح ۱۲۸۵۵ و ۸۷ ح ۱۲۹۱۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۱ ح ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸؛ الوافی: ۱۱/۱۷۴ و ۱۷۸؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۶؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۰۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۱۷

سے باہر نکلا تو دیکھا کہ پو پھٹ چکی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس روزہ کو مکمل کرے اور پھر اس کی قضا بھی کرے اور اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے علاوہ طلوع فجر کے بعد سحری کھائے تو وہ اس دن روزہ نہیں رکھے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اور میں (سحری) کھا رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: جعفر (صادقؑ) نے طلوع فجر کے بعد کھایا پیا ہے اس لئے مجھے حکم دیا کہ میں آج روزہ نہ رکھوں اور یہ بات ماہ رمضان کے علاوہ تھی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1362} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ الْخَلِيلُ بْنُ هَاشِمٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ سَمِعَ الْوَطْءَ وَ النِّدَاءَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَظَنَّ أَنَّ النِّدَاءَ لِلسَّحُورِ فَجَامَعَ وَ خَرَجَ فَإِذَا الصُّبْحُ قَدْ أَسْفَرَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِخَطِّهِ يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

❂ ابراہیم بن مہزیار سے روایت ہے کہ خلیل بن ہاشم نے امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک شخص نے صبح کی اذان سنی لیکن اس نے خیال کیا کہ یہ سحری کھانے کی اذان ہے پس اس نے (اپنی بیوی سے) مجامعت کر لی مگر بعد میں انکشاف ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی؟

پس امامؑ نے جواب لکھا کہ اس دن کے روزہ کی قضا کرے انشاءاللہ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1363} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ إِنْ كَانَ قَامَ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ الْفَجْرَ فَأَكَلَ ثُمَّ عَادَ فَرَأَى الْفَجْرَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَ لاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ قَامَ فَأَكَلَ وَ شَرِبَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْفَجْرِ فَرَأَى أَنَّهُ قَدْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۹ ح ۸۱۲؛ الکافی: ۴/۹۶ ح ۱؛ الاستبصار: ۲/۱۱۶ ح ۳۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۵ ح ۱۲۹۹۵ و ۱۱۶ ح ۱۲۹۹۹؛ الوافی: ۱۱/۲۸۹

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۶۰؛ منتھی المطلب: ۹/۱۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۱؛ کتاب الصوم الانصاری: ۵۴

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۸ ح ۹۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۵ ح ۱۲۹۹۶؛ الوافی: ۱۱/۲۸۹؛ مکاتیب الآئمۃ: ۶/۱۱۹؛ موسوعۃ الامام الہادیؑ: ۲/۲۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۰؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۴۱؛ مستند العروۃ الوثقیٰ کتاب الصوم: ۲۲۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۳۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۹۳؛ المعلقات علی العروۃ: ۳/۳۶۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۸۴

طَلَعَ اَلْفَجْرُ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَيَقْضِي يَوْماً آخَرَ لِأَنَّهُ بَدَأَ بِالْأَكْلِ قَبْلَ اَلنَّظَرِ فَعَلَيْهِ اَلْإِعَادَةُ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں طلوع فجر کے بعد کھایا اور پیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو اس نے اٹھ کر دیکھا اور اسے فجر نظر نہ آئی اور کھانے پینے کے بعد پتہ چلا کہ فجر طلوع ہو چکی تھی تو وہ اس روزہ کو مکمل کرے اس پر قضا نہیں ہے اور اگر اٹھ کر (دیکھے بغیر) کھا پی لیا اور بعد میں دیکھا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے تو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور پھر اس دن (کے روزہ) کی قضا بھی کرے کیونکہ اس نے دیکھنے (اور تحقیق کرنے) سے پہلے کھایا ہے اس لئے اس پر اعادہ لازم ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس موضوع کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی انشاءاللہ تعالی۔

روزے کا کفارہ:

{1364} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً يَوْماً وَاحِداً مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ قَالَ يُعْتِقُ نَسَمَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ تَصَدَّقَ بِمَا يُطِيقُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا جو جان بوجھ کر بلا عذر ماہ رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو حسب طاقت صدقہ دے۔[3]

---

[1] الکافی: ۴/۹۶ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۱ ح ۱۹۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۹ ح ۸۱۱؛ الاستبصار: ۲/۱۱۶ ح ۳۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۵ ح ۱۲۹۹۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۰۲؛ المعتبر: ۲/۶۷۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۶۳؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۴۰؛ مدارک الاحکام: ۶/۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۴۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۹۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۴۰؛ مصباح المنھاج (کتاب الصوم): ۲۰۴؛ ریاض المسائل: ۵/۳۵۹؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲۲۵؛ غنایم الایام: ۵/۱۵۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۳۷۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۰۸؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/۱۸۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۶۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۶۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1365} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً فَقَالَ إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا لَكَ فَقَالَ النَّارَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ وَ اسْتَغْفِرْ فَقَالَ الرَّجُلُ فَوَ الَّذِي عَظَّمَ حَقَّكَ مَا تَرَكْتُ فِي الْبَيْتِ شَيْئاً لاَ قَلِيلاً وَ لاَ كَثِيراً قَالَ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ بِمِكْتَلٍ مِنْ تَمْرٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعاً يَكُونُ عَشَرَةَ أَصْوُعٍ بِصَاعِنَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خُذْ هَذَا التَّمْرَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ أَتَصَدَّقُ بِهِ وَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي بَيْتِي قَلِيلٌ وَ لاَ كَثِيرٌ قَالَ فَخُذْهُ وَ أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ وَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ أَصْحَابُنَا إِنَّهُ بَدَأَ بِالْعِتْقِ فَقَالَ أَعْتِقْ أَوْ صُمْ أَوْ تَصَدَّقْ.

❂ جمیل بن درج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ماہ رمضان کا روزہ توڑ دے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ہلاک ہو گیا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں ایسا کیا ہوا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آگ (کا سزاوار ہو گیا ہوں)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا کیا ہوا ہے؟

اس نے عرض کیا: میں نے (روزہ کی حالت میں) اپنی اہلیہ سے مباشرت کر لی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دو اور استغفار کرو۔

اس نے عرض کیا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کو عظیم قرار دیا ہے! میرے گھر میں کم و بیش کچھ بھی نہیں ہے۔

---

[1] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۱۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۱۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۹۱؛ غنائم الایام: ۵/۱۶۷؛ منتھی المطلب: ۹/۱۴۰؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۴۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۰۱؛ مدارک الاحکام؛ ۶/۸۲؛ الفقہ علی المذاہب الاربعہ: ۱/۷۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۲۰۷؛ مسالک الافہام: ۱۰/۱۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۸؛ النجعہ: ۴/۲۹۹؛ حدود الشریعہ: ۲/۱۷۹؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۹

امامؑ نے فرمایا: اس اثناء میں ایک شخص کھجوروں کا ایک ٹوکرا لے کر داخل ہوا جس میں قریباً بیس صاع خرما تھے جو ہمارے صاع کے مطابق دس صاع ہوں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ خرما لے لو اور صدقہ کر دو۔

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس کو صدقہ دوں جبکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی کھجوریں لے جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ اور خدا سے مغفرت طلب کرو۔

راوی کہتا ہے کہ جب ہم امامؑ کی بارگاہ سے نکلے تو ہمارے اصحاب نے کہا کہ امامؑ نے پہلے غلام آزاد کرنے کا ذکر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ غلام آزاد کر یا روزے رکھ یا صدقہ دے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1366} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً قَالَ عَلَيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ بِمُدِّ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَفْضَلُ.

✪ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان کا روزہ عمداً توڑ دیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر پندرہ صاع یعنی ہر مسکین کے لئے ایک مد لازم ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا مد ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1367} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۲ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۶ح ۵۹۵؛ الاستبصار: ۲/۸۰ح ۲۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵ح ۱۲۷۶۰؛ الوافی: ۱۱/۲۷۱؛ بحارالانوار: ۲۸۱/۹۳؛ النوادر اشعری: ۶۸؛ المعتبر: ۲/۶۶۷

[2] منتھی المطلب: ۹/۱۰۳؛ النجع: ۶/۲۱۹؛ غنایم الایام: ۵/۱۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۱۵۸؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۴۲

[3] تہذیب الاحکام؛ ۴/۲۰۷ح ۵۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۸ح ۱۲۷۹۸؛ الوافی: ۱۱/۲۷۵

[4] الصوم فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۳۵۴؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۸/۶۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۴۳

سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَزِقَ بِأَهْلِهِ فَأَنْزَلَ قَالَ عَلَيْهِ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی اہلیہ سے اس طرح چمٹ گیا کہ منی خارج ہوگئی تو (کیا کفارہ ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر واجب ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر ایک مکسین کو ایک مد۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1368} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ وَ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَعْبَثُ بِامْرَأَتِهِ حَتَّى يُمْنِيَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْهِمَا جَمِيعاً اَلْكَفَّارَةُ مِثْلَ مَا عَلَى اَلَّذِي يُجَامِعُ.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں یا ماہ رمضان میں مباشرت کئے بغیر صرف اپنی زوجہ سے بوس و کنار کیا جس سے اس کی منی خارج ہوگئی تو (کیا کفارہ ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ان دونوں پر وہی کفارہ ہے جو مباشرت کرنے والے پر ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1369} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اَلْكُوفِيِّينَ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَأْتِي اَلْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا وَ هِيَ صَائِمَةٌ قَالَ لاَ يَنْقُضُ صَوْمَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی روزہ دار بیوی کی دبر میں مجامعت کرتا ہے تو یہ عورت کے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۰ح ۹۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۰ح ۱۲۷۷۹؛ الوافی: ۱۱/۲۷۶؛ بحارالانوار: ۹۳/۲۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۷/۳۲۶ح ؛ فقہ الرضاؑ: ۲۱۱؛ النوادر اشعری: ۶۸

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۱۸؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۲۲۶؛ شرح العروۃ: ۲۱/۱۲۲؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۵۰۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۵۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۰۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۳۴؛ ریاض المسائل: ۵/۳۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۴۹؛ المعلقات علی العروۃ: ۳/۴۶۴

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۳۲۷ح ۱۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۰ح ۱۲۷۷۸؛ الوافی: ۱۳/۶۹۴؛ الکافی: ۴/۳۷۶ح ۵

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۲۴۳؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۱۴؛ منتھی المطلب: ۱۲/۴۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۹۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۵۱۷؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/۳۱۳

روزے کو نقصان نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اس عورت پر غسل واجب ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یہ اس صورت میں ہوگا جبکہ عورت کو انزال نہ ہو اور اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{1370} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ بَابَوَيْهِ عَنْ عَبْدِ اَلْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ اَلنَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلسَّلاَمِ بْنِ صَالِحٍ اَلْهَرَوِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ قَدْ رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ فِيمَنْ جَامَعَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ أَفْطَرَ فِيهِ ثَلاَثُ كَفَّارَاتٍ وَ رُوِيَ عَنْهُمْ أَيْضاً كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ فَبِأَيِّ اَلْحَدِيثَيْنِ نَأْخُذُ قَالَ بِهِمَا جَمِيعاً مَتَى جَامَعَ اَلرَّجُلُ حَرَاماً أَوْ أَفْطَرَ عَلَى حَرَامٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ ثَلاَثُ كَفَّارَاتٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَ قَضَاءُ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَ إِنْ كَانَ نَكَحَ حَلاَلاً أَوْ أَفْطَرَ عَلَى حَلاَلٍ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَ إِنْ كَانَ نَاسِياً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

۞ عبدالسلام بن صالح ھروی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا: فرزند رسولؐ! آپؑ کے آباؤاجدادؑ سے یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں مجامعت کرے یا کسی اور طرح روزہ توڑے تو اس پر تینوں کفارے واجب ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ اس پر ایک کفارہ واجب ہے تو ہم ان میں سے کسی حدیث پر عمل کریں؟

آپؑ نے فرمایا: دونوں پر عمل کریں (کیونکہ دونوں کا محل الگ الگ ہے) چنانچہ اگر زنا کاری کر کے یا کسی اور حرام چیز پر روزہ توڑے تو اس پر تینوں کفارے واجب ہیں کہ ایک غلام آزاد کرے، پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اس دن کی قضا بھی کرے اور اگر حلال سے مباشرت کرے یا کسی حلال چیز پر روزہ توڑے تو پھر صرف ایک کفارہ واجب ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۶۶۴/۲

[2] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۲۰/۱۶؛ الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرا: ۱۱۵/۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵۸۱/۸؛ ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۴۹۶/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲۰۹/۴ ح ۶۰۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۲۸/۳ ح ۴۳۳۱؛ الاستبصار: ۹۷/۲ ح ۳۱۶؛ معانی الاخبار: ۳۸۹؛ بحار الانوار: ۲۸۰/۹۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۳۱۴/۱؛ وسائل الشیعہ: ۵۳/۱۰ ح ۱۲۸۱۴؛ الوافی: ۲۷۹/۱۱

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے [1] یا پھر معتبر ہے۔ [2]

{1371} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَتَى اِمْرَأَتَهُ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ هِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ اِسْتَكْرَهَهَا فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَ إِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَ عَلَيْهَا كَفَّارَةٌ وَ إِنْ كَانَ أَكْرَهَهَا فَعَلَيْهِ ضَرْبُ خَمْسِينَ سَوْطاً نِصْفِ ٱلْحَدِّ وَ إِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ ضُرِبَ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ سَوْطاً وَ ضُرِبَتْ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ سَوْطاً .

✪ فضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو روزہ سے تھا اور اپنی روزہ دار اہلیہ سے جماع کر لیا تو اگر اس نے اسے مجبور کیا ہے (جبکہ وہ آمادہ نہ تھی) تو پھر اس پر دو کفارے ہیں اور اگر یہ بھی آمادی تھی تو اس پر الگ اور اس پر الگ کفارہ ہے اور اگر اس نے اسے مجبور کر کے مباشرت کی ہے تو اس کو پچاس کوڑے بھی لگائے جائیں گے جو کہ حد (زنا) کا نصف ہیں اور اگر عورت راضی تھی تو پھر دونوں کو الگ الگ پچیس پچیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ [3]

تحقیق:

حدیث کالصحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث ہم نے پہلے ہی ذکر کردی ہیں اور بعض آئندہ ذکر کی جائیں گی انشاء اللہ۔ نیز حدیث نمبر 1383 تا 1387 دیکھئے۔

وہ صورتیں جن میں فقط روزے کی قضا واجب ہے:

اس حوالے سے حدیث نمبر 1278، 1282، 1283، 1293، 1295، 1297، 1298، 1305، 1308، 1327، 1328، 1330، 1350، 1352، 1353، 1354، 1355، 1356 اور 1357 کی طرف رجوع کریں نیز اس سلسلے کی بعض احادیث بعد میں بھی بیان کی جائیں گی انشاءاللہ۔

قضا روزے کے احکام:

{1372} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ

---

[1] تحریر الاحکام: ۱۱۰/۲؛ الحاشیہ علی روضۃ البہیہ نراقی: ۲۰۴؛ مصباح الفقیہ: ۴۸۱/۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۶/۶؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف وارسی: ۵۱

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۹۷/۲؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۱۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳۵/۱۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۶۶۴/۲

[4] لوامع صاحبقرانی: ۴۰۲/۶

اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْمٍ أَسْلَمُوا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ قَدْ مَضَى مِنْهُ أَيَّامٌ هَلْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَصُومُوا مَا مَضَى مِنْهُ أَوْ يَوْمَهُمُ اَلَّذِي أَسْلَمُوا فِيهِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَضَاءٌ وَ لاَ يَوْمُهُمُ اَلَّذِي أَسْلَمُوا فِيهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا أَسْلَمُوا قَبْلَ طُلُوعِ اَلْفَجْرِ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کچھ لوگ ماہ رمضان میں اس وقت اسلام لائے جبکہ اس کے کچھ دن گزر چکے تھے تو کیا وہ لوگ گزشتہ دنوں کے (قضا) روزے رکھیں گے یا جس دن وہ اسلام لائے اس دن کا (قضا) روزہ رکھیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اس دن کا (قضا) روزہ رکھیں گے جس دن وہ اسلام لائے مگر یہ کہ وہ طلوع فجر سے پہلے اسلام لائیں (تو پھر اس دن کا قضا روزہ رکھیں گے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1373} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ هُوَ مَرِيضٌ فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ لَكِنْ يُقْضَى عَنِ اَلَّذِي يَبْرَأُ ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامینؑ میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ ایک شخص بیمار تھا اور ماہ رمضان داخل اور شفایابی سے پہلے وفات پا گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے کیونکہ قضا اس شخص کی جانب سے کی جاتی ہے جو شفایاب ہوجائے اور (قدرت کے باوجود) قضا کرنے سے پہلے فوت ہوجائے۔[3]

---

[1] الکافی: ۴/۱۲۵ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۹ ح ۱۹۳۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۵ ح ۷۲۸؛ الاستبصار: ۲/۱۰۷ ح ۳۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۲۷ ح ۱۳۵۲۱؛ الوافی: ۱۱/۳۳۰؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۳۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۰؛ المعتبر: ۲/۶۹۳

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۳۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۸۰؛ شرح العروۃ: ۲۲/۱۵۵؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۱۵۵؛ غنایم الایام: ۵/۳۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۱۰؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/۱۷۱؛ فقہ الصادقؑ ۸/۳۱۱؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۶/۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۸۳؛ منتھی المطلب: ۹/۳۰۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۷۲؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/۱۷۰؛ ریاض المسائل: ۵/۴۲۶؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۵۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۲

[3] الکافی: ۴/۱۲۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۸ ح ۷۳۸؛ الاستبصار: ۲/۱۱۰ ح ۳۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۲۹ ح ۱۳۵۲۷؛ الوافی: ۱۱/۳۴۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1374} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ٱلْأَخِيرِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ مَاتَ وَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَشَرَةُ أَيَّامٍ وَ لَهُ وَلِيَّانِ هَلْ يَجُوزُ لَهُمَا أَنْ يَقْضِيَا عَنْهُ جَمِيعاً خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَحَدُ ٱلْوَلِيَّيْنِ وَ خَمْسَةَ أَيَّامٍ ٱلْآخَرُ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقْضِي عَنْهُ أَكْبَرُ وَلِيَّيْهِ عَشَرَةَ أَيَّامٍ وِلاَءً إِنْ شَاءَ ٱللَّهُ.

❂ محمد بن حسن صفار سے روایت ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ ایک شخص فوت ہوا اور اس پر دس ماہ رمضان کے دس دنوں کی قضا تھی اور اس کے دو ولی ہیں تو کیا یہ جائز ہے کہ دونوں ولیوں میں سے ایک پانچ دن اور دوسرا دوسرے پانچ دن کے روزے قضا کرے؟

آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اس کا سب سے بڑا ولی اس کی طرف سے دس دن قضا کرے گا انشاء اللہ۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1375} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَلاَةٌ أَوْ صِيَامٌ قَالَ يَقْضِي عَنْهُ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِمِيرَاثِهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِهِ إِمْرَأَةً فَقَالَ لاَ إِلاَّ ٱلرِّجَالُ.

❂ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مر جائے اور اس کے ذمے کچھ نماز یا روزے ہوں تو اس کی قضا وہ شخص کرے جو اس کی وراثت میں سب لوگوں سے زیادہ اولیٰ ہو۔

میں نے عرض کیا: اگر سب سے زیادہ اولیٰ عورت ہو تو (کیا حکم ہوگا)؟

---

[1] مراۃ العقول: ۱۶/۲۰ ۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱ ۲۰؛ منتھی المطلب: ۹/۳۱۹؛ غنایم الایام: ۵/۹ ۴۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۸۳؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۵۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۷؛ ارشاد الطالب: ۲/۴۴ ۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۱۱؛ شرح العروۃ: ۱۶/۲۷۱؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۲۳۱؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۳۵۱؛ مستند العرہ کتاب الصوم: ۲/۲۰۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۷

[2] الکافی: ۴/۱۲۴ ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۳ ح ۲۰۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۷ ح ۷۳۲؛ الاستبصار: ۲/۱۰۸ ح ۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۲۸؛ الوافی: ۱۱/۳۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۱

[3] مراۃ العقول: ۱۶/۳۲۱؛ منتھی المطلب: ۹/۳۲۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۰۴؛ شرح العروۃ: ۱۶/۲۷۶؛ الرسائل الفقھیہ: ۲/۷۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/۹۵؛ غنایم الایام: ۵/۹ ۴۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۳۸۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/۱۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۲۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۴۰۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۲۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۴

آپؑ نے فرمایا: نہیں صرف مردوں میں سے جو سب سے زیادہ اولیٰ ہو (وہی قضا کرے گا)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1376} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اِمْرَأَةٍ مَرِضَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ طَمِثَتْ أَوْ سَافَرَتْ فَمَاتَتْ قَبْلَ خُرُوجِ شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ يُقْضَى عَنْهَا قَالَ أَمَّا ٱلطَّمْثُ وَ ٱلْمَرَضُ فَلاَ وَ أَمَّا ٱلسَّفَرُ فَنَعَمْ.

❂ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ماہ رمضان میں بیمار ہوگئی یا اسے حیض آ گیا یا سفر پر چلی گئی اور ماہ رمضان کے ختم ہونے سے پہلے وفات پا گئی تو کیا اس کی جانب سے روزوں کی قضا کی جائے؟

آپؑ نے فرمایا: جو روزے حیض یا بیماری کی وجہ سے قضا ہوں ان کی قضا نہیں ہے اور جو سفر کی وجہ سے قضا ہوں ان کی قضا کی جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1377} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ٱلْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَامَ ٱلرَّجُلُ شَيْئاً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ مَرِيضاً حَتَّى مَاتَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَ إِنْ صَحَّ ثُمَّ مَرِضَ ثُمَّ مَاتَ وَ كَانَ لَهُ مَالٌ تُصُدِّقَ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص ماہ رمضان کے کچھ روزے رکھے پھر بیمار ہوجائے حتیٰ کہ اس بیماری میں

---

[1] الکافی: ۴/۱۲۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۳۰؛ الوافی: ۱۱/۳۴۷؛ بحار الانوار: ۸۵/۳۱۰؛ ذکری الشیعہ: ۲/۶۸

[2] الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۲۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۷۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۶؛ سند العروۃ کتاب الطہارۃ: ۵/۱۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۴۰۶؛ شرح العروۃ: ۲۲/۲۱۵؛ غنایم الایام: ۵/۴۰۵؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۶۴؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۳۷۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۷۲؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۹۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۷۸؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۱۹

[3] الکافی: ۴/۱۳۷ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۶ ح ۱۹۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۹ ح ۷۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۲۹؛ الوافی: ۱/۳۵۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۱

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۳۴۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۴۱۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۲۲؛ غنایم الایام: ۵/۴۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۶۲؛ الوسائل الفقہیہ: ۲/۷۸؛ شرح العروہ: ۱۶/۲۷۲؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۰۹؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵/۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۶۸؛ مستند العرہ کتاب الصوم: ۲/۲۰۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۱۶؛ رسائل الفھیہ انصاری: ۲۲۷؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۳۵

وفات پا جائے تو اس پر قضاء نہیں ہے البتہ اگر تندرست ہو جائے (اور قضا نہ کرے) اور پھر بیمار ہو جائے اور مر جائے تو اگر اس کے پاس کچھ مال ہو تو اس میں سے ہر روزہ کے عوض ایک مد تصدق کیا جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر اس کا ولی اس کی طرف سے (قضا) روزے رکھے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

تہذیب الاحکام میں حدیث کے آخری الفاظ میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس کا ولی اس کی طرف سے صدقہ دے گا نیز اس میں ایک مد کا ذکر بھی نہیں ہے (واللہ اعلم)

{1378} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اِمْرَأَةٍ مَرِضَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مَاتَتْ فِي شَوَّالٍ فَأَوْصَتْنِي أَنْ أَقْضِيَ عَنْهَا قَالَ هَلْ بَرَأَتْ مِنْ مَرَضِهَا قُلْتُ لاَ مَاتَتْ فِيهِ فَقَالَ لاَ تَقْضِ عَنْهَا فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلْهُ عَلَيْهَا قُلْتُ فَإِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَقْضِيَ عَنْهَا وَ قَدْ أَوْصَتْنِي بِذَلِكَ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي عَنْهَا شَيْئاً لَمْ يَجْعَلْهُ اَللَّهُ عَلَيْهَا فَإِنِ اِشْتَهَيْتَ أَنْ تَصُومَ لِنَفْسِكَ فَصُمْ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ماہ رمضان میں بیمار ہوئی اور شوال میں وفات پا گئی اور اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اس کے ان روزوں کی قضا کروں تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: کیا وہ اس بیماری سے صحت یاب ہو گئی تھی؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ اسی بیماری میں فوت ہو گئی تھی۔

آپؑ نے فرمایا: پھر ان روزوں کی قضا نہیں کی جائے گی کیونکہ خدا نے اس پر یہ فرض ہی نہیں کئے۔

میں نے عرض کیا: مگر میں چاہتا ہوں کہ قضا کروں کیونکہ اس نے مجھے وصیت کی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے کس طرح اس چیز کی قضا کرتے ہو جسے خدا نے اس پر فرض ہی نہیں کیا ہے بس اگر تو روزہ رکھنا چاہتا ہے تو پھر اپنے لئے رکھ۔ [3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۲ح ۲۰۰۸؛ الکافی: ۴/۱۲۳ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۸ح ۷۳۶؛ الاستبصار: ۲/۱۰۹ح ۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۱ ح ۱۳۵۳۲؛ الوافی: ۱۱/۳۴۹؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۱؛ العتبر: ۲/۷۰۲

[2] مدارک الاحکام: ۶/۲۱۲؛ غنایم الایام: ۵/۴۱۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۲۶؛ جامع الشتات: ۱/۲۴۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۳۶؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۲۴

[3] الکافی: ۴/۱۳۷ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۸ح ۷۳۷؛ الاستبصار: ۲/۱۰۹ح ۳۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۲ح ۱۳۵۳۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۳؛ الوافی: ۱۱/۳۵۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1379} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُمَا عَنْ رَجُلٍ مَرِضَ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ آخَرُ فَقَالاَ إِنْ كَانَ بَرَأَ ثُمَّ تَوَانَى قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ الرَّمَضَانُ الْآخَرُ صَامَ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَ تَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ مِنْ طَعَامٍ عَلَى مِسْكِينٍ وَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَزَلْ مَرِيضاً حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ آخَرُ صَامَ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَ تَصَدَّقَ عَنِ الْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ عَلَى مِسْكِينٍ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں بیمار ہو گیا اور اس طرح روزے نہ رکھے حتیٰ کہ دوسرا ماہ رمضان داخل ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو یہ شخص دوسرے ماہ رمضان کی آمد سے پہلے تندرست ہو گیا تھا مگر قضا کرنے میں سستی کی یہاں تک کہ دوسرا ماہ رمضان آ گیا تو اس ماہ کے روزے رکھے گا اور (بعد از اں) سابقہ روزوں کی قضا بھی کرے گا اور ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام بطور صدقہ ایک مسکین کو دے گا اور اگر دوسرے ماہ رمضان کی آمد تک مسلسل بیمار رہے (جس کی وجہ سے وہ قضا نہ کر سکے) تو پھر ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو ایک مد طعام صدقہ دے گا اور ان روزوں کی قضا اس پر واجب نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1380} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَفْطَرَ شَيْئاً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي عُذْرٍ فَإِنْ قَضَاهُ مُتَتَابِعاً فَهُوَ أَفْضَلُ وَ إِنْ قَضَاهُ مُتَفَرِّقاً فَحَسَنٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی (شرعی) عذر کی بنا پر ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھ سکے تو اگر اس کی قضا پے در پے کی جائے تو یہ افضل ہے اور اگر متفرق طور پر کی جائے تو بھی اچھی ہے۔ [4]

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۸/۰۵ ۴؛ غنایم الایام: ۵/ ۳۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۱/ ۱۸۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۲۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۴۹۵؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/ ۱۷۸؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۴۳؛ شرح العروۃ: ۲۲/ ۱۸۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/ ۱۸۰؛ غنایم الایام: ۵/ ۳۸۴؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/ ۲۸۴

[2] الکافی: ۴/ ۱۱۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۵۰ ح ۷۴۷؛ الاستبصار: ۲/ ۱۱۰ ح ۳۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۳۵ ح ۱۳۵۴۳؛ الوافی: ۱۱/ ۳۴۱

[3] شرح العروۃ: ۲۲/ ۱۸۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۸۷؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۹۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۴۹۶؛ منتہی المطلب: ۹/ ۳۱۲؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/ ۱۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۷۴ ح ۸۲۹؛ الکافی: ۴/ ۱۲۰ ح ۳؛ الاستبصار: ۲/ ۱۱۷ ح ۳۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۴۰ ح ۱۳۵۵۷؛ الوافی: ۱۱/ ۳۳۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1381} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ ٱلْجَعْفَرِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ أَيَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَ يَقْضِيهَا مُتَفَرِّقَةً قَالَ لاَ بَأْسَ بِتَفْرِقَةِ قَضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّمَا ٱلصِّيَامُ ٱلَّذِي لاَ يُفَرَّقُ صَوْمُ كَفَّارَةِ ٱلظِّهَارِ وَ كَفَّارَةِ ٱلدَّمِ وَ كَفَّارَةِ ٱلْيَمِينِ.

✪ سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے ذمے ماہ رمضان کے چند روزوں کی قضا ہو تو کیا وہ انہیں متفرق طریقہ پر رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ماہ رمضان کے قضا روزوں کو متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ وہ روزے جن میں تفریق نہیں کی جاسکتی ہے وہ ظہار، قربانی (نہ کرنے) اور قسم کے کفارہ کے روزے ہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1382} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ عَلَى ٱلرَّجُلِ شَيْءٌ مِنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيَقْضِهِ فِي أَيِّ ٱلشُّهُورِ شَاءَ أَيَّاماً مُتَتَابِعَةً فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَقْضِهِ كَيْفَ شَاءَ وَلْيُحْصِ ٱلْأَيَّامَ فَإِنْ فَرَّقَ فَحَسَنٌ وَ إِنْ تَابَعَ فَحَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ أَ يَقْضِيهِ فِي ذِي ٱلْحِجَّةِ قَالَ نَعَمْ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کسی شخص کے ذمے ماہ رمضان کے کچھ روزے ہوں تو وہ جس مہینے میں چاہے پے در پے قضا کر سکتا ہے پس اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو جیس چاہے ان کی قضا کرے اور دنوں کی تشخیص میں اگر فرق سے رکھے تو بھی اچھا ہے اور اگر پے در پے رکھے تو بھی اچھا ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میرے اوپر ماہ رمضان کے کچھ روزے باقی ہیں تو کیا میں ذی الحجہ میں ان کی قضا کر سکتا ہوں؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۱۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۹۱/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۸۴/۱؛ مدارک الاحکام: ۲۰۶/۶؛ منتھی المطلب: ۳۳۷/۹؛ غنایم الایام: ۳۷۵/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۰۶/۶؛ منتھی المطلب: ۳۳۷/۹؛ غنایم الایام: ۳۷۵/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۲۹/۲؛ مستمسک العروۃ: ۴۸۵/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۳/۸؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۷؛ کتاب الصوم انصاری: ۲۲۸/۱

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۴۸/۲ ح ۱۹۹۸؛ الکافی: ۱۲۰/۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۷۴/۴ ح ۸۳۰؛ الاستبصار: ۱۱۷/۲ ح ۳۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۲/۱۰ ح ۱۳۵۶۱؛ الوافی: ۳۳۱/۱۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۱۹۲/۲

[3] روضۃ المتقین: ۴۱۰/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۴۱/۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۷ و ۲۰۵/۲؛ الحج للشاہرودی: ۴۳/۵

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1383} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ عَلَيْهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ طَائِفَةٌ أَ يَتَطَوَّعُ فَقَالَ لاَ حَتَّى يَقْضِيَ مَا عَلَيْهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

⭘ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پر ماہ رمضان کے کچھ روزے ہیں تو کیا وہ مستحبی روزے رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ وہ ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ لے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1384} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَتَى أَهْلَهُ فِي يَوْمٍ يَقْضِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كَانَ أَتَى أَهْلَهُ قَبْلَ الزَّوَالِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ إِلاَّ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَ إِنْ أَتَى أَهْلَهُ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ صَامَ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَ صَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ كَفَّارَةً لِمَا صَنَعَ.

⭘ برید عجلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو ماہ رمضان کے روزے کی قضا کر رہا تھا کہ اپنی عورت سے مقاربت کر لی تو اگر وہ اپنی اہلیہ کے پاس زوال سے پہلے آیا تو پھر اس پر اس ایک دن کے روزہ کے عوض ایک روزے کے سوا کچھ نہیں ہے اور اگر وہ اپنی اہلیہ کے پاس زوال شمس کے بعد آیا تو پھر اس پر واجب ہے کہ ہر مسکین کو ایک مد کے حساب سے دس مسکینوں کو صدقہ دے اور اگر پس اگر اس پر قدرت نہ ہو اس دن کے روزہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اپنے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۴ ح ۸۳۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۸/۲ ۱۴ ح ۱۹۹۷؛ الکافی: ۴/ ۱۲۰ ح ۴؛ الاستبصار: ۲/ ۱۱۷ ح ۳۸۰؛ الوافی: ۱۱/ ۳۳۲؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۵۶

[2] ملاذ الاخیار: ۷/ ۷۰؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۹؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۳۶؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۴۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۵۴۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/ ۱۹۳؛ غنایم الایام: ۵/ ۳۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۱۳؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۰۷

[3] الکافی: ۴/ ۱۲۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۷۶ ح ۸۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۴۶ ح ۱۳۵۴۷؛ الوافی: ۱۱/ ۸۹

[4] فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۳۹؛ تنقیح مبانی العروہ: ۱/ ۱۲۹؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۴۹؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف مدرسی: ۶۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۰۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲۷۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۳۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۴۷؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۳۹؛ غنایم الایام: ۵/ ۳۸۱؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/ ۱۸۳ و ۲۱۹

کرتوت پر کفارہ کے تین روزے بھی رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1385} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيِّ بْنُ مَهْزِيَارَ -فِي حَدِيْث- قَالَ كَتَبَ إِلىٰ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَسْأَلُهُ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوماً فَوَقَعَ ذَلِكَ اَلْيَوْمَ عَلَى أَهْلِهِ مَا عَلَيْهِ مِنَ اَلْكَفَّارَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِلَيْهِ يَصُومُ يَوْماً بَدَلَ يَوْمٍ وَ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ .

❂ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ اے میرے سردار! ایک شخص نے منت مانی کہ ایک (خاص) دن روزہ رکھے گا پس اسی دن اس نے اپنی اہلیہ سے مقاربت کر لی تو اس پر کیا کفارہ ہوگا؟

امامؑ نے جواب لکھا کہ وہ اس دن کے روزہ کے عوض روزہ رکھے اور ایک غلام آزاد کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1386} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ اَلْبَزَنْطِيُّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ نَذَرَ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ هُوَ سَلِمَ مِنْ مَرَضٍ أَوْ تَخَلَّصَ مِنْ حَبْسٍ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمِ أَرْبِعَاءَ وَ هُوَ اَلْيَوْمُ اَلَّذِي تَخَلَّصَ فِيهِ فَعَجَزَ عَنْ ذَلِكَ لِعِلَّةٍ أَصَابَتْهُ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَمَدَّ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلرَّجُلِ فِي عُمُرِهِ وَ اِجْتَمَعَ عَلَيْهِ صَوْمٌ كَثِيرٌ مَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ قَالَ تَصَدَّقَ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدّاً مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ بِمُدِّ تَمْرٍ .

❂ احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی نے امام علی رضا علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے روایت کی ہے جس نے نذر کی تھی کہ اگر میں بیماری سے صحتیاب ہو گیا یا قید سے چھوٹ گیا تو ہر بدھ کو روزہ رکھوں گا اور یہی اس کی رہائی کا دن تھا مگر وہ بیماری کے سبب یا کسی اور وجہ سے اس سے عاجز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر بھی بہت طویل کر دی اور اب اس نذر کے کفارہ کے بہت زیادہ روزے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۹۴ ۱ح ۲۰۰۰؛ الکافی: ۴/۱۲۲ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۵ح ۱۲۴۷۱۲؛ الوافی: ۱۱/۳۳۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۱۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۴۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۸۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۷۱؛ جواہر الکلام: ۳۳/۱۷۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸ /۳۰۵ح ۱۱۳۵ و ۴ /۲۸۶ح ۸۶۶و ۳۳۰ح ۱۰۲۹؛ الکافی: ۷ /۴۵۶ح ۱۲؛ الاستبصار: ۲ /۱۲۵ح ۲۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۳۱ح ۱۳۰۳۰و ۲۲/۳۹۲ح ۲۸۸۶۹و ۲۳/۳۱۰ح ۲۹۶۲۹؛ الوافی: ۱۱/۵۴۷

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۶۹؛ فقہ الحج لطف اللہ گلپائیگانی: ۲/۳۱۱و ۳۸۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۸۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۳۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۳۶۵؛ سند العروہ کتاب الطہارۃ: ۴/۳۹۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۶۲

جمع ہو گئے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر ایک دن کے روزے کے عوض ایک مد گیہوں یا کھجور تصدق کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1387} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنُ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اِمْرَأَتِي جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا صَوْمَ شَهْرَيْنِ فَوَضَعَتْ وَلَدَهَا وَ أَدْرَكَهَا اَلْحَبَلُ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى اَلصَّوْمِ قَالَ فَلْتَتَصَدَّقْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ عَلَى مِسْكِينٍ.

۞ محمد بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری بیوی نے دو ماہ کے روزے رکھنے کی منت مانی تھی پس اسی اثناء میں وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ کو جنم دے چنانچہ اس طرح وہ روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو سکی تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ہر دن کے عوض ایک مسکین کو ایک مد طعام صدقہ دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

مسافر کے روزوں کے احکام:

{1388} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي اَلْعَلاَءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّائِمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي اَلسَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِيهِ فِي اَلْحَضَرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ فِي اَلسَّفَرِ فَقَالَ لاَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِنَّهُ عَلَيَّ يَسِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى تَصَدَّقَ عَلَى مَرْضَى أُمَّتِي وَ مُسَافِرِيهَا بِالْإِفْطَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ أَنْ تُرَدَّ عَلَيْهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان کے دوران سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضر میں روزہ نہ رکھنے والا۔

پھر فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ماہ رمضان کے روزے سفر میں رکھ سکتا ہوں؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۵۲/۲ ح ۲۰۱۲؛ الکافی: ۱۴۳/۴ ح ۱؛ الوافی: ۵۱۹/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۹/۱۰ ح ۱۳۶۶۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۱۹۵/۲

[2] روضۃ المتقین: ۴۲۷/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۷۱/۶؛ غنائم الایام: ۲۰۱/۵؛ حدود الشریعہ: ۶۹۹/۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۴۷/۲ ح ۱۹۹۴؛ الکافی: ۱۳۷/۴ ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۶/۱۰ ح ۱۳۲۵۵؛ الوافی: ۵۲۰/۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲۲۹/۴

[4] روضۃ المتقین: ۴۰۸/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۳۶/۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۵۴/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳۵۵/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۴۰۳/۸

انہوں نے فرمایا: نہیں

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ میرے لئے بالکل آسان ہیں؟

انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کو ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی خیرات دی ہے تو کیا تم میں سے کوئی شخص اس چیز کو پسند کرے گا کہ اسے کوئی چیز (خدا کی طرف سے) صدقہ دی جائے اور وہ اسے واپس کر دے؟[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا موثق کالصحیح یا پھر موثق ہے۔[2]

{1389} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ عَنِ اَلصَّادِقِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً مَاتَ صَائِماً فِي اَلسَّفَرِ لَمَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ.

۞ محمد بن حکیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص سفر میں روزہ کی حالت میں مرجائے تو میں اس پر نماز (جنازہ) نہیں پڑھوں گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

{1390} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ صَامَ فِي اَلسَّفَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ اَلْقَضَاءُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ بَلَغَهُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے سفر میں روزہ رکھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو اسے یہ بات پہنچ چکی تھی کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے تو پھر اس پر قضا واجب ہے۔ اور اگر اسے یہ بات نہیں پہنچی ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۰ ح ۱۹۷۳؛ الکافی: ۴/۱۲۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۷ ح ۶۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷۵ ح ۱۳۱۴۵؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۲ باب ۱۱۳؛ الوافی: ۱۱/۹۲؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۱۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۲۷

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۱ ح ۱۹۷۵؛ الکافی: ۴/۱۲۸ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۷ ح ۶۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷۷ ح ۱۳۱۴۹؛ الوافی: ۱۱/۹۴؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۲۰

[4] مصباح المنہاج (الصوم): ۲۳۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۹۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۱۴

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۴ ح ۱۹۸۷؛ الکافی: ۴/۱۲۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۱ ح ۶۴۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۶۵؛ الوافی: ۱۱/۹۶؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷۹ ح ۱۳۱۵۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1391} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَدْخُلُ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ هُوَ مُقِيمٌ لاَ يُرِيدُ بَرَاحاً ثُمَّ يَبْدُو لَهُ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ شَهْرُ رَمَضَانَ أَنْ يُسَافِرَ فَسَكَتَ فَسَأَلْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ يُقِيمُ أَفْضَلُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ حَاجَةٌ لاَ بُدَّ لَهُ مِنَ ٱلْخُرُوجِ فِيهَا أَوْ يَتَخَوَّفَ عَلَى مَالِهِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ماہ رمضان داخل ہوا اور ایک شخص مقیم تھا اور وطن چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ اچانک سفر کا پروگرام بن گیا تو (کیا حکم ہے)؟

پس امامؑ خاموش رہے۔ چنانچہ میں نے کئی بار اسی سوال کا تکرار کیا تب آپؑ نے فرمایا: اگر مقیم رہے تو افضل ہے مگر کوئی ضروری کام ہو جس کے لئے سفر لازم ہو یا اپنے مال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو (تو پھر سفر کر سکتا ہے)۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1392} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: وَ لَيْسَ يَفْتَرِقُ ٱلتَّقْصِيرُ وَ ٱلْإِفْطَارُ فَمَنْ قَصَّرَ فَلْيُفْطِرْ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قصر اور افطار ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں پس جو قصر کرے وہ افطار کرے۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/۴۰۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۲۷۴؛ شرح العروۃ: ۲۰/۳۶۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۶۶؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۹۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۹۴؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۳۲؛ ضیا الناظر: ۳۶۸

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۹ ح۱۹۶۹؛ الکافی: ۴/۱۲۶ ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۱ ح۱۳۱۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۴۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۶۹؛ الوافی: ۱۱/۳۰۳

[3] روضۃ المتقین: ۳/۳۹۱؛ منتھی المطلب: ۹/۴۳۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۳۶۲؛ شرح العوۃ: ۲۱/۴۰۷؛ غنایم الایام: ۶/۱۶۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۳۸؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۲۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۸؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۳۷۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۰۵

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۸ ح۱۰۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۴ ح۱۳۱۷۱؛ الوافی: ۱۱/۳۱۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵۷

[5] ملاذ الاخیار: ۷/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۴۶۶؛ القواعد الفقہیہ مصطفوی: ۱۰۵؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۳۹۴؛ الحدائق الناضرہ: ۱۳/۴۰۴؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۲۲۶

قول مؤلف:

یعنی جو شرائط نماز قصر کرنے کی ہیں وہی روزہ افطار کرنے کی بھی ہیں اور نماز قصر کے متعلق احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

{1393} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَ هُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَ هُوَ صَائِمٌ فَقَالَ إِنْ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَلْيُفْطِرْ وَ لْيَقْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ إِنْ خَرَجَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَلْيُتِمَّ يَوْمَهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا ایک شخص گھر سے نکلتا ہے اور سفر کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ روزہ سے ہے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ نصف النہار سے پہلے نکلے تو روزہ افطار کرے اور اس دن کی قضا کرے اور اگر زوال کے بعد نکلے تو اس دن کا روزہ مکمل کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1394} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ السَّفَرَ فِي رَمَضَانَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ فِي بَلَدِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَ إِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۞ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں سفر کرنا چاہتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: جب اسے اپنے شہر میں صبح ہوجائے اور پھر نکلے تو چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۲ح۱۹۸۲؛ الکافی: ۴/۱۳۱ح۱؛ تہذیب الاحکام:۴/۲۲۸ح۶۷۱؛ الاستبصار:۲/۹۹ح۳۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۵ح۱۳۱۷۴؛الوافی:۱۱/۳۰۹؛بحارالانوار:۸۰/۱۳۵

[2] روضۃ المتقین:۳/۳۹۹؛جواہر الکلام:۱۷/۱۳۶؛تعالیق مبسوطہ:۵/۱۷۲؛الصوم فی الشریعہ:۴۲۶؛تفصیل الشریعہ:۶/۲۱۰؛روض الجنان:۲/۱۰۵۱؛فقہ الصادق:۸/۳۷۷؛مصباح المنہاج کتاب الصوم:۲۶۰؛مدارک الاحکام:۶/۲۸۷؛تنقیح مبانی العروۃ:۱/۱۲۴؛ذخیرۃ المعاد:۲/۵۳۷؛غنایم الایام:۲/۱۸۲؛فقہ الصادق
:۸/۳۷۷؛مصباح المنہاج کتاب الصوم:۲۶۰؛مدارک الاحکام:۶/۲۸۷؛تنقیح مبانی العروۃ:۱/۱۲۴؛ذخیرۃ المعاد:۲/۵۳۷؛غنایم الایام:۲/۱۸۲؛شرح العروۃ:۲۱/۸۷۴؛التنقیح فی شرح العروۃ:۶/۲۷۶؛مستند العروہ کتاب الصوم:۴۴۷؛ریاض المسائل:۵/۴۹۰؛لوامع صاحبقرانی:۶/۵۲۲

[3] تہذیب الاحکام:۴/۳۲۷ح۱۰۱۹؛وسائل الشیعہ:۱۰/۱۸۷ح۱۳۱۷۹؛الوافی:۱۱/۳۱۴؛مستدرک الوسائل:۷/۳۷۹ح

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1395} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَخَرَجَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ يَعْتَدُّ بِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا دَخَلَ أَرْضاً قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَ هُوَ يُرِيدُ الْإِقَامَةَ بِهَا فَعَلَيْهِ صَوْمُ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِنْ دَخَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلاَ صِيَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ شَاءَ صَامَ.

⦿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں سفر کرے اور نصف النہار کے بعد نکلے تو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار بھی ہوگا اور جب کوئی مسافر طلوع فجر سے پہلے کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں قیام کا پروگرام ہو تو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور اگر وہ طلوع فجر کے بعد پہنچے تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے (وہ افطار کرسکتا ہے) اور اگر چاہے تو روزہ رکھ لے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1396} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُقْبِلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَفَرٍ حَتَّى يَرَى أَنَّهُ سَيَدْخُلُ أَهْلَهُ ضَحْوَةً أَوِ ارْتِفَاعَ النَّهَارِ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَ هُوَ خَارِجٌ لَمْ يَدْخُلْ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

⦿ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں سفر سے واپس گھر آ رہا تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ چاشت کے وقت یا ارتفاع النہار پر گھر پہنچ جائے گا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اسے گھر پہنچنے سے پہلے راستہ میں طلوع فجر ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۱۶۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۱۰۷؛ غنایم الایام: ۶/۱۳۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۷۶؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۹۰؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۲۷۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۲۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۷۶؛ مستند الشیعہ: ۱۰/۳۶۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/۴۸۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۴۵۰

[2] الکافی: ۴/۱۳۱ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۲ ح ۱۹۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۹ ح ۶۷۲؛ الاستبصار: ۲/۹۹ ح ۳۲۲؛ الوافی: ۱۱/۳۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۵ ح ۱۳۱۷۳ و ۱۸۹ ح ۱۳۱۸۸

[3] مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۲؛ منتھی المطلب: ۹/۲۸۹؛ غنایم الایام: ۵/۳۶۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۷

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۳ ح ۱۹۸۴؛ الکافی: ۴/۱۳۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۵ ح ۷۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۹ ح ۱۳۱۸۹؛ الوافی: ۱۱/۳۱۰؛ المعتبر: ۲/۶۹۵

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [1]

{1397} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ يُونُسَ بْنُ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي اَلْمُسَافِرِ يَدْخُلُ أَهْلَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ اَلزَّوَالِ وَلَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ قَالَ يَعْنِي إِذَا كَانَتْ جَنَابَتُهُ مِنِ اِحْتِلاَمٍ.

❁ یونس بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: جب کوئی مسافر جنابت کی حالت میں زوال سے پہلے اپنے گھر پہنچ جائے اور اس نے ہنوز کچھ نہ کھایا (پیا) ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس روزے کو مکمل کرے اور اس پر قضا نہیں ہے۔

فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ جناب احتلام کی وجہ سے ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1398} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلسِّنْدِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ كَيْفَ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ اَلسَّفَرَ قَالَ إِذَا طَلَعَ اَلْفَجْرُ وَ لَمْ يَشْخَصْ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَإِنْ خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ طُلُوعِ اَلْفَجْرِ فَلْيُفْطِرْ وَلاَ صِيَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَدِمَ بَعْدَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ أَفْطَرَ وَلاَ يَأْكُلُ ظَاهِراً وَإِنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ قَبْلَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ إِنْ شَاءَ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جب طلوع فجر ہو جائے اور وہ ہنوز سفر پر روانہ نہ ہوا ہو تو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور اگر طلوع فجر سے پہلے گھر سے روانہ ہو جائے تو پھر روزہ افطار کرے اور اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔

اور اگر زوال آفتاب کے بعد گھر پہنچے تو روزہ افطار کرے مگر حسب ظاہر کچھ نہ کھائے اور اگر اپنے سے زوال آفتاب سے پہلے پہنچ

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/۴۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۵؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱۵۵؛ شرح العروۃ: ۱۹/۲۲؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۲۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۶۵؛ غنایم الایام: ۵/۳۶۰؛ ریاض المسائل: ۵/۴۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۴۷؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/۱۶۴؛ جواہر الکلام: ۱۷/۷؛ منتھی المطلب: ۹/۲۹۷؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۹۹؛ مراۃ العقول: ۱۴۳۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۸/۳۰۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۳ح ۱۹۸۵؛ الکافی: ۴/۱۳۲ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۴ح ۷۵۲؛ الاستبصار: ۲/۱۱۳ح ۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۹۰ ح ۱۳۱۹۲؛ الوافی: ۱۱/۳۱۲

[3] روضۃ المتقین: ۳/۴۰۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۶؛ غنایم الایام: ۵/۳۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۷۴۰۸؛ جواہر الکلام: ۱۷/۶؛ شرح العروۃ: ۲۱/۱۱۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۶

جائے تو اس پر اگر چاہے تو اس دن کا روزہ لازم ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1399} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُسَافِرٍ دَخَلَ أَهْلَهُ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَ قَدْ أَكَلَ قَالَ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْكُلَ يَوْمَهُ ذَلِكَ شَيْئاً وَ لاَ يُوَاقِعَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک مسافر زوال آفتاب سے پہلے اپنے گھر پہنچا جبکہ وہ (سفر میں) کچھ کھا چکا تھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اسے اس دن کچھ نہیں کھانا چاہیے اور اگر اس کی زوجہ ہے تو ماہ رمضان میں اس کے ساتھ مقاربت بھی نہیں کرنی چاہیے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1400} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُصِيبُ امْرَأَتَهُ حِينَ طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَيُوَاقِعُهَا قَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں عصر کے بعد سفر سے واپس گھر پہنچا تو اس نے اپنی عورت کو حیض سے تازہ پاک ہوا پایا تو کیا وہ اس سے مقاربت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۷ ح ۱۰۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۹۱ ح ۱۳۱۹۴؛ الوافی: ۱۱/۳۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۱۶۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۶؛ شرح العروۃ: ۲۱/۴۸۰؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۱/۴۴۹

[3] الکافی: ۴/۱۳۲ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۳ ح ۷۵۱؛ الاستبصار: ۲/۱۱۳ ح ۳۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۹۱ ح ۱۳۱۹۵؛ الوافی: ۱۱/۳۱۱

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۶؛ الغایۃ القصوی تبریزی کتاب الصوم: ۴۹۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۸؛ شرح العروۃ: ۲۲/۲۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۴۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۳۶

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۲ ح ۷۱۰؛ الاستبصار: ۲/۱۱۳ ح ۳۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۳۲ ح ۱۳۲۹۶؛ الوافی: ۱۱/۳۱۸؛ المعتبر: ۲/۶۹۴

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[1]

{1401} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُهُ شَهْرُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَيُقِيمُ الْأَيَّامَ فِي الْمَكَانِ عَلَيْهِ صَوْمٌ قَالَ لاَ حَتَّى يُجْمِعَ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ صَامَ وَ أَتَمَّ الصَّلاَةَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ أَيَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَ هُوَ مُسَافِرٌ يَقْضِي إِذَا أَقَامَ فِي الْمَكَانِ قَالَ لاَ حَتَّى يُجْمِعَ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ.

۞ علی بن جعفرؑ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر میں تھا کہ ماہ رمضان شروع ہوگیا اور وہ کچھ دن ایک جگہ قیام کرتا ہے تو کیا اس پر روزہ رکھنا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ دس دن قیام کرنے کا عزم کرے (پھر واجب ہے) اور جب کسی جگہ دس دن قیام کا ارادہ کرے تو پھر روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پوری پڑھے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص پر ماہ رمضان کے کچھ دن ابھی باقی ہیں جبکہ وہ سفر میں ہے پس جب وہ کسی جگہ قیام کرے تو کیا روزہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک اس جگہ دس دن قیام کا ارادہ نہ کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1402} مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنْ ظَاهَرَ وَ هُوَ مُسَافِرٌ إِنْتَظَرَ حَتَّى يَقْدَمَ فَإِنْ صَامَ فَأَصَابَ مَالاً فَلْيُمْضِ الَّذِي إِبْتَدَأَ فِيهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: اگر مسافر ظہار کرے تو واپس پہنچنے تک انتظار کرے (اور کفارہ کا روزہ نہ رکھے) اور اگر روزے رکھے اور ا (اس دوران) اسے مال مل جائے تو اسے جاری رکھے جس کی ابتداء کی تھی

[1] شرح العروۃ: ۳۲/۲۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۳۶/۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۳۲/۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۷

[2] الکافی: ۱۳۳/۴ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۹۸/۸ ح ۵۷ ۱۱۲؛ الوافی: ۱۵۱/۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۶۲؛ قرب الاسناد: ۲۳۱؛ بحار الانوار: ۳۲۲/۹۳

[3] مراۃ العقول: ۳۳/۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۵۵/۹؛ النجم الزاہر فی صلاۃ المسافر: ۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴۸۱/۲؛ مدارک العروۃ: ۵۵/۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵۸۵/۴؛ مستند الشیعہ: ۳۴/۱۰؛ الرسائل الفقہیہ بروجردی: ۲۱۱/۱؛ مستمسک العروۃ: ۴۲/۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳۰۶/۳؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۰۳؛ مہذب الاحکام: ۱۶۸/۹

(یعنی روزے پورے کرے اور مال کو بدلے میں استعمال نہ کرے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1403} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ بُنْدَارُ مَوْلَى إِدْرِيسَ يَا سَيِّدِي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمِ سَبْتٍ فَإِنْ أَنَا لَمْ أَصُمْهُ مَا يَلْزَمُنِي مِنَ اَلْكَفَّارَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَرَأْتُهُ لاَ تَتْرُكْهُ إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ وَ لَيْسَ عَلَيْكَ صَوْمُهُ فِي سَفَرٍ وَ لاَ مَرَضٍ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ نَوَيْتَ ذَلِكَ وَ إِنْ كُنْتَ أَفْطَرْتَ فِيهِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَتَصَدَّقْ بِعَدَدِ كُلِّ يَوْمٍ لِسَبْعَةِ مَسَاكِينَ نَسْأَلُ اَللَّهَ اَلتَّوْفِيقَ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضَى .

❂ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ بندار مولی ادریس نے (امام علی نقی علیہ السلام کو) خط لکھا کہ اے میرے آقاؑ! میں نے منت مانی تھی کہ ہر ہفتہ کے دن روزہ رکھوں گا تو اب اگر نہ رکھوں تو مجھ پر کیا کفارہ عائد ہوگا؟

امامؑ نے جواب میں لکھا جسے میں نے خود پڑھا کہ: بغیر کسی علت کے اسے ترک نہ کر اور سفر میں اور مرض میں تجھ پر اس دن روزہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی نیت کی ہو (کہ ہر حالت میں رکھوں گا) اور اگر بغیر علت کے کسی دن نہ رکھے تو ہر دن کے عوض سات مسکینوں پر صدقہ کر۔ ہم خدا سے ان کاموں کی بجا آوری کا سوال کرتے ہیں جن کو وہ پسند کرتا ہے اور جن پر وہ راضی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1404} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُسَافِرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَلَهُ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا بِالنَّهَارِ فَقَالَ سُبْحَانَ اَللَّهِ أَ مَا تَعْرِفُ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ لَهُ فِي اَللَّيْلِ سَبْحاً طَوِيلاً قُلْتُ أَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَ يَشْرَبَ وَ يُقَصِّرَ فَقَالَ إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ فِي اَلْإِفْطَارِ وَ اَلتَّقْصِيرِ رَحْمَةً وَ تَخْفِيفاً لِمَوْضِعِ اَلتَّعَبِ وَ

---

[1] الکافی: ۶/۱۵۶ح ۱۲؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۳/۵۳۲ح ۴۸۳۶؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۲۲ح ۱۱۹۳؛ الاستبصار: ۳/۲۶۷ح ۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۶۵ح ۲۸۷۹۶؛ النوادر للاشعری: ۶۴؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۱۷۲؛ الوافی: ۲۲/۹۳۹

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۲۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۴۳؛ روضۃ المتقین: ۹/۱۷۴؛ جواہرالکلام: ۳۳/۳۸۳؛ مسالک الافہام: ۱۰/۱۱۱

[3] الکافی: ۷/۴۵۶ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۵ح ۶۸۹؛ الاستبصار: ۲/۱۲۵ح ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۹۵ح ۱۳۲۰۴؛ الوافی: ۱۱/۵۴۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۸؛

[4] مراۃ العقول: ۲۴/۳۴۴؛ منتھی المطلب: ۹/۱۴۸؛ مفتاح الاصول: ۲/۲۶۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۴۰۹؛ غنایم الایام: ۵/۱۷۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۹۸؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۳۲؛ مدارک الاحکام: ۶/۸۶؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۳۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۸۷؛ منتھی الداریہ: ۳/۵۵۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱/۳۰۷و۴۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۳؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۸/۶۱۹؛ جواہرالکلام: ۱۶/۲۳۵

اَلنَّصَبِ وَ وَعْثِ اَلسَّفَرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي مُجَامَعَةِ اَلنِّسَاءِ فِي اَلسَّفَرِ بِالنَّهَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَوْجَبَ عَلَيْهِ قَضَاءَ اَلصِّيَامِ وَلَمْ يُوجِبْ عَلَيْهِ قَضَاءَ تَمَامِ اَلصَّلاَةِ إِذَا آبَ مِنْ سَفَرِهِ ثُمَّ قَالَ وَ اَلسُّنَّةُ لاَ تُقَاسُ وَ إِنِّي إِذَا سَافَرْتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَا آكُلُ إِلاَّ اَلْقُوتَ وَ مَا أَشْرَبُ كُلَّ اَلرِّيِّ.

✿ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں اپنی کنیز کے ہمراہ سفر کرتا ہے تو کیا وہ دن کے وقت اس سے ہمبستری کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ شخص ماہ رمضان کے احترام کو نہیں جانتا حالانکہ رات کو اس کے پاس کافی وقت ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا اس کے لئے کھانے پینے اور نماز قصر کرنے کی رخصت نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے از راہ رحمت مسافر کو اس کی تھکاوٹ وا کتاہٹ کی وجہ سے کھانے پینے اور قصر کی رخصت دی ہے مگر ماہ رمضان میں دوران سفر دن کے وقت اسے عورتوں سے جماع کرنے کی رخصت نہیں دی ہے اور جب سفر سے واپس لوٹ کر آئے تو اس پر روزوں کی قضا تو واجب قرار دی ہے مگر نماز پوری پڑھنے کی قضا واجب قرار نہیں دی ہے۔

پھر فرمایا: اور سنت میں قیاس نہیں کیا جاتا ہے اور میں جب ماہ رمضان میں سفر کرتا ہوں تو صرف قوت حاصل کرنے کے جتنا کھاتا ہوں اور شکم سیر ہو کر پانی بھی نہیں پیتا ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

ممکن ہے مقاربت کی ممانعت کراہت پر محمول ہو کیونکہ دیگر احادیث میں اس کی اجازت موجود ہے (واللہ اعلم)

وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے:

{1405} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلشَّيْخُ اَلْكَبِيرُ وَ اَلَّذِي بِهِ اَلْعُطَاشُ لاَ حَرَجَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُفْطِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ يَتَصَدَّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ مِنْ طَعَامٍ وَ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِمَا فَإِنْ لَمْ يَقْدِرَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِمَا.

---

[1] الکافی: ۴/۱۳۴ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۳ح۱۹۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۰ح۷۰۵؛ الاستبصار: ۲/۱۰۵ح۳۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۰۶ح۱۳۲۳۱؛ الوافی: ۱۱/۳۱۸

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۸؛ منتھی المطلب: ۹/۳۹۰؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۲۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۷؛ غنائم الایام: ۶/۱۵۹؛ شرح العروۃ: ۲۲/۳۱؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۳۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ بہت بوڑھا مرد اور جسے سخت پیاس لگتی ہو اور اگر وہ ماہ رمضان کا روزہ افطار کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ان میں سے ہر شخص ہر دن کے عوض ایک مد طعام صدقہ دے اور ان پر قضا واجب نہیں ہے اور اگر (صدقہ کی) طاقت نہ رکھتے ہوں تو ان پر کچھ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1406} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ وَ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلرَّجُلِ يُصِيبُهُ ٱلْعُطَاشُ حَتَّى يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ يَشْرَبُ بِقَدْرِ مَا يُمْسِكُ رَمَقَهُ وَ لاَ يَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى.

❂ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کو اس قدر سخت پیاس لگے جس سے اسے ہلاکت کا خطرہ لاحق ہو جائے تو وہ اس قدر پانی پی لے جس سے اس کی جان بچ جائے لیکن شکم سیر ہو کر نہ پیئے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1407} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ٱلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: ٱلْحَامِلُ ٱلْمُقْرِبُ وَ ٱلْمُرْضِعُ ٱلْقَلِيلَةُ ٱللَّبَنِ لاَ حَرَجَ عَلَيْهِمَا أَنْ تُفْطِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، لِأَنَّهُمَا لاَ يُطِيقَانِ ٱلصَّوْمَ وَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَصَدَّقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي كُلِّ يَوْمٍ يُفْطِرُ فِيهِ بِمُدٍّ مِنْ طَعَامٍ وَ عَلَيْهِمَا قَضَاءُ كُلِّ يَوْمٍ أَفْطَرَتَا فِيهِ تَقْضِيَانِهِ بَعْدُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ حاملہ عورت جس کا وضع حمل قریب ہو اور

---

[1] الکافی: ۴/۱۱۶ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۳ ح ۱۹۴۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۸ ح ۶۹۷؛ الاستبصار: ۳۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۰۹ ح ۱۳۲۴۰؛ الوافی: ۱۱/۲۹۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۵

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۳۰۳؛ غنایم الایام: ۶/۱۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۲۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۱۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۹۳؛ شرح العروۃ: ۲۲/۴۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۴۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۴۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۷۴۴؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۳۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۷/۱۴۴؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/۲۱۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۸

[3] الکافی: ۴/۱۱۷ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۳ ح ۱۹۴۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۶ ح ۷۰۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۴ ح ۱۳۲۵۲؛ الوافی: ۱۱/۲۹۶؛ المعتبر: ۲/۷۱۸

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۳۰۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۲۰؛ شرح العروۃ: ۲۱/۴۸۷؛ غنایم الایام: ۶/۱۵۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۵۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۸۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱

وہ دودھ پلانے والی جس کا دودھ کم ہوتو اگر وہ ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ روزوں کی طاقت نہیں رکھتیں ہاں البتہ ان پر ہر اس روزہ کے عوض جو نہ رکھیں ایک مد طعام دینا واجب ہے اور (عذر کی برطرفی کے بعد) جس قدر روزے نہیں رکھے ان کی قضا بھی واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1408} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلَى اَلَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعٰامُ مِسْكِينٍ قَالَ اَلشَّيْخُ اَلْكَبِيرُ وَ اَلَّذِي يَأْخُذُهُ اَلْعُطَاشُ وَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعٰامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ مِنْ مَرَضٍ أَوْ عُطَاشٍ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اور جو لوگ روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرتے ہیں وہ فدیہ دیں جو ایک مسکین کا کھانا ہے (البقرۃ: ۱۸۴)'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد بہت بوڑھا اور وہ شخص ہے جسے سخت پیاس لگتی ہو۔

اور آپؑ نے خدا کے قول: ''اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (المجادلہ: ۴)'' کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہے جو بیماری اور پیاس کی شدت کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1409} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّائِمُ إِذَا خَافَ عَلَى

---

[1] الکافی: ۴/۱۱۷ ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۴ ح۱۹۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۹ ح۷۰۱؛ الوافی: ۱۱/۲۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۵ ح۱۳۲۵۴؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۲۹

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۳۰۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۳۷۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۴۰۱؛ غنایم الایام: ۶/۱۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۵۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۲۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۶؛ مستمسک العروہ: ۸/۴۴۹

[3] الکافی: ۴/۱۱۶ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۷ ح۶۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۷ ح۱۳۲۵۷؛ الوافی: ۱۱/۲۹۳؛ تفسیر البرہان: ۵/۳۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۵۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۱۲۷

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۳۰۱؛ غنایم الایام: ۲/۱۴۶؛ شرح العروۃ: ۲۲/۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۴۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۶

عَيۡنَيۡهِ مِنَ ٱلرَّمَدِ أَفۡطَرَ.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: روزہ دار کو جب آشوب چشم کی وجہ سے آنکھوں کا خطرہ ہو تو وہ افطار کرسکتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1410} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ إِبۡرَاهِيمَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عِيسَى عَنۡ يُونُسَ عَنۡ شُعَيۡبٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ مُسۡلِمٍ قَالَ: قُلۡتُ لِأَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ مَا حَدُّ ٱلۡمَرِيضِ إِذَا نَقِهَ فِي ٱلصِّيَامِ قَالَ ذَلِكَ إِلَيۡهِ هُوَ أَعۡلَمُ بِنَفۡسِهِ إِذَا قَوِيَ فَلۡيَصُمۡ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بیماری کی وہ حد کون سی ہے جو اسے روزہ سے کمزور کرتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنی طبعیت کو سب سے زیادہ بہتر جانتا ہے پس جب طاقت ہو تو روزہ رکھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1411} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ يَحۡيَى وَ غَيۡرُهُ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ أَحۡمَدَ عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ ٱلۡحَسَنِ عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ سَعِيدٍ عَنۡ مُصَدِّقِ بۡنِ صَدَقَةَ عَنۡ عَمَّارِ بۡنِ مُوسَى عَنۡ أَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ: فِي ٱلرَّجُلِ يَجِدُ فِي رَأۡسِهِ وَجَعاً مِنۡ صُدَاعٍ شَدِيدٍ هَلۡ يَجُوزُ لَهُ ٱلۡإِفۡطَارُ قَالَ إِذَا صُدِّعَ صُدَاعاً شَدِيداً وَإِذَا حُمَّ حُمَّى شَدِيدَةً وَإِذَا رَمِدَتۡ عَيۡنَاهُ رَمَداً شَدِيداً فَقَدۡ حَلَّ لَهُ ٱلۡإِفۡطَارُ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے سر میں شدید قسم کا درد ہو تو کیا اس کے لئے روزہ افطار کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب سر میں بہت سخت درد ہو اور جب بہت سخت بخار میں مبتلا ہو اور جب بہت سخت آشوب چشم میں گرفتار ہو تو

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲ ۱۳ ح ۱۹۴۵؛ الکافی: ۱۱۸/۴ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۸/۱۰ ح ۱۳۲۵۹؛ تفسیر الصافی: ۲۱۹/۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۴۲/۲؛ الوافی: ۳۰۱/۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱۶۵/۱

[2] روضۃ المتقین: ۳۶۹/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۶۹/۶؛ مستمسک العروۃ: ۴۱۸/۸؛ غنائم الایام: ۲۶۰/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۹۷/۸

[3] الکافی: ۱۱۹/۴ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۹/۱۰ ح ۱۳۲۶۳؛ الوافی: ۳۰۲/۱۱

[4] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۰۶/۴؛ مراۃ العقول: ۳۰۸/۱۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۴۳۳/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۹۲/۸

اس کے لئے افطار جائز ہوجاتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1412} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلثَّالِثِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ. أَسْأَلُهُ عَنِ ٱلْمُغْمَى عَلَيْهِ يَوْماً أَوْ أَكْثَرَ هَلْ يَقْضِي مَا فَاتَهُ أَمْ لاَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ يَقْضِي ٱلصَّوْمَ وَلاَ يَقْضِي ٱلصَّلاَةَ.

✪ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ میں نے امام علی نقیؑ کو مکتوب لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ جو شخص بے ہوش ہوجائے اور اس طرح ایک دن یا زیادہ گزر جائیں تو کیا وہ اپنے فوت شدہ روزوں کی قضا کرے گا؟

آپؑ نے جواب لکھا کہ نہ وہ روزے کی قضا کرے اور نہ ہی نماز کی قضا کرے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1413} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ: أَنَّهُ سَأَلَهُ يَعْنِي أَبَا ٱلْحَسَنِ ٱلثَّالِثَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ هَذِهِ ٱلْمَسْأَلَةِ يَعْنِي مَسْأَلَةَ ٱلْمُغْمَى عَلَيْهِ فَقَالَ لاَ يَقْضِي ٱلصَّوْمَ وَلاَ ٱلصَّلاَةَ وَكُلَّمَا غَلَبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ فَاللَّهُ أَوْلَى بِٱلْعُذْرِ.

✪ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی نقیؑ سے یہی (بے ہوشی والا) مسئلہ پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: نہ روزہ قضا کرے گا اور نہ ہی نماز اور ہر وہ (تکلیف) جو اللہ اس پر مسلط کرتا ہے تو اللہ سب سے بڑھ کر عذر قبول کرنے والا ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۱۱۸/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲۵۶/۴ ح ۶۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۰/۱۰ ح ۱۳۲۶۶؛ الوافی: ۳۰۱/۱۱

[2] مراۃ العقول: ۳۰۸/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۷/۷؛ مستمسک العروۃ: ۴۱۸/۸؛ غنایم الایام: ۲۵۹/۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۳۶/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۲۳/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۲۶/۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲۴۳/۴ ح ۷۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۶/۱۰ ح ۱۳۲۸۷؛ الاستبصار: ۴۵۸/۱ ح ۱۷۷۵؛ الوافی: ۳۳۰/۱۱ و ۱۰۵۶/۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱۶/۷؛ شرح العروۃ: ۱۵۲/۲۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۷۰/۸؛ مدارک الاحکام: ۲۸۷/۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۲/۹؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۱۵۲/۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/۱۷؛ جواہر الکلام: ۱۲/۱۷؛ مصابیح الظلام: ۳۶۵/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰۹/۸؛ منتھی المطلب: ۳۰۳/۹؛ غنایم الایام: ۳۶۶/۵؛ معتصم الشیعہ: ۳۳۴/۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۳۴/۱؛ مستمسک العروۃ: ۴۸۲/۸؛ مدارک الاحکام: ۱۹۴/۶؛ مصباح الہدیٰ: ۴۱۳/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۷۹/۱

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۶۳/۱ ح ۱۰۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۷/۱۰ ح ۱۳۲۸۳؛ الوافی: ۱۰۵۶/۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1414} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أَصْبَحَتْ صَائِمَةً فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ أَوْ كَانَ الْعَشِيُّ حَاضَتْ أَ تُفْطِرُ قَالَ نَعَمْ وَ إِنْ كَانَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَلْتُفْطِرْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ رَأَتِ الطُّهْرَ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَغْتَسِلُ وَلَمْ تَطْعَمْ فَمَا تَصْنَعُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ تُفْطِرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَإِنَّمَا فِطْرُهَا مِنَ الدَّمِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے روزہ رکھا مگر جب سورج کچھ بلند ہوا یا پچھلا پہر ہوا تو اسے حیض آ گیا تو کیا وہ روزہ کھول دے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں چاہے مغرب کا وقت (قریب) ہی ہو پھر بھی کھول دے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر پوچھا: اگر عورت ماہ رمضان میں دن کے اوائل میں حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کرے اور کچھ کھایا (پیا) نہ ہو تو وہ اس دن کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس دن روزہ افطار کرے کیونکہ اس کا یہ افطار خون کی وجہ سے ہے (جو سورج چڑھ جانے کے بعد بند ہوا)۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{1415} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي كَمْ يُؤْخَذُ الصَّبِيُّ بِالصِّيَامِ قَالَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَإِنْ هُوَ صَامَ قَبْلَ ذَلِكَ فَدَعْهُ وَلَقَدْ صَامَ ابْنِي فُلاَنٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَتَرَكْتُهُ.

✪ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بچہ کس عمر میں روزہ کی وجہ سے پکڑا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: پندرہ اور چودہ سال کے درمیان اور اگر اس عمر سے پہلے روزہ رکھ لے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اور میرے

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۴۵۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۷۱؛ غنایم الایام: ۵/۳۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۹؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۲/۱۵۳؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۱۵۳

[2] الکافی: ۴/۱۳۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۱ ح ۹۳۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۴ ح ۱۹۸۸؛ الوافی: ۱۱/۳۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۲۷ ح ۱۳۲۸۴

[3] فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۶؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۹۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۲۲۳؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۱/۴۲۸؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳۹؛ منتہی المطلب: ۹/۲۰۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۴۴

فلاں بیٹے نے اس عمر سے پہلے روزہ رکھا تو میں نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1416} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّا نَأْمُرُ صِبْيَانَنَا بِالصَّلاَةِ إِذَا كَانُوا بَنِي خَمْسِ سِنِينَ فَمُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلاَةِ إِذَا كَانُوا بَنِي سَبْعِ سِنِينَ وَ نَحْنُ نَأْمُرُ صِبْيَانَنَا بِالصَّوْمِ إِذَا كَانُوا بَنِي سَبْعِ سِنِينَ بِمَا أَطَاقُوا مِنْ صِيَامِ الْيَوْمِ إِنْ كَانَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقَلَّ فَإِذَا غَلَبَهُمُ الْعَطَشُ وَ الْغَرَثُ أَفْطَرُوا حَتَّى يَتَعَوَّدُوا الصَّوْمَ وَ يُطِيقُوهُ فَمُرُوا صِبْيَانَكُمْ إِذَا كَانُوا بَنِي تِسْعِ سِنِينَ بِالصَّوْمِ مَا اسْتَطَاعُوا مِنْ صِيَامِ الْيَوْمِ فَإِذَا غَلَبَهُمُ الْعَطَشُ أَفْطَرُوا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوارؑ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ہمارے بچے پانچ سال کے ہوجاتے ہیں تو ہم انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور جب وہ سات سال کے ہوجاتے ہیں تو ہم ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں پس جب ہمارے بچے سات سال کے ہوجاتے ہیں تو ہم ان کو دن کے اتنے حصے کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں جتنے کی وہ طاقت رکھتے ہیں خواہ نصف النہار تک رکھیں یا اس سے کم وبیش رکھیں چنانچہ جب ان پر بھوک کا اور پیاس کا غلب ہوتا ہے تو وہ افطار کرلیتے ہیں یہاں تک کہ وہ روزہ رکھنے کے عادی ہوجائیں اور اس کی طاقت رکھنے لگیں اور تمہارے بچے جب نو سال کے ہوجائیں تو انہیں روزہ رکھنے کا حکم دو جس قدر وہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں پس جب ان پر پیاس غالب ہوجائے تو افطار کرلیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۴/۱۲۵ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۲ح ۱۹۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۶ح ۱۰۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۳۳ح ۱۳۲۹۷؛ الوافی: ۱۱/۱۰۰
تہذیب الاحکام: ۲/۳۸۱ح ۱۵۹۰

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۳۲۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/۶۳ ۴؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۳۵۰؛ غنائم الایام: ۵/ ۲۰۷؛ الرسائل الفقیہ: ۲/ ۳۰۰؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۶۴؛
روضۃ المتقین: ۳/ ۳۳۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۳۰

[3] الکافی: ۳/ ۴۰۹ح ۱ و ۴/ ۱۲۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۸۰ح ۱۵۸۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۰ح ۸۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۳۴ح ۱۳۲۹۹؛
الاستبصار: ۲/ ۱۲۳ح ۱۵۶۴؛ الوافی: ۱۱/ ۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۳۳

[4] مستمسک العروۃ: ۸/ ۴۲۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/ ۴۴۸؛ کتاب الحج قمی: ۲/ ۴؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۲۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۵۰۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۶۲؛
غنائم الایام: ۵/ ۲۸۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/ ۴۶۲؛ شرح مازندرانی: ۴/ ۲۴۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۶۸۰؛ ریاض المسائل: ۵/ ۴۰۲

{1417} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ يَزِيدَ اَلْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْجَارِيَةُ إِذَا بَلَغَتْ تِسْعَ سِنِينَ ذَهَبَ عَنْهَا اَلْيُتْمُ وَ زُوِّجَتْ وَ أُقِيمَتْ عَلَيْهَا اَلْحُدُودُ اَلتَّامَّةُ عَلَيْهَا وَ لَهَا اَلْحَدِيثَ

۞ یزید کناسی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لڑکی جب نو برس کی ہوجائے تو اس کی یتیمی ختم ہوجاتی ہے اور اس کی شادی کی جاتی ہے اور اس پر مکمل حدود (شرعیہ) جاری کئے جاسکتے ہیں اور اس کے لئے بھی (جاری کئے جاسکتے ہیں)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ:

{1418} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اَلْهِلاَلَ فَصُومُوا وَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا وَ لَيْسَ بِالرَّأْيِ وَ لاَ بِالتَّظَنِّي وَ لَيْسَ اَلرُّؤْيَةُ أَنْ يَقُومَ عَشَرَةُ نَفَرٍ فَيَقُولَ وَاحِدٌ هُوَ ذَا وَ يَنْظُرُ تِسْعَةٌ فَلاَ يَرَوْنَهُ لَكِنْ إِذَا رَآهُ وَاحِدٌ رَآهُ أَلْفٌ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو اور اس سلسلے میں رائے اور ظن سے کام نہ لو اور رؤیت یہ نہیں ہے کہ دس آدمی (چاند دیکھنے) کھڑے اور ایک آدمی کہے کہ وہ (چاند) یہ ہے جبکہ باقی نو دیکھیں تو انہیں نظر ہی نہ آئے بلکہ (رؤیت یہ ہے کہ) جب ایک آدمی نے (چاند) دیکھ لیا تو ہزار آدمی نے دیکھ لیا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1419} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۷/۱۹۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۳۸ح ۱۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۲۰ح ۳۴۱۱۶؛ الوافی: ۱۵/۳۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۹۴

[2] تفصیل الشریعہ الحدود: ۱/۲۱؛ براھین الحج: ۱/۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۱۰۶؛ مراۃ العقول: ۲۳/۳۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۶/۷۵؛ مبانی تکملہ المنھاج: ۱/۲۰۷؛ کتاب القصاص للفقہا: ۱/۹۶؛ اسس الحدود والتعزیرات جواد تبریزی: ۲۴

[3] الکافی: ۴/۷۷ح ۶؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۲/۱۲۳ح ۱۹۰۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۶ح؛ الوافی: ۱۱/۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۸۹ح ۱۳۴۴۰؛ الاستبصار: ۲/۶۳ح ۲۰۳

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۲۳۰؛ ھیویات فقھیہ: ۱۳۲؛ منتھی المطلب: ۹/۲۳۸؛ شرح العروۃ: ۲۲/۶۷؛ شرح مازندرانی: ۴/۲۵؛ نہج الاعلان: ۱۰۰؛ غنائم الایام: ۵/۳۰۴؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۵۴؛ ثبوت الھلال: ۲۷؛ النجعہ: ۴/۲۶۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۵۱

عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: صُمْ لِرُؤْيَةِ اَلْهِلاَلِ وَ أَفْطِرْ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ شَهِدَ عِنْدَكُمْ شَاهِدَانِ مَرْضِيَّانِ بِأَنَّهُمَا رَأَيَاهُ فَاقْضِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر کھول اور اگر تمہارے پاس دو پسندیدہ گواہ گواہی دیں کہ انہوں نے (پہلے چاند) دیکھا تھا تو اس روزہ کی قضا کر۔ [1]

تحقیق: حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1420} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَرَى اَلْهِلاَلَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَحْدَهُ لاَ يُبْصِرُهُ غَيْرُهُ لَهُ أَنْ يَصُومَ قَالَ إِذَا لَمْ يَشُكَّ فِيهِ فَلْيَصُمْ وَ إِلاَّ فَلْيَصُمْ مَعَ اَلنَّاسِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کا چاند اکیلے دیکھے اور اس کے علاوہ کوئی نہ دیکھے تو کیا وہ روزہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: جب اسے اس میں کوئی شک نہ ہو تو روزہ رکھے ورنہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1421} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هُوَ شَهْرٌ مِنَ اَلشُّهُورِ يُصِيبُهُ مَا يُصِيبُ اَلشُّهُورَ مِنَ اَلنُّقْصَانِ.

۞ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ماہ رمضان کے بارے میں فرمایا کہ وہ بھی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جسے باقی مہینوں کی طرح کمی لاحق ہوتی ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۷ ح ۴۳۶؛ الاستبصار: ۲/۶۳ ح ۲۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۵۴ ح ۱۳۳۴۶؛ الوافی: ۱۱/۱۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۷/۴۰۸ ح ۸۵۴۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۰

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۵۲؛ رویت ہلال: ۳/۱۹۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۲۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۳۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۶۷؛ مجمع الفوائد: ۱/۴۵۰؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۳۹۰؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۳/۱۷؛ القواد الفقہیہ لنکرانی: ۱/۴۶۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۸۶ جواہر الکلام: ۱۶/۳۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۷۳ ح ۹۶۴؛ قرب الاسناد: ۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۶۱ ح ۱۳۳۶۷؛ الوافی: ۱۱/۱۳۸؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۹۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۴۹؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۳۸؛ المعتبر: ۹۳/۲۹۶

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۸۴۱؛ غنایم الایام: ۵/۲۸۸؛ رویت ہلال: ۳/۲۰۵۳؛ منتھی المطلب: ۹/۲۳۵؛ التفسیر الاثری الجامع: ۴/۵۱۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۶۵؛ ھیویات فقہیہ: ۱/۱۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۳۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۳۶؛ ریاض المسائل: ۵/۴۰۷

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۱۶۰ ح ۴۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۶۲ ح ۱۳۳۷۱؛ الوافی: ۱۱/۱۳۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1422} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي غَالِبٍ الزُّرَارِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي غَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا يُلْصِقُ كَفَّيْهِ وَ يَبْسُطُهُمَا ثُمَّ قَالَ وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا ثُمَّ يَقْبِضُ إِصْبَعاً وَاحِداً فِي آخِرِ بَسْطَةٍ بِيَدَيْهِ وَ هِيَ الْإِبْهَامُ فَقُلْتُ شَهْرُ رَمَضَانَ تَامٌّ أَبَداً أَمْ شَهْرٌ مِنَ الشُّهُورِ فَقَالَ هُوَ شَهْرٌ مِنَ الشُّهُورِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَامَ عِنْدَكُمْ تِسْعَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً فَأَتَوْهُ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلاَلَ فَقَالَ أَفْطِرُوا.

❁ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اس طرح ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہتھیلیاں بند کرتے اور کھولتے رہے (یعنی تیس دن)۔

پھر فرمایا: اور اس طرح ہے، اس طرح ہے، اس طرح ہے اور ایک ایک کر کے انگلیاں کھولتے گئے یہاں تک کہ ایک انگوٹھا رہنے دیا (یعنی انتیس دن)۔

میں نے عرض کیا: کیا ماہ رمضان ہمیشہ پورا (تیس دن) ہوتا ہے یا دوسرے مہینوں کی طرح مہینہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دوسرے مہینوں ہی کی طرح ایک مہینہ ہے۔

پھر فرمایا: امیر المومنینؑ نے تمہارے ہاں انتیس روزے رکھے تھے پس (تیسویں دن) کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنینؑ! ہم نے پہلی (شعبان) کا چاند دیکھا ہے۔

چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ روزہ افطار کرلو۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1423} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ "وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ" قَالَ ثَلاَثِينَ يَوْماً.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول ''اور تم عدد کو مکمل کرو (البقرۃ: ۱۸۵)'' کے

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/۴۵۹؛ منتھی المطلب: ۹/۲۴۴؛ حیویات فقہیہ: ۱۴۵؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۷۷؛ غنایم الایام: ۵/۳۱۹

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۶۲ ح ۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۶۲ ح ۱۳۳۰۷؛ الوافی: ۱۱/۱۳۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۴۶۲؛ حیویات فقہیہ سند: ۱۴۵

بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد تیس دن (پورے کرنے) ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1424} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَاسِرٍ اَلْخَادِمِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ يَكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً فَقَالَ إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ لاَ يَنْقُصُ مِنْ ثَلاَثِينَ يَوْماً أَبَداً.

✪ یاسر الخادم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے عرض کیا کہ کیا ماہ رمضان انتیس دن کا بھی ہوتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ماہ رمضان کبھی بھی تیس دن سے کم نہیں ہوتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [4]

قول مؤلف:

ماہ رمضان کے متعلق دو طرح کی روایات وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ وہ ہیں جن میں درج ہے کہ ماہ رمضان بھی باقی مہینوں کی طرح کم و بیش ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے اور دوسری طرح کی روایات میں یہ درج ہے کہ ماہ رمضان کبھی بھی تیس دنوں سے کم کا نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس صورت حال میں شیخ طوسی نے دوسری قسم کی روایات کی تاویل کی ہے اور اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ ماہ رمضان انتیس دنوں کا بھی ہوسکتا ہے اور ہم ظاہر کے پابند ہیں چاہے نفس امر میں ہمیشہ تیس کا ہوتا ہو جبکہ شیخ صدوق نے پہلی قسم کی روایات کو تقیہ پر محمول سمجھا ہے چنانچہ اپنی کتاب الخصال میں لکھتے ہیں کہ: ''ماہ رمضان کے متعلق شیعوں کے خواص اور صاحبان بصیرت کا عقیدہ ہے کہ یہ تیس دن سے ہرگز کم نہیں ہوتا اور روایات بھی قرآن کے موافق ہیں جبکہ اہلسنت کی روایات کے مخالف ہیں۔ اب جو کمزور عقیدہ کے شیعوں نے ان روایات کی طرف رجوع کیا ہے جو تقیہ میں وارد ہوئی تھیں کہ ماہ رمضان بھی دیگر مہینوں کی مانند کم و زیادہ ہوتا ہے تو انہوں نے تقیہ کیا ہے جس طرح کہ مخالفین سے تقیہ کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ بات نہیں کہی گئی جس کے قائل عامہ ہیں''۔ [5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۱ ح ۲۰۴۸؛ الخصال: ۲/۵۳۱ ح ۷؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۳ ح ۱۳۴۰۳؛ الوافی: ۱۱/۱۴۳؛ مسند ابوبصیر: ۲/۲۱۹

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۶۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۶۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۴۵

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۱ ح ۲۰۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۳ ح ۱۳۴۰۴؛ الوافی: ۱۱/۱۴۳؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۸۴؛ الخصال (مترجم): ۲/۲۹۹ باب ۲۱ ح ۵

[4] لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۶۸؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۶۵

[5] الخصال (مترجم): ۲/۳۰۱ مطبوعہ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

اب ایسی صورت میں یہ بات تو واضح ہے کہ اس سلسلے میں اختلاف موجود ہے البتہ آجکل اکثریت نقص (کمی) کی قائل ہے اور اس میں حقیقت کیا ہے وہ تو اس وقت کھلے گی جب اس زمانے کا امامؑ ظہور فرمائے گا (اللہ ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے) چنانچہ اس وقت تک جو شخص جس بھی حدیث پر عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{1425} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَهِدَ عِنْدَ اَلْإِمَامِ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا اَلْهِلاَلَ مُنْذُ ثَلاَثِينَ يَوماً أَمَرَ اَلْإِمَامُ بِالْإِفْطَارِ وَ صَلَّى فِي ذَلِكَ اَلْيَوْمِ إِذَا كَانَا شَهِدَا قَبْلَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ فَإِنْ شَهِدَا بَعْدَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ أَمَرَ اَلْإِمَامُ بِإِفْطَارِ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَ أَخَّرَ اَلصَّلاَةَ إِلَى اَلْغَدِ فَصَلَّى بِهِمْ.

۞ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب دو گواہ امام کے پاس گواہی دیں کہ انہوں نے تیس کی رات چاند دیکھا ہے تو امام اس دن روزہ افطار کرنے کا حکم دے گا اور اس دن نماز (عید) پڑھنے کا حکم دے گا جبکہ گواہی زوال آفتاب سے پہلے ہو اور اگر گواہی زوال آفتاب کے بعد ہو تو امام اس دن روزہ افطار کرنے کا حکم تو دے گا لیکن نماز (عید) کو اگلے دن تک مؤخر کرے گا اور پھر لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1427} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ أَسَرَتْهُ اَلرُّومُ وَ لَمْ يَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ لَمْ يَدْرِ أَيُّ شَهْرٍ هُوَ قَالَ يَصُومُ شَهْراً يَتَوَخَّاهُ وَ يَحْتَسِبُ بِهِ فَإِنْ كَانَ اَلشَّهْرُ اَلَّذِي صَامَهُ قَبْلَ رَمَضَانَ لَمْ يُجْزِهِ وَ إِنْ كَانَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَجْزَأَهُ.

۞ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کو رومی قید کر کے لے گئے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھتا کیونکہ اسے معلوم ہی نہیں کہ ماہ رمضان کون سا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک مہینہ (ماہ رمضان کے) قصد اور گمان سے روزے رکھے پس اگر یہ مہینہ جس میں اس نے روزے رکھے

---

[1] الکافی: ۱۶۹/۴ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۸/۲ ح ۲۰۷ ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۲ ح ۹۷۷ و ۵/۱۰ ۷۵ ۲ ح ۲۰۶ ۱۳۴؛ الوافی: ۹/۱۳۰۷ ؛ بحار الانوار: ۳۵۸/۸۷

[2] مراۃ العقول: ۴۰۹/۱۶؛ مجمع الفوائد: ۴۳۰/۱؛ شرح العروۃ: ۸۰/۲۲؛ حیویات فقہیہ: ۱۷۸؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۸۲/۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۵۹۸/۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۹۱/۲؛ مصابیح الظلام: ۳۵۸/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۵۸/۱؛ جواہر الکلام: ۳۵۱/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۷/۵؛ القواعد الاصولیہ: ۱۶۳/۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۸۸/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲۴۰/۸؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳۵۸/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۲۰/۲؛ روضۃ المتقین: ۴۶۲/۳

ماہ رمضان سے پہلے ہوا تو یہ اس کے لئے کافی نہ ہوں گے اور اگر یہ ماہ رمضان کے بعد ہوا تو پھر اسے کافی ہوں گے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{1427} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِذَا رَأَيْتُمُ ٱلْهِلاَلَ فَأَفْطِرُوا أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ عَدْلٌ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ وَ إِنْ لَمْ تَرَوُا ٱلْهِلاَلَ إِلاَّ مِنْ وَسَطِ ٱلنَّهَارِ أَوْ آخِرِهِ فَأَتِمُّوا ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱللَّيْلِ وَ إِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلاَثِينَ لَيْلَةً ثُمَّ أَفْطِرُوا.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب (شعبان کا) چاند دیکھو تو عید الفطر مناؤ یا (اگر خود نہ دیکھو تو پھر) مسلمانوں میں سے عادل اس پر گواہی دیں اور اگر تم کو چاند دن کے وسط یا دن کے آخری حصہ میں نظر آنے لگے تو اپنا روزہ رات تک پورا کرو اور اگر تم لوگوں پر (رویت) مبہم و مخفی ہو جائے تو تیس راتیں شمار کر لو پھر افطار کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1428} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَطَوَّقَ ٱلْهِلاَلُ فَهُوَ لِلَيْلَتَيْنِ وَ إِذَا رَأَيْتَ ظِلَّ رَأْسِكَ فِيهِ فَهُوَ لِثَلاَثِ لَيَالٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ہلال طوق دار ہو تو وہ دوسری رات کا ہوتا ہے اور جب تم اس میں اپنے سر کا سایہ دیکھو تو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۰ ح ۹۳۵؛ الکافی: ۴/۱۸۰ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۵ ح ۱۹۲۰؛ الوافی: ۱۱/۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۶ ح ۱۳۴۰۸؛ المعتبر: ۲/۶۹۰

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۰۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۶۰؛ الموسوعہ الفقہی: ۸/۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۴؛ شرح العروۃ: ۲۲/۱۲۶؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۱۲۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۳۸۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۴۲؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۴۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۸ ح ۴۴۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۳ ح ۱۹۱۱؛ الاستبصار: ۲/۷۳ ح ۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۸۷ ح ۱۳۴۱۰؛ الوافی: ۱۱/۱۲۱؛ جوابات اہل الموصل مفید: ۲۸

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۴۵۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۹۶؛ غنائم الایام: ۵/۳۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۷۰؛ ہیویات فقہیہ: ۱/۱۳۴؛ شرح العروۃ: ۲۲/۹۵؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۹۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۹۱؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۰۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۳۴

وہ تیسری رات کا ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1429} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ :لاَ تُقْبَلُ شَهَادَةُ ٱلنِّسَاءِ فِي رُؤْيَةِ ٱلْهِلاَلِ إِلاَّ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جاتی ہے مگر یہ کہ صرف دو عادل مردوں کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1430} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ٱلْيَوْمِ ٱلَّذِي يُقْضَى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَقَالَ لاَ تَقْضِهِ إِلاَّ أَنْ يُثْبِتَ شَاهِدَانِ عَدْلاَنِ مِنْ جَمِيعِ أَهْلِ ٱلصَّلاَةِ مَتَى كَانَ رَأْسُ ٱلشَّهْرِ وَ قَالَ لاَ تَصُمْ ذَلِكَ ٱلْيَوْمَ ٱلَّذِي يُقْضَى إِلاَّ أَنْ يَقْضِيَ أَهْلُ ٱلْأَمْصَارِ فَإِنْ فَعَلُوا فَصُمْهُ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رمضان کے اس دن کے بارے میں پوچھا گیا جس کی قضا کی جاتی ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اس کی قضا نہ کر مگر یہ کہ تمام نمازیوں میں سے دو عادل گواہ ثابت کریں کہ مہینہ کی ابتداء کب تھی؟
پھر فرمایا: جس دن قضا کی جاتی ہے اس دن روزہ نہ رکھ مگر یہ کہ شہروں والے قضا کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں پس جب وہ ایسا کریں تو پھر تو بھی روزہ رکھ۔ [5]

---

[1] الکافی: ۴/ ۸۷ح ۱۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۴ح ۱۹۱۶؛ تہذیب الاحکام؛ ۴/ ۱۸۷ح ۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۸۱ح ۱۳۴۱۹؛ الاستبصار: ۲/ ۵۷ح ۲۲۹؛ الوافی: ۱۱/ ۱۵۵؛ المعتبر: ۲/ ۶۸۸

[2] مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۳۱؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۸۱؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۴۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۳۹؛ غنایم الایام: ۵/ ۳۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۱۹۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۲۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۸۳

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۰ح ۴۹۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۴ح ۱۹۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۸۸ح ۱۳۴۳۶؛ الوافی: ۱۱/ ۱۲۵؛ الکافی: ۴/ ۷۶ح ۲؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۶۲؛ المعتبر: ۲/ ۶۸۷

[4] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۸۵؛ منتھی المطلب: ۹/ ۲۲۷؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۶۸؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۳۷

[5] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۵۷ح ۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۹۲ح ۱۳۴۴۷؛ الوافی: ۱۱/ ۱۳۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1431} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْفَضْلِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرُ بْنُ خَلاَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ ٱلْأَزْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَكُونُ فِي ٱلْجَبَلِ فِي ٱلْقَرْيَةِ فِيهَا خَمْسُمِائَةٍ مِنَ ٱلنَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَصُمْ بِصِيَامِهِمْ وَ أَفْطِرْ بِفِطْرِهِمْ.

❁ عبدالحمید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں پہاڑی علاقے میں ایک ایسی بستی کے اندر رہوتا ہوں جو پانچ سو نفوس پر مشتمل ہے تو (میرے لیے کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: جب ایسی صورت ہے تو ان لوگوں کے روزے کے ساتھ روزہ رکھ اور ان کے افطار کے ساتھ افطار کر۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1432} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْعِيصِ بْنِ ٱلْقَاسِمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْهِلاَلِ إِذَا رَآهُ ٱلْقَوْمُ جَمِيعاً فَاتَّفَقُوا أَنَّهُ لِلَيْلَتَيْنِ أَيَجُوزُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ.

❁ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہلال (پہلی رات کے چاند) کے بارے میں پوچھا کہ جب جملہ قوم اسے دیکھے اور اتفاق کرے کہ وہ دوسری رات کا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1433} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْيَوْمِ فِي شَهْرِ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۵۴؛ هیویات فقهیه: ۹۰؛ منهاج الصالحین تبریزی: ۱/ ۲۸۵؛ الصوم فی الشریعه: ۲/ ۱۵۴؛ منهاج الصالحین روحانی: ۱/ ۳۶۹؛ مستند العروة کتاب الصوم: ۲/ ۱۲۱؛ شرح العروة: ۲۲/ ۱۲۱؛ سلسلہ المسائل الفقهیه: ۲۵/ ۴۴؛ ماوراالفقه: ۲/ ۱۵۲؛ تعالیق مبسوطه: ۵/ ۲۰۰

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۶۳ ح ۴۶۱؛ الوافی: ۱۱/ ۱۳۷؛ وسائل الشیعه: ۱۰/ ۲۹۳ ح ۱۳۴۴۹؛

[3] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۶۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۹۰

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۶ ح ۱۹۲۱؛ تہذیب الاحکام؛ ۴/ ۱۵۷ ح ۴۳۷؛ الوافی: ۱۱/ ۱۵۵؛ وسائل الشیعه: ۱۰/ ۲۹۳ ح ۱۳۴۵۱

[5] روضة المتقین: ۳/ ۳۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۴۳؛ مصباح المنهاج کتاب الصوم: ۱/ ۳۱۸؛ سند العروة کتاب الحج: ۴/ ۸۵

رَمَضَانَ يُخْتَلَفُ فِيهِ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ أَهْلُ مِصْرٍ عَلَى صِيَامِهِ لِلرُّؤْيَةِ فَاقْضِهِ إِذَا كَانَ أَهْلُ الْمِصْرِ خَمْسَمِائَةِ إِنْسَانٍ

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رمضان کے اس دن کے بارے میں پوچھا جس میں اختلاف ہوجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: جب شہر والے بوجہ رویت (اس دن) روزہ رکھنے پر جمع ہوجائیں تو تو اس کی قضا کر جبکہ وہ شہر والے پانچ سو انسان ہوں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1434} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عُمَرَ أَخْبِرْنِي يَا مَوْلَايَ إِنَّهُ رُبَّمَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَا نَرَاهُ وَ نَرَى السَّمَاءَ لَيْسَتْ فِيهَا عِلَّةٌ وَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَ نُفْطِرُ مَعَهُمْ وَ يَقُولُ قَوْمٌ مِنَ الْحُسَّابِ قِبَلَنَا إِنَّهُ يُرَى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا بِمِصْرَ وَ إِفْرِيقِيَةَ، وَ الْأَنْدُلُسِ هَلْ يَجُوزُ يَا مَوْلَايَ مَا قَالَ الْحُسَّابُ فِي هَذَا الْبَابِ حَتَّى يَخْتَلِفَ الْفَرْضُ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ فَيَكُونَ صَوْمُهُمْ خِلَافَ صَوْمِنَا وَ فِطْرُهُمْ خِلَافَ فِطْرِنَا فَوَقَّعَ لَا تَصُومَنَّ الشَّكَّ أَفْطِرْ لِرُؤْيَتِهِ وَ صُمْ لِرُؤْيَتِهِ.

❁ محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ابوعمرہ نے ان (امام علی نقیؑ) کی خدمت میں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ: میرے مولاؑ! بعض اوقات ماہ رمضان کا چاند مشتبہ ہوجاتا ہے باوجودیکہ آسمان پر کوئی علت نہیں ہوتی مگر ہمیں چاند نظر نہیں آتا لہٰذا لوگ روزہ نہیں رکھتے اور ہم بھی ان کے ساتھ نہیں رکھتے اور ہمارے ہاں کچھ اہل حساب رہتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اس رات مصر، افریقہ اور اندلس میں چاند دیکھا جائے گا۔ میرے مولاؑ! کیا اس سلسلے میں جو کچھ اہل حساب کہہ رہے ہیں اس پر اعتبار کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے مختلف شہروں کے روزہ رکھنے اور کھولنے کی تاریخوں میں اختلاف ہوجاتا ہے ان کا روزہ کسی اور تاریخ کو اور ہمارا کسی اور تاریخ کو ہوتا ہے اور ان کی عید فطر کسی اور تاریخ کو اور ہماری عید فطر کسی اور تاریخ کو ہوتی ہے؟

امامؑ نے اپنے دستخطوں سے جواب لکھا کہ: شک کے ساتھ روزہ نہیں رکھا جاسکتا لہٰذا (چاند کی) رویت سے افطار کر اور اس کی رویت سے ہی روزہ رکھ۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۴ح ۱۹۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۹۴ح ۱۳۴۵۲؛ الوافی: ۱۱/۱۳۲

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۳۶؛ ھیویات فقہیہ: ۱۳۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۶۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۴۱۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۹ح ۴۴۶؛ الوافی: ۱۱/۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۹۷ح ۱۳۴۵۹؛ بحارالانوار: ۵۵/۳۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۴۵؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

حرام اور مکروہ روزے:

{1435} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرٍ ٱلْأَزْدِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ ٱلْأَعْشَى قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : نَهَى رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ ٱلْعِيدَيْنِ وَ أَيَّامِ ٱلتَّشْرِيقِ وَ ٱلْيَوْمِ ٱلَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

✪ قتیبہ الاعشی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ (دنوں کے) روزوں سے منع فرمایا ہے: عید الفطر اور عید قربان کے دن، ایام تشریق اور ماہ رمضان میں سے وہ دن جس میں شک ہو (یعنی یوم شک)۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1436} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ ٱلتَّشْرِيقِ ،فَقَالَ أَمَّا بِالْأَمْصَارِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَ أَمَّا بِمِنًى فَلاَ .

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایام تشریق کے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: عام شہروں میں تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ منیٰ میں نہ رکھا جائے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1437} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ٱلنَّحْرُ بِمِنًى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فَمَنْ أَرَادَ ٱلصَّوْمَ لَمْ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۵۷؛ حیویات فقہیہ: ۱۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۲۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۳۰؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۳۹۵

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۳ ح ۵۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۵ ح ۱۲۷۴۴؛ الوافی: ۱۱/ ۸۳؛ المعتبر: ۲/ ۶۵۰؛ الاستبصار: ۲/ ۹۷ ح ۲۴۱

[3] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۸۹؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۲

[4] تہذیب الاحکام؛ ۴/ ۲۹۷ ح ۸۹۸؛ الاستبصار: ۲/ ۱۳۲ ح ۴۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۵۱۶ ح ۱۳۹۹۷؛ الوافی: ۱۱/ ۸۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۱۲۱ ح

[5] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۱۲؛ الحج فی الشریعہ: ۵/ ۱۷۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۳۳۵؛ غنایم الایام: ۶/ ۱۱۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱/ ۱۳۴؛ مصباح الہدیٰ: ۹/ ۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۵۰؛ براہین الحج: ۳/ ۳۴۴؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۲۲؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/ ۱۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۶۴۰

يَصُمْ حَتَّى تَمْضِيَ اَلثَّلاَثَةُ اَلْأَيَّامِ وَ اَلنَّحْرُ بِالْأَمْصَارِ يَوْمٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُومَ صَامَ مِنَ اَلْغَدِ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ منیٰ میں قربانی تین دن تک ہوتی ہے پس جو روزہ رکھنا چاہے تو وہ اس وقت تک نہ رکھے جب تک تین دن نہ گزر جائیں اور عام شہروں میں قربانی صرف ایک دن ہوتی ہے پس جو روزہ رکھنا چاہے تو وہ دوسرے دن روزہ رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1438} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي اَلْحَلاَّلِ قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ صِيَامَ بَعْدَ اَلْأَضْحَى ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ لاَ بَعْدَ اَلْفِطْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عید قربان کے بعد تین دن تک روزہ نہ رکھو اور نہ ہی عید فطر کے بعد تین دن روزہ رکھو کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{1439} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ صَوْمِ اَلدَّهْرِ فَقَالَ لَمْ يَزَلْ مَكْرُوهاً.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہر (زمانہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ ہمیشہ سے ناپسندیدہ (یا مکروہ) رہا ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۳ ح ۶۷۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۷ ح ۲۹ ۳۰؛ الاستبصار: ۲/۲۶۵ ح ۹۳۵؛ الوافی: ۱۱۴۲/۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۱۷ ح ۱۳۹۹۹ اور ۱۴/۹۳ ح ۱۸۶۷۹؛ ھدایۃ الامہ: ۲۸۸/۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱۳/۸؛ سند العروہ کتاب الحج: ۴/۲۰۷؛ سداد العباد: ۱/۳۶۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۳۹۴؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۲۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۹/۱۳۴؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۹/۱۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۳۰ ح ۱۰۳۱؛ الکافی: ۴/۱۴۸ ح ۲؛ الوافی: ۱۱/۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۱۹ ح ۱۴۰۰۷؛ ھدایۃ الامہ: ۲۹۱/۴

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۱۷۰؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ: ۱۳۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۸۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۳۳۴

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۲ ح ۲۰۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۲۵ ح ۱۴۰۳۰؛ الوافی: ۱۱/۶۸؛ الکافی: ۴/۹۶ ح ۴

[6] روضۃ المتقین: ۳/۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۴۳؛ غنایم الایام: ۶/۱۱۷؛ منتھی المطلب: ۹/۴۰۵

قول مؤلف:

زہری نے جو حدیث امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے اس میں ہے کہ صوم الدہر حرام ہے اور اسی طرح کتاب فقہ الرضا ؑ میں آیا ہے۔ (واللہ اعلم)

{1440} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: لاَ وِصَالَ فِي صِيَامٍ وَ لاَ صَمْتَ يَوْماً إِلَى اَللَّيْلِ.

✪ منصور بن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ میں نہ وصال ہے اور نہ خاموشی ہے بلکہ (روزہ) دن سے رات تک ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

روزے میں وصال نہ ہونے کا مطلب دوسری ایک حدیث میں ذکر ہوا ہے چنانچہ محمد بن سلیمان نے اپنے بات سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق ؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کہ ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہی دو مہینے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ: ''پے در پے دو مہینے اللہ کی طرف سے توبہ ہیں (النساء: ۹۲)''

راوی کہتا ہے کہ میں عرض کیا: آیا ان دونوں کے درمیان فصل نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب کوئی روزہ دار رات کو افطار کرتا ہے تو یہ فصل ہوجاتی ہے اور یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ میں وصال نہیں ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح آدمی دو دن روزہ نہ رکھے کہ درمیان میں افطار نہ کرے اور بندہ کے لئے مستحب ہے کہ سحری کھانا ترک نہ کرے۔ (واللہ اعلم) [3]

{1441} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۹/۳ ح ۱۰۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۵۲۰/۱۰ ح ۱۴۰۱۱؛ الفصول المہمہ: ۳۴۳/۲ (عن امیر المومنینؑ)؛ بحار الانوار: ۲۱۷/۱۰۱؛ امالی صدوق: ۳۸۷ مجلس ۷۰؛ النوادر للاشعری: ۲۶؛ امالی طوسی: ۴۲۳ مجلس ۱۵؛ الکافی: ۴۳/۵ ح ۴

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲۵۲/۹؛ جواہر الکلام: ۳۳/۱۷؛ روضۃ المتقین: ۴/۸

[3] الکافی: ۹۲/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳۰۷/۴ ح ۹۲۷؛ الاستبصار: ۱۳۸/۲ ح ۴۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۶/۱۰ ح ۱۳۹۴۶؛ تفسیر البرہان: ۱۴۸/۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵۰۵/۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۵۳۲/۱؛ الوافی: ۶۵/۱۱

تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ رکھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1442} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ بَلْدَةً فَهُوَ ضَيْفٌ عَلَى مَنْ بِهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ حَتَّى يَرْحَلَ عَنْهُمْ وَ لاَ يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ أَنْ يَصُومَ إِلاَّ بِإِذْنِهِمْ لِئَلاَّ يَعْمَلُوا اَلشَّيْءَ فَيَفْسُدَ وَ لاَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَصُومُوا إِلاَّ بِإِذْنِ اَلضَّيْفِ لِئَلاَّ يَحْتَشِمَ فَيَشْتَهِيَ اَلطَّعَامَ فَيَتْرُكَهُ لَهُمْ.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی شہر میں داخل ہوتو وہ جب تک وہاں سے کوچ نہ کرجائے تب تک وہ وہاں اپنے ہم مذہبوں کا مہمان ہوتا ہے اور مہمان کو نہیں چاہیے کہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کے لئے کچھ (کھانا وغیرہ) تیار کریں اور وہ (اس کے روزہ کی وجہ سے) خراب ہوجائے اور نہ ہی لوگوں کو چاہیے کہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسے کھانے کی خواہش ہو مگر وہ ان (کے روزے) کی وجہ سے ترک کردے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا قوی کالصحیح ہے۔ [4]

{1443} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَشِيطِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مِنْ فِقْهِ اَلضَّيْفِ أَنْ لاَ يَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ وَ مِنْ طَاعَةِ اَلْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا أَنْ لاَ تَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ وَ مِنْ صَلاَحِ اَلْعَبْدِ وَ طَاعَتِهِ وَ نَصِيحَتِهِ لِمَوْلاَهُ أَنْ لاَ يَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ وَ أَمْرِهِ وَ مِنْ بِرِّ اَلْوَلَدِ أَنْ لاَ يَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ أَبَوَيْهِ وَ أَمْرِهِمَا وَ إِلاَّ كَانَ اَلضَّيْفُ جَاهِلاً وَ كَانَتِ اَلْمَرْأَةُ عَاصِيَةً وَ كَانَ اَلْعَبْدُ فَاسِداً عَاصِياً وَ كَانَ اَلْوَلَدُ عَاقّاً.

---

[1] الکافی: ۴/۱۵۲ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷ ۵۲ح ۱۴۰۳۶؛ الوافی: ۱۱/۸۷؛ الخصال: ۲/۵۸۵؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۵۴؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۳؛ تفسیر القمی: ۱/۱۸۵؛ فقہ الرضاؑ: ۲۰۱

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۴۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۳۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۴۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۱۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۸۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۴ح ۲۰۱۳؛ الکافی: ۴/۱۵۱ح ۳؛ الوافی: ۱۱/۸۸؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۴باب ۱۱۵؛ بحارالانوار: ۹۳/۲۶۴؛ السرائر: ۳/۵۷۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۲۵۴ح ۱۹۷۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۲۸ح ۱۴۰۴۱

[4] تفصیل الشریعہ: ۸/۳۳۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۲۹

❂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہمان کی فقاہت اور معرفت سے ہے کہ وہ اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے اور یہ امر عورت کی اطاعت میں داخل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے اور یہ امر غلام کی بہتری، اطاعت اور اپنے آقا کی خیر خواہی میں سے ہے کہ وہ اپنے آقا کے اذن وامر کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے اور یہ امر اولاد کی ماں باپ کے ساتھ نیکی میں داخل ہے کہ وہ اپنے والدین کی اجازت اور امر کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے ورنہ مہمان جاہل، عورت نافرمان، غلام فاسق اور اولاد عاق متصور ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1444} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ جَمِيعاً: أَنَّهُمَا سَأَلاَ أَبَا جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ كَانَ صَوْمُهُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ.

❂ محمد بن مسلم سے اور زرارہ بن اعین دونوں سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روزہ عاشوراء کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس دن کا روزہ ماہ رمضان (کے روزے فرض ہونے) سے قبل تھا پس جب ماہ رمضان نازل ہوگیا تو یہ متروک ہوگیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1445} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْهَاشِمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ اَلْمَلِكِ) قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ صَوْمِ تَاسُوعَاءَ وَ عَاشُورَاءَ مِنْ شَهْرِ اَلْمُحَرَّمِ فَقَالَ تَاسُوعَاءُ يَوْمٌ حُوصِرَ فِيهِ اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمْ بِكَرْبَلاَءَ وَ اِجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَيْلُ أَهْلِ اَلشَّامِ وَ أَنَاخُوا عَلَيْهِ وَ فَرِحَ اِبْنُ مَرْجَانَةَ وَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، بِتَوَافُرِ اَلْخَيْلِ وَ كَثْرَتِهَا وَ اِسْتَضْعَفُوا فِيهِ اَلْحُسَيْنَ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۵ ح ۲۰۱۴؛ الکافی: ۴/۱۵۱ ح ۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۵ باب ۱۱۵؛ الوافی: ۱۱/۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۳۰ ح ۱۴۰۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۶۹۳

[2] تفصیل الشریعہ: ۸/۳۳۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۵ ح ۱۸۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۹ ح ۱۳۸۴۶؛ الوافی: ۱۱/۴۷

[4] روضۃ المتقین: ۳/۲۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۰۱؛ منتھی المطلب: ۹/۳۶۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۲۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۲/۳۱۵؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۳۰۴؛ غنایم الایام: ۶/۷۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۳۰۸

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَصْحَابُهُ كَرَّمَ اَللَّهُ وُجُوهَهُمْ وَ أَيْقَنُوا أَنْ لاَ يَأْتِيَ اَلْحُسَيْنَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ نَاصِرٌ وَ لاَ يُمِدَّهُ أَهْلُ اَلْعِرَاقِ بِأَبِي اَلْمُسْتَضْعَفُ اَلْغَرِيبُ ثُمَّ قَالَ وَ أَمَّا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَيَوْمٌ أُصِيبَ فِيهِ اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ صَرِيعاً بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَ أَصْحَابُهُ صَرْعَى حَوْلَهُ أَ فَصَوْمٌ يَكُونُ فِي ذَلِكَ اَلْيَوْمِ كَلاَّ وَ رَبِّ اَلْبَيْتِ اَلْحَرَامِ مَا هُوَ يَوْمُ صَوْمٍ وَ مَا هُوَ إِلاَّ يَوْمُ حُزْنٍ وَ مُصِيبَةٍ دَخَلَتْ عَلَى أَهْلِ اَلسَّمَاءِ وَ أَهْلِ اَلْأَرْضِ وَ جَمِيعِ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ يَوْمُ فَرَحٍ وَ سُرُورٍ لاِبْنِ مَرْجَانَةَ وَ آلِ زِيَادٍ وَ أَهْلِ اَلشَّامِ. غَضِبَ اَللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى ذُرِّيَّاتِهِمْ وَ ذَلِكَ يَوْمٌ بَكَتْ عَلَيْهِ جَمِيعُ بِقَاعِ اَلْأَرْضِ خَلاَ بُقْعَةِ اَلشَّامِ. فَمَنْ صَامَهُ أَوْ تَبَرَّكَ بِهِ حَشَرَهُ اَللَّهُ مَعَ آلِ زِيَادٍ مَمْسُوخَ اَلْقَلْبِ مَسْخُوطاً عَلَيْهِ وَ مَنِ اِدَّخَرَ إِلَى مَنْزِلِهِ فِيهِ ذَخِيرَةً أَعْقَبَهُ اَللَّهُ تَعَالَى نِفَاقاً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَ اِنْتَزَعَ اَلْبَرَكَةَ عَنْهُ وَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ وُلْدِهِ وَ شَارَكَهُ اَلشَّيْطَانُ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ.

۞ عبدالملک سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے محرم کے توسوعا اور عاشورا (نویں اور دسویں) کے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: تاسوعاء (نویں محرم) کا دن وہ دن تھا جس میں امام حسینؑ اور ان کے اصحاب میدان کربلا میں ہر چار طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھر گئے تھے اور اہل شام کے سپاہ ان کے خلاف جمع ہو گئے تھے اور ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) اور ابن سعد اس سپاہ کی کثرت سے خوش وخرم تھے اور امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو کمزور سمجھا تھا اور ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اب ان کے پاس کہیں سے کوئی ناصر و مددگار نہیں آئے گا اور نہ ہی اہل عراق اب ان کی کوئی مدد کریں گے۔ میرا باپ اس کمزور مسافر پر قربان ہو جائے۔

پھر فرمایا: اور روز عاشوراء وہ دن ہے جس میں امام حسینؑ کو شہید کیا گیا، وہ ان اصحاب میں (خاک وخون میں غلطاں) پڑے تھے اور ان کے اصحاب ان کے اردگرد (بے گور وکفن) پڑے تھے تو کیا ایسے دن میں بھی روزہ ہوتا ہے؟

بیت اللہ الحرام کے رب کی قسم! ہرگز نہیں۔ یہ روزہ کا دن نہیں ہے بلکہ یہ تو حزن وملال اور مصیبت کا دن ہے جو تمام اہل آسمان و اہل زمین اور تمام مومنین پر داخل ہوئی اور ابن مرجانہ، آل زیاد اور اہل شام کے لئے فرحت وانبساط اور مسرت وشادمانی کا دن تھا۔ اس دن خدائے قہار ان پر اور ان کی اولاد پر غضبناک ہوا اور اس دن ان (مظلوموں پر) سوائے شام کے باقی تمام زمین کے قطعے روئے پس جو اس دن روزہ رکھے یا اسے باعث برکت دن سمجھے تو خدا اسے آل زیاد کے ہمراہ اس طرح محشور کرے گا کہ اس کا دل مسخ شدہ ہوگا اور اس پر خدا کا قہر وغضب ہوگا اور اس سے، اس کے خانوادہ سے اور اولاد سے برکت سلب کرے گا اور اس کے تمام (مال وصال) میں شیطان کو اس کا شریک قرار دے گا۔ [1]

[1] الکافی: ۴/۱۴۷ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۹ ح ۷ ۱۳۸۴؛ الوافی: ۱۱/۳؍۷۳؛ بحار الانوار: ۴۵/۹۵؛ عوالم العلوم: ۱۷/۲۴۳؛ مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ از مولف: ۴۳۵ ح ۲۴۹ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

مستحب روزے:

{1446} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ شَيْئاً مِنَ اَلْخَيْرِ مِثْلَ اَلصَّدَقَةِ وَ اَلصَّوْمِ وَ نَحْوِ هَذَا قَالَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ ، فَإِنَّ اَلْعَمَلَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ يُضَاعَفُ.

✪ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو صدقہ دینے اور روزہ رکھنے جیسی کوئی نیکی کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ اس طرح کے کام جمعہ کے دن کئے جائیں کیونکہ جمعہ کے دن عمل دوگنا ہوجاتا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1447} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ اَلْأَحْوَلِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ خَمِيسَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبِعَاءُ فَقَالَ أَمَّا اَلْخَمِيسُ فَيَوْمٌ تُعْرَضُ فِيهِ اَلْأَعْمَالُ وَ أَمَّا اَلْأَرْبِعَاءُ فَيَوْمٌ خُلِقَتْ فِيهِ اَلنَّارُ وَ أَمَّا اَلصَّوْمُ فَجُنَّةٌ مِنَ اَلنَّارِ .

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دو خمیس (پہلا اور آخری) اور ان کے درمیان والے بدھ میں روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک خمیس کا تعلق ہے تو اس میں اعمل پیش کئے جاتے ہیں اور جہاں تک بدھ کا تعلق ہے تو اس میں جہنم کو پیدا کیا گیا اور روزہ جہنم کی ڈھال ہے۔[4]

---

[1] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰۵/۱۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۲۳/۱ ح ۱۲۴۷؛ الخصال: ۳۹۲/۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۷۹/۷ ح ۹۶۳۱ و ۴۱۲/۱۰ ح ۱۳۷۲۸؛ الوافی: ۱۰۸۹/۸؛ بحارالانوار: ۳۴۶/۸۶؛ مستدرک الوسائل: ۶۰/۶ ح ۶۴۲۹؛ ھدایۃ الامہ: ۲۴۸/۳

[3] روضۃ المتقین: ۵۸۹/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۵۰/۴؛ ریاض المسائل: ۴۶۹/۵

[4] الکافی: ۹۴/۴ ح ۱۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۸۳/۲ ح ۱۷۹۰؛ ثواب الاعمال: ۸۰؛ بحارالانوار: ۹۸/۹۴؛ الخصال: ۳۹۰/۲؛ علل الشرائع: ۳۸۱/۲ باب ۱۱۲؛ الدروع الواقیہ: ۵۸؛ الوافی: ۴۶/۱۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1448} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : إِذَا كَانَ فِي أَوَّلِ ٱلشَّهْرِ خَمِيسَانِ فَصُمْ أَوَّلَهُمَا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ وَ إِذَا كَانَ فِي آخِرِ ٱلشَّهْرِ خَمِيسَانِ فَصُمْ آخِرَهُمَا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اگر مہینہ کے اول (عشرہ) میں دو خمیس آ جائیں تو ان دونوں دنوں کا روزہ رکھ کیونکہ یہ افضل ہے اور اگر مہینہ کے آخر (عشرہ) میں دو خمیس آ جائیں تو ان دونوں کا روزہ رکھ کیونکہ یہ افضل ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1449} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ٱلصَّوْمِ فِي ٱلْحَضَرِ فَقَالَ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ ٱلْخَمِيسُ مِنْ جُمْعَةٍ وَ ٱلْأَرْبِعَاءُ مِنْ جُمْعَةٍ وَ ٱلْخَمِيسُ مِنْ جُمْعَةٍ أُخْرَى وَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ صِيَامُ شَهْرِ ٱلصَّبْرِ وَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَذْهَبْنَ بِبَلاَبِلِ ٱلصُّدُورِ وَ صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ ٱلدَّهْرِ إِنَّ ٱللَّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا .

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حضر میں (مستحبی) روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ہر ماہ میں تین روزے ہیں: ایک (پہلے) جمعہ کا خمیس؛ دوسرا (دوسرے) جمعہ کا بدھ اور تیسرا (آخری) جمعہ کا خمیس۔ پھر فرمایا: امیر المومنینؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ صیام (یعنی ماہ رمضان) صبر کا مہینہ ہے اور ہر ماہ تین دنوں کے روزے رکھنا سینوں سے وسوسوں کو دور کرتا ہے اور ہر ماہ تین دنوں کے روزے رکھنا زمانے کے روزے رکھنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”جو ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا ملے گا (الانعام:۱۶۰)“۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول:۲۵۸/۱۶؛ روضۃ المتقین:۲۴۰/۳؛ لوامع صاحبقرانی:۱۸۸/۶؛ غنائم الایام:۵۶/۶؛ ذخیرۃ المعاد:۵۱۸/۲

[2] من لایحضرہ الفقیہ:۸۳/۲ ح ۱۷۹۲؛ الکافی:۹۴/۴ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام:۳۰۳/۴ ح ۹۱۶؛ الاستبصار:۱۳۶/۲ ح ۴۴۶؛ الدروع الواقیہ:۶۱؛ وسائل الشیعہ:۴۱۶/۱۰ ح ۱۳۷۳۷؛ الوافی:۹۴/۴؛ ھدایۃ الامہ:۲۷۰/۴

[3] روضۃ المتقین:۲۴۰/۳؛ لوامع صاحبقرانی:۱۹۰/۶؛ غنائم الایام:۵۷/۶

[4] الکافی:۹۲/۴ ح ۶؛ امالی صدوق:۵۸۷ مجلس ۸۶؛ بحارالانوار:۹۴/۹۴؛ الوافی:۴۵/۱۱؛ تفسیر البرہان:۵۰۳/۲؛ تفسیر کنز الدقائق:۴۹۸/۴؛ ثواب الاعمال:۱۵۶

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے [1]

{1450} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي اَلشَّهْرِ فَقَالَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ خَمِيسٌ وَأَرْبِعَاءُ وَخَمِيسٌ وَاَلشَّهْرِ اَلَّذِي يَلِيهِ أَرْبِعَاءُ وَخَمِيسٌ وَأَرْبِعَاءُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے ہر ماہ میں تین دنوں کے روزے رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ہر دس دن میں ایک روزہ یعنی (پہلے میں) خمیس، (دوسرے میں) بدھ اور (تیسرے میں) خمیس اور دوسرے مہینے میں (پہلے عشرہ میں) بدھ، (دوسرے میں) خمیس اور (تیسرے میں) بدھ ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1451} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ أَوْ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ صَوْمُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي اَلشَّهْرِ أُؤَخِّرُهُ فِي اَلصَّيْفِ إِلَى اَلشِّتَاءِ فَإِنِّي أَجِدُهُ أَهْوَنَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ فَاحْفَظْهَا.

۞ حسن بن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ تین روزے جو ہر ماہ میں رکھے جاتے ہیں ان کو گرمیوں کے موسم سے سردیوں تک مؤخر کر سکتا ہوں کیونکہ ان دنوں میں مجھے روزہ رکھنا آسان ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں بس ان کو یاد رکھنا۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1452} مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/ ۲۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۱۸۷

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۰۳ ح ۹۱۷؛ الاستبصار: ۲/ ۱۳۷ ح ۴۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۲۹ ح ۱۳۷۶۹؛ الوافی: ۱۱/ ۵۰

[3] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۲۲

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۸۴ ح ۱۷۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۳۰ ح ۱۳۷۷۰؛ بحارالانوار: ۹۴/ ۱۰۲؛ الوافی: ۱۱/ ۴۸؛ ثواب الاعمال: ۸۱؛ الکافی: ۴/ ۱۴۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۱۳ ح ۹۵۰

[5] ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۱۸؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۲۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۱۹۳؛ غنائم الایام: ۶/ ۶۱؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۶۱

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّلاَثَةِ أَيَّامِ الشَّهْرِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُؤَخِّرَهَا أَوْ يَصُومَهَا فِي آخِرِ الشَّهْرِ قَالَ لاَ بَأْسَ قُلْتُ يَصُومُهَا مُتَوَالِيَةً أَوْ يُفَرِّقُ بَيْنَهَا قَالَ مَا أَحَبَّ إِنْ شَاءَ مُتَوَالِيَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے ذمے مہینہ کے (مستحبی) تین روزے ہیں تو کیا ان کو دیر تک مؤخر کر سکتا ہے یا آخر ماہ میں رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ مسلسل رکھے گا یا ان کو متفرق بھی رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جیسے چاہے (رکھ سکتا ہے) اگر چاہے تو مسلسل رکھے اور اگر چاہے تو الگ الگ رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1453} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ لَمْ يَصُمِ الثَّلاَثَةَ الْأَيَّامِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ هُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ الصِّيَامُ هَلْ فِيهِ فِدَاءٌ قَالَ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ.

عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ جو شخص ہر ماہ کے تین (مستحبی) روزے بوجہ شدت (گرمی یا بیماری یا سفر وغیرہ) نہ رکھ سکے تو کیا اس میں کوئی فدیہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: (ہاں) ہر دن کے عوض ایک مد طعام ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1454} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ كَفَّارَةُ سِتِّينَ سَنَةً.

---

[1] الکافی: ۴/۱۴۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳ ح ۹۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳۱ ح ۱۳۷۷۳؛ الوافی: ۱۱/۴۹

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۳۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۴

[3] الکافی: ۴/۱۴۴ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۳ ح ۱۷۹۳؛ تہذیب الاحکام؛ ۴/۱۳۳ ح ۹۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳۳ ح ۱۳۷۷۹؛ الوافی: ۱۱/۳۵۴؛ بحار الانوار: ۹۴/۱۰۳؛ مکارم الاخلاق: ۱۳۸؛ ادروع الواقیہ: ۶۵؛ المعتبر: ۲/۷۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۷۳

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۳۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۹۱؛ غنایم الایام: ۶/۶۱؛ منتھی المطلب: ۹/۳۵۳

۞ مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیر خم (۱۸ ذی الحج) کے دن روزہ رکھنا ساٹھ سال (کے گناہوں یا روزوں) کا کفارہ ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔ [2]

{1455} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْوَشَّاءِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي وَ أَنَا غُلاَمٌ فَتَعَشَّيْنَا عِنْدَ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ ذِي ٱلْقَعْدَةِ فَقَالَ لَهُ لَيْلَةُ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ ذِي ٱلْقَعْدَةِ وُلِدَ فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ وُلِدَ فِيهَا عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ، وَ فِيهَا دُحِيَتِ ٱلْأَرْضُ مِنْ تَحْتِ ٱلْكَعْبَةِ ، فَمَنْ صَامَ ذَلِكَ ٱلْيَوْمَ كَانَ كَمَنْ صَامَ سِتِّينَ شَهْراً .

۞ حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا جبکہ میں ہنوز نوخیز لڑکا تھا اور ہم نے پچیس ذی القعد کی رات کو رات کا کھانا امام علی رضاؑ کے ہاں کھایا تو امامؑ نے میرے والد سے فرمایا: پچیس ذی القعد کی رات وہ ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور اسی رات حضرت عیسیٰ بن مریمؑ بھی پیدا ہوئے اور اسی رات زمین کعبہ کے نیچے سے پھیلائی گئی پس جو شخص اس دن روزہ رکھے تو وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے ساٹھ ماہ روزہ رکھا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1456} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: صَامَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

۞ ابوہمام سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۹۰ ح ۱۸۱۷؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۶۴۶ ح ۹۶۴ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور؛ ثواب الاعمال: ۶۸؛ بحارالانوار: ۹۷/۱۱۲؛ مصباح المتہجد: ۷۳۶؛ اقبال الاعمال: ۴۶؛ الوافی: ۱۱/۵۳؛ عوالم العلوم: ۱۵/۲۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۴۲

[2] لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۲۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۹ ح ۱۸۱۴؛ ثواب الاعمال: ۷۹؛ اقبال الاعمال: ۱/۳۱۰؛ الوافی: ۱۱/۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۴۹ ح ۱۳۸۱۵؛ بحارالانوار: ۹۴/۱۲۲

[4] روضۃ المتقین: ۳/۲۵۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۱۷؛ غنائم الایام: ۶/۶۸؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۶۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۴۰۴

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۲۹۹ ح ۹۰۶؛ الاستبصار: ۲/۱۳۴ ح ۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۷ ح ۱۳۸۳؛ الوافی: ۱۱/۷۵

[6] غنائم الایام: ۶/۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱۶

قول مؤلف:

عاشوراء کے روزے کے حوالے سے ممانعت اور جواز ہر دوطرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ممانعت والی حدیث ہم پہلے (نمبر 1445 کے تحت) درج کر چکے ہیں۔ایسی صورت حال میں متاخرین علمائے کرام نے اس روزے کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے یہ صورت نکالی ہے کہ بطور حزن وملال یہ روزہ رکھا جاسکتا ہے ورنہ حرام ہے۔میں کہتا ہوں کہ اگر یہ روزہ رکھا جائے تو اس صورت پر رکھا جائے گا جو احادیث میں بتایا گیا ہے جسے عرف عام میں فاقہ کہا جاتا ہے چنانچہ ''عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں عاشوراء کے دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) آپؑ کی آنکھوں سے موتیوں کی لڑیوں کی طرح آنسو جاری تھے۔

میں نے عرض کیا: آپؑ کا گریہ کس وجہ سے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم غافل ہو:؟ کیا تم نہیں جانتے کہ اسی دن امام حسینؑ کو شہید کر دیا گیا۔

میں نے عرض کیا: آپؑ آج کے روزہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: بغیر نیت کے اس دن کا روزہ رکھو اور اسے بغیر تشمیت کے افطار کرا اور اسے دن کا مکمل روزہ نہ بنا بلکہ عصر کے ایک گھنٹہ بعد پانی کا ایک گھونٹ پی کر اپنی افطار کر کیونکہ اس دن یہی وہ وقت تھا جب آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ موقوف ہوئی تھی۔''[1]

چنانچہ اس حدیث کے مطابق عمل کرنے سے تعارض کی صورت ختم ہوجاتی ہے ورنہ بصورت دیگر احتیاط اسی میں ہے کہ عاشوراً کے روزہ کو ترک کیا جائے یا پھر جواز والی احادیث کو تقیہ پر محمول سمجھا جائے۔(واللہ اعلم)

{1457} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ مَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ فَحَسَنٌ إِنْ لَمْ يَمْنَعْكَ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ يَوْمُ دُعَاءٍ وَ مَسْأَلَةٍ فَصُمْهُ وَإِنْ خَشِيتَ أَنْ تَضْعُفَ عَنْ ذَلِكَ فَلاَ تَصُمْهُ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: جو اس پر طاقت رکھے تو اچھا ہے۔پس اگر یہ روزہ تمہیں دعا سے نہ روکے کیونکہ یہ دعا اور سوال کرنے کا دن ہے تو پھر اس دن کا روزہ رکھو اور اگر خوف ہو کہ روزہ تمہیں اس سے کمزور کردے گا تو پھر اس دن کا روزہ نہ رکھو۔[2]

---

[1] مصباح المتہجد: ۷۸۴؛ اقبال الاعمال: ۲۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۸ ح ۱۳۸۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۷/۵۲۵ ح ۸۸۱۴ اور ۸۸۱۵؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۳۰۴ ح ۴ اور ۳۰۹ ح ۵؛ المزار الکبیر ابن المشھدی: ۴۷۳؛ مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ از مؤلف: ۴۴۱ ح ۲۵۳ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۹۹ ح ۹۰۴؛ الاستبصار: ۲/۱۳۴ ح ۴۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۶۵ ح ۱۳۸۵۸؛ الوافی: ۱۱/۸۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۷۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1458} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ يَعْدِلُ صَوْمَ سَنَةٍ قَالَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَصُومُهُ قُلْتُ وَ لِمَ ذَاكَ قَالَ إِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمُ دُعَاءٍ وَ مَسْأَلَةٍ وَ أَتَخَوَّفُ أَنْ يُضْعِفَنِي عَنِ الدُّعَاءِ وَ أَكْرَهُ أَنْ أَصُومَهُ وَ أَتَخَوَّفُ أَنْ يَكُونَ عَرَفَةُ - يَوْمَ أَضْحًى فَلَيْسَ بِيَوْمِ صَوْمٍ.

۞ حنان بن سدیر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا اورعرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوں! لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میرے والد بزرگوارؑ اس دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں رکھتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: اس لئے کہ یوم عرفہ دعا اور سوال کرنے کا دن ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ روزہ مجھے دعا سے کمزور نہ کردے اس لیے میں اس دن روزہ رکھنا پسند نہیں کرتا اور ڈرتا ہوں کہ عرفہ کا دن (رویت ہلال میں اختلاف کی وجہ سے) کہیں عیدالاضحیٰ کا دن نہ ہو جو کہ روزہ کا دن نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [3]

{1459} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَلْ صَامَ أَحَدٌ مِنْ آبَائِكَ شَعْبَانَ قَطُّ قَالَ صَامَهُ خَيْرُ آبَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپؑ کے آبائے طاہرینؑ میں سے کبھی کسی نے ماہ شعبان کا روزہ رکھا؟

آپؑ نے فرمایا: میرے آباء کرامؑ میں سے افضل ترین (شخصیت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خود) اس کا روزہ رکھا ہے۔ [4]

---

[1] ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۰؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱۵

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۹۹ ح ۹۰۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۸ ح ۱۸۱۱؛ الاستبصار: ۲/۱۳۳ ح ۴۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۶۵ ح ۱۳۸۶۰؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۵؛ اقبال الاعمال: ۱/۳۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۷/۵۲۷ ح ۸۸۱۹؛ بحار الانوار: ۹۴/۱۲۳

[3] ملاذ الاخیار: ۷/۱۱۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۵۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۱۲؛ غنایم الایام: ۶/۱۷؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۸۵

[4] الکافی: ۴/۹۱ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۸۵ ح ۱۳۹۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۰۸ ح ۹۳۱؛ الوافی: ۱۱/۵۹؛ ثواب الاعمال: ۱۲۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1460} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا كَانَ عَلَيْهِنَّ صِيَامٌ أَخَّرْنَ ذَلِكَ إِلَى شَعْبَانَ كَرَاهَةَ أَنْ يَمْنَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَإِذَا كَانَ شَعْبَانُ صُمْنَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ شَعْبَانُ شَهْرِي.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر کچھ (واجبی) روزے (قضا) ہوتے تو وہ اس (کی ادا) کو ماہ شعبان تک مؤخر کر دیتی تھیں کیونکہ وہ پسند نہیں کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حاجت براری کے لئے) منع کریں پس جب شعبان آجاتا تو وہ روزے رکھتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{1461} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: وَ فَرَضَ اللَّهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ. وَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَوْمَ شَعْبَانَ وَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ.

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سال میں ماہ رمضان کے روزے فرض قرار دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے فریضہ کی طرح سنت قرار دیئے پس اللہ تعالیٰ نے اسے اسی طرح نافذ کر دیا۔[4]

---

[1] ذخیرۃ المعاد: ۵۲۱/۲؛ مراۃ العقول: ۲۵۴/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳۲/۷

[2] الکافی: ۹۰/۴ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۹۴/۲ ح ۲۵۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۰۸/۴ ح ۹۳۲؛ فضائل الاشہر الثلاثۃ: ۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۸۶/۱۰ ح ۱۳۹۱۴؛ ثواب الاعمال: ۶۰؛ بحار الانوار: ۲۷۰/۱۶ اور ۷۶/۹۴؛ الوافی: ۶۰/۱۱

[3] مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۴۵/۱؛ مدارک الاحکام: ۲۰۹/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۸/۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ: ۹۲؛ روضۃ المتقین: ۲۶۶/۳؛ مراۃ العقول: ۲۵۳/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳۲/۷

[4] الکافی: ۲۶۶/۱ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۴۸۷/۱۰ ح ۱۳۹۱۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۸۰/۵؛ الوافی: ۶۱۶/۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۶۸/۱۳؛ بحار الانوار: ۴/۱۷؛ تفسیر البرہان: ۳۳۶/۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر حسن ہے [2]

وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے:

اس سلسلے میں ہم نے احادیث پہلے ہی ذکر کر دی ہیں لہٰذا تکرار کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

﴿خمس کے احکام﴾

{1462} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا أَيْسَرُ مَا يَدْخُلُ بِهِ الْعَبْدُ النَّارَ قَالَ مِنْ أَكْلٍ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ دِرْهَماً وَ نَحْنُ الْيَتِيمُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ کمترین چیز کیا ہے جس کی وجہ سے ایک بندہ جہنم میں داخل ہوسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو شخص یتیم کے مال میں سے ایک درہم کھائے اور ہم بھی یتیم ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق اور صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

درج ذیل چیزیں ایسی ہیں جن میں خمس نکالنے کا حکم وارد ہوا ہے۔

1۔ کاروبار کا منافع:

{1463} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَلِيِّ بْنُ رَاشِدٍ قُلْتُ لَهُ أَمَرْتَنِي بِالْقِيَامِ بِأَمْرِكَ وَ أَخْذِ حَقِّكَ فَأَعْلَمْتُ مَوَالِيَكَ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي بَعْضُهُمْ وَ أَيُّ شَيْءٍ حَقُّهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيبُهُ فَقَالَ يَجِبُ

---

[1] الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ سند: ۴۶۰؛ ینابیع الاحکام: ۲۱/۳؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۲؛ الامامۃ الالهیہ سند: ۲۴۳/۲؛ مشرعہ بحار الانوار: ۳۱۱/۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۲۲/۸؛ صراط الحق فی المعارف محسنی: ۱۳۷/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴۹۳/۲؛ دراسات فی المکاسب: ۴۶۰/۱؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۲۸؛ مسوسوعہ الامام الخوئی: ۱/۱۱۷

[2] مراۃ العقول: ۱۵۲/۳؛ شرح تجرید الاصول نراقی: ۳۸۷/۶؛ دوازدہ رسالہ فقہی جعفریان: ۵۳۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۱/۲ ح ۱۶۵۰؛ کمال الدین وتمام النعمہ: ۵۲۱/۲ باب ۴۵؛ تفسیر العیاشی: ۲۲۵/۱؛ الوافی: ۳۳۶/۱۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۴۰/۳؛ بحار الانوار: ۲/۷۰ و ۱۸۷/۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۵۳۶/۹؛ مستدرک الوسائل: ۲۷۷/۷ ح ۸۲۱۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۴۴۹/۱؛ تفسیر البرہان: ۳۲/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۴۱/۴

[4] روضۃ المتقین: ۱۱۵/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۵۹/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۸۳/۲

عَلَيْهِمُ الْخُمُسُ فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ شَيْءٍ فَقَالَ فِي أَمْتِعَتِهِمْ وَ صَنَائِعِهِمْ قُلْتُ وَ التَّاجِرُ عَلَيْهِ وَ الصَّانِعُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِذَا أَمْكَنَهُمْ بَعْدَ مَئُونَتِهِمْ.

۞ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوعلی بن راشد نے بیان کیا کہ میں نے ان (امام علی نقیؑ) کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ نے مجھے اپنے معاملات کی دیکھ بھال کرنے اور اپنے حق وصول کرنے کا حکم دے اور میں نے جب یہ بات آپؑ کے شیعوں کو بتائی تو ان میں سے بعض نے مجھ سے پوچھا کہ امامؑ کا حق کیا ہے تو میں نہ سمجھ سکا کہ اسے کیا جواب دوں؟

امامؑ نے فرمایا: ان پر خمس واجب ہے

میں نے عرض کیا: کس چیز میں؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے مال ومتاع اور جائیداد میں۔

میں نے عرض کیا: جو تاجر ہے یا اپنے ہاتھ سے کوئی صنعت کاری کرتا ہے اس پر بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ تب ہے جب ان کے اخراجات کے بعد ان کے لئے ممکن ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1464} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنِ الْخُمُسِ فَقَالَ فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) سے خمس کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ہر چیز جس سے لوگ کم یا زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں (اس پر خمس ہے)[3]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۳ ح ۳۵۳؛ الوافی: ۱۰/۳۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۰ ح ۱۲۵۸۱؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۴؛ عوالم العلوم: ۲۳/۱۳۴؛ الاستبصار: ۲/۵۵ ح ۱۸۲

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۴۳؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۶۸؛ شرح العروۃ: ۲۵/۲۰۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۶۲؛ غنائم الایام: ۴/۳۱۸؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۷۵؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۴۱؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/۱۰۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۱۸

[3] الکافی: ۱/۵۴۵ ح ۱۱؛ الوافی: ۱۰/۳۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۳ ح ۱۲۵۸۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۴۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۰

[4] مراۃ العقول: ۶/۲۷۳؛ غنائم الایام: ۴/۳۱۸؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۹۹؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۲۸۴؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۱/۴۶۵؛ زبدۃ المقال: ۱/۱۰۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۱۸۵؛ شرح العروۃ: ۲۵/۲۰۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/۵۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۵۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۳۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۷۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۱۲؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۷۴؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۲۹۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/۱۱۱؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۱۳/۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۴

{1465} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا الَّذِي يَجِبُ عَلَيَّ يَا مَوْلاَيَ فِي غَلَّةِ رَحًى فِي أَرْضٍ قَطِيعَةٍ لِي وَ فِي ثَمَنِ سَمَكٍ وَ بَرْدِيٍّ وَ قَصَبٍ أَبِيعُهُ مِنْ أَجَمَةِ هَذِهِ الْقَطِيعَةِ فَكَتَبَ يَجِبُ عَلَيْكَ فِيهِ الْخُمُسُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

❁ ریان بن صلت سے روایت ہے کہ امام ابومحمد (علی نقیؑ) کو خط لکھا کہ اے میرے سید و سردار! مجھے جو غلہ چکی چلانے سے یا اپنی جاگیر سے یا مچھلی فروخت کرنے سے یا چادر بیچنے سے یا اپنی جاگیر کے گنجان سرکنڈوں کے فروخت کرنے سے حاصل ہو تو اس میں مجھ پر کیا واجب ہے؟ آپؑ نے جواب لکھا کہ اس میں تجھ پر خمس واجب ہے انشاء اللہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1466} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ قَرَأْتُ أَنَا كِتَابَهُ إِلَيْهِ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ الَّذِي أَوْجَبْتُ فِي سَنَتِي هَذِهِ وَ هَذِهِ سَنَةُ عِشْرِينَ وَ مِائَتَيْنِ فَقَطْ لِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي أَكْرَهُ تَفْسِيرَ الْمَعْنَى كُلِّهِ خَوْفاً مِنَ الاِنْتِشَارِ وَ سَأُفَسِّرُ لَكَ بَعْضَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ مَوَالِيَّ أَسْأَلُ اللَّهَ صَلاَحَهُمْ أَوْ بَعْضَهُمْ قَصَّرُوا فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَعَلِمْتُ ذَلِكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُطَهِّرَهُمْ وَ أُزَكِّيَهُمْ بِمَا فَعَلْتُ فِي عَامِي هَذَا مِنْ أَمْرِ الْخُمُسِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِها وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبادِهِ وَ يَأْخُذُ الصَّدَقاتِ وَ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوّابُ الرَّحِيمُ. وَ قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ سَتُرَدُّونَ إِلىٰ عالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَ لَمْ أُوجِبْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فِي كُلِّ عَامٍ وَ لاَ أُوجِبُ عَلَيْهِمْ إِلاَّ الزَّكَاةَ الَّتِي فَرَضَهَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّمَا أَوْجَبْتُ عَلَيْهِمُ الْخُمُسَ فِي سَنَتِي هَذِهِ فِي الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ الَّتِي قَدْ حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ وَ لَمْ أُوجِبْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فِي مَتَاعٍ وَ لاَ آنِيَةٍ وَ لاَ دَوَابَّ وَ لاَ خَدَمٍ وَ لاَ رِبْحٍ رَبِحَهُ فِي تِجَارَةٍ وَ لاَ ضَيْعَةٍ إِلاَّ ضَيْعَةً سَأُفَسِّرُ لَكَ أَمْرَهَا تَخْفِيفاً مِنِّي عَنْ مَوَالِيَّ وَ مَنّاً مِنِّي عَلَيْهِمْ لِمَا يَغْتَالُ السُّلْطَانُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَ لِمَا يَنُوبُهُمْ فِي ذَاتِهِمْ فَأَمَّا الْغَنَائِمُ وَ الْفَوَائِدُ فَهِيَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِمْ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبىٰ وَ الْيَتامىٰ وَ الْمَساكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ ما أَنْزَلْنا عَلىٰ عَبْدِنا يَوْمَ الْفُرْقانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعانِ وَ اللّٰهُ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۳۹/۴ ح ۳۹۴؛ الوافی: ۳۱۱/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۴/۹ ح ۱۲۵۸۷؛ مسند الامام العسکریؑ: ۲۴۵/۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۴۶/۴

[2] مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۹۶/۲؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۳۲/۱؛ مصباح الفقیہ: ۹۸/۱۴؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۶۹/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶۳/۷؛ الخمس فی الشریعہ: ۳۶۷؛ سند العروۃ: ۴۰۶/۱

قَدِيرٌ وَ اَلْغَنَائِمُ وَ اَلْفَوَائِدُ يَرْحَمُكَ اَللَّهُ فَهِيَ اَلْغَنِيمَةُ يَغْنَمُهَا اَلْمَرْءُ وَ اَلْفَائِدَةُ يُفِيدُهَا وَ اَلْجَائِزَةُ مِنَ اَلْإِنْسَانِ لِلْإِنْسَانِ اَلَّتِي لَهَا خَطَرٌ عَظِيمٌ وَ اَلْمِيرَاثُ اَلَّذِي لاَ يُحْتَسَبُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَ لاَ اِبْنٍ وَ مِثْلُ عَدُوٍّ يُصْطَلَمُ فَيُؤْخَذُ مَالُهُ وَ مِثْلُ مَالٍ يُؤْخَذُ لاَ يُعْرَفُ لَهُ صَاحِبُهُ وَ مِنْ ضَرْبِ مَا صَارَ إِلَى قَوْمٍ مِنْ مَوَالِيَّ مِنْ أَمْوَالِ اَلْخُرَّمِيَّةِ اَلْفَسَقَةِ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَمْوَالاً عِظَاماً صَارَتْ إِلَى قَوْمٍ مِنْ مَوَالِيَّ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُوصِلْ إِلَى وَكِيلِي وَ مَنْ كَانَ نَائِياً بَعِيدَ اَلشُّقَّةِ فَلْيَتَعَمَّدْ لِإِيصَالِهِ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ فَإِنَّ نِيَّةَ اَلْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ فَأَمَّا اَلَّذِي أُوجِبُ مِنَ اَلْغَلاَّتِ وَ اَلضِّيَاعِ فِي كُلِّ عَامٍ فَهُوَ نِصْفُ اَلسُّدُسِ مِمَّنْ كَانَتْ ضَيْعَتُهُ تَقُومُ بِمَئُونَتِهِ وَ مَنْ كَانَتْ ضَيْعَتُهُ لاَ تَقُومُ بِمَئُونَتِهِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ نِصْفُ سُدُسٍ وَ لاَ غَيْرُ ذَلِكَ .

۞ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام نے مجھے لکھا اور (احمد بن محمد نے کہا کہ) میں نے وہ تحریر مکہ کے راستہ میں پڑھی (جس میں امامؑ نے لکھا کہ) میں نے جو کچھ اس سال فرض کیا ہے اور یہ دو سو بیس (ہجری) ہے، وہ ایک خاص مصلحت کے تحت ہے جس کی مکمل وضاحت اس اندیشہ کے پیش نظر مناسب نہیں سمجھتا کہ کہیں یہ بات پھیل نہ جائے البتہ اس کی کچھ تشریح میں بیان کئے دیتا ہوں (اور وہ یہ ہے کہ) میرے تمام موالیوں نے ''میں ان کیا اصلاح وفلاح کا خدا سے سوال کرتا ہوں''۔ یا ان میں سے بعض نے اپنے واجبات ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ مجھے جب اس کا علم ہوا تو میں نے چاہا کہ ان کو (یعنی ان کے مالوں کو) پاک وصاف کروں اس طریقہ سے جس کا میں نے اس سال خمس کے معاملہ میں ان کو حکم دیا (نصف سدس یعنی بارہواں حصہ) چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے:

''(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیجئے۔ اس کے ذریعے آپ انہیں پاکیزہ اور بابرکت بنائیں اور ان کے حق میں دعا کریں، یقیناً آپ کی دعا ان کے موجب تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات بھی وصول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے اور کہہ دیجئے: لوگو! عمل کرو کہ تمہارے عمل کو عنقریب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین دیکھیں گے اور پھر جلد ہی تمہیں غیب وشہود کے جاننے والے کی طرف پلٹا دیا جائے پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو (التوبہ: ۱۰۳ تا ۱۰۵)''۔ اور یہ مقدار میں نے ان پر ہمیشہ کے لئے فرض نہیں کی اور میں ان پر یہ مال واجب قرار دیتا ہوں سوائے اس زکوٰۃ کے جو خدا نے ان پر فرض کی ہے اور میں نے تو صرف اس سال ان پر خمس فرض کیا ہے اور وہ بھی اس سونے چاندی میں جس پر سال گزر جائے اور یہ (خمس) ان پر اور کسی مال ومتاع جیسے برتن، حیوانات، حشم وخدم، تجارت کے نفع وغیرہ اور کسی جائیداد پر فرض نہیں کہ سوائے اس جائیداد کے جس کی میں عنقریب وضاحت کروں گا۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا ہے کہ میرے موالیوں کو آسانی اور سہولت ہو اور یہ میرا ان پر احسان ہے کیونکہ حاکم وقت ان کے مال کو پکڑتا رہتا ہے اور ان کوکئی اور مصیبتیں بھی لاحق ہوتی رہتی ہیں۔ ہاں جہاں تک غنایم اور فوائد کا تعلق ہے تو وہ (ان کا خمس) تو ان پر سال واجب ہے چنانچہ خداوند عالم فرمایا ہے: ''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریب ترین

رشتے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے روز جس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے (الانفال:۴۱)'' خدا تم پر رحم کرے غنایم اور فوائد سے مراد وہ غنیمت ہے جسے آدمی حاصل کرتا ہے یا وہ فائدہ ہے جو آدمی کماتا ہے یا کسی آدمی کا کسی کو کوئی قابل قدر تحفہ و ہدیہ دینا یا وہ میراث جس کے حاصل ہونے کا گمان نہ ہو جو نہ باپ کی ہو اور نہ بیٹے کی یا جیسے دشمن پر حملہ کرے اور اس کا مال ہاتھ لگ جائے یا وہ مال جو کہیں سے مل جائے مگر اس کے مالک کا پتہ نہ ہو (یعنی مجہول المالک مال) یا وہ مال جو میرے موالیوں کو فاسق و فاجر حزمیہ (یعنی نواصب و خوارج) سے ملا ہو کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اس قسم کا بہت سا مال میرے بعض موالیوں کو ملا ہے پس جس کسی کے پاس اس قسم کا مال ہے اسے چاہیے کہ وہ میرے وکیل کے پاس پہنچائے اور جو دور دراز مقام پر رہتا ہے وہ بھی پہنچانے کی کوشش کرے اگرچہ کچھ مدت کے بعد ہی سہی۔ کیونکہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور خمس کی وہ مقدار جو میں ہر سال جائیداد اور غلات پر واجب قرار دے رہا ہوں وہ نصف سدس (بارہواں حصہ) ہے وہ بھی اس پر جس کی جائیداد اس کے اخراجات کی کفالت کرتی ہے اور جس کی جائیداد اس کے اخراجات کی کفالت نہیں کرتی اس پر نصف سدس ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

خمس چونکہ امامؑ کا حق ہے اس لئے امامؑ کا اختیار ہے کہ وہ کم واجب کرے یا زیادہ۔ یہی وجہ ہے کہ امامؑ نے نصف سدس واجب کیا اور اس کے علاوہ معاف کر دیا (واللہ اعلم)

{1467} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلْخُمُسُ أُخْرِجُهُ قَبْلَ اَلْمَئُونَةِ أَوْ بَعْدَ اَلْمَئُونَةِ فَكَتَبَ بَعْدَ اَلْمَئُونَةِ.

❂ ابن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر (محمد تقیؑ) کو لکھا کہ کیا میں اخراجات سے پہلے خمس ادا کروں یا اخراجات کے بعد؟

امامؑ نے لکھا کہ اخراجات کے بعد (ادا کرو)۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۱ح ۳۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۱ح ۱۲۵۸۳؛ الوافی: ۱۰/۳۴۱؛ الاستبصار: ۲/۶۰ح ۱۹۸؛ عوالم العلوم: ۲۳/۱۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۵۹ (مختصراً)

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۵؛ محاضرات تاسیسیہ باقر الصدر: ۵۱۳

[3] الکافی: ۱/۵۴۵ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۸ح ۱۲۵۹۷؛ الوافی: ۱۰/۳۲۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۱؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۳۳؛ موسوعہ الامام الجوادؑ: ۲/۴۳۱؛ مکاتیب الآئمہؑ: ۵/۳۶۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

2۔ معدنی کانیں:

{1468} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَعَادِنِ اَلذَّهَبِ وَ اَلْفِضَّةِ وَ اَلصُّفْرِ وَ اَلْحَدِيدِ وَ اَلرَّصَاصِ فَقَالَ عَلَيْهَا اَلْخُمُسُ جَمِيعاً.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سونے، چاندی، پیتل، لوہے اور سیسہ کی کانوں کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ان سب پر خمس (واجب) ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1469} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا قَالَ اَلْخُمُسُ وَ عَنِ اَلرَّصَاصِ وَ اَلصُّفْرِ وَ اَلْحَدِيدِ وَ مَا كَانَ بِالْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا قَالَ يُؤْخَذُ مِنْهَا كَمَا يُؤْخَذُ مِنْ مَعَادِنِ اَلذَّهَبِ وَ اَلْفِضَّةِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کانوں میں (خمس) کس قدر ہے؟ آپؑ نے فرمایا: پانچواں حصہ۔

اور میں نے سیسہ، پیتل، لوہے اور جتنی معدنیات ہیں ان کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ان سے بھی اتنا ہی لیا جائے گا جتنا سونے اور چاندی کی کان سے لیا جاتا ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۶/۲۷۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۱۶۶؛ غنایم الایام: ۴/۳۲۶؛ انوار الفقاھۃ کتاب الخمس: ۵۴؛ شرح العروۃ: ۲۵/۲۰۸؛ کتاب الخمس شاھرودی: ۲/۳۲؛ ریاض المسائل: ۵/۲۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۵۸؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۶۷

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۱ ح ۳۴۵؛ الکافی: ۱/۵۴۴ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۱ ح ۱۲۵۶۱؛ الوافی: ۱۰/۳۱۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۲۸۱ ح ۸۲۲۷؛ دعایم الاسلام: ۱/۲۵۰؛ بحار الانوار: ۹۳/۴۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۳۳۹؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱/۲۴۱؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۴۲؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۴۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۵؛ منتھی المطلب: ۸/۵۱۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۱۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۲؛ کتاب الخمس شاھرودی: ۹۹؛ غنایم الایام: ۴/۲۸۸؛ القواعد الاصولیہ: ۲/۱۶۹؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۴۵

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۱ ح ۳۴۶؛ الکافی: ۱/۵۴۸ ح ۲۸؛ الوافی: ۱۰/۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۲ ح ۱۲۵۶۲؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1470} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَعَادِنِ مَا فِيهَا فَقَالَ كُلُّ مَا كَانَ رِكَازاً فَفِيهِ الْخُمُسُ وَ قَالَ مَا عَالَجْتَهُ بِمَالِكَ فَفِيهِ مِمَّا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهُ مِنْ حِجَارَتِهِ مُصَفًّى الْخُمُسُ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ معادن میں کس قدر حصہ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہرایک جو رکاز (زمین کے اندر قدرتی گڑی ہوئی دھات) ہے اس میں پانچواں حصہ ہے۔

پھر فرمایا: اور وہ چیزیں جنہیں تم اپنا مال خرچ کر کے نکالتے ہو اور اللہ ان میں صاف پتھر نکالے تو ان میں بھی پانچواں حصہ (واجب) ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1471} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَلاَّحَةِ فَقَالَ وَ مَا الْمَلاَّحَةُ فَقَالَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ مَالِحَةٌ يَجْتَمِعُ فِيهَا الْمَاءُ فَيَصِيرُ مِلْحاً فَقَالَ هَذَا الْمَعْدِنُ فِيهِ الْخُمُسُ فَقُلْتُ وَ الْكِبْرِيتُ وَ النِّفْطُ يُخْرَجُ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ هَذَا وَ أَشْبَاهُهُ فِيهِ الْخُمُسُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاحت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ ملاحت کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: وہ نمکیلی اور دلالہ زمین کہ جس میں پانی جمع ہوتا ہے اور وہ (خشک ہو کر) پانی بن جاتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: یہ کان ہے جس میں خمس (واجب) ہے۔

میں نے عرض کیا: اور گندھک اور تیل (پیٹرول وغیرہ) جو زمین سے نکلتا ہے (کیا اس پر بھی خمس ہے)؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۶/ ۳۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۴۵؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۳۶۲؛ غنائم الایام: ۴/ ۲۸۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۱۰۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۴۲؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۷۷؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۳۶۹؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۱۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۵۵۶

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۲۲ ح ۳۴۷؛ الوافی: ۱۰/ ۳۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۴۹۲ ح ۱۲۵۶۳؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۶۹۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۴۱؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۱؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/ ۱۳؛ ربدۃ المقال: ۱۸؛ غنائم الایام: ۴/ ۲۹۲؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۲۶۴؛ الخمس فی الشریعہ: ۷۷؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/ ۴۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۱۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۷۷

آپؑ نے فرمایا: اس میں اور اس جیسی دوسری (معدنی) چیزوں میں خمس (واجب) ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1472} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَمَّا أَخْرَجَ ٱلْمَعْدِنُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ هَلْ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ مَا يَكُونُ فِي مِثْلِهِ ٱلزَّكَاةُ عِشْرِينَ دِينَاراً.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا کہ جو چیز کان سے برآمد ہو تو کیا اس کی قلیل وکثیر مقدار پر کچھ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک اس کی مقدار اس حد تک نہ پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یعنی بیس دینار تب تک اس میں کچھ (واجب) نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

3۔ دفینہ (گڑھا ہوا خزانہ):

{1473} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْكَنْزِ كَمْ فِيهِ قَالَ ٱلْخُمُسُ ٱلْحَدِيثَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ دفینہ میں کس قدر (حصہ) واجب ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۲۲/۴ ح ۳۴۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴۱/۲ ح ۱۶۴۸؛ الوافی: ۳۱۳/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۲/۹ ح ۱۲۵۶۴؛ تفسیر البرہان: ۶۹۴/۲

[2] ملاذ الاخیار: ۳۴۲/۶؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۴۲/۲؛ زبدۃ المقال: ۱۹؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۲؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۱۳۲؛ غنائم الایام: ۲۸۹/۴؛ مدارک الاحکام: ۳۶۲/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴۶/۷؛ کتاب الخمس انصاری: ۱۲۳؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۴۵/۱۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۶/۱۴؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۳۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۷۷/۲؛ شرح العروۃ: ۳۳/۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۱۱/۱۱؛ روضۃ المتقین: ۱۱۱/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۵۸/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱۳۸/۴ ح ۳۹۱؛ الوافی: ۳۱۹/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۴/۹ ح ۱۲۵۶۸؛ عوالی اللئالی: ۱۲۸/۳؛ تفسیر البرہان: ۶۹۵/۲؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲۱۲/۲؛ المعتبر: ۲۶۲/۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳۹۶/۶؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۴۳/۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ الاسلامیہ: ۲۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۷۸/۲؛ مدارک الاحکام: ۱۰۹/۵؛ مصباح الفقیہ: ۲۵/۱۴؛ شرح العروۃ: ۲۵۷/۲۳؛ حدود الشریعہ: ۲۶۵/۲؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۱۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴۵/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴۸۳/۷؛ کتاب الخمس الانصاری: ۱۲۵؛ الخمس فی الشریعہ: ۹۵؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۴۵۷/۹

آپؑ نے فرمایا: خمس (یعنی پانچواں حصہ)[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1474} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَجِبُ فِيهِ اَلْخُمُسُ مِنَ اَلْكَنْزِ فَقَالَ مَا تَجِبُ اَلزَّكَاةُ فِي مِثْلِهِ فَفِيهِ اَلْخُمُسُ.

❂ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن رضاؑ سے پوچھا کہ دفینہ کی کتنی مقدار میں خمس واجب ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جتنی مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے (یعنی بیس دینار) اس میں یہاں خمس واجب ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

4۔حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے:

{1475} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ إِنِّي اِكْتَسَبْتُ مَالاً أَغْمَضْتُ فِي مَطَالِبِهِ حَلاَلاً وَ حَرَاماً وَ قَدْ أَرَدْتُ اَلتَّوْبَةَ وَ لاَ أَدْرِي اَلْحَلاَلَ مِنْهُ وَ اَلْحَرَامَ وَ قَدِ اِخْتَلَطَ عَلَيَّ فَقَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ تَصَدَّقْ بِخُمُسِ مَالِكَ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَضِيَ مِنَ اَلْأَشْيَاءِ بِالْخُمُسِ وَ سَائِرُ اَلْمَالِ لَكَ.

❂ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے مال کمایا ہے بغیر یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ حلال ہے یا حرام اور میں توبہ کرنا چاہتا ہوں مگر اس مال سے حلال اور حرام کی مقدار کو نہیں جانتا کیونکہ دونوں مخلوط ہو گئے ہیں تو (میرے لیے کیا حکم ہے)؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اپنے مال کا خمس (پانچواں حصہ) صدقہ کر دو یقیناً اللہ تعالیٰ ان اشیاء سے خمس کی وجہ سے راضی ہے اور باقی تمام تمہارے لئے حلال ہے۔[5]

---

[1] حدیث نمبر 1469 کی طرف رجوع کیجئے

[2] ایضاً

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۰۴ح ۱۶۴۷؛ الوافی: ۱۰/۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۵ح ۱۲۵۷۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۴۸

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۵۸؛ منتھی المطلب: ۸/۵۴۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۹؛ الخمس فی الشریعہ: ۱۴۰؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۲۲ شرح العروۃ: ۲۵/۷۶؛ انوار الفقاھۃ کتاب الخمس: ۱۴۰؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۷۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۳۰۳؛ غنایم الایام: ۴/۲۹۷؛ جواھر الکلام: ۱۶/۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۶۳؛ مصباح المنھاج کتاب الخمس: ۶۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۷

[5] الکافی: ۵/۱۲۵ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۸۹ح ۳۷۱۳؛ المحاسن: ۲/۳۲۰ کتاب العلل؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۹۱؛ الوافی: ۱۷/۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۶۸ح ۱۰۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۶ح ۱۲۵۹۴؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۴۷؛ المعتبر: ۲/۶۲۴؛ المقنعہ: ۴۶

تحقیق:

حدیث موثق [1] یا معتبر [2] یا قوی ہے [3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ''ضعیف علی المشہور'' ہے [4] (واللہ اعلم)

{1476} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٌ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ٱلْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالاً لاَ أَعْرِفُ حَلاَلَهُ مِنْ حَرَامِهِ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ ٱلْخُمُسَ مِنْ ذَلِكَ ٱلْمَالِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ رَضِيَ مِنَ ٱلْمَالِ بِٱلْخُمُسِ وَ اجْتَنِبْ مَا كَانَ صَاحِبُهُ يُعْلَمُ

❂ حسن بن زیاد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ: مجھے کچھ ایسا مال دستیاب ہوا ہے جس کے حلال وحرام کا مجھے علم نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے اس سے فرمایا: اس مال سے خمس نکال دو کیونکہ اللہ اس مال سے خمس نکالنے پر راضی ہے اور اس مال سے اجتناب کرو جس کا مالک معلوم ہو۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6] یا مقبولہ بین الاصحاب ہے [7]

قول مؤلف: علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [8] (واللہ اعلم)

{1477} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ يَحُجُّ بِهِ هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ٱلْمَالِ حِينَ يَصِيرُ إِلَيْهِ ٱلْخُمُسُ أَوْ عَلَى مَا فَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ ٱلْحَجِّ فَكَتَبَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لَيْسَ عَلَيْهِ ٱلْخُمُسُ.

---

[1] موسوعہ احکام الاطفال: ۱۸۶/۵؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۱۶۹/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۱۴/۱۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۲۱

[2] مدارک العروۃ کتاب الخمس والانفال: ۴۴۷

[3] روضۃ المتقین: ۵۴۱/۶

[4] مراۃ العقول: ۸۹/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۳۶۶/۱۰

[5] تہذیب الاحکام: ۱۳۸/۴ح ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۵/۹ح ۱۲۵۹۱؛ الوافی: ۳۱۵/۱۰؛ تفسیر البرہان: ۶۹۵/۲؛ المعتبر: ۶۲۴/۲

[6] المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۱۶۸/۳

[7] النہایہ ونکتہا محقق حلی: ۱۱۸/۲

[8] ملاذ الاخیار: ۳۹۵/۶

❁ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے ان (یعنی امام علی رضا یا امام محمد تقی یا امام علی نقی علیہم السلام) کی خدمت میں خط لکھا کہ اے میرے سید و سردار! ایک شخص کو حج کرنے کی خاطر مال دیا گیا تو کیا جب مال اس کے ہاتھ میں آیا اسی وقت اس پر خمس واجب ہے یا حج کے بعد اگر کچھ اس کے ہاتھ میں بچ جائے تو اس پر ہے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا کہ اس پر خمس نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ [3]

5۔غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے سمندری موتی اور مونگے:

{1478} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ اَلْبَحْرِ مِنَ اَللُّؤْلُؤِ وَ اَلْيَاقُوتِ وَ اَلزَّبَرْجَدِ وَ عَنْ مَعَادِنِ اَلذَّهَبِ وَ اَلْفِضَّةِ مَا فِيهِ قَالَ إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَاراً فَفِيهِ اَلْخُمُسُ.

❁ محمد بن علی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا کہ جو موتی، یاقوت اور زبرجد سمندر سے نکلتے ہیں اور وہ سونا اور چاندی جو کان سے نکلتے ہیں ان میں کیا (حصہ) واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب ان کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو ان میں خمس ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۱/۷ ۵۴ ح ۲۲؛ الوافی: ۱۰/۱۷ ۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۷ ۵۰ ح ۱۲۵۹۵؛ عوالم العلوم: ۲۳/۰ ۳۳ و ۴۱۶؛ مکاتیب الائمہؑ: ۱۱۶/۶؛ موسوعہ الامام الجوادؑ: ۴۷۰/۲

[2] حدود الشریعہ: ۲۹۵/۲؛ غنایم الایام: ۳۲۵/۴؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۲۰/۲۵؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۲۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳۶/۱۰

[3] مراۃ العقول: ۲۸۱/۶

[4] الکافی: ۱/۷ ۵۴ ح ۲۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۹ ۳ ح ۱۶۴۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۴ ح ۳۵۶ و ۱۳۹ ح ۳۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۳ ح ۱۲۵۶۵ و ۴۹۹ ح ۱۲۵۷۷؛ تفسیر البرہان: ۶۹۵/۲؛ الوافی: ۳۱۹/۱۰؛ المعتبر: ۶۲۲/۲

[5] غنایم الایام: ۲۹۰/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۵۳/۷؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۴۰۳؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۱۲۰؛ مصابیح الظلام: ۱۵/۱۱؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۱۳/۲۵؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۴۱؛ روضۃ المتقین: ۱۰۹/۳

قول مؤلف:

علامہ مجلسی نے اس حدیث کو (محمد بن علی کی وجہ سے) مجہول قرار دیا ہے۔[1]

{1479} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْعَنْبَرِ وَ غَوْصِ اَللُّؤْلُؤِ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلْخُمُسُ اَلْحَدِيثَ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عنبر اور غوطہ زنی سے برآمد شدہ موتیوں کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس پر خمس (واجب) ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

6۔ جنگ میں ملنے والا مال غنیمت:

{1480} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلْغَنِيمَةِ قَالَ يُخْرَجُ مِنْهَا اَلْخُمُسُ وَ يُقْسَمُ مَا بَقِيَ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ فَأَمَّا اَلْفَيْءُ وَ اَلْأَنْفَالُ فَهُوَ خَالِصٌ لِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے غنیمت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے خمس نکالا جائے اور باقی ماندہ جہاد کرنے والوں میں اور جو اس کے متولی تھے ان میں تقسیم کیا جائے اور رہا معاملہ مال فئے اور انفال کا تو وہ خالص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[6]

---

[1] مراۃ العقول:۲۸۰/۶؛ ملاذ الاخیار:۳۴۶/۶و۳۹۶

[2] حدیث 1469 کی طرف رجوع کیجئے

[3] ایضاً

[4] تہذیب الاحکام:۱۳۲/۴ح۳۶۹؛ وسائل الشیعہ :۵۱۷/۹ح۱۲۶۱۳؛ مستدرک الوسائل:۹۶/۱۱ح۱۲۵۰۵؛ تفسیر البرہان:۶۴۲/۲؛ بحار الانوار:۵۵/۹۷؛ الوافی:۳۰۳/۱۰؛ تفسیر العیاشی:۶۱/۲ح۵۱

[5] موسوعہ احکام الاطفال:۴۷۹؛ کتاب الخمس شاہرودی:۲۰و۴۱؛ القواعد الفقہیہ سبزواری:۲۸۸/۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲۰/۳۷

[6] ملاذ الاخیار:۳۷۷/۶

{1481} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ يُخْرَجُ مِنْهَا خُمُسٌ لِلَّهِ وَ خُمُسٌ لِلرَّسُولِ وَ مَا بَقِيَ قُسِمَ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غنیمت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس میں سے اللہ کے لئے خمس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خمس نکالا جائے گا اور باقی ماندہ جہاد کرنے والوں میں اور جو اس کے متولی تھے ان میں تقسیم کیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1482} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: خُذْ مَالَ النَّاصِبِ حَيْثُ مَا وَجَدْتَهُ وَ ادْفَعْ إِلَيْنَا الْخُمُسَ.

۞ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ناصبی کا مال جہاں سے بھی ملے لے لو اور اس کا خمس ہماری طرف پہنچا دو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1483} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ مِنْ أَصْحَابِنَا يَكُونُ فِي لِوَائِهِمْ فَيَكُونُ مَعَهُمْ فَيُصِيبُ غَنِيمَةً قَالَ يُؤَدِّي خُمُسَهَا وَ يَطِيبُ لَهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو ہمارے اصحاب میں سے ہو لیکن ان

---

[1] الکافی: ۵/۵ ۴ ح ۷؛ الوافی: ۱۲۶/۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۲/۱۵ ح ۲۰۰۹۲

[2] مراۃ العقول: ۳۸۲/۱۸؛ الاخبار الدخیلہ: ۴/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۷/۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱۲۲/۴ ح ۳۵۰؛ السرائر: ۶۰۶/۳ و ۶۰۷؛ الوافی: ۳۱۳/۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱۲۳/۴ ح ۳۵۱ و ۳۸۷/۶ ح ۱۱۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۸۷/۹ ح ۱۲۵۵۱؛ بحار الانوار: ۵۶/۹۷؛ تفسیر البرہان: ۶۹۴/۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳۴۲/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴۳/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۷۷/۲؛ مدارک الاحکام: ۳۶۱/۵؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۶۲؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۴۳۱/۶؛ مستمسک العروۃ: ۴۵۱/۹؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳۹/۱۰؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۹۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۸/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۹/۱۳؛ شرح العروۃ: ۲۲/۲۵

(مخالفین) کے جھنڈے تلے ہو اور اسے مال غنیمت مل جائے فرمایا: تو وہ ہمارا خمس ادا کرے تو وہ مال اس کے لئے پاک ہو جائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

7۔وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے:

{1484} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا ذِمِّيٍّ اِشْتَرَى مِنْ مُسْلِمٍ أَرْضاً فَإِنَّ عَلَيْهِ الْخُمُسَ.

۞ ابوعبیدہ الحزاء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کافر ذمی کسی مسلمان سے زمین خریدے تو اس پر خمس (واجب) ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

خمس کا مصرف:

{1485} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنُ مَالِكٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبىٰ وَ الْيَتَامىٰ وَ الْمَسَاكِينِ وَ اِبْنِ السَّبِيلِ قَالَ أَمَّا خُمُسُ اللَّهِ فَلِلرَّسُولِ يَضَعُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ أَمَّا خُمُسُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۴ ح ۳۵۷؛ تفسیر العیاشی: ۲/۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۸۸۴ ح ۱۳۵۵۳؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۰۰؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۹۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۵۹؛ مستدرک الوسائل: ۷/۲۸۱ ح ۸۲۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۳۴۹؛ الوافی: ۱۰/۳۱۴

[2] مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۲۱؛ شرح العروۃ: ۲۵/۱۵؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۳۴۷؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۲۵؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۴۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۱۲۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۲۸؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/۷؛ ارشاد الطالب: ۳/۳۲۴؛ منتھی المطلب: ۸/۵۴۲؛ انوار الفقاھۃ کتاب الخمس: ۳۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۷؛ مستمسک العروہ: ۹/۴۴۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۳ ح ۳۵۵ و ۱۳۹ ح ۳۹۳؛ الوافی: ۱۰/۳۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۵ ح ۱۲۵۸۹؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۴۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۲ ح ۱۶۵۳؛ المقنعہ مفید: ۲۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۳۴۵ و ۳۹۷؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/۶۵؛ غنایم الایام: ۴/۳۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ الخمس: ۲۲۵؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۳۸۱ و ۵۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۳۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۸۹؛ شرح العروۃ: ۲۵/۱۷۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۲۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۸۹

عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَلِأَقَارِبِهِ وَ خُمُسُ ذِي ٱلْقُرْبَىٰ فَهُمْ أَقْرِبَاؤُهُ وَ ٱلْيَتَامَىٰ يَتَامَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ فَجَعَلَ هٰذِهِ ٱلْأَرْبَعَةَ ٱلْأَسْهُمِ فِيهِمْ وَ أَمَّا ٱلْمَسَاكِينُ وَ أَبْنَاءُ ٱلسَّبِيلِ فَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ ٱلصَّدَقَةَ وَ لاَ تَحِلُّ لَنَا فَهِيَ لِلْمَسَاكِينِ وَ أَبْنَاءِ ٱلسَّبِيلِ.

۞ زکریا بن مالک الجعفی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، (اس کے) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریب ترین رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے (الانفال:۴۱)'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: جو خمس اللہ کا ہے تو وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے جو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اور جو خمس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تو وہ اس کے اقارب کا ہے اور جو خمس صاحبان قرابت کا ہے تو اس سے مراد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہیں اور یتیموں سے مراد اہل بیتؑ کے یتیم ہیں تو یہ چاروں حصے انہی (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتداروں) کے لئے ہیں اور رہی بات مساکین اور ابن سبیل کی تو تم جانتے ہو کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے اور نہ یہ ہمارے لئے حلال ہے تو یہ ہمارے مساکین اور ابن سبیل کے لیے ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1486} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْجَارُودِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا أَتَاهُ ٱلْمَغْنَمُ أَخَذَ صَفْوَهُ وَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ خَمْسَةَ أَخْمَاسٍ وَ يَأْخُذُ خُمُسَهُ ثُمَّ يَقْسِمُ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ٱلَّذِينَ قَاتَلُوا عَلَيْهِ ثُمَّ قَسَمَ ٱلْخُمُسَ ٱلَّذِي أَخَذَهُ خَمْسَةَ أَخْمَاسٍ يَأْخُذُ خُمُسَ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَفْسِهِ ثُمَّ يَقْسِمُ ٱلْأَرْبَعَةَ ٱلْأَخْمَاسَ بَيْنَ ذَوِي ٱلْقُرْبَىٰ وَ ٱلْيَتَامَىٰ وَ ٱلْمَسَاكِينِ وَ أَبْنَاءِ ٱلسَّبِيلِ يُعْطِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَمِيعاً وَ كَذٰلِكَ ٱلْإِمَامُ يَأْخُذُ كَمَا أَخَذَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ ربعی بن عبداللہ بن جارود سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال غنیمت آتا تو اس میں سے جو چیز انہیں پسند ہوتی وہ لے لیتے کیونکہ (بنص قرآن) وہ ان کے لئے مخصوص تھی پھر باقیماندہ کے پانچ حصے کرتے تھے اور اس میں سے اپنا پانچواں حصہ لے لیتے اور باقی چار حصے ان لوگوں میں تقسیم کرتے تھے جنہوں نے جہاد میں حصہ لیا ہوتا پھر

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲۴ح۱۶۵۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۲۵ح۳۶۰؛ الخصال: ۱/۳۲۴؛ تفسیر الصافی: ۲/۳۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۹ح۱۲۶۰۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۵۷؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۹۹؛ الوافی: ۱۰/۳۲۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۳۴۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۵؛ تفسیر العیاشی: ۲/۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۲۸۷ح۸۲۳۹

[2] روضۃ المتقین: ۳/۱۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۶۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳۳

جو پانچواں حصہ آپ ﷺ نے لیا ہوتا اس کے مزید حصے کرنے جس میں اللہ کا پانچواں حصہ خود لے لیتے اور باقی چار حصوں کو قرابتداروں، یتیموں، مساکین اور ابن سبیل (مسافروں) میں اس طرح تقسیم کرتے تھے کہ ہر ایک کو اس کا حق دیتے تھے اور امامؑ اسی طرح (خمس) وصول کرتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ وصول کرتے تھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1487} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ اِعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي اَلْقُرْبىٰ فَقِيلَ لَهُ فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلِمَنْ هُوَ فَقَالَ لِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اَللَّهِ فَهُوَ لِلْإِمَامِ فَقِيلَ لَهُ أَ فَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ اَلْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَ صِنْفٌ أَقَلَّ مَا يُصْنَعُ بِهِ قَالَ ذَاكَ إِلَى اَلْإِمَامِ أَ رَأَيْتَ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ أَ لَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يَرَى كَذَلِكَ اَلْإِمَامُ.

✿ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ امام علی رضاؑ سے خدا کے قول: ''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول ﷺ اور قرابتداروں کے لئے ۔۔۔۔آخر تک ۔(الانفال:۴۱)'' کے بارے میں سوال کیا گیا اور آپؑ سے عرض کیا گیا کہ جو اللہ کا حصہ ہے وہ کس کے لئے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ رسول ﷺ کے لئے اور جو رسول ﷺ کے لئے ہے وہ امامؑ کے لئے ہے۔

آپؑ سے عرض کیا گیا کہ اگر مستحقین کا ایک گروہ زیادہ ہو اور دوسرا کم تو پھر کیا کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ امامؑ (کے اختیار) پر منحصر ہے۔ تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ کیا وہ اپنی صوابدید کے مطابق نہیں دیا کرتے تھے؟ پس اسی طرح امامؑ کے لئے ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۲۸/۴ ح ۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۵۱۰/۹ ح ۱۲۶۰۲؛ الاستبصار: ۵۶/۲ ح ۱۸۶؛ عوالی اللئالی: ۱۲۸/۳؛ تفسیر البرہان: ۶۹۷/۲؛ الوافی: ۳۲۶/۱۰

[2] ملاذ الاخیار: ۳۶۰/۶؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۳۰۶/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴۹۳/۷؛ قرأت فقہیہ معاصرہ: ۱۵۴/۲؛ جواہر الکلام: ۹/۱۶؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۸۶/۲؛ کتاب الخمس انصار: ۲۸۸؛ غنایم الایام: ۳۶۰/۴؛ الخمس فی الشریعہ: ۳۹۲؛ مسالک الافہام: ۸۳/۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴۲۷/۸؛ مصباح الفقہیہ: ۲۰۴/۱۴؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۴۳۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۵۲/۱۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳۴؛ النجعہ: ۱۷۷/۴؛ شرح العروۃ: ۳۱۰/۲۵؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۳۹۱/۲

[3] الکافی: ۵۴۴/۱ ح ۷؛ الوافی: ۳۲۳/۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱۲۶/۴ ح ۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۵۱۹/۹ ح ۱۲۶۲۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۱۵۵/۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۴۴/۵؛ تفسیر البرہان: ۶۹۰/۲؛ قرب الاسناد: ۳۸۳؛ تفسیر الصافی: ۳۰۴/۲؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲۱۱/۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1488} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ اَلثَّانِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ ، وَ كَانَ يَتَوَلَّى لَهُ اَلْوَقْفَ بِقُمَّ ، فَقَالَ يَا سَيِّدِي اِجْعَلْنِي مِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ فِي حِلٍّ فَإِنِّي قَدْ أَنْفَقْتُهَا فَقَالَ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، أَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلَى أَمْوَالِ آلِ مُحَمَّدٍ ، وَ أَيْتَامِهِمْ وَ مَسَاكِينِهِمْ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ فَيَأْخُذُهُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَقُولُ اِجْعَلْنِي فِي حِلٍّ أَ تَرَاهُ ظَنَّ أَنِّي أَقُولُ: لاَ أَفْعَلُ وَ اَللَّهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ عَنْ ذَلِكَ سُؤَالاً حَثِيثاً .

✪ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک بار میں امام ابوجعفر ثانی (محمد تقیؑ) کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد بن سہل آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ قم مقدسہ میں آپؑ کے وکیل تھے اور عرض کیا: اے میرے سید و سردارؑ! دس ہزار درہم مجھے حلال کر دیں جو میں نے خرچ کر دیا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: اچھا وہ تمہارے لئے حلال ہے۔

چنانچہ جب صالح باہر چلا گیا تو امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہ لوگ آل محمدؑ؛ ان کے یتیموں، ان کے مسکینوں؛ ان کے فقیروں اور ان کے مسافروں کے مال لے لیتے ہیں اور اسے ہضم کر کے آجاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ میرے لئے حلال کر دیں۔ تم کیا سمجھتے ہو؟ کیا اس کے گمان یہ ہے کہ میں کہوں گا کہ میں حلال نہیں کرتا؟ خدا کی قسم! اللہ روز قیامت ان لوگوں سے سخت باز پرس کرے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [3]

قول مؤلف:

یعنی امامؑ کا مال پہلے خرچ کر کے پھر بعد میں اجازت لینے پہنچے جو یقیناً قابل گرفت عمل ہے ہاں اگر پہلے اجازت لی جائے اور امامؑ حلال قرار دے دیں تو یہ ان کا اختیار ہے (واللہ اعلم)

{1489} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ

---

[1] مراۃ العقول:۶/۲۷۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس:۳۵۱؛ مصباح الفقیہ:۲۱۵/۵؛ تعالیق مبسوطہ:۲۲۳/۷؛ النور الساطع:۴۴۱/۱

[2] الکافی:۱/۵۴۸ح۲۷؛ تہذیب الاحکام:۴/۱۴۰ح۳۹۷؛ الاستبصار:۲/۶۰ح۱۹۷؛ الوافی:۱۰/۳۳۶؛ غیبت طوسی (مترجم از مؤلف):۵۰۷ح۳۱۱ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور؛ وسائل الشیعہ:۹/۵۳۷ح۱۲۲۶۴؛ بحار الانوار:۵۰/۱۰۵و۹۶/۱۸۷؛ حلیۃ الابرار:۲/۴۰۷؛ المقنعہ مفید:۲۸۴؛ عوالم العلوم:۲۳/۵۱۱؛ مستدرک الوسائل:۷/۳۰۱ح۸۲۶۸؛

[3] جواہر الکلام:۱۶/۱۶۱؛ مصابیح الظلام:۱۱/۴۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس:۲/۲۱۷؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۴۸۳؛ مراۃ العقول:۶/۲۸۷

عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : هَلَكَ ٱلنَّاسُ فِي بُطُونِهِمْ وَ فُرُوجِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَمْ يُؤَدُّوا إِلَيْنَا حَقَّنَا أَلاَ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا مِنْ ذَلِكَ وَ آبَاءَهُمْ فِي حِلٍّ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ اپنے پیٹوں اور اپنی شرمگاہوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ہمارا حق ادا نہیں کرتے ہیں مگر آگاہ ہو جاؤ کہ ہمارے شیعہ اور ان کے آباء واجداد کے لئے یہ حلال ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1490} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ٱلْكَلْبِيِّ عَنْ ضُرَيْسٍ ٱلْكُنَاسِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَتَدْرِي مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى ٱلنَّاسِ ٱلزِّنَا فَقُلْتُ لاَ أَدْرِي فَقَالَ مِنْ قِبَلِ خُمُسِنَا أَهْلَ ٱلْبَيْتِ إِلاَّ لِشِيعَتِنَا ٱلْأَطْيَبِينَ فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ وَ لِمِيلاَدِهِمْ.

۞ ضریس الکناسی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ لوگوں پر زنا کہاں سے داخل ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: ہم اہلبیتؑ کے خمس کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے (لوگوں پر زنا در آیا ہے) سوائے ہمارے پاکیزہ شیعوں کے کیونکہ یہ ان کے لئے اور ان کی ولادتوں کے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۷ ۱۳ ح ۳۸۶؛ الاستبصار: ۲/۵۸ ح ۱۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۳ ح ۱۲۶۷۵؛ المقنعہ شیخ مفید: ۲۸۲؛ الوافی: ۱۰/۷ ۳۳؛ علل الشرائع: ۱/۷۷ ۳ باب ۱۰۶؛ بحار الانوار: ۱۸۶/۹۳

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۹۴ ۳؛ منتہی المطلب: ۸/۵۸۳؛ النور الساطع: ۴۰۹؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۰۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۵۰۱؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۱۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۰۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۸۳؛ کتاب الخمس الانصاری: ۳/۱۷۳؛ غنایم الایام: ۴/۳۸۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۱۲۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۱۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/۲۰۵؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۶ ۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۲۰؛ شرح العروۃ: ۲۵/۷ ۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۲؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۵۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۶۵

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۳۶ ح ۳۸۳؛ الکافی: ۱/۵۴۶ ح ۱۶؛ الاستبصار: ۲/۵۷ ح ۱۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۴ ح ۱۲۶۷۷؛ الوافی: ۱۰/۳۳۱؛ المقنعہ مفید: ۲۸۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۲

[4] غنایم الایام: ۴/۳۸۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵۰۴؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۴/۱۸۴؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۵/۳۱۰؛ النور الساطع: ۴۰۹؛ الکشکول بحرانی: ۳/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۳۹۰

{1491} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ وَ هُوَ أَبُو خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا حَاضِرٌ حَلِّلْ لِيَ اَلْفُرُوجَ فَفَزِعَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ لَيْسَ يَسْأَلُكَ أَنْ يَعْتَرِضَ اَلطَّرِيقَ إِنَّمَا يَسْأَلُكَ خَادِماً يَشْتَرِيهَا أَوِ اِمْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا أَوْ مِيرَاثاً يُصِيبُهُ أَوْ تِجَارَةً أَوْ شَيْئاً أَعْطَاهُ فَقَالَ هَذَا لِشِيعَتِنَا حَلاَلٌ اَلشَّاهِدِ مِنْهُمْ وَ اَلْغَائِبِ وَ اَلْمَيِّتِ مِنْهُمْ وَ اَلْحَيِّ وَ مَا يُولَدُ مِنْهُمْ إِلَى يَوْمِ اَلْقِيَامَةِ فَهُوَ لَهُمْ حَلاَلٌ أَمَا وَ اَللَّهِ لاَ يَحِلُّ إِلاَّ لِمَنْ أَحْلَلْنَا لَهُ وَ لاَ وَ اَللَّهِ مَا أَعْطَيْنَا أَحَداً ذِمَّةً وَ مَا عِنْدَنَا لِأَحَدٍ عَهْدٌ وَ لاَ لِأَحَدٍ عِنْدَنَا مِيثَاقٌ.

✪ ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ میں ایک بار امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپؑ سے عرض کیا: میرے لئے فروج (شرمگاہوں) کو حلال کردیں۔

یہ سن کر امام جعفرؑ گھبرا گئے۔

پس ایک شخص نے آپؑ سے عرض کیا: (مولاؑ!) یہ شخص آپؑ سے لوگوں کی عزتوں پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت نہیں مانگ رہا بلکہ یہ آپؑ سے کنیز خریدنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے یا میراث پانے یا کاروبار کرنے یا اگر اسے کوئی چیز عطا کی جائے تو اس (کی خمس معافی) کے بارے سوال کر رہا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: یہ چیز تو حاضر ہوں یا غائب، زندہ ہوں یا مردہ ہمارے تمام شیعوں کے حلال ہے اور جو روز قیامت تک پیدا ہوں گے ان کے لئے بھی حلال ہے۔

خدا کی قسم! یہ حلال نہیں ہے مگر اس کے لئے جس کے لئے ہم حلال کریں اور خدا کی قسم! ہم نے (تمہارے سوا اور) کسی شخص کو یہ ضمانت نہیں دی اور نہ ہی ہمارا کسی سے ایسا کوئی عہد و پیمان ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا معتبر ہے۔ [2]

{1492} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ اَلنَّاسُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ اَلْخُمُسِ فَيَقُولَ يَا رَبِّ خُمُسِي وَ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِشِيعَتِنَا لِتَطِيبَ وِلاَدَتُهُمْ أَوْ لِتَزْكُوَ وِلاَدَتُهُمْ .

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۷ ح ۳۸۴؛ الاستبصار: ۵۸/۲ ح ۱۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۴۴ ح ۱۲۶۷۸؛ المقنعہ مفید: ۲۸۱؛ الوافی: ۱۰/ ۳۳۷؛ المعتبر: ۲/ ۶۳۷

[2] تفصیل الشریعہ: ۱۰/ ۱۲۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/ ۲۰۶؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۹۰؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۴۸/۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۲۰/۸؛ ملکیہ الدولہ: ۱/ ۱۰۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۹۵/۲؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۶/ ۴۳۳

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو سب سے زیادہ تکلیف اس وقت ہوگی جب صاحب خمس کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے رب! میرا خمس؟ لیکن ہم نے اپنے شیعوں کے لئے اسے پاک قرار دیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاک ہوں یا ان کی اولادیں نیکوکار اور پاک ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1493} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ لَنَا أَمْوَالاً مِنْ غَلاَّتٍ وَ تِجَارَاتٍ وَ نَحْوِ ذَلِكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ لَكَ فِيهَا حَقّاً قَالَ فَلِمَ أَحْلَلْنَا إِذاً لِشِيعَتِنَا إِلاَّ لِتَطِيبَ وِلاَدَتُهُمْ وَ كُلُّ مَنْ وَالَى آبَائِي فَهُمْ فِي حِلٍّ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ حَقِّنَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

❂ حارث بن مغیرہ نصری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے پاس غلات (غلے) اور تجارت وغیرہ کا بہت سامال آتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں آپؑ کا بھی حق ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ہم نے اس لئے اپنے شیعوں کے لئے حلال کیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں اور ہر وہ شخص جو میرے آباء واجدادؑ کی ولایت کا قائل ہے اس کے لئے وہ سب کچھ حلال ہے جو ہمارے حق میں سے اس کے ہاتھوں میں ہے پس حاضر شخص یہ بات غائب تک پہنچا دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1494} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا فِي كَبِدِهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى أَوَّلِ النِّعَمِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَوَّلُ النِّعَمِ قَالَ طِيبُ الْوِلاَدَةِ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۳ ح ۱۶۵۴؛ الکافی: ۱/۵۴۶ ح ۲۰؛ تہذیب الاحکام؛ ۴/۱۳۶ ح ۳۸۲؛ الاستبصار: ۲/۵۷ ح ۱۸۷؛ الوافی: ۱۰/۳۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۵ ح ۱۲۶۷۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۴۹؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۲؛ المقنعہ مفید: ۲۸۰؛ المعتبر: ۲/۶۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۶۴

[2] لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۸۹؛ زبدۃ المقال: ۱۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳ ح ۳۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۷ ح ۱۲۶۸۳؛ الوافی: ۱۰/۳۳۹

[4] مدارک الاحکام: ۵/۴۲۲؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۰۱؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱۰۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۶۵؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۳۸؛ النور الساطع: ۱۰/۴۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۱؛ کتاب الخمس الانصاری: ۱۷۳؛ زبدۃ المقال: ۱۲۴؛ ملاحضات الفرید: ۹۰ و ۱۱۴؛ غنائم الایام: ۴/۳۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلام؛ ۲/۱۲۱

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَحِلِّي نَصِيبَكِ مِنَ الْفَيْءِ لِآبَاءِ شِيعَتِنَا لِيَطِيبُوا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّا أَحْلَلْنَا أُمَّهَاتِ شِيعَتِنَا لِآبَائِهِمْ لِيَطِيبُوا.

❁ فضیل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے جگر میں ہماری محبت کی ٹھنڈک پائے تو اسے چاہیے کہ پہلی نعمت پر اللہ کی حمد کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! پہلی نعمت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ولادت کی پاکیزگی (پہلی نعمت ہے)۔

پھر امام صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے سیدہ فاطمۃ الزہراؑ سے فرمایا کہ فیئ میں سے اپنا حصہ ہمارے شیعوں کے آباؤ اجداد کو معاف کر دیں تا کہ وہ پاکیزہ ہوں۔

پھر امام صادقؑ نے فرمایا: ہم نے اپنے شیعوں کی مائیں ان کے باپوں کے لئے حلال قرار دی ہیں تا کہ وہ پاک ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1495} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ أَنَّهُ قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى رَجُلٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ مِنْ مَأْكَلِهِ وَمَشْرَبِهِ مِنَ الْخُمُسِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِخَطِّهِ مَنْ أَعْوَزَهُ شَيْءٌ مِنْ حَقِّي فَهُوَ فِي حِلٍّ.

❁ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وہ تحریر پڑھی جو آپؑ نے ایک شخص کے خط کے جواب میں لکھی جس میں اس نے یہ درخواست کی تھی کہ خمس میں سے جو کچھ کھایا پیا گیا ہے اسے حلال قرار دے دیں تو آپؑ نے اپنے دستخط سے یہ لکھا کہ جس شخص کو میرے حق میں سے کسی شئے کی شدید ضرورت ہو تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳ ح ۴۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۷ ح ۱۲۶۸۴؛ الوافی: ۱۰/۳۴۰

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۰۲؛ بیست وپنج رسالہ فارسی: ۳۷۹؛ غنائم الایام: ۴/۳۸۳؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس والانفال: ۲/۶۸۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۴ ح ۱۶۶۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳ ح ۴۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۳ ح ۱۲۶۷۶؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۳۹ و ۴۱۸ و ۵۱۱؛ الوافی: ۱۰/۳۳۹؛ ہدایۃ الامہ: ۴/۱۶۴

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۲۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۹۲؛ غنائم الایام: ۴/۳۸۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۷۵؛ الخمس فی الشریعہ: ۲۴۴؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۲۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۹۶؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/۴۹؛ النور الساطع: ۴۰۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۴۲۱؛ الخمس فریضہ شرعیہ: ۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۲؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۴۴؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۲۶

{1496} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الصَّفَّارِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَلَّلَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ يَعْنِي الشِّيعَةَ لِيَطِيبَ مَوْلِدُهُمْ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنینؑ نے شیعوں کو خمس حلال کر دیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1497} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَأَيْتُ مِسْمَعاً بِالْمَدِينَةِ وَ قَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ تِلْكَ السَّنَةَ مَالاً فَرَدَّهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَقَالَ لِي إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنَ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَدْ جِئْتُكَ بِخُمُسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَ أَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَ هِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا فَقَالَ أَ وَ مَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَ مَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا إِلاَّ الْخُمُسُ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا فَقُلْتُ لَهُ وَ أَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ يَا أَبَا سَيَّارٍ قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَ أَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ وَ كُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ أَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَأْخُذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَ يُخْرِجَهُمْ صَغَرَةً الْحَدِيثِ.

❂ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے مسمع کو مدینہ میں دیکھا اور وہ اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف اٹھا کر لے گیا تھا جسے امام صادقؑ نے واپس پلٹا دیا۔

میں نے اس سے کہا: جو مال تم امام صادقؑ کی طرف اٹھا کر لے گئے وہ انہوں نے کیوں واپس پلٹا دیا؟

راوی کہتا ہے کہ اس (مسمع) نے مجھ سے کہا: میں جب مال اٹھا کر ان (امامؑ) کے پاس پہنچا تو میں نے عرض کیا: مجھے بحرین میں غوطہ خوری کا متولی بنایا گیا تھا جس سے مجھے چار لاکھ درہم حاصل ہوئے جس کا خمس اسی (۸۰) ہزار درہم آپؑ کے پاس لایا اور میں نے یہ برا سمجھا کہ اسے آپؑ سے روکوں اور اس سے روگردانی کروں کیونکہ یہ آپؑ کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے مالوں میں قرار دیا ہے۔

---

[1] علل الشرائع: ۲/۳۷۷ باب ۱۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵۰ ح ۱۲۶۸۹؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۸۶

[2] النور الساطع: ۱/۴۱۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۲۱ و ۲۸۷؛ زبدۃ المقال: ۱۳۳

آپؑ نے فرمایا: کیا زمین سے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اس میں سے ہمارے لئے صرف خمس ہے؟ اے ابوسیار! بے شک تمام زمین ہماری ہے پس اللہ نے جو چیز بھی اس سے نکالی ہے وہ ہماری ہے۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں اپنا سارا مال آپؑ کی طرف اٹھا کر لے آتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابوسیار! ہم اسے تمہارے لئے پاک کر دیا ہے اور اسے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے پس اسے اپنے مال میں شامل کرلو اور زمین میں سے جو کچھ بھی ہمارے شیعوں کے ہاتھوں میں ہے وہ ان کے لئے حلال ہے یہاں تک کہ ہمارے قائم (آل محمدؑ) کا قیام ہوگا تو وہ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اسے سابقہ حالت پر رہنے دیں گے اور زمین کو ان کے ہاتھوں میں رہنے دیں گے جو ان کے غیر (یعنی مخالفین) کے ہاتھوں میں ہے تو چونکہ ان کا اس زمین سے کسب کرنا حرام ہے لہٰذا جب ہمارے قائم (آل محمدؑ) کا قیام ہوگا تو وہ ان کے ہاتھوں سے زمین لے لیں گے اور ان کو خالی ہاتھ (رسوا کر کے) وہاں سے نکال دیں گے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

خمس شیعوں کو معاف ہونے کے سلسلے میں امام زمانہؑ کی وہ توقیع بھی ہے جو اسحاق بن یعقوب کو امامؑ کے خط مبارک سے موصول ہوئی جس میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا: ''اور جو لوگ ہمارے مال پر قابض ہیں تو جو شخص اسے حلال سمجھ کر کھائے تو گویا وہ آگ کھاتا ہے لیکن جہاں تک خمس کا تعلق ہے تو وہ ہمارے شیعوں کے لئے مباح کر دیا گیا ہے اور یہ ہمارے زمانۂ ظہور تک ان کے لئے حلال ہے تاکہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں اور خبیث نہ ہوں۔''[3] (واللہ اعلم)

﴿زکوٰۃ کے احکام﴾

{1498} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَرَنَ اَلزَّكَاةَ بِالصَّلاَةِ فَقَالَ أَقِيمُوا اَلصَّلاَةَ وَ آتُوا اَلزَّكَاةَ فَمَنْ أَقَامَ اَلصَّلاَةَ وَ لَمْ يُؤْتِ اَلزَّكَاةَ

---

[1] الکافی: ۱/۴۰۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۴ ح ۴۰۳ (بفرق الفاظ)؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۸ ح ۱۲۶۸۶؛ الوافی: ۱۰/۲۸۶؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۲۵؛ فضائل الشیعہ ابومعاش: ۲/۶

[2] مراۃ العقول: ۴/۳۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۲۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۴۲۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۳۶؛ کتاب الخمس تراث الشیخ الانصاری: ۱۱۹

[3] کمال الدین وتمام النعمہ: ۲/۴۸۳؛ غیبت طوسی (مترجم از مؤلف): ۴۱۸ ح ۲۴۷؛ الاحتجاج: ۴۶۹؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۸۰ و ۹۳/۱۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵۰ ح ۱۲۶۹۰؛ الدرۃ الباہرۃ: ۵۱؛ کشف الغمہ: ۲/۵۳۱؛ منتخب الانوار المفید: ۱۲۲؛ اعلام الوریٰ: ۲/۲۷۰؛ نوادر الاخبار: ۲۴۰؛ الخرائج والجرائح: ۳/۱۱۱۳

فَكَأَنَّهُ لَمْ يُقِمِ ٱلصَّلاَةَ.

۞ معروف بن خربوز سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ متصل کیا ہے اور فرمایا ہے: ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو (البقرہ: ۴۳)'' پس جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے تو گویا اس نے نماز ہی قائم نہیں کی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1499} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ٱلْعِجْلِيِّ وَ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالاَ: فَرَضَ ٱللَّهُ ٱلزَّكَاةَ مَعَ ٱلصَّلاَةِ فِي ٱلْأَمْوَالِ وَ سَنَّهَا رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي تِسْعَةِ أَشْيَاءَ وَ عَفَا عَمَّا سِوَاهُنَّ فِي ٱلذَّهَبِ وَ ٱلْفِضَّةِ وَ ٱلْحِنْطَةِ وَ ٱلشَّعِيرِ وَ ٱلتَّمْرِ وَ ٱلزَّبِيبِ وَ ٱلْإِبِلِ وَ ٱلْبَقَرِ وَ ٱلْغَنَمِ وَ عَفَا رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَمَّا سِوَى ذَلِكَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ مالوں میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو چیزوں میں مقرر کی ہے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں میں معاف کردی ہے (وہ نو چیزیں یہ ہیں): سونا، چاندی، گندم، جَو، کھجور، کشمش، اونٹ، گائے (بھینس) اور بھیڑ (بکری) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے علاوہ تمام چیزوں میں معاف کی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط:

{1500} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادُ بْنُ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى مَالِ ٱلْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَ إِنْ بَلَغَ ٱلْيَتِيمُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ لِمَا مَضَى زَكَاةٌ وَ لاَ عَلَيْهِ فِيمَا بَقِيَ حَتَّى يُدْرِكَ

---

[1] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۲/۱۰ح ۱۵۸۴؛ الکافی: ۳/۵۰۶ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲ح ۱۱۴۲۱؛ الوافی: ۱۰/۳۵؛ تفسیر البرہان: ۴/۱۰۶؛ التفسیر الاثری الجامع: ۲/۵۳۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸

[2] روضۃ المتقین: ۳/۱۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۳۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۳۲۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۸۸

[3] الکافی: ۳/۵۰۹ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵ح ۱۱۵۰۶؛ الوافی: ۱۰/۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳ح ۵ ؛ الاستبصار: ۲/۳ح ۵

[4] مصباح الفقیہ: ۱۳/۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۶۵؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۲۸۸ و ۳/۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۸/۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۸۵؛ منتھی المطلب: ۸/۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۰؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ کتاب الزکاۃ: ۸۵؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۶/۸

فَإِذَا أَدْرَكَ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا عَلَى غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور اگر بالغ ہو جائے تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ادراک کرے اور جب ادراک کرے تو پھر صرف ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہے پھر اس پر باقی لوگوں کی طرح واجب ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{1501} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي مَالِ الْيَتِيمِ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَوْضُوعاً فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فَإِذَا عَمِلْتَ بِهِ فَأَنْتَ ضَامِنٌ وَ الرِّبْحُ لِلْيَتِيمِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یتیم کے مال کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر تو وہ محفوظ رکھا ہوا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر تم اس سے کاروبار کرو تو تم اس کے ضامن ہو اور نفع یتیم کا ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1502} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِنَا مُخْتَلِطَةٌ عَلَيْهَا زَكَاةٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ عُمِلَ بِهِ فَعَلَيْهَا زَكَاةٌ وَ إِنْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ فَلاَ.

❂ عبدالرحمن بن الحاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے خاندان میں ایک مخبوط الحواس (دیوانی) عورت ہے تو کیا اس (کے مال) پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے مال سے کاروبار کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر کاروبار نہ کیا جائے تو پھر نہیں ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۵ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۸۴ ح ۱۱۵۷۷؛ الوافی: ۱۰/۱۲۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۹ ح ۷۳؛ الاستبصار: ۲/۳۱ ح ۹۱؛

[2] الزکاۃ فی الشریعہ الاسلامیہ: ۱۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۶/۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۷۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۹/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۵؛ تبصرۃ الفقہا: ۳/۱۱

[3] الکافی: ۳/۵۴۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶ ح ۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۸۳ ح ۱۱۵۷۵؛ الوافی: ۱۰/۱۲۳

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۶۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۶؛ منتھی المطلب: ۸/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۵؛ المناظر الناضرۃ: ۱/۳۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۵۶؛ غنایم الایام: ۴/۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۲

[5] الکافی: ۳/۵۴۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۰ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۰ ح ۱۱۵۹۵؛ الوافی: ۱۰/۱۲۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1503} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ مَالِ الْمَمْلُوكِ أَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لاَ وَ لَوْ كَانَ لَهُ أَلْفُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ لَوِ احْتَاجَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے میری موجودگی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے غلام کے مال کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں چاہے اس کے پاس ایک لاکھ درہم ہو اور اگر وہ (غلام) محتاج ہو تو بھی اسے زکوٰۃ میں سے کوئی چیز نہیں دی جائے گی۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[3]

{1504} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَدَقَةَ عَلَى الدَّيْنِ وَ لاَ عَلَى الْمَالِ الْغَائِبِ عَنْكَ حَتَّى يَقَعَ فِي يَدَيْكَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرضہ پر زکوٰۃ نہیں ہے اور غائب مال پر جب تک تمہارے قبضہ میں نہ آجائے[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] منتهى المطلب:۸/۲۷؛مدارک الاحکام:۵/۱۶؛ذخیرۃ المعاد:۲/۴۲۱؛المرتقى الى الفقه الارقى كتاب الزكاة:۱/۱۷؛الزكاة فى الشريعة الاسلامية:۵۲؛کتاب الزکاۃ منتظری:۳۶؛فقہ الصادقؑ:۷/۱۶؛مستمسک العروۃ:۹/۷

[2] من لایحضرہٗ الفقیہ:۲/۶۳ح ۱۶۳۴؛الکافی:۳/۵۴۲ح۱؛وسائل الشیعہ:۹/۹۱ح ۱۱۵۹۷؛الوافی:۱۰/۱۳۰؛ھدایۃ الامہ:۴/۲۷

[3] روضۃ المتقین:۳/۱۰۰؛ لوامع صاحبقرانی:۵/۵۳۹؛ الزکاۃ فی الشریعہ:۲/۱۰۷؛ کتاب الزکاۃ منتظری:۳/۳۱۷؛ مصباح الفقیہ:۱۳/۵۴۸؛ شرح العروۃ:۲۴/۱۷؛المناظر الناضرۃ:۱۰۹؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس:۳۰۸؛ مستمسک العروۃ:۹/۸؛ کتاب الحج قمی:۶۶؛ جواہر الکلام:۱۵/۳۰؛ مدارک الاحکام:۵/۲۴؛مصباح الفقیہ:۱۳/۳۴؛ذخیرۃ المعاد:۲/۴۲۲؛المرتقی الی الفقہ الارقی:۳/۱۷۵؛غنایم الایام:۴/۴۰؛مراۃ العقول:۱۶/۷۵

[4] تہذیب الاحکام:۴/۳۱ح۷۸؛وسائل الشیعہ:۹/۹۵ح۱۱۶۰۸؛الوافی:۱۰/۱۱۴

[5] ملاذ الاخیار:۶/۸۲؛مصابیح الظلام:۱۰/۱۴۹؛فقہ الصادقؑ:۷/۳؛الزکاۃ فی الشریعہ:۱/۳۶و۲/۵۳۱؛مستمسک العروۃ:۹/۱۳؛شرح العروۃ:۲۴/۳۲۸؛مصباح الفقیہ:۱۳/۶۰؛منتہی المطلب:۸/۵۰؛مدارک الاحکام:۵/۳۹؛المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ:۱۹۳؛المناظر الناضرۃ:۲/۲۹۳؛کتاب الزکارۃ منتظری:۴۸؛غنایم الایام:۴/۴۳؛تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ:۱/۳۸

{1505} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ مَالٌ فَانْطَلَقَ بِهِ فَدَفَنَهُ فِي مَوْضِعٍ فَلَمَّا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ذَهَبَ لِيُخْرِجَهُ مِنْ مَوْضِعِهِ فَاحْتَفَرَ الْمَوْضِعَ الَّذِي ظَنَّ أَنَّ الْمَالَ فِيهِ مَدْفُونٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَمَكَثَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَ سِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُ احْتَفَرَ الْمَوْضِعَ مِنْ جَوَانِبِهِ كُلِّهِ فَوَقَعَ عَلَى الْمَالِ بِعَيْنِهِ كَيْفَ يُزَكِّيهِ قَالَ: يُزَكِّيهِ لِسَنَةٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّهُ كَانَ غَائِباً عَنْهُ وَإِنْ كَانَ احْتَبَسَهُ.

۞ سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپؑ اس شخص کے ابرے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس (بقدر نصاب) مال تھا جسے اس نے جا کر ایک جگہ دفن کر دیا پس جب سال گزر گیا تو وہ اسے اس جگہ نکالنے گیا اور وہ جگہ کھودی جہاں اسے گمان تھا کہ یہاں مال دفن ہے لیکن اسے کچھ نہ ملا پس اس طرح اس کے بعد تین سال گزر گئے پھر اس جگہ کے اردگرد زمین کھودی گئی تو اسے مال ویسے ہی مل گیا جسے دفن کیا تھا تو اس کی زکوٰۃ کیسے ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک سال کی زکوٰۃ دے گا کیونکہ اس اثناء میں مال اس سے غائب رہا اگرچہ خود ہی دفن کیا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1506} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْوَلَدُ فَيَغِيبُ بَعْضُ وُلْدِهِ فَلاَ يَدْرِي أَيْنَ هُوَ وَمَاتَ الرَّجُلُ فَكَيْفَ يُصْنَعُ بِمِيرَاثِ الْغَائِبِ مِنْ أَبِيهِ قَالَ يُعْزَلُ حَتَّى يَجِيءَ قُلْتُ فَعَلَى مَالِهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لاَ حَتَّى يَجِيءَ قُلْتُ فَإِذَا هُوَ جَاءَ أَ يُزَكِّيهِ فَقَالَ لاَ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فِي يَدِهِ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوابراہیم (موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کی کچھ اولاد مگر اس کا ایک بیٹا کہیں غائب ہو گیا اور اس کا باپ فوت ہو گیا تو اب وہ غائب اپنے باپ سے کیسے میراث پائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے آنے تک اس کا حصہ علیحدہ رکھا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: تو کیا اس کے حصے پر زکوٰۃ ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ وہ آ جائے۔

میں نے عرض کیا: جب وہ آ جائے گا تو کیا اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا؟

---

[1] الکافی: ۵۱۹/۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹۳/۹ ح ۱۱۶۰۳؛ الوافی: ۱۱۳/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲۸/۴

[2] المناظر الناضرۃ: ۱۹۶/۱؛ مصباح الفقیہ: ۸۲/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۳۷/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۵/۲؛ مصابیح الظلام: ۳۲/۱۰؛ شرح العروۃ: ۲۳/۱۱۶؛ مراۃ العقول: ۳۷/۱۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ الاسلامیہ: ۱۰۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۱۵۰؛ تبصرۃ الفقہا: ۶۶/۳

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک کہ اس کے قبضہ میں ایک نہ گزر جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{1507} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ اَلْوَدِيعَةُ وَ اَلدَّيْنُ فَلاَ يَصِلُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَأْخُذُهُمَا مَتَى تَجِبُ عَلَيْهِ اَلزَّكَاةُ قَالَ إِذَا أَخَذَهُمَا ثُمَّ يَحُولُ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ يُزَكِّي.

⭘ ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضاؑ) سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنا مال امانت کے طور پر کہیں رکھا ہوا ہے یا قرضہ کے طور پر دیا ہوا ہے اور اس کی اس تک رسائی نہیں ہے کہ اسے لے لے تو اس پر کب زکوٰۃ واجب ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ مال کو وصول کرے گا اور اس پر سال گزر جائے گا (تب زکوٰۃ واجب ہوگی)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1508} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً قَرْضاً عَلَى مَنْ زَكَاتُهُ أَ عَلَى اَلْمُقْرِضِ أَوْ عَلَى اَلْمُقْتَرِضِ قَالَ لاَ بَلْ زَكَاتُهَا إِنْ كَانَتْ مَوْضُوعَةً عِنْدَهُ حَوْلاً عَلَى اَلْمُقْتَرِضِ قَالَ قُلْتُ فَلَيْسَ عَلَى اَلْمُقْرِضِ زَكَاتُهَا قَالَ لاَ لاَ يُزَكَّى اَلْمَالُ مِنْ وَجْهَيْنِ فِي عَامٍ وَاحِدٍ وَ لَيْسَ عَلَى اَلدَّافِعِ شَيْءٌ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ لِأَنَّ اَلْمَالَ فِي يَدِ اَلْآخَرِ فَمَنْ كَانَ اَلْمَالُ فِي يَدِهِ زَكَّاهُ قَالَ قُلْتُ أَ فَيُزَكِّي مَالَ غَيْرِهِ مِنْ مَالِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَالُهُ مَا دَامَ فِي يَدِهِ وَ لَيْسَ ذَلِكَ اَلْمَالُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ أَ رَأَيْتَ وَضِيعَةَ ذَلِكَ اَلْمَالِ وَ رِبْحَهُ لِمَنْ هُوَ وَ عَلَى مَنْ قُلْتُ لِلْمُقْتَرِضِ قَالَ فَلَهُ اَلْفَضْلُ وَ عَلَيْهِ اَلنُّقْصَانُ وَ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَ يَنْكِحَ وَ يَأْكُلَ مِنْهُ وَ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لاَ يُزَكِّيَهُ بَلْ يُزَكِّيهِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ.

---

[1] الکافی: ۳/۵۲۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۳ ح ۱۱۶۰۴؛ الوافی: ۱۰/۱۲۰

[2] المناظر الناضرۃ: ۱/۱۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۴؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۵/۳۵؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۱؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۷/۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۶۱؛ تبصرۃ الفقہا: ۳/۶۷؛ شرح العروۃ: ۲۳/۳۵؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۳۷؛ مصباح الہدیٰ: ۹/۲۴۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۴ ح ۸۸؛ الاستبصار: ۲/۲۸ ح ۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۵ ح ۱۱۶۱۰؛ الوافی: ۱۰/۱۲۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۶۰؛ المناظر الناضرۃ: ۱/۱۹۶؛ شرح العروۃ: ۲۳/۳۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۲

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو کچھ مال بطور قرضہ دیا تو اب اس کی زکوٰۃ کس پر ہے قرضہ دینے والے پر یا لینے والے پر؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ اگر سال بھر مال پڑا رہے تو قرضہ لینے والے پر اس کی زکوٰۃ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا اس کی زکوٰۃ قرضہ دینے والے پر نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مال کی زکوٰۃ ایک سال میں دو وجہ سے نہیں ہوتی اور مال دینے والے پر کچھ نہیں ہے کیونکہ اس کے قبضے میں کچھ نہیں ہے اور مال لینے والے کے قبضے میں ہے پس جس کے قبضے میں مال ہے زکوٰۃ وہی دے گا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا وہ اس مال کے علاوہ اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک مال اس کے قبضہ میں ہے تو یہ اسی کا ہے اور اس کے سوا کسی کا نہیں ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! کیا تم دیکھتے ہو کہ اس مال کا نقصان یا نفع اسی شخص کا ہوتا ہے یا کسی اور کا ہوتا ہے؟

میں نے عرض کیا: قرضہ لینے والے کا ہوتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: نفع اسی کے لئے ہے، نقصان اسی پر ہے، وہ اسی سے نکاح کرتا ہے، وہ اسی سے لباس (خرید کر) پہنتا ہے اور اسی سے کھاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی زکوٰۃ دے بلکہ وہ اس مال کی زکوٰۃ کیونکہ وہ اس پر واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1509} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ ضُرَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُمَا قَالاَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ لَهُ مَالٌ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ ٱلْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكِّيهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ ٱلدَّيْنِ مِثْلُهُ وَأَكْثَرُ مِنْهُ فَلْيُزَكِّ مَا فِي يَدِهِ.

❂ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ضریس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ دونوں اماموں علیہما السلام نے فرمایا: جس شخص کے پاس مال موضوع (بقدر نصاب) ہو یہاں تک کہ وہ سال بھر پڑا رہے تو وہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر اس شخص پر اس مال جتنا یا اس سے زیادہ قرضہ ہو پھر بھی جو اس کے قبضہ میں ہے اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵۲۰/۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۳۳/۴ ح ۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۰/۹ ح ۱۱۶۲۵؛ الوافی: ۱۱۶/۱۰

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۰۰؛ مصباح الفقیہ: ۵۲/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۲۹/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۳/۲

[3] الکافی: ۵۲۲/۳ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۴/۹ ح ۱۱۶۳۶؛ الوافی: ۱۱۹/۱۰؛ الفصول المہمہ: ۱۳۲/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳۱/۴

[4] المناظر الناضرۃ: ۴۳۴/۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۵۵/۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۲۰۱/۲؛ مصباح الفقیہ: ۴۷/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۷/۲؛ مراۃ العقول: ۴۱/۱۶

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزری ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی جن میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرائط کا ذکر ہوگا۔(واللہ اعلم)

گیہوں، جو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ:

{1510} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا أَنْبَتَتِ اَلْأَرْضُ مِنَ اَلْحِنْطَةِ وَ اَلشَّعِيرِ وَ اَلتَّمْرِ وَ اَلزَّبِيبِ مَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ وَ اَلْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعاً فَذَلِكَ ثَلاَثُمِائَةِ صَاعٍ فَفِيهِ اَلْعُشْرُ وَ مَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالرِّشَاءِ وَ اَلدَّوَالِي وَ اَلنَّوَاضِحِ فَفِيهِ نِصْفُ اَلْعُشْرِ وَ مَا سَقَتِ اَلسَّمَاءُ أَوِ اَلسَّيْحُ أَوْ كَانَ بَعْلاً فَفِيهِ اَلْعُشْرُ تَامّاً وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ اَلثَّلاَثِمِائَةِ صَاعٍ شَيْءٌ وَ لَيْسَ فِيمَا أَنْبَتَتِ اَلْأَرْضُ شَيْءٌ إِلاَّ فِي هَذِهِ اَلْأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو گندم، جَو، خرما اور انگور زمین سے اگتے ہیں تو جب پانچ وسق ہو جائیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور یہ تین سو صاع[1] ہو جاتے ہیں تو اس میں دسواں حصہ (زکوٰۃ کا) ہے اور وہ (اجناس) جو رسیوں (چھوٹے ڈولوں سے) اور ان بڑے ڈولوں سے جنہیں بیل یا اونٹ کھینچتے ہیں، سیراب کئے جائیں تو ان میں سے بیسواں حصہ ہے اور جو (اجناس) بارش کے پانے سے یا آب جاری سے سیراب ہوں یا جن کو پانی سے سیراب نہ کیا جائے بلکہ زیر زمین جڑوں سے تراوٹ حاصل کریں تو ان میں دسواں حصہ ہے اور تین سو صاع سے کم مقدار پر کچھ (واجب) نہیں ہے اور جو فصلیں زمین سے اگتی ہیں ان میں سوائے ان چار اجناس (غلات اربعہ) کے اور کسی چیز میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1511} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَنْ أَقَلِّ مَا تَجِبُ فِيهِ اَلزَّكَاةُ مِنَ اَلْبُرِّ وَ اَلشَّعِيرِ وَ اَلتَّمْرِ وَ اَلزَّبِيبِ فَقَالَ خَمْسَةُ أَوْسَاقٍ بِوَسْقِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. فَقُلْتُ كَمِ اَلْوَسْقُ قَالَ سِتُّونَ صَاعاً قُلْتُ وَ هَلْ عَلَى اَلْعِنَبِ زَكَاةٌ أَوْ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ

---

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے اور ایک مُد کی مقدار پانچ سو چوالیس (۵۴۴) گرام (یا بروایتے ۶۵۰ گرام) ہوتی ہے (واللہ اعلم)

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۳ح ۳۴؛ الاستبصار: ۱۴/۲ح ۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۶۳/۹ح ۱۱۵۲۸؛ الوافی: ۸۱/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۵۳/۴

[3] ملاذ الاخیار: ۲۸/۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۳۴؛ منتھی المطلب: ۱۹۰/۸؛ مصباح الفقیہ: ۳۳۱/۱۳؛ مصابیح الظلام: ۳۱۳/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۵۳/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۴۱/۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۹۳/۲و ۱۰۸؛

إِذَا صَيَّرَهُ زَبِيباً قَالَ نَعَمْ إِذَا خَرَصَهُ أَخْرَجَ زَكَاتَهُ.

❂ سعدالاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) سے پوچھا کہ گندم، جَو، خرما اور انگور پر کس کم ترین مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسق کے مطابق پانچ وسق۔

میں نے عرض کیا: وہ وسق کس قدر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ساٹھ صاع۔

میں نے عرض کیا: کیا انگور پر زکوٰۃ ہے یا اس پر اس وقت ہے جب اسے کشمش بنایا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں جب اس کا تخمینہ لگائے گا تو اس کی زکوٰۃ دے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1512} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ وَ لاِبْنِهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ اَلْغَلَّةُ اَلْكَثِيرَةُ مِنْ أَصْنَافٍ شَتَّى أَوْ مَالٌ لَيْسَ فِيهِ صِنْفٌ تَجِبُ فِيهِ اَلزَّكَاةُ هَلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِهِ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالاَ لاَ إِنَّمَا تَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا تَمَّ فَكَانَ تَجِبُ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهُ اَلزَّكَاةُ فَإِنْ أَخْرَجَتْ أَرْضُهُ شَيْئاً قَدْرَ مَا لاَ تَجِبُ فِيهِ اَلصَّدَقَةُ أَصْنَافاً شَتَّى لَمْ تَجِبْ فِيهِ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ اَلْحَدِيثَ

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور ان کے بیٹے (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس مختلف اجناس کا بہت سارا غلہ موجود ہے یا ایسا مال موجود ہے جس میں کوئی ایسی قسم بھی ہے جس پر زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے تو کیا اس شخص پر تمام غلہ پر ایک زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں کیونکہ زکوٰۃ تب واجب ہوگی جب وہ بقدر نصاب ہو تو پھر اس کی ہر جنس پر زکوٰۃ واجب ہوگی پس اگر اس کی زمین مختلف فصلیں اگائے جن پر زکوٰۃ واجب نہ ہو تو ان مختلف فصلوں پر (نصاب پورا ہونے پر) ایک زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۵۱۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۷۵ ح ۱۱۷۷۲؛ الوافی: ۱۰/۹۷

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۸؛ جواہر الکلام: ۱۵/۲۱۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۵۶۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۳۴؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۲۲؛ المناظر الناضر: ۲/۳۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۱۶۹؛ شرح مازندرانی: ۳/۳۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۸؛ غنایم الایام: ۴/۹۷؛ المرتقی الی الفقہ: ۲/۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۹۲ ح ۲۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۸۰ ح ۱۱۷۸۵؛ الوافی: ۱۰/۷۰؛ الاستبصار: ۲/۳۹ ح ۱۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1513} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ اَلسَّمَاءُ وَ اَلْأَنْهَارُ أَوْ كَانَ بَعْلاً اَلْعُشْرُ وَ أَمَّا مَا سَقَتِ اَلسَّوَانِي وَ اَلدَّوَالِي فَنِصْفُ اَلْعُشْرِ فَقُلْتُ لَهُ فَالْأَرْضُ تَكُونُ عِنْدَنَا تُسْقَى بِالدَّوَالِي ثُمَّ يَزِيدُ اَلْمَاءُ فَتُسْقَى سَيْحاً فَقَالَ وَ إِنَّ ذَا لَيَكُونُ عِنْدَكُمْ كَذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَلنِّصْفُ وَ اَلنِّصْفُ نِصْفٌ بِنِصْفِ اَلْعُشْرِ وَ نِصْفٌ بِالْعُشْرِ فَقُلْتُ اَلْأَرْضُ تُسْقَى بِالدَّوَالِي ثُمَّ يَزِيدُ اَلْمَاءُ فَتُسْقَى اَلسَّقْيَةَ وَ اَلسَّقْيَتَيْنِ سَيْحاً قَالَ وَ فِي كَمْ تُسْقَى اَلسَّقْيَةَ وَ اَلسَّقْيَتَيْنِ سَيْحاً قُلْتُ فِي ثَلاَثِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ قَدْ مَضَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فِي اَلْأَرْضِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ سَبْعَةُ أَشْهُرٍ قَالَ نِصْفُ اَلْعُشْرِ.

❁ معاویہ بن شریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کھیتی بارش یا نہر کے پانی سے سیراب کی جائے یا جڑوں کے ذریعے سے خود بخود نمی حاصل کرے اس سے دسواں حصہ اور جو ڈولوں سے سینچی جائے اس سے بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک کھیتی کو کبھی ڈولوں سے سینچا جاتا ہے اور کبھی آب جاری سے سیراب کیا جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں بھی ایسا ہوتا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: (آمدنی کو) نصف نصف کرلیا جائے۔ نصف سے دسواں اور نصف سے بیسواں حصہ دیا جائے۔

میں نے عرض کیا: ایک کھیتی کو مسلسل ڈولوں سے سینچا جاتا ہے مگر مزید پانی کی ضرورت پڑتی ہے اور اسے ایک یا دوبار آب جاری سے بھی سینچا جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ایک یا دوبار کی یہ سیرابی کتنے فاصلہ سے ہوتی ہے؟

میں نے عرض کیا: تیس یا چالیس راتوں کے فاصلہ سے جبکہ اس سے پہلے چھ ماہ تک (ڈولوں) سے سینچی جاتی ہے) تو؟

آپؑ نے فرمایا: پھر بیسواں حصہ ہوگا (کیونکہ ڈول غالب ہیں)۔[2]

---

[1] شرح مازندرانی: ۳/۳۷۳؛ شرح العروۃ: ۲۳/۳۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۴۸؛ ملاذالاخیار: ۶/۲۴۸؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۲۸؛ جواھرالکلام: ۱۵/۱۷۱؛ ریاض المسائل: ۵/۶۹؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۱۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۱۳؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (الزکاۃ) میلانی: ۱/۲۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲/۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۸۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۱۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۳/۲۵۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الزکاۃ والخمس): ۱۴۹؛ جامع المدارک: ۲/۳۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱/۱۷۴

[2] الکافی: ۳/۵۱۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۶ ح ۴۱؛ الاستبصار: ۲/۱۵ ح ۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۸۷ ح ۱۱۸۰۲؛ الوافی: ۱۰/۸۴

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [1]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [2]

{1514} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُمَا قَالاَ لَهُ هَذِهِ اَلْأَرْضُ اَلَّتِي نُزَارِعُ أَهْلَهَا مَا تَرَى فِيهَا فَقَالَ كُلُّ أَرْضٍ دَفَعَهَا إِلَيْكَ سُلْطَانٌ فَمَا حَرَثْتَهُ فِيهَا فَعَلَيْكَ فِيمَا أَخْرَجَ اَللَّهُ مِنْهَا اَلَّذِي قَاطَعَكَ عَلَيْهِ وَ لَيْسَ عَلَى جَمِيعِ مَا أَخْرَجَ اَللَّهُ مِنْهَا اَلْعُشْرُ إِنَّمَا اَلْعُشْرُ عَلَيْكَ فِيمَا يَحْصُلُ فِي يَدِكَ بَعْدَ مُقَاسَمَتِهِ لَكَ.

❂ ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ زمین جس میں کچھ لوگ مزارعت کرتے ہیں اس میں کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر وہ زمین جو حاکم تمہیں کاشت کے لئے دے اور تم اس میں کھیتی باڑی کرو اور اللہ اس سے جو کچھ بھی نکالے تو تمہارے اوپر صرف تمہارے حصے پر زکوٰۃ ہے اور جو کچھ اللہ نکالے اس سارے پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ یقیناً تم پر دسواں حصہ اس کا ہے جو تقسیم کے بعد تمہارے قبضے میں آئے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1515} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ اَلثَّانِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، هَلْ يَجُوزُ أَنْ أُخْرِجَ عَمَّا يَجِبُ فِي اَلْحَرْثِ مِنَ اَلْحِنْطَةِ وَ اَلشَّعِيرِ وَ مَا يَجِبُ عَلَى اَلذَّهَبِ

---

[1] مصباح الفقیہ : ۱۳/ ۳۹۴؛ فقہ الصادقؑ : ۷/ ۱۷۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۱۹۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۳۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۴۳؛ المناظر الناضرۃ: ۲/ ۴۰۴؛ کتاب الزکاۃ انصاری: ۷ ۲۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/ ۲۳؛ وسائل العباد: ۲/ ۲۱۸؛ مستند الشیعہ: ۹/ ۱۷۸؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۲/ ۴۵۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۳

[3] الکافی: ۳/ ۵۱۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۶ ح ۹۳؛ الاستبصار: ۲/ ۲۵ ح ۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۸۸ ح ۱۱۸۰۳؛ الوافی: ۱۰/ ۸۸

[4] کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/ ۵۰؛ شرح العروۃ: ۲۴/ ۳۲۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۳۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۶۹؛ المواھب: ۹۲۹؛ المناظر الناظرۃ: ۲/ ۳۴۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱۵ ۴؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۴۸؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/ ۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱/ ۸۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/ ۹۹؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/ ۳۶۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۱۸۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۳۷۴؛ رسائل المیرزا قمی: ۲/ ۸۶۶؛ غنایم الایام: ۴/ ۹۹؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۵/ ۲۳۱؛ مشارق الاحکام: ۱/ ۱۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۹۹

دَرَاهِمَ بِقِيمَةِ مَا يَسْوَى أَمْ لاَ يَجُوزُ إِلاَّ أَنْ يُخْرَجَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَا فِيهِ فَأَجَابَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَيُّمَا تَيَسَّرَ يُخْرَجُ.

۞ محمد بن خالد برقی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر ثانی (محمد تقیؑ) کو خط لکھا کہ کیا یہ جائز ہے کہ گندم اور جو کی کھیتی میں جو زکوٰۃ واجب ہے اور جو سونے میں واجب ہے اس کے بدلے اس کی قیمت کے درہم دے دئے جائیں یا یہ جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ہر شئے کی اصل جنس دی جائے؟

امامؑ نے جواب لکھا کہ جس میں آسانی ہو وہ ادا کیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1516} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْبُسْتَانِ لاَ تُبَاعُ غَلَّتُهُ وَلَوْ بِيعَتْ بَلَغَتْ غَلَّتُهَا مَالاً فَهَلْ يَجِبُ فِيهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ لاَ إِذَا كَانَتْ تُؤْكَلُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک باغ ہے جس کا پھل فروخت نہیں کیا جاتا (بلکہ کھایا جاتا ہے) لیکن اگر اسے فروخت کیا جاتا تو اس کا پھل بڑی مالیت کا ہوتا تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک کھایا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1517} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ لَهُ حَرْثٌ أَوْ تَمْرَةٌ فَصَدَّقَهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْءٌ وَإِنْ

---

[1] الکافی: ۵۵۹/۳ ح ۱؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۳۲/۲ ح ۱۶۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۹۵/۴ ح ۲۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۲/۹ ح ۱۱۸۱۲؛ الوافی: ۱۵۱/۱۰؛ عوالم العلوم: ۳۳۴/۲۳ و ۴۱۱

[2] مراۃ العقول: ۱۰۵/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۷۹/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۱۷/۵؛ ملاذ الاخیار: ۲۵۰/۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳۹/۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۱۲؛ مصابیح الظلام: ۳۵۷/۱۰؛ غنایم الایام: ۸۲/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۴/۷؛ مدارک العروہ کتاب الخمس: ۲۸۹/۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۰۱/۸؛ شرح العروۃ: ۱۹۰/۲۳؛ منتھی المطلب: ۲۳۶/۸؛ مصباح الفقیہ: ۲۱۷/۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۸۳/۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۶/۶؛ المرتقی الی الفقہ: ۳۰۲/۱؛ رسائل المیر زا القمی: ۸۷۸/۲؛ المناظر الناضرۃ: ۹۹/۲؛ انوار الفقاھۃ کتاب الخمس: ۳۹۷؛ دروس فی مسائل: ۴۳۰/۶؛ الخمس فی الشریعہ: ۳۶۶/۱؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۲۸۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱۹/۴ ح ۵۱؛ وسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۹؛ الوافی: ۶۱/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۰/۹ ح ۱۱۸۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۵۶/۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴۱/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۴۳/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۸۱/۹

حَالَ عَلَيْهِ ٱلْحَوْلُ عِنْدَهُ إِلاَّ أَنْ يُحَوِّلَهُ مَالاً فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَحَالَ عَلَيْهِ ٱلْحَوْلُ عِنْدَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُزَكِّيَهُ وَ إِلاَّ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ إِنْ ثَبَتَ ذَلِكَ أَلْفَ عَامٍ إِذَا كَانَ بِعَيْنِهِ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ فِيهِ صَدَقَةُ ٱلْعُشْرِ فَإِذَا أَدَّاهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ فِيهَا حَتَّى يُحَوِّلَهُ مَالاً وَ يَحُولَ عَلَيْهِ ٱلْحَوْلُ وَ هُوَ عِنْدَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک باغ ہے جس کا پھل فروخت نہیں کیا جاتا (بلکہ کھایا جاتا ہے) لیکن اگر اسے فروخت کیا جاتا تو اس کا پھل بڑی مالیت کا ہوتا تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک کھایا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1518} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ لَهُ ٱلضَّيْعَةُ فَيُؤَدِّي خَرَاجَهَا هَلْ عَلَيْهِ فِيهَا عُشْرٌ قَالَ لاَ.

۞ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس نشیبی زمین ہے جس کا خراج وہ (حاکم کو) دیتا ہے کیا اس پر عشر (زکوٰۃ) بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

سونے کا نصاب:

{1519} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلذَّهَبِ وَ ٱلْفِضَّةِ مَا أَقَلُّ مَا يَكُونُ

---

[1] الکافی: ۵۱۵/۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۴/۹ ح ۱۱۸۱۶؛ الوافی: ۸۷/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۵۸/۴؛ تہذیب الاحکام: ۴۰/۴ ح ۱۰۲

[2] شرح العروۃ: ۳۳۴/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۵۷/۱۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۴۷/۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۹/۲؛ مراۃ العقول: ۳۰/۱۶؛ منتھی المطلب: ۱۹۶/۸؛ مدارک الاحکام: ۱۴۱/۵؛ مصباح الفقیہ: ۳۶۰/۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳۷/۴ ح ۹۴؛ الوافی: ۱۴۵/۱۰؛ الاستبصار: ۲۵/۲ ح ۷۱؛ الکافی: ۵۴۳/۳ ح ؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۳/۹ ح ۱۱۸۱۴

[4] ملاذ الاخیار: ۹۹/۶؛ منتھی المطلب: ۲۱۲/۸؛ مصباح الفقیہ: ۳۶۸/۱۳؛ المناظر الناضرۃ: ۳۵۴/۲؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۴۴۶؛ شرح العروۃ: ۳۴۴/۳؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۱۰۲/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸۹/۲۲؛ منہاج الفقاھۃ: ۳۴۳/۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۵۳/۹

فِيهِ اَلزَّكَاةُ قَالَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَ عِدْلُهَا مِنَ اَلذَّهَبِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلنَّيِّفِ وَ اَلْخَمْسَةِ وَ اَلْعَشَرَةِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَيُعْطَى مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ .

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ سونے اور چاندی کی کم از کم مقدار کیا ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: (چاندی کے) دوسو درہم اور اسی کے برابر سونے کی مقدار ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپؑ سے دہائی سے اوپر جیسے پندرہ کی مقدار کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے جب تک چالیس تک نہ پہنچ جائے (پس جب چالیس تک پہنچ جائے تو) پھر ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کیا جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1520} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ اَلْعِشْرِينَ مِثْقَالاً مِنَ اَلذَّهَبِ شَيْءٌ فَإِذَا كَمَلَتْ عِشْرِينَ مِثْقَالاً فَفِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ إِلَى أَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِينَ فَإِذَا كَمَلَتْ أَرْبَعَةً وَ عِشْرِينَ فَفِيهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِيَةٍ وَ عِشْرِينَ فَعَلَى هَذَا اَلْحِسَابِ كُلَّمَا زَادَ أَرْبَعَةً.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جب پورے بیس مثقال ہو جائے تو چوبیس مثقال تک اس میں نصف مثقال واجب ہے اور جب چوبیس مثقال مکمل ہو جائے تو اٹھائیس مثقال ہونے تک اس میں ایک دینا کے پانچ حصوں میں سے تیسرا (یعنی ایک دینا کا ۵/۳) واجب ہے پس (اس کے بعد) اسی حساب سے ہر چار مثقال پر زکوٰۃ واجب ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵۱۶/۳ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۲/۹ ح ۱۱۷۰۰؛ الوافی: ۶۵/۱۰

[2] مراۃ العقول: ۳۲/۱۶؛ مدارک الاحکام: ۱۱۳/۵؛ جواہر الکلام: ۱۳/۷/۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ الاسلامیہ: ۲۹۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۳/۷/۸؛ المناظر الناضرۃ: ۲۲۱/۲

[3] الکافی: ۵۱۵/۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۴ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۸/۹ ح ۱۱۶۸۹؛ الوافی: ۶۵/۱۰؛ المعتبر: ۵۲۵/۲؛ الاستبصار: ۱۲/۲ ح ۳۵

[4] مصباح المنھاج کتاب الطہارۃ: ۲۸۶/۱؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۱۱۶/۹؛ مدارک الاحکام: ۱۰۹/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۰/۷؛ مصباح الفقیہ: ۲۸۴/۱۳؛ مراۃ العقول: ۳۱/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۶ (موثق کالصحیح)

{1521} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِأَيِّ شَيْءٍ جَعَلَ اللَّهُ الزَّكَاةَ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ فِي كُلِّ أَلْفٍ وَ لَمْ يَجْعَلْهَا ثَلاَثِينَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهَا خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ أَخْرَجَ مِنْ أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ بِقَدْرِ مَا يَكْتَفِي بِهِ الْفُقَرَاءُ وَ لَوْ أَخْرَجَ النَّاسُ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ مَا احْتَاجَ أَحَدٌ.

حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن (علی رضاؑ) نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ خداوند عالم نے ایک ایک ہزار (درہم) میں پچیس (درہم) کیوں مقرر کئے ہیں اور تیس کیوں نہیں مقرر کئے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال سے پچیس اس لئے نکالے کیونکہ یہ مقدار فقراء کے لئے کافی ہے اور اگر لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالیں تو کوئی ایک بھی محتاج نہ ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1522} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الذَّهَبِ إِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَاراً فَفِيهِ نِصْفُ دِينَارٍ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْعِشْرِينَ شَيْءٌ وَ فِي الْفِضَّةِ إِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا زَادَتْ تِسْعَةٌ وَ ثَلاَثُونَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْبَعِينَ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكُسُورِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْبَعِينَ وَ كَذَلِكَ الدَّنَانِيرُ عَلَى هَذَا الْحِسَابِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سونا جب بیس دینار تک پہنچ جائے تو اس میں نصف دینار واجب ہے اور بیس سے کم پر کچھ نہیں ہے اور چاندی جب دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں اور دوسو درہم سے کم پر کچھ نہیں ہے اور جب اس دوسو درہم پر انتالیس کا اضافہ ہوجائے (اور دوسو انتالیس ہوجائیں تب بھی اس زائد مقدار پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ (پورے) چالیس ہوجائیں (تو پھر ایک درہم واجب ہے) اور اسی طرح دیناروں کا حساب ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۰۷ ح ۱؛ الوافی: ۱۰/۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۴۶ ح ۱۱۷۱۲؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۰۴

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۱۹؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۸۷۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۷ ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۴۴ ح ۱۱۷۰۵؛ الوافی: ۱۰/۶۷

[4] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۰/۲۱۸؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۲۱۸؛ جواہر الکلام: ۱۵/۱۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۴

قول مؤلف

اس موضوع کے بعض احکام آئندہ عنوان کے تحت بھی موجود ہیں رجوع کیا جائے۔

چاندی کا نصاب:

{1523} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْفِضَّةِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَيْهِ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ وَ لَيْسَ فِي الْكُسُورِ شَيْءٌ وَلَيْسَ فِي الذَّهَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً فَإِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً فَفِيهِ نِصْفُ مِثْقَالٍ ثُمَّ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ إِذَا زَادَ الْمَالُ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَاراً دِينَارٌ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک وہ دوسو درہم تک پہنچ جائے پس جب دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم واجب ہے اور جب اس (دوسو) پر اضافہ ہو جائے تو پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم کے حساب سے واجب ہے اور (دہائی سے) کم پر کچھ نہیں ہے اور سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس مثقال تک پہنچ جائے پس جب بیس مثقال تک پہنچ جائے تو اس میں نصف مثقال واجب ہے پھر اسی حساب سے جب مال زیادہ ہوتا جائے تو ہر چالیس دینار پر ایک دینار واجب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق یا قوی ہے۔ [2]

قول مؤلف:

چاندی کے درہم کی مقدار تقریباً تین ماشہ ایک رتی اور رتی کا پانچواں حصہ بنتی ہے جبکہ ایک ماشہ کل آٹھ رتیوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک تولی میں کل بارہ ماشے ہوتے ہیں یا ایک تولے میں کل چھیانوے رتیاں ہوتی ہیں اور گرام کے اعتبار سے ایک تولہ تقریباً گیارہ گرام اور چھ سو چونسٹھ ملی گرام (664.11 گرام) پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک ماشہ تقریباً نوسو بہتر ملی گرام (972.0 ملی گرام) کا ہوتا ہے اور ایک رتی ایک سو اکیس ملی گرام (121.0 ملی گرام) کی ہوتی ہے۔ اسی طرح سونے کے دینار کی مقدار چار ماشہ اور چار رتی ہے اور گرام کے اعتبار سے تقریباً دینار کی مقدار 374.4 گرام بنتی ہے اور اگر مثقال کے حساب سے دیکھیں تو ایک مثقال تقریباً ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے چنانچہ اس حساب سے سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا حساب معلوم کیا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۲/۴ ح ۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۴/۹ ح ۱۱۷۰۷؛ الوافی: ۶۸/۱۰

[2] جواہر الکلام: ۱۷۱/۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۳۹/۲

{1524} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ: قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ عِنْدَهُ مِائَةٌ وَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ دِرْهَماً وَ تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَاراً أَ يُزَكِّيهَا فَقَالَ لاَ لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فِي اَلدَّرَاهِمِ وَ لاَ فِي اَلدَّنَانِيرِ حَتَّى تَتِمَّ قَالَ زُرَارَةُ وَ كَذَلِكَ هُوَ فِي جَمِيعِ اَلْأَشْيَاءِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس ایک سو ننانوے درہم ہیں (جبکہ نصاب دوسو درہم ہے) اور انیس دینار ہیں (جبکہ نصاب بیس دینار ہے) تو کیا ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ نہ ہی درہموں پر اور نہ ہی دیناروں پر اس پر زکوٰۃ ہے یہاں تک کہ ان کا نصاب مکمل ہو۔

زرارہ کا بیان ہے کہ باقی تمام اشیاء میں بھی اسی طرح ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1525} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ كَانَ عِنْدَهُ مِائَتَا دِرْهَمٍ غَيْرَ دِرْهَمٍ أَحَدَ عَشَرَ شَهْراً ثُمَّ أَصَابَ دِرْهَماً بَعْدَ ذَلِكَ فِي اَلشَّهْرِ اَلثَّانِيَ عَشَرَ، فَكَمَلَتْ عِنْدَهُ مِائَتَا دِرْهَمٍ أَ عَلَيْهِ زَكَاتُهَا قَالَ لاَ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهَا اَلْحَوْلُ وَ هِيَ مِائَتَا دِرْهَمٍ فَإِنْ كَانَتْ مِائَةً وَ خَمْسِينَ دِرْهَماً فَأَصَابَ خَمْسِينَ بَعْدَ أَنْ مَضَى شَهْرٌ فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَى اَلْمِائَتَيْنِ اَلْحَوْلُ قُلْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مِائَتَا دِرْهَمٍ غَيْرَ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلَيْهَا أَيَّامٌ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ اَلشَّهْرُ ثُمَّ أَصَابَ دِرْهَماً فَأَتَى عَلَى اَلدَّرَاهِمِ مَعَ اَلدِّرْهَمِ حَوْلٌ أَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ قَالَ نَعَمْ وَ إِنْ لَمْ يَمْضِ عَلَيْهَا جَمِيعاً اَلْحَوْلُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ اَلْحَدِيثَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس گیارہ ماہ تک ایک کم دوسو (یعنی ایک سو ننانوے درہم) تھے پھر بارہویں ماہ میں ایک درہم دستیاب ہوگیا تو اب اس کے پاس دوسو درہم مکمل ہوگئے (جو کہ زکوٰۃ کا نصاب ہے) تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک پورے دوسو درہم پر پورا سال نہ گزرے۔ پس اگر کسی شخص کے پاس ایک سو پچاس درہم ہوں اور ایک ماہ کے بعد اسے مزید پچاس درہم مل جائیں تو جب تک دوسو درہم پر پورا سال نہ گزر جائے تب تک اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۲ ح ۱۶۰۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۹۲ ح ۲۶۸؛ الاستبصار: ۲/۸ ح ۱۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۰ ح ۱۱۷۱۸؛ الوافی: ۱۰/۶۹

[2] روضۃ المتقین: ۳/۵۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۸۷؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۲۸؛ الناظر المناظر: ۲/۲۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۴۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۶۹؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۳۷۰

میں نے آپؑ سے عرض کیا: اگر کسی شخص کے پاس چند دنوں تک صرف ایک سو ننانوے درہم ہوں اور بعد از اں (مہینہ ختم ہونے سے پہلے) ایک درہم بھی مل جائے اور پھر اس درہم سمیت ان درہموں پر سال گزر جائے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور اگر اس مجموعہ پر ایک سال مکمل نہ گزرے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1526} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى اَلْعُبَيْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ يَجْتَمِعُ عِنْدِيَ اَلشَّيْءُ اَلْكَثِيرُ قِيمَتُهُ فَيَبْقَى نَحْواً مِنْ سَنَةٍ أَنُزَكِّيهِ فَقَالَ لاَ كُلُّ مَا لَمْ يَحُلْ عِنْدَكَ عَلَيْهِ حَوْلٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ زَكَاةٌ وَ كُلُّ مَا لَمْ يَكُنْ رِكَازاً فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ وَ مَا اَلرِّكَازُ قَالَ اَلصَّامِتُ اَلْمَنْقُوشُ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَاسْبِكْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي سَبَائِكِ اَلذَّهَبِ وَ نِقَارِ اَلْفِضَّةِ زَكَاةٌ.

✪ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوابراہیم (موسیٰ کاظمؑ) سے عرض کیا کہ میرے پاس بہت سارا قیمتی مال قریباً سال تک پڑا رہتا ہے تو کیا میں اس کی زکوٰۃ دوں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک تمہارے پاس سال پورا نہ ہوجائے تو تم پر اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جب تک وہ رکاز نہ ہو تو تم پر اس میں کوئی شئے نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یہ رکاز کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ سونا چاندی جس پر سکہ نقش ہو۔

پھر فرمایا: اگر تمہارا یہ ارادہ ہو (کہ اس سے بچ جاؤ) تو اسے پگھلا دو کیونکہ سونے اور چاندی کے پگھلے ہوئے ٹکڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵۲۵/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳۵/۴ ح ۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۲/۹ ح ۱۱۷۲۱؛ الوافی: ۱۳۲/۱۰

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳/۷؛ ملاذ الاخیار: ۹۶/۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳۹۶/۳؛ مراۃ العقول: ۴۹/۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۳۱/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۴ ح ۱۹؛ الکافی: ۵۱۸/۳ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۴/۹ ح ۱۱۷۲۵؛ الوافی: ۷۳/۱۰؛ الاستبصار: ۶/۲ ح ۱۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱۷/۶؛ مصابیح الظلام: ۴۶/۱۰؛ شرح العروۃ: ۲۶۶/۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۲۹۸/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۸/۷؛ منتھی المطلب: ۱۵۷/۸؛ المناظر الناضرۃ: ۲۳۶/۲؛ مدارک الاحکام: ۴۷/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۳۹/۲؛ تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ: ۱۵۲/۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۴۹/۸

{1527} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سَأَلَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ اَلْحُلِيِّ فِيهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لاَ وَ لَوْ بَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ.

❂ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جبکہ ان سے کسی شخص نے زیورات میں زکوٰۃ کے بارے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: نہیں ہے چاہے ان کی قیمت ایک لاکھ تک پہنچ جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1528} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: زَكَاةُ اَلْحُلِيِّ عَارِيَتُهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیورات کی زکوٰۃ ان کو عاریتاً دینا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1529} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ فَرَّ بِمَالِهِ مِنَ اَلزَّكَاةِ فَاشْتَرَى بِهِ أَرْضاً أَوْ دَاراً أَ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْءٌ فَقَالَ لاَ وَ لَوْ جَعَلَهُ حُلِيّاً أَوْ نُقَراً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَا مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ فَضْلِهِ فَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا مَنَعَ مِنْ حَقِّ اَللَّهِ اَلَّذِي يَكُونُ فِيهِ.

❂ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ سے فرار کرتے ہوئے اس سے زمین یا گھر خرید لیا تو کیا اس میں کوئی شئے واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اگر چہ وہ اس کے زیورات بنا لے یا (پگھلا کر) ٹکڑے کرے تو اس پر کوئی شئے واجب نہیں ہے اور جس قدر اس نے اپنے آپ کو اپنے فضل (اجر و ثواب) سے روکا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو اس نے اللہ کا حق روکا ہے جو اس میں تھا۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵۱۸/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/۴ ح ۲۰ و ۹۸ ح ۲۷۷؛ الاستبصار: ۷/۲ ح ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۷/۹ ح ۱۱۷۳۲؛ الوافی: ۷۵/۱۰؛ المعتبر: ۵۲۸/۲

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۳۰۴/۱۳؛ منتهی المطلب: ۱۷۵/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۶/۷؛ مدارک الاحکام: ۱۱۸/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۹/۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۸/۶؛ مناهج الاخبار: ۹/۲؛ مراۃ العقول: ۳۵/۱۶

[3] الکافی: ۵۱۸/۳ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۸/۹ ح ۱۱۷۳۸؛ الوافی: ۷۶/۱۰

[4] مراۃ العقول: ۳۵/۱۶؛ منتهی المطلب: ۱۷۸/۸

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۳۲/۲ ح ۱۶۲۴؛ الکافی: ۵۵۹/۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۹/۹ ح ۱۱۷۴۱؛ الوافی: ۷۳/۱۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1530} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي عَنْ زَكَاتِهِ مِنَ الدَّرَاهِمِ دَنَانِيرَ وَ عَنِ الدَّنَانِيرِ دَرَاهِمَ بِالْقِيمَةِ أَيَحِلُّ ذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❂ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ (کاظمؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص زکوٰۃ میں درہم کی بجائے دینار اور دینار کی بجائے درہم بطور قیمت ادا کرے تو کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1531} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ خَلَّفَ عِنْدَ أَهْلِهِ نَفَقَةً أَلْفَيْنِ لِسِنِينَ عَلَيْهَا زَكَاةٌ قَالَ إِنْ كَانَ شَاهِداً فَعَلَيْهِ زَكَاةٌ وَإِنْ كَانَ غَائِباً فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ.

❂ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن الماضی (موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنے اہل و عیال کے نان ونفقہ کے لئے دو ہزار (درہم) دو سال کے لئے رکھے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ حاضر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر حاضر نہیں ہے (بلکہ غائب ہے) تو پھر اس پر زکوٰۃ نہیں ہے [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۸۰/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۱۸/۵؛ مدارک الاحکام: ۱۲۰/۵؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۴۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۰۵؛ ریاض المسائل: ۷۴/۵؛ مصابیح الظلام: ۱۹۵/۱۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۷۴/۶؛ شرح العروۃ: ۲۸۰/۲۳؛ المناظر الناضرہ: ۲۴۸/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۳۱/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱۱۶/۹

[2] الکافی: ۵۵۹/۳ ح ۲؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۳۱/۲ ح ۱۶۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۹۵/۴ ح ۲۷۲؛ قرب الاسناد: ۲۲۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۶۷/۹ ح ۱۱۷۵۴؛ بحارالانوار: ۳۷/۹۳؛ الوافی: ۱۵۲/۱۰

[3] مراۃ العقول: ۱۰۶/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۷۹/۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۸۴/۹؛ شرح العروۃ: ۱۹۰/۲۳؛ مصابح الفقیہ: ۲۱۷/۱۳؛ جواہر الکلام: ۱۲۶/۱۵؛ منتھی المطلب: ۲۳۶/۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۰۱/۸؛ مصابیح الظلام: ۳۵۷/۱۰؛ غنایم الایام: ۸۲/۴؛ مدارک الاحکام: ۹۰/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۰/۱۰؛ تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ: ۱۳۹/۱

[4] الکافی: ۵۴۴/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹۹/۴ ح ۲۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۷۲/۹ ح ۱۱۷۶۷؛ الوافی: ۱۲۱/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۵۱/۴

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[1]

{1532} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: بَاعَ أَبِي مِنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ ٱلْمَلِكِ أَرْضاً لَهُ بِكَذَا وَ كَذَا أَلْفَ دِينَارٍ وَ اِشْتَرَطَ عَلَيْهِ زَكَاةَ ذَلِكَ ٱلْمَالِ عَشْرَ سِنِينَ وَ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّ هِشَاماً كَانَ هُوَ ٱلْوَالِيَ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے ہشام بن عبدالملک کے ہاتھ اتنے ہزار دینار میں اپنی زمین فروخت کی اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ وہ (ہشام) اس (قیمت والے) مال کی دس سال تک زکوٰۃ ادا کرے گا اور انہوں نے ایسا اس لئے کیا کہ ہشام حاکم تھا۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

اونٹ، گائے اور بھیڑ، بکری کی زکوٰۃ:

{1533} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ٱلْجُهَنِيِّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ ٱلْعِجْلِيِّ وَ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالاَ: لَيْسَ عَلَى ٱلْعَوَامِلِ مِنَ ٱلْإِبِلِ وَ ٱلْبَقَرِ شَيْءٌ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَاتُ عَلَى ٱلسَّائِمَةِ ٱلرَّاعِيَةِ وَ كُلُّ مَا لَمْ يَحُلْ عَلَيْهِ ٱلْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فَلاَ شَيْءَ فِيهِ عَلَيْهِ فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ ٱلْحَوْلُ وَجَبَ عَلَيْهِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا: اونٹ اور گائے میں سے جن سے بردباری کا کام لیا جاتا ہے ان پر کچھ واجب نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ تو چراگاہوں میں چرنے والے جانوروں پر ہے اور ہر وہ جانور جسے اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے تو اس میں اس پر کچھ نہیں ہے پس جب اس کے پاس سال گزر جائے تو پھر (زکوٰۃ) واجب ہے۔[4]

---

[1] مستمسک العروۃ: ۱۳۲/۹؛ مصابیح الظلام: ۳۴/۱۰؛ جواہر الکلام: ۲۰۲/۱۵؛ المرتقی الی الفقہ الارقی: ۵۲/۲؛ مدارک الاحکام: ۱۲۶/۵؛ شرح العروۃ: ۳۰۳/۲۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۳۲۳/۱۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۳۲۸؛ مراۃ العقول: ۸/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۲۶۵/۶

[2] الکافی: ۵۲۴/۳ ح ۲؛ علل الشرائع: ۳۷۵/۲ باب ۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۷۳/۹ ح ۱۱۷۷۰؛ الوافی: ۲۲/۱۰؛ بحار الانوار: ۳۲/۹۳ و ۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵۱/۴

[3] مراۃ العقول: ۴۵/۱۶؛ مصباح الفقیہ: ۳۲۱/۱۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۰۴؛ تبصرۃ الفقہا: ۲۰۱/۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۶۰/۸؛ جواہر الکلام: ۱۹۹/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴۳/۷؛ ریاض المسائل: ۲۶/۵

[4] تہذیب الاحکام: ۴۱/۴ ح ۱۰۳؛ الاستبصار: ۲۳/۲ ح ۶۵؛ الکافی: ۵۳۴/۳ ح ۱؛ الوافی: ۹۹/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۱/۹ ح ۱۱۶۶۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1534} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي صِغَارِ اَلْإِبِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهَا اَلْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ تُنْتَجُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اونٹ کے چھوٹے بچوں پر کوئی شئے (واجب) نہیں ہے جب تک ان کی پیدائش کو پورا سال نہ گزر جائے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{1535} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلسَّخْلُ مَتَى تَجِبُ فِيهِ اَلصَّدَقَةُ قَالَ إِذَا أَجْذَعَ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ بکری کے بچے پر کب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جب اس کے دانت گریں (یعنی ایک سال کا ہو جائے)۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [5]

{1536} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي اَلْأَكِيلَةِ وَ لاَ فِي اَلرُّبَّى وَ اَلرُّبَّى اَلَّتِي تُرَبِّي اِثْنَيْنِ وَ لاَ شَاةِ لَبَنٍ وَ لاَ فَحْلِ اَلْغَنَمِ صَدَقَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو جانور کھانے کے لئے تیار کیا گیا ہو اور جو ماں دو بچوں کو پال رہی ہو، دودھ والی بکری اور بکریوں کے سانڈ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ [6]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۰۶/۶؛ منتهى المطلب: ۱۵۰/۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۳۰/۲؛ مدارک الاحکام: ۷۱/۵؛ مصابیح الظلام: ۵۴/۱۰

[2] الکافی: ۵۳۳/۳ ح ۳؛ الوافی: ۹۷/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۲/۹ ح ۱۱۶۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳۵/۴

[3] تفصیل الشریعہ: ۱۳۰/۹؛ جواہر الکلام: ۹۳/۱۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۵۴/۱۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۲/۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۶۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۲۰/۳؛ مراۃ العقول: ۶۰/۱۶

[4] الکافی: ۵۳۵/۳ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸/۲ ح ۱۶۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۳/۹ ح ۱۱۶۶۶؛ الوافی: ۹۸/۱۰

[5] لوامع صاحبقرانی: ۵۰۵/۵؛ غنایم الایام: ۷۷/۴؛ روضۃ المتقین: ۷۰/۳؛ شرح مازندرانی: ۴۲۸/۳؛ مراۃ العقول: ۶۵/۱۶

[6] الکافی: ۵۳۵/۳ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸/۲ ح ۱۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۴/۹ ح ۱۱۶۶۹؛ الوافی: ۹۷/۱۰؛ السرائر: ۶۰۶/۳

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[1]

قول مؤلف:

حدیث کے ظاہری مفہوم سے تو مراد یہ ہے کہ مذکورہ اقسام پر زکوٰۃ نہیں ہے لیکن علما کے ایک گروہ نے اس کا مطلب لیا ہے کہ ان اقسام کو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں شمار ہی نہیں کیا جائے گا۔

شیخ حر عاملی فرماتے ہیں کہ دوسری احادیث کی روشنی میں یہ تاویل اچھی ہے (واللہ اعلم)

{1537} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُؤْخَذُ أَكُولَةٌ وَ اَلْأَكُولَةُ اَلْكَبِيرَةُ مِنَ اَلشَّاةِ تَكُونُ فِي اَلْغَنَمِ وَ لاَ وَالِدُهُ وَ لاَ اَلْكَبْشُ اَلْفَحْلُ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا گوشت کھانے کے لئے تیار بکری کو، اور گوشت کھانے کے لئے تیار بڑی بکریوں میں پالی جاتی ہے اور بچے والی بکری کو اور سانڈ کو۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1538} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي حَدِيثٍ وَ لاَ تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَ لاَ ذَاتُ عَوَارٍ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ اَلْمُصَدِّقُ وَ يُعَدُّ صَغِيرُهَا وَ كَبِيرُهَا.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ میں بہت بوڑھا (اونٹ) نہیں لیا جائے گا اور نہ ہی عیب دار لیا جائے گا مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے (تو پھر لے سکتا ہے) ہاں البتہ شمار سب چھوٹوں بڑوں کو کیا جائے گا۔[4]

---

[1] مصباح الفقیہ: ۲۷۶/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۱۰۶/۵؛ المناظر الناضرۃ: ۲۰۳/۲؛ رسائل ومقالات: ۳۱۲/۳؛ غنایم الایام: ۸۰/۴؛ روضۃ المتقین: ۶۹/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۰۳/۵؛ مراۃ العقول: ۶۴/۱۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۲۷/۳

[2] الکافی: ۵۳۵/۳ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸/۲ ح ۱۶۰۹؛ الوافی: ۹۸/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۵/۹ ح ۱۱۶۷۰؛ الفصول المہمہ: ۱۳۴/۲

[3] مراۃ العقول: ۶۵/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۷۰/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۰۴/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۹/۷؛ غنایم الایام: ۷۹/۴؛ ریاض المسائل: ۵۳/۵؛ مصابیح الظلام: ۲۵۶/۱۰؛ المناظر الناضرۃ: ۲۰۴/۲؛ جواہر الکلام: ۱۵۹/۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۲۷/۸؛ مصباح الفقیہ: ۲۷۵/۱۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲۰/۴ ح ۵۲؛ الاصول ستۃ عشر: ۱۶۹؛ الاستبصار: ۱۹/۲ ح ۵۶؛ مستدرک الوسائل: ۶۵/۷ ح ۷۶۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۵/۹ ح ۱۱۶۷۱؛ الوافی: ۹۱/۱۰؛ بحار الانوار: ۵۴/۹۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1539} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ لَمْ يُزَكِّ إِبِلَهُ أَوْ شَاءَهُ عَامَيْنِ فَبَاعَهَا عَلَى مَنِ اشْتَرَاهَا أَنْ يُزَكِّيَهَا لِمَا مَضَى قَالَ نَعَمْ تُؤْخَذُ مِنْهَا زَكَاتُهَا وَ يَتْبَعُ بِهَا ٱلْبَائِعَ أَوْ يُؤَدِّيَ زَكَاتَهَا ٱلْبَائِعُ.

❂ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے دو سال تک اپنے اونٹوں یا بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اور پھر ان کو فروخت کر دیا تو کیا خریدار پر لازم ہے کہ وہ یہ سابقہ زکوٰۃ ادا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی اور وہ بائع کی طرف رجوع کرے گا مگر یہ کہ بائع خود زکوٰۃ ادا کر دے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{1540} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا بَعَثَ مُصَدِّقَهُ قَالَ لَهُ إِذَا أَتَيْتَ عَلَى رَبِّ ٱلْمَالِ فَقُلْ لَهُ تَصَدَّقْ رَحِمَكَ ٱللَّهُ مِمَّا أَعْطَاكَ ٱللَّهُ فَإِنْ وَلَّى عَنْكَ فَلاَ تُرَاجِعْهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنینؑ جب کسی شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجتے تھے تو اس سے فرماتے تھے کہ جب مال کے مالک کے پاس جاؤ تو اس سے کہو: "خدا تجھ پر رحم کرے جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے اس سے زکوٰۃ ادا کر"۔ پس اگر وہ تجھ سے منہ پھیرے تو پھر اس سے تکرار نہ کر۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[5]

---

[1] المرتقی الی الفقہ: ۳۱۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۲۶؛ مصابیح الظلام: ۲۲/۱۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۹/۷؛ مصباح الفقیہ: ۲۳۴/۱۳؛ شرح العروۃ: ۲۰۱/۲۳؛ مدارک الاحکام: ۹۵/۵؛ منتھی المطلب: ۱۱۴/۸؛ المناظر الناضرۃ: ۱۲۸/۲؛ شرح مازندرانی: ۱۴۴/۳؛ تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ: ۱۳۴/۱؛ ملاذ الاخیار: ۴۳/۶

[2] الکافی: ۵۳۱/۳ ح ۵؛ الوافی: ۱۰۱/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۷/۹ ح ۱۱۶۷۴

[3] الزکاۃ فی الشریعہ: ۱۹۸؛ المناظر الناضرۃ: ۱۴۸/۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۳۱/۲؛ مصباح الفقیہ: ۲۳/۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۱۴/۸؛ مدارک الاحکام: ۹۷/۵؛ المرتقی الی الفقہ: ۱۶۲/۲؛ غنایم الایام: ۸۵/۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۲۳/۶؛ شرح العروۃ: ۳۶/۱۳؛ مصابیح الظلام: ۲۶۸/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶۵/۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳۱۷/۹؛ مصباح الہدیٰ: ۱۵۱/۱۱

[4] الکافی: ۵۳۸/۳ ح ۴؛ الوافی: ۱۶۰/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۲/۹ ح ۱۱۶۸۲ و ۱۲۳ ح ۱۲۱۰۲

[5] مصابیح الظلام: ۳۰۷/۱۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۳۵۸/۲؛ شرح العروۃ: ۲۱۷/۲۴؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۲۲۳؛ فقہ الفقہا: ۲۷۴/۲؛ اسس القضا والشہادۃ: ۲۲۴؛ مراۃ العقول: ۶۹/۱۶

اونٹ کے نصاب:

{1541} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْخَمْسِ مِنَ الْإِبِلِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ خَمْساً فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عَشْرٍ فَإِذَا كَانَتْ عَشْراً فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلاَثٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَ عِشْرِينَ فَفِيهَا خَمْسٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا اِبْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَ ثَلاَثِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِبْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَ ثَلاَثِينَ بِوَاحِدَةٍ فَفِيهَا اِبْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّةٌ وَ إِنَّمَا سُمِّيَتْ حِقَّةً لِأَنَّهَا اِسْتَحَقَّتْ أَنْ يُرْكَبَ ظَهْرُهَا إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَ سَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا اِبْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَحِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَ الْمِائَةِ وَاحِدَةٌ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم تر پر کوئی چیز واجب نہیں ہے پس جب پانچ ہوجائیں تب ان میں سے ایک بکری واجب ہے اور یہ دس (یعنی نو) تک ایک رہے گی اور جب دس ہوجائیں تو ان میں دو بکریاں واجب ہیں اور جب پندرہ ہوجائیں تو تین بکریاں واجب ہیں اور جب بیس ہوجائیں تو چار بکریاں اور جب پچیس ہوجائیں تو پانچ بکریاں واجب ہیں اور جب ایک کا اضافہ ہوجائے (اور چھبیس ہوجائیں) تو ایک بنت مخاض (وہ اونٹ کا بچہ جو دوسرے سال میں داخل ہو اور اس کی ماں حاملہ بننے کے قابل ہو) واجب ہوگی اور یہ (نصاب) پینتیس تک یہی رہے گا۔ اور اگر اس کے پاس بنت مخاص نہ ہو تو پھر نر ابن لبون (جو تیسرے سال میں داخل ہو) اور جب پینتیس پر ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی چھتیس ہوجائیں) تو پینتالیس تک ایک ابن لبون واجب ہے اور ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی چھیالیس ہوجائیں) تو ساٹھ تک ایک حقہ (چوتھے سال میں داخل ہو اور حاملہ ہونے کے لائق ہو) واجب ہوگی اور اسے حقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اب وہ سواری کے لائق ہوگئی ہے اور جب اس میں ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی اکسٹھ ہوجائیں) تو پچھتر تک ایک جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہو اور جس کے اگلے دانت گر جائیں) واجب ہوگی اور اگر اس میں ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی چھہتر ہوجائیں) تو نوے تک دو بنت لبون واجب ہوں گی اور اگر اس میں ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی اکیانوے ہوجائیں) تو پھر ایک سو بیس تک دو حقہ واجب ہوں گی اور اگر ایک سو بیس پر ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی ایک سو اکیس ہوجائیں) اور اس کے بعد جس قدر زیادہ ہوجائیں تو ہر پچاس عدد میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہوگی۔ [1]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲۳ ح ۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۰۸ ح ۱۱۶۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱ ح ۵۴؛ الاستبصار: ۲/۲۰ ح ۵۸؛ دعایم الاسلام: ۱/۲۵۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۵۷ ح ۷۶۴۳؛ بحارالانوار: ۹۳/۵۵؛ الوافی: ۱۰/۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۳۳؛ مسند ابو بصیر: ۲/۱۷۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1542} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ اَلْعِجْلِيِّ وَ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ فَمَا فِي اَلْبُخْتِ اَلسَّائِمَةِ شَيْءٌ قَالَ مِثْلُ مَا فِي اَلْإِبِلِ اَلْعَرَبِيَّةِ.

❂ زرارہ، محمد بن مسلم، ابوبصیر، برید عجلی اور فضیل (سب) سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا ان بُخاتی اونٹوں میں کچھ (زکوٰۃ) واجب ہے جو چراگاہ میں چر کر گزارہ کریں؟

آپؑ نے فرمایا: جو کچھ عربی اونٹوں میں ہے وہی ان پر ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

گائے کا نصاب:

{1543} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ وَ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: فِي اَلْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلاَثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ حَوْلِيٌّ وَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ فِي أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا بَيْنَ اَلثَّلاَثِينَ إِلَى اَلْأَرْبَعِينَ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا بَيْنَ اَلْأَرْبَعِينَ إِلَى اَلسِّتِّينَ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتِ اَلسِّتِّينَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ إِلَى سَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتِ اَلسَّبْعِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ وَ مُسِنَّةٌ إِلَى اَلثَّمَانِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِينَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعِينَ فَفِيهَا ثَلاَثُ حَوْلِيَّاتٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ وَ مِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ ثُمَّ تَرْجِعُ اَلْبَقَرُ عَلَى أَسْنَانِهَا وَ لَيْسَ عَلَى اَلنَّيِّفِ شَيْءٌ وَ لاَ عَلَى اَلْكُسُورِ شَيْءٌ وَ لاَ عَلَى اَلْعَوَامِلِ شَيْءٌ إِنَّمَا اَلصَّدَقَةُ عَلَى اَلسَّائِمَةِ اَلرَّاعِيَةِ وَ كُلُّ مَا لَمْ يَحُلْ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَجَبَ عَلَيْهِ.

---

[1] روضۃ المتقین: ۵۵/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۸۸/۵؛ مصابیح الظلام: ۲۲۷/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۹/۱۰؛ شرح العروۃ: ۱۴۶/۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۲۲/۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۱۴/۳؛ منتہی المطلب: ۷۹/۸؛ المناظر الناضرۃ: ۲۹۲

[2] الکافی: ۵۳۱/۳ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۲/۴ ح۵۵؛ الاستبصار: ۲۰/۲ ح۵۹؛ معانی الاخبار: ۳۲۷؛ الوافی: ۹۳/۱۰؛ بحار الانوار: ۴۷/۹۳

[3] کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۷۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۲۴/۱۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۴۱۹/۳؛ مراۃ العقول: ۵۹/۱۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶۳/۸؛ جواہر الکلام: ۷۷/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۵۲/۶

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ ہر تیس گایوں میں ایک تبیع (ایک سال سے دو سال تک کا بچھڑا) واجب ہے اور ہر چالیس گایوں میں ایک مُسنہ (وہ بچھڑا جو دو سال کا ہو اور تیسرے سال میں داخل ہو یا تبیعہ ایک سال سے دو سال تک کی بچھڑی) اور تیس و چالیس کے درمیان (نو گایوں پر) کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ چالیس تک پہنچ جائیں پس جب چالیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک مُسنہ گائے واجب ہے پھر چالیس سے لے کر ساٹھ تک (یعنی اُنسٹھ تک) کچھ نہیں ہے اور جب ساٹھ ہو جائیں تو ستر (یعنی انہتر) تک دو تبیع واجب ہیں اور جب ستر تک پہنچ جائیں تو اسی (یعنی اناسی) تک ایک تبیع اور ایک مُسنہ ہے اور جب اسی تک پہنچ جائیں تو نوے (یعنی انانوے) تک ہر چالیس پر ایک مُسنہ (یعنی کل دو مسنے) ہیں اور جب نوے تک پہنچ جائیں تو اس میں تین تبائع ایک سال والے ہیں اور جب ایک سو بیس (یعنی ایک سو اُنیس) تک پہنچ جائیں تو ہر چالیس میں ایک مُسنہ واجب ہے پھر گائے اپنے سن و سال پر لوٹ آئے گی (حسب سابق ہر نصاب پر بدستور سابق زکوٰۃ واجب ہوگی) اور جو دہائی کے اوپر اور نیچے ہے (یا دو نصابوں کے اندر جو تعداد ہو) اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور نہ بار برداری والے جانوروں پر کچھ واجب ہے کیونکہ زکوٰۃ تو ان جانوروں پر ہے جو چراگاہوں میں چرے ہوں اور ہر وہ جانور جو اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ گزارے اس پر کچھ واجب نہیں ہے پس جب وہ اس کے پاس ایک سال گزارے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1544} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٌ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي الْجَوَامِيسِ شَيْءٌ قَالَ مِثْلُ مَا فِي الْبَقَرِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ بھینسوں پر بھی کچھ (زکوٰۃ) واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: گائے میں جو ہے اسی کے مثل (واجب) ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

بھیڑ کا نصاب:

{1545} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي

---

[1] الکافی: ۳/۵۳۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴ ح ۵۷؛ الوافی: ۱۰/۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۱۴ ح ۱۱۶۴۷

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۸۳؛ محاضرات فی فقہ کتاب الزکاۃ: ۱۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۰۳؛ منتھی المطلب: ۸/۱۲۸؛ مراۃ العقول: ۱۶/۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۶ ح ۱۶۰۷؛ الکافی: ۳/۵۳۴ ح ۲؛ الوافی: ۱۰/۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۱۵ ح ۱۱۶۴۸

[4] روضۃ المتقین: ۳/۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۸۱؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۱۹۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱/۴۱؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرۃ: ۶/۵۰۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۴۲۵

بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ اَلْعِجْلِيِّ وَ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ :فِي اَلشَّاةِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ اَلْأَرْبَعِينَ شَيْءٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَ مِائَةً فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ وَ مِائَةً فَفِيهَا مِثْلُ ذَلِكَ شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ وَ لَيْسَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ شَاتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا بَلَغَتِ اَلْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى اَلْمِائَتَيْنِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاَثَمِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلاَثَمِائَةٍ فَفِيهَا مِثْلُ ذَلِكَ ثَلاَثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَمِائَةٍ فَإِذَا تَمَّتْ أَرْبَعَمِائَةٍ كَانَ عَلَى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَ سَقَطَ اَلْأَمْرُ اَلْأَوَّلُ وَ لَيْسَ عَلَى مَا دُونَ اَلْمِائَةِ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ لَيْسَ فِي اَلنَّيِّفِ شَيْءٌ وَ قَالاَ كُلُّ مَا لاَ يَحُولُ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَجَبَ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ ہر چالیس بھیڑوں میں (جو کہ پہلا نصاب ہے) ایک بھیڑ واجب ہے اور چالیس سے کم پر کچھ نہیں ہے اور ہر ایک سو بیس تک کچھ واجب ہے اور جب ایک سو بیس تک پہنچ جائیں تو وہی ایک بھیڑ واجب ہے اور جب ایک سو بیس پر اضافہ ہو جائے (یعنی ایک سو اکیس ہو جائیں جو کہ دوسرا نصاب) تو اس میں دو بھیڑیں واجب ہیں اور دو بھیڑوں سے زیادہ نہیں ہے یہاں تک کہ دو سو تک پہنچ جائیں پس جب دو سو تک پہنچ جائیں تو وہی دو بھیڑیں ہیں پھر جب دو سو پر ایک بھیڑ کا اضافہ ہو جائے (یعنی دو سو ایک ہو جائیں جو کہ تیسرا نصاب ہے) تو اس میں تین بھیڑیں واجب ہیں پھر اس سے زیادہ پر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ تین سو تک پہنچ جائیں اور جب تین سو تک پہنچ جائیں تو اس میں یہی تین بھیڑیں واجب ہیں پھر جب ایک کا اضافہ ہو جائے (یعنی تین سو ایک ہو جائیں جو کہ چوتھا نصاب ہے) تو اس میں چار بھیڑیں واجب ہیں یہاں تک کہ چار سو تک پہنچ جائیں پس جب چار سو مکمل ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بھیڑ واجب ہے (یعنی پانچ سو پر پانچ اور چھ سو پر چھ اور حساب سے اوپر تک اور یہ پانچواں نصاب ہے) اور سابقہ حساب ختم ہو جائے گا بعد ازاں ایک سو سے کم پر کچھ نہیں ہوگا اور نہ ہی دہائی کے اوپر والی تعداد پر کچھ واجب ہوگا۔

پھر فرمایا: ہر وہ (جانور) جسے اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرے اس پر کچھ نہیں ہے پس جب اس کے پاس ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

---

[1] الکافی: ۳/۳۴ ۵ح ا؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵ ح ۵۸؛ الاستبصار: ۲/۲۲ ح ۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۱۶ ح ۱۱۶۴۹؛ الوافی: ۱۰/۹۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۳۹

[2] نہایۃ الاحکام: ۲/۳۲۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۸۷؛ المرتقی الی الفقہ: ۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۰۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۱۳۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۴۲؛ مدارک الاحکام: ۵/۶۲؛ مراۃ العقول: ۱۶/۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۸

مال تجارت کی زکوٰۃ:

{1546} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ غَيْرُ اِبْنِهِ جَعْفَرٍ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ إِنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ وَ عُثْمَانَ تَنَازَعَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ كُلُّ مَالٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يُدَارُ بِهِ وَ يُعْمَلُ بِهِ وَ يُتَّجَرُ بِهِ فَفِيهِ اَلزَّكَاةُ إِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ أَمَّا مَا اُتُّجِرَ بِهِ أَوْ دِيرَ وَ عُمِلَ بِهِ فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ إِنَّمَا اَلزَّكَاةُ فِيهِ إِذَا كَانَ رِكَازاً أَوْ كَنْزاً مَوْضُوعاً فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ فَفِيهِ اَلزَّكَاةُ فَاخْتَصَمَا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ فَقَالَ اَلْقَوْلُ مَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِأَبِيهِ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تُخْرِجَ مِثْلَ هَذَا فَيَكُفَّ اَلنَّاسُ أَنْ يُعْطُوا فُقَرَاءَهُمْ وَ مَسَاكِينَهُمْ فَقَالَ أَبُوهُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِلَيْكَ عَنِّي لاَ أَجِدُ مِنْهَا بُدّاً.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان کے پاس ان کے بیٹے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سوا کوئی اور شخص موجود نہ تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! ایک بار عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جناب ابوذرؓ اور عثمان کے درمیان ایک مسئلہ میں نزاع پیدا ہوگیا۔ چنانچہ عثمان نے کہا کہ جو سونا و چاندی لوگوں کے پاس موجود ہے جس سے وہ کاروبار کرتے ہیں جب اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ (واجب) ہے اور جناب ابوذرؓ نے کہا کہ اس سونے چاندی پر جس سے کاروبار کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ صرف اس سونے چاندی پر ہے جب وہ زمین کے اندر قدرتی دھات کے طور پر گڑھا ہوا ہو یا ویسے زیر زمین رکھا ہوا ہو اور پھر اس پر سال گزر جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بات وہ درست ہے جو ابوذرؓ نے کہی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامیؑ سے کہا کہ کیا آپؑ لوگوں کو چھوٹ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ وہ غرباء و مساکین کو مال دینا بند کردیں؟

اس پر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس بات کو چھوڑ دو کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۷۰ ح ۱۹۲؛ الاستبصار: ۲/۹ ح ۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۷۴ ح ۱۱۵۵۵؛ الوافی: ۱۰/۱۰۸

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۱۸۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۷۳؛ المناظر الناضرۃ: ۲۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۴۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۴۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۹۱؛ ریاض المسائل: ۵/۳۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۵۰؛ التنقیح الرائع: ۳۰۱؛ زبدۃ البیان: ۱۸۶؛ منتھی المطلب: ۸/۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۹/۵۹؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۳۳۹

{1547} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي اَلْوَصِيفَةَ يُثْبِتُهَا عِنْدَهُ لِتَزِيدَ وَهُوَ يُرِيدُ بَيْعَهَا أَعَلَى ثَمَنِهَا زَكَاةٌ قَالَ لاَ حَتَّى يَبِيعَهَا قُلْتُ فَإِنْ بَاعَهَا أَيُزَكِّي ثَمَنَهَا قَالَ لاَ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَهُوَ فِي يَدِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان کے پاس ان کے بیٹے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سوا کوئی اور شخص موجود نہ تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! ایک بار عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جناب ابوذرؓ اور عثمان کے درمیان ایک مسئلہ میں نزاع پیدا ہوگیا۔ چنانچہ عثمان نے کہا کہ جو سونا و چاندی لوگوں کے پاس موجود ہے جس سے وہ کاروبار کرتے ہیں جب اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ (واجب) ہے اور جناب ابوذرؓ نے کہا کہ اس سونے چاندی پر جس سے کاروبار کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ صرف اس سونے چاندی پر ہے جب وہ زمین کے اندر قدرتی دھات کے طور پر گڑھا ہوا ہو یا ویسے زیر زمین رکھا ہوا ہو اور پھر اس پر سال گزر جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بات وہ درست ہے جو ابوذرؓ نے کہی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامیؑ سے کہا کہ کیا آپؑ لوگوں کو چھوٹ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ وہ غرباء و مساکین کو مال دینا بند کر دیں؟

اس پر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس بات کو چھوڑ دو کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1548} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلزَّكَاةُ عَلَى اَلْمَالِ اَلصَّامِتِ اَلَّذِي يَحُولُ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَلَمْ يُحَرِّكْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ اس صامت مال پر ہے جو سال بھر پڑا رہے اور اسے (کاروبار کے لئے) حرکت نہ دی جائے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۶۹/۴ ح ۱۸۸؛ الکافی: ۵۲۹/۳ ح ۶؛ الاستبصار: ۱۱/۱ ح ۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۷۵/۹ ح ۱۱۵۵۸؛ الوافی: ۱۰۶/۱۰

[2] منتھی المطلب: ۷۳/۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۳۷؛ مدارک الاحکام: ۵۱/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۴۸/۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۶/۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳۵/۴ ح ۹۰؛ وسائل: ۷۵/۹ ح ۱۱۵۵۷ و ۱۱۷۶۰؛ الوافی: ۷۳/۱۰ و ۱۰۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

بعض دیگر روایات میں ہے کہ جس مال سے کاروبار کیا جائے اس میں بھی زکوٰۃ ہے ان روایات کو ہم نقل نہیں کررہے ہیں نیز ممکن ہے کہ ان کا حکم استحباب پر محمول ہو اور ایسا ہی صاحب وسائل نے کہا ہے البتہ آغا سیستانی نے احتیاط کی بناء پر زکوٰۃ دینا ضروری قرار دیا ہے (واللہ اعلم)

زکوٰۃ کا مصرف:

{1549} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : أَنَّهُمَا قَالاَ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا اَلصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ وَ اَلْمَساكِينِ وَ اَلْعامِلِينَ عَلَيْها وَ اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ فِي اَلرِّقابِ وَ اَلْغارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اَللهِ وَ اِبْنِ اَلسَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اَللهِ أَ كُلُّ هَؤُلاَءِ يُعْطَى وَ إِنْ كَانَ لاَ يَعْرِفُ فَقَالَ إِنَّ اَلْإِمَامَ يُعْطِي هَؤُلاَءِ جَمِيعاً لِأَنَّهُمْ يُقِرُّونَ لَهُ بِالطَّاعَةِ قَالَ زُرَارَةُ قُلْتُ فَإِنْ كَانُوا لاَ يَعْرِفُونَ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ لَوْ كَانَ يُعْطِي مَنْ يَعْرِفُ دُونَ مَنْ لاَ يَعْرِفُ لَمْ يُوجَدْ لَهَا مَوْضِعٌ وَ إِنَّمَا يُعْطِي مَنْ لاَ يَعْرِفُ لِيَرْغَبَ فِي اَلدِّينِ فَيَثْبُتَ عَلَيْهِ فَأَمَّا اَلْيَوْمَ فَلاَ تُعْطِهَا أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ إِلاَّ مَنْ يَعْرِفُ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْ هَؤُلاَءِ اَلْمُسْلِمِينَ عَارِفاً فَأَعْطِهِ دُونَ اَلنَّاسِ ثُمَّ قَالَ سَهْمُ اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ سَهْمُ اَلرِّقابِ عَامٌّ وَ اَلْبَاقِي خَاصٌّ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يُوجَدُوا قَالَ لاَ تَكُونُ فَرِيضَةٌ فَرَضَهَا اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لاَ يُوجَدُ لَهَا أَهْلٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَسَعْهُمُ اَلصَّدَقَاتُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ لِلْفُقَرَاءِ فِي مَالِ اَلْأَغْنِيَاءِ مَا يَسَعُهُمْ وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ لاَ يَسَعُهُمْ لَزَادَهُمْ إِنَّهُمْ لَمْ يُؤْتَوْا مِنْ قِبَلِ فَرِيضَةِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَكِنْ أُتُوا مِنْ مَنْعِ مَنْ مَنَعَهُمْ حَقَّهُمْ لاَ مِمَّا فَرَضَ اَللَّهُ لَهُمْ وَ لَوْ أَنَّ اَلنَّاسَ أَدَّوْا حُقُوقَهُمْ لَكَانُوا عَائِشِينَ بِخَيْرٍ .

❂ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے قول: ''یہ صدقات تو صرف فقیروں، مساکین اور صدقات کے کام کرنے والوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیفِ قلب مقصود ہو اور غلاموں کی آزادی اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لئے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ایک مقرر حکم ہے (التوبہ:٦٠)'' کے مطابق ان تمام طبقوں کو زکوٰۃ دی جائے گی اگرچہ وہ معرفت (حق) نہ رکھتے ہوں؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ٨٩/٦؛ منتهى المطلب: ١٢٢/٨؛ جواہر الکلام: ٧٣/١٥؛ مصباح الفقیہ: ١١٢/١٣؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ٦٠/٨؛ تفصیل الشریعہ: ١٥٧/٩؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ١٨٨/٢؛ المرتقی الی الفقیہ: ٢٤٩؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ٣٠٤؛ مصابیح الظلام: ١٠/٥٥ و ١٠٦

آپؑ نے فرمایا: امامؑ ان سب کو عطا کریں گے کیونکہ یہ سب ان کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر وہ معرفت (حق) نہ رکھتے ہوں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! اگر صرف اسے عطا کیا جاتا جو معرفت رکھتا ہو اور اسے نہ عطا کیا جاتا جو معرفت نہیں رکھتا تو پھر اس (سہم) کے لئے کوئی جگہ نہ ملتی اور معرفت نہ رکھنے والوں کو اس لیے عطا کیا جاتا ہے کہ وہ دین میں راغب ہوں اور پھر اس پر قائم رہیں۔ البتہ آج کل تم اور تمہارے ساتھی صرف انہیں دو جو معرفت رکھتے ہوں پس ان مسلمانوں میں سے جو بھی کعرفت رکھتے ہوں انہیں دے دو اور دوسرے عام لوگوں کو نہ دو۔

پھر فرمایا: مؤلفتہ القلوب اور غلاموں کا حصہ عام ہے (جو عارف اور غیر عارف سب کو دیا جائے گا) اور باقی حصے خاص ہیں (جو صرف اہل معرفت کو دیئے جائیں گے)

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر (اہل معرفت) نہ مل سکیں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ کوئی فریضہ فرض کرے اور اس کے مستحق موجود نہ ہوں۔

میں نے عرض کیا: اگر صدقات ان سب مستحقین کے لئے کافی نہ ہوں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداوں کے مال میں اس قدر حصہ فرض کیا ہے جو فقراء کی ضروریات کے لئے کافی تھا اور اگر وہ جانتا کہ یہ کافی نہیں ہے تو اور زیادہ فرض قرار دے دیتا اور اب اگر کوئی کمی محسوس ہوتی ہے تو یہ اللہ کے فریضہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی وجہ سے ہے جو ان کے حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے ان کے لئے فرض کیے ہیں اور اگر (مالدار) لوگ ان (فقراء) کے حقوق ادا کرتے تو لوگ بڑی خیر و خوبی سے زندگی گزارتے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[2]

{1550} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ ٱلْفَقِيرِ وَ ٱلْمِسْكِينِ فَقَالَ ٱلْفَقِيرُ ٱلَّذِي لاَ يَسْأَلُ وَ ٱلْمِسْكِينُ ٱلَّذِي هُوَ أَجْهَدُ مِنْهُ ٱلَّذِي يَسْأَلُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے سوال کیا کہ فقیر اور مسکین کسے کہتے ہیں؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴ح۷۷ ۱۵؛ الکافی: ۳/۹۶ ۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۹ ۴ح ۱۲۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۰۹ ح ۱۱۸۵۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۸ ۷ ۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۹۶ ۷؛ الوافی: ۱۰/۱۶۳

[2] روضۃ المتقین: ۳/۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۱ ۳ ۴؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۱۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۷ ۲ ۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۶؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۲۸

آپؑ نے فرمایا: فقیر وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو اس سے زیادہ مشقت میں ہے اس لئے وہ سوال کرتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1551} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا يُعْطَى الْمُصَدِّقُ قَالَ مَا يَرَى الْإِمَامُ وَ لاَ يُقَدَّرُ لَهُ شَيْءٌ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ صدقہ (زکوٰۃ) کس قدر دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جو امامؑ مناسب سمجھے گا اور اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

{1552} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَمْنَعُ دِرْهَماً مِنْ حَقٍّ إِلاَّ أَنْفَقَ اِثْنَيْنِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ مَنَعَ حَقّاً فِي مَالِهِ إِلاَّ طَوَّقَهُ اللَّهُ بِهِ حَيَّةً مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ عَارِفٌ أَدَّى زَكَاتَهُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهَا زَمَاناً هَلْ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا ثَانِياً إِلَى أَهْلِهَا إِذَا عَلِمَهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ لَهَا أَهْلاً فَلَمْ يُؤَدِّهَا أَوْ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَيْهِ فَعَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ يُؤَدِّيهَا إِلَى أَهْلِهَا لِمَا مَضَى قَالَ قُلْتُ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ أَهْلَهَا فَدَفَعَهَا إِلَى مَنْ لَيْسَ هُوَ لَهَا بِأَهْلٍ وَ قَدْ كَانَ طَلَبَ وَ اِجْتَهَدَ ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ سُوءَ مَا صَنَعَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا مَرَّةً أُخْرَى.

۞ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی ایک درہم حق سے روکتا ہے تو وہ دو درہم غیر حق خرچ کرتا ہے اور جو شخص اپنے مال میں سے (کسی کا) حق روکتا ہے تو قیامت کے دن اللہ ضرور آتش دوزخ

---

[1] الکافی: ۳/۵۰۲ ح ۱۸؛ الوافی: ۱۰/۱۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۰ ح ۱۱۸۵۷؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۷/۱۰۳ ح ۷۷۵۷؛ دعایم الاسلام: ۱/۲۶۰ و ۲/۱۸۴؛ الاصول الستۃ عشر: ۶۱ ۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۷۱

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۱۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۲۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۲۷؛ الفتاوی الفقہیہ: ۲/۳۲۲؛ النجعہ: ۴/۸۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۳/۲۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۵۲؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۵۵۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۹۱؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۰۰؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۱۲؛ شرح العروۃ: ۲۴/۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/۱۴۹

[3] الکافی: ۳/۵۶۳ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۸ ح ۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۵۷ ح ۱۱۹۶۷؛ المقنعہ: ۲۶۴؛ الوافی: ۱۰/۲۰۸

[4] شرح العروۃ: ۲۴/۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۴۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۳؛ ریاض المسائل: ۵/۱۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۸۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/۱۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۴۹

کو سانپ بنا کر اس کی گردن کا طوق بنائے گا

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: ایک عارف شخص ایک عرصہ تک غیر اہل کو زکوٰۃ دیتا رہا تو کیا جب اسے علم ہو جائے تو اس پر دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر اسے اہل نہ ملے اور وہ اس وجہ سے ادا نہ کرے یا اسے معلوم نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اسے بعد میں معلوم ہو تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: گزشتہ عرصہ کی زکوٰۃ اس کے اہل تک پہنچائے

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر وہ اہل کو نہیں جان پاتا اور اس کو دے دیتا ہے جو اہل نہیں ہے مگر جدوجہد پوری کرتا ہے (کہ اہل مل جائے) پھر اسے کئے کی برائی معلوم پڑتی ہے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اس صورت میں اس پر دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1553} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ عَجَّلَ زَكَاةَ مَالِهِ ثُمَّ أَيْسَرَ الْمُعْطَى قَبْلَ رَأْسِ السَّنَةِ قَالَ يُعِيدُ الْمُعْطِي الزَّكَاةَ.

❂ احول نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کی اور جسے دی تھی وہ سال کے اندر اندر مالدار ہو گیا تو آپؑ نے فرمایا: زکوٰۃ دینے والا دوبارہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۴۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۲ ح ۲۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۴ ح ۱۱۸۶۵؛ الوافی: ۱۰/۱۹۱

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۹۴؛ تنقیح مبانی العروہ کتاب الزکاۃ: ۱۰۹؛ فقہ العترۃ فی زکاۃ الفطرۃ: ۲۹۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۱۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۷۱؛ منتھی المطلب: ۸/۳۸۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۸۱

[3] الکافی: ۳/۵۴۵ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۰ ح ۱۶۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۴۵ ح ۱۱۷؛ الاستبصار: ۲/۳۳ ح ۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۰۴ ح ۱۲۰۸۱؛ الوافی: ۱۰/۱۳۶؛ المعتبر: ۲/۵۵۵

[4] شرح فروع مازندرانی: ۳/۳۹۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۹۵؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۶۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۴۳۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۹۳؛ المرتقی الی الفقہ: ۳/۷۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۷۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۱۵؛ مراۃ العقول: ۱۶/۸۰

{1554} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ٱلْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ عَمِلَهُ وَ هُوَ فِي حَالِ نَصْبِهِ وَ ضَلاَلَتِهِ ثُمَّ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ عَرَّفَهُ ٱلْوَلاَيَةَ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ عَلَيْهِ إِلاَّ ٱلزَّكَاةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُهَا لِأَنَّهُ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ مَوَاضِعِهَا لِأَنَّهَا لِأَهْلِ ٱلْوَلاَيَةِ وَ أَمَّا ٱلصَّلاَةُ وَ ٱلْحَجُّ وَ ٱلصِّيَامُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

۞ برید بن معاویہ عجلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ عمل اور کام جو کوئی شخص اپنی ناصبیت اور گمراہی کے دور میں بجالائے پھر اللہ اس پر احسان کردے اور اسے ولایت کی معرفت ہوجائے تو اسے اپنے (سابقہ کئے ہوئے) عمل کا اجر ملے گا سوائے زکوٰۃ کے کیونکہ وہ اسے غیر موضوع جگہ (یعنی نااہل کو) دیتا رہا ہے جبکہ یہ اہل ولایت کے لئے ہے البتہ نماز، حج اور روزہ کی قضا اس پر نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1555} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنِ ٱلْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّ شِهَاباً يُقْرِئُكَ ٱلسَّلاَمَ وَ يَقُولُ لَكَ إِنَّهُ يُصِيبُنِي فَزَعٌ فِي مَنَامِي قَالَ قُلْ لَهُ فَلْيُزَكِّ مَالَهُ قَالَ فَأَبْلَغْتُ شِهَاباً ذَلِكَ فَقَالَ قُلْ لَهُ إِنَّ ٱلصِّبْيَانَ فَضْلاً عَنِ ٱلرِّجَالِ لَيَعْلَمُونَ أَنِّي أُزَكِّي مَالِي قَالَ فَأَبْلَغْتُهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ . قُلْ لَهُ إِنَّكَ تُخْرِجُهَا وَ لاَ تَضَعُهَا فِي مَوَاضِعِهَا.

۞ ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ شہاب (اسدی) آپؑ کو سلام عرض کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے خواب میں بڑی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اسے کہنا کہ وہ اپنے ماں کی زکوٰۃ ادا کیا کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے شہاب کو یہ پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مرد تو بجائے خود بچے بھی جانتے ہیں کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ان کا پیغام امامؑ کی خدمت میں پہنچایا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسے کہنا کہ بے شک تو زکوٰۃ نکالتا ہے لیکن اسے موزوں جگہ پر صرف نہیں کرتا ہے (یعنی مستحقین تک نہیں پہنچاتا تو ادا ہی نہیں ہوتی)۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۹ ح ۲۳؛ الاستبصار: ۲/۱۴۵ ح ۲۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۶؛ الکافی: ۳/۵۴۶ ح ۵؛ الفصول المہمہ: ۱/۶۶۶؛ الوافی: ۱۲/۲۹۷

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۳؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۷؛ فقہ الحج: ۳۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۲/۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۰۸؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳۱۵

[3] الکافی: ۳/۵۴۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۵۲ ح ۱۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۷ ح ۱۱۸۷۳؛ الوافی: ۱۰/۱۹۱؛ بحارالانوار: ۴۷/۳۶۴

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{1556} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَمُوتُ وَ يَتْرُكُ الْعِيَالَ أَ يُعْطَوْنَ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ حَتَّى يَنْشَئُوا وَ يَبْلُغُوا وَ يَسْأَلُوا مِنْ أَيْنَ كَانُوا يَعِيشُونَ إِذَا قُطِعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ لاَ يَعْرِفُونَ قَالَ يُحْفَظُ فِيهِمْ مَيِّتُهُمْ وَ يُحَبَّبُ إِلَيْهِمْ دِينُ أَبِيهِمْ فَلاَ يَلْبَثُونَ أَنْ يَهْتَمُّوا بِدِينِهِمْ فَإِذَا بَلَغُوا وَ عَدَلُوا إِلَى غَيْرِ دِينِ أَبِيهِمْ فَلاَ تُعْطُوهُمْ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک (عارف) شخص مرجاتا ہے اور اہل وعیال چھوڑ جاتا ہے تو کیا ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں تاکہ وہ نشونما پائیں اور بالغ ہوں اور اگر یہ سلسلہ قطع ہوجائے تو ان کی گزراوقات کہاں سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: وہ ہنوز معرفت (حق) نہ رکھتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے مرنے والے کالحاظ نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے ان کے باپ کے دین کی محبت پیدا کی جائے گی پس امید ہے کہ وہ اپنے باپ کے دین کو قبول کرنے میں دیر نہیں کریں گے اور اگر بالغ ہوکر تم (اور تمہارے دین سے) عدوں کرلیں (منہ موڑلیں) تو پھر ان کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{1557} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: يَأْخُذُ الزَّكَاةَ صَاحِبُ السَّبْعِمِائَةِ إِذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ قُلْتُ فَإِنَّ صَاحِبَ السَّبْعِمِائَةِ تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ قَالَ زَكَاتُهُ صَدَقَةٌ عَلَى عِيَالِهِ وَ لاَ يَأْخُذُهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ إِذَا اعْتَمَدَ عَلَى السَّبْعِمِائَةِ أَنْفَدَهَا فِي أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ فَهَذَا يَأْخُذُهَا وَ لاَ تَحِلُّ الزَّكَاةُ لِمَنْ كَانَ مُحْتَرِفاً وَ عِنْدَهُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے پاس سات سو (درہم) ہیں وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس کے پاس اس کے سوا کچھ نہ ہو۔

---

[1] بہجۃ الآمال فی شرح زبدۃ المقال:۵/۲۲؛ مراۃ العقول:۱۶/۸۲؛ ملاذ الاخیار:۶/۱۴۱

[2] الکافی:۳/۵۴۸ ح۱؛ تہذیب الاحکام:۴/۱۰۲ ح۲۸۷؛ وسائل الشیعہ:۹/۲۲۶ ح۱۱۸۹۶؛ الوافی:۱۰/۱۸۰

[3] شرح العروۃ:۲۴/۱۳۶؛ مصابیح الظلام:۱۰/۴۹۰؛ فقہ الصادقؑ:۷/۲۶۳؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ:۱۳۰؛ کتاب الزکاۃ منتظری:۳/۱۸۴؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۴۵۸؛ مراۃ العقول:۱۶/۸۷؛ ملاذ الاخیار:۶/۲۶۹

میں نے عرض کیا: جس کے پاس سات سو (درہم) ہوں اس پر تو خود زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو (وہ کیسے لے سکتا ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی زکوٰۃ اس کے اہل وعیال پر صدقہ ہو جائے گی اور یہ لے اس صورت میں سکتا ہے جب صرف سات سو پر اعتماد کرے گا (اور مزید اس کے پاس کچھ نہ ہو) کیونکہ یہ تو سال سے پہلے ختم ہو جائیں گے اور جو شخص کسی صنعت وحرفت کا مالک ہو اور اس کے پاس اس قدر (مال) ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہے تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1558} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ إِنَّ لَنَا صَدِيقاً وَ هُوَ رَجُلٌ صَدُوقٌ يَدِينُ اللَّهَ بِمَا نَدِينُ بِهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الَّذِي تُزَكِّيهِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْوَلِيدَ بْنَ صَبِيحٍ مَا لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَهُ دَارٌ تَسْوَى أَرْبَعَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ وَ لَهُ جَارِيَةٌ وَ لَهُ غُلاَمٌ يَسْتَقِي عَلَى الْجَمَلِ كُلَّ يَوْمٍ مَا بَيْنَ الدِّرْهَمَيْنِ إِلَى الْأَرْبَعَةِ سِوَى عَلَفِ الْجَمَلِ وَ لَهُ عِيَالٌ أَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ لَهُ هَذِهِ الْعُرُوضُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَتَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَبِيعَ دَارَهُ وَ هِيَ عِزُّهُ وَ مَسْقَطُ رَأْسِهِ أَوْ يَبِيعَ جَارِيَتَهُ الَّتِي تَقِيهِ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ وَ تَصُونُ وَجْهَهُ وَ وَجْهَ عِيَالِهِ أَوْ آمُرَهُ أَنْ يَبِيعَ غُلاَمَهُ وَ جَمَلَهُ وَ هُوَ مَعِيشَتُهُ وَ قُوتُهُ بَلْ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَ هِيَ لَهُ حَلاَلٌ وَ لاَ يَبِيعُ دَارَهُ وَ لاَ غُلاَمَهُ وَ لاَ جَمَلَهُ.

✪ عبدالعزیز نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں اور ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابوبصیر نے آپؑ سے عرض کیا کہ ہمارا ایک دوست ہے جو ہماری طرح اللہ کے سچے دین پر ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! وہ کون ہے جس کی بات کر رہے ہو؟

اس نے عرض کیا: وہ عباس بن ولید بن صبیح ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ ولید بن صبیح پر رحم کرے۔ اے ابو محمد! تم اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! اس کے پاس چار ہزار درہم کا قیمتی گھر ہے، اس کے پاس ایک کنیز ہے اور اس کا ایک غلام بھی ہے جو اونٹ پر پانی مہیا کرتا ہے جس سے اونٹ کے چارہ کے علاوہ دو سے چار درہم یومیہ کما لیتا ہے اور اس کے اہل وعیام بھی ہیں تو کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۵۶۰ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۳۱ ح۱۱۹۰۵؛ الوافی: ۱۰/۱۶۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۶۸

[2] شرح العروۃ: ۲۴/۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۸۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۴۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۱۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۸/۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۵۳؛ المرتقی الی الفقہ: ۲/۲۱۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۴۸۹

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

اس نے عرض کیا: چاہے اس کے پاس یہ ملکیت ہے تب بھی لے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! کیا تم مجھ سے یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ مکان فروخت کردے جو اس کے لئے باعث عزت اور جائے پیدائش ہے یا اسے حکم دوں کہ وہ اپنی کنیز بیچ دے جو اسے سردی اور گرمی سے بچاتی ہے اور اس کی اور اس کے عیال کی روزی کا سامان کرتی ہے یا اسے حکم دوں کہ وہ اپنا غلام اور اپنا اونٹ بیچ دے جو اس کی معیشت کا ذریعہ ہے اور اس کی طاقت ہے بلکہ وہ زکوٰۃ لے جو اس کے لئے جائز (حلال) ہے اور اپنا گھر، اپنا غلام اور اپنا اونٹ فروخت نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1559} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ أَبُوهُ أَوْ عَمُّهُ أَوْ أَخُوهُ يَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ أَ يَأْخُذُ مِنَ الزَّكَاةِ فَيَتَوَسَّعَ بِهِ إِنْ كَانُوا لاَ يُوَسِّعُونَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں امام موسیٰ کاظمؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا باپ یا اس کا چچا یا اس کا بھائی جو اس کی ضروریات پوری کرتا ہے تو کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے تاکہ اس سے اسے وسعت حاصل ہوجائے جو کہ وہ لوگ اس کی ضروریات وسعت سے پوری نہ کرتے ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1560} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ ثَلاَثُمِائَةِ دِرْهَمٍ أَوْ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلَهُ عِيَالٌ وَهُوَ

---

[1] الکافی: ۵۶۲/۳ ح ۱۰؛ الوافی: ۱۷۲/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۶/۹ ح ۱۱۹۱۸

[2] مراۃ العقول: ۱۱۲/۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی المقارن مکارم: ۱۳۳/۲

[3] الکافی: ۵۶۱/۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱۰۸/۴ ح ۳۱۰؛ المقنعہ مفید: ۲۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۸/۹ ح ۱۱۹۲۲؛ الوافی: ۱۷۰/۱۰؛ هدایۃ الامہ: ۷۵/۴

[4] غنایم الایام: ۱۷۰/۴؛ منتهی المطلب: ۳۳۶/۸؛ مصابیح الظلام: ۴۵۶/۱۰؛ مستمسک: ۲۹۱/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷۰/۷؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳۵۸/۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۰۴/۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۷۶/۲؛ ریاض المسائل: ۱۶۳/۵؛ شرح العروۃ: ۱۶۷/۲۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۹۰/۳؛ مراۃ العقول: ۱۰۹/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۲۸۴/۶

يَحْتَرِفُ فَلاَ يُصِيبُ نَفَقَتَهُ فِيهَا أَ يُكِبُّ فَيَأْكُلَهَا وَ لاَ يَأْخُذَ اَلزَّكَاةَ أَوْ يَأْخُذُ اَلزَّكَاةَ قَالَ لاَ بَلْ يَنْظُرُ إِلَى فَضْلِهَا فَيَقُوتُ بِهَا نَفْسَهُ وَ مَنْ وَسِعَهُ ذَلِكَ مِنْ عِيَالِهِ وَ يَأْخُذُ اَلْبَقِيَّةَ مِنَ اَلزَّكَاةِ وَ يَتَصَرَّفُ بِهَذِهِ لاَ يُنْفِقُهَا.

❂ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس تین سو یا چار سو درہم ہیں اور وہ عیال دار ہے اور وہ ہنرمند بھی ہے مگر اسے اس سے نان ونفقہ میسر نہیں آتا تو کیا وہ تنگی کے ساتھ اسی پر گزارا کرے اور زکوٰۃ نہ لے یا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اپنی بچت کی طرف دیکھے گا اور اس سے اپنی ذات پر اور اپنے بعض عیال پر جو ممکن ہو بندوبست کرے گا اور باقی زکوٰۃ میں سے لے گا اور اصل سرمایہ رہنے دے گا اسے خرچ نہیں کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1561} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَدْ تَحِلُّ اَلزَّكَاةُ لِصَاحِبِ اَلسَّبْعِمِائَةِ وَ تَحْرُمُ عَلَى صَاحِبِ اَلْخَمْسِينَ دِرْهَماً فَقُلْتُ لَهُ وَ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا فَقَالَ إِذَا كَانَ صَاحِبُ اَلسَّبْعِمِائَةِ لَهُ عِيَالٌ كَثِيرٌ فَلَوْ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ لَمْ تَكْفِهِ فَلْيُعِفَّ عَنْهَا نَفْسَهُ وَ لْيَأْخُذْهَا لِعِيَالِهِ وَ أَمَّا صَاحِبُ اَلْخَمْسِينَ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَ هُوَ مُحْتَرِفٌ يَعْمَلُ بِهَا وَ هُوَ يُصِيبُ مِنْهَا مَا يَكْفِيهِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ کبھی سات سو درہم والے پر حلال اور کبھی پچاس درہم والے پر حرام ہوتی ہے۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا: یہ کیسے ہوجاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب سات سو درہم والا کثیر العیال ہو اور اپنی تمام رقم کو ان پر تقسیم کردے تو وہ ان کے لئے کافی نہیں ہوگی لہٰذا وہ اس سے اپنی ذات کو تو زکوٰۃ سے بچا سکتا ہے لیکن اپنے عیال کے لئے لے سکتا ہے اور رہی بات پچاس والے کی تو اس پر اس طرح حرام ہے کہ جب وہ تنہا ہو اور ساتھ صاحب صنعت وحرفت ہو تو وہ اس سے اتنا کما لیتا ہے جو اس کے لئے کافی ہوتا ہے انشاءاللہ۔[3]

---

[1] الکافی: ۵۶۱/۳ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۸/۹ ح ۱۱۹۲۳؛ الوافی: ۱۷۱/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۶۷/۴

[2] الزکاۃ فی الشریعہ: ۱۷/۲؛ مصباح الفقیہ: ۴۹۱/۱۳؛ جواہر الکلام: ۳۰۹/۱۵؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۳۸/۲؛ شرح العروۃ: ۱۶/۲۴؛ مفاتیح الشرائع: ۲۰۵؛ ریاض المسائل: ۱۲۶/۵؛ مصابیح الظلام: ۳۸۷/۱۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲۴۶/۸؛ مستمسک العروۃ: ۲۱۶/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۵۳/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۶۱/۱۰؛ مدارک الاحکام: ۱۹۴/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱۴/۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۴۶/۶؛ تبصرۃ الفقہا: ۲۱۵/۳؛ شرح مازندرانی: ۴۹۱/۳؛ مراۃ العقول: ۱۰۹/۱۶

[3] الکافی: ۵۶۱/۳ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۳/۲ ح ۱۶۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۹/۹ ح ۱۱۹۲۴؛ الوافی: ۱۶۸/۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴۸/۴ ح ۱۲۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{1562} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ اَلْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ صَدَقَاتُ بَنِي هَاشِمٍ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ تَحِلُّ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ صَدَقَةُ اَلرَّسُولِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَحِلُّ لِجَمِيعِ اَلنَّاسِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِمْ وَ صَدَقَاتُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ تَحِلُّ لَهُمْ وَ لاَ تَحِلُّ لَهُمْ صَدَقَاتُ إِنْسَانٍ غَرِيبٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بنی ہاشم میں سے بعض کا صدقہ دوسرے بعض پر حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ بنی ہاشم کے تمام لوگوں کے لئے اور ان کے غیر کے لئے حلال ہے اور ان میں سے بعض کے صدقات دوسرے بعض کے لئے حلال ہیں اور کسی غیر (ہاشمی) انسان کے صدقات ان کے لیے حلال نہیں ہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔[3]

{1563} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ اَلْأَعْرَجِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ تَحِلُّ اَلصَّدَقَةُ لِمَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ قَالَ نَعَمْ.

❂ سعید بن عبداللہ الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا بنی ہاشم کے غلاموں کے لئے صدقہ حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] مصابیح الظلام: ۱۰/۹۷۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲۰۵؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/۲۲۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۱۰؛ شرح العروۃ: ۹/۲۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۶/۱۱۱

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۶۱ ح ۱۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۷۵ ح ۱۲۰۰۸؛ الوافی: ۱۰/۱۹۸

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۱۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۷۵

[4] الکافی: ۴/۵۹ ح ۴؛ الوافی: ۱۰/۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۷۷ ح ۱۲۰۱۳

[5] مراۃ العقول: ۱۶/۱۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۴۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۱؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۳۳۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲/۲۲۱؛ مجمع الفائدۃ: ۴/۱۹۱

{1564} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَخَذَ الرَّجُلُ الزَّكَاةَ فَهِيَ كَمَالِهِ يَصْنَعُ بِهَا مَا يَشَاءُ قَالَ وَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ لِلْفُقَرَاءِ فِي أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ فَرِيضَةً لاَ يُحْمَدُونَ إِلاَّ بِأَدَائِهَا وَ هِيَ الزَّكَاةُ فَإِذَا هِيَ وَصَلَتْ إِلَى الْفَقِيرِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ مَالِهِ يَصْنَعُ بِهَا مَا يَشَاءُ فَقُلْتُ يَتَزَوَّجُ بِهَا وَ يَحُجُّ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ مَالُهُ قُلْتُ فَهَلْ يُؤْجَرُ الْفَقِيرُ إِذَا حَجَّ مِنَ الزَّكَاةِ كَمَا يُؤْجَرُ الْغَنِيُّ صَاحِبُ الْمَالِ قَالَ نَعَمْ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص زکوٰۃ وصول کرے تو وہ اس کے اپنے ذاتی مال کی مانند ہے۔ وہ اس میں جس طرح تصرف کر سکتا ہے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں غریبوں اور ناداروں کے لئے کچھ فریضہ فرض کیا ہے جس کی ادائیگی کے بغیر ان کی تعریف نہیں کی جا سکتی ہے اور اس کا نام زکوٰۃ ہے پس جب وہ فقیر کے پاس چلی جائے تو وہ بمنزلہ اس کے ذاتی مال کے ہے وہ اس میں جیسے چاہے تصرف کرے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ اس سے حج اور شادی کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں یہ اس کا اپنا مال ہے

میں نے عرض کیا: فقیر جب زکوٰۃ سے حج کرے تو کیا اسے وہی جر دیا جائے گا جو مالدار غنی کو اجر دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1565} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا جَالِسٌ فَقَالَ إِنِّي أُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ فَأَجْمَعُهُ حَتَّى أَحُجَّ بِهِ قَالَ نَعَمْ يَأْجُرُ اللَّهُ مَنْ يُعْطِيكَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ مجھے زکوٰۃ کا مال دیا جاتا ہے جسے میں جمع کرتا ہوں یہاں تک کہ اس سے حج کرتا ہوں تو (کیا یہ جائز ہے)؟

---

[1] الکافی: ۵۵۶/۳ ح ۱؛ الوافی: ۱۰/ ۱۷۷ا؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۹/۹ ح ۱۲۰۴۲

[2] مراۃ العقول: ۱۰۱/۱۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/ ۵۳۷؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/ ۴۲۷

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں (زکوٰۃ) دینے والے کو اللہ اجر عطا فرمائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{1566} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ : أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، يَكُونُ عِنْدِي اَلْمَالُ مِنَ اَلزَّكَاةِ أَفَأُحِجُّ بِهِ مَوَالِيَّ وَ أَقَارِبِي قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کیا کہ میرے پاس زکوٰۃ کا کچھ مال ہے تو کیا میں اس سے اپنے غلاموں اور رشتہ داروں کو حج کرا سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1567} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ دَيْنٍ لِي عَلَى قَوْمٍ قَدْ طَالَ حَبْسُهُ عِنْدَهُمْ لاَ يَقْدِرُونَ عَلَى قَضَائِهِ وَ هُمْ مُسْتَوْجِبُونَ لِلزَّكَاةِ هَلْ لِي أَنْ أَدَعَهُ وَ أَحْتَسِبَ بِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ اَلزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ.

❂ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں نے کچھ لوگوں سے قرضہ لینا ہے جو بہت عرصہ سے ان کے ذمے ہے اور وہ اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ زکوٰۃ کے مستحق بھی ہیں تو کیا میرے لئے جائز ہے کہ ان سے اس کا مطالبہ ترک کر دوں اور اپنی زکوٰۃ سے وضع کر لوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۵۶ ح ۳؛ الوافی: ۱۰/۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۹۱ ح ۱۲۰۴۷

[2] مصابیح الظلام: ۱۰/۵۶۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۲۷۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/۱۰۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۵۳ ح ۱۶۳۳؛ الوافی: ۱۰/۱۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۹۰ ح ۱۲۰۴۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸۶

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۳۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۲۰۹؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۱۳؛ کتاب الزکوٰۃ منتظری: ۳/۱۱۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۲۳؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۱۳/۱۹۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۷۴؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۶۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۰۴؛ المناظر الناضرہ: ۲/۱۰۴؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۶۰

[5] الکافی: ۳/۵۵۸ ح ۱؛ الوافی: ۱۰/۱۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۹۵ ح ۱۲۰۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

الحمدللہ رب العالمین! کتاب ''توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' کی جلد اوّل اللہ تعالیٰ کی مدد اور محمدؐ و آل علیہم السلام کی تائید و امداد سے تکمیل کو پہنچی۔ اب ان شاء اللہ جلد دوم شروع ہوگی۔

قارئین سے تمام مرحومین بالخصوص مولف کے مرحوم والد گرامی اور انتہائی شفیق دوست مرحوم سیّد اظہر علی کاظمی ایڈووکیٹ کے لیے سورہ فاتحہ کی التماس ہے۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاھرین المعصومین

---

[1] مراۃ العقول:۱۶/۱۰۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۶۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۲۷۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۱۶۰؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۲۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۴۵۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۴؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۰۶؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۶۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۱۰۴؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/۲۲۶؛ ریاض المسائل: ۵/۱۴۵

فہرست

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر